بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ الشافی ترجمہ کافی جلد اول ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بحمد اللہ فروری ۱۹۶۷ء میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سر نو اس کی کتابت کرائی شروع کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اول کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آ گئی۔ اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں بالخصوص مبسوط کتابوں کا، کیوں کہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ طباعت و کتابت کی اجرتیں بھی پہلے سے زیادہ ہو گئیں ہیں خدا کا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لیے یہ منزل آسان کر دی۔ میں مولانا غلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں۔ کہ انھوں نے کتابت شدہ کاپیوں میں غلطیوں کی اصلاح کی۔ اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں عبارتوں میں صحت کے لیئے اپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی ہے۔ پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اغلاط سے بالکل پاک صاف ہے۔ جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں داخل ہیں، کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے۔ کیوں کہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں۔ جس میں نظر کا چوک جانا کوئی بڑی بات نہیں ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالم پیری میں کیا ہے جبکہ میں دو کم اسّی سال کا ہو چکا ہوں۔ مشہور تو یہی ہے کہ آدمی ستر سال کا ہو کر سٹھ جاتا ہے ستر ابہتر امشل مشہور ہے۔ میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں۔ اس قادر مطلق کا کہاں تک شکر ادا کروں۔ جس نے اس گئی گذری عمر میں مجھے یہ توفیق دی۔ کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا۔ اگر چہ پیرانہ سالی کے تقاضہ اور طبیعت کے اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا۔ تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری۔ میں ان حضرات کا تہ دل سے شکر گذار ہوں جنہوں نے میری اس ناچیز محنت کی داد دی میں چونکہ قلم چلانے کا پچاس سال سے آزاری بنا ہوا ہوں۔ اس لئے کوئی حالت بھی ہو۔ یہ مشغلہ میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں۔ اور طبع بھی ہو چکی ہیں۔ دو تین کتابیں غیر مطبوعہ بھی ہیں۔ اصول کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں نے چہاردہ معصومین علیہم السلام کی پاک سوانح عمریوں کا سلسلہ "نور" میں شروع کر دیا ہے۔ بحمد للہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسولؐ "نور" میں شائع ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۷ء سے سیرت علیؑ قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے۔ سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا۔ سیرت الرسولؐ کے ساتھ اسلام فطری دین ہے حقیقت انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ "سیرت علیؑ" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیتؑ کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہوگا۔ میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اس پیرانہ سالی میں اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں چودہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آ رہی۔ مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس کی رحمت واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرا دے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آ جائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گذریں۔ تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر در گذر فرمائیں۔ کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم اثم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

کتاب الایمان والکفر

۲۰۹
اس کتاب میں حسب ذیل دو سو نو باب ہیں

کتاب الدعاء

کتاب فضل القرآن

کتاب العشرہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی

باب ۱

طینت مومن وکافر

عن علی بن الحسین علیہ السلام قال ان اللہ خلق النبیین من طینۃ علیین قلوبھم وابدانھم وخلق قلوب المومنین من تلک الطینۃ وجعل خلق الابدان المومنین من دون ذلک وخلق الکفار من طینۃ سجین قلوبھم وابدانھم فخلط بین الطینتین فمن ھذا یلد المومن الکافر ویلد الکافر المومن ومن ھھنا یصیب المومن السیئۃ ومن ھھنا یصیب الکافر الحسنۃ فقلوب المومنین تحن الی ما خلقوا منہ وقلوب الکافرین تحن الی ما خلقوا منہ۔

فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے اللہ تعالیٰ نے انبیا کے قلوب وابدان کو علیین سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سجین سے بنائے گئے ہیں۔ اور اسی سے ان کے ابدان۔ پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی۔ مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

توضیح اخبار واحادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک وصاف طینت سے پیدا کیا ہے اور اشقیاء کو سجین یا دوزخ کی مٹی سے بنایا ہے۔ اور ایک گروہ کو دونوں کے امتزاج سے۔

اس حدیث سے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ بندہ سعادت وشقاوت میں مجبور ہے۔ جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا۔ تو اس کا نیکی کرنا قابل تعریف نہ ہوگا۔ کل شیء یرجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابل جزا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضا سے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینت نار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت وجبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے۔ لہٰذا یہ حدیث جبر پر دال ہے۔

ردِ شبہ ہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا۔ وہ اس کے عالم وجود میں آنے سے پہلے علم الٰہی میں تھا۔ لہٰذا باختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا۔ اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا۔ اسی اندازہ کو تقدیر الٰہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم عین ذات ہے لہٰذا ہمارے علم سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں ہم بعد وقوع فعل کسی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ وہ علم الٰہی میں بذات وصفات موجود تھا۔ لہٰذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی۔ جن لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے۔ انہوں نے دھوکا کھایا ہے اور علم الٰہی کو سمجھا ہی نہیں۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدل الٰہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بری سے حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے ہی جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعہ سے سمجھاتے ہیں۔

ایک صناع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پرزے کا کام کیا ہوگا۔ ان کاموں کو پیش نظر رکھ کر وہ بعض پرزے فولاد کے بناتا ہے۔ بعض معمولی لوہے کے بعض پیتل یا تانبے کے بعض ربڑ یا چمڑے کے۔ ساخت او رمادہ میں یہ اختلاف پرزوں کی آئندہ کارگذاریوں پر ہے۔ جن کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے۔ اسی طرح جو نفس انسانی عالم وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا۔ وہ علم میں باری تعالے کے تھا۔ لہذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا۔ اور کافر کو سجین سے۔

۲- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ جل وعز خلق المومن من طینۃ الجنۃ وخلق الکافر من طینۃ النار وقال اذا اراد اللہ عز وجل بعبد خیرا طیب روحہ وجسدہ فلا یسمع شیئا من الخیر الا عرفہ ولا یسمع شیئا من المنکر الا انکرہ وسمعتہ یقول الطینات ثلاث طینۃ الانبیاء والمومن من تلک الطینۃ الا ان الانبیاء ھم من صفوتھا ھم الاصل ولھم فضلھم والمومنون فرع من طین لازب کذلک لا یفرق اللہ عز وجل بینھم وبین شیعتھم وقال طینۃ الناصب من حمأ مسنون واما المستضعفون فمن تراب لا یتحول مومن عن ایمانہ ولا ناصب عن نصبہ وللہ المشیئۃ فیھم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا نے مومن کو طینت جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینت نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے۔ ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے۔ تو اسے پہچان لیتا ہے۔ اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ طینات تین ہیں۔ طینت الانبیاء اور طینت مومن اسی طینت سے ہے فرق یہ ہے کہ طینت نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے۔ اور یہی وجہ فضیلت ہے۔ اور مومن کی طینت اس لسدار طینت کی فرع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا طینت ناصب سڑی گلی مٹی سے ہے۔ اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنے نصب سے نہیں ہٹتا۔ اور ان میں مشیت خدا جاری ہے۔

جواب شبہ کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کوئی نبی ہو یا ولی مومن ہو یا کافر ہر ایک کا پیکر مادی اسی خاک سے بنتا ہے۔ جس سے ہم بنے ہیں۔ کسی کے لیے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر یہ علیین وسجین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے۔ کہ یہاں خلقت وطینت سے مراد حقیقت انسانیہ ہے جو ایک غیر مرئی چیز ہے۔ اور وہی لفظ "میں" کا مصداق ہے۔ جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن، میرا نفس، میری روح تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں کہنے والا نہ بدن ہے۔ نہ نفس ہے نہ روح۔ کیوں کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی "میں" حقیقت انسانیہ ہے۔ جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین (ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا) یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سجین سے ہوتی ہے۔ یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں۔ اسی کو نطفہ انسانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے۔ نطفہ میں اجزائے زائدہ ہیں۔ اسی طرح سارا بدن انسانی اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزاء کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر یہی اجزاء اصلیہ ہیں جن سے روز الست خالق عالم نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا۔ جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے۔ وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقت انسانیہ ہیں۔ فافھم وتدبر۔

۳ - عن صالح بن سهل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداك من ای شیء خلق الله عز وجل طینة المومن قال من طینة الانبیاء فلم تنجس ابداً

صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، کہ خدا نے طینت مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینت انبیاء سے یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر وشرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔

توضیح یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینت مومن اور طینت انبیاء ایک ہے۔ تو پھر مومن کو بھی معصوم ہونا چاہیے۔ لیکن ایسا نہیں اس کا جواب یہ ہے۔ کہ طینت کے درجات ہیں۔ کوئی زیادہ پاک صاف ہے کوئی کم۔ پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں۔ وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفی واطہر ہوتی ہے۔

۴ - عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان الله عز وجل خلقنا من اعلی علیین وخلق قلوب شیعتنا مما خلقنا منه وخلق ابدانهم من دون ذلك وقلوبهم تهوی الینا لانها خلقت مما خلقنا منه ثم تلا هذه الآیة كلا ان كتاب الابرار لفی علیین وما ادراك ما علیون كتاب مرقوم یشهده المقربون وخلق عدونا من سجین وخلق قلوب شیعتهم مما خلقهم منه وابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوی الیهم لانها خلقت مما خلقوا منه ثم تلا هذه الآیة كلا ان كتاب الفجار لفی سجین وما ادراك ما سجین كتاب مرقوم ویل یومئذ للمكذبین۔

ابوحمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے۔ جس سے ہم کو پیدا کیا ہے۔ اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے۔ پھر سورہ المطففین کی یہ آیت پڑھی۔ بے شک ابرار کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسولؐ! تم جانتے ہو علیین کیا ہے۔ وہ لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بندے دیتے ہیں۔ اور ہمارے دشمن سجین سے بنے ہیں۔ اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کی طینت ایک ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے۔ اور تم جانتے ہو سجین کیا ہے۔ وہ کتاب مرقوم ہے ہلاکت ہے۔ روز قیامت جھٹلانے والوں کے لیے۔

توضیح کتاب مرقوم کی توضیح میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں انسان جو چیزیں اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے اس کا اثر اس کی روح پر واقع ہوتا ہے اور یہ سب اس کے صحیفہ ذات اور خزانہ مدرکات میں جمع ہوتے رہتے ہیں اسی طرح ہر ذرہ برابر نیکی یا بدی وہاں مرتسم ہو جاتی ہے۔ جس طرح بار بار کرنے سے کوئی عادت یا ملکہ راسخ ہو جاتا ہے۔ پس اعمال متکررہ یا عقاید راسخہ نفوس میں اس طرح جم جاتے ہیں جیسے نقوش کتابت کاغذ پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اولٰئك كتب فی قلوبهم الایمان یہی وہ ہیں۔ جن کے قلوب پر اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔ انہی صحائف نفیسہ کو صحائف الاعمال کہا گیا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اس آیت میں اذا الصحف نشرت (جب یہ صحیفے کھول دیئے جائیں گے) اور یہ بھی فرمایا ہے كل انسان الزمناه طائره فی عنقه ونخرج له یوم القیامة كتابا یلقاه منشورا (روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں پڑا ہوا لٹک رہا ہوگا اور بروز قیامت ہم وہ مکتوب بھی نکال باہر کریں گے۔ جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا

یہ وہی کتاب ہوگی جو نفس انسانی پر لکھی گئی ہوگی پس نیکوں کی یہ کتاب طینت علیین سے متعلق ہوگی اور فجار کی سجین سے

۵۔ عبد اللہ بن کیسان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال قلت لہ جعلت فداک انا مولاک عبد اللہ بن کیسان
قال اما النسب فاعرفہ واما انت فلست اعرفک قال
قلت لہ انی ولدت بالجبل ونشأت فی ارض فارس و
انی اخالط الناس فی التجارات وغیر ذلک فاخالط الرجل
فاری منہ حسن السمت وحسن الخلق وکثرۃ امانۃ ثم
افتشہ فاتبینہ عن عداوتکم واخالط الرجل فاری
منہ سوء الخلق وقلۃ امانۃ وزعارۃ ثم افتشہ
فاتبینہ عن ولایتکم فکیف یکون ذلک فقال لی اما
علمت یا ابن کیسان ان اللہ عزوجل اخذ طینۃ من
الجنۃ وطینۃ من النار فخلطہما جمیعاً ثم نزع ہذہ
من ہذہ فما رایت من اولئک من الامانۃ وحسن الخلق
وحسن السمت فمما مستہم من طینۃ الجنۃ وہم
یعودون الی ما خلقوا منہ وما رایت من ہؤلاء قلۃ الامانۃ
وسوء الخلق والزعارۃ فمما مستہم من طینۃ النار وہم
یعودون الی ما خلقوا منہ۔

عبد اللہ بن کیسان کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں
آپ کا غلام عبد اللہ بن کیسان ہوں۔ فرمایا نسب تو پہچان گیا۔ مگر تجھ
سے واقف نہیں۔ میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا ملک فارس میں پلا بڑھا
میں تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا
ہوں۔ میں ایک ایسے شخص سے ملا، جو اچھے اخلاق وعادات
کا اور مروا ہیں تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں
آپ کی عداوت ہے۔ پھر ایک بدخلق اور خائن سے ملا۔
لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے۔ فرمایا اے
ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی
جنت کی لی۔ اور کچھ دوزخ کی۔ اور ان دونوں کو ملا دیا۔
پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسنِ خلق
کا سبب طینت جنت ہے۔ کیوں کہ لوگ اسی طرف
لوٹیں گے۔ جس سے وہ پیدا کیے گئے ہیں۔ اور جن میں
قلت امانت بدخلقی اور فتنہ پردازی کو دیکھا اور اثر ہے
دوزخ کی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے
وہ پیدا ہوئے ہیں۔

توضیح مطلب یہ ہے کہ اصلاب اولاد آدم میں بنا بر مشیت ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا پھر ان میں سے کسی ایک سے خلقت ہوئی لہٰذا اس کا اثر برقرار رہا۔ اور دوسرا اثر بلحاظ دوسری طینت کے ہے۔ جس سے اصلاب آبا میں اتصال رہا تھا۔ علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

(۶) عن صالح بن سہل قال قلت لابی عبد اللہ علیہ
السلام المؤمنون من طینۃ الانبیاء قال نعم

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن طینت
انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

(۷) عن ابراہیم عن ابی عبد اللہ قال ان اللہ عزوجل
لما اراد ان یخلق آدم بعث جبرئیل فی اول ساعۃ من
یوم الجمعۃ فقبض بیمینہ قبضۃ بلغت قبضتہ من
السماء السابعۃ الی السماء الدنیا واخذ من کل سماء تربۃ
وقبض قبضۃ اخری من الارض السابعۃ العلیا الی الارض
السابعۃ القصوی فامر اللہ عزوجل کلمتہ فامسک القبضۃ الاولی

راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو
خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز جمعہ کی اول ساعت میں بھیجا انہوں
نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان
دنیا تک کی خاک لے لی۔ اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں
طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے
قبضہ کو داہنے ہاتھ میں لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں

فخلق الطين فلقتين فذرا من الارض ذرواً ومن السموات ذرواً فقال للذی بیمینه منك الرسل والانبیاء والاوصياء والصديقون والمؤمنون والسعداء ومن اريد كرامته فوجب لهم ما قال كما قال وقال للذي بشماله منك الجبارون والمشركون والكافرون والطواغيت ومن اريد هوانه وشقوته فوجب لهم ما قال كما قال ثم ان الطينتين خلطتا جميعاً وذلك قول الله عزوجل ان الله فالق الحب والنوى فالحب طينة المؤمنين التي القى الله عليها محبته والنوى طينة الكافرين الذين ناؤا عن كل خير وانما سمي النوى من اجل انه نأى عن كل خير وتباعد عنه وقال الله عزوجل يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي فالحي المؤمن الذي يخرج طينته من طينة الكافر والميت الذي يخرج من الحي هو الكافر يخرج من طينة المؤمن فالحي المؤمن والميت الكافر وذلك قوله عزوجل او من كان ميتاً فاحييناه فكان موته اختلاط طينته مع طينة الكافر وكان حياته حين فرق الله عزوجل بينهما بكلمته كذلك يخرج الله عزوجل المؤمن في الميلاد من الظلمة بعد دخوله فيها الى النور ويخرج الكافر من النور الى الظلمة بعد دخوله الى النور وذلك قوله عزوجل لينذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين.

پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا۔ اور بکھیر دیا۔ زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی۔ اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا۔ تجھ سے رسول، نبی، وصی، صدیق، مومن اور وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لیے جو کچھ کہا تھا۔ یعنے یہ تمام اقسام پیدا ہوئے۔ اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا۔ تجھ سے جبار و مشرک و کافر پیدا ہوں گے۔ اور ایسے سرکش و نافرمان۔ جن کی ذلت اور بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس مرضی ہوا۔ جو اللہ نے کہا تھا۔ پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دانہ طینت مومن ہے۔ اور نویٰ سے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں۔ جو ہر خیر سے دور ہیں۔ نویٰ نام اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ نیکی سے الگ ہیں خدا فرماتا ہے وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ پس زندہ وہ مومن ہے۔ جس کی طینت طینت کافر سے نکلتی ہے۔ اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے۔ یعنے وہ کافر جو طینت مومن سے نکلتا ہے۔ پس حی سے مراد مومن ہے۔ اور میت سے مراد کافر ہی مراد ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اس کی موت تھی۔ یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینت کافر سے ہوا اور زندگی یہ تھی۔ کہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبریل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور کافر کو نور سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسا کہ سورہ یس میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا۔ اور کافروں پر اللہ کا قول صحیح ثابت ہوا۔

توضیحات حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے۔ اس کے اسرار و دقیقہ کو انبیاء اور آئمہ کے سوا دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقول بشر سے باہر ہے۔ ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومین نے بیان کیا ہے۔ وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے۔ اور ایک اجمالی بیان ہے۔ اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے۔ جو خلقت عالم کے وقت موجود تھے۔ اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔

اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے :۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں ۔ کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الآثار سے ہے اس سے جبر کا اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے ۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے ۔ کہ ہم کو مجملاً ایمان لانا کافی ہے ۔ اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیئے لہٰذا کہنا چاہیئے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا ۔ اس کا حقیقی علم آئمہ علیہم السلام کو ہے ۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے جس میں روایات عامہ اور مذاہب اشاعرہ جبریہ کی موافقت کی گئی ہے ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہٰذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا ۔ لہٰذا جبر لازم نہیں آتا ۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل مختار ہونا ثابت ہے ۔ جیسے کل نفس بما کسبت رھینۃ تو جبر کا سوال ہی پیدا ہوتا ۔

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے ۔ یہ کنایہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بیّن ہے ۔ کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسول خدا اور ابوجہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصول کمالات خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ۔ ان امور کا جن کے وہ اہل تھے ۔ اور ابوجہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا ۔ بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا ۔ اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا ۔ وہ علم الٰہی میں تھا ۔ اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی ۔

۵۔ جب عالم ذر میں اللہ نے روحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے باختیار خود خیر کو اختیار کیا کسی نے شر کو ۔ لہٰذا اسی لحاظ سے ان کو بنایا گیا ۔

اعتراض خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی ۔ کہ اس نے جا بجا سے مٹی منگائی ایک ہی مٹی سے سب کو کیوں نہ پیدا کیا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیت ایزدی یہ تھی ۔ کہ ہر خطہ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطہ زمین کی تاثیر جداگانہ ہے لہٰذا ضرورت تھی ۔ کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے ۔ تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں ۔ اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سرزمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے صورت میں جدا ہوتا ۔ کہ شناخت میں آسانی ہو ۔

اعتراض اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے ۔ اور پھر ان کو ایک دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا ۔

جواب یہ ہے ۔ کہ انسان تین قسم کے ہیں ۔ اول وہ طبقہ ہے ۔ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا ۔ یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے ۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلہ کار ہے ۔ اور کفر و شرک ظلم و فتنہ پردازی کی نجاست میں ملوث ہے ۔ اس کی طینت سجین ہے یعنی سب سے بدتر یہ نوع انسانی کا پست تر طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے ۔ لہٰذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیئے

اعتراض جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے ۔ تو پھر جزا و سزا بے سود ہے ۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر بنایا ہے ۔ خدا نے مومن کو بھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس دنیا میں اگر کرے گا ۔ چونکہ وہ سب باتیں علم الٰہی میں پہلے سے ہیں لہٰذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ۔

تتمہ

باب ۲

ذکر تکلیف اوّل

۱۔ عن ابی زرارۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لو علم الناس کیف ابتداء الخلق ما اختلف اثنان ان اللہ عزّ وجل قبل ان یخلق الخلق قال کن ماء عذبا اخلق منک جنتی واھل طاعتی وکن ملحا اجاجا اخلق منک ناری واھل معصیتی ثم امرھما فامتزجا فمن ذلک صار یلد المومن الکافر والکافر المومن ثم اخذ طینا من ادیم الارض فعرکہ عرکا شدیدا فاذا ھم کالذر یدبون فقال لاصحاب الیمین الی الجنۃ بسلام وقال لاصحاب الشمال الی النار ولا ابالی ثم امر نارا فاسعرت فقال لاصحاب الشمال ادخلوھا فھابوھا فقال لاصحاب الیمین ادخلوھا فدخلوھا فقال کونی بردا وسلاما فکانت بردا وسلاما فقال اصحاب الشمال یارب اقلنا فقال قد اقلتکم فادخلوھا فذھبوا فھابوھا فثم ثبتت الطاعۃ والمعصیۃ فلا یستطیع ھؤلاء ان یکونوا من ھؤلاء ولا ھؤلاء من ھؤلاء۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں۔ کہ دُنیا کی ابتداء کیوں کر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا میٹھا پانی ہو جا میں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا۔ اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا نمکین پانی ہو جا میں تجھ سے اہل نار اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو ملجانے کا حکم دیا چنانچہ میٹھا پانی اور کھارا پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے۔ پھر زمین کے اوپر سے مٹی لی۔ اور اسے سخت جھٹکا دیا۔ کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا۔ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ۔ اور اصحاب شمال سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ۔ پھر نار کو حکم دیا۔ وہ بھڑک اٹھی اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو۔ وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمین سے کہا تم داخل ہو جاؤ۔ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا۔ تو سلامتی سے ٹھنڈی ہو جا۔ وہ ٹھنڈی ہو گئی۔ اصحاب شمال نے کہا اے ہمارے رب ہمارے معاملہ سے درگزر کر۔ فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز طاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمین اصحاب شمال میں سے ہیں۔ اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمین سے۔

توضیح اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے کی اصل زندگی پانی سے ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیء حی (ہم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا) تو جب اشیاء کی اصل ہی حادث ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ حادث ہو گا (۲) عباد اخیار کی خلقت آب شیریں وخوش گوار سے ہوئی ہے یعنے جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں۔ اسی طرح نیکوں سے فائدہ پہنچتا ہے تہ حل گیا کہ کس میں فوائد ہا۔

ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اول ہی امتحان لے لیا گیا۔ تو جو طینت دی گئی وہ اسی کے لحاظ سے ہوئی۔

۲۔ عن زرارة ان رجلا سأل ابا جعفر عن قول الله جل وعز اذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى الخ فقال وابوه يسمع عليهما السلام حدثني ابي ان الله عز وجل قبض قبضة من تراب التربة التي خلق منها آدم فصبّ عليها الماء العذب الفرات ثم تركها اربعين صباحا ثم صب عليها الماء المالح الاجاج فتركها اربعين صباحا فلما اختمرت الطينة اخذها فعركها عركا شديدا فخرجوا كالذر من يمينه وشماله وامرهم جميعا ان يقعوا في النار فدخل اصحاب اليمين فصارت عليهم بردا وسلاما وابى اصحاب الشمال ان يدخلوها

زرارہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آیہ جب تیرے رب نے اولاد آدم کی اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسینؑ بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک مٹی خاک اس زمین سے لی جس سے آدمؑ کو پیدا کیا تھا۔ اس پر آب شیریں اور خوشگوار چھڑکا۔ اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا۔ اور چالیس روز اسی حال میں رہنے دیا۔ جب مٹی خمیر ہو گئی تو اسے خوب ملا۔ کہ اس کا ایک ایک جزو علیحدہ ہو گیا۔ کہ روحیں اس میں سے چیونٹیوں کی طرح نکلیں کچھ داہنی طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ خدا نے سب کو حکم دیا۔ کہ داخل نار ہو۔ داہنی طرف والے اس میں داخل ہو گئیں۔ آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑ گئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح بعید نہیں کہ آب شیریں سے کنایہ ہو ان اسباب و دواعی کی طرف جو انسان کو خیر و صلاح کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل، نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دواعی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں۔ اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اول میں اخلق منک سے یہ مراد ہے۔ کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں حیثیت خیر نہ ہو۔ تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا۔ اور نہ کوئی اس کا مستحق ہوگا۔ اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے۔ ایسے ہی دواعی شر وجود نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله عز وجل لما اراد بخلق آدم ارسل الماء على الطين ثم قبض قبضة فعركها ثم فرقها فرقتين بيده ثم ذرأهم فاذا هم يدبون ثم رفع لهم نارا فامر اهل الشمال ان يدخلوها فذهبوا اليها فهابوها فلم يدخلوها ثم امر اهل اليمين ان يدخلوها فذهبوا فدخلوها فامر الله جل وعز النار فكانت عليهم بردا وسلاما

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ تو مٹی پر پانی برسایا۔ پھر اس میں سے ایک مٹھی لے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چیونٹیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا۔ اور اہل شمال کو حکم دیا۔ کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمین کو حکم دیا۔ کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کود پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا۔ کہ سلامتی کے ساتھ کہنے لگے

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے معبودِ برحق تیری
بارگاہِ عزّو جلال میں بصد عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ
اگر میری یہ ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطف و کرم میں قابلِ اجر
قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا
فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پا کر میں اِس قابل ہوا کہ
پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہوں۔
یہ سب تیری توفیق اور تیرے اُن نیک بندوں کی دُعاؤں کا اثر ہے جن کو تُو نے
میرا ماں باپ بنایا۔ محمّد و آلِ محمّد کے صدقہ میں
اُن کی رُوح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میرے مولا تیرا گنہگار بندہ

سیّد ظفر حسن

ثم قال لهم ادخلوها فذهبوا فقاموا عليها فاعادهم طيناً وخلق منها آدم وقال ابوعبد الله فلن يستطيع هولاء ان يكونوا من هولاء ولا هولاء ان يكونوا من هولاء قال فيرون ان رسول الله اول من دخل تلك النار فلذلك قوله جل وعز قل ان كان للرحمن ولدٌ فانا اول العابدين۔

خطاب سے درگذر کر خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہوگئے اس کے اندر گئے نہیں خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرف لوٹا دیا، اور آدمؑ کو اس سے پیدا کیا فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا، لوگ روایت کرتے ہیں۔ کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے حضرت رسول خداؐ تھے۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے اے رسول کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا۔ تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

باب ۳

تتمہ باب ۲

۱۔ عن حمران عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الله تبارك وتعالى خلق الخلق خلق ماءً عذباً وماءً ملحاً اُجاجاً فامتزج الماءان فاخذ طيناً من اديم الارض فعركه عركاً شديداً فقال لاصحاب اليمين وهم كالذر يدبون الى الجنة بسلام وقال لاصحاب الشمال الى النار ولا ابالي ثم قال الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين ثم اخذ الميثاق على النبيين فقال الست بربكم وان هذا محمد رسولي وان هذا علي امير المؤمنين قالوا بلى فثبتت لهم النبوة واخذ الميثاق على اولي العزم انني ربكم ومحمد رسولي وعلي امير المؤمنين واوصياؤه من بعده ولاة امري وخزان علمي عليهم السلام وان المهدي انتصر به لديني واظهر به دولتي وانتقم به من اعدائي واعبد به طوعاً وكرهاً قالوا اقررنا يارب وشهدنا ولم يجحد آدم ولم يقر فثبتت العزيمة لهولاء الخمسة في المهدي ولم يكن لآدم عزم على الاقرار به وهو قوله عز وجل ولقد عهدنا الى آدم من قبل فنسي ولم نجد له عزم

حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا، تو پہلے میٹھا پانی پیدا کیا پھر کھاری اور کڑوا پھر دونوں کو ملا دیا اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر تھی اس کو ید قدرت نے خوب ملا اس کے ذروں سے چونٹیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں خدا نے ان سے کہا تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پرواہ نہیں پھر سب لوگوں سے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں انہوں نے کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی پھر انبیاء سے میثاق لیا گیا میں تمہارا رب نہیں

اور یہ محمدؐ میرا رسول ہے اور یہ علیؑ امیر المومنین ہے سب نے کہا۔ ہاں پس نبوت ثابت ہوئی۔ اور انبیاء اولوالعزم (نوح ابراہیم۔ موسیٰ عیسیٰ اور محمدؐ) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی رسالت کا اور علیؑ کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے والے اوصیا کا۔ جو والیان امر الٰہی اور خازنان علم ایزدی ہیں۔ اور مہدی کی امامت کا اقرار لیا۔ اور کہا یہ میرے دین کا ناصر ہے۔ میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور اس کی وجہ سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بخوشی ہو یا باکراہ سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی

تو آدمؑ نے نہ تو اقرار ہی کیا اور نہ انکار ہی پس پانچ انبیاء کے لیے تو عزیمت ثابت ہوئی مہدی علیہ السلام کے بارہ میں اور آدم کا اقرار ثابت نہ ہوا جیسا کہ خدا فرماتا ہے: ہم نے آدمؑ سے عہد لیا پس اس نے ترک کیا۔ اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔

قال انما هو ترك ثم امر نارا فاججت فقال لاصحاب الشمال ادخلوها فهابوها وقال لاصحاب اليمين ادخلوها فدخلوها فكانت برداً وسلاماً فقال اصحاب الشمال يارب اقلنا فقال قد اقلتكم اذهبوا فادخلوها فهابوها فثم ثبت الطاعة والولاية والمعصية۔

امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نسیٰ کے معنے ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا۔ کہ وہ شعلہ فشاں ہو، جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ وہ داخل ہوئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگارا ہماری خطا سے درگذر کر۔ اس نے درگذر کی اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ انھوں نے انکار کر دیا پس یہاں سے ہی اطاعت ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

توضیح میٹھے اور کڑوے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی ناخوش۔ کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں۔ یا آب شیریں سے مراد اس کی ایمانی قوت ہے۔ اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیونٹیوں کی طرح چلنے والے تھے۔ انسان کے وہی اجزائے اصلیہ مراد تھے۔ جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعث تکلیف اور مرکز عرفان و ایمان ہیں۔ یہی وہ ہیں جن کو نطفہ انسانی کے اندر چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزائے بشری کی صورت میں باقی رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلیہ عالم ذر میں صاحب عقل و شعور تھے۔ ورنہ الست بربکم کے جواب میں بلیٰ نہ کہتے۔ کیوں کہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلیہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری سے دور بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا۔ تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو تو علم تھا۔ یہ تو صرف بندوں پر اتمام حجت کی غرض سے تھا۔ تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔

اصحاب یمین اور اصحاب شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں، چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحاب یمین کہا گیا اور بدوں کو اصحاب شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذات حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اوصیا سے نظام حیات بشری کی وابستگی تھی۔ اور ان کے سہارے دین الٰہی قیامت تک چلنے والا تھا۔ لہٰذا ان کی نبوت اور آئمہ کی امامت کا اقرار لینا ضروری تھا۔ خصوصاً امام مہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہر شب قدر میں تاقیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں گے۔ اور ہر امر نظام کائنات کے متعلق ان کے پاس لائے گا۔ چونکہ یہ عہدہ جلیلہ دین الٰہی کے نشر کا سب سے بڑا سبب ہے۔ لہٰذا اقرار امامت امام مہدی علیہ السلام ضروری ہوا۔

۲ عن حبيب السجستاني قال سمعت اباجعفر عليه السلام يقول ان الله عز وجل لما اخرج ذرية آدم من ظهره ليأخذ عليهم الميثاق بالربوبية

راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عز و جل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اولاد آدم کو پشت آدم سے نکالا تاکہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے

له و بالنبوة لكل نبي فكان اول من اخذ عليهم الميثاق بنبوته محمد بن عبد الله ثم قال الله عز وجل لادم انظر ماذا ترى قال فنظر ادم الى ذريته وهم ذر قد ملؤوا السماء قال ادم يا رب ما اكثر ذريتي ولامر ما خلقتهم فما تريد منهم باخذك الميثاق عليهم قال الله عز وجل يعبدونني لا يشركون بي شيئا ويؤمنون برسلي ويتبعونهم

قال ادم يا رب ارى بعض الذر اعظم من بعض و بعضهم له نور كثير وبعضهم له نور قليل و بعضهم ليس له نور فقال الله عز وجل كذلك خلقتهم لابلوهم في كل حالاتهم قال ادم يا رب فتاذن لي في الكلام فاتكلم قال الله عز وجل تكلم فان روحك من روحي وطبيعتك من خلاف كينونتي قال ادم يا رب لو كنت خلقتهم على مثال واحد وقدر واحد وطبيعة واحدة وجبلة واحدة والوان واحدة واعمار واحدة وارزاق سواء لم يبغ بعضهم على بعض ولم يكن بينهم تحاسد ولا تباغض ولا اختلاف في شيء من الاشياء قال الله عز وجل يا ادم بروحي نطقت وبضعف طبيعتك تكلفت ما لا علم لك به وانا الخالق العالم بعلمي خالفت بين خلقهم وبمشيتي يمضي فيهم امري والى تدبيري وتقديري صائرون لا تبديل لخلقي انما خلقت الجن والانس ليعبدون وخلقت الجنة لمن اطاعني وعبدني منهم واتبع رسلي ولا ابالي وخلقت النار لمن كفر بي وعصاني ولم يتبع رسلي ولا ابالي۔

تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا میثاق لیا گیا۔ وہ نبوت حضرت محمد مصطفےٰ کی تھی۔ خدا نے آدم سے کہا۔ بتاؤ! تم کیا دیکھتے ہو؟ آدم نے اپنی اولاد کی طرف نگاہ کی۔ وہ سب بشکل مورچہ تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ ہے۔ تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے۔ کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ یہ میری عبادت کریں۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں۔ اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم بعض میں بالکل نور نہیں خدا نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزماؤں۔ آدم نے کہا یارب کلام کی مجھے اجازت دے فرمایا۔ بولو۔ تیری روح میری روح ہے۔ لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے۔ آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت اور ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا۔ اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا۔ تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا۔ اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا اے آدم! میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا جس کا تجھے علم نہیں۔ اور میں خالق عالم ہوں میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے۔ اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے۔ میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔ میں نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے۔ اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور آگ

وخلقتك وخلقت ذريتك من غير فاقة بي اليك واليهم وانما خلقتك وخلقتهم لابلوك وابلوهم ايكم احسن عملا في دار الدنيا في حياتكم قبل مماتكم فلذلك خلقت الدنيا والآخرة والحياة والموت والطاعة والمعصية والجنة والنار وكذلك اردت في في تقديري وتدبيري فبعلمي النافذ فيهم خالفت بين صورهم واجسادهم والوانهم واعمارهم وارزاقهم وطاعتهم ومعصيتهم فجعلت منهم الشقي والسعيد والبصير والاعمى والقصير والطويل والجميل والدميم والعالم والجاهل والغني والفقير والمطيع والعاصي والصحيح والسقيم ومن به الزمانة ومن لاعاهة به فينظر الصحيح الى الذي به العاهة فيحمدني على عافيته وينظر الذي به العاهة الى الصحيح فيدعوني ويسألني ان اعافيه ويصبر على بلائي فاثيبه جزيل عطائي وينظر الغني الى الفقير فيحمدني ويشكرني وينظر الفقير الى الغني فيدعوني ويسألني وينظر المومن الى الكافر فيحمدني على ما هديته فلذلك خلقتهم لابلوهم في السراء والضراء وفيما اعافيهم وفيما ابتليهم وفيما اعطيهم وفيما امنعهم وانا الله الملك القادر ولي ان امضي جميع ما قدرت على ما دبرت ولي ان اغير من ذلك ما شئت الى ما شئت واقدم من ذلك ما اخرت واوخر من ذلك ما قدمت وانا الله الفعال لما اريد لا اسئل عما افعل وانا اسئل خلقي عما هم فاعلون۔

۳۔ عن ابي جعفر قال ان الله خلق الخلق فخلق من احب مما احب وكان ما احب ان خلقه من طينة الجنة وخلق من ابغض مما ابغض وكان ما ابغض ان

میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ ورانحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لیے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزماؤں کہ از روئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے۔ اسی لئے میں نے دنیا و آخرت زندگی اور موت طاعت و معصیت جنت و نار کو پیدا کیا۔ اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تقدیر و تدبیر کا پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کئے۔ ان کی صورتیں، ان کے اجسام ان کے رنگ ان کی عمریں ان کے رزق۔ ان کی طاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید۔ بصیر اور اندھا کوتاہ اور طویل خوبصورت اور بدصورت۔ عالم و جاہل غنی و فقیر۔ فرمانبردار اور نافرمان۔ تندرست اور بیمار۔ اور عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے اپنی تندرستی پر اور بیمار تندرست کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے۔ اور میری آزمائش پر صبر کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اور اپنی بخشش سے مالا مال کروں گا اور غنی فقیر کی طرف نظر کرے پس میری حمد کرے۔ اور شکر بجا لائے اور فقیر غنی کی طرف دیکھے اور مجھے پکارے۔ اور مجھ سے سوال کرے۔ مومن کافر پر نظر کرے اور میری حمد کرے۔ اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی۔ اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے۔ تاکہ میں ان کو عیش اور رنج میں آزماؤں۔ اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں۔ اور بیماریاں ارزانی عطا کروں اور منع کروں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کروں۔ جہاں چاہوں کروں مقدم کو موخر کروں اور موخر کو مقدم جو کروں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں۔ ہاں میں ان سے پوچھوں گا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور جن کو دوست رکھتا تھا۔ ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے۔ اور جن کو دشمن رکھتا تھا۔ ان

خلقه من طينة النار ثم بعثهم في الظلال فقلت وأي شيء الظلال فقال ألم تر إلى ظلك في الشمس شيئا وليس بشيء ثم بعث منهم النبيين فدعوهم إلى الإقرار بالله عز وجل وهو قوله عز وجل ولئن سألتهم من خلقهم ليقولن الله ثم دعوهم إلى الإقرار بالنبيين فأقر بعضهم وأنكر بعض ثم دعوهم إلى ولايتنا فأقر بها والله من أحب وأنكرها من أبغض وهو قوله ما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل ثم قال أبو جعفر كان التكذيب ثم۔

کو اس چیز سے پیدا کیا۔ جو اس کے نزدیک بری تھی۔ یعنی طینت نار سے۔ پھر بھیجا ان کو سایہ میں۔ میں نے کہا یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور کچھ نہیں بھی۔ یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار باللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ بعض نے اقرار کر لیا۔ اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف۔ بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انہوں نے انکار کر دیا۔ اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے۔ چاہیے کہ اب ایمان لائیں۔ امامؑ نے فرمایا تکذیب وہیں ہوئی تھی۔

باب ۴

سب سے اوّل اقرار ربوبیت کرنے والے رسولِ خدا تھے

۱۔ عن أبي عبد الله أن بعض قريش قال لرسول الله بأي شيء سبقت الأنبياء وأنت بعثت آخرهم وخاتمهم فقال إني كنت أول من آمن بربي وأول من أجاب حيث أخذ الله ميثاق النبيين وأشهدهم على أنفسهم ألست بربكم فكنت أنا أول نبي قال بلى فسبقتهم بالإقرار بالله عز وجل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت رسول خدا سے کہا کس وجہ سے آپ نے انبیاء پر سبقت حاصل کی حالانکہ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ فرمایا میں سب سے پہلے اپنے ربّ پر ایمان لایا۔ اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا۔ اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے بلیٰ کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اقرار باللہ میں سبقت کی۔

۲۔ عن عبد الله بن سنان قال قلت لأبي عبد الله جعلت فداك إني لأرى بعض أصحابنا يعتريه النزق والحدة والطيش فأغتم لذلك غما شديدا وأرى من خالفنا فأراه حسن السمت قال لا تقل حسن السمت فإن السمت سمت الطريق ولكن قل حسن السيما

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی تندی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے۔ اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا۔ تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں۔ فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت

قال ان الله عز وجل يقول سيماهم في وجوههم من اثر السجود قال قلت فاراه حسن السيما وله وقار فاغتم لذلك قال لا تغتم لما رايت من نزق اصحابك ولما رايت من حسن سيما من خالفك ان الله تبارك وتعالى لما اراد ان يخلق آدم خلق تلك الطينتين ثم فرقهما فرقتين فقال لاصحاب اليمين كونوا خلقاً باذني فكانوا خلقاً بمنزلة الذر يسعى وقال لاهل الشمال كونوا خلقاً باذني فكانوا خلقاً بمنزلة الذر يدرج ثم رفع لهم ناراً فقال ادخلوها باذني فكان اول من دخلها محمد ثم اتبعه اولو العزم من الرسل واوصياءهم واتباعهم ثم قال لاصحاب الشمال ادخلوها باذني فقالوا ربنا خلقتنا لتحرقنا فعصوا فقال لاصحاب اليمين اخرجوا باذني من النار لم تكلم النار منهم كلماً ولم تؤثر فيهم اثراً فلما راهم اصحاب الشمال قالوا ربنا نرى اصحابنا قد سلموا فاقلنا ومرنا بالدخول قال قد اقلتكم فادخلوها فلما دنوا واصابهم الوهج رجعوا فقالوا يا ربنا لا صبر لنا على الاحتراق فعصوا فامرهم بالدخول ثلاثاً كل ذلك يطيعون و يخرجون فقال لهم كونوا طيناً باذني فخلق منه آدم

خدا فرماتا ہے ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر کا حسن ہے میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیما دیکھا۔ اور وقار پایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا۔ کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے۔ اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ و وقار ہے۔ فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا۔ تو دو قسم کی مٹی پیدا کی۔ اور اس سے دو گروہ بنائے داہنی طرف والوں سے کہا تم چلتی ہوئی چیونٹیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ۔ اور بائیں طرف والوں سے کہا میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ۔ جو چلتے پھرتے موروں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی۔ اور فرمایا میرے حکم سے تم اس میں داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمد صلعم داخل ہوئے پھر آپ کے پیچھے اولو العزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے۔ پھر اصحاب شمال سے فرمایا میرے حکم سے تم بھی داخل ہو۔ انہوں نے کہا اے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انہوں نے نافرمانی کی۔ خدا نے اصحاب یمین سے کہا میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ۔ آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔ اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انہیں صحیح و سالم دیکھا۔ تو کہنے لگے۔ پروردگارا ہم نے اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ صحیح و سالم ہیں۔ پس ہماری نافرمانی سے درگذر کرکے دوبارہ پھر داخلہ کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگذر کی۔ اب داخل ہو جاؤ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی۔ اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے۔ پروردگارا ہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار پھر نافرمانی کی خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل گئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ۔ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

قال فمن كان من هولاء لا يكون من هولاء ومن كان من هولاء لا يكون من هولاء وما رايت من نزق اصحابك وخلقهم فمما اصابهم من لطخ اصحاب الشمال وما رايت من حسن سيما من خالفكم ووقارهم

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں۔ وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے۔ اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو اخلاقی کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے۔ کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالطت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنمائی اور وقار دیکھتے ہو۔ وہ نتیجہ ہے اصحاب

فمما اصابهم من لطخ اصحاب اليمين۔

یمین سے ملنے جلنے کا

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئل رسول الله بای شی سبقت ولد ادم قال انني اول من اقر بربي ان الله اخذ ميثاق النبيين واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى فكنت اول من اجاب۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی۔ فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا، اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا کیا میں تمہارا رب نہیں۔ سب نے کہا ہاں۔ میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

باب ۵

عالم ذر میں کیسے جواب دیا

۱۔ عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد الله ؑ کیف اجابوا وهم ذر قال جعل فيهم ما اذا سالهم اجابوه يعني في الميثاق۔

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ درانحالیکہ وہ چیونٹیوں کے مانند تھے۔ فرمایا خدا نے ان میں ایسی قوت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے میثاق کے متعلق جواب دیا۔

باب ۶

فطرت خلق توحید پر ہے

۱۔ عن هشام بن سالم قال قلت لابی عبد الله علیه السلام قال قلت فطرة الله التي فطر الناس عليها قال التوحيد

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

۲۔ عن عبد الله بن سنان عن ابی عبد الله علیه السلام قال سالته عن قول الله عز وجل فطرة الله التي فطر الناس عليها ما تلك الفطرة قال هي الاسلام فطرهم الله حين اخذ ميثاقهم على التوحيد قال الست بربكم وفيه المومن والكافر۔

عبد اللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا ہے کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے۔ اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے فرمایا۔ وہ اسلام ہے۔ جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر میثاق لینے کے لیے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں اس خطاب میں مومن کافر سب شریک تھے۔

۳۔ عن زرارة عن ابی جعفر قال سالته عن ابی جعفر قال سئلته عن قول الله عزوجل حنفاء لله غیر مشرکین به قال الحنیفیة من الفطرة التی فطر الله الناس علیها لا تبدیل لخلق الله قال فطرهم علی المعرفة به قال زرارة وسالته عن قول الله عزوجل واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی الخ قال اخرج من ظهور ادم ذریته الی یوم القیامة فخرجوا کالذر فعرفهم واراهم نفسه ولولا ذالك لم یعرف احد ربه وقال قال رسول الله کل مولود یولد علی الفطرة یعنی المعرفة بان الله عزوجل خالقه کذلك قوله ولئن سالتهم من خلق السموٰت والارض لیقولن الله۔

زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک کئے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں"۔ امام نے فرمایا، خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا۔ اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدمؑ کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی۔ اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انہیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر بچہ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ خدائے عزوجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے اے رسول! اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴۔ عن ابی عبد الله فی قول الله عزوجل فطرة الله التی فطر الناس علیها قال فطرهم علی التوحید۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

باب ،

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

۱۔ عن ابو عبد الله علیه السلام ان نطفة المومن لتکون فی صلب المشرك فلا یصیبه من الشرشئی حتی اذا صار فی رحم المشرکة لم یصبها من الشرشئی حتی تضعه فاذا وضعته لم یصبه من الشرشئی حتی یجری علیه القلم۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے۔ تو شر شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ اور جب یہ نطفہ رحم مشرکہ میں آئے گا۔ تب بھی شر شرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اور جب پیدا ہوگا۔ تو بھی یہاں تک کہ قلم قدرت اس کے متعلق چلے۔

۲۔ عن ابی الحسن موسیٰ قال قلت له انی قد اشفقت

علی بن یقطین (معروف ابوالحسن) سے روایت ہے کہ میں نے

من دعوة ابی عبد اللہ علی یقطین وما ولد فقال یا ابا الحسن لیس حیث تذھب انما المومن فی صلب الکافر بمنزلہ الحصاة فی اللبنۃ یجی المطر فیغسل اللبنۃ ولا یضر الحصاة شیئاً

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ کہ میں خوف زدہ ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقطین سے (جو ہوا خواہان بنی عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابو الحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کافر میں بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش اگر پراگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کنکری کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

باب ۸

کیفیت خلق مومن

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان فی الجنۃ شجرة تسمی المزن فان فاذا اراد اللہ ان یخلق مومنا اقطر منھا قطرة فلا تصیب بقلۃ ولا ثمرة اکل منھا مومن او کافر الا اخرج اللہ عزوجل من صلبہ مومنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مزن ہے۔ جب خدا کسی مومن کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے۔ پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے۔ اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے

باب ۹

خدا کا رنگ

۱۔ عن عبد اللہ بن سنان عن عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ قال الاسلام وقال فی قولہ عزوجل فقد استمسک بالعروة الوثقیٰ قال ھی الایمان باللہ وحدہ لاشریک لہ۔

آیہ "اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ اور آیہ اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا۔ وہ رسی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح جس پانی سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہلایا گیا تھا۔ اس کو شیشوں میں رکھا گیا۔ اس کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں ظرف

بھر لئے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطباغ یا بپتسمہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہبی رنگ میں رنگا گیا۔ عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ تم چونکہ رنگے نہیں گئے۔ لہٰذا تم پاک نہیں مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا خدا نے فرمایا کہ ان لوگوں سے کہدو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے۔ اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے۔ ظاہر پانی سے رنگنا دلیل پاکیزگی نفس نہیں پاکیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ عز وجل صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ قال الصبغۃ ھی الاسلام

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ صبغت اللہ کے متعلق فرمایا اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳۔ عن محمد بن اسلم عن احدھما علیھما السلام فی قول اللہ عز وجل صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ قال الصبغۃ ھی الاسلام وقال فی قولہ عز وجل فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی قال ھی الایمان۔

محمد بن اسلم نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آیہ صبغۃ اللہ میں صبغہ سے مراد اسلام ہے اور فرمایا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا۔ تو اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اس رسی سے مراد ایمان ہے۔

باب ۱۰

سکونِ قلب ایمان ہے

۱۔ عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر قال سالتہ عن قول اللہ عز وجل انزل السکینۃ فی قلوب المومنین قال ھو الایمان قال وسالتہ عن قول اللہ عز وجل وایدھم بروح منہ قال ھو الایمان۔

راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوب مومنین پر سکینہ نازل کیا۔ فرمایا اس سے مراد ایمان ہے۔ اور دوسری آیت خدا نے ان کی مدد کی۔ اپنی روح سے کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے۔

۲۔ قال لابی عبد اللہ علیہ السلام اولئک کتب فی قلوبھم الایمان ھل لھم فیما کتب فی قلوبھم صنع قال لا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔ راوی نے کہا کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا فرمایا نہیں۔

توضیح اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ ایمان کو تعلق دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے علم معرفت باری تعالیٰ یوم الست دے دیا گیا تھا۔ اب رہا ایمان بالعمل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال السکینۃ الایمان

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

۴۔ عن ابی عبد اللہ فی قول اللہ عز وجل ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے

۵ - سألت اباعبدالله عن قول الله عزوجل هو الذی انزل السکینة فی قلوب المومنین قال هو الایمان قال قلت وایدهم بروح منه قال هو الایمان وعن قوله والزمهم کلمة التقوی قال هو الایمان۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

باب ۱۱

الاخلاص

۱ - عن ابی عبدالله علیه السلام فی قول الله عزوجل حنیفا مسلما قال خالصا مخلصا لیس فیه شی من عبادة الاوثان

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے۔ وہ خالص عبادت جس میں بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲ - عن ابی جعفر قال قال رسول یا ایها الناس انما هو الله والشیطان والحق والباطل والهدی والضلالة والرشد والغی والعاجله والآجله والعاقبه والحسنات والسیئات فما کان من حسنات فلله وما کان من سیئات فللشیطان لعنه الله

فرمایا حضرت رسول خدا نے لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے۔ تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کی حق و باطل۔ ہدایت و ضلالت نیکی اور گمراہی دنیا و دین۔ نیکی و بدی ہے۔ ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے۔ اور جو باتیں بدہیں ان کا شیطان سے ہے۔

۳ - عن ابی الحسن الرضا ان امیر المومنین صلوٰت الله علیه کان یقول طوبی لمن اخلص لله العبادة والدعاء ولم یشغل قلبه بما تری عیناه ولم ینس ذکر الله بما تسمع اذناه ولم یحزن صدره بما اعطی غیره

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے۔ بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس سے دعا کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ کو نہ ہٹا سکے۔ اور جو کانوں سے سنے وہ یادِ خدا کو بھلا نہ دے۔ اور جو غیر کو دے اس سے دل تنگ نہ ہو۔

۴ - عن ابی عبدالله فی قول عزوجل لیبلوکم ایکم احسن عملا قال لیس یعنی اکثر عملا ولکن اصوبکم عملا وانما الاصابة خشیة الله والنیة الصادقة والحسنة ثم قال الابقاء علی العمل حتی یخلص اشد من العمل والعمل الخالص الذی لا ترید ان یحمدک علیه احد الا الله عزوجل والنیة افضل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے۔ تاکہ تم کو آزمائے کہ از روئے عمل تم میں کون اچھا ہے فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درستی عمل ہے اور درستی عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے۔ اور نیکی ہے پھر فرمایا عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے۔ عمل سے اور عمل خالص کی شکل یہ ہے۔ کہ تم یہ نہ چاہو۔ کہ اس پر کوئی تمہاری تعریف کرے۔ سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے

من العمل الاوان النیۃ هی العمل ثم تلا قوله عزوجل قال کل یعمل علی شاکلته یعنی علی نیته۔

آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہر شخص اپنی شاکلہ یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۵۔ بهذا الاسناد قال سالته عن قول الله عزوجل الامن اتی الله بقلب سلیم قال القلب السلیم الذی یلقی ربه ولیس فیه احد سواه قال وکل قلب فیه شرک اوشک فهو ساقط وانما ارادوا بالزهد فی الدنیا لتفرغ قلوبهم للاخرة

راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو۔ یہ بھی فرمایا۔ جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے خالی ہو جائیں۔

۶۔ عن ابی جعفر قال ما اخلص العبد الایمان بالله عزوجل اربعین یوماً اوقال ما اجمل عبد ذکر الله عزوجل اربعین یوماً الازهده الله عزوجل فی الدنیا وبصره داءها ودواءها ۔۔۔ فاثبت الحکمة فی قلبه وانطق به لسانه ثم تلا ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی حیاة الدنیا وکذلک نجزی المفترین فلا تری صاحب بدعة الا ذلیلاً ومفتریاً علی الله عزوجل وعلی رسوله وعلی اهلبیته صلوات الله علیهم الا ذلیلاً

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا۔ یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا۔ تو خدا اسے دنیا سے متنفر کر دے گا۔ اور اس کی بیماری حرص دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا۔ اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا۔ اور پر حکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرائے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی۔ وہ بہت خدا کے غضب کو پائیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی۔ اور ہم افترا کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اے رسول تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤگے۔ یہ لوگ اللہ اس کے رسول اور ان کے اہل بیت پر افترا کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ ذلیل ہیں۔

باب ۱۲

شرایع

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله تبارک وتعالی اعطی محمداً شرایع نوح وابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ علیهم السلام التوحید والاخلاص وخلع الانداد والفطرة الحنیفیة السمحة ولارهبانیة ولاسیاحة احل فیها الطیبات وحرم فیه الخبائث ووضع عنهم اصرهم

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمد کو نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کی شریعتیں۔ توحید۔ اخلاص بتوں سے دوری۔ پرخلوص فطرت۔ سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا۔ اور جنگلوں میں بے ذریعہ معاش گھومنے سے کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اور حلال کیا ان کے لئے

والاغلال التی کانت علیهم ثم افترض علیه فیها الصلوٰة والزکاة والصیام والحج والامر بالمعروف والنهی عن المنکر والحلال والحرام والمواریث والحدود والفرائض والجهاد فی سبیل الله وزادة الوضوء وفضله بفاتحة الکتاب وبخواتیم سورة البقرة والمفصل واحل له المغنم والفئ ونصره بالرعب وجعل له الارض مسجداً وطهوراً وارسله کافةً الی الابیض والاسود والجن والانس واعطاه الجزیة واسر المشرکین وفداهم ثم کلف مالم یکلف احد من الانبیاء وانزل علیه سیف من السماء فی غیر غمد وقیل له: فقاتل فی سبیل الله لاتکلف الا نفسك۔

پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا خبیث چیزوں کو اور آنحضرتؐ نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو ان کی گردنوں میں پڑا تھا نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورہ فاتحہ سے اور ختم سورہ بقر سے اور سورہ محمد سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مال غنیمت اور مال فئے کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنایا اور اس کو طاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جزیہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی۔ اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ فی سبیل اللہ قتال کرو۔ اور اپنے نفس کے سوا (علیؑ) اور کسی کو تکلیف نہ دو۔ (جیسا کہ غزوہ احد میں اکیلے علی علیہ السلام محافظ رسول بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے)۔

۲۔ عن سماعة بن مهران قال قلت لابی عبد الله قول الله عز وجل فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل فقال نوح وابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد صلی الله علیه وآله وعلیهم قلت کیف صاروا اولی العزم قال لان نوحاً بعث بکتاب وشریعة وکل من جاء بعد نوح اخذ بکتاب نوح وشریعته ومنهاجه حتی جاء ابراهیم بالصحف وبعزیمة ترك کتاب نوح لا کفراً به فکل نبی جاء بعد ابراهیم اخذ بشریعة ابراهیم ومنهاجه وبالصحف حتی جاء موسیٰ بالتوراة وشریعته ومنهاجه وبعزیمة ترك الصحف وکل نبی جاء بعد موسیٰ اخذ بالتوراة وشریعته ومنهاجه حتی جاء المسیحؑ بالانجیل وبعزیمة ترك شریعة موسیٰ ومنهاجه فکل نبی جاء بعد المسیح اخذ بشریعته ومنهاجه حتی جاء محمد فجاء بالقرآن وبشریعته و

سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا اے رسول اولوالعزم رسولوں کی طرح صبر کرو فرمایا اولوالعزم نوح۔ ابراہیم موسیٰ عیسیٰ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات اولوالعزم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا کتاب و شریعت کے ساتھ ان کے بعد جتنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوح۔ شریعت نوح اور طریقہ نوح پر عمل کیا یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفے نازل ہوئے۔ اور انہوں نے کتاب نوح کو ازروئے عزیمت ترک کیا۔ نہ کہ نبوت نوح سے انکار کے طور پر۔ اس کے بعد جتنے انبیاء ابراہیم کے بعد آئے انہوں نے مطابق شریعت ابراہیمی سنت ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا یہاں تک کہ موسیٰ پر توریت نازل ہوئی شریعت و سنت مقرر ہوئی۔ اور انہوں نے پورے عزم سے صحف ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہر نبی توریت اور شریعت موسوی کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک کہ مسیح پر انجیل نازل ہوئی اور انہوں نے شریعت موسوی کو ترک کیا۔ اور ان کی شریعت اور سنت

منهاجه فحلاله حلال الی یوم القیامة وحرامه حرام الی یوم القیامة فهولاء اولوا العزم من الرسل علیهم السلام

نبی جو انبیاء مراد اوصیائے عیسیٰ) ان کے بعد گئے انہوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت و سنت نبی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لیے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسول

باب ۱۲

دعائم اسلام

۱۔ عن ابی جعفر ؑ قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰة والزکاة والصوم والحج والولایه ولم ینادَ بشئ کما نودی بالولایه۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲۔ عن عجلان ابی صالح قال قلت لابی عبد الله اوقفنی علی حدود الایمان فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وصلوٰة الخمس واداء الزکوٰة وصوم شهر رمضان وحج البیت وولایة ولینا وعداوة عدونا والدخول مع الصادقین۔

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے کہا مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳۔ عن الصادق علیه السلام قال أثافی الاسلام ثلاثة الصلوٰة والزکاة والولایة لاتصح واحدة منهن الا بصاحبتیها۔

فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں۔ نماز، زکوٰۃ اور ولایت ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے صحیح نہیں۔

۴۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والولایة ولم یناد بشئ کما نودی بالولایة فاخذ الناس باربع وترکوا هذه یعنی الولایة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ولایت ہے لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمسة اشیاء علی الصلوٰة والزکوٰة والحج والصوم والولایه قال زرارة فقلت وای شئ من ذالک افضل فقال الولایه افضل لانها مفتاحهن والوالی هو الدلیل علیهن قلت ثم الذی یلی ذالک فی الفضل فقال الصلوٰة ان رسول الله قال الصلوٰة عمود دینکم قال قلت ثم الذی یلیها فی الفضل قال الزکوٰة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت۔ زرارہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے۔ فرمایا۔ ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ۔ خدا نے نماز

لانها قرنها بها وبدا بالصلوٰة قبلها وقال رسول الله الزكاة تذهب الذنوب قلت والذی یلیها فی الفضل قال الحج قال الله عز وجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا. ومن كفر فان الله غنى عن العالمين وقال رسول الله لحجة مقبولة خير من عشرين صلاة نافلة ومن طاف بهذا البيت طوافا احصى فيه اسبوعه واحسن ركعتيه غفر الله له وقال فی يوم عرفة ويوم مزدلفة ما قال قلت فماذا يتبعه قال الصوم قلت وما بال الصوم صار آخر ذلك اجمع قال قال رسول الله الصوم جنة من النار قال ثم قال ان افضل الاشياء ما اذا انت فاتك لم يكن منه توبة دون ان ترجع اليه فتؤديه بعينه ان الصلوٰة والزكاة والحج والولاية ليس يقع شئ مكانها دون ادائها وان الصوم اذا فاتك او قصرت او سافرت فيه اديت مكانه اياما غيرها وجزيت ذلك الذنب بصدقة ولا قضاء عليك وليس من تلك الاربعة شئ يجزيك مكانه غيره قال ثم قال ذروة الامر وسنامه ومفتاحه وباب الاشياء ورضا الرحمن الطاعة للامام بعد معرفته ان الله عز وجل يقول من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا اما لو ان رجلا قام ليله وصام نهاره وتصدق بجميع ماله وحج جميع دهره ولم يعرف ولاية ولى الله فيواليه ويكون جميع اعماله بدلالته اليه ما كان له على الله جل وعز حق فی ثوابه ولا كان من اهل الايمان ثم قال اولئك المحسن منهم يدخله الله الجنة بفضل رحمته.

۲۔ قال قلت لابی عبد الله اخبرنی بدعائم الاسلام التی لا يسع احد التقصير عن معرفة شئ منها الذی

کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے۔ زکوٰۃ گناہوں کو دور کرتی ہے۔ میں نے کہا۔ اس کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونو عالموں سے بے پروا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اور بصات سات بار گھومے۔ اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجا لائے۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرت نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے پھر فرمایا۔ افضل اشیاء وہ ہے۔ کہ جب وہ تم سے فوت ہو جائے۔ تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجا لایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز۔ زکوٰۃ حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں۔ کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی۔ اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے۔ یا قصر ہو۔ یا ماہ رمضان میں سفر ہو۔ تو جو روزے قضا ہو جائیں۔ تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا۔ اور قضا بجا لانا ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا۔ امر الٰہی کی چوٹی یا بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعت امام ہے۔ اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسول! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار ہو۔ اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو۔ اور اس کے اعمال اس کی رہنمائی میں نہ ہوں۔ تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا۔ جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے اسلام کے وہ ستون بتایئے جن میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم

من تصرعن معرفة شيء منها فسد عليه دينه ولم يقبل الله
منه عمله ومن عرفها وعمل بها صلح له دينه وقبل منه
عمله ولم يضق به مما هو فيه لجهل شيء من الامور جهله
فقال الشهادة ان لا اله الا الله والايمان بان محمدا رسول
الله والاقرار بما جاء به من عند الله وحق في الاموال الزكاة
والولاية التي امر الله عز وجل بها ولاية آل محمد قال
فقلت له هل في الولاية شيء دون شيء فضل يعرف لمن
اخذ به قال نعم قال الله عز وجل يا ايها الذين آمنوا اطيعوا
الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم وقال رسول الله
من مات ولم يعرف امامه مات ميتة جاهلية
وكان رسول الله وكان عليا وقال الآخرون كان معاوية
ثم كان الحسن ثم كان الحسين وقال الآخرون يزيد بن
معاوية وحسين بن علي ولا سواء ولا سواء قال ثم سكت
ثم قال ازيدك فقال له حكم الاعور نعم جعلت فداك قال
ثم كان علي بن الحسين ثم كان محمد بن علي ابا جعفر وكان
الشيعة قبل ان يكون ابو جعفر وهم لا يعرفون مناسك
حجهم وحلالهم وحرامهم حتى كان ابو جعفر ففتح لهم
وبين لهم مناسك حجهم وحلالهم وحرامهم حتى
صار الناس يحتاجون اليهم من بعد ما كانوا يحتاجون
الى الناس وهكذا يكون الامر والارض ....
..... لا تكون الا بامام ومن مات لا يعرف
امامه مات ميتة جاهلية واحوج ما تكون الى ما انت
عليه اذا بلغت نفسك هذه واهوى بيده الى حلقه
وانقطعت عنك الدنيا تقول لقد كنت على امر حسن

جائے۔ تو اس کا دین فاسد ہو جائے۔ اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے۔ تو دین درست رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے۔ اور اموال میں زکات کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمدؐ کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اقرار کرنا میں نے کہا ولایت کے متعلق کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اطاعت کرو رسول کی۔ اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مرگیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ وہ کفر کی موت مرا۔ اور وہ اولی الامر رسولؐ اور علیؑ تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا۔ اور علیؑ کے بعد حسنؑ اور پھر حسینؑ۔ اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ درآنحالیکہ امام حسینؑ موجود تھے۔ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان کے باپ برابر تھے۔ یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے۔ پھر فرمایا کیا اور کچھ بیان کروں۔ حکم اعور نے کہا ضرور۔ فرمایا حسینؑ کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے۔ ان کے بعد ابو جعفر محمد بن علی۔ حضرت سے پہلے شیعہ حضرات حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے۔ ابو جعفرؑ نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے۔ اور حلال و حرام کو بتایا۔ یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں شیعہ لوگوں کی طرف محتاج ہو گئے۔ اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے۔ اور یہ امر یوں ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مرگیا۔ اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور جب تمہاری روح کھینچ کر یہاں تک۔ اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف آجائے گی۔ اس وقت تم شیعیت کے زیادہ محتاج ہو گے۔ اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ اور تم کہو گے میں امر حسن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔

ابو علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن صفوان عن
عيسى بن السري ابي اليسع عن ابي عبد الله مثله

ان راویوں نے بھی صادق آل محمدؐ سے یہ روایت نقل کی ہے

۷۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الولایه والصلوٰة والزکوٰة وصوم شهر رمضان والحج۔

فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ولایت نماز۔ زکوٰۃ روزہ۔ رمضان کا اور حج۔

۸۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج والولایة ولم یناد بشیٔ ما نودی بالولایة یوم الغدیر۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

۹۔ عن عیسی بن السری قال قلت لابی عبد الله حدثنی عما بنیت علیه دعائم الاسلام اذا انا اخذت بها زکی عملی ولم یضرنی جهل ما جهلت بعده فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله وحق فی الاموال من الزکاة والولایة التی امر الله عز وجل بها ولایة آل محمد فان رسول الله قال من مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة قال الله عز وجل اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فکان علی ثم صار من بعده حسن ثم من بعده حسین ثم من بعده علی بن الحسین ثم من بعده محمد بن علی ثم هکذا یکون الامر ان الارض لا تصلح الا بامام ومن مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة واحوج ما یکون احدکم الی معرفته اذا بلغت نفسه ههنا قال واهوی بیده الی صدره یقول حینئذ لقد کنت علی امر حسن۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے۔ اور اپنے مال میں زکاۃ کو حق سمجھنا اور وہ ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمدؐ ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مرگیا۔ اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اطاعت کرو رسولؐ کی۔ اور ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں۔ وہ علیؑ ہیں۔ پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا۔ روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مرگیا اور امام کو نہ پہچانا۔ وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا۔ جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا۔ (وقت مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا۔ کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

[illegible]

۱۰۔ عن ابی الجارود قال قلت لابی جعفر یا ابن رسول الله هل مودتی لکم وانقطاعی الیکم وموالاتی ایاکم قال فقال نعم قال فقلت فانی اسئلک مسئلة تجیبنی فیها فانی مکفوف البصر قلیل المشی ولا استطیع زیارتکم کل حین قال هات حاجتک قلت اخبرنی بدینک الذی

ابوالجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں، جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں! میں نے کہا میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں۔ اس لئے آپ کی زیارت سے

تدین الله عز وجل به انت واهل بیتك لادین الله عز وجل به قال ان كنت اقصرت الخطبة فقد اعظمت المسئلة والله لاعطينك ديني ودين ابائي الذي تدين الله عز وجل به شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله والاقرار بما جاء به من عند الله والولاية لولينا والبراءة من عدونا والتسليم لامرنا وانتظار قائمنا والاجتهاد والورع۔

جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے . . . . . فرمایا اگر تو اپنے کلام کو مختصر کردے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں۔ واللہ میں تجھے بتلاؤں گا اپنا دین اور اپنے آبا کا وہ دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس گواہی پر کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اس کے رسول ہیں، اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں، اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برائت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا۔ اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا

۱۱۔ عن ابی بصیر قال سمعته یسأل اباعبدالله فقال له جعلت فداك اخبرني عن الدين الذي افترض الله عز وجل على العباد ما لا يسعهم جهله ولا يقبل منهم غيره ما هو؟ فقال اعد علي فاعاد عليه فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وحج البيت من استطاع اليه سبيلا وصوم شهر رمضان ثم سكت قليلا ثم قال والولاية مرتين ثم قال هذا الذي فرض الله على العباد ولا يسأل الرب العباد يوم القيامة الا زدتني على ما افترضت عليك ولكن من زاد زاده الله ان رسول الله سن سننا حسنة جميلة ينبغي للناس الاخذ بها.

ابوبصیر سے مروی ہے، کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا مجھے دین کی وہ باتیں بتائیے، جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں، جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے، اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دینا ہے، اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اس کے رسول ہیں، اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا۔ جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر دو بار فرمایا ولایت پھر فرمایا یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا، کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا، اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں۔ لوگوں کو ان پر عمل کرنا چاہیئے

۱۲۔ قال سمعت اباعبدالله يقول ان الله عز وجل فرض على خلقه خمسا فرخص في اربع ولم يرخص في واحدة.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ ایسے فرائض ہیں، کہ وقت ضرورت ان کو بجا نہ لانے کی اجازت ہے مثلاً حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے۔ سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے۔ مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر حج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو۔ تو فریضہ حج ساقط ہے۔ لیکن فریضہ ولایت یعنے ائمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے۔ جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳۔ قال دخل رجل على ابي جعفر ومعه صحيفة

ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور اس کے پاس

فقال له ابوجعفر هذه صحيفة مخاصم يسأل عن
الدين الذي يقبل فيه العمل فقال رحمك الله هذا
الذي اريد فقال ابوجعفر شهادة ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله و
تقر بما جاء من عند الله والولاية لنا اهل البيت
والبراءة من عدونا والتسليم لامرنا والورع والتواضع
وانتظار قائمنا فان لنا دولة اذا شاء الله جاء
بها.

۱۴۔ عن عمرو بن حريث قال دخلت على ابي عبدالله
وهو في منزل اخيه عبدالله بن محمد فقلت له جعلت
فداك ما حولك الى هذا المنزل قال طلب النزهه
فقلت جعلت فداك الا اقص عليك ديني فقال بلى
قلت ادين الله بشهادة ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له وان محمداً عبده ورسوله وان الساعة
آتية لاريب فيها وان الله يبعث من في القبور و
اقام الصلوة وايتاء الزكوة وصوم شهر رمضان و
حج البيت والولاية لعلي امير المومنين بعد رسول
الله والولاية للحسن والحسين والولاية لعلي
بن الحسين والولاية لمحمد بن علي ولك من بعده
صلوات الله عليهم اجمعين وانكم ائمتي عليه
احيا وعليه اموت وادين الله به فقال يا عمرو
هذا والله دين الله ودين آبائي الذي ادين الله به
في السر والعلانية فاتق الله وكف لسانك الا من
خير ولا تقل اني هديت نفسي بل الله هداك
فاد شكر ما انعم الله عز وجل به عليك ولا
تكن ممن اذا اقبل طعن في عينه واذا ادبر
طعن في قفاه ولا تحمل الناس على كاهلك فانك

ایک تحریر تھی۔ حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں یہی سننا چاہتا ہوں۔ فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیتؑ کی اور برات ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار۔ ہمارے لئے دولت و حکومت ہے جب چاہے گا۔ اس کو اللہ لے آئیگا

عمرو بن حریث سے مروی ہے۔ کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے۔ میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور۔ میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں۔ اور قیامت میں شک نہیں اور اللہ مردوں کو قبروں سے نکالے گا۔ اور نماز کا قائم کرنا و زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسولؐ اللہ کے بعد ولایت امیر المومنینؑ کا اقرار اور ان کے بعد حضرت حسنؑ و حسینؑ کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود ہو اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے۔ اور اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے۔ فرمایا اے عمرو یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آبا کا دین ہے ظاہر اور باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو۔ اور اپنی زبان کو امر خیر کے سوا بند رکھو۔ یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو اللہ نے مجھے ہدایت کی۔ اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو۔ اور ان لوگوں میں سے نہ ہو۔ جن کے منہ پر بھی لوگ طعنہ دیں۔ اور پیچھے بھی اور

لوشك ان حملت الناس على كاهلك ان يصدعوا شعب كاهلك.

لوگوں کی زیادہ ملامت کرکے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کر اگر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

۱۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الا اخبرك بالاسلام اصله و فرعه و ذروة سنامه قلت بلى جعلت فداك قال اما اصله فالصلوة و فرعه الزكاة و ذروة سنامه الجهاد ثم قال ان شئت اخبرتك بابواب الخير قلت نعم جعلت فداك قال الصوم جنة من النار والصدقة تذهب بالخطيئة و قيام الرجل فى جوف الليل بذكر الله ثم قرا تتجافى جنوبهم عن المضاجع.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں بتاؤں، کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیا ہے میں نے دل میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتلایئے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے۔ اس کی شاخ زکوٰۃ ہے۔ اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں۔ میں نے کہا ہاں فرمایا روزہ سپر ہے۔ دوزخ کی۔ صدقہ گناہوں کو دور کرتا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کا رات کو عبادت کرنا یہ آیت پڑھی۔ دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

باب ۱۴

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جاتا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

۱۔ قال سمعت اباعبدالله يقول الاسلام يحقن به الدم و تؤدى به الامانة و تستحل به الفروج والثواب على الايمان.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے۔ لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

۲۔ قال الايمان اقرار و عمل والاسلام اقرار بلا عمل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے۔ اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

۳۔ قال سألت اباعبدالله عن قول الله عز وجل قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان فى قلوبكم فقال لى الا ترى ان الايمان غير الاسلام

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوؤں نے کہا ہم ایمان لے آئے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے۔ اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا۔ کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

۴۔ سأل رجل اباعبدالله عن الاسلام والايمان أما

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام وایمان اور ان

الفرق بينهما فلم يجبه ثم سأله فلم يجبه ثم التقيا في الطريق وقد ازف من الرجل الرحيل فقال له ابو عبد الله كأنه قد ازف منك رحيل فقال نعم فقال القني في البيت فلقيه فسأله عن الاسلام والايمان ما الفرق بينهما فقال الاسلام هو الظاهر الذي عليه الناس شهادة ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان فهذا الاسلام وقال الايمان معرفة هذا الامر مع هذا فان اقر بها ولم يعرف هذا الامر كان مسلماً وكان ضالاً

۵۔ عن ابی جعفر يقول قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا فمن زعم انهم آمنوا فقد كذب ومن زعم انهم لم يسلموا فقد كذب

۶۔ سمعت ابا عبد الله يقول الاسلام يحقن به الدم وتؤدى به الامانة وتستحل به الفروج والثواب على الايمان۔

کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سرراہ ہوئی۔ جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا تم میرے گھر آ کر ملو۔ وہ ملا۔ اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں یعنی گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں۔ اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ ماہ رمضان میں روزہ رکھنا یہ تو ہے اسلام رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر ولایت و امامت کی معرفت ہے۔ جس نے اسے نہ پہچانا وہ مسلم گم کردہ راہ ہے۔

آیہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لے آئے۔ تو اس نے جھوٹ بولا۔ اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے۔ وہ بھی جھوٹا ہے۔

فرمایا صادق آل محمدؐ نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے۔ فروج حلال ہو جاتی ہیں۔ لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

باب ۱۵

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

۱۔ عن سماعة قلت لابي عبد الله اخبرني عن الاسلام والايمان اهما مختلفان فقال ان الايمان يشارك الاسلام والاسلام لا يشارك الايمان فقلت فصفهما لي فقال الاسلام شهادة ان لا اله الا الله والتصديق برسول الله به حقنت الدماء وعليه جرت المناكح والمواريث وعلى ظاهره جماعة الناس والايمان الهدى وما يثبت في القلوب من صفة الاسلام وما ظهر من

سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا ایمان میں اسلام شریک ہے۔ اور اسلام میں ایمان نہیں میں نے کہا دونوں کا وصف بیان کیجیے۔ فرمایا۔ اسلام نام ہے گواہی دینا۔ توحید کی اور رسولؐ کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے۔ مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے۔ اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے۔ اور ایمان ہدایت ہے۔ اور وہ قائم ہوتا ہے۔ لوگوں کے۔ ۔ ۔ ۔

العمل والایمان ارفع من الاسلام بدرجة ان الایمان یشارک الاسلام فی الظاهر والاسلام لا یشارک الایمان فی الباطن وان اجتمعا فی القول والصفة

میں اسلام کہے۔ (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے۔ ایمان میں اسلام شریک ہے۔ بظاہر اور باطناً اسلام شریک ایمان نہیں ہے۔ اگرچہ قول وصفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پہ اعتقاد)

۲۔ **عن** ابی عبد الله قال الایمان یشارک الاسلام والاسلام لا یشارک الایمان

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں۔ یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

۳۔ **عن** فضیل بن یسار قال سمعت اباعبد الله یقول ان الایمان یشارک الاسلام ولا یشارکه الاسلام ان الایمان ما وقر فی القلوب والاسلام ما علیه المناکح والمواریث وحقن الدماء والایمان یشرک الاسلام والاسلام لا یشرک الایمان۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں۔ ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو۔ اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے۔ ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

۴۔ **عن** ابی الصباح الکنانی قال قلت لابی عبد الله ایهما افضل الایمان او الاسلام فان من قبلنا یقولون ان الاسلام افضل من الایمان فقال الایمان ارفع من الاسلام قلت فاوجدنی فی ذلک قال ما تقول فیمن احدث فی المسجد الحرام متعمداً قال قلت یضرب ضرباً شدیداً قال اصبت قال فما تقول فیمن احدث فی الکعبة متعمداً قلت یقتل قال اصبت الا تری ان الکعبة افضل من المسجد وان الکعبة تشرک المسجد والمسجد لا یشرک الکعبة وکذلک الایمان یشرک الاسلام والاسلام لا یشرک الایمان۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ ایسے لوگ رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے۔ فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے۔ میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجئے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ جو مسجد الحرام میں قصداً پیشاب یا پاخانہ کر دے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پیٹنا چاہیئے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے۔ جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصداً کرے۔ میں نے کہا اسے قتل کر دینا چاہیئے۔ فرمایا ٹھیک ہے اچھا تم جانتے ہو۔ کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے۔ اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنے جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵۔ **عن** ابی جعفر سمعته یقول الایمان ما استقر فی القلب وافضی به الی الله عزوجل وصدقه العمل بالطاعة لله والتسلیم لامره والاسلام ما ظهر من قول او فعل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ پکڑ جائے۔ اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو۔ اور اس کا عمل اس امر کی تصدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔

وهو الذی علیه جماعة الناس من الفرق کلها وبه
حقنت الدماء وعلیه جرت المواریث وجاز النکاح
واجتمعوا علی الصلوة والزکاة والصوم والحج
فخرجوا بذلك من الکفر واضیفوا الی الایمان
والاسلام لا یشرك الایمان والایمان یشرك الاسلام
وهما فی القول والفعل یجتمعان کما صارت
الکعبة فی المسجد والمسجد لیس فی الکعبة و
کذلك الایمان یشرك الاسلام والاسلام لا
یشرك الایمان وقد قال الله عز وجل قالت الاعراب
امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم فقول الله عز وجل اصدق
القول قلت فهل للمومن فضل علی المسلم فی
شیء من الفضائل والاحکام والحدود وغیر ذلك فقال
لا هما یجریان فی ذلك مجری واحد ولکن للمومن
فضل علی المسلم فی اعمالهما وما یتقربان به الی
الله عز وجل قلت الیس الله عز وجل یقول من جاء
بالحسنة فله عشر امثالها وزعمت انهم مجتمعون
علی الصلوة والزکوة والصوم والحج مع المومن
قال الیس قد قال الله عز وجل یضاعفه له اضعافا
کثیرة فالمومنون هم الذین یضاعف الله عز وجل
لهم حسناتهم لکل حسنة سبعون ضعفا
فهذا فضل المومن ویزیده الله فی حسناته
علی قدر صحة ایمانه اضعافا کثیرة ویفعل الله
بالمومنین ما یشاء من الخیر قلت ارایت من دخل فی
الاسلام الیس هو داخلا فی الایمان فقال لا ولکنه
اضیف الی الایمان وخرج من الکفر وساضرب
لك مثلا تعقل به فضل الایمان علی الاسلام
ارایت لو ابصرت رجلا فی المسجد کنت تشهد

اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و
فعل کا نام ہے۔ اور اسلامی جماعت میں شامل ہو جانے کا کسی ایک
فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں ماری جاتی اور میراث
کے احکام جاری ہو جاتے ہیں۔ نکاح جائز ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں
نے اجماع کیا ہے۔ اس پر کہ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ اور حج بجالانے کا
نام ایمان ہے۔ لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آ جاتے ہیں
اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں۔ ورنہ اسلام میں ایمان شریک
نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے۔ خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے
ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اے رسول تم کہہ دو۔ کہ تم ایمان نہیں لائے
بلکہ یوں کہو ہم اسلام لے آئے ہیں۔ ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل
ہوا ہی نہیں پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے۔ میں نے کہا کیا
مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود
وغیرہ میں حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے
بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن
مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل کے ہے اور اس
امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا فرماتا
ہے جو ایک نیکی کرے گا۔ اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا۔ اور یہ گمان
ہے۔ کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ
اور حج میں۔ فرمایا۔ کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ
بڑھا دے گا۔ پس یہ مومنوں کے لئے ہے۔ ان کے ہر حسنہ کا ستر
گنا ثواب زیادہ دے گا۔ یہ ہے فضیلت مومن اللہ تعالیٰ اس
کا اجر بڑھا دے سات سو گنا زیادہ تک بقدر صحت ایمان خدا
مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام
میں داخل ہے۔ کیا وہ مومن نہیں فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان
کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے
اس کا اخراج ہوتا ہے۔ میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا۔ تاکہ فرق
سمجھ میں آ جائے۔ اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر
تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو۔ تو کیا اس کی گواہی دو گے۔ کہ میں

انك رأيته فی الكعبة قلت لا يجوز لی ذلك قال فلو ابصرت رجلاً فی الكعبة أكنت شاهداً انه قد دخل المسجد الحرام قلت نعم قال وكيف ذلك قلت انه لا يصل الی دخول الكعبة حتی يدخل المسجد فقال قد اصبت واحسنت ثم قال كذلك الايمان والاسلام.

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو۔ تو اس کی گواہی دو گے۔ کہ میں نے اسے مسجد الحرام میں دیکھا ہے۔ میں نے کہا ضرور کہوں گا۔ فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ کے جا نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان واسلام کی ہے۔

باب ۱۶

اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

۱۔ **عن** عبد الرحيم القصير قال كتبت مع عبد الملك بن اعين الی ابی عبد الله اساله عن الايمان ما هو فكتب الی مع عبد الملك بن اعين سالت رحمك الله عن الايمان والايمان هو الاقرار باللسان وعقد فی القلب وعمل بالاركان والايمان بعضه من بعض وهو دار وكذلك الاسلام دار والكفر دار فقد يكون العبد مسلماً قبل ان يكون مومناً ولا يكون مومناً حتی يكون مسلماً والاسلام قبل الايمان وهو يشارك الايمان فاذا اتی العبد كبيرة من كباير المعاصی او صغيرة من صغار المعاصی التی نهی الله عز وجل عنها كان خارجاً من الايمان ساقطاً عنه اسم الايمان وثابتاً عليه اسم الاسلام فان تاب واستغفر عاد الی دار الايمان ولا يخرجه الی الكفر الا الجحود والاستحلال ان يقول للحلال هذا حرام وللحرام هذا حلال ودان بذلك فعندها يكون خارجاً من الاسلام والايمان داخلاً فی الكفر وكان بمنزلة من دخل الحرم ثم دخل الكعبة واحدث فی الكعبة حدثا

راوی کہتا ہے۔ میں نے اپنا خط عبد الملک بن اعین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ اور یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے حضرت نے عبد الملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو۔ کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضا سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ ایک گھر ہے جیسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے۔ ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبل ایمان ہے۔ اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہ کبیرہ یا وہ گناہ صغیرہ کرتا ہے۔ جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔ تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا۔ لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کرلے تو دار ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار . . . . . . اور حلال کو کہہ دے کہ حرام ہے۔ اور حرام کو کہہ دے۔ کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہوگا۔ جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے۔ اور وہاں ستاب

فأخرج عن الكعبة وعن الحرم فضربت عنقه وصار الى النار

۲ عن سماعة بن مهران قال سألته عن الايمان والاسلام قلت له افرق له بين الايمان والاسلام قال فاضرب لك مثله قال قلت اورد ذلك قال مثل الايمان و الاسلام مثل الكعبة الحرام من الحرم قد يكون في الحرم ولا يكون في الكعبة ولا يكون في الكعبة حتى يكون في الحرام وقد يكون مسلماً ولا يكون مومناً ولا يكون مومناً حتى يكون مسلماً قال قلت فيخرج من الايمان شئ قال نعم قلت فيصيره الى ماذا قال الى الاسلام و الكفر وقال لو ان رجلا دخل الكعبة فافلت منه بوله اخرج من الكعبة ولم يخرج من الحرم فغسل ثوبه وتطهر ثم لم يمنع ان يدخل الكعبة ولو ان رجلا دخل الكعبة فبال فيها معانداً اخرج من الكعبة ومن الحرم وضربت عنقه۔

یا پاخانہ کرے۔ اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لاکر گردن مار دی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا۔ اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے، تو کدھر لے جاتی ہے۔ فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا۔ کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہو اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا۔ حرم سے نہیں۔ وہاں وہ اپنا کپڑا دھو کر پاک کرے گا۔ اور پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہو گا۔ اور اگر کوئی خانہ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کرے گا۔ تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

باب ۱۷

تتمہ ہر دو باب سابق

۱ عن ابي جعفر عليه السلام قال ان اناسا تكلموا في هذا القرآن بغير علم وذلك ان الله تبارك وتعالى يقول هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب وأخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله وما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم فالمنسوخات من المتشابهات والمحكمات من الناسخات ان الله عز وجل

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں۔ اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں آیات محکمات ہیں۔ اور وہی اصل کتاب ہیں۔ اور دوسری متشابہ آیات ہیں پس جن کے دلوں میں کجی ہے ہیں وہ متشابہات سے بحث کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں

بعث نوحاً الی قومه ان اعبدوا الله واتقوه واطیعون ثم دعاهم الی الله وحده وان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئاً ثم بعث الانبیاء علیهم السلام علی ذلک الی ان بلغوا محمداً فدعاهم الی ان یعبدوا الله ولا یشرکوا به شیئاً وقال شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه الله یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب

سے ہیں اور ناسخ محکمات سے ہیں۔ خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انہوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انہوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا، تاکہ وہ اس کی عبادت کریں۔ اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدا نے اور انبیاء کو بھیجا۔ اسی کام کے لئے تا اینکہ حضرت رسول خداؐ تک نوبت پہنچی حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی، کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے خدا نے تم کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوح کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اے رسول تم پر نازل کی۔ اور ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی۔ کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو۔ یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے۔ اس کام کے لئے انتخاب کر لیتا ہے۔ اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت کرتا ہے۔

فبعث الانبیاء الی قومهم بشهادة ان لا اله الا الله والاقرار بما جاء به من عند الله فمن آمن مخلصاً ومات علی ذلک ادخله الله الجنة بذلک وذلک ان الله لیس بظلام للعبید۔

خدا نے انبیاء کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، کہ وہ لوگوں سے گواہی دلوائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے۔ وہ حق ہے۔ پس جو خلوص سے ایمان لایا، اور اس کی موت اسی عقیدہ پر واقع ہوئی ہے، تو خدا اسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

وذلک ان الله لم یکن یعذب عبداً حتی یغلظ علیه فی القتل والمعاصی التی اوجب الله بها النار لمن عمل بها فلما استجاب لکل نبی من استجاب له من قومه من المؤمنین جعل لکل نبی منهم شرعة ومنهاجاً والمنهاج سبیل وسنة۔

اور خدا اپنے بندوں کو اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بجا نہ لائے۔ جن کے ارتکاب پر خدا نے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا۔ اور اس پر ایمان لے آئے تو خدا نے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ سابق نبی کے راستہ سے جدا بنا دیا۔

وقال الله لمحمد انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعده وامر کل نبی بالاخذ بالسبیل والسنة وکان من السنة والسبیل التی امر الله بها عزّ وجل موسیٰ ان جعل الله علیهم السبت وکان من اعظم السبت ولم یستحل ان یفعل ذلک من خشیة الله ادخله الله الجنة ومن استخف بحقه استحل ما حرم الله علیه من عمل الذی نهاه الله عنه فیه ادخله الله

اور اللہ نے حضرت رسول خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد والے نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا۔ کہ وہ سبیل وسنت پر قائم رہے۔ اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدا نے موسیٰ کو دیا تھا۔ اور وہ یوم سبت کے متعلق تھا۔ جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا تھا۔ تو خدا اسے داخل جنت کرتا تھا۔ اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا، اور

عزوجل النار وذلک حیث استحلوا الحیتان واحتبسوها واکلوها یوم السبت غضب الله علیهم من غیر ان یکونوا اشرکوا بالرحمن ولا شکوا فی شیء مما جاء به موسیٰ قال الله عزوجل ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لهم کونوا قردة خاسئین ثم بعث الله عیسیٰ بشهادة ان لا اله الا الله والاقرار بما جاء به من عند الله وجعل لهم شرعة ومنهاجاً فهدمت السبت الذی امروا به ان یعظموه قبل ذلک وعامة ما کانوا علیه من السبیل والسنة التی جاء بها موسیٰ فمن لم یتبع سبیل عیسیٰ ادخله الله النار وان کان الذی جاء به النبیون جمیعاً ان لا یشرکوا بالله شیئاً ثم بعث الله محمداً وهو بمکة عشر سنین فلم یمت بمکة فی تلک العشر سنین احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله الا ادخله الله الجنة باقراره وهو ایمان التصدیق ولم یعذب الله احداً ممن مات وهو متبع لمحمد علی ذلک الا من اشرک بالرحمن وتصدیق ذلک ان الله عزوجل انزل علیه فی سورة بنی اسرائیل بمکه

وقضیٰ ربک ان لا تعبدوا الا ایاه وبالوالدین احساناً الی قوله انه کان خبیراً بصیراً ادب وعظة وتعلیم ونهی خفیف ولم یعد علیه ولم یتواعد علی اجتراح شیء مما نهی عنه وانزل نهیا عن اشیاء حذر علیها ولم یغلظ فیها ولم یتواعد علیها وقال لا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم ان قتلهم کان خطاءً کبیراً ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشة وساء سبیلا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق

حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا۔ تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا۔ اس کی صورت یہ تھی۔ کہ جن لوگوں نے روز سبت مچھلیوں کو گڑھوں میں روکا۔ اور یوم سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا حالانکہ نہ تو انہوں نے شرک باللہ کیا تھا۔ اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنہوں نے اے یہود یوم تم میں سے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بندر ہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں حضرت عیسیٰ کو بھیجا۔ اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے۔ اور ان قوانین کو ایک جداگانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے قابل احترام تھے۔ وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ جو سنت عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا۔ اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔ اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا۔ کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہ دیں۔ اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ مکہ میں دس سال اس طرح رہے۔ کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے۔ اور خدا نے کسی ایسے مرنے والے پر عذاب نازل نہیں کیا۔ جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شرک باللہ کیا۔ اور اس کی تصدیق سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسول تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یہ ادب نصیحت تعلیم اور نہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے۔ نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امر ممنوع کے بجا لانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے۔ نہ ترجیح اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے۔ ان سے بچانا چاہا ہے۔ مگر نہی کو زیادہ روز کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا۔ اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو

ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطاناً فلا یسرف فی القتل انہ کان منصوراً

مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے۔ اور بہت برا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا پورا غلبہ دے دیں گے۔ اس کو چاہیئے قتل میں حد سے نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہو گا۔

ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا واوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذلک خیر واحسن تاویلا ولا تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا۔ ولا تمش فی الارض مرحاً انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئۃ عند ربک مکروھا ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمۃ ولا تجعل مع اللہ الھاً اٰخر فتلقی فی جھنم ملوماً مدحوراً وانزل فی واللیل اذا یغشی۔ فانذرتکم ناراً تلظی لا یصلٰھا الا الاشقی الذی کذب وتولی فھذا مشرک۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے قریب نہ جاؤ۔ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سن بلوغ کو پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے۔ اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ اور پورا پورا تولو ڈنڈی نہ مارو۔ یہی تمہارے بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس چیز کا تم کو علم نہیں اس پر اڑو مت اور زمین پر اترا کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے۔ کہ زمین کو شگافتہ کردو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بری باتیں ہیں۔ اور از روئے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے۔ خدا کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ سورہ واللیل اذا یغشیٰ میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں۔ تم کو آتش جہنم سے جس میں وہ شقی ڈالا جائے گا۔ جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی یہ مشرک ہے

وانزل فی اذا السماء انشقت واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعو ثبوراً ویصلی سعیراً انہ کان فی اھلہ مسروراً انہ ظن ان لن یحور بلٰی فھذا مشرک وانزل فی سورۃ تبارک کلما القی فیھا فوج سالھم خزنتھا الم یاتکم نذیر قالوا بلٰی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا مانزل اللہ من شیئ فھولاء مشرکون وانزل فی الواقعۃ واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم فھولاء مشرکون وانزل فی الحاقۃ واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ ولم ادر ما حسابیہ یالیتھا کانت القاضیۃ ما اغنی

اور سورہ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے۔ اور جس کی کتاب اس کی پشت پر ہوگی۔ اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا۔ وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا۔ اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا۔ یہ مشرک ہوگا۔ اور سورہ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے۔ بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے۔ اور سورہ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامہ اعمال بائیں طرف ہوگا وہ کہے گا کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی۔ اور میں نہ جانتا میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا

عنی مالیہ الی قولہ انہ کان لایومن باللہ العظیم یعنی
نہذا مشرک وانزل فی طسم وبرزت الجحیم للغاوین
وقیل لہم اینما کنتم تعبدون من دون اللہ ھل
ینصرونکم او ینتصرون فکبکبوا فیہا ھم والغاوون
وجنود ابلیس اجمعون جنود ابلیس ذریتہ من الشیاطین

(ہمیشہ کے لئے) کام تمام کردیا ہوتا۔ میرے مال نے تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ الی قولہ "وہ ہے جو صاحب عظمت اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے۔" یہ مشرک ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور گمراہوں پر جہنم کو پیش کرکے کہا جائے گا۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اب وہ کہاں ہیں۔ کیا وہ تمہاری مدد کریں گے۔ یا وہ خود اپنی مدد کرسکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے گمراہوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

وقولہ وما اضلنا الا المجرمون یعنی المشرکون
الذین اقتدوا بہم ھولاء فاتبعوھم علی شرکہم وھم
قوم محمد لیس فیہم من الیہود والنصاری احد و
تصدیق ذلک قول اللہ عز وجل کذبت قبلہم قوم
نوح کذب اصحاب الایکۃ کذبت قوم لوط لیس فیہم
الیہود الذین قالوا عزیر ابن اللہ والنصاری الذین قالوا
المسیح ابن اللہ سیدخل اللہ الیہود والنصاری النار
ویدخل کل قوم باعمالہم وقولہم ما اضلنا الا

اور خدا فرماتا ہے۔ (دوزخی کہیں گے) نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے گمراہوں کی پیروی ان کے شرک میں کی۔ اور وہ قوم محمدؐ ہے (قریش) جن میں یہود و نصاری میں کوئی نہیں اور اس کی (قوم) سابقہ سے جیسا خدا فرماتا ہے۔ جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اصحاب ایکہ (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں عزیر ابن اللہ ہیں۔ اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں۔ اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

المجرمون اذ دعونا الی سبیلہم ذلک قول اللہ عز وجل
فیہم حین جمعہم الی النار قالت اولہم لاخرہم ربنا
ھولاء اضلونا فاتہم عذابا ضعفا من النار وقولہ کلما
دخلت امۃ لعنت اختہا حتی اذا اداركوا فیہا جمیعا
یبرء بعضہم من بعض ولعن بعضہم بعضا یرید
بعضہم ان یحج بعضا رجاء الفلج فیفلتوا من عظیم
ما نزل بہم ولیس باوان بلوی ولا باختبار ولا قبول
معذرۃ ولاحین نجاۃ۔ والایات واشباھھن مما
نزل بہ بمکۃ ولا یدخل اللہ النار الا مشرکا۔

اور نہیں بہکایا ہم کو مگر مشرکوں نے انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا۔ اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے۔ تو اگلی صف والے پچھلی صف والوں سے کہیں گے۔ اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کردے۔ اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا۔ تو وہ اپنے سابقی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ جب سب داخل جہنم ہو جائیں گے۔ تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا۔ اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا۔ اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی۔ وہ گلو خلاصی چاہیں گے۔ لیکن اب امتحان و انتخاب کا وقت گذر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی۔ اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو کہ مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں۔ ان سے معلوم ہوتا

ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔

فلما اذن الله لمحمد فی الخروج من مکة الی المدینه
بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان
محمداً عبده ورسوله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة
وحج البیت وصیام شهر رمضان وانزل علیه الحدود
وقسمة الفرائض واخبره بالمعاصی التی اوجب الله علیها
وبها النار لمن عمل بها وانزل فی بیان القاتل ومن
یقتل مؤمنا متعمداً فجزاؤه جهنم خالداً فیها و
غضب الله علیه ولعنه واعدّ له عذاباً عظیما

جب اللہ نے حضرت رسولِ خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی
اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گواہی دینا اس
کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول
ہیں۔ ۲۔ قائم کرنا نماز کا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا ۴۔ حج کرنا اور ماہِ صیام میں
روزے رکھنا اور حضرت پر حدود کو نازل فرمایا۔ اور فرائض کی تقسیم
کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے
اور قاتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عمداً کسی مومن کو قتل کرے گا۔
اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ کا غضب
اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

ولا یلعن الله مؤمنا قال الله عز وجل ان الله لعن
الکافرین واعد لهم سعیراً خالدین فیها ابداً لا یجدون
ولیاً ولا نصیراً۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے
کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے۔ اور وہ اس میں ہمیشہ
رہیں گے۔ نہ وہاں ان کا کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

وکیف یکون فی المشیئة وقد الحق به حین جهنم
الغضب واللعنة وقد بین ذلک من الملعونون فی
کتابه وانزل فی مال الیتیم من اکله ظلما ان الذین
یاکلون اموال الیتامیٰ ظلماً انما یاکلون فی بطونهم
ناراً وسیصلون سعیراً وذلک ان اکل مال الیتیم
یجیٔ یوم القیامة والنار یلتهب فی بطنه حتی یخرج
لهب النار من فیه حتی یعرفه کل اهل الجمع
انه آکل مال الیتیم وانزل فی الکیل ویل للمطففین
ولم یجعل الویل لاحد حتی یسمیه کافرا

اور کیونکر مشیت الٰہی (مغفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو
جہنمی بن کر مورد غضب ولعنت الٰہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون
ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے
مال یتیم کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے
کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب جہنم
میں ڈالے جائیں گے۔ مال یتیم کا کھانے والا روز قیامت اس طرح
آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہوگی۔ اور اس کے منہ سے آگ
کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی۔ یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے۔ کہ
اس نے یتیم کا مال کھایا ہے۔ اور کم تولنے والوں کے لیے ہے ویل
دوزخ کی ایک وادی ہے۔ ان کے ہے جو کم تولنے والے ہیں۔ اور ویل کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

قال الله تعالیٰ فویل للذین کفروا من مشهد یوم عظیم
وانزل فی العهد ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم
ثمناً قلیلا اولئک لا خلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم
الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا روز
قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور
اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں۔ ان کا آخرت
میں کوئی حصہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا۔ اور نہ روزِ قیامت

عذاب الیم والخلاق النصیب فمن لم یکن له نصیب فی الاخرة فبای شیء یدخل الجنة وانزل بالمدینة الزانی لاینکح الا زانیة او مشرکة والزانیة لاینکحها الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین فلم یسم الله الزانی مؤمناً ولا الزانیة مؤمنة وقال رسول الله لیس یمتری فیه اهل العلم انه قال لایزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن فانه اذا فعل ذلک خلع عنه الایمان کخلع القمیص.

ونزل بالمدینة والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابداً واولئک هم الفاسقون الا الذین تابوا من بعد ذلک واصلحوا فان الله غفور رحیم فبرأه الله ماکان مقیماً علی الفریة من ان یسمی بالایمان قال الله عزوجل افمن کان مؤمناً کمن کان فاسقاً لایستوون وجعله الله منافقاً قال الله عزوجل ان المنافقین هم الفاسقون وجعله عزوجل من اولیاء ابلیس قال الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه وجعله ملعوناً فقال ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرة ولهم عذاب عظیم یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون ولیست تشهد الجوارح علی مؤمن انما تشهد علی من حقت علیه کلمة العذاب.

فاما المؤمن فیعطی کتابه بیمینه قال الله عزوجل

ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہوگا۔ اور ان کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں۔ وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ نہیں نکاح کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومنین پر حرام ہے۔ اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے۔ کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے۔ تو مومن نہیں ہوتا۔ اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے۔ زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے۔ جیسے قمیص بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ اور چار گواہ پیش نہیں کرتے۔ تو ان کو اسّی کوڑے مارو۔ اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو۔ یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کرلیں۔ اور اصلاح پر آمادہ ہوں بیشک اللہ غفور و رحیم ہے۔ اور اللہ نے ان لوگوں کو مشرکین جو مکہ میں مقیم ہیں۔ اس سے دور رکھا ہے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے۔ یہ دونوں برابر نہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو اللہ نے اولیائے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ہے ابلیس قوم جن سے تھا۔ پس امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا۔ خدا نے اسے ملعون قرار دیا۔ اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعار مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں۔ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضا مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے۔ وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ خدا فرماتا

فاما من اوتی کتابه بیمینه فاولئك یقرءون کتابهم ولا یظلمون فتیلا وسورة النور انزلت بعد سورة النساء وتصدیق ذلك ان الله عزوجل انزل علیه فی سورة النساء واللاتی یاتین الفاحشة من نسائکم فاستشهدوا علیهن اربعة منکم فان شهدوا فامسکوهن فی البیوت حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا والسبیل الذی قال الله عزوجل سورة انزلناها وفرضناها۔

ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ اسے پڑھیں گے۔ اور ان پہ ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور سورہ نور سورہ نساء کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورہ نساء میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لو۔ اگر وہ تصدیق کر دیں۔ تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (کہیں اور جانے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے۔ یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔

وانزلنا فیها آیات بینات لعلکم تذکرون الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة ولا تاخذکم بهما رافة فی دین الله ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنین

اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا۔ زانیہ اور زانی دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور بہ دینی معاملہ میں کسی مرتکب زنا پر مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کو سزا دیے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیئے۔

۲۔ عن ابی جعفر قال قیل لامیر المؤمنین من شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله کان مؤمناً قال فاین فرائض الله قال وسمعته یقول کان علی یقول لو کان الایمان کلاما لم ینزل فیه صوم ولا صلوٰة ولا حلال ولا حرام قال وقلت لابی جعفر ان عندنا قوماً یقولون اذا شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله فهو مؤمن قال فلم یضربون الحدود ولم تقطع ایدیهم وما خلق الله عزوجل خلقا اکرم علی الله عزوجل من المؤمن لان الملائکة خدام المؤمنین وان جوار الله للمؤمنین وان الجنة للمؤمنین وان الحور العین للمؤمنین ثم قال فما بال من جحد الفرائض کان کافرا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا۔ کہ جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کہاں گئی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پورا پورا ایمان تو وہی ہے۔ کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجا لائے اگر ایمان صرف شہادتین کا اقرار ہی ہوتا تو پھر روزہ نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی۔ تو وہ مومن ہے۔ فرمایا کہ پھر مجرموں کو سزائیں کیوں دی جاتی ہیں۔ لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں۔ خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں۔ اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے۔ پھر فرمایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۳۔ قال سالت اباعبد اللہ عن الایمان فقال الایمان ان یطاع اللہ فلا یعصی۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان یہ ہے۔ کہ خدا کی اطاعت کے بعد اس کی معصیت نہ کی جائے۔

باب ۱۹

اجزائے ایمان تمام اعضائے بدن میں ہوتے ہیں

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ایھا العالم اخبرنی ای الاعمال افضل عند اللہ قال ما لا یقبل اللہ شیئاً الابہ قلت وما ھو قال الایمان باللہ الذی لا الہ الا ھو اعلی الاعمال درجۃ واشرفھا منزلۃ واسناھا حظاً قال قلت الا تخبرنی عن الایمان اقول ھو وعمل ام قول بلا عمل فقال الایمان عمل کلہ والقول بعض ذلک العمل بفرض من اللہ بیین فی کتابہ واضح نورہ ثابتۃ حجتہ یشھد لہ بہ الکتاب ویدعوہ الیہ۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اے عالم مجھے بتائیے کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا اللہ پر ایمان لانا۔ اور کہنا لا الہ الا ھو اعمال میں از روئے درجہ یہ سب سے اعلیٰ ہے۔ اور منزلت میں سب سے اشرف ہے۔ اور نصیبہ میں سب سے بلند ہے میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے۔ اور قول اس عمل کا ایک جزو ہے۔ جو اللہ کی طرف سے فرض ہے۔ اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔ اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت نہیں ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کی طرف جاتی ہے۔

قال قلت صفہ لی جعلت فداک حتی افھمہ قال الایمان حالات ودرجات وطبقات ومنازل فمنہ التام المنتھی تمامہ ومنہ الناقص البین نقصانہ ومنہ الراجح الزائد رجحانہ قلت ان الایمان لیتم وینقص ویزید قال نعم قلت کیف ذلک قال لان اللہ تبارک وتعالی فرض الایمان علی جوارح ابن آدم وقسمہ علیھا وفرقہ فیھا فلیس من جوارحہ الا وقد وکلت من الایمان بغیر ما وکلت بہ اختھا فمنھا قلبہ الذی بہ یعقل ویفقہ ویفھم وھو امیر بدنہ۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمائیے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں۔ ان میں سے بعض تام ہیں۔ اور بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام و ناقص و زاید بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا یہ کیسے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضا پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضا میں کوئی عضو ایسا نہیں۔ مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کی سپردگی گئی ہے جو الگ ہے۔ دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضا میں ایک عضو دل ہے جس سے

الذی لا ترد الجوارح ولا تصدر الا عن رایه وامره ومنها عیناه اللتان یبصر بهما واذناه اللتان یسمع بهما ویداه اللتان یبطش بهما ورجلاه اللتان یمشی بهما وفرجه الذی الباه من قبله ولسانه الذی ینطق به وراسه الذی فیه وجهه فلیس من هذه جارحة الا وقد وکلت من الایمان بغیر ما وکلت به اختها بفرض من الله تبارک وتعالی اسمه ینطق به الکتاب لها ویشهد به علیها ففرض علی القلب غیر ما فرض علی السمع وفرض علی السمع غیر ما فرض علی العینین وفرض علی العینین غیر ما فرض علی اللسان وفرض علی اللسان غیر ما فرض علی الیدین وفرض علی الیدین غیر ما فرض علی الرجلین وفرض علی الرجلین غیر ما فرض علی الفرج وفرض علی الفرج غیر ما فرض علی الوجه واما ما فرض علی القلب من الایمان فالاقرار والمعرفة والعقد والرضا والتسلیم بان لا اله الا الله وحده لا شریک له الهاً واحداً لم یتخذ صاحبة ولا ولداً وان محمداً عبده ورسوله صلوات الله علیه وآله والاقرار بما جاء من عند الله من نبی او کتاب فذلک ما فرض الله علی القلب من الاقرار والمعرفة وهو عمله وهو قول الله عزوجل الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدراً وقال الا بذکر الله تطمئن القلوب

وقال الذین آمنوا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم وقال ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء۔

سمجھتا اور جانتا ہے۔ اور دل بدن انسان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضا اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے۔ اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے۔ انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے چیزوں کو پکڑتا ہے۔ اور دونوں پیروں سے چلتا ہے۔ اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے۔ سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے۔ جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے۔ اور اس کی گواہی دیتی ہے۔ دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے۔ اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جداگانہ ہے۔ اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ۔ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے۔ اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے۔ خدا کی معرفت حاصل کرے۔ اور کہے کہ وہ وحدہ لا شریک لہٗ ہے۔ نہ اس کے جورو ہے نہ بیٹا۔ اور یہ کہ محمد خدا کے عبد اور رسول ہیں۔ اور خدا کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے۔ وہ اقرار و معرفت ہے۔ اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ مگر وہ جو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا۔ آگاہ ہو کہ ذکر خدا سے (بے چین) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے"۔ اور فرمایا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اسے تم ظاہر کر دیا چھپاؤ۔ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس

فذلك ما فرض الله عز وجل على القلب من الاقرار و المعرفة وهو عمله وهو راس الایمان وفرض الله على اللسان القول والتعبير عن القلب بما عقد عليه واقر به قال الله تبارك وتعالى وقولوا للناس حسنا وقال قولوا امنا بالله وما انزل الينا وما انزل اليكم والهنا والهكم واحد ونحن له مسلمون فهذا ما فرض الله على اللسان وهو عمله

وفرض على السمع ان يتنزه عن الاستماع الى ما حرم الله وان يعرض عما لا يحل له مما نهى الله عز وجل عنه والاصغاء الى ما اسخط الله عز وجل فقال في ذلك وقد نزل عليكم في الكتاب ان اذا سمعتم ايات الله يكفر بها ويستهزء بها فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا في حديث غيره ثم استثنى الله عز وجل موضع النسيان فقال واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين فقال فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولئك الذين هديهم الله و اولئك هم اولوا الالباب وقال عز وجل قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون والذين هم عن اللغو معرضون والذين هم للزكوة فاعلون وقال اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه وقالوا لنا اعمالنا ولكم اعمالكم وقال اذا مروا باللغو مروا كراما فهذا ما فرض الله على السمع من الايمان ان لا يصغى الى ما لا يحل له وهو عمله وهو من الايمان ۔

جسے چاہے گا بخش دے گا ۔ اور جسے چاہے گا ۔ عذاب دے گا ۔

پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے ۔ وہ اقرار و معرفت ہے ۔ اور یہی اس کا عمل ہے ۔ اور یہی اصل ایمان ہے ۔ اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے ۔ اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو ۔ اور خدا نے فرمایا کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں ۔ اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی ۔ تمہارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ۔ یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فریضہ قرار دیا ہے ۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے ۔ اور جن چیزوں کا سننا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے ۔ اور نہ سنیں ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں ۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں ۔ اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں ۔ اور تم ان کے پاس مت بیٹھو ۔ تاکہ وہ کسی اور امر کے متعلق بات چیت کرنے لگیں ۔ اور استثناء کیا ہے ۔ بھولنے کے موقع کا فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو جب یاد آجائے تو ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے ۔ میرے ان بندوں کو خوشخبری سناؤ جو سنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے ۔ اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے ۔ فلاح پائی ان مومنوں نے جو خضوع و خشوع سے نماز ادا کرتے ہیں ۔ اور بیہودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں ۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ اور جب لغویات سنتے ہیں ۔ تو اس سے روگردانی کرتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گذرتے ہیں ۔ تو بزرگانہ شان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے وہ جو اللہ نے کانوں پر فرض کیا ہے ۔ از روئے ایمان یہ کہ جن باتوں کا سننا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے ۔

وفرض على البصر ان لا ينظر الى ما حرم الله عليه وان يعرض عما نهى الله عنه مما لا يحل له وهو عمله وهو من الايمان فقال تبارك وتعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم فنهاهم ان ينظروا الى عوراتهم وان ينظر المرء الى فرج اخيه ويحفظ فرجه ان ينظر اليه وقال وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن من ان تنظر احداهن الى فرج اختها وتحفظ فرجها من ان ينظر اليها وقال كل شئ في القرآن من حفظ الفرج فهو من الزنا الا هذه الآية فانها من النظر ثم نظم ما فرض على القلب واللسان والسمع والبصر في آية اخرى فقال وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم يعني بالجلود الفروج والافخاذ وقال ولا تقف ما ليس لك به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسؤلا فهذا ما فرض الله على العينين من غض البصر عما حرم الله عزوجل وهو عملهما وهو من الايمان

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا۔ کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھے اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھے۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے۔ اے رسول مومنوں سے کہہ دو۔ کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ خدا نے ان کو منع کیا ہے۔ اس سے کہ وہ ان کی شرمگاہوں پر نظر کریں۔ اور نہ یہ جائز ہے۔ کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے۔ اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظر سے بچائے اور فرمایا ہے۔ اے رسول! اور مومن عورتوں سے کہہ دو۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے۔ اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظر سے بچائے امام نے فرمایا۔ قرآن میں جہاں حفاظت فرج کا ذکر ہے۔ وہ زنا کے سلسلہ میں ہے۔ سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے۔ اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے۔ فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے۔ ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دے گی۔ امام نے فرمایا جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیاس سے کام نہ لو بے شک کان آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں۔ آنکھوں پر غض بصر کرنے سے ان چیزوں سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

وفرض الله على اليدين ان لا يبطش بهما الى ما حرم الله وان يبطش بهما الى ما امر الله عزوجل وفرض عليهما من الصدقة وصلة الرحم والجهاد في سبيل الله والطهور للصلوة

اور اللہ نے فرض کیا ہے۔ ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں۔ ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے۔ کہ وہ صدقہ دیں۔ صلہ رحم کریں راہِ خدا میں جہاد کریں۔ اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاہر کریں۔

فقال يا ايها الذين آمنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم و

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو، تو اپنے منہ دھو لو۔ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا

ارجلكم الى الكعبين وقال فاذا لقيتم الذين كفروا فضرب الرقاب حتى اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتى تضع الحرب اوزارها فهذا ما فرض الله على اليدين لان الضرب من علاجهما.

مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو ٹخنوں تک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں مار دو یہاں تک کہ جب انھیں چور چور کر ڈالو۔ تو ان کی مشکیں باندھ لو۔ پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ دے جان کا مال لے کر رہا کرو۔ تا اینکہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

وفرض على الرجلين ان لا يمشي بهما الى شئ من معاصي الله وفرض عليهما المشي الى ما يرضي الله عز وجل فقال ولا تمش في الارض مرحا انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا وقال واقصد في مشيك واغضض من صوتك ان انكر الاصوات لصوت الحمير وقال وقال فيما شهدت الايدي والارجل على انفسهما وعلى اربابهما من تضييعهما لما امر الله عز وجل به وفرضه عليهما اليوم نختم على افواههم وتكلمنا ايديهم وتشهد ارجلهم بما كانوا يكسبون فهذا ايضا مما فرض الله على اليدين وعلى الرجلين وهو عملهما وهو من الايمان.

اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیت الٰہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے۔ کہ وہ مرضی الٰہی کے مطابق راہ چلیں۔ فرماتا ہے روے زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافتہ کر دے۔ اور نہ تو بلندی میں پہاڑ جیسا ہو سکتا ہے۔ پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما کر سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے۔ اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنھوں نے امر الٰہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے۔ روز قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔ اور جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کر دیں گے۔ پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمے قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روے ایمان۔

وفرض على الوجه السجود له بالليل والنهار في مواقيت الصلوة فقال يا ايها الذين امنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم وافعلوا الخير لعلكم تفلحون فهذه فريضة جامعة على الوجه واليدين والرجلين وقال في موضع اخر وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا.

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقات نماز میں خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو۔ اور سجدہ کرو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرو۔ اور نیکی کرو۔ تاکہ تمہاری بھلائی کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے۔ اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔

وقال فيما فرض على الجوارح من الطهور والصلوة بها وذلك ان الله عز وجل لما صرف نبيه الى الكعبة عن البيت المقدس فانزل الله عز وجل وما كان الله ليضيع

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے طہارت کو فرض قرار دیا۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کا حکم دیا۔ تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے

ایمانکم ان الله بالناس لرؤف رحیم فسمی الصلوٰۃ ایمانا فمن لقی الله عز وجل حافظاً لجوارحه موفیاً کل جارحة من جوارحه ما فرض الله عز وجل علیها لقی الله عز وجل مستکملاً لایمانه وھو من اھل الجنة ومن خان فی شیٔ منھا او تعدی ما امر الله عز وجل فیھا لقی الله عز وجل ناقص الایمان قلت قد فھمت نقصان الایمان وتمامه فمن این جاءت زیادته فقال قول الله عز وجل واذا ما انزلت سورة فمنھم من یقول ایکم زادته ھذہ ایمانا فاما الذین امنوا فزادتھم ایمانا وھم یستبشرون واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجساً الی رجسھم وقال نحن نقص علیك نباھم بالحق انھم فتیة امنوا بربھم وزدناھم ھدیً ولو کان کله واحداً لا زیادة فیه ولا نقصان لم یکن لاحد منھم فضل علی الاخر ولاستوت النعم فیه ولاستوی الناس وبطل التفضیل ولکن بتمام الایمان دخل المؤمنون الجنة وبالزیادة فی الایمان تفاضل المؤمنون بالدرجات عند الله وبالنقصان دخل المفرطون النار۔

ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں۔ بے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ پس نماز کا نام ایمان ہے۔ پس جو خدا سے ملے گا اس حال میں کہ اپنے اعضا کے فرائض کی حفاظت کرنے والا ہوگا پوری پوری طرح ہر فرض کو انجام دینے والا ہوگا۔ تو وہ کامل الایمان ہوگا۔ اہل جنت سے ہوگا۔ اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوتاہی کرے گا یا امر خدا سے تجاوز کرے گا۔ تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا۔ ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو۔ لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی۔ فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی صورت نازل ہوا۔ تو ان میں سے منافق کہتے ہیں۔ اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی۔ لیکن جو ایمان والے ہیں۔ تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ ہاں جن لوگوں کے دل میں بیماری ہے۔ تو ان کے دلوں میں نجاست اور بڑھ جاتی ہے۔ اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی (اصحاب کہف) سچی خبر بیان کرتے ہیں۔ وہ چند جوان ہیں۔ جو اپنے رب پر ایمان لائے۔ اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی۔ نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی۔ اور انعام الٰہی کی سب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے۔ فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیل ایمان کی صورت میں بارگاہ الٰہی میں درجات عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

۲۔ عن الحسن بن ھارون قال قال لی ابو عبد الله علیه السلام ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك کان عنه مسئولا قال یسئل السمع عما سمع والبصر عما نظر الیه والفؤاد عما عقد علیه

راوی کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی۔ فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو متقضا ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے۔ اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد الله ؑ قال سالته عن الایمان فقال شھادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

والاقرار بما جاء من عند الله وما استقر فی القلوب من التصدیق بذلک قال قلت الشهادة لیست بعمل قال بلی قلت العمل من الایمان لا یکون الا بعمل و العمل منه ولا یثبت الایمان الا بعمل

اور اقرار ان سب باتوں کا جن کو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کیا گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا۔ ہاں میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے۔ فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا۔

۴۔ عن بعض اصحابه عن ابی عبد الله قال قلت له ما الاسلام فقال دین الله اسمه الاسلام وهو دین الله قبل ان تکونوا حیث کنتم و بعد ان تکونوا فمن اقر بدین الله فهو مسلم ومن عمل بما امر الله عز وجل فهو مومن

بعض اصحاب نے صادق آل محمد سے روایت کی ہے۔ میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا۔ اللہ کے دین کا نام اسلام ہے۔ اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا۔ اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہونے کا اقرار کیا، وہ مسلمان ہے۔ اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

۵۔ عن ابی بصیر قال کنت عند ابی جعفر علیه السلام فقال له سلام ان خیثمه بن ابی خیثمه یحدثنا عنک انه سألک عن الاسلام فقلت له ان الاسلام من استقبل قبلتنا وشهد شهادتنا ونسک نسکنا ووالی ولینا وعادی عدونا فهو مسلم فقال صدق خیثمه قلت وسألک عن الایمان فقلت الایمان بالله والتصدیق بکتاب الله وان لا یعصی الله فقال صدق خیثمه

ابو بصیر نے بیان کیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا، کہ سلام نے کہا، کہ خیثمہ ابن خیثمہ نے آپ سے حدیث بیان کی کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا آپ نے اس سے کہا اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے۔ اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے۔ اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خیثمہ نے سچ کہا۔ میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا یہ ایمان ہے۔ فرمایا خیثمہ نے سچ کہا۔

عن جمیل بن دراج قال سألت ابا عبد الله عن الایمان فقال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله قال قلت الیس هذا عمل قال بلی قلت فالعمل من الایمان قال لا یثبت له الایمان الا بالعمل والعمل منه.

راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عمل صورت نہیں فرمایا ہاں ہے۔ میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جزو ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزو ہے۔

عن حماد بن عمرو النصیبی قال سئل رجل العالم علیه السلام فقال ایها العالم اخبرنی ای الاعمال

راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا اے عالم مجھے بتائیے کہ کون سا عمل

افضل عند الله قال ما لا یقبل عمل الا به فقال وما
ذلک قال الایمان بالله الذی هو اعلی الاعمال درجة
واسناها حظا واشرفها منزلة قلت اخبرنی عن الایمان
اقول وعمل ام قول بلا عمل قال الایمان عمل کله
والقول بعض ذلک العمل بفرض من الله بینه فی
کتابه واضح نوره ثابتة حجته یشهد به الکتاب
ویدعوا الیه قلت صف لی ذلک حتی افهمه فقال
ان الایمان حالات ودرجات وطبقات ومنازل فمنه
التام المنتهی تمامه ومنه الناقص المنتهی نقصانه
ومنه الزاید الراجح زیادته قلت وان الایمان لیتم
ویزید وینقص قال نعم قلت وکیف ذلک
قال ان الله تبارک وتعالی فرض الایمان علی جوارح
بنی آدم وقسمه علیها وفرقه علیها فلیس من
جوارحهم جارحة الا وهی موکلة من الایمان بغیر
ما وکلت به اختها.

عند اللہ افضل ہے۔ فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں
اس نے کہا۔ وہ کیا ہے۔ فرمایا اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ
درجہ کا ہے اور از روے حظ زیادہ روشن ہے اور از روے منزلت
زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتایئے۔ کہ ایمان قول و عمل دونوں
کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام فرمایا ایمان پورا پورا عمل ہے۔ اور
بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی
کتاب میں بیان کر دیا ہے۔ اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ
واضح ہے اور اس کی حجت ثابت ہے۔ کتاب خدا اس کی گواہی
دیتی ہے۔ اور اس کی طرف بلاتی ہے۔ میں نے کہا ذرا توضیح
کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں فرمایا ایمان کے حالات و درجات و
طبقات و منازل ہیں۔ جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض
زائد ہیں۔ اور ان کی زیادتی زیادہ راجح ہے میں نے کہا۔ کیا ایمان
تمام بھی ہوتا ہے۔ اور ناقص بھی۔ فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے۔ بنی آدم کے اعضا پر اور ان
کو تقسیم کیا ہے۔ اور فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضا میں کوئی عضو
ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے۔ جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔

فمنها قلبه الذی به یعقل ویفقه ویفهم وهو
امیر بدنه الذی لا ترد الجوارح ولا تصدر الا عن
رایه وامره ومنها یداه اللتان یبطش بهما ورجلاه
اللتان یمشی بهما وفرجه الذی الباه من قبله ولسانه
الذی ینطق به الکتاب ویشهد به علیها وعیناه
اللتان یبصر بهما واذناه اللتان یسمع بهما وفرض
علی القلب غیر ما فرض علی اللسان وفرض علی
اللسان غیر ما فرض علی العینین وفرض علی العینین
غیر ما فرض علی السمع غیر ما فرض علی الیدین وفرض
علی الیدین غیر ما فرض علی الرجلین وفرض علی الرجلین
غیر ما فرض علی الفرج وفرض علی الفرج غیر ما فرض

ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل
تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضا بغیر اس کی رائے اور حکم کے کوئی کام نہیں
کرتے۔ اور اعضا میں دونو ہاتھ ہیں۔ جن سے آدمی پکڑتا ہے۔ اور
دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے۔ اور شرمگاہ ہے جو شہوت والی
ہے۔ اور زبان ہے جس کے لئے کتاب خدا ناطق ہے۔ اور وہ
اس کی گواہی دیتی ہے۔ اور دو آنکھیں ہیں۔ جن سے دیکھتا
ہے۔ اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان
کے فرض سے الگ ہے۔ اور زبان کا فرض آنکھوں کے
فرض سے الگ۔ اور آنکھوں کا کان کے فرض سے الگ۔
اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ۔ اور ہاتھوں کا پیروں
سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ۔ اور فرج کا فرض

على الوجه فاما ما فرض على القلب من الايمان فالاقرار والمعرفة والتصديق والتسليم والعقد والرضا بان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا احدا صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله

۸۔ عن محمد بن حفص بن خارجة قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول وسأله رجل عن قول المرجئة في الكفر والايمان وقال انهم يحتجون علينا ويقولون كما ان الكافر عندنا هو الكافر عند الله فكذلك نجد المومن اذا اقر بايمانه انه عند الله مومن فقال سبحان الله وكيف يستوي هذان والكفر اقرار من العبد فلا يكلف بعد اقراره ببينة والايمان دعوى لا يجوز الا ببينة وبينته عمله و نيته فاذا اتفقا فالعبد عند الله مومن والكفر موجود بكل جهة من هذه الجهات الثلاث من نية او قول او عمل والاحكام تجري على القول والعمل فما اكثر من يشهد له المومنون بالايمان ويجري عليه احكام المومنين وهو عند الله كافر وقد اصاب من اجرى عليه احكام المومنين بظاهر قوله وعمله

چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے۔ اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ وہ یکتا ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ اس کے جورو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرقہ مرجیہ کے قول کو ایمان وکفر کے متعلق بیان کرکے کہا وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے۔ اسی طرح مومن جب اقرار کرے اپنے ایمان کا۔ تو خدا کے نزدیک مومن ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ دونو برابر کیسے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقر بدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعوےٰ ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری ہے اور یہ گواہی ہے۔ اس کے عمل اور نیت کی جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ اسکی قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے۔ کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں۔ تو وہ عنداللہ کافر نہ ہوگا۔ اس کے ظاہر قول و عمل پر حکم مومنین جاری ہوگا۔ کیونکہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

باب ۱۹

سبقت الی الایمان

۱۔ عن ابو عمرو الزبيري عن ابي عبد الله قال قلت له ان الايمان درجات ومنازل يتفاضل المومنون

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں بیش خدا جن کی وجہ سے مومنین سے ایک کو دوسرے

فیھا عند اللہ قال نعم قلت صفہ لی رحمک اللہ حتی افھمہ قال ان اللہ سبق بین المومنین کما یسبق بین الخیل یوم الرھان ثم فضلھم علی درجاتھم فی السبق الیہ۔

فجعل کل امرء منھم علی درجۃ سبقہ لاینقصہ فیھا من حقہ ولا یتقدم مسبوق سابقا ولا مفضول فاضلا تفاضل بذلک اوائل ھذہ الامۃ واواخرھا ولو لم یکن للسابق الی الایمان فضل علی المسبوق اذن للحق آخر ھذہ الامۃ اولھا نعم ولتقدموھم اذا لم یکن لمن سبق الی الایمان الفضل علی من ابطاء عنہ ولکن بدرجات الایمان قدم اللہ السابقین وبالابطاء علی الایمان اخر اللہ المقصرین لانا نجد من المومنین من الآخرین من ھو اکثر عملا من الاولین واکثرھم صلاۃ وصوما وحجا وزکاۃ وجھادا وانفاقا ولو لم یکن سوابق یفضل بھا المومنون بعضھم بعضا عند اللہ لکان الآخرون بکثرۃ العمل مقدمین علی الاولین لکن ابی اللہ عزوجل ان یدرک آخر درجات الایمان اولھا ویقدم فیھا من اخر اللہ ویوخر فیھا من قدم اللہ قلت اخبرنی عما ندب اللہ عزوجل المومنین الیہ من الاستباق الی الایمان فقال قول اللہ عزوجل سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا کعرض السماء والارض اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ وقال السابقون السابقون اولئک المقربون وقال والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ذرا توضیح کیجیے۔ تاکہ میں سمجھوں۔ فرمایا مومنین کے لیے بھی اسی طرح سبقت ہے۔ جیسے گھوڑدوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت کی فضیلت پائی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہے۔ جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی نہیں کی۔ اور مسبوق کو سابق پر اور مفضول کو فاضل پر مقدم نہیں کیا۔ اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں کو پیچھے رہنے والوں پر۔ اگر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو مسبوق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اول والوں سے مل جاتے۔ ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو۔ پیچھے نہ جانے والوں پر لیکن درجات ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے۔ اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے پیچھے رہنے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اولین سے زیادہ بہتر ہوں۔ اور نماز روزہ و حج و جہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اولین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اولین کے مدارج آخرین کو مل جائیں اور جنکو خدا نے موخر کیا ہے۔ وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے۔ جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے۔ فرمایا خدا فرماتا ہے۔ سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے۔ اور جو ان لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ اور فرمایا ہے۔ سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں۔ اور وہی مقربین ایزدی ہیں۔ اور فرمایا ہے۔ اور سب سے پہلے سبقت کرنے والے مہاجرین و انصار ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے

بدأ بالمهاجرين الاولين على درجة سبقهم ثم ثنى بالانصار ثم ثلث بالتابعين لهم باحسان

فوضع كل قوم على قدر درجاتهم ومنازلهم عنده ثم ذكر ما فضل الله عز وجل به اولياءه بعضهم على بعض فقال عز وجل: تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم فوق بعض درجات الى آخر الآية وقال ولقد فضلنا بعض النبيين على بعض وقال انظر كيف فضلنا بعضهم على بعض وللآخرة اكبر درجات واكبر تفضيلا وقال هم درجات عند الله وقال ويؤت كل ذي فضل فضله وقال الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة عند الله وقال فضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً ودرجات منه ومغفرة ورحمة وقال لايستوي منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وقال يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات وقال ذلك بانهم لايصيبهم ظمأ ولا نصب ولا مخمصة في سبيل ولا يطؤن موطئاً يغيظ الكفار ولا ينالون من عدو نيلاً الا كتب به عمل صالح وقال وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله وقال فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره ومن يعمل مثقال ذرة شراً يره فهذا ذكر درجات الايمان ومنازله عند الله عز وجل.

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی مہاجرین اولین سے ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے۔ انصار کو تیسرے میں نیکیوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات ومنازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں۔ پھر خدا نے اپنے اولیا کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور باعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا۔ اور فرمایا ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی۔ اور فرمایا دیکھو کیوں کر ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے۔ اور فرمایا عند اللہ ان کے درجات ہیں۔ اور فرمایا ہر صاحب فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیش خدا ان کے درجات ہیں۔ اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر۔ اور ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے۔ اور فرمایا تم میں وہ فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں اپنا مال صرف کیا۔ اور قتال کی۔ اس کا بڑا مرتبہ ہے۔ وہ ان لوگوں کے برابر کیسے ہو سکتا ہے جنہوں نے فتح کے بعد خرچ کیا۔ اور قتال کی اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے۔ جن کو علم کے درجات دیے گئے ہیں۔ اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہوا نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انہوں نے کوئی ایسی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی اور نہ انہوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا۔ مگر یہ کہ جو کیا وہ عمل صالح تھا۔ اور فرمایا جو نیکیاں تم نے اپنے لئے کی

ہیں۔ وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا۔ جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے۔ وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجات ایمان کا ذکر۔ اور اس کے منازل کا بیان پیش خدائے عزوجل۔

باب ۲۰

درجات ایمان

۱۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل وضع الایمان علی سبعۃ اسہم علی البر والصدق والیقین والرضا والوفاء والعلم والحلم ثم قسم ذلک بین الناس فمن جعل فیہ ھذہ السبعۃ الاسہم فھو کامل محتمل وقسم لبعض الناس السہم ولبعض السہمین ولبعض الثلاثہ حتی انتھوا الی السبعۃ ثم قال لاتحملوا علی صاحب السہمین ثلاثۃ فتبھضوھم ثم قال کذلک حتی ینتھی الی السبعہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے بر۔ صدق یقین۔ رضا۔ وفا۔ علم حلم۔ پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا۔ جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں۔ وہ کامل ہے۔ اور بار شریعت اٹھانے والا ہے۔ پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا۔ کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو۔ اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

۲۔عن رجل من اصحابنا سراج وکان خادماً لابی عبد اللہ علیہ السلام قال بعثنی ابو عبد اللہ علیہ السلام فی حاجۃ وھو بالحیرۃ وانا وجماعۃ من موالیہ قال فانطلقنا فیھا ثم رجعنا مغتمین قال وکان فراشی فی الحیر الذی کنا فیہ نزولاً فجئت وانا بحالی فرمیت بنفسی فبینا انا کذلک اذا انا بابی عبد اللہ قد اقبل قال فقال قد اتیناک او قال جئناک فاستویت جالساً وجلس علی صدر فراشی فسالنی عما بعثنی لہ فاخبرتہ فحمد اللہ ثم جری ذکر قوم فقلت جعلت فداک انا نبرأ منھم انھم لایقولون ما نقول قال فقال یتولونا ولایقولون

امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم نے بیان کیا۔ کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے۔ ایک ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حیرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا میں بستر پر لیٹ گیا۔ حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں۔ میں بستر پر اٹھ بیٹھا۔ حضرت میرے فرش کے سرہانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا۔ اس کے متعلق پوچھنے لگے۔ میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ان سے بری ہیں۔ کیوں کہ وہ (نماز میں) نہیں کہتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ

ماتقولون تبرؤون منهم قال قلت نعم قال فهو ذا عندنا ما ليس عندكم فينبغي لنا ان نبرأ منكم قال قلت لا جعلت فداك قال وهو ذا عند الله ما ليس عندنا افتراه اطرحنا قال قلت لا والله جعلت فداك ما نفعل

وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو میں نے کہا۔ ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بجا لاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں میں نے کہا نہیں میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا بہت سی باتیں خدا کرتا ہے۔ ہم نہیں کرتے اچھے نافرمانوں کو رزق دینا) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر فدا ہوں ہم ایسا نہ کریں گے۔

قال فتولوهم ولا تبرؤا منهم ان من المسلمين من له سهم ومنهم من له سهمان ومنهم من له ثلاثة اسهم ومنهم من له اربعة اسهم ومنهم من له خمسة اسهم ومنهم من له ستة اسهم ومنهم من له سبعة اسهم فليس ينبغي ان يحمل صاحب السهم على ما عليه صاحب السهمين ولا صاحب السهمين على ما عليه صاحب الثلاثة ولا صاحب الثلاثة على ما عليه صاحب الاربعة ولا صاحب الاربعة على ما عليه صاحب الخمسة ولا صاحب الخمسة على ما عليه صاحب الستة ولا صاحب الستة على ما صاحب السبعة وساضرب لك مثلاً ان رجلاً كان له جار وكان نصرانياً فدعاه الى الاسلام وزينه له فاجابه فاتاه سحيراً فقرع عليه الباب فقال له من هذا قال انا فلان قال وما حاجتك فقال توضا والبس ثوبيك ومر بنا الى الصلوٰة قال فتوضاء ولبس ثوبيه وخرج معه قال فصليا ما شاء الله ثم صليا الفجر ثم مكثا حتى اصبحا فقام الذى كان نصرانياً يريد منزله فقال له الرجل اين تذهب النهار قصير والذى بينك وبين الظهر قليل قال فجلس معه الى ان صلى الظهر ثم قال وما بين الظهر والعصر قليل فاحتبسه حتى صلى العصر قال ثم قام واراد ان ينصرف الى منزله فقال له ان هذا آخر النهار واقل من اوله فاحتبسه حتى صلى المغرب ثم اراد ان ينصرف الى منزله فقال له انما بقيت صلوٰة واحدة قال فمكث حتى صلى العشاء

فرمایا ان کو دوست رکھو ان سے بیزار نہ ہو۔ مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو سہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور دو والا تین کا بار۔ اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار نہیں اٹھا سکتا میں اسے ایک مثال کے ذریعہ سے سمجھاتا ہوں۔ ایک ملا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملا نے اُسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے مُلا نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے کہا میں ہوں ملا۔ اس نے کہا کیسے آئے ملا نے کہا۔ وضو کر کے اپنے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو۔ اس نے وضو کیا۔ اور کپڑے پہنے اور ملا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملا نے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو پھر صبح صادق نمودار ہوئی۔ تو دونوں نے نماز صبح ادا کی۔ اس کے بعد جو نصرانی تھا۔ اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا۔ ملا نے کہا اب کہاں جاتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے۔ وہ رک گیا۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملا نے کہا۔ ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے، عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس بیچارے نے گھر جانا چاہا۔ ملا نے کہا۔ اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے۔ جب نماز مغرب پڑھ لی۔ تو ملا نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے۔ اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا۔ عشا کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہو گئے۔ جب دوسری

الاخ ثم تفرقا فلما کان سحیرا غدا علیه فضرب علیه الباب فقال من هذا قال انا فلان قال وما حاجتك قال توضأ والبس ثوبيك واخرج بنا فصل قال اطلب لهذا الدين من هو افرغ مني وانا انسان مسكين وعلي عيال فقال ابو عبد الله ادخله في شئ اخرجه منه او قال ادخله من مثل ذه واخرجه مثل هذا

صبح ہوئی۔ تو اس نے پھر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا کون ہے۔ کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کر کے کپڑے پہنو۔ اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا۔ اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا۔ اس شخص نے ایک شخص میں داخل کیا اور دوسرا اس سے نکال دیا۔

باب ۲۱

تتمہ

۱۔ عن شهاب قال سمعت ابا عبد الله يقول لو علم الناس كيف خلق الله تبارك وتعالى هذا الخلق لم يلم احد احدا فقلت اصلحك الله فكيف ذاك فقال ان الله تبارك وتعالى خلق اجزاء بلغ بها تسعة واربعين جزءا ثم جعل الاجزاء اعشارا فجعل الجزء عشرة اعشار ثم قسمه بين الخلق فجعل في رجل عشر جزء وفي آخر عشري جزء حتى بلغ به جزءا تاما وفي آخر جزءا وعشر جزء وآخر جزءا وعشري جزء وآخر جزءا وثلاثة اعشار جزء حتى بلغ به جزئين تامين ثم بحساب ذلك حتى بلغ بارفعهم تسعة واربعين جزءا فمن لم يجعل فيه الا عشر جزء لم يقدر على ان يكون مثل صاحب العشرين وكذلك صاحب العشرين لا يكون مثل صاحب الثلاثة الاعشار وكذلك من تم له جزء لا يقدر على ان يكون مثل صاحب الجزئين ولو علم الناس ان الله عز وجل خلق هذا الخلق على هذا التقسيم لم يلم احد احدا

اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ ایمان کے سات سہم ہیں۔ اگر ان سات کو سات میں ضرب دیا جائے۔ تو ۴۹ حصے ہوتے ہیں۔ اور اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوے ہوتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے۔ تو ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جزو قرار دیئے ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے۔ ان کو مخلوق پر تقسیم کیا کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دوگنا دیا۔ کسی کو تگنا یہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جزو پورا ہو گیا۔ پھر ایک شخص کو ایک جزو تمام پر دسواں حصہ دوسرے جزو کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جزو اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں۔ یہاں تک کہ ایک شخص میں جا کر دو جزو پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جزو کامل ہو گئے۔ پس جس کو ایک جزو کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے۔ اور دو دہائیوں والا تین دہائیوں والے کی طرح نہیں کر سکتا۔ اور نہ پورے جزو والا دو جزو والے کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر لوگ اس بات کو جان لیتے۔ کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب

کو ایمان کے اجزا برابر نہیں دیئے تو کوتاہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔

۲۔ عن عبد العزیز القراطیسی قال قال لی ابوعبد الله یا عبد العزیز ان الایمان عشر درجات بمنزلة السلم یصعد منه مرقاة بعد مرقاة فلا یقولن صاحب الاثنین لصاحب الواحد لست علی شئ حتی ینتهی الی العاشرة فلا تسقط من هو دونك فیسقطك من هو فوقك واذا رایت من هو اسفل منك بدرجة فارفعه الیك برفق ولا تحملن علیه مالا یطیق فتکسره فان من کسر مومنا فعلیه جبره

راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آل محمد نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیڑھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے ڈنڈے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے یہ نہ کہنا چاہیئے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ۔ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو۔ اور اس پر اتنا بار نہ لادو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا۔ اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا، اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

۳۔ عن سدیر قال قال لی ابوجعفر ان المومنین علی منازل منهم علی واحدة ومنهم علی اثنین ومنهم علی ثلاث ومنهم علی اربع ومنهم علی خمس ومنهم علی ست ومنهم علی سبع فلو ذهبت تحمل علی صاحب الواحدة اثنین لم یقو وعلی صاحب الاثنین ثلاثا لم یقو وعلی صاحب الثلاث اربعا لم یقو وعلی صاحب الاربع خمسا لم یقو وعلی صاحب الخمس ستا لم یقو وعلی صاحب الست سبعا لم یقو وعلی هذه الدرجات

سدیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل و مراتب ہیں۔ کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا۔ اور اگر دو والے پر تین کا بوجھ رکھو گے ۔ اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے۔ تو وہ تلملا جائے گا۔ اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کرو گے۔ تو وہ چیخ اٹھے گا۔ اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا۔ پس درجات ایمان کی یہی صورت ہے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما انتم والبراءة یبرء بعضکم من بعض ان المومنین بعضهم افضل من بعض وبعضهم اکثر صلاة من بعض وبعضهم انفذ بصرا من بعض وهی الدرجات

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے۔ کہ تم ایک دوسرے سے برأت کا اظہار کرتے ہو۔ بے شک مومنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے میں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں یوں ہی درجات ہیں۔

باب ۲۲

نسبت اسلام

قال امیر المومنین علیه السلام لانسبن الاسلام

فرمایا امیرالمومنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح

نسبة لاینسبه احد قبلی ولا ینسبه احدٌ بعدی الا بمثل ذلك ان الاسلام هو التسلیم والتسلیم هو الیقین والیقین هو التصدیق والتصدیق هو الاقرار والاقرار هو العمل والعمل هو الاداء ان المومن لم یاخذ دینه عن رایه

بیان کرتا ہوں۔ کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہل حق جو بیان کریں گے۔ وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا۔ اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگی۔ جب قول رسول کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی۔ جب تک یقین یعنی اطمینان خاطر نہ ہو۔ اور اطمینان خاطر نہ ہوگا۔ جب تک خدا و رسول کو وعدہ کی طرح وعید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ اقرار حاصل نہ ہوگا جب تک اوامر و نواہی پر عمل نہ ہو اور عمل صحیح نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحب شرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن وقیاس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

ولکن اتاه من ربه فاخذه ان المومن یریٰ یقینه فی عمله والکافر یریٰ انکاره فی عمله فوالذی نفسی بیده ما عرفوا امرهم فاعتبروا انکار الکافرین والمنافقین باعمالهم الخبیثه

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذات باری سے انکار ان کے اعمال خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الاسلام عریان فلباسه الحیاء وزینته الوقار ومروته العمل الصالح وعماده الورع ولکل شئ اساس واساس الاسلام حبنا اهل البیت عن ابی عبد الله مثله

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اسلام عریان ہے ان کا لباس حیا ہے۔ ان کی زینت وقار ہے۔ اس کی مروت عمل صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیزگاری ہے۔ اور ہر شے کے لئے ایک بنیاد ہوتی ہے۔ اور اسلام کی بنیاد ہم اہل بیت کی محبت ہے۔ ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق نے بیان کی ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر الثانی عن ابیه عن جده صلوات الله علیهم قال قال امیر المومنین قال رسول الله صلعم ان الله خلق الاسلام فجعل له عرصة وجعل له نوراً وجعل له حصنا وجعل له ناصراً فاما عرصته القرآن واما نوره فالحکمة واما حصنه فالمعروف واما انصاره فانا واهل بیتی وشیعتنا فاحبوا اهل بیتی و شیعتهم وانصارهم فانه لما اسری بی الی السماء الدنیا فنسبنی جبریل لاهل السماء استودع الله حبی وحب اهل بیتی وشیعتهم فی قلوب الملائکة فهو عندهم ودیعة الی یوم القیامه ثم هبط بی الی اهل الارض فنسبنی

حضرت ابوجعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے۔ کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا اس کے لئے وسعت پیدا کی اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا اس کے ناصر بنائے عرصہ (صحن خانہ) اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیکی ہے میں اور میرے اہل بیت اور ہمارے شیعہ اس کے ناصر ہیں پس میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں اور ناصروں کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبرئیل سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا اللہ نے میری اور میرے اہل بیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی۔ پھر جبرئیل نے زمین پر

الی اهل الارض فاستودع الله عزوجل حبی وحب اهل بیتی وشیعتهم فی قلوب مومنی امتی فمؤمنوا امتی یحفظون ودیعتی فی اهل بیتی الی یوم القیامه الا فلوان الرجل من امتی عبد الله عمره ایام الدنیا ثم لقی الله عزوجل مبغضا لاهل بیتی وشیعتی مافرج الله صدره الاعن النفاق

مجھے اتارا تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہل بیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلبیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے۔ آگاہ ہو اگر میری اُمت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے۔ پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہل بیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کشادہ نہ کرے گا۔ مگر نفاق سے۔

باب ۲۳

خصال المومن

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ینبغی للمومن ان یکون فیه ثمانی خصال وقوراً عند الهزاهز صبوراً عند البلاء شکوراً عند الرخاء قانعاً بما رزقه الله لا یظلم الاعداء ولا یتحامل للاصدقاء بدنه منه فی تعب والناس منه فی راحة ان العلم خلیل المومن والحلم وزیره والعقل امیر جنوده والرفق اخوه والبر والده

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ فتنہ وفساد کے وقت صاحب قابو ہو۔ مصیبتوں میں صابر ہو عیش میں شکر گذار ہو۔ جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے۔ اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں۔ علم مومن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے۔ عقل اس کے لشکر کا امیر ہے۔ نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله عن ابیه علیهما السلام قال قال امیر المومنین صلوٰت الله علیه الایمان له ارکان اربعة التوکل علی الله وتفویض الامر الی الله والرضا بقضاء الله والتسلیم لامر الله عزوجل۔

حضرت ابی عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیر المومنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار رکن ہیں۔ خدا پر توکل۔ ہر امر کو خدا کی سپرد کرنا۔ حکم خدا پر راضی ہونا۔ اور امرِ خدا کو تسلیم کرنا۔

۳۔ عن ابی عبد الله قال انکم لا تکونون صالحین حتی تعرفوا ولا تعرفون حتی تصدقوا ولا تصدقون حتی تسلموا ابواباً اربعة لا یصلح اولها الا باخرها

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو۔ اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو چار دروازے ہیں۔ اول بغیر آخر کے ہوگا

فضل اصحاب الثلاثۃ وتاھو تیھاً بعیداً ان اللہ تبارک وتعالٰی یقبل الا العمل الصالح ولا یتقبل الا بالوفاء بالشروط والعھود ومن وفی اللہ بشروطہ واستکمل ماوصف فی عھدہ نال ماعندہ واستکمل وعدہ ان اللہ عزوجل اخبر العباد بطریق الھدیٰ وشرع لھم فیھا المنار واخبرھم کیف یسلکون فقال وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ وقال انما یتقبل اللہ من المتقین ٥ فمن اتقی اللہ عزوجل فیما امرہ لقی اللہ عزوجل مؤمناً بما جاء بہ محمد ھیھات ھیھات فات قوم وماتوا قبل ان یھتدوا وظنوا انھم آمنوا واشرکوا من حیث لایعلمون انہ من اتی البیوت من ابوابھا اھتدیٰ ومن اخذ فی غیرھا سلک طریق الردیٰ وصل اللہ طاعۃ ولی امرہ بطاعۃ رسولہ وطاعۃ رسولہ بطاعتہ فمن ترک طاعۃ ولاۃ الامر لم یطع اللہ ولا رسولہ وھو الاقرار بما نزل من عند اللہ خذوا زینتکم عند کل مسجد والتمسوا البیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ فانہ قد خبرکم انھم رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ عزوجل واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ یخافون یوماً تتقلب فیہ القلوب والابصار ان اللہ قد استخلص الرسل لامرہ ثم استخلصھم مصدقین لذلک فی نذرہ فقال وان من امۃ الا خلا فیھا نذیرہ

تین والے گمراہ ہو گئے اور وہ بہت حیران و سرگردان رہے اللہ تعالیٰ صرف عمل صالح کو قبول کرتا ہے ۔اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا ۔مگر وفا سے جو مشروط و معہود ہو پس جس نے ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا ۔تو اس نے اپنے عمل کو پالیا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا ۔اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے ۔اور راہ دین میں روشنی کے منارے قائم کر دئیے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے ۔کہ وہ کیوں کر راہ پر چلیں اور فرما دیا ہے میں بخشنے والا ہوں ۔اس شخص کو جو توبہ کرے ۔ایمان لائے ۔اور عمل صالح کرے ۔پھر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے پس جو اللہ سے ڈرا ۔اور اس کے حکم کو بجا لایا تو وہ اللہ سے ملے گا ۔ایسی حالت میں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لاتے ہیں ۔اس پر ایمان لانے والا ہو گا ۔افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا ۔کہ وہ ایمان لائے ہیں ۔حالانکہ انہوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا ۔جس شخص نے علم کو اس کے دروازوں سے لیا ۔اس نے ہدایت پائی ۔اور جس نے غلط دروازوں سے لیا ۔اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا ۔خدا نے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے متصل کیا ہے ۔اور اطاعتِ رسول کو اپنی اطاعت سے پس جس نے والیان امر کی اطاعت کو ترک کیا ۔تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی ۔اور نہ رسول کی ۔اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے ۔اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو ۔اور ان گھروں کو تلاش کرو ۔جن کو اللہ نے بلند کیا ہے ۔اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس نے بتایا ۔کہ وہ ایسے لوگ ہیں ۔کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یاد خدا سے غافل نہیں بناتی ۔انھوں نے نماز کو قائم کیا ہے اور زکوٰۃ کو دیا ۔اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں ۔جس میں دل اور آنکھوں کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے ۔اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں ۔اس کی اپنے انداز میں ۔خدا نے فرمایا ہے ۔کوئی اُمت ایسی نہیں ۔کہ اس میں عذاب خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو ۔

تاہ من جھل واھتدیٰ من ابصر وعقل ان اللہ عزوجل

جس نے جہالت سے کام لیا ۔وہ حیران و سرگردان رہا ۔اور جس نے

يقول فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور وكيف يهتدي لم يبصر وكيف يبصر من لم يتذكر اتبعوا رسول الله واقروا بما نزل من عند الله واتبعوا آثار الهدى فانهم علامات الامانة والتقى واعلموا انه لو انكر رجل عيسى بن مريم واقر بمن سواه من الرسل لم يؤمن اقتصوا الطريق بالتماس المنار والتمسوا من وراء الحجب الآثار تستكملوا امر دينكم وتؤمنوا بالله ربكم

عقل سے کام لیا۔ وہ ہدایت یافتہ ہو گیا خدا فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کر عقل سے کام لے گا۔ وہ جو عذاب خدا سے ڈرتا نہیں اللہ کے رسول کا اتباع کرو۔ اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے۔ اس کا اقرار کرو۔ اور جو ہدایت کے آثار ہیں۔ ان کی پیروی کرو۔ کیوں کہ وہ لوگ امانت الٰہیہ کے نشان ہیں اور تقوے کی علامتیں ہیں جان لو جس نے عیسیٰ بن مریم کا انکار کیا۔ اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امر دین کو کامل کرو۔ اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

۴۔ عن ابي الحسن الرضا عن ابيه عليهما السلام قال رفع الى رسول الله قوم في بعض غزواته فقال من القوم فقالوا مومنون يا رسول الله قال وما بلغ من ايمانكم قالوا الصبر عند البلاء والشكر عند الرخاء والرضا بالقضاء فقال رسول الله حلماء علماء كادوا من الفقه ان يكونوا انبياء ان كنتم كما تصفون فلا تبنوا ما لا تسكنون ولا تجمعوا ما لا تاكلون واتقوا الله الذي اليه ترجعون۔

امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انھوں نے کہا اے رسول اللہ ہم مومن ہیں۔ فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انہوں نے کہا ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں۔ اور عیش میں شکر کرتے ہیں۔ اور قضا الٰہی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں۔ قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں۔ اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں۔ اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ۔ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان مہیا نہ کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

باب ۲۴
تتمہ دو باب سابق

۱۔ عن جابر عن ابي جعفر عليه السلام وباسانيد مختلفة عن الاصبغ بن نباتة قال خطبنا امير المومنين في داره او قال في القصر ونحن مجتمعون ثم امر صلوات

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے اپنے گھر میں یا قصر میں جبکہ ہم سب جمع تھے۔ خطبہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کوا سے مروی ہے کہ اس نے امیر

الله عليه فكتب فی كتاب وقرئ على الناس وروى غيره ان ابن الكواء سأل امير المؤمنين عن صفة الاسلام والايمان والكفر والنفاق فقال اما بعد فان الله تبارك وتعالى شرع الاسلام وسهل شرائعه لمن ورده واعز اركانه لمن حاربه وجعله عزا لمن تولاه وسلماً لمن دخله وهدى لمن ائتم به وزينة لمن تجلله وعذراً لمن انتحله وعروة لمن اعتصم به وحبلاً لمن استمسك به وبرهاناً لمن تكلم به ونوراً لمن استضاء به وعوناً لمن استغاث به وشاهداً لمن خاصم وفلجاً لمن حاج به وعلماً لمن وعاه وحديثاً لمن روى وحكماً لمن قضا وحلماً لمن جرب ولباساً لمن تدبر وفهماً لمن تفطن ويقيناً لمن عقل وبصيرة لمن عزم وآية لمن توسم وعبرة لمن اتعظ ونجاة لمن صدق وتودة لمن اصلح وزلفى لمن اقترب وثقة لمن توكل ورخاءاً لمن فوض وسبقة لمن احسن وخيراً لمن سارع وجنة لمن صبر ولباساً لمن اتقى وظهيراً لمن رشد وكهفاً لمن آمن وامنة لمن اسلم ورجاءً لمن صدق وغنى لمن قنع فذلك الحق .

امیر المومنین سے اسلام و ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی فرمایا بعد حمد و صلوٰت اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا۔ اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسر جنگ ہوئے۔ ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے۔ اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو جنہوں نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوط رسی قرار دیا۔ اس کے لئے جس نے اس سے تمسک کیا اور دلیل قرار دیا۔ اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی۔ اس کے لئے نور قرار دیا۔ اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شاہد قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے مخاصمہ کیا۔ اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی۔ اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابل وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی روایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا۔ اس کو صحیح حکم بنایا۔ اور جس نے تجربہ کیا۔ وہ صاحب حلم بنا۔ اور جس نے احکام اسلام میں تدبر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحب فہم ہوا۔ اور جس نے اُسے سمجھا وہ صاحب یقین ہوا۔ اور جس نے اس کے حصول کا ارادہ کیا۔ وہ صاحب بصیرت ہوا۔ اور جس نے اس سے فراست حاصل کی۔ وہ خدا کی ایک نشانی بنا۔ اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعہ عبرت بنا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے ذریعہ نجات ہوا۔ اور جس نے اس کے ذریعہ سے اصلاح چاہی اس کے لئے باعث حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ کو تقرب بنایا۔ اس کے لئے نزدیکی خدا کا سبب بنا۔ اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائق وثوق ہوا۔ اور جس نے اپنے افعال کو اس کی سپرد کیا۔ اس کو فراخی حاصل ہوئی۔ اور جس نے اس کو اچھا جانا۔ اس نے سبقت حاصل کی۔ اور جو اس کی طرف تیزی سے بڑھا۔ اس نے نیکی حاصل کی۔ اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی (یا وہ اس کے لئے سپر ہوا) اور جس نے تقوے اختیار کیا۔ وہ اس کا لباس ہوا۔ اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی۔ وہ اس کا پشت پناہ ہوا۔ اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا۔ اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی۔ وہ امن میں رہا۔ اور جس نے اس کی تصدیق کی۔ اس کے لئے باعث امید ہوا۔ اور جس نے قناعت کی وہ غنی ہوگیا۔ یہ ہے حق۔

سبیلہ الھدٰی وماثرتہ المجد وصفتہ الحسنی فھو ابلج المنھاج مشرق المنار ذاکی المصباح رفیع الغایۃ یسیر المضمار جامع الحلبۃ سریع السبقۃ الیم النقمۃ کامل العدۃ کریم الفرسان فالایمان منھاجہ والصالحات منارہ والفقہ مصابیحہ والدنیا مضمارہ والموت غایتہ والقیامۃ حلبتہ والجنۃ سبقتہ والنار نقمتہ والتقوی عدتہ والمحسنون فرسانہ فبالایمان یستدل علی الصالحات وبالصالحات یعمر الفقہ وبالفقہ یرھب الموت وبالموت تختم الدنیا وبالدنیا تجوز القیامۃ وبالقیامۃ تزلف الجنۃ والجنۃ حسرۃ اھل النار والنار موعظۃ المتقین والتقوی سنخ الایمان

اس کی راہ ہدایت ہے۔ اور اس کی علامات بزرگی ہیں۔ اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے۔ اور اس کے مینار ہدایت تاباں ہیں۔ اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوڑ کے میدان میں دوڑ آسان ہے۔ وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع ہے اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان کمل ہے اس کا شہسوار کریم الطبع ہے۔ ایمان اس کا راستہ ہے اعمال صالح اس کے روشن مینار ہیں۔ علم دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوڑ کا میدان ہے۔ موت اس کی غائت ہے قیامت اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں۔ ایمان پر استدلال اعمال صالحہ سے کیا جاتا ہے اور اعمال نیک فقہ سے بنتے ہیں۔ اور فقہ موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا خاتمہ ہے۔ اور دنیا سے گذرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیکی ہے۔ اور جنت دوزخیوں کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اساس ایمان ہے۔

باب ۲۵

صفت ایمان

عن ابی جعفر علیہ السلام قال سُئل امیر المومنین عن الایمان فقال ان اللہ عزوجل جعل الایمان علی اربع دعائم علی الصبر والیقین والعدل والجھاد فالصبر من ذلک علی اربع شعب علی الشوق والاشفاق والزھد والترقب فمن اشتاق الی الجنۃ سلا عن الشھوات ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات ومن زھد فی الدنیا ھانت علیہ المصیبات ومن راقب الموت سارع الی الخیرات والیقین علی اربع

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیئے ہیں۔ صبر۔ یقین۔ عدل اور جہاد۔ اور صبر کی چار شاخیں ہیں۔ شوق۔ اشتیاق۔ زہد اور ترقب۔ جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا وہ محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس نے حقیر سمجھا۔ اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی۔ اور یقین کی چار شاخیں ہیں۔ اپنی زیرکی کو جنگ کے

شعب تبصرة الفطنة وتاول الحكمة ومعرفة العبرة وسنة الاولين فمن ابصر الفطنة عرف الحكمة ومن تاول الحكمة عرف العبرة ومن عرف العبرة عرف السنة ومن عرف السنة فكانما كان مع الاولين واهتدى الى التي هي اقوم ونظر الى من نجا بما نجا ومن هلك بما هلك وانما اهلك الله من اهلك بمعصيته ومن انجا انجى بطاعته والعدل على اربع شعب غامض الفهم وغمر العلم وزهرة الحكم وروضة الحلم فمن فهم فسر جميع العلم.

رکھنا۔ (محکمات قرآن کے معانی سے) حکمت الہیہ میں غور و فکر (نقل احوال انبیاء امم سابق) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو نظر میں رکھنا جس نے زیرکی پر نظر رکھی۔ اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنے سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا۔ اور جس نے عبرت کو پہچان لیا۔ اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا۔ اور جس نے سنت کو پہچان لیا۔ وہ گویا اولین کے ساتھ ہو گیا۔ اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی۔ جو سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی۔ اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا۔ اس کی معصیت کی وجہ کیا۔ اور جس کو نجات دی۔ اس کی اطاعت کی وجہ سے دی۔ اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ پھول ہو حلم میں تروتازہ باغ ہو۔ جو ایسی سمجھ رکھتا ہوگا۔ وہ علم کی تفسیر بیان کر پائے گا۔

ومن علم عرف شرائع الحكم ومن حلم لم يفرط في امره وعاش في الناس حميداً والجهاد على اربع شعب على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر والصدق في المواطن وشنآن الفاسقين فمن امر بالمعروف شد ظهر المؤمن ومن نهى عن المنكر ارغم انف المنافق وامن كيده ومن صدق في المواطن قضى الذي عليه ومن شنأ الفاسقين غضب لله ومن غضب لله غضب الله له فذلك الايمان ودعائمه وشعبه

اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا۔ اور جس نے حلم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی۔ وہ لوگوں میں محمود پسندیدہ ہو کر رہا۔ اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں۔ اول امر بالمعروف دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا۔ اور جس نے نہی عن المنکر کی۔ اس نے منافق کی ناک رگڑ دی۔ اور اس کے مکر سے امان میں رہا۔ اور جس نے ہر جگہ سچ بولا۔ اس نے وہ حق ادا کیا۔ جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا۔ اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا۔ اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہوگا۔ یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

باب ۲۶

فضیلت ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان یقین پر

۱۔ عن جابر قال قال لي ابو عبد الله عليه السلام يا اخا جعف

جابر جعفی سے مروی ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے

ان الایمان افضل من الاسلام وان الیقین افضل من الایمان وما من شیٔ اعز من الیقین۔

اے جعفی بھائی ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے ایمان سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲۔ عن الوشاء عن ابی الحسن قال سمعتہ یقول الایمان فوق الاسلام بدرجۃ والتقوی فوق الایمان بدرجۃ والیقین فوق التقوی بدرجۃ وما قسم فی الناس شیٔ اقل من الیقین۔

وشاء سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان اسلام پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقوٰے ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقوٰے سے ایک درجہ بلند ہے۔ اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳۔ عن حمران ابن اعین قال سمعت اباجعفر یقول ان اللہ فضل الایمان علی الاسلام بدرجۃ کما فضل الکعبۃ علی المسجد الحرام

حمران نے بیان کیا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سُنا۔ کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴۔ عن ابی بصیر قال قال لی ابوعبد اللہ یا ابا محمد الاسلام درجۃ قال قلت نعم قال والایمان علی الاسلام درجۃ قال قلت نعم قال والتقوی علی الایمان درجۃ قال قلت نعم قال والیقین علی التقوی درجۃ قال قلت نعم قال فما اوتی الناس اقل من الیقین وانما تمسکتم بادنی الاسلام فایاکم ان ینفلت من ایدیکم۔

ابوبصیر سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوعبداللہ نے فرمایا اے ابومحمد اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا۔ ہاں فرمایا ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے۔ میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقوٰے سے یقین ایک درجہ بلند ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں فرمایا لوگوں کو یقین میں حصہ سب سے کم ملا ہے۔ تم نے اسلام کا ادنیٰ درجہ لیا ہے لہذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ہاتھ سے اپنے کو بچائے۔

۵۔ عن یونس قال سئلت ابا الحسن الرضا علیہ السلام عن الایمان والاسلام فقال قال ابوجعفر انما ھو الاسلام والایمان فوقہ بدرجۃ والتقوی فوق الایمان بدرجۃ والیقین فوق التقوی بدرجۃ ولم یقسم بین الناس شی اقل من الیقین قال قلت فای شیٔ الیقین قال التوکل علی اللہ والتسلیم للہ والرضا بقضاء اللہ والتفویض الی اللہ قلت فما تفسیر ذلک قال ھکذا قال ابوجعفر علیہ السلام۔

یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان واسلام کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ دین کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقوٰے ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے۔ اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ زیادہ ہے۔ اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں کو تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے۔ فرمایا خدا پر توکل کرنا۔ اس کے احکام کو قبول کرنا۔ اور حکم خدا پر راضی ہونا۔ اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان فرمایئے۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اتنا ہی بیان فرمایا ہے۔

۶۔ عن الرضا علیہ السلام قال الایمان فوق الاسلام

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ

بدرجۃ والتقوٰی فوق الایمان بدرجۃ والیقین فوق التقوٰی بدرجۃ ولم یقسم بین العباد شیء اقل من الیقین۔

بلند ہے اور تقوےٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے۔ اور یقین تقوےٰ سے ایک درجہ بلند ہے۔ اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔

باب ۲۷

حقیقت ایمان و یقین

۱۔ عن ابی جعفر قال بینا رسول اللہ فی بعض اسفارہ اذ لقیہ رکب فقالوا السلام علیک یا رسول اللہ فقال ما انتم فقالوا نحن مومنون یا رسول اللہ فقال فما حقیقۃ ایمانکم قالوا الرضاء بقضاء اللہ والتفویض الی اللہ والتسلیم لامر اللہ فقال رسول اللہ علماء حکماء کادوا ان یکونوا من الحکمۃ انبیاء فان کنتم صادقین فلا تبنوا مالا تسکنون ولا تجمعوا مالا تاکلون واتقوا اللہ الذی الیہ ترجعون۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ کسی سفر میں تھے۔ تو چند سوار حضرت کے پاس آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا، ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا قضاء قدر الٰہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کی سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا۔ رسول اللہ نے فرمایا، یہ لوگ علماء حکماء ہیں۔ اور قریب ہے۔ کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ تک پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو۔ اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ۔ اللہ سے ڈرو۔ تم کو اسی کی طرف جانا ہے۔

۲۔ عن اسحاق بن عمار قال سمعت ابا عبد اللہؑ یقول ان رسول اللہ صلی بالناس الصبح فنظر الی شاب فی المسجد وھو یخفق ویھوی براسہ مصفراً لونہ قد نحف جسمہ وغارت عیناہ فی راسہ فقال لہ رسول اللہ کیف اصبحت یا فلان قال اصبحت یا رسول اللہ موقناً فعجب رسول اللہ من قولہ وقال ان لکل یقین حقیقۃ فما حقیقۃ یقینک فقال ان یقینی یا رسول اللہ ھو الذی حزننی واسھر لیلی واظماء ھواجری فعزفت

اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ نماز صبح پڑھی آپ نے مسجد میں ایک جوان کو دیکھا کہ وہ اپنا سر ادھر اُدھر ہلا رہا ہے اس کا رنگ زرد ہے اور جسم نحیف و نزار ہے۔ آنکھیں سر میں گڑ گئی ہیں۔ حضرت نے فرمایا اے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا۔ اور فرمایا ہر یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے۔ اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھا ہے، وہ غم آخرت ہے

نفسی عن الدنیا وما فیها حتی کانی انظر الی عرش ربی وقد نصب للحساب وحشر الخلائق لذلک وانا فیهم وکانی انظر الی اهل الجنة یتنعمون فی الجنة ویتعارفون علی الارائک متکئون وکانی انظر الی اهل النار وهم فیها معذبون ومصطرخون وکانی الآن اسمع زفیر النار یدور فی مسامعی فقال رسول الله لاصحابه هذا عبد نور الله قلبه بالایمان ثم قال له الزم ما انت علیه فقال الشاب ادع الله لی یا رسول الله ان ارزق الشهادة معک فدعا له رسول الله فلم یلبث ان خرج فی بعض غزوات النبی فاستشهد بعد تسعة نفر وکان هو العاشر

گویا عرش الٰہی میری نظر کے سامنے ہے۔ اور میں موقف حساب میں ہوں۔ لوگ محشور ہو رہے ہیں۔ میں بھی ان میں ہوں۔ اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ نعمات جنت سے فیضیاب ہیں۔ اور تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں۔ اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ عذاب الٰہی میں مبتلا چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ گویا میں اب بھی اہل نار کی چیخ و پکار سن رہا ہوں۔ اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ حضرت رسولِ خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نورِ ایمان سے منور کر دیا ہے۔ حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم اپنے حال پر قائم رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں۔ کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے۔ حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نو شہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ **عن** ابی بصیر عن ابی عبد الله قال استقبل رسول الله حارث بن مالک بن نعمان الانصاری فقال له کیف انت یا حارث بن مالک فقال یا رسول الله مومن حقاً فقال رسول الله لکل شیء حقیقة فما حقیقة قولک فقال یا رسول الله عزفت نفسی عن الدنیا فاسهرت لیلی و اظمأت هواجری وکانی انظر الی عرش ربی وقد وضع للحساب وکانی انظر الی اهل الجنة یتزاورون فی الجنة وکانی اسمع عواء اهل النار فقال رسول الله عبد نور الله قلبه ابصرت فاثبت فقال یا رسول الله ادع الله لی ان یرزقنی الشهادة معک فقال اللهم ارزق حارثة الشهادة فلم یلبث حتی بعث رسول الله بسریة فبعثه فیها فقاتل فقتل تسعة او ثمانیة ثم قتل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے حضرت نے ان سے پوچھا اے حارث! تمہارا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں یعنی پورا پورا ایمان۔ فرمایا ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی کیا حقیقت ہے۔ انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے۔ میں راتوں جاگتا ہوں اور گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں یعنی بحالت صوم گویا میں دیکھتا ہوں۔ اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف موقف حساب ہے۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں۔ اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ پکار حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے۔ اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے درجہ شہادت نصیب کرے۔ حضرت نے دعا کی۔ خداوندا حارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ دن بعد رسول اللہ نے ایک لشکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے اور انہوں نے آٹھ یا نو کافروں کو قتل کیا۔ اور پھر شہید ہوئے

وفی روایة القاسم بن بزید عن ابی بصیر قال استشهد

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ انھوں نے جعفر بن ابو طالب کے

مع جعفر ابن ابی طالب بعد تسعة نفر وكان هو العاشر

ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

۴ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین صلوٰت الله علیہ ان علی کل حق حقیقة وعلی کل صواب نوراً

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے۔ اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

باب ۲۸
التفکر

۱۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال کان امیر المومنین علیہ السلام یقول نبه بالتفکر قلبك وجاف عن اللیل جنبك واتق الله ربك۔

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے بیدار کرو۔ اپنے دل کو یادِ خدا سے اور خالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نمازِ شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

۲ قال سئلت ابا عبد الله علیہ السلام عما یروی الناس ان تفکر ساعة خیر من قیام لیلة قلت کیف یتفکر قال یمر بالخربة او بالدار فیقول این ساکنوك این بانوك مالك لاتتکلمین۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے میں نے کہا تفکر کی صورت کیا ہے فرمایا۔ جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گذرے۔ تو کہے تیرے ساکن کہاں گئے تیرے بنانے والے کیا ہوئے۔ تو بولتا کیوں نہیں۔

۳۔ عن ابی عبد الله ؑ قال افضل العبادة ادمان التفکر فی الله وفی قدرته۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارہ میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

۴ قال سمعت عن ابا الحسن الرضا یقول لیس العبادة کثرة الصلوٰة والصوم انما العبادة التفکر فی امر الله عز وجل

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں۔ بلکہ اصل عبادت امر الٰہی میں تفکر کرنا ہے۔

۵ قال ابو عبد الله علیہ السلام قال امیر المومنین صلوات الله علیہ ان التفکر یدعو الی البر والعمل به۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تفکر کرنا دعوت دیتا ہے۔ اور اس پر عمل کی طرف۔

باب ۲۹
المکارم

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المکارم عشر فان استطعت ان تکون فیک فلتکن فانھا تکون فی الرجل ولا تکون فی ولدہ وتکون فی الولد ولا تکون فی ابیہ وتکون فی العبد ولا تکون فی الحر قیل وما ھن قال صدق الیاس وصدق اللسان واداء الامانۃ وصلۃ الرحم واقراء الضیف واطعام السائل والمکافاۃ عن الصنائع والتذمم للجار والتذمم للصاحب وراسھن الحیاء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں، اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو۔ وہ ایسی ہیں کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں۔ غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں۔ پوچھا وہ کیا ہیں۔ فرمایا دلیری میں راستی (تاکہ تہور نہ ہو) زبان کی صداقت ادائے امانت۔ صلہ رحم۔ مہمان نوازی۔ سائل کو کھانا دینا۔ نیکیوں کا بدلہ دینا پڑوسی کو پناہ دینا۔ اپنے ہم سفر کو پناہ دینا۔ اور ان سب کی سردار حیا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل خص رسلہ بمکارم الاخلاق فامتحنوا انفسکم فان کانت فیکم فاحمدوا اللہ واعلموا ان ذلک من خیر وان لا تکن فیکم فاسئلوا اللہ وارغبوا الیہ فیھا قال فذکرھا عشرۃ الیقین والقناعۃ والصبر والشکر والحلم وحسن الخلق والسخاء والغیرۃ والشجاعۃ والمروۃ قال وروی بعضھم بعد ھذہ الخصال العشرۃ وزاد فیھا الصدق واداء الامانۃ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کو امتحان لو۔ اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے اور اگر نہ ہوں تو خدا سے مانگو اور ان کی طرف راغب ہو راوی نے کہا حضرت نے فرمایا۔ وہ دس ہیں۔ یقین قناعت۔ صبر شکر۔ حلم حسن خلق۔ سخا۔ غیرت۔ شجاعت۔ مروت۔ راوی نے کہا۔ بعض لوگوں نے دس کے بعد صدق اور ادائے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ ؑ قال ان اللہ عزوجل ارتضی لکم الاسلام دیناً فاحسنوا صحبتہ بالسخاء وحسن الخلق۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ رکھو۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ الایمان اربعۃ ارکان

فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے۔ ارکان ایمان چار ہیں۔ قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔

الرضاء بقضاء الله والتوكل على الله والتفويض الامر الى الله والتسليم لامر الله .

خدا پر توکل کرنا۔ اپنے معاملہ کو امر الٰہی کی سپرد کرنا۔ اور حکم خدا کو تسلیم کرنا۔

۵۔ عن الحسن بن علی عن عبد الله بن سنان عن رجل من بنی هاشم قال اربع من كن فيه كمل اسلامه ولو كان من قرنه الى قدمه خطايا لم تنقصه الصدق والحياء وحسن الخلق والشكر

راوی کہتا ہے۔ کہ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں جن سے اسلام کامل ہوتا ہے۔ اگر اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں۔ تو کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے۔ وہ راستی۔ حیا۔ حسن خلق اور شکر ہیں۔

۶۔ عن جابر بن عبد الله قال رسول الله الا اخبركم بخير رجالكم قلنا بلى يا رسول الله قال ان من خير رجالكم التقى النقى السمح الكفين النقى الطرفين البر بوالديه ولا يلجى عياله الى غيره

فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں۔ کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے۔ راوی کہتا ہے۔ ہم نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو کشادہ دست ہو اور اس کا دہن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو۔ والدین سے نیکی کرے اور اس کے عیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

باب ۳۰

فضیلت یقین

۱۔ عن ابی عبد الله قال ليس شئ الا وله حد قال قلت جعلت فداك ما حد التوكل قال اليقين قلت ما حد اليقين قال الا تخاف مع الله شيئا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ ہر شے کے لئے ایک حد ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ توکل کی حد کیا ہے۔ فرمایا یقین۔ میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے۔ یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

۲۔ عن ابی عبد الله من صحة اليقين المرء المسلم ان لا يرضى الناس بسخط الله ولا يلومهم على ما لم يؤته الله فان الرزق لا يسوقه حرص حريص ولا يرده كراهية كاره ولو ان احدكم فر من رزقه كما يفر من الموت لادركه رزقه كما يدركه الموت ثم قال ان الله بعدله وقسطه جعل الروح والراحة

صحت یقین کے بارہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مرد مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کر کے اور ان کو ملامت نہیں کرتا۔ اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی حریص کا حرص رزق کو نہیں کھینچتا۔ اور نہ کسی کراہت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی طرح پالے گا۔

فی الیقین والرضا وجعل الھم والحزن فی الشک والسخط۔

جیسے موت اس کو پالیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح وراحت کو یقین اور رضا میں پیدا کیا ہے اور حزن وغم کو شک اور ناخوشی میں۔

۳۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یقول ان العمل الدائم القلیل علی الیقین افضل عند اللہ من العمل الکثیر علی غیر یقین

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کم عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

۴۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ علی المنبر لا یجد احدٌ طعم الایمان حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وما اخطأہ لم یکن لیصیبہ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا۔ جب تک یہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے۔ اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا وہ اسے ملے گا نہیں۔

۵۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان امیر المومنین صلوات اللہ علیہ جلس الی حائط مائل یقضی بین الناس فقال بعضھم لا تقعد تحت ھذا الحائط فانہ معور فقال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ حرس امرأً اجلہ فلما قام فسقط الحائط قال وکان امیر المومنین مما یفعل ھذا واشباھہ وھذا الیقین

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضایا فیصل فرما رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ موت ان کے معاملے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب اُٹھے تو دیوار گر گئی۔ راوی نے کہا ایسے بہت سے امور امیر المومنینؑ سے مشاہدہ میں آئے۔

عن صفوان الجمال قال سئلت ابا عبد اللہ عن قول اللہ عز وجل واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما فقال اما انہ ما کان ذھباً ولا فضۃ وانما کان اربع کلمات لا الہ الا انا من ایقن بالموت لم یضحک سنہ ومن ایقن بالحساب لم یفرح قلبہ ومن ایقن بالقدر لم یخش الا اللہ۔

صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی۔ جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا۔ لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا۔ بلکہ وہ چار کلمات تھے۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس نے موت کا یقین رکھا۔ اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی۔ اور جس نے قضا وقدر الٰہی کا یقین رکھا۔ وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح اس بارہ میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا۔ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قیمتی الواح تھیں جن پر یہ چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں کی نگاہوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ امیر المومنین

علیہ السلام یقول لا یجد عبد طعم الایمان حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وان ما اخطاہ لم یکن لیصیبہ وان الضار النافع ھو اللہ عزوجل۔

علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ کو لذت ایمان نہیں مل سکتی جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رُکے گا نہیں۔ اور جو رکنے والا ہے۔ وہ ملے گا نہیں۔ جو نقصان دُنیا نافع آخرت ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸۔ عن سعید بن قیس الھمدانی قال نظرت یوماً فی الحرب الی رجل علیہ ثوبان فحرکت فرسی فاذا ھو امیر المومنینؑ فقلت یا امیر المومنینؑ فی مثل ھذا الموضع فقال نعم یا سعید بن قیس انہ لیس من عبد الا ولہ من اللہ حافظ وواقیۃ معہ ملکان یحفظانہ من ان یسقط من راس جبل او یقع فی بئر فاذا نزل القضاء خلیا بینہ و بین کل شیء

سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے۔ میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنینؑ ہیں میں نے کہا۔ ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں زرہ وغیرہ کچھ نہیں فرمایا۔ ہاں اے سعید بن قیس ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہیں۔ خواہ وہ گرے۔ پہاڑ کی چوٹی سے یا گرے کنوئیں میں جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

۹۔ عن علی بن اسباط قال سمعت ابا الحسن الرضا علیہ السلام یقول کان فی الکنز الذی قال اللہ عزوجل وکان تحتہ کنز لھما کان فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عجبت لمن ایقن بالموت کیف یفرح وعجبت لمن ایقن بالقدر کیف یحزن وعجبت لمن رای الدنیا وتقلبھا باھلھا کیف یرکن الیھا وینبغی لمن عقل عن اللہ ان لا یتھم اللہ فی قضائہ ولا یستبطئہ فی رزقہ فقلت جعلت فداک ارید ان اکتبہ قال فضرب واللہ یدہ الی الدواۃ لیضعھا بین یدی فتناولت یدہ فقبلتھا واخذت الدواۃ فکتبتہ۔

علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قرآن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دو یتیموں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم "تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے۔ اس شخص پر جس نے دُنیا کو اور اس کے باشندوں کے اولٹے بدلتے حالات کو دیکھا۔ اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے۔ کہ خدا کو تہمت نہ لگائے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے رزق کا اہل جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ اس کو لکھنا چاہتا ہوں حضرت نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور دوات لے کر لکھنا شروع کیا

۱۰۔ عن ابی عبد اللہؑ قال کان قنبر غلام علی یحب علیاً حباً شدیداً فاذا خرج علی صلوات اللہ علیہ خرج علی اثرہ بالسیف فراٰہ ذات لیلۃ فقال یا قنبر مالک فقال

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ حضرت علی کے غلام قنبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ جہاں حضرت جاتے وہ تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے۔ تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔

جنتُ لامشی خلفکُ یاامیرالمومنین قال ویحک امن اهل السماء تحرسنی اومن اهل الارض فقال لابل من اهل الارض فقال ان اهل الارض لایستطیعون لی شیئاً الاباذن الله من السماء فارجع فرجع۔

انہوں نے کہا تاکہ اے امیرالمومنین آپ کے پیچھے چلوں۔ فرمایا وائے ہو۔ تجھ پر آیا تو اہل آسمان سے مجھے بچائے گا۔ یا اہل زمین سے انہوں نے کہا اہل زمین سے فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ بغیر اذن خدا۔ میرا بال بیکا کر سکیں۔ لہذا لوٹ جا وہ لوٹ گئے۔

۱۱۔ **قیل** للرضا علیہ السلام انک تتکلم بھذا الکلام والسیف یقطر دما فقال ان لله وادیاً من ذھب حماہ باضعف خلقه النمل فلورامه البخاتی لم تصل الیه

امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوئے امامت کرتے ہیں۔ درانحالیکہ ہارون کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے۔ فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے۔ جس کی حفاظت کا کام اس نے اس نے اپنی کمزور مخلوق چیونٹی کی سپرد کر دیا ہے۔ اگر شتران قوی کوہان وہاں جانا چاہیں تو نہیں جا سکتے۔

باب ۱۳

رضاء بالقضاء

۱۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال راس طاعة الله الصبر والرضا عن الله فیما احب العبد اوکرہ ولایرضیٰ عبد عن الله فیما احب اوکرہ الا کان خیراً له فیما احب اوکرہ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعت خدا میں سب کا سردار صبر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عبد خدا ہے وہ نہیں پسند کرتا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے وہ پسند کرے یا ناپسند

۲ **عن** ابی عبد الله ع قال ان اعلم الناس بالله ارضاھم بقضاء الله عزوجل۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ قضائے الٰہی پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

۳۔ **عن** علی بن الحسین علیھما السلام قال الصبر والرضا عن الله راس طاعة الله ومن صبر ورضی عن الله فیما قضیٰ علیه فیما احب اوکرہ لم یقض الله عزوجل له فیما احب اوکرہ الا ماھو خیر له۔

علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر صبر و رضا ہے۔ جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب ہو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے وہی کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

۴۔ عن ابی جعفر قال قال رسول الله قال الله
عزوجل ان من عبادی المومنین عباداً لا یصلح
لهم امر دینهم الا بالغنی والسعة والصحة فی البدن
فابلوهم بالغنی والسعة وصحة البدن فیصلح علیهم
امر دینهم وان من عبادی المومنین لعباداً لا یصلح
لهم امر دینهم الا بالفاقة والمسکنة والسقم فی
ابدانهم فابلوهم بالفاقة والمسکنة والسقم فیصلح
علیهم امر دینهم وانا اعلم بما یصلح علیه امر دین
عبادی المومنین وان من المومنین لمن یجتهد فی
عبادتی فیقوم من رقاده ولذیذ وساده فیتهجد
لی اللیالی فیتعب نفسه فی عبادتی۔

فاضربه بالنعاس اللیلة واللیلتین نظراً منی له وابقاءً علیه
فینام حتی یصبح فیقوم وهو ماقت لنفسه زارئ علیها و
لو اخلی بینه وبین ما یرید من عبادتی لدخله العجب
من ذلک فیصیره العجب الی الفتنة باعماله فیاتیه من
ذلک ما فیه هلاکه لعجبه باعماله ورضاه عن نفسه
حتی یظن انه قد فاق العابدین وجاز فی عبادته حد
التقصیر فیتباعد منی عند ذلک وهو یظن انه یتقرب
الی فلا یتکل العاملون علی اعمالهم التی یعملونها
لثوابی فانهم لو اجتهدوا واتعبوا انفسهم وافنوا
اعمارهم فی عبادتی کانوا مقصرین غیر بالغین فی
عبادتهم کنه عبادتی فیما یطلبون عندی من
کرامتی والنعیم فی جناتی ورفیع درجات العلی فی جواری
ولکن فبرحمتی وبفضلی فلیفرحوا والی حسن الظن بی
فلیطمئنوا فان رحمتی عند ذلک تدارکهم ومنی یبلغهم رضوانی

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں
کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دینی معاملات کی اصلاح مالداری کشادگی
اور صحت بدن سے ہوتی ہے لہذا میں انکو غنی کرکے خوشحال بنا کے
بدن کی صحت عطا کرکے ان کے دین کی اصلاح کر دیتا ہوں اور
بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ
اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے۔ بس میں۔ انکو فقر و فاقہ اور بیماری
میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہو جاتی
ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح
کس طرح ہو سکتی ہے۔ میرے ایمان لانے والے بندے ایسے
بھی ہیں جو اپنی میٹھی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں
کو میری عبادت کرتے ہیں۔ اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو
تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں
اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے۔ اور اس کی زندگی
رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے۔
درانحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اگر
میں اس کے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں
اس سے خود پسندی اس میں آجائے گی۔ جو اس کو فریفتہ کر
گی۔ اس کے اعمال پر پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور
نفس سے راضی ہو جانا اس کے لیئے باعث ہلاکت ہوگا۔ اور وہ
گمان کرنے لگے گا۔ کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت
لے گیا ہے۔ اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے
ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا۔ اور خیال
کرنے لگے گا۔ کہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے۔ پس ایسی صورت میں مجھ
سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عاملین
کو ان پر اعتماد نہ رہے گا۔ ایسے لوگ اگر جد و جہد کریں اور اپنے

ومغفرتی تلبسهم عفوی فانی انا الله الرحمن الرحیم وبذلک تسمیت

نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کریں۔ میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے۔ اور میری عبادت کی کنہ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ جس سے ان کو میری بخشش کی طلب تو ہوتی۔ اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جوار رحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت وفضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیئے۔ اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیئے۔ ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی۔ اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی۔ میری مغفرت حاصل ہو گی۔ میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا۔ بے شک میں رحمٰن ورحیم خدا ہوں۔ اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

۵۔ عن ابی الحسن الاول قال ینبغی لمن عقل عن الله ان لا یستبطئه فی رزقه ولا یتهمه فی قضائه

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے خدا سے عقل لی ہے۔ وہ خدا کو رزق دینے میں کاہل نہیں جانتا۔ اور نہ اس کو قضا وقدر کے معاملہ میں تہمت لگاتا ہے۔

۶۔ قال ابو عبد الله علیه السلام قال الله عزوجل عبدی المومن لا اصرفه فی شیٔ الا جعلته خیراً له فلیرض بقضائی ولیصبر علی بلائی ولیشکر نعمائی اکتبه یا محمد من الصدیقین عندی

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) میں اپنے بندہ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں۔ وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیئے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو۔ میرے امتحان میں صبر کرے۔ اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اے محمد میں صدیقوں میں لکھوں

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام ان فیما اوحی الله عزوجل الی موسی بن عمران یا موسی بن عمران ماخلقت خلقا احب الی من عبدی المومن فانی انما ابتلیته لما هو خیر له وازوی عنه لما هو خیر له وانا اعلم بما یصلح علیه عبدی فلیصبر علی بلائی ولیشکر نعمائی ولیرض بقضائی اکتبه فی الصدیقین عندی اذا عمل برضائی واطاع امری

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندہ مومن سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اسی کی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہو گی۔ پس اس کو چاہیئے۔ کہ بلا پر صبر کرے۔ اور میری نعمت کا شکر بجا لائے۔ اور میرے حکم پر راضی ہو۔ میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا۔ اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال عجبت للمرء المسلم لا یقضی الله عزوجل له قضاءً الا کان خیراً له وان قرض بالمقاریض کان خیرا له وان ملک مشارق الارض ومغاربها کان

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مومن مخلص کی کہ قضا وقدر الٰہی میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن قینچیوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔ اور اگر دنیا کے مشرق ومغرب کا مالک

خیراً له.

ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لیے ہو۔

وعن ابی جعفر علیه السلام قال احق خلق الله ان یسلم لما قضی الله عزوجل من عرف الله عزوجل ومن رضی بالقضاء اتی علیه القضاء وعظم الله اجره ومن سخط القضاء مضی علیه القضاء واحبط الله اجره.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے۔ کہ وہ قضا و قدر الٰہی کو تسلیم کریں جس نے معرفت خدا حاصل کی اور جو قضائے الٰہی پر راضی ہوا حکم قضا و قدر اس پر جاری ہوگا۔ اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا۔ اور جو قضائے الٰہی سے ناخوش ہوا۔ اس پر بھی حکم قضا جاری ہوگا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

۱۰- **قال** علی بن الحسین صلوات الله علیهما الزهد عشرة اجزاء اعلا درجة الزهد ادنی درجة الورع واعلی درجة الورع ادنی درجة الیقین واعلی درجة الیقین ادنی درجة الرضا

فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جزو ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنےٰ درجہ تقویٰ کا۔ اور ورع کا اعلےٰ درجہ ادنےٰ درجہ ہے یقین کا۔ اور اعلےٰ درجہ یقین کا ادنےٰ درجہ ہے رضا کا۔

۱۱- **عن** ابی عبدالله علیه السلام قال لقی الحسن بن علی علیهما السلام عبدالله بن جعفر فقال یا عبدالله کیف یکون المومن مومناً وهو یسخط قسمه ویحقر منزلته والحاکم علیه الله وانا الضامن لمن لم یهجس فی قلبه الا الرضا ان یدعو الله فیستجاب له

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ امام حسن علیہ السلام عبداللہ بن جعفر سے ملے اور فرمایا۔ اے عبداللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے۔ جو تقسیم الٰہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو۔ حالانکہ اللہ اس پر حاکم ہو۔ اور جس کے دل میں رضائے الٰہی کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو۔ میں اس کا ضامن ہوں۔ کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا۔ اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

۱۲- **عن** ابی عبدالله علیه السلام قال قلت له بای شیء یعلم المومن بانه مومن قال بالتسلیم لله والرضا فیما ورد علیه من سرور او سخط

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے۔ کہ وہ مومن ہے۔ فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوشی یا رنج سے۔

۱۳- **عن** ابی عبدالله قال لم یکن رسول الله یقول لشیء قد مضی لو کان غیره.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی۔ اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے۔ کہ اس کا غیر ہوتا۔

باب ۳۲

تفویض الی اللہ و توکل علی اللہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اوحی اللہ عزوجل الی داود ما اعتصم بی عبد من عبادی دون احد من خلقی عرفت ذلک من نیتہ ثم تکیدہ السموات والارض ومن فیھن الا جعلت لہ المخرج من بینھن وما اعتصم عبد من عبادی باحد من خلقی عرفت ذلک من نیتہ الا قطعت اسباب السموات والارض من یدیہ واسخت الارض من تحتہ ولم ابال بای واد ھلک۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داود علیہ السلام کو کہ جس میرے بندہ نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ گیا۔ اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے۔ میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا۔ اور جس میرے بندہ نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی۔ اور میں نے اس کی اس نیت کو جان لیا۔ تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں۔ قطع کر دوں گا۔ اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا۔ اور میں پرواہ نہ کروں گا چاہے وہ کسی وادی میں ہلاک ہو۔

۲۔ عن ابی حمزۃ الثمالی عن علی بن الحسین صلوٰت اللہ علیھما قال خرجت حتی انتھیت الی ھذا الحائط فاتکات علیہ فاذا رجل علیہ ثوبان ابیضان ینظر فی تجاہ وجھی ثم قال یا علی بن الحسین مالی اراک کئیبا حزینا اعلی الدنیا فرزق اللہ حاضر للبر والفاجر قلت ما علی ھذا احزن وانہ لکما تقول قال فعلی الآخرۃ فوعد صادق یحکم فیہ ملک قاھر او قال قادر قلت ما علی ھذا احزن وانہ لکما تقول فقال مم حزنک قلت مما نتخوف من فتنۃ ابن الزبیر وما فیہ الناس قال فضحک ثم قال یا علی

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا۔ کہ فرمایا علی بن الحسین نے کہ میں گھر سے نکلا۔ اور ایک دیوار پر تکیہ لگا کر کھڑا ہوا۔ کہ ایک شخص دو سفید کپڑے پہنے ہوئے آیا۔ اور میرے چہرہ کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن الحسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و مغموم پا رہا ہوں کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ وہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ رزق الٰہی تو ہر نیک و بد کے لئے ہے۔ میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالک قاہر حکمران ہوگا۔ جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا۔ اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا۔ اس نے کہا۔ پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابن زبیر کے فتنہ کا سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے

بن الحسين هل رأيت احداً دعى الله فلم يجبه قلت لا قال فهل رأيت احداً توكل على الله فلم يكفه قلت لا قال فهل رأيت احداً سأل الله فلم يعطه قلت لا ثم غاب عنى۔

یہ سن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن الحسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو۔ اور اس نے قبول نہ کی میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا دیکھا ہے۔ کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو۔ اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو۔ میں نے کہا نہیں اس نے کہا۔ کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

توضیح - یہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا، یا خضر تھے۔ جنہوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے کیا۔

علی بن ابراهيم عن ابيه عن ابن محبوب مثله

یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابن محبوب سے کی ہے۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال ان الغنى والعز يجولان فاذا ظفرا بموضع التوكل اوطنا

عن على بن حسان مثله

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مالداری اور عزت گردش کرتی رہتی ہیں۔ جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۴۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال ايما عبدٍ اقبل قبل ما يحب الله عز وجل اقبل الله قبل ما يحب ومن اعتصم بالله عصمه الله ومن اقبل الله قبله وعصمه لم يبال لو سقطت السماء على الارض او كانت نازلة على اهل الارض فشملتهم بلية كان في حزب الله بالتقوى من كل بلية اليس الله عز وجل يقول ان المتقين في مقام امين

فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے۔ اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے۔ تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے۔ اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس کی پناہ میں پناہ میں آ گیا اسے قطعاً اس کی پروا نہیں ہوتی۔ کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے۔ اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقوے کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورہ دخان)

۵۔ **عن** ابی الحسن الاول قال سالته عن قول الله عز وجل ومن يتوكل على الله فهو حسبه فقال التوكل على الله درجات منها ان يتوكل على الله في اموره كلها فما فعل بك كنت عنه راضياً تعلم انه لا يالوك خيراً وفضلاً وتعلم ان الحكم في ذلك له فتوكل على الله بتفويض ذلك اليه وثق به

امام موسٰے کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جو اللہ پر توکل کرتا ہے۔ تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں۔ ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو۔ اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکنے گا نہیں۔ اور یہ سمجھ لو کہ اس بارہ میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ

فیھا وفی غیرھا۔

پر توکل کرو۔ اور اپنے معاملات اس کی سپرد کرو۔ اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اعطی ثلاثاً لم یمنع ثلاثاً من اعطی الدعاء اعطی الاجابة و من الشکر اعطی الزیادة ومن اعطی التوکل اعطی الکفایة ثم قال اتلوت کتاب الله عزوجل ومن یتوکل علی الله فهو حسبه وقال لئن شکرتم لازیدنکم وقال ادعونی استجب لکم۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں۔ جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا۔ تو وہ اس کے لئے کافی ہوا۔ اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے۔ تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔ اور فرمایا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۷۔ عن الحسین بن علوان قال کنا فی مجلس نطلب فیه العلم وقد نفدت نفقتی فی بعض الاسفار فقال لی بعض اصحابنا من تومل لما قد نزل بك فقلت فلاناً فقال اذاً والله لاتسعف حاجتك ولا یبلغك املك ولا ینجح طلبتك قلت وما علمك رحمك الله

حسین بن علوان نے (جو مخالفوں میں سے ہے) (راوی ہے کہ) میں طالب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا ایک دوست نے پوچھا تمہیں حاجت برادری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری نہ ہوگی۔ اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

قال ان ابا عبد الله حدثنی انه قرأ فی بعض الکتب ان الله تبارك وتعالی یقول وعزتی وجلالی ومجدی وارتفاعی علی عرشی لاقطعن امل کل مومل من الناس غیری بالیاس ولاکسونه ثوب المذلة عند الناس ولا نحینه من قربی ولابعدنه من فضلی۔ ایومل غیری فی الشدائد والشدائد بیدی ویرجو غیری ویقرع بالفکر باب غیری وبیدی مفاتیح الابواب وهی مغلقة وبابی مفتوح لمن دعانی فمن ذا الذی املنی لنوائبه فقطعته دونها ومن ذا الذی رجانی لعظیمة فقطعت رجاءه منی جعلت امال عبادی عندی محفوظة فلم یرضوا بحفظی وملأت سماواتی ممن لایمل من تسبیحی و امرتهم ان لاتغلق الابواب بینی وبین عبادی فلم

اس نے کہا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم کہ جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا۔ اور لوگوں کے سامنے اس کو ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قرب سے ہٹا دوں گا۔ اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا۔ کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے۔ حالانکہ شدائد کا دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ اور تنگی کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس شخص کے لئے کھلا ہوا ہے۔ جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جس نے مصیبتوں میں مجھ سے امید وابستہ کی ہو۔ اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ اور

یشقو یقول الم یعلم ان من طرقتہ نائبۃ من نوائبی انہ لا یملک کشفھا احد غیری الا من بعد اذنی فما لی اراہ لاھیاً عنی اعطیتہ بجودی ما لم یسالنی ثم انتزعتہ عنہ لم یسالنی ردہ وسال غیری افیرانی ابدأ بالعطاء قبل المسألۃ ثم اسأل فلا اجیب سائلی ابخیل انا فیبخلنی عبدی او لیس الجود والکرم لی او لیس العفو والرحمۃ بیدی

کون ہے ایسا جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہو۔ اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا ہے۔ لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے۔ میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے۔ کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں۔ اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ بندہ مجھے بھولا ہوا ہے۔ میں نے اپنے جود و کرم سے بغیر مانگے۔ اسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نعمت سلب کر لی۔ تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا۔ اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے۔ کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو۔ یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو۔ کیا میں بخیل ہوں۔ کہ میرا بندہ مجھے ایسا سمجھتا ہے۔ کیا جود و کرم میرے لئے نہیں کیا عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

او لیس انا محل الآمال فمن یقطعھا دونی افلا یخشی المؤملون ان یؤملوا غیری فلو ان اھل سماواتی واھل ارضی املوا جمیعاً ثم اعطیت کل واحد منھم مثل ما امل الجمیع ما انتقص من ملکی مثل عضو ذرۃ وکیف ینقص ملک انا قیمہ فیا بؤساً للقانطین من رحمتی ویا بؤساً لمن عصانی ولم یراقبنی۔

کیا میں امیدوں کا محل نہیں پس کون ہے۔ جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہل آسمان و زمین بیک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے صرف ایک کو اتنا دے دوں گا۔ جس کی امید ان سب کو ہو۔ اور میرے خزانہ میں بقدر چیونٹی کے ایک عضو کے کمی نہ ہو گی۔ اور کیسے کمی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں۔ ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہوا اور تباہی ہو۔ اس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

۸۔ عن سعد بن عبد الرحمن قال کنت مع موسی بن عبد اللہ بینبع وقد نفدت نفقتی فی بعض الاسفار فقال لی بعض ولد الحسین من تومل لما قد نزل بک فقلت موسی بن عبد اللہ فقال اذاً لا تنقضی حاجتک ثم لا تنجح طلبتک قلت ولم ذاک قال لانی قد وجدت فی بعض کتب آبائی ان اللہ عز وجل یقول ثم ذکر مثلہ فقلت یا ابن رسول اللہ امل علی فاملاہ علی فقلت ما اسالہ حاجۃ بعدھا

راوی کہتا ہے میں مقام ینبع میں موسیٰ بن عبد اللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو نہ رہا مجھ سے امام حسینؑ کی نسل سے ایک صاحب نے کہا۔ تم کہئے کس سے ملنے کی امید ہے۔ میں نے کہا موسیٰ بن عبد اللہ سے کہا۔ انھوں نے کہا۔ تمہاری حاجت برآری نہ ہو گی میں نے کہا۔ کیوں انہوں نے کہا میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی میں نے کہا یا ابن رسول اللہ مجھے لکھوا دیجئے۔ انہوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانوں گا۔

باب ۳۳

خوف و رجا

۱۔ عن ابی عبد اللہ قال قلت لہ ما کان وصیۃ لقمان قال کان فیھا الاعاجیب وکان اعجب ما فیھا ان قال لابنہ خف اللہ عزوجل خیفۃ لو جئتہ ببر الثقلین لعذبک وارج اللہ رجاءً لو جئتہ بذنوب الثقلین لرحمک ثم قال ابو عبد اللہ کان ابی یقول انہ لیس من عبد مومن الا وفی قلبہ نوران نور خیفۃ ونور رجاء لو وزن ہذا لم یزد علی ہذا ولو وزن ہذا لم یزد علی ہذا

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے۔ کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو جہاں کی نیکی بھی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے۔ اور اس سے پوری امید رکھو کہ اگر دو جہاں کے گناہ ہوں۔ تو بھی وہ رحم کر سکتا ہے پھر حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے۔ ہر بندہ مومن کے دل میں دو نور رہتے ہیں نور خوف اور نور رجا اگر اسے وزن کیا جائے۔ تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور اگر اُسے وزن کیا جائے۔ تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲۔ عن اسحاق بن عمار قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا اسحاق خف اللہ کانک تراہ وان کنت لا تراہ فانہ یراک فان کنت تری انہ لا یراک فقد کفرت وان کنت تعلم انہ یراک ثم برزت لہ بالمعصیۃ فقد جعلتہ من اھون الناظرین الیک

اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے۔ کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا اے اسحاق اللہ سے ڈر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اگرچہ تو اس نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے۔ تو نے گناہ کیا۔ تو تو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر اسے سمجھا۔

قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول من خاف اللہ اخاف اللہ من کل شیء ومن لم یخف اللہ اخافہ اللہ من کل شیء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا۔ اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا۔ اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من عرف اللہ خاف اللہ ومن خاف اللہ سخت نفسہ عن الدنیا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزار رہا

۵۔ عن ابی عبد اللہ قال قلت لہ قوم یعملون بالمعاصی

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ

ویقولون نرجو فلا یزالون کذلک حتی یاتیهم الموت فقال هولاء قوم یترجحون فی الامانی کذبوا لیسوا براجین ان من رجا شیئاً طلبه ومن خاف من شیء هرب منه.

کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مر جاتے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں۔ جھوٹے ہیں۔ یہ رجا والے نہیں ہیں۔ جو کوئی کسی شے کا آرزومند ہوتا ہے۔ بالوہ وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے۔ وہ اس سے بھاگا کرتا ہے

۶۔ **قال** قلت لابی عبد الله ان قوماً من موالیک یلمون بالمعاصی ویقولون نرجو فقال کذبوا لیسوا لنا بموال اولئک قوم ترجحت بهم الامانی من رجا شیئاً عمل له ومن خاف من شیء هرب منه

میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں۔ وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آرزوؤں نے چھین لیا ہے۔ جو کسی شے کی امید کرتا ہے۔ تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے۔ تو اس سے بھاگتا ہے۔

۷۔ **قال** ابو عبد الله علیه السلام ان من العبادة شدة الخوف من الله عز وجل یقول الله انما یخشی الله من عباده العلماء وقال جل ثناؤه فلا تخشوا الناس واخشونی وقال تبارک وتعالی ومن یتق الله یجعل له مخرجاً قال وقال ابو عبد الله ان حب الشرف والذکر لا یکونان فی قلب الخائف الراهب.

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام کہ عبادت کی ضرورت یہ ہے۔ کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدی کی راہ سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں۔ انہیں شرف و شہرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

۸۔ **عن** علی بن الحسین صلوات الله علیهما قال قال ان رجلاً رکب البحر باهله فکسر بهم فلم ینج ممن کان فی السفینة الا امراة الرجل فانها نجت علی لوح من الواح السفینة حتی الجأت علی جزیرة من جزائر البحر وکان فی تلک الجزیرة رجل یقطع الطریق ولم یدع لله حرمة الا انتهکها فلم یعلم الا والمراة قائمة علی راسه فرفع راسه الیها فقال انسیة ام جنیة فقالت انسیة فلم یکلمها کلمة حتی جلس منها مجلس الرجل من اهله فلما ان هم بها اضطرب

راوی کہتا ہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایا۔ کہ ایک شخص مع اہل و عیال کشتی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی بی بی کے اور سب ڈوب گئے۔ وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جا لگی۔ اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا۔ جس نے حرمت الٰہیہ کی ہتک کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑ گئی

فقال لها مالك تضطربين؟ فقالت افرق من هذا و اومأت بيدها الى السماء قال فصنعت من هذا شيئاً قالت لا وعزته قال فانت تفرقين منه هذا الفرق ولم تصنعي من هذا شيئاً وانما استكرهتك استكراهاً فانا والله اولى بهذا الفرق والخوف واحق منك قال فقام ولم يحدث شيئاً ورجع الى اهله وليست له همة الا التوبة والمراجعة

فبينا هو يمشي اذ صادفه راهب يمشي في الطريق فحميت عليهما الشمس فقال الراهب للشاب ادع الله يظلنا بغمامة قد حميت علينا الشمس فقال الشاب ما اعلم ان لي عند ربي حسنة فاتجاسر على ان اسأله شيئاً قال فادعو انا وتؤمن انت قال نعم فاقبل الراهب يدعو والشاب يؤمن فما كان باسرع من ان اظلتهما غمامة فمشيا تحتها ملياً من النهار ثم تفرقت الجادة جادتين فاخذ الشاب في واحدة واخذ الراهب في واحدة فاذا السحابة مع الشاب فقال الراهب انت خير مني لك استجيب ولم يستجب لي فاخبرني ما قصتك فاخبره بخبر المرأة فقال غفر لك ما مضى حيث دخلك الخوف فانظر كيف تكون فيما تستقبل -

۹۔ **قال** سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ان مما حفظ من خطب النبي انه قال يا ايها الناس ان لكم معالم فانتهوا الى معالمكم وان لكم نهاية فانتهوا الى نهايتكم الا ان المؤمن يعمل بين مخافتين بين اجل قد مضى لا يدري ما الله صانع

اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے۔ اس نے کہا میں اُس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے بھی ایسا کام کرایا ہے۔ اس نے کہا نہیں، قسم ہے عزت و جلال خدا کی اس نے کہا تو تو صرف اسی کام کی وجہ سے اتنا خوف کھا رہی ہے۔ حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کارِ بد کرنا چاہ رہا ہوں۔ ہٰذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا مستحق زیادہ ہوں یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔ اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے اور کچھ نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی۔ راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے سایہ کے لئے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے۔ کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرات کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں۔ تو آمین کہو چنانچہ راہب نے دعا کی۔ اور جوان نے آمین کہی۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آ گیا۔ اور اس کے سایہ میں وہ دونوں چلنے لگے۔ اور دن میں دیر تک چلتے رہے پھر انہوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا اور دوسرے پر راہب بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا۔ تو مجھ سے بہتر ہے۔ تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پس مجھے بتا تیرا قصہ کیا ہے۔ اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگو! تمہارے لئے دلائل و براہین ہیں۔ اور تمہارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو۔ آگاہ ہو کہ بندہ مومن دو خوفوں کے درمیان کام کرتا ہے۔ ایک عمر کا وہ حصہ ہے جو گزر

فیہ وبین اجل قد بقی لا یدری ما اللہ قاض فیہ فلیأخذ العبد المؤمن من نفسہ لنفسہ ومن دنیاہ لآخرتہ وفی الشیبۃ قبل الکبر وفی الحیاۃ قبل الممات فوالذی نفس محمد بیدہ ما بعد الدنیا من مستعتب وما بعدہا من دار الا الجنۃ و النار۔

جو کا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا۔ اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے۔ جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا۔ پس چاہیئے کہ بندہ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔ اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

۱۰۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ولمن خاف مقام ربہ جنتان قال من علم ان اللہ یراہ ویسمع ما یقول ویعلم ما یعملہ من خیر او شر فیحجزہ ذلک عن القبیح من الاعمال فذلک الذی خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی

آیہ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا جس نے یہ جان لیا۔ کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے۔ جو وہ کرتا ہے۔ اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا برا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمال قبیحہ سے رک جاتا ہے۔ یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقام رب سے اور بری خواہشوں سے نفس کو روکا۔

توضیح ۔ دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشت دنیا ہے جو حاصل ہوتا ہے قضائے الٰہی پر راضی ہونے سے اور دوسرا بہشت آخرت ہے۔ جو جزا ہے مرضی الٰہی پر راضی ہونے کی۔

۱۱۔ **قال** سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لا یکون المؤمن مؤمناً حتی یکون خائفاً راجیاً ولا یکون خائفاً راجیاً حتی یکون عاملاً لما یخاف ویرجو

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کوئی مومن مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب تک خوف اور رجا کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

۱۲۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المؤمن بین مخافتین ذنب قد مضی لا یدری ما صنع اللہ فیہ وعمر قد بقی لا یدری ما یکتسب فیہ من المہالک فہو لا یصبح الا خائفاً ولا یصلحہ الا الخوف

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے۔ ایک وہ گناہ جو گزر گیا نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا۔ کہ وہ کیسی مہلک غلطیوں کا مرتکب ہوگا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کر سکتا مگر خوف۔

۱۳۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا

يقول انه ليس من عبد مومن الا في قلبه نوران نور خيفة ونور رجاء لو وزن هذا لم يزد على هذا ولو وزن هذا لم يزد على هذا.

ہے کوئی بندۂ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجا اگر ان دونو کو وزن کیا جائے۔ تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہوگی۔

باب ۳۴

اللہ عزوجل کے ساتھ حسنِ ظن

۱۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال الله تبارك وتعالى لا يتكل العاملون لي على اعمالهم التي يعملونها لثوابي فانهم لو اجتهدوا واتعبوا انفسهم اعمارهم في عبادتي كانوا مقصرين غير بالغين في عبادتهم كنه عبادتي فيما يطلبون عندي من كرامتي والنعيم في جناتي ورفيع الدرجات العلى في جواري ولكن برحمتي فليثقوا وفضلي فليرجوا والى حسن الظن بي فليطمئنوا

فان رحمتي عند ذلك تدركهم ومني يبلغهم رضواني ومغفرتي تلبسهم عفوي فاني انا الله الرحمن الرحيم وبذلك تسميت.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کر کے تعب میں ڈالیں تو بھی وہ قاصر رہیں گے۔ اور میری عبادت کی تہ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ جس سے جستجو کر لیں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار ہیں۔ اور میری طرف اچھا گمان رکھیں۔ تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی۔ اور میری رضا اور مغفرت ان کے پہنچ جائے گی اور میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا میں رحمٰن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لیے میرا یہ نام ہے

۲۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال وجدنا في كتاب علي ان رسول الله قال وهو على منبره والذي لا اله الا هو ما أعطي مومن قط خير الدنيا والآخرة الا بحسن ظنه بالله ورجائه له وحسن خلقه والكف عن اغتياب المومنين والذي لا اله الا هو لا يعذب

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسنِ ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسن

الله مومناً بعد التوبة والاستغفار الا بسوء ظنه بالله وتقصيره من رجائه وسوء خلقه و اغتيابه للمومنين والذی لا اله الا هو لا يحسن ظن عبد مومن بالله الا كان الله عند ظن عبده المومن لان الله كريم بيده الخيرات يستحی ان يكون عبده المومن قد احسن به الظن ثم يخلف ظنه ورجاءه فاحسنوا بالله الظن وارغبوا اليه.

خلق کا مالک نہ ہو مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکتا کی خدا کسی مومن کو بعد توبہ و استغفار معذب نہیں کرتا لیکن جبکہ خدا سے اس کو سوئے ظن ہو۔ اور اُمید میں کوتاہی ہو یا بد خلقی ہو، یا مومنوں کی غیبت کرے خدا کی قسم بندہ مومن کا حسن ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہوگا۔ کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی۔ یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کارساز مطلق ہے کیوں کہ سب اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ حیا کرتا ہے۔ اس بات سے کہ بندہ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے۔ اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا گمان رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

۳۔ عن ابی الحسن الرضا عليه السلام قال احسن الظن بالله فان الله عزوجل يقول انا عند ظن عبدی المومن بی ان خيراً فخيراً وان شراً فشراً

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندۂ مومن کے نزدیک ہوں۔ اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے۔ تو اس کے لئے بہتری ہے۔ اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرائی ہے۔

۴۔ قال ابو عبد الله عليه السلام حسن الظن بالله ان لا ترجو الا الله ولا تخاف الا ذنبك.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسن ظن یہ ہے۔ کہ اسی سے اُمید رکھی جائے۔ اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

باب ۳۵

اعتراف تقصیر

۱۔ عن ابی الحسن موسیٰ قال قال لبعض ولده يا بنی عليك بالجد لا تخرجن نفسك من حد التقصير فی عبادة الله عزوجل وطاعته فان الله لا يعبد حق عبادته.

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک فرزند سے بیٹا کوشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و اطاعت خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو۔ کیوں کہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

۲۔ عن جابر قال لی ابو جعفر ع يا جابر لا اخرجك

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص

الله من النقص والتقصير.

اور تقصیر سے خارج نہ کرے۔

۳۔ عن حسن بن الجهم قال سمعت ابا الحسن يقول ان رجلاً في بني اسرائيل عبد الله اربعين سنة ثم قرب قرباناً فلم يقبل منه فقال لنفسه ما اتيت الا منك وما الذنب الا لك قال فاوحى الله تبارك وتعالى اليه ذمك لنفسك افضل من عبادتك اربعين سنة.

راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا۔ پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا، جو کچھ ہوا۔ یہ تیری وجہ سے ہوا۔ گناہ تیرا ہی ہے خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی مذمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

۴۔ عن ابي الحسن عليه السلام قال اكثر من ان تقول اللهم لا تجعلني من المعارين ولا تخرجني من التقصير قال قلت اما المعارون فقد عرفت ان الرجل يعار الدين ثم يخرج منه فما معنى لا تخرجني من التقصير فقال كل عمل تريد به الله عز وجل فكن فيه مقصراً عند نفسك فان الناس كلهم في اعمالهم فيما بينهم وبين الله مقصرون الا من عصمه الله عز وجل.

فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کرو۔ خداوندا مجھے رعایتی ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ میں نے کہا میں نے عاریتاً ایمان والے ہونے کو تو پہچان لیا اور جان لیا۔ کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی۔ فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہی سمجھو۔ کیونکہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں۔ سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنایا ہے

باب ۳۶

اطاعت و تقویٰ

۱۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال لا تذهب بكم المذاهب فوالله ما شيعتنا الا من اطاع الله عز وجل.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب باطلہ تم کو مذہب حق سے ہٹا نہ دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی اطاعت کرے۔

۲۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال خطب رسول الله في حجة الوداع فقال يا ايها الناس والله ما من شيء يقربكم من الجنة ويباعدكم من النار الا وقد امرتكم به وما من شيء يقربكم من النار ويباعدكم من الجنة الا وقد نهيتكم عنه الا وان روح الامين نفث في روعي انه لن تموت نفس حتى تستكمل رزقها فاتقوا

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا لوگو واللہ کوئی شے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے۔ مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ اور کوئی شے تم کو نار سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں۔ مگر وہی جس کی نہی میں نے کی ہے۔ آگاہ ہو کر جبریل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مرتا۔ جب تک اس کا رزق پورا

الله واجملوا فی الطلب ولا یحمل احدکم استبطاء شیء من الرزق ان یطلبه بغیر حله فانه لا یدرک ما عند الله الا بطاعته

۳۔ عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال یا جابر ایکتفی من انتحل التشیع ان یقول بحبنا اهل البیت فوالله ما شیعتنا الا من اتقی الله واطاعه وما کانوا یعرفون یا جابر الا بالتواضع والتخشع والامانة وکثرة ذکر الله والصوم والصلوٰة والبر بالوالدین والتعاهد للجیران من الفقراء واهل المسکنة والغارمین والایتام وصدق الحدیث وتلاوة القرآن وکف الالسن عن الناس الا من خیر وکانوا امناء عشائرهم فی الاشیاء قال جابر فقلت یا ابن رسول الله ما نعرف الیوم احداً بهذه الصفة قال یا جابر لا تذهبن بک المذاهب حسب الرجل ان یقول احب علیاً واتولاه ثم لا یکون مع ذلک فعالا فلو قال انی احب رسول الله فرسول الله خیر من علی ثم لا یتبع سیرته ولا یعمل بسنته ما نفعه حبه ایاه شیئاً فاتقوا الله واعملوا لما عند الله لیس بین الله وبین احد قرابة احب العباد الی الله عزوجل واکرمهم علیه اتقاهم واعملهم بطاعته یا جابر والله ما یتقرب الی الله تبارک وتعالی الا بالطاعة وما معنا براءة من النار ولا علی الله لاحد من حجة من کان لله مطیعاً فهو لنا ولی ومن کان لله عاصیاً فهو لنا عدو وما تنال ولایتنا الا بالعمل والورع۔

نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو۔ اور تم میں سے کوئی ایسی روزی کی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پا سکتا سوائے اس کی اطاعت کے

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہلبیت سے محبت رکھتے ہیں دعوے شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا۔ مگر جبکہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع خضوع وخشوع۔ ادائے امانت۔ کثرت ذکر خدا، روزہ نماز۔ والدین سے نیکی حسن سلوک، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں مقروضوں اور یتیموں سے اور قول میں صداقت۔ ہر قرآن کی تلاوت ہو۔ اور لوگوں کے بارہ میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذاہب حق سے ہٹا نہ دیں۔ کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علی کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہو۔ ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علی سے بہتر ہیں۔ اس کے بعد وہ رسول کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی۔ اللہ سے ڈرو۔ اور صحیح عمل کرو۔ جو پیش خدا مقبول ہو۔ کسی شخص اور خدا کے درمیان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے۔ اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا براءت نہیں اور نہ خدا پر کوئی حجت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے۔ وہ ہمارا دشمن ہے ہماری ولایت کو کوئی نہیں پا سکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کان یوم القیامة یقوم عنق من الناس فیأتون باب الجنة فیضربونه فیقال لهم من انتم فیقولون نحن اهل الصبر فیقال لهم علی ما صبرتم فیقولون کنا نصبر علی طاعة الله ونصبر علی معاصی الله فیقول الله عز وجل صدقوا ادخلوهم الجنة وهو قول الله عز وجل انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روزِ قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازہ جنت پر آئیں گے۔ اسے کھٹکھٹائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا۔ تم کون ہو۔ وہ کہیں گے۔ ہم اہل صبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا۔ وہ کہیں گے۔ ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اور معاصی سے رکنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا۔ انہوں نے سچ کہا انہیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال کان امیر المؤمنین صلوات الله علیه یقول لا یقل عمل مع تقوی و کیف یقل ما یتقبل

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تقوی کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا۔ اور کیسے کم سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

۶۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال یا معشر الشیعة شیعة آل محمد کونوا النمرقة الوسطی یرجع الیکم الغالی ویلحق بکم التالی فقال له رجل من الانصار یقال له سعد جعلت فداک ما الغالی قال قوم یقولون فینا ما لا نقوله فی انفسنا فلیس اولئک منا ولسنا منهم قال فما التالی فقال المرتاد یرید الخیر یبلغه الخیر یوجر علیه ثم اقبل علینا فقال والله ما معنا من الله براءة ولا بیننا وبین الله قرابة ولا لنا علی الله حجة ولا نتقرب الی الله الا بالطاعة فمن کان منکم مطیعاً لله تنفعه ولایتنا ومن کان منکم عاصیاً لم تنفعه ولایتنا ویحکم لا تغتروا ویحکم لا تغتروا

ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اے گروہ شیعہ اے شیعیان آل محمد تم تکیہ کی طرح بنو۔ جس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پس ماندہ تم سے مل جائے۔ سعد انصاری نے کہا میں آپ پر فدا ہوں غالی کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں۔ جو ہمارے بارہ میں وہ باتیں کہتے ہیں۔ جو ہم اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں۔ اور نہ ہم ان میں سے ہیں۔ اس نے کہا تالی کون ہے۔ فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباط عمل امام سے کرتا ہے۔ وہ نیکی کو پالیتا ہے۔ اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے۔ پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں۔ کیونکہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قرابت نہیں۔ اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے۔ خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا۔ اس کو ہماری ولایت نفع دے گی۔ اور جو عاصی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی۔ وائے ہو تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔ شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

۷۔ عن مفضل بن عمر قال کنت عند ابی عبد الله

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر

فذکرنا الاعمال فقلت انا ما اضعف عملی فقال مه استغفر الله ثم قال لی ان قلیل العمل مع التقوی خیر من کثیر بلا تقوی قلت کیف یکون کثیراً بلا تقوی قال نعم مثل الرجل یطعم طعامه و یرفق جیرانه و یوطئ رحله فاذا ارتفع له الباب مع الحرام دخل فیه فهذا العمل بلا تقوی و یکون الآخر لیس عنده فاذا ارتفع له الباب من الحرام لم یدخل فیه۔

تھا۔ ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا۔ میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اسے چھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو۔ تو وہ بلا تقوے کے زیادہ عمل سے بہتر ہے۔ میں نے کہا بلا تقوے کے عمل کثیر کیسے ہوگا۔ فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو کھانا کھلاتا ہے۔ اور اپنے پڑوسیوں سے ہر فق و مدارا پیش آتا ہے۔ اور مہمان نوازی کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے۔ تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقوے ہے۔ اور دوسرا وہ ہے۔ جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

۱۔ عن یعقوب بن شعیب قال سمعت اباعبد الله یقول ما نقل الله عز وجل عبداً من ذل المعاصی الی عز التقوی الا اغناه من غیر مال و اعزه من غیر عشیرة و آنسه من غیر بشر۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقوے کی عزت دی ہے تو اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے۔ اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان اسے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے

باب ۳۷

ورع

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له انی لا القاك الا فی السنین فاخبرنی بشیٔ اخذ به فقال اوصیك بتقوی الله والورع والاجتهاد واعلم انه لا ینفع اجتهاد لا ورع فیه۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا خدا سے ڈرنا گناہ سے پرہیز کرنا اور حصول نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے۔ تو یہ کوشش فائدہ نہ دے گی۔

۲۔ عن یزید بن خلیفة قال وعظنا ابو عبد الله

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فامرو زهد ثم قال عليكم بالورع فانه لا ينال ما عند الله الا بالورع

ہم کو نصیحت کی اطاعت خدا کا حکم دیا ۔ اور دُنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی ۔

۳ عن حديد بن حكيم قال سمعت اباعبد الله ع يقول اتقوا الله وصونوا دينكم بالورع

راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

۴ ۔ عن ابيعبد الله ع قال لا تنفع اجتهاد لا ورع فيه

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں ۔

۵ قال ابو جعفر ان اشد العبادة الورع

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے

۶ ۔ قال ابو الصباح الكنانی لابی عبد الله ما نلقى من الناس فيك فقال ابو عبد الله وما الذی تلقى من الناس فی فقال لا يزال يكون بيننا وبين الرجل الكلام فيقول جعفری خبيث فقال يعيركم الناس بی فقال له ابو الصباح نعم فقال ما اقل والله من يتبع جعفرا منكم انما اصحابی من اشتد ورعه وعمل لخالقه ورجا ثوابه هولاء اصحابی۔

ابو الصباح کنانی نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے ۔ آپ کے بارہ میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارہ میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ۔ ابو الصباح نے کہا کہ مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے ۔ وہ کہتا ہے جعفری خبیث ہوتے ہیں ۔ فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ۔ ابو الصباح نے کہا جی ہاں فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے سچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ۔ ایسے ہیں میرے اصحاب

۷ عن ابی جعفر ع قال الله عز وجل ابن آدم اجتنب ما حرمت عليك تكن من اورع الناس!

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ تو پرہیزگار لوگوں میں سے ہو جائے گا ۔

۸ ۔ قال سئلت اباعبد الله عن الورع من الناس فقال الذی يتورع عن محارم الله عز وجل۔

راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ۔ کہ پرہیزگار آدمی سے کون مراد ہے ۔ فرمایا جو محارم سے پرہیز کرتا ہے ۔

۹ ۔ عن ابی اسامه قال سمعت اباعبد الله يقول عليك بتقوى الله والورع والاجتهاد وصدق الحديث واداء الامانه وحسن الخلق وحسن الجوار وكونوا دعاة الى انفسكم بغير السنتكم كونوا زينًا ولا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کرو تقویٰ پرہیزگاری ۔ کوشش امر دین میں سچ بات کہنا امانت ادا کرنا حسن خلق ۔ پڑوسی سے نیکی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا صرف اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے

تکونوا شیناً وعلیکم بطول الرکوع والسجود فان احدکم اذا اطال الرکوع والسجود هتف ابلیس من خلفه وقال یا ویله اطاع وعصیت وسجد وابیتُ

لئے زینت بنو۔ اور بداعمالی سے ان کے لئے باعث ننگ نہ ہو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو۔ کہ جب تم طول دیتے ہو۔ تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے۔ ہائے اس نے اطاعت کی۔ اور میں نے نافرمانی کی۔ اس نے سجدہ کیا۔ اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

۱۰۔ عن علی بن زید عن ابیه قال کنت عند ابی عبد الله فدخل عیسی بن عبد الله القمی فرحب به وقرب من مجلسه ثم قال یا عیسی بن عبد الله لیس منا ولا کرامة من کان فی مصر فیه مائة الف او یزیدون وکان فی ذلک المصر احد اورع منه

راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ عیسیٰ بن عبداللہ القمی حاضر ہوا۔ حضرت نے مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے۔ کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں۔ اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ (کیونکہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہو گی)

۱۱۔ عن عمرو بن سعید بن هلال قال قلت لابی عبد الله اوصنی قال اوصیک بتقوی الله والورع والاجتهاد واعلم انه لا ینفع الاجتهاد ولا ورع فیه۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمایئے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ پرہیزگار بنو۔ عبادت میں مشقت کو برداشت کرو۔ اور یہ جان لو۔ کہ یہ مشقت فائدہ نہ دے گی۔ جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲۔ عن ابی جعفرؑ قال اعینونا بالورع فانه من لقی الله عزوجل منکم بالورع کان له عند الله فرجاً ان الله عزوجل یقول من یطع الله ورسوله فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فمنا النبی ومنا الصدیق والشهداء والصالحون۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کرو۔ جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا۔ اس کو کشادگی نصیب ہو گی۔ خدا فرماتا ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں ہیں۔ اور وہ انبیاء و صدیقین شہداء و صالحین ہیں۔ اور یہ اچھے رفیق ہوں گے۔ پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں۔ اور شہداء و صالحین بھی ہیں۔

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال انا لا نعد الرجل مومناً حتی یکون بجمیع امرنا متبعاً مریداً الا وان من اتباع امرنا وارادته الورع فتزینوا به

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے۔ ان امور بد کی بجا آوری کا آگاہ ہو۔ جس نے ہمارا اتباع

یرحمکم الله وکیدوا اعداءنا به ینعشکم الله

کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصود وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ اس پرہیزگاری کے ذریعہ سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

۴۔ **قال** قال ابوعبد الله علیه السلام کونوا دعاۃ للناس بغیر السنتکم لیروا منکم الورع والاجتهاد والصلوۃ والخیر فان ذلك داعیة

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ، نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمہاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت نماز اور امر خیر کو دیکھیں، بڑی دعوت دین یہی ہے۔

۵۔ **عن** ابی الحسن الاول قال کثیراً ما کنت اسمع ابی یقول لیس من شیعتنا من لا تتحدث المخدرات بورعه فی خدورهن ولیس من اولیاءنا من هو فی قریة فیها عشرة آلاف رجل فیهم خلق الله اورع منه۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنے والد سے بہت سنا ہے یہ فرماتے ہوئے۔ وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو۔ کہ مستورات پس پردہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں۔ اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار رہو۔

باب ۳۸

عفّت

۱۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال ما عبد الله بشیء افضل من عفة بطن وفرج۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرمگاہ کا حرام سے بچانا ہے۔

۲۔ **قال** ابوجعفر علیه السلام ان افضل العبادة عفة البطن والفرج

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام کان امیر المؤمنین صلوات الله علیه یقول افضل العبادة العفاف

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا۔ افضل عبادت پاک دامنی ہے

۴۔ عن ابی بصیر قال قال رجل لابی جعفر انی ضعیف العمل قلیل الصیام ولکنی ارجوان لا اکل الا حلالاً قال فقال له ای الاجتهاد افضل من عفة بطن وفرج۔

ابو بصیر سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا: میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن یہ کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و فرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اکثر ما تلج به امتی النار الا جوفان البطن والفرج

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو خالی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرمگاہ۔

۶۔ قال رسول الله ثلاث اخافهن علی امتی من بعدی الضلالة بعد المعرفة ومضلات الفتن وشهوة لبطن والفرج۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں۔ اول معرفت کے بعد گمراہی۔ دوسرے فتنوں والی گمراہیاں۔ تیسرے بطن اور فرج کی شہوت۔

۷۔ قال سمعت اباجعفر یقول ما من عبادة افضل من عفة بطن وفرج

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ بطن اور فرج کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

۸۔ عن ابی جعفر قال قال ما من عبادة افضل عند الله من عفة بطن وفرج۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرمگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

باب ۳۹

محارم سے اجتناب

۱۔ عن ابی عبد الله ع فی قول الله عز وجل ولمن خاف مقام ربه جنتان قال من علم ان الله عز وجل یراه ویسمع ما یقوله ویفعله من خیر او شر فیحجزه ذالك عن القبیح من الاعمال فذلك الذی خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا۔ اس کے لئے دہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر قول کو دیکھتا اور سنتا ہے خواہ اچھا ہو یا برا۔ تو یہ اس کو اعمال قبیحہ کی بجا آوری سے روکے گا۔ اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقام رب سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہشوں

سے روکا۔ (وہ نجات یافتہ ہے)

۲۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال کل عین باکیة یوم القیامة غیر ثلاث عین سهرت فی سبیل الله وعین فاضت من خشیة الله وعین غضت عن محارم الله

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جاگی۔ جو خوف خدا سے روئی جو محارم الٰہیہ سے کترائی۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله ع قال فیما ناجی الله عز وجل به موسیٰ یا موسیٰ ما تقرب الی المتقربون بمثل الورع عن محارمی فانی ابیحهم جنات عدن لا اشرك معهم احداً

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسےٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔ وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جناتِ عدن کو بلا شرکت غیرے اس کے لئے مباح کر دوں گا۔

۴۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال من اشدّ ما فرض الله علی خلقه ذکر الله کثیراً ثم قال لا اعنی سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر وان کان منه ولکن ذکر الله عند ما احل وحرم فان کان طاعة عمل بها وان کان معصیة ترکها

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکر کثیر فرض کیا ہے۔ ان میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسبیحات اربعہ نہیں ہے اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد ہے وہ ذکر جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوق ثواب میں بجا لائے۔ اور حرام کو خوف عذاب میں ترک کرے اگر وہ امر اطاعت سے متعلق ہو تو بجا لائے۔ اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

۵۔ **سالت** ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عز وجل وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباءً منثوراً قال اما والله ان کانت اعمالهم اشد بیاضاً من القباطی ولکن کانوا اذا عرض لهم الحرام لم یدعوه

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہم نے اس کو غبار پراگندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمال مصر کے سفید کپڑے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس کو چھوڑتے نہ تھے

۶۔ **عن** ابی عبد الله ع قال قال رسول الله من ترك معصیة لله مخافة الله تبارك وتعالیٰ ارضاه الله یوم القیامه

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے خوف خدا سے معصیت کو ترک کیا۔ روز قیامت اللہ اس سے راضی ہوگا۔

باب ۴۸

ادائے فرائض

۱۔ عن ابو حمزة الثمالی قال قال علی ابن الحسین صلوٰت اللہ علیہما من عمل بما افترض اللہ علیہ فھو من خیر الناس

فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے کہ جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجا لائے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل اصبروا وصابروا ورابطوا قال اصبروا علی الفرائض

فرمایا حضرت ابو عبداللہ ؑ نے اس قول خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو۔ (رضائے الٰہی حاصل کرنے میں جن مصائب کا سامنا ہو) اور ربط کو اپنے کو (پیروی ائمہ ضلالت سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل اصبروا وصابروا ورابطوا قال اصبروا علی الفرائض وصابروا علی المصائب ورابطوا علی الائمة علیھم السلام فی روایة ابن محبوب عن ابی السفاتج (وزاد فیہ) واتقوا اللہ ربکم فیما افترض علیکم۔

آیہ "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے متعلق صادق آل محمد نے فرمایا کہ صبر کرو ادائے فرائض پر اور زیادہ صبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو ائمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اعمل بفرائض اللہ تکن اتقی الناس۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ کے فرائض پر عمل کرو۔ لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ تبارک وتعالیٰ ما تحبب الی عبدی باحب مما افترضت علیہ۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ کہ میرے بندہ نے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے۔ اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے۔ جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

باب ۱۴۱

استواء عمل اور اس پر باقی رہنا

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا کان الرجل علی عمل فلیدم علیہ سنۃ ثم یتحول عنہ ان شاء الی غیرہ وذلک ان لیلۃ القدر یکون فیھا فی عامہ ذلک ما شاء اللہ ان یکون۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی عمل کرے (مثلاً نماز شب) تو اس کو چاہیے۔ کہ ایک سال تک وہ عمل کئے جائے۔ اس کے بعد اگر چاہے تو وہ اس کو بدل دے (کوئی دوسری عبادت کرے۔ اور یہ اس لئے ہے۔ کہ ہر سال شب قدر آتی ہے۔ جو ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

۲۔ عن ابی جعفر قال قال احب الاعمال الی اللہ عزوجل ما داوم علیہ العبد وان قل

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے۔ کہ بندہ اپنے عمل خیر کو متواتر بجا لاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما من شیٔ احب الی اللہ عزوجل من عمل یداوم علیہ وان قل۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں۔ کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے۔ اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما یقول انی لاحب ان اداوم علی العمل وان قل۔

فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما یقول انی لاحب ان اقدم علی ربی وعملی مستو

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں۔ کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں۔ کہ میرا عمل مستوی ہو یعنی کم نہ زیادہ بلحاظ زمانہ۔ افراط و تفریط نہ ہو۔

قال ابو عبد اللہ ایاک ان تفرض علی نفسک فریضۃ فتفارقھا اثنی عشر ھلالاً۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کہ جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

باب ۴۲

عبادت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی التوراۃ مکتوب یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ قلبک غنیٰ ولا اکلک الی طلبک وعلی ان اسد فاقتک واملأ قلبک خوفاً منی وان لا تفرغ لعبادتی املأ قلبک شغلاً بالدنیا ثم لا اسد فاقتک واکلک علی طلبک

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کرتا کہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں اور طلب رزق کے معاملہ میں تجھے بے پرواہ بنا دوں۔ اور تیری احتیاج کا سدباب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا، تو میں تیرے دل کو شغل دنیا سے پُر کر دوں گا۔ اور تیری محتاجی کا سدباب نہ کروں گا۔ اور تیری طلب میں تجھے بے پرواہ بنا دوں گا۔

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام قال اللہ تبارک وتعالی یا عبادی الصدیقین تنعموا بعبادتی فی الدنیا فانکم تتنعمون بہا فی الآخرۃ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے میرے صدیق بندو میری عبادت سے دنیا میں طلب راحت کرو۔ میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ افضل الناس من عشق العبادۃ فعانقہا واحبہا بقلبہ وباشرہا بجسدہ وتفرغ لہا فہو لا یبالی علی ما اصبح من الدنیا علی عسر ام علی یسر۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معانقہ کیا اور دل سے اسے دوست رکھا اور جسم سے افعال عبادت بجا لانے میں لگا رہا۔ اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا۔ وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گذارے یا راحت سے۔

۴۔ قال عیسی بن عبد اللہ لابی عبد اللہ جعلت فداک ما العبادۃ قال حسن النیۃ بالطاعۃ من الوجوہ التی یطاع اللہ منہا اما انک یا عیسی لا تکون مومناً حتی تعرف الناسخ من المنسوخ قال فقلت ولیس تکون مع الامام موطناً نفسک علی حسن النیۃ فی طاعتہ فیمضی ذلک الامام ویاتی امام آخر فتوطن نفسک علی حسن النیۃ فی طاعتہ

عیسیٰ بن عبد اللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا عبادت کیا ہے فرمایا۔ اطاعتِ خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعت خدا کی جاتی ہے۔ لیکن اے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے۔ جب تک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچانو۔ میں نے کہا کیا طریقہ ہے ناسخ کو منسوخ سے پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسن نیت کے ساتھ اطاعت امام کو اپنے نفس میں قرار دو۔ اور جب یہ امام مرجائے: اور اگر

قال قلت نعم قال ھذا معرفۃ الناسخ من المنسوخ

کی جگہ دوسرا آئے تو خالص نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو۔ میں نے کہا۔ ہاں فرمایا بس یہی تو معرفت ناسخ منسوخ سے ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان العبادۃ ثلاث قوم عبدوا اللہ عز وجل خوفا فتلک عبادۃ العبید وقوم عبدوا اللہ تبارک وتعالی طلب الثواب فتلک عبادۃ الاجراء وقوم عبدوا اللہ عز وجل حبًّا لہ فتلک عبادۃ الاحرار وھی افضل العبادۃ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوف نار سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلب ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حبًّا اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادت احرار ہے۔ اور یہ افضل عبادات سے ہے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ ما اقبح الفقر بعد الغنیٰ واقبح الخطیئۃ بعد المسکنۃ واقبح من ذلک العابد للہ ثم یدع عبادتہ۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بُرا ہے فقر دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

۷۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال من عمل بما افترض اللہ علیہ فھو من اعبد الناس

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے۔ تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے

باب ۴۳

نیت

۱۔ عن علی بن الحسینؑ قال لا عمل الا بنیۃ

فرمایا علی بن الحسینؑ نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربۃ الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے تو وہ باطل ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ نیۃ المومن خیر من عملہ ونیۃ الکافر شر من عملہ وکل عامل یعمل علی نیتہ

فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیت مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بدتر ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

مقصد یہ ہے۔ کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے۔ اور عمل میسر نہ بھی ہو۔ تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا۔ اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ ؑ قال ان العبد المومن الفقیر لیقول یا رب ارزقنی حتی افعل کذا وکذا من البر ووجوہ الخیر فاذا علم اللہ عز وجل ذلک منہ بصدق نیۃ کتب اللہ لہ من الاجر مثل ما یکتب لہ لو عملہ ان اللہ واسع کریم۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے رزق عطا فرما تاکہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کرکے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے۔ جو اس کے کام کرنے پر دیتا۔ بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

۴۔ عن ابی بصیر قال سألت ابا عبد اللہ ؑ عن حد العبادۃ التی اذا فعلها فاعلها کان مؤدیاً فقال حسن النیۃ بالطاعۃ۔

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ حد کو اس عبادت کی کہ جب اس کا فاعل بجا لائے۔ تو وہ صحیح ہو۔ فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

۵ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انما خلد اهل النار فی النار لان نیاتهم کانت فی الدنیا ان لو خلدوا فیها ان یعصوا اللہ ابداً وانما خلد اهل الجنۃ فی الجنۃ لان نیاتهم کانت فی الدنیا ان لو بقوا فیها ان یطیعوا اللہ ابداً فبالنیات خلد هؤلاء وهؤلاء ثم تلا قولہ تعالی قل کل یعمل علی شاکلتہ قال علی نیتہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے۔ کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی۔ کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں۔ تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے۔ اور اہل جنت اس لئے جنت میں رہیں گے۔ کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی۔ کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں۔ تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھی ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

باب ۴۴

تتمہ

۱۔ عن ابی جعفر ؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ان لکل عبادۃ شرۃ ثم تصیر الی فترۃ فمن صارت شرۃ عبادتہ الی سنتی فقد اهتدی ومن خالف سنتی فقد ضل وکان عملہ فی تباب اما انی اصلی وانام واصوم وافطر واضحک وابکی فمن رغب عن منهاجی وسنتی فلیس منی وقال کفی بالموت موعظۃ وکفی

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی۔ اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا۔ وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد گیا میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں۔ میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں۔ میں ہنستا ہوں۔ اور میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی۔ وہ مجھ سے نہیں ہے

بالیقین غنی وکفی بالعبادۃ شغلا

اور یہ بھی فرمایا۔ کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے

۲ قال ابوعبد الله علیہ السلام لکل احد شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فطوبی لمن کانت فترتہ الی خیر۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشا حال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

باب ۴۵

عبادت میں میانہ روی

۱ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول الله ان ھذا الدین متین فاوغلوا فیہ برفق ولا تکرھوا عبادۃ الله الی عباد الله فتکونوا کالراکب المنبت الذی لا سفرا قطع ولا ظھرا ابقی۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں نرمی کے ساتھ داخل کرو۔ اور عبادت خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعث نفرت نہ بناؤ۔ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے۔ جو اپنی سرعت سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے۔ اور اپنے مرکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال لا تکرھوا الی انفسکم العبادۃ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر بار نہ بناؤ۔

۳۔ سمعت اباعبد الله علیہ السلام یقول ان الله عزوجل اذا احب عبدا فعمل عملا قلیلا جزاہ بالقلیل الکثیر ولم یتعاظمہ ان یجزی بالقلیل الکثیر۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے۔ اور یہ اس کے لئے کوئی دشوار بات نہیں۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال مر بی ابی وانا بالطواف وانا حدث وقد اجتھدت فی العبادۃ فرانی وانا اتصاب عرقا فقال لی یا جعفر یا بنی ان الله اذا احب عبدا ادخلہ الجنۃ ورضی عنہ بالیسیر

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نوجوانی میں مشغول طواف تھا۔ اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا۔ کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو۔ تو بھی اس سے راضی ہوتا ہے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اجتھدت فی العبادۃ وانا شاب فقال لی ابی یا بنی دون ما اراک تصنع فان اللہ عزوجل اذا احب عبداً رضی اللہ عنہ بالیسیر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے میں بعالم جوانی سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ یا علیؑ ان ھذا الدین متین فادغل فیہ برفق ولا تبغض الی نفسک عبادۃ ربک فان المنبت یعنی المفرط لاظھراً ابقی ولا ارضاً قطع فاعمل عمل من یرجوان یموت ھرماً واحذر حذر من یتخوف ان یموت غداً

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلا حرج زندگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بناؤ تیز رو سوار نہ سفر کرنے کی قابل رہتا ہے اور نہ اپنی سواری کو قابل سفر رکھتا ہے عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مروگے اور خوف کرو جہنم کا اس شخص کی طرح جو امید رکھتا ہے کہ کل مر جاؤں گا۔

باب ۴۶

اس کے بارہ میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من سمع شیئاً من الثواب علی شیٔ فصنعہ کان لہ وان لم یکن علیٰ ما بلغہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقے سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

۲۔ قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول من بلغہ ثواب من اللہ علی عمل فعمل ذالک العمل التماس ذلک الثواب اوتیہ وان لم یکن الحدیث کما بلغہ۔

وہی مضمون ہے جو اوپر بیان ہوا

باب ۴۷

صبر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصبر راس الایمان۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد کذلک اذا ذهب الصبر ذهب الایمان۔

۳۔ عن حفص بن غیاث قال قال ابو عبد الله علیه السلام یا حفص ان من صبر صبر قلیلا وان من جزع جزع قلیلا ثم قال علیک بالصبر فی جمیع امورک فان الله عز وجل بعث محمداً فامره بالصبر والرفق فقال واصبر علی ما یقولون واهجرهم هجراً جمیلا وذرنی والمکذبین اولی النعمة وقال تبارک وتعالی ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینک وبینه عداوة کانه ولی حمیم وما یلقیها الا الذین صبروا وما یلقیها الا ذو حظ عظیم۔

فصبر رسول الله حتی نالوه بالعظایم ورموه بها فضاق صدره فانزل الله عز وجل ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین ثم کذبوه ورموه فحزن لذلک فانزل الله عز وجل قد نعلم انه لیحزنک الذی یقولون فانهم لا یکذبونک ولکن الظالمین بآیات الله یجحدون ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاهم نصرنا فالزم النبی نفسه الصبر فتعدوا فذکروا الله تبارک وتعالی وکذبوه فقال قد صبرت فی نفسی واهلی وعرضی ولا صبر لی علی ذکر الهی فانزل الله عز وجل ولقد خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب فاصبر علی ما یقولون فصبر النبی

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے۔ جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اسی طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے حفص (راوی) جس نے صبر کیا تو اس نے تھوڑی مدت صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور جس نے بیتابی کا اظہار کیا۔ تو اس کی بے تابی تو تھوڑی ہی دیر رہی۔ لیکن اس کی شرمندگی دیر پا ہے پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ کو رسول بنا کر بھیجا۔ اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو۔ اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو۔ اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو۔ اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے دفعیہ کرو۔ آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے۔ اور اس کی توفیق نہیں ہوتی۔ مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہ الٰہی سے بڑا حصہ ملا ہے۔

پس رسول اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں سے بنو۔ ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی حضرت غمگین ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تمہیں رنجیدہ کرتا ہے۔ وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے۔ بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا۔ لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا۔ اور وہ اذیت دئے گئے۔ یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی پس رسول اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے۔ اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ

فی جمیع احواله ثم بُشّر فی عترته بالائمة ووصفوا بالصبر فقال جل ثناؤه وجعلنا هم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون فعند ذلک قال الصبر من الایمان کالراس من الجسد فشکر الله عزوجل ذلک له فانزل الله عزوجل وتمت کلمة ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا و دمرنا ما کان یصنع فرعون وقومه وما کانوا یعرشون فقال انه بشری وانتقام فاباح الله عزوجل له قتال المشرکین فانزل الله اقتلوا المشرکین حیث وجدتموهم وخذوهم و احصروهم واقعدوا لهم کل مرصد واقتلوهم حیث ثقفتموهم فقتلهم الله علی یدی رسول الله واحبائه وجعل له ثواب صبره مع ما ادخر له فی الآخرة فمن صبر واحتسب لم یخرج من الدنیا حتی یقر الله له عینه فی اعدائه مع ما یدخر له فی الآخرة۔

میں اپنے اہلبیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا۔ خدا کو برا کہتے ہیں خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی ہم نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی چھ دن میں بنایا۔ اور ہم کو کوئی تھکن نہیں ہوئی۔ پس جو کچھ یہ کہتے ہیں۔ اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حال پر صبر کیا۔ پھر حضرت کو بشارت دی گئی۔ عترت کے ائمہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی۔ اور فرمایا ہم نے ان کو امام بنایا۔ وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں۔ اور انھوں نے صبر کیا۔ اور وہ ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں۔ اسی لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے۔ حضرتؐ نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیرے رب کا کلمہ حسنیٰ تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا۔ اور جو فرعون نے اور اس کی قوم نے کیا تھا۔ اور جو مکانات بنائے تھے اور لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک اور تباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے یہ بشارت ہے میرے لئے اور خبر انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو محصور کر لو۔ اور ہر گھاٹ کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسول اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا۔ اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا۔ جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی اس کے لئے ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

۴۔ قال علی بن الحسین علیه السلام قال الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر له

فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں

۵۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد کذلک اذا ذهب الصبر ذهب الایمان

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا۔ اسی طرح صبر گیا تو ایمان بھی گیا۔

۶۔ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان الحر حر علی جمیع احوالہ ان نابتہ نائبۃ صبر لہا وان تداکت علیہ المصائب لم تکسرہ وان اسر وقہر واستبدل بالیسر عسرا کما کان یوسف الصدیق الامین صلوات اللہ علیہ لم تضرر حریتہ ان استعبد وقہر واسر ولم یضررہ ظلمۃ الجب ووحشتہ وما نالہ ان من اللہ علیہ فجعل الجبار العاتی لہ عبدا بعد اذ کان لہ مالکا فارسلہ ورحم بہ امۃ وکذلک الصبر یعقب خیرا فاصبروا ووطنوا انفسکم علی الصبر توجروا۔

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے۔ اگر اس پر کوئی مُصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے۔ اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب ہو یا تونگری عسرت سے بدل جائے۔ تو بھی جیسے صدیق وامین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا۔ وہ مغلوب ہوئے، قید کئے گئے۔ لیکن وہ اپنے توقف سے نہ ہٹے، کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انھیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا۔ اور نافرمان وسرکش کو ان کا غلام بنا دیا جو پہلے ان کا مالک تھا۔ ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا۔ اور کس زمانے کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہٰذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر کو لازم کرلو، جزا پاؤ گے۔

عن ابی جعفر قال الجنۃ محفوفۃ بالمکارہ والصبر فمن صبر علی المکارہ فی الدنیا دخل الجنۃ وجہنم محفوفۃ باللذات والشہوات فمن اعطی نفسہ لذتہا وشہوتہا دخل النار۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیف دنیا پر صبر کیا۔ وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گھرا ہوا ہے لذات وشہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت وشہوت میں رکھا۔ وہ داخل جہنم ہوا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا دخل المومن قبرہ کانت الصلوٰۃ عن یمینہ والزکاۃ عن یسارہ والبر مطل علیہ ویتنحی الصبر ناحیۃ فاذا دخل علیہ الملکان اللذان یلیان مسألتہ قال الصبر للصلوٰۃ والزکاۃ والبر دونکم صاحبکم فان عجزتم عنہ فانا دونہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے۔ تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے اور زکات بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے۔ اور صبر گوشہ گیر ہوتا ہے۔ جب منکر ونکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔ تو صبر نماز، زکات ونیکی سے کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو ہٹ جاؤ، میں اس کے لئے کافی ہوں۔

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال دخل امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ المسجد فاذا ہو برجل علی باب المسجد کئیب حزین فقال لہ امیر المومنین مالک قال یا امیر المومنین .... علیک بتقوی اللہ والصبر تقدم علیہ غدا والصبر فی الامور بمنزلۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا کہ دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون ومغموم کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ بھائی اور بہن کے مرنے سے حد درجہ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا۔ اور مرنے والوں سے

الراس من الجسد فاذا فارق الراس الجسد فسد الجسد واذا فارق الصبر الامور فسدت الامور۔

عنقریب ملے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے۔ جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا۔ تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ عن ابی الحسن قال قال لی ما حبسک عن الحج قال قلت جعلت فداک وقع علی دین کثیر وذهب مالی ودینی الذی قد لزمنی هو اعظم من ذهاب مالی فلولا ان رجلاً من اصحابنا اخرجنی ما قدرت ان اخرج فقال لی ان تصبر تغتبط والا تصبر ینفذ الله مقادیره راضیاً کنت ام کارهاً

راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا مال گیا۔ اور جو قرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے لے کر نہ آتا۔ تو میں آ نہ سکتا تھا۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کرو گے۔ تو خوشحال ہو جاؤ گے۔ اور اگر صبر نہ کرو گے تو چاہے راضی ہو یا ناراض مقادیر الٰہیہ تو نافذ ہو کر رہیں گی۔

۱۱۔ عن الاصبغ قال قال امیر المومنین صلوٰت علیه الصبر صبران صبر عند المصیبة حسن جمیل واحسن من ذلک الصبر عند ما حرم الله عزوجل علیک والذکر ذکران ذکر الله عزوجل عند المصیبة وافضل من ذلک ذکر الله عند ما حرم علیک فیکون حاجزا

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے۔ اور ذکر دو ذکر ہیں۔ ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله سیأتی علی الناس زمان لا ینال الملک فیه الا بالقتل والتجبر ولا الغنی الا بالغصب والبخل ولا المحبة الا باستخراج الدین واتباع الهوی فمن ادرک ذلک الزمان فصبر علی الفقر وهو یقدر علی الغنی وصبر علی البغضة وهو یقدر علی المحبة وصبر علی الذل وهو یقدر علی العز آتاه الله ثواب خمسین صدیقا ممن صدق بی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ بادشاہت نہ ملے گی۔ مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی۔ مگر دین سے خارج ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے۔ اس کو فقر پر صبر کرنا چاہیئے۔ درآنحالیکہ اسے تونگری پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیئے بغض پر درآنحالیکہ اسے محبت پر قدرت ہو۔ اور صبر کرنا چاہیئے ذلت پر درآنحالیکہ اسے عزت پر قدرت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ایسے صدیقوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳۔ قال ابوجعفر لما حضرت ابی علی بن الحسین علیہ السلام الوفاۃ ضمنی الی صدرہ قال یا بنی اوصیک بما اوصانی بہ ابی حین حضرتہ الوفاۃ وبما ذکر ان اباہ اوصاہ یا بنی اصبر علی الحق وان کان مرًّا

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینہ سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱۴۔ عن ابی جعفرؑ قال الصبر صبران صبرٌ علی البلاء حسن جمیل وافضل الصبرین الورع عن المحارم

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کرنا بلا پر حسن جمیل ہے۔ اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

۱۵۔ عن علی علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصبر ثلاثۃ صبرٌ عند المصیبۃ وصبر علی الطاعۃ وصبر علی المعصیۃ فمن صبر علی المصیبۃ حتی یردھا بحسن عزائھا کتب اللہ لہٗ ثلاثمائۃ درجۃ ما بین الدرجۃ الی الدرجۃ کما بین السماء الی الارض ومن صبر علی الطاعۃ کتب اللہ لہ ستمائۃ درجۃ ما بین الدرجۃ کما بین تخوم الارض الی العرش ومن صبر علی المعصیۃ کتب اللہ تسعمائۃ درجۃ ما بین الدرجۃ الی الدرجۃ کما بین تخوم الارض منتھی العرش۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صبر کی تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر طاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لیے جنت کے تین سو درجے معین کرتا ہے۔ جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جس نے اطاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لیے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے۔ جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے

۱۶۔ عن یونس بن یعقوب قال امرنی ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اٰتی المفضل اُعزیہ باسماعیل وقال اقرا المفضل السلام وقل لہ انا قد اصبنا باسماعیل فصبرنا فاصبر کما صبرنا انا اردنا امراً واراد اللہ عز وجل امرًا فسلمنا لامر اللہ عز وجل

راوی کہتا ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسمعیل کے مرنے پر تعزیت کروں۔ اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسمٰعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی۔ ہم نے صبر کیا۔ لہٰذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا ارادہ اللہ نے کیا ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

۱۷۔ قال ابو حمزۃ الثمالی قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من ابتلی من المومنین ببلاء فصبر علیہ کان لہ مثل اجر الف شھید

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم

عز وجل انعم علی قوم فلم یشکروا فصارت علیهم وبالاً وابتلی قوماً بالمصائب فصبروا فصارت علیهم نعمة.

کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا۔ ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا۔ انھوں نے صبر کیا۔ ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل یاایها الذین امنوا اصبروا وصابروا قال اصبروا علی المصائب

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو۔ اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰۔ عن بعض اصحابه قال لولا ان الصبر خلق قبل البلاء لتفطر المومن کما تتفطر البیضة علی الصفا۔

بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے صبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله قال الله عز وجل انی جعلت الدنیا بین عبادی قرضاً فمن اقرضنی منها قرضاً اعطیته بکل واحدة عشرة الی سبعمائة ضعف وماشئت من ذلک ولم یقرضنی منها قرضاً فاخذت منه شیئاً قسراً فصبر اعطیته ثلاث خصال لو اعطیت واحدة منهن ملائکتی لرضوبها منی ۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسنہ کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرض حسنہ دیا۔ یعنی مستحق بندوں کو دیا۔ تو میں اس کے بدلہ میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا۔ تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا۔ اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دیدوں تو وہ میرے اس عطیہ کو پسند کریں

ثم تلا ابو عبدالله علیه السلام قول الله عز وجل الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون ، اولئک علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون ، ثلاث ثم قال ابو عبد الله هذا لمن اخذ الله منها قسراً۔

پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت کی ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوگی۔ تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ کا درود (۱) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا۔ یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانا ہے

۲۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال مروة الصبر فی حال الحاجة والفاقة والتعفف والغنی اکثر من مروة الاعطاء

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جوانمردی سے صبر دکھانا وقت حاجت و فاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳۔ عن جابر قلت لابی جعفر یرحمك الله ما الصبر

جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے

الجمیل قال صبر لیس فیہ شکوی الی الناس

فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

۲۴۔ عن ابی عبد اللہ او ابی جعفر علیہما السلام قال من لا یعد الصبر لنوائب الدھر یعجز۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے فرمایا جس نے مصائب زمانہ پر صبر نہ کیا، زمانہ اسے عاجز کردے گا۔

۲۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انا صبرٌ و شیعتنا اصبر منا قلت جعلت فداک کیف صار شیعتکم اصبر منکم قال لانا نصبر علی ما نعلم و شیعتنا یصبرون علی ما لا یعلمون۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیسے ہوگئے فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر کو جانتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

باب ۴۸
شکر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الطاعم الشاکر لہٗ من الاجر کاجر الصائم المحتسب والمعافی الشاکر لہٗ من الاجر کاجر المبتلیٰ الصابر والمعطی الشاکر لہٗ من الاجر کاجر المحروم القانع

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھانے والے شکر گزار کے لئے وہ اجر ہے جو روز حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے۔ اور تندرست شکر گذار کا وہ جو بیماری سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو قانع ہے۔

۲۔ قال رسول اللہ ص ما فتح اللہ علی عبد باب شکر فخزن عنہ باب الزیادۃ

رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مکتوب فی التوراۃ اشکر من انعم علیک وانعم علی من شکرک فانہ لا زوال للنعماء اذا شکرت ولا بقاء لہا اذا کفرت الشکر زیادۃ فی النعم وامان من الغیر۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو۔ اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو۔ جب تم شکر کروگے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا۔ اور اگر کفر کروگے۔ تو نعمت کی بقا نہ ہوگی۔ شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

۴۔ عن ابی جعفر او ابی عبد اللہ علیہما السلام قال المعافی الشاکر لہ من الاجر ما للمبتلی الصابر والمعطی الشاکر لہ من الاجر کالمحروم القانع۔

ابو جعفر یا ابو عبد اللہ علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندرست شاکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے۔ اور عطا کرنے والے شاکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

۵ قال سئلت اباعبد الله عن قول الله عز وجل واما بنعمة ربك فحدث قال الذي انعم عليك بما فضلك واعطاك واحسن اليك ثم قال فحدث بدينه وما اعطاه الله وما انعم به عليه

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ فرمایا اس ذاتِ پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا پھر فرمایا بیان کرو۔ اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

۶ عن ابي جعفر عليه السلام قال كان رسول الله عند عائشة ليلتها فقالت يارسول الله لم تتعب نفسك وقد غفر الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر فقال يا عائشة الا اكون عبدا شكورا قال وكان رسول الله يقوم على اطراف اصابع رجليه فانزل الله سبحانه وتعالى طه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے رسول اللہ عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں۔ درانحالیکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے ہیں فرمایا کیا میں اس کا شکرگذار بندہ نہ بنوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے ہم نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا۔ کہ تم اپنے مشقت میں ڈالو۔

۷۔ قال سمعت اباعبد الله عليه السلام يقول يضر معهن شئ الدعاء عند الكرب والاستغفار عند الذنب والشكر عند النعمة۔

میں نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ کرب و بے چینی کے وقت دعا۔ گناہ کے بعد استغفار۔ اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال من اعطى الشكر اعطى الزيادة يقول الله عزوجل لئن شكرتم لازيدنكم۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ سمعت اباعبد الله عليه السلام قال ما انعم الله على عبد من نعمة فعرفها بقلبه وحمد الله ظاهراً بلسانه فتم كلامه حتى يامر له بالمزيد۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جب بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال شكر النعم اجتناب المحارم وتمام الشكر قول الرجل الحمد لله رب العالمين۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکر یہ ہے۔ محرمات سے بچا جائے۔ اور پورا پورا شکر یہ کہنا ہے الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱۔ سمعت اباعبد اللہ یقول شکر کل نعمۃ وان عظمت ان تحمد اللہ عزوجل علیہا۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی ہی بڑی سعادت ہو خدائے عزوجل کی حمد کرنا ہے۔

۱۲۔ عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ھل للشکر حدٌ اذا فعلہ العبد کان شاکراً قال نعم قلت ما ھو قال یحمد اللہ علی کل نعمۃ علیہ فی اھل ومالٍ وان کان کل فیما انعم اللہ علیہ فی مالہ حق اداہ ومنہ قولہ عزوجل سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین ومنہ قولہ تعالیٰ رب انزلنی منزلاً مبارکا وانت خیر المنزلین وقولہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے۔ تو شکر گذار کہلائے۔ فرمایا ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا اللہ کی حمد کرے۔ ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال سے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو۔ یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے۔ پاک ہے۔ وہ اللہ جس نے چوپاؤں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو میں کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے۔ یا بار برداری کا کام لے تو خدا کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے۔ کہ یہ کہو۔ اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو نے اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا (یہ کہو) اے میرے پروردگار مجھے سچائی کے داخل ہونے کی جگہ داخل کر۔ اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا۔ یعنے ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے۔ اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳۔ عن معمر بن خلاد قال سمعت اباالحسن صلوات اللہ علیہ یقول من حمد اللہ علی النعمۃ فقد شکرہ وکان الحمد افضل من تلک النعمۃ

معمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جس نے حمد خدا کی۔ اس نے خدا کا شکر کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے۔

۱۴۔ عن صفوان الجمال عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لی ما انعم اللہ علی عبدٍ بنعمۃ صغرت او کبرت فقال الحمد للہ الا ادی شکرھا۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من انعم اللہ علیہ بنعمۃ فعرفہا بقلبہ فقد ادّیٰ شکرھا۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی۔ تو اس نے اس نعمت کا شکریہ ادا کیا۔

۱۶۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام ان الرجل منکم لیشرب الشربۃ من الماء فیوجب اللہ لہ بہا الجنۃ ثم قال انہ لیاخذ الاناء فیضعہ علی فیہ فیسمی ثم یشرب فینحیہ وھو یشتہیہ فیحمد اللہ ثم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف منہ کے قریب لائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا۔ اور جب منہ کے قریب لائے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پئے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے

یعودُ فیشرب ثم ینحیہ فیحمد اللہ ثم یعود فیشرب ثم ینحیہ فیحمد اللہ فیوجب اللہ عز وجل بھا لہ الجنۃ۔

پھر دوبارہ اٹھا اور تھوڑا سا پیئے۔ پھر الگ رکھ کر خدا کی حمد کرے۔ پھر اٹھا کر پئے اور خدا کی حمد کرے۔ تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔

۱۷۔ **عن** عمر بن یزید قال قلت لابی عبد اللہؑ انی سالت اللہ ان یرزقنی ولداً فرزقنی ولداً و سالتہ ان یرزقنی داراً فرزقنی وقد خفتُ ان یکون ذلک استدراجاً فقال اما واللہ مع الحمد فلا۔

عمر بن یزید نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے۔ اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر دے۔ اس نے مجھے گھر دیا۔ میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بنا پر تو نہیں دیا جا رہا۔ فرمایا اگر حمد خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں۔

۱۸۔ **عن** حماد بن عثمان قال خرج ابو عبد اللہؑ من المسجد وقد ضاعت دابتہ فقال لئن ردھا اللہ علیّ لاشکرن اللہ حق شکرہ قال فما لبث ان اتی بھا فقال الحمد للہ فقال لہ قائل جعلت فداک الیس قلت لاشکرن اللہ حق شکرہ فقال ابو عبد اللہ الم تسمعنی قلت الحمد للہ۔

حماد نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد سے برآمد ہوئے تو حضرت کا گھوڑا گم ہو گیا۔ فرمایا۔ اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مل گیا۔ حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے تو فرمایا تھا۔ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا۔ تم نے سنا نہیں میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹۔ **عن** ابی عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلعم اذا ورد علیہ امر یسرہ قال الحمد للہ علی ھذہ النعمۃ واذا ورد علیہ امر یغتم بہ قال الحمد للہ علی کل حال۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے رسول اللہ صلعم کو جب کسی امر سے مسرت حاصل ہوتی تھی۔ تو فرماتے تھے۔ اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا۔ تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال تقول ثلاث مرات اذا نظرت الی المبتلیٰ من غیر ان تسمعہ الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ ولو شاء فعل قال من قال ذلک لم یصبہ ذلک البلاء ابداً۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک یہ آواز پہنچائے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچا لیا جس میں تم مبتلا ہو۔ اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا۔ جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۱۔ **عن** ابی عبد اللہؑ قال ما من عبد یریٰ مبتلیٰ فیقول الحمد للہ الذی عدل عنی ما ابتلاک بہ و فضلنی علیک بالعافیۃ اللھم عافنی مما ابتلیتہ بہ الا لم یبتل بذلک البلاء

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو۔ اور بلحاظ صحت مجھے تم پر فضیلت دی خداوندا تو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے۔ تو وہ اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۲۔ عن ابی عبد الله قال اذا رأيت الرجل وقد ابتلى وانعم الله عليك فقل اللهم انى لا اسخر ولا افخر ولكن احمدك على عظيم نعمائك علىّ

فرمایا صادق آل محمدؑ نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو درآنحالیکہ تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو۔ تو کہو خداوندا میں نہ اس بیمار کا مذاق اُڑاتا ہوں۔ اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں۔ بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں۔ ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

۲۳۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله اذا رأيتم اهل البلاء فاحمدوا الله ولا تسمعوهم فان ذلك يحزنهم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو۔ تو بغیر ان کو سنائے کہو میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سنانے سے اُسے رنج پہنچے گا۔

۲۴۔ عن ابی عبد الله قال قال ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان فى سفر يسير على ناقة له اذ نزل فسجد خمس سجدات فلما ان ركب قالوا يا رسول الله انا رأيناك صنعت شيئاً لم تصنعه فقال نعم استقبلنى جبرئيلؑ فبشرنى ببشارات من الله عز وجل فسجدت لله شكراً لكل بشرى سجدة.

فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کئے جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ کیا جو پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبرئیل نے نازل ہو کر مجھے خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور ہر بشارت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال اذا ذكر احدكم نعمة الله عز وجل فليضع خده على التراب شكراً لله فان كان راكباً فلينزل فليضع خده على التراب وان لم يكن يقدر على النزول للشهرة فليضع خده على قربوسه وان لم يقدر فليضع خده على كفه ثم ليحمد الله على ما انعم عليه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیئے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ مٹی پر رکھے۔ اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے۔ اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کہ رافضی ایسا کرتے ہیں نہ اتر سکے تو چاہیئے کہ قربوس زین پر رخسارہ رکھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو۔ تو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجا لائے۔

۲۶۔ عن هشام ابن احمد قال كنت اسير مع ابى الحسن فى بعض اطراف المدينة اذ ثنى رجليه عن دابته فخر ساجداً فاطال واطال ثم رفع راسه وركب دابته فقلت جعلت فداك قد اطلت السجود فقال انى ذكرت نعمة انعم الله بها علىّ فاحببت ان اشكر ربى.

ہشام ابن احمر نے کہا کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا مدینہ کے ایک راستہ میں کہ آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدہ میں گئے۔ اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طول دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آ گئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں۔

۲۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فیما اوحی اللہ عزوجل الی موسیٰ یا موسیٰ اشکرنی حق شکری فقال یا رب وکیف اشکرک حق شکرک ولیس من شکر اشکرک بہ الا وانت انعمت بہ علی قال یا موسیٰ الآن شکرتنی حین علمت ان ذلک منی

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیسے تیرا پورا پورا شکر ادا کروں کیوں کہ تیرا شکر تو لازم ہر اس نعمت پر ہے۔ جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا۔ کہ یہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا اصبحت وامسیت فقل عشر مرات اللھم ما اصبحت بی من نعمۃ او عافیۃ فی دین او دنیا فمنک وحدک لا شریک لک لک الحمد ولک الشکر بھا علی یا رب حتی ترضی وبعد الرضا فانک اذا قلت اذا قلت ذلک کنت قد ادیت شکر ما انعم اللہ علیک فی ذالک الیوم و فی تلک اللیلۃ۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو دس بار کہو یا اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے۔ وہ اے وحدہ لاشریک ذات تیری طرف سے پائی ہے۔ تو نے تو اور ہمیشہ تو جو نعمت تو نے دی ہے۔ اس پر تیرا شکر تاکہ اے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا جیسا تو نے فرمایا ہے: میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا۔ جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹۔ عن ابی عبد اللہ قال قال نوح ؑ یقول ذالک اذا اصبح فسمی بذلک عبداً شکورا وقال قال رسول اللہ من صدق اللہ نجا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نوح ہر صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے۔ اسی لئے خدا نے ان کا نام بندہ شکر گذار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تصدیق کی نجات پائی۔

۳۰۔ قال سمعت علی بن الحسین علیہ السلام یقول ان اللہ یحب کل قلب حزین ویحب کل عبد شکور یقول اللہ تبارک وتعالیٰ لعبد من عبیدہ یوم القیامۃ اشکرت فلاناً فیقول بل شکرتک یا رب فیقول لم تشکرنی اذ لم تشکرہ ثم قال اشکرکم للہ اشکرکم للناس

فرمایا علی ابن الحسین ؑ نے کہ اللہ رنجیدہ دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے ایک بندہ سے کہے گا۔ تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا خدا کہے گا جب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

باب ۴۹
حسنِ خلق

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اکمل المومنین

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ از روئے ایمان سب سے زیادہ

ایمانا احسنهم خلقا

کامل وہ ہے جو از روئے خلق سب سے زیادہ اچھا ہو۔

۲۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال قال رسول اللہ مایوضع فی میزان امرئ یوم القیامۃ افضل من حسن الخلق۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اربع من کن فیہ کمل ایمانہ وان کان من قرنہ الی قدمہ ذنوبا لم ینقصہ ذلک وھو الصدق واداء الامانۃ والحیاء وحسن الخلق۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہ دیں گے۔ اور وہ چار صدق اداے امانت، حیا اور حسن خلق ہیں۔

۴۔ قال لی ابو عبد اللہ مایقدم المومن علی اللہ عزوجل بعمل بعد الفرائض احب الی اللہ تعالیٰ من ان یسع الناس بخلقہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان صاحب خلق الحسن لہ مثل اجر الصائم القائم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم اللیل روزہ دار کا ہے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اکثر ما تلج بہ امتی الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الخلق الحسن یمیث الخطیئۃ کما تمیث الشمس الجلید

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال البر وحسن الخلق یعمران الدیار ویزیدان فی الاعمار

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

۹۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اوحی اللہ تبارک وتعالیٰ الی بعض انبیاء علیھم السلام الخلق الحسن یمیث الخطیئۃ کما یمیث الشمس الجلید

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اسی طرح پگھلا دیتا ہے۔ جیسے سورج کو پالے۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ قال ھلک رجل علی عھد النبی فاتی الحفارین فاذا بھم لم یحفروا شیئا وشکوا ذلک الی رسول اللہ فقالوا یا رسول اللہ ما یعمل حدیدنا

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عہد نبی میں ایک شخص مر گیا۔ گورکن آئے لیکن قبر کھود نہ سکے انہوں نے رسول اللہ سے کہا۔ کہ زمین اتنی سخت ہے۔ کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ

فی الارض تکا نما ضرب بہ فی الصفا فقال ولما ان کان صاحبکم یحسن الخلق ایتونی بقدح من ماء فاتوہ بہ فادخل یدہ فیہ ثم رشہ علی الارض رشا ثم قال احفروا قال فحفر الفارون فکانما کان رملا یتہائل علیہم۔

۱۱۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الخلق منیحۃ یمنحہا اللہ عز وجل خلقہ فمنہ سجیۃ ومنہ نیۃ فقلت فایتہما افضل فقال صاحب السجیۃ ہو مجبول لا یستطیع غیرہ وصاحب النیۃ یصبر علی الطاعۃ تصبرا فہو افضلہما۔

۱۲۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی لیعطی العبد من الثواب علی حسن الخلق کما یعطی المجاہد فی سبیل اللہ یغدو علیہ ویروح

۱۳۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی اعار اعدائہ اخلاقا من اخلاق اولیاءہ لیعیش اولیاءہ مع اعدائہ فی دولاتہم۔
وفی روایۃ اخری لولا ذلک لما ترکوا اولیاء اللہ الا قتلوہ

۱۴ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا خالطت الناس فان استطعت ان لا تخالط احدا من الناس الا کانت یدک العلیا علیہ فافعل فان العبد یکون فیہ بعض التقصیر من العبادۃ ویکون لہ حسن خلق فیبلغہ اللہ بخلقہ درجۃ الصائم القائم

۱۵ **قال** لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا بحر حسن الخلق یسر ثم قال الا اخبرک بحدیث ما ہو فی ید احد من اہل المدینۃ قلت بلی قال بینا رسول

معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ہم پتھر پہ مار رہے تھے ہیں۔ فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسن خلق ہوتا۔ اور ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پہ چھڑکا مٹی ریت کی طرح بھربھری ہو گئی۔ اور گورکنوں نے آسانی سے قبر کھود لی۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے۔ فرمایا طبعی خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے غیر پر طاقت نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسن خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کو جہاد کیے یا شام کو۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لیے دیے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں
اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دئے جاتے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو۔ اور اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ہاتھ اونچا ہونا چاہیے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت، کم ہو اور خلق اچھا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم اللیل روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خوئی اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسی بات سناؤں جس کو اہل مدینہ نے نہیں سنا میں نے کہا ضرور فرمایا ایک دن

الله ذات يوم جالس في المسجد اذ جاءت جارية لبعض الانصار وهو قائم فاخذت بطرف ثوبه فقام لها النبي فلم تقل شيئا ولم يقل لها النبي شيئا حتى فعلت ذلك ثلاث مرات فقام لها النبي في الرابعة وهي خلفه فاخذت هدبة من ثوبه ثم رجعت فقال لها الناس فعل الله بك وفعل حبست رسول الله ثلاث مرات لا تقولين له شيئا ولا هو يقول لك شيئا ما كانت حاجتك اليه قالت ان لنا مريضا فارسلني اهلي لاخذ هدبة من ثوبه ليستشفي بها فلما اردت اخذها رآني فقام واستحييت منه ان آخذها وهو يراني واكره ان استامره في اخذها فاخذتها.

رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصار میں سے کسی کی کنیز آئی اور اس کا آقا کھڑا ہوا تھا۔ اس کنیز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑ لیا حضرت اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کنیز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا۔ اور نہ حضرت نے اس سے اس کنیز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا چوتھی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس نے لباس سے ایک ٹکڑا حضرت کے پیچھے جاکر کاٹ لیا لوگوں نے اس سے کہا تیرا برا ہو تو نے تین بار رسول کو پریشان کیا۔ نہ تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے آخر اس سے تیرا مقصد کیا تھا۔ اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے۔ گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ میں حصول شفا کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا کاٹ لوں جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں پس میں نے پس پشت جاکر اس طرح حاصل کیا۔

۱۶۔ عن ابی عبد الله قال قال رسول الله افاضلكم احسنكم اخلاقا الموطئون اكنافا الذين يألفون ويؤلفون وتوطأ رحالهم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ازروئے اخلاق سب سے بہتر ہیں۔ انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں۔ ان سے محبت رکھتے ہیں۔ اور وہ ان کو دوست رکھتے ہیں۔ اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں مہمانوں کے لئے جگہ ہے۔

۱۷۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال قال امير المومنين ع المومن مالوف ولا خير فيمن لا يالف ولا يولف

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے۔ اور نہ دوسرے اس سے

۱۸۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال ان حسن الخلق يبلغ صاحبه درجة الصائم القائم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم اللیل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

باب ۵۰

کشادہ روئی

۱۔ قال سمعت ابا عبد الله يقول قال رسول الله يا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے

بنی عبد المطلب انکم لن تسعوا الناس باموالکم فالقوهم بطلاقة الوجه وحسن البشر

اولاد عبدالمطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے لہذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملو۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال یا بنی هاشم۔

اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبدالمطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ثلاث من اتی الله بواحدة منهن اوجب الله له الجنة الانفاق من اقتار والبشر لجمیع العالم والانصاف من نفسه۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو۔ تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے محتاج کو دینا۔ سب سے بخندہ پیشانی ملنا۔ اور دوسرے کا جو حق اپنے اوپر ہو اسے دینا۔

۴۔ عن ابی جعفر ع قال اتی رسول الله رجل فقال یا رسول الله اوصنی فکان فیما اوصاه ان قال الق اخاك بوجه منبسط۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے منجملہ دیگر باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

۵۔ عن ابی عبد الله قال قلت له ما حد حسن الخلق قال تلین جناحك وتطیب كلامك وتلقی اخاك ببشر حسن۔

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حسن خلق کی حد کیا ہے۔ فرمایا ملاطفت ملنے والوں سے ان سے خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۶۔ عن ابی عبد الله ع قال صنائع المعروف وحسن البشر یکسبان المحبة ویدخلان الجنة والبخل وعبوس الوجه یبعدان من الله ویدخلان النار۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا محبت کو کھینچتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور بخل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں۔ اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

۷۔ عن ابی الحسن موسی قال قال رسول الله حسن البشر یذهب بالسخیمة۔

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی کینہ کو دل سے دور کرتی ہے۔

باب ۵۱

صدق اور ادائے امانت

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله عز وجل لم یبعث نبیاً الا بصدق الحدیث واداء

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا۔ مگر بات کی سچائی اور ہر نیک وبد کی امانت کو ادا کرنے

الامانة الی البر والفاجر۔

کے ساتھ۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تغتروا بصلوتهم ولا بصیامهم فان الرجل ربما لهج بالصلاة والصوم حتی لو ترکه استوحش ولکن اختبروهم عند صدق الحدیث واداء الامانة۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ انسان نماز اور روزہ کا بعض اوقات ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزماؤ گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت میں۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من صدق لسانه زکی عمله۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے۔

۴۔ عن عمرو بن ابی المقدام قال قال لی ابو جعفر فی اول دخلة دخلت علیه تعلموا الصدق قبل الحدیث۔

راوی نے کہا فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آداب گفتار حاصل کرنے آیا پہلے صدق بیانی حاصل کرو۔

۵۔ قال قلت لابی عبد الله علیه السلام عبد الله بن ابی یعفور یقرئک السلام قال وعلیه السلام وعلیک اذا اتیت عبد الله فاقراه السلام وقل له ان جعفر بن محمد یقول لک انظر ما بلغ به علی عند رسول الله فالزمه فان علیاً انما بلغ ما بلغ به عند رسول الله بصدق الحدیث واداء الامانة

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبداللہ بن یعفور نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو۔ جب تم عبداللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا۔ اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا۔ اور اس کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرنا ہے۔

۶۔ قال ابو عبد الله علیه السلام یا فضیل ان الصادق اول من یصدقه الله عز وجل یعلم انه صادق وتصدقه نفسه تعلم انه صادق۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے وہ صادق کے صدق کو جانتا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال انما سمی اسمٰعیل صادق الوعد لانه وعد رجلاً فی مکانٍ فانتظره فی ذلک المکان سنة فسماه الله عز وجل صادق الوعد ثم قال ان الرجل اتاه بعد ذلک فقال له اسماعیل مازلت منتظراً لک۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کا نام اس لئے صادق الوعد ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الوعد فرمایا۔ جب وہ شخص آیا۔ تو حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

۸۔ عن الربیع بن سعد قال قال لی ابو جعفر علیه السلام یا ربیع ان الرجل لیصدق حتی

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع انسان راست گوئی کرتے کرتے تا اینکہ اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے یعنی نقل

یکتبہ اللہ صدیقا۔

راست گوئی زبان دلیل ہے دعوئے ایمان کی صداقت پر

۹۔ قال سمعت اباعبداللہ یقول ان العبد لیصدق حتی یکتب عند اللہ من الصدیقین ویکذب حتی یکتب عند اللہ من الکاذبین فاذا صدق قال اللہ عزوجل صدق وبر واذا کذب قال اللہ عزوجل کذب وفجر۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اسے راست گوؤں میں لکھتا ہے۔ اور جھوٹے کو جھوٹ گوئیوں میں لکھتا ہے سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور فاسق ہوا۔

۱۰۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کونوا دعاۃ الناس بالخیر بغیر السنتکم لیروا منکم الاجتہاد والصدق والورع۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ۔ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

۱۱۔ قال ابوعبداللہ علیہ السلام من صدق لسانہ زکی عملہ ومن حسنت نیتہ زید فی رزقہ ومن حسن برہ باھل بیتہ مد لہ فی عمرہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے۔ اس کا عمل پاک صاف ہے۔ اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا۔ اور جس کی نیکی صحیح ہوگی۔ اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عمر زیادہ ہوجائے گی۔

۱۲۔ قال ابوعبداللہ لاتنظروا الی طول رکوع الرجل وسجودہ فان ذلک شئ اعتادہ فلو ترکہ استوحش لذلک ولکن انظروا الی صدق حدیثہ واداء امانتہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طول رکوع و سجود کو نہ دیکھو۔ کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہوگئی ہے اگر اس کو ترک کردے تو اسے وحشت ہوگی۔ بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔

باب ۵۲

حیا

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا و رسول سے شرم کرنا ایمان کی ایک قسم ہے۔ اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے۔ لہذا ایمان والا جنتی ہے۔ کیوں کہ صفت بدون موصوف نہ ہوگی۔

۲۔ قال ابوعبداللہ علیہ السلام الحیاء والعفاف والعی اعنی عی اللسان لاعی القلب من الایمان

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حیا۔ پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا، اور دل کو کند نہ بنانا یہ تینوں باتیں علامات ایمان

سے ہیں۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ قال من رق وجهه رق علمه

فرمایا جو تنگ دلی اور حیا کرتا ہے۔ معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلب علم اور اظہار حق میں حیا نہ کرنی چاہیے۔

۴۔ عن احدهما علیهما السلام الحیاء والایمان مقرونان فی قرن فاذا ذهب احدهما تبعه صاحبه۔

فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں۔ اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے جائے گا۔

۵ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال لا ایمان لمن لا حیاء له۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ ع قال قال رسول اللہ ص الحیاء حیاءان حیاء عقل وحیاء حمق فحیاء العقل هو العلم وحیاء الحمق هو الجهل

فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیائے عقل وحیائے حمق۔ حیائے عقل ہے اور حیائے حمق جہالت

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم اربع من کن فیه وکان من قرنه الی قدمه ذنوباً بدلها اللہ حسنات الصدق والحیاء وحسن الخلق والشکر

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، چار چیزیں ایسی ہیں، کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے۔ اور وہ چار یہ ہیں: صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

باب ۵۳

عفو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیه قال قال رسول اللہ فی خطبته الا اخبرکم بخیر خلائق الدنیا والاخرة العفو عمن ظلمك وتصل من قطعك والاحسان الی من اساء الیك واعطاء من حرمك۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے۔ صلہ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے۔ احسان کرے۔ اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

۲۔ قال قال رسول اللہ الا ادلکم علی خیر اخلاق

فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین

الدنیا والاخرۃ تصل من قطعک وتعطی من حرمک وتعفو عمن ظلمک

اخلاق والا کون ہے صلہ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے۔ اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

۳۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام ثلاث من مکارم الدنیا والاخرۃ تعفو عمن ظلمک وتصل من قطعک وتحلم اذا جھل علیک

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو۔ جو تم سے قطع رحم کرے۔ اس سے صلہ رحم کرو۔ جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

۴۔ عن علی بن الحسین علیھما السلام قال سمعتہ یقول اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ تبارک وتعالٰی الاولین والاخرین فی صعید واحد ثم ینادی مناد این اھل الفضل قال فیقوم عنق الناس فتلقاھم الملائکہ فیقولون وما کان فضلکم فیقولون کنا نصل من قطعنا ونعطی من حرمنا ونعفو عمن ظلمنا قال فقال لھم صدقتم ادخلوا الجنۃ۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت علی بن الحسین سے سُنا۔ کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا۔ ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں صاحبان فضل یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے۔ تمہاری فضیلت کیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلہ رحم کیا۔ محروم کرنے والوں پر بخشش کی۔ اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے۔ تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۵۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ ص علیکم بالعفو فان العفو لا یزید العبد الا عزاً فتعافوا یعزکم اللہ

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عفو کو لازم قرار دو۔ وہ بندہ کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔ اگر عفو کرو گے تو اللہ عزت دے گا۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الندامۃ علی العفو افضل وایسر من الندامۃ علی العقوبۃ۔

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے۔ اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

۷۔ عن معتب قال کان ابوالحسن موسٰی علیہ السلام فی حایط لہ یصرم فنظرت الی غلام لہ قد اخذ کارۃ من تمر فرمی بھا وراء الحائط فاتیتہ واخذتہ وذھبت بہ الیہ فقلت جعلت فداک انی وجدت ھذا وھذہ الکارۃ فقال للغلام فلان قال لبیک قال اتجوع قال لا یا سیدی قال فتعری قال لا یا سیدی قال فلای شیٔ اخذت ھذہ قال

معتب سے مروی ہے کہ امام موسٰی کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرمہ کا تھا آپ اس میں خرمے جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا۔ کہ اس نے خرموں کا ایک خوشہ لے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا۔ اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا

اشتهیت ذلک قال اذهب فهی لک وقال خلّوا عنه

کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ تو ہی لے لے۔ اور مجھ سے فرمایا اسے چھوڑ دو۔

۸۔ قال سمعت ابا الحسن علیه یقول ما التقت فئتان قط الا نصر اعظمهما عفواً

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دو لشکر جب مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہوگی۔ جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر بخشش کرتا ہے اور خلق و مدارا پیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان رسول الله اتی بالیهودیة التی سمّت الشاة للنبی فقال لها ما حملکِ علی ما صنعتِ فقالت قلت اِن کان نبیاً لم یضرّه وان کان ملکاً ارحتُ الناس منه قال فعفا عنها

فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ جس یہودیہ نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسولِ خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان نہ دے گا۔ اور اگر بادشاہ ہیں۔ تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جا میں نے معاف کیا۔

۱۰۔ عن ابی جعفر قال ثلاث لا یزید الله بهن المرء المسلم الا عزاً الصفح عمن ظلمه واعطاء من حرمه والصلة لمن قطعه

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے۔ اول درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے تیسرے صلہ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

باب ۵۴

غصّہ کا پینا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی بن الحسین علیهما السلام یقول ما اُحب ان لی بذل نفسی حمر النعم وما تجرعت جرعةً احب اِلیّ من جرعة غیظ لا اکافی بها صاحبها۔

فرمایا حضرت علی ابن الحسینؑ نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی پینا میرے نزدیک غصہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں۔ جس پر غصہ آئے تو بدلہ میں اس سے نیکی کروں۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال نعم الجرعة الغیظ لمن صبر علیها فان عظیم الاجر لمن عظیم البلاء وما احب الله قوماً اِلا ابتلاهم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے۔ اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے۔ خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔

۳۔ عن ابی الحسن الاول قال اصبر علی اعداء النعم فانك لن تكافی من عصا الله فیك بافضل من ان تطیع الله فیه.

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیوں کہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اس سے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں لے سکتے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرفتار کر دے گا۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال كظم الغیظ علی العدو فی دولاتهم تقیه حزم لمن اخذ به وتحرز من التعرض للبلاء فی الدنیا ومعاندة الاعداء فی دولاتهم ومماظتهم فی غیر تقیه ترك امر الله فجاملوا الناس یسمن ذلك لكم عندهم ولا تعادوهم فتحملوهم علی رقابكم فتذلوا.

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو۔ ان کے مظالم پر غصہ کا پینا احتیاطی تقیہ ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار بلا ہوا ہو اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے صاحبان حکومت دشمنوں کی دشمنی سے بچنے کے لئے ہو اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تقیہ کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے میانہ روی کے ساتھ سلوک کرو تا کہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

۵۔ قال قال ابو عبد الله علیه السلام ما من عبد كظم غیظاً الا زاده الله عزوجل عزاً فی الدنیا والاخرة وقد قال الله تعالی والكاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین واثابه الله مكان غیظه ذلك.

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے۔ اور خدا نے فرمایا ہے "وہ (صاحبان ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان جنت میں دیتا ہے)

۶۔ قال حدثنی من سمع ابا عبد الله یقول من كظم غیظاً ولو شاء ان یمضیه امضاه املا الله قلبه یوم القیامة رضاه

راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا درانحالیکہ وہ اس کو جاری کر سکتا تھا۔ تو روز قیامت خدا اس کے دل کو اپنی مرضی سے پُر کر دے گا۔

۷۔ عن ابی جعفر قال من كظم غیظاً وهو یقدر علی امضائه حشا الله قلبه امناً وایماناً یوم القیامة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا درانحالیکہ وہ اس کو ظاہر کر سکتا تھا۔ تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کر دے گا۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال لی یا زید اصبر علی اعداء النعم فانك لن تكافی

زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے زید نعمت کے دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو۔ خدا کے دشمن

من عصا الله فيك بافضل من ان تطيع الله فيه يا زيد ان الله اصطفى الاسلام واختاره فاحسنوا صحبته بالسخاء وحسن الخلق

بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سخا اور حسن خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹ عن علی بن الحسین علیه السلام قال قال رسول الله من احب السبیل الی الله عزوجل جرعتان جرعة غیظ تردھا بحلم وجرعة مصیبة تردھا بصبر

فرمایا علی بن الحسینؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو راہ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں۔ ایک گھونٹ غصہ کا ہے جس میں حلم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰ عن ابی جعفرؑ قال قال لی ابی یا بنیّ ما من شیء اقر لعین ابیك من جرعة غیظ عاقبتها صبر وما من شیء یسرنی ان لی بذل نفسی حمر النعم

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی۔ کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی۔ کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچالوں

۱۱ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اصبروا علی اعداء النعم فانك لن تكافی من عصا الله فيك بافضل من ان تطيع الله فيه.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نعمت کے دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے۔ کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے لے گا۔

۱۲ عن علیؑ بن الحسین علیه السلام قال ما احب ان لی بذل نفسی حمر النعم وما تجرعت من جرعة احب الی من جرعة غیظ لا اکافی بها صاحبها.

۱۳ قال ابو عبد الله علیه السلام ما من جرعة یتجرعها العبد احب الی الله عزوجل من جرعة غیظ یتجرعها عند ترددها فی قلبه اما بصبر واما بحلم.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو دور کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

باب ۵۵

حلم

۱۔ قال سمعت الرضا یقول لا یکون الرجل عابداً

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا

حتی یکون حلیماً وان الرجل کان اذا تعبد فی بنی اسرائیل لم یعد عابداً حتی یصمت قبل ذلک عشر سنین۔

بغیر حلم کے بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا۔ لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین عبادت سمجھا جاتا تھا)

۲۔ **عن** ابی حمزة قال المومن خلط عمله بالحلم یجلس لیعلم وینطق لیفهم لا یحدث امانته الاصدقاء ولا یکتم شهادته الاعداء ولا یفعل شیئاً من الحق ریاء ان زکی خاف مما یقولون واستغفر الله مما لا یعلمون لا یغره قول من جهله ویخشی احصاء ما قد عمله

فرمایا ابو حمزہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہما السلام سے ہیں، جو مومن صاحب حلم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں، اور امر حق میں ریا کو دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے۔ اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے۔ اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں اس کی بات سے فریب نہیں کھاتا۔ اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ **عن** ابی جعفر قال کان علی بن الحسین علیهما السلام یقول انه لیعجبنی الرجل ان یدرکه حلمه عند غضبه

فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ جو وقت غضب حلم سے کام لے۔

۴۔ **عن** ابی جعفر قال ان الله عزوجل یحب الحیی الحلیم۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دوست رکھتا ہے صاحب حیا حلیم کو۔

۵۔ **عن** ابی عبد الله قال قال رسول الله ما اعز الله بجهل قط ولا اذل بحلم قط

حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی، اور حلیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

۶۔ **قال** ابو عبد الله کفی بالحلم ناصراً وقال اذا لم تکن حلیماً فتحلم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حلم جیسا ناصر تیرے لئے کافی ہے۔ اور اگر تو حلیم نہیں ہے تو حلیم بن

۷۔ **عن** حفص ابن ابی عائشة قال بعث ابو عبد الله علیه السلام غلاماً له فی حاجة فابطاء فخرج ابو عبد الله علی اثره لما ابطاء فوجده نائماً فجلس عند راسه یروحه حتی انتبه فلما تنبه قال له ابو عبد الله یا فلان والله ما ذلک لک تنام اللیل والنهار لک اللیل ولنا منک النهار۔

حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا۔ جب وہ دیر تک نہ آیا۔ تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے۔ آپ نے اس کے سرہانے بیٹھ کر پنکھا جھلنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا۔ تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زیبا نہیں۔ رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸۔ **عن** ابی جعفر قال قال رسول الله ان الله یحب الحیی الحلیم العفیف المتعفف۔

فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحب حیا حلیم کو جو عفیف ہو۔ اور اپنے کو برائیوں سے بچائے

۹۔ **عن** ابی عبد الله قال اذا وقع بین رجلین منازعة نزل ملکان فیقولان للسفیه منهما قلت وقلت وانت اهل لما قلت ستجزی بما قلت ویقولان للحلیم منهما صبرت وحلمت سیغفر الله لک ان اتممت ذلک قال فان رد الحلیم علیه ارتفع الملکان

فرمایا صادق آل محمد نے جب دو شخصوں کے نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی۔ اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا۔ اور ان میں جو حلیم ہے۔ اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا۔ اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

باب ۵۶

حفظ لسان و خموشی

۱۔ **قال** ابو الحسن الرضا من علامات الفقه العلم والحلم والصمت ان الصمت باب من ابواب الحکمة ان الصمت یکسب المحبة انه دلیل علی کل خیر۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت علم و حلم و خموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے۔ اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

۲۔ **عن** ابی حمزة قال سمعت اباجعفرؑ یقول انما شیعتنا الخرس۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

۳۔ **عن** ابی حلی الجوانی قال شهدت اباعبد الله وهو یقول لمولیٰ له یقول له سالم ووضع یده علی شفتیه یا سالم احفظ لسانک تسلم ولا تحمل الناس علی رقابنا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درانحالیکہ آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا۔ اے سالم اپنی زبان کو روک صحیح و سالم رہے گا۔ لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر۔

۴۔ **عن** عثمان بن عیسی قال حضرت ابا الحسن صلوٰت الله علیه وقال له رجل اوصنی فقال له احفظ لسانک تعز ولا تمکن الناس من قیادک

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درانحالیکہ ایک شخص آپ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ ذلت کے ساتھ تجھے

فتدل لی رقبتک۔

کھینچے پھریں گے۔ یعنی تیری بات کی گرفت کر کے تجھے ذلیل کریں گے۔

۵۔ قال ابو عبد اللہ قال رسول اللہ لرجل اتاہ الا ادلک علی امر یدخلک اللہ بہ الجنۃ قال بلی یا رسول اللہ قال انل مما انالک اللہ قال فان کنت احوج ممن انیلہ قال فانصر المظلوم قال وان کنت اضعف ممن انصرہ قال فاصنع للاخرق یعنی اشر علیہ قال ان کنت اخرق ممن اصنع لہ قال فاصمت لسانک الامن خیر اما یسرک ان تکون فیک خصلۃ من ھذہ الخصال تجرک الی الجنۃ۔

فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں، کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا جو خدا نے تجھے دیا ہے۔ تو اسے دوسروں کو دے۔ اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر اس نے کہا۔ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کر سکوں۔ فرمایا تو جو کم فہم ہو۔ اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں۔ تو فرمایا تو امر خیر کے سوا اور ہر بات میں خموش رہ اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی۔ تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ ع قال لقمان لابنہ یا بنی ان کنت زعمت ان الکلام من فضۃ فان السکوت من ذھب۔

فرمایا ابو جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تمہارے گمان میں کلام چاندی ہے۔ تو خموشی سونا ہے

۷۔ قال رسول اللہ صلعم امسک لسانک فانھا صدقۃ تصدق بھا علی نفسک ثم قال ولا یعرف عبد حقیقۃ الایمان حتی یخزن من لسانہ

رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو۔ کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعث رد بلا۔ پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جان سکتا۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل الم تر الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم یعنی کفوا السنتکم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق کیا تم نے نہیں دیکھا، ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا۔ تم اپنے ہاتھ روک لو۔ یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹۔ قال قال رسول اللہ صلعم نجاۃ المومن فی حفظ لسانہ۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے روکنے میں ہے۔

۱۰۔ کان ابوذر رضی اللہ عنہ یقول یا مبتغی العلم ان ھذا اللسان مفتاح خیر ومفتاح شر فاختم علی لسانک کما تختم علی ذھبک وورقک۔

ابو ذر نے فرمایا۔ اے علم کے جویا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مُہر لگا جیسے سونے اور کاغذ پر لگاتا ہے۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان المسیح یقول لا تکثروا الکلام فی غیر ذکر اللہ فان الذین یکثرون

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسیح نے فرمایا بے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام ذکرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں

الکلام فی غیر ذکر الله قاسیة قلوبهم ولکن لا یعلمون

ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام ما من یوم الا وکل عضو من الاعضاء الجسد یکفر اللسان یقول نشدتک الله ان نعذب فیك۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جسم کا ہر ایک عضو زبان کو کافر بناتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے ہم عذاب دئے جائیں گے۔

۱۳۔ **عن** علی بن الحسین علیهما السلام قال ان لسان ابن آدم یشرف علی جمیع جوارحه کل صباح فیقول کیف اصبحتم فیقولون بخیر ان ترکتنا ویقولون الله الله فینا ویناشدونه ویقولون انما نثاب ونعاقب بك

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضا سے ہر صبح کو پوچھتی ہے۔ تم نے کس حالت میں بسر کی وہ کہتے ہیں اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

۱۴۔ **قال** جاء رجل الی النبی فقال یا رسول الله اوصنی قال احفظ لسانك ویحك وهل یکب الناس علی مناخرهم فی النار الا حصائد السنتهم

ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجیے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے نتیجہ میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۵۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من لم یحسب کلامه من عمله کثرت خطایاه وحضر عذابه

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا۔ یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بکواس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود رہتا ہے۔

۱۶۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله یعذب الله اللسان بعذاب لا یعذب به شیئاً من الجوارح فیقول ای رب عذبتنی بعذاب لم تعذب به شیئاً فیقال له خرجت منك کلمة فبلغت مشارق الارض ومغاربها فسفك بها الدم الحرام وانتهب بها المال الحرام وانتهك بها الفرج الحرام وعزتی وجلالی لاعذبنك بعذاب لا اعذب به شیئاً من جوارحك

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا زبان کو وہ عذاب دے گا۔ جو عذاب اعضا میں سے کسی کو نہ دے گا۔ زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا۔ کہا جائے گا۔ تو نے ایسے کلمات نکالے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بے گناہوں کے خون بہائے گئے۔ لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا۔ اور ناجائز شرمگاہوں سے زنا کیا گیا۔ اور اپنے عزت وجلال کی قسم میں تجھ کو وہ عذاب دوں گا۔ جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دوں گا۔

۱۷۔ **وبهذا** الاسناد قال قال رسول الله ان کان فی شیء شوم ففی اللسان۔

رسول اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدبختی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸۔ عن الوشاء قال سمعت الرضا یقول کان الرجل من بنی اسرائیل اذا اراد العبادة صمت قبل ذلک عشر سنین۔

راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت کرتا تھا۔ تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹۔ عن جعفر ابن ابراهیم قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول قال رسول الله من رای موضع کلامه من عمله قل کلامه الا فیما یعنیه

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے۔ وہ کم بولتا ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنے ذکر خدا۔

۲۰۔ عن ابی عبد الله ؑ قال فی حکمة ال داود علی العاقل ان یکون عارفا بزمانه مقبلاً علی شانه حافظاً للسانه

فرمایا حضرت ابو عبداللہؑ نے کہ اولاد داؤد کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانہ کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے۔ اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱۔ عن ابی عبد الله ؑ قال لایزال العبد المومن یکتب محسناً ما دام ساکتاً فاذا تکلم کتب محسناً او مسیئاً۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے۔ جب تک بندہ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے۔ اور جب بولتا ہے۔ تو پھر یا نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

باب ۵۷

مدارات

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله ثلاث من لم یکن فیه لم یتم له عمل ورع یحجزه عن معاصی الله وخلق یداری به الناس وحلم یرد به جهل الجاهل

رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا پرہیزگاری۔ جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رُکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے بمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو رد کیا جائے۔

۲۔ قال سمعت جعفراً ؑ یقول جاء جبرئیل الی النبی فقال یا محمد ربک یقرئک السلام و یقول لک دار خلقی

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا آپ کا رب سلام کہتا ہے۔ کہ تم میری مخلوق سے بمدارات پیش آؤ۔

۳۔ عن ابی جعفر قال فی التوراة مکتوب فیما ناجی الله عزوجل به موسی بن عمران یا موسیٰ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں جو مناجات کو موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا اسے موسیٰ کہ میرے راز کو

اکتم مکتوم سری فی سریرتک واظہر فی علانیتک المداراۃ عنی لعدوی وعدوک من خلقی ولا تستسب لی عندھم باظہار مکتوم سری فتشرک عدوک وعدوی فی سبتی۔

اپنے دل میں چھپائے رہو اور ظاہر کرو۔ میری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو۔ میرے رازہائے سربستہ کو ظاہر کرکے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ گے یعنی اگر فرعون اور اس کے لشکر والے تم سے پوچھیں مابال القرون الاولیٰ (ہمارے باپ دادا جو مر گئے بتاؤ ان کا کیا حال ہے) تو ان کے جواب میں کہو کہ اس کا علم اللہ کو ہے۔ یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں۔ کیوں کہ یہ ان کو برا لگے گا۔ اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امرنی ربی بمداراۃ الناس کما امرنی باداء الفرائض

فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ بخلق و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے فرائض کا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ ؑ قال قال رسول اللہ مداراۃ الناس نصف الایمان والرفق بھم نصف العیش ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام خالطوا الابرار سراً وخالطوا الفجار جھاراً ولا تمیلوا علیھم فیظلموکم فانہ سیاتی علیکم زمان لا ینجو فیہ من ذوی الدین الا من ظنوا انہ ابلہ وصبر نفسہ علیٰ ان یقال لہ انہ ابلہ لا عقل لہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا لوگوں سے بمداراۃ پیش آنا نصف ایمان ہے۔ اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش۔ پھر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ نیکوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے۔ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے۔ جن کو بے وقوف اور کودن سمجھا جائے گا پس صبر کرو اس پر کہ لوگ کہیں یہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

۶۔ عن حذیفہ بن منصور قال سمعت ابا عبد اللہ یقول ان قوماً من الناس قلت مداراتھم للناس فالقوا من قریش وایم اللہ ما کان باحسابھم بأس وان قوماً من غیر قریش حسنت مداراتھم فالحقوا بالبیت الرفیع قال ثم قال من کف یدہ عن الناس فانما یکف عنھم یداً واحدۃ ویکفون عنہ ایدی کثیرۃ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں سے مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں۔ اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا (مگر چونکہ انھوں نے برا برتاؤ کیا لہٰذا وہ ائمہ ضلالت کے پنجہ میں پھنس گئے) اور چونکہ غیر قریش بخلق و مدارا پیش آئے۔ لہٰذا وہ خانوادہ گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر فرمایا جو شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ رکنے سے بہت سے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

باب ۵۸

رفق

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام ان لکل شیء قفلاً وقفل الایمان الرفق۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل مہربانی اور نرم دلی ہے۔ (جو شیطان کے داخلہ کو روکنے والا ہے)

۲۔ قال ابو جعفر من قسم لہ الرفق قسم لہ الایمان۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ ع قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ رفیق یحب الرفق فمن رفقہ بعبادتہ تسلیلہ اضغانھم ومضادتہم لہواھم وقلوبہم ومن رفقہ بہم انہ یدعہم علی الامر یرید ازالتہم عنہ کیلا یلقی عری الایمان ومثاقلتہ جملۃ واحدۃ فیضعفوا فاذا اراد ذلک نسخ الامر بالاخر فصار منسوخاً

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ آہستگی اور ہموارکاری والا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔ جو اس کی عبادت تدریجاً کرتا ہے۔ تو لوگوں کے کینے اس سے الگ کر دیتا ہے اور ان کی بدخواہشوں اور دلوں کو روک دیتا ہے اور اپنے بندوں کے ساتھ اس کی مہربانی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے مکلف کو علیحدہ کر دیتا ہے۔ اس امر سے جس سے وہ ان کو الگ رکھنا چاہتا ہے تاکہ ایمان کی بہت سی پابندیاں اور اس کا بھاری بوجھ ایک بار ہی ان پر نہ آپڑے جس سے وہ کمزور پڑ جائیں۔ جب وہ اس امر کا ارادہ کرتا ہے۔ تو ایک حکم کو دوسرے سے منسوخ کر دیتا ہے۔

۴۔ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے۔ اور مہربان بندہ کو وہ کچھ دیتا ہے۔ جو تند مزاج کو نہیں دیتا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ الرفق یمن والخرق شوم

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ مہربانی برکت ہے اور سختی پسندی نحوست ہے۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان الرفق لم یوضع علی شیء الا زانہ ولا نزع من شیء الا شانہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جہاں نرمی اور مہربانی کسی امر میں ہوتی ہے خدا اسے زینت دیتا ہے۔ اور جہاں نہیں پائی جاتی اسے زشت قرار دیتا ہے۔

۷۔ قال النبی ان فی الرفق الزیادۃ والبرکۃ

رسول اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے

ومن یحرم الرفق یحرم الخیر۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ما زوی الرفق عن اھل بیت الا زوی عنھم الخیر۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ قال ایما اھل بیت اعطوا حظھم من الرفق فقد وسع اللہ علیھم فی الرزق والرفق فی تقدیر المعیشۃ خیر من السعۃ فی المال والرفق لا یعجز عنہ شیء والتبذیر لا یبقی معہ شیء ان اللہ عزوجل رفیق یحب الرفق۔

۱۰۔ عن ابی الحسن ع قال قال لی وجری بینی وبین رجل من القوم کلام فقال لی ارفق بھم فان کفر احدھم فی غضبہ ولا خیر فیمن کان کفرہ فی غضبہ۔

۱۱۔ عن ابی الحسن موسیٰ قال الرفق نصف العیش

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ ع قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب الرفق ویعین علیہ فاذا رکبتم الدواب العجف فانزلوھا منازلھا فان کانت الارض مجدبۃ فانجوا عنھا وان کانت مخصبۃ فانزلوھا منازلھا۔

۱۳۔ عن ابی جعفر ع قال قال رسول اللہ لو کان الرفق خلقاً یُری ما کان مما خلق اللہ شیء احسن منہ

۱۴۔ عن احدھما علیھما السلام قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ومن رفقہ بکم تسلیل اضغانکم ومضادۃ قلوبکم وانہ لیرید تحویل العبد عن

اور جو اُس سے محروم ہے وہ خیر سے محروم ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں خیر بھی نہیں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن گھر والوں کو خرچ میں ہمواری اور میانہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے۔ اور رفق کمی مال کی صورت میں بہتر ہوتا ہے۔ بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور ہمواری اور میانہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے۔ اور رفق کو دوست رکھتا ہے

راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمہ کفر کہے۔

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میانہ روی آدھا عیش ہے

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی کو دوست رکھتا ہے۔ اور رفق والے کی مدد کرتا ہے۔ اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو۔ تو چاشت اور نماز کے وقت اس پر سے اتر پڑو اگر زمین بے آب و گیاہ ہو تو اسے طے کر جاؤ۔ اور اگر سبزہ زار ہو تو وہاں اُتر کر نماز پڑھو۔ اور اپنی ضروریات پوری کرو۔ چوپایہ بھی وہاں گھاس کھائے گا۔ اور کچھ دیر اسے آرام مل جائیگا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا۔ تو مخلوقات الٰہی میں کوئی اس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق نے اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے۔ اور جس بنا پر تم میں سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ خواہش

الامر فیترکہ علیہ حتی یحولہ بالناسخ کراھیۃ تثاقل الحق علیہ۔

نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا ناسخ لا کر منسوخ کر دیتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

۱۵۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ما اصطحب اثنان الا کان اعظمھما اجراً واحبھما الی اللہ عزوجل ارفقھما بصاحبہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں۔ تو ان دونوں میں از روئے اجر اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا۔ جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

۱۶۔قال سمعت ابا عبد اللہ یقول من کان رفیقاً فی امرہ نال ما یرید من الناس۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص صاحب رفق ہے وہ لوگوں سے جو پانے کا ارادہ کرے گا پالے گا۔

باب ۴۹

تواضع

۱۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ارسل النجاشی الی جعفر بن ابی طالب واصحابہ فدخلوا علیہ وھو فی بیت لہ جالس علی التراب وعلیہ خلقان الثیاب قال فقال جعفر فاشفقنا منہ حین رایناہ علی تلک الحال فلما رای ما بنا وتغیر وجوھنا قال الحمد للہ الذی نصر محمداً واقر عینہ الا ابشرکم فقلت بلی ایھا الملک فقال انہ جاءنی الساعۃ من نحو ارضکم عین من عیونی ھناک فاخبرنی ان اللہ عزوجل قد نصر نبیہ محمداً واھلک عدوہ واسر فلان وفلان وفلان التقوا بواد یقال لہ بدر کثیر الاراک لکانی انظر الیہ حیث کنت ارعی لسیدی ھناک وھو رجل من بنی ضمرۃ فقال لہ جعفر ایھا الملک فمالی اراک جالساً علی التراب وعلیک ھذہ الخلقان فقال لہ یا جعفر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو بلا بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں خاک پر بیٹھا ہے۔ اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے جب اس نے ہمارے چہروں سے تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے محمدؐ کی نصرت کی اور اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا کیا میں خوشخبری سناؤں میں نے کہا ضرور اے بادشاہ اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے۔ جو وہاں رہتا ہے۔ اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد کی۔ ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ اور فلاں فلاں نامور قریش قید کر لیے گئے۔ یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا۔ جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں۔ گویا میں اپنے کو اس وقت وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بنی ضمرہ

انما نجد فیما انزل اللہ علی عیسیٰ ان من حق اللہ علیٰ عبادہ ان یحدثوا لہ تواضعاً عند ما یحدث فلما احدث اللہ عزوجل لی نعمۃ بمحمد احدثت للہ ھذا التواضع فلما بلغ النبی قال لاصحابہ ان الصدقۃ تزید صاحبھا کثرۃ فتصدقوا یرحمکم اللہ وان التواضع یزید صاحبہ رفعۃ فتواضعوا یرفعکم اللہ وان العفو یزید صاحبہ عزاً فاعفوا یعزکم اللہ

سے تھا۔ اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نجاشی کا باپ بادشاہ تھا۔ اور نجاشی کے چچا کے ۱۲ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا۔ اور نجاشی کو غلام بنا کر بنی ضمرہ کے ایک تاجر کے ہاتھ فروخت کر دیا جو اسے حجاز لے آیا۔ اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی چونکہ نجاشی کے چچا زاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہٰذا لوگ حجاز آئے اور نجاشی کو حبش لیجا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمایئے آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں۔ جب خدا نے مجھے محمدؐ جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع وانکساری سے بات کیوں نہ کروں۔ یہ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ہے۔ جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے فرمایا صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے۔ لہٰذا تواضع اختیار کرو۔ خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا۔ اور عفو کرنا عزت کو بڑھاتا ہے۔ پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان فی السماء ملکین موکلین بالعباد فمن تواضع للہ رفعاہ ومن تکبر وضعاہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موکل ہیں۔ جو کوئی قربۃً الی اللہ تواضع کرتا ہے۔ اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں۔ اور جو تکبر کرتا ہے۔ اُسے گرا دیتے ہیں۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال افطر رسول اللہ عشیۃ خمیس فی مسجد قبا فقال ھل من شراب فاتاہ اوس بن خولی الانصاری بعس مخیض بعسل فلما وضعہ علیٰ فیہ نحاہ ثم قال شرابان یکتفی باحدھما من صاحبہ ولا اشربہ ولا احرمہ ولکن تواضع للہ فان من تواضع رفعہ ومن تکبر خفضہ اللہ ومن اقتصد فی معیشتہ رزقہ اللہ ومن بذر حرمہ اللہ ومن اکثر ذکر الموت احبہ اللہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں افطار صوم کیا۔ اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خولی انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لائے حضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ محض بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے۔ خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے۔ اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاش میں کفالت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس رزق کرتا ہے۔ اور جو فضول خرچی کرتا ہے۔ اللہ اُسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر موت اکثر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ مثلہ وقال من اکثر ذکر اللہ اظلہ اللہ فی جنتہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے۔ خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

۵۔ عن محمد بن مسلم قال سمعت اباجعفر علیہ السلام یذکر انہ اتی رسول اللہ ملک فقال ان اللہ عزوجل یخیرک ان تکون عبداً رسولاً متواضعاً او ملکاً رسولاً قال فنظر الی جبرئیل واومأ بیدہ ان تواضع فقال عبداً متواضعاً رسولاً فقال الرسول مع انہ لا ینقصک عند ربک شیئاً قال ومعہ مفاتیح خزائن الارض

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہتا ہے چاہیے رسول متواضع ہو کر میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ ہو۔ حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوگی۔ امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزائن ارض کی کنجیاں تھیں (جو دینے آیا تھا)

۶۔ عن ابی عبد اللہ قال من التواضع ان ترضی بالمجلس دون المجلس وان تسلم علی من تلقی وان تترک المراء وان کنت محقاً وان لا تحب ان تحمد علی التقوی۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تواضع سے یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھگڑے کو ترک کرے۔ اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقوی پر تیری تعریف ہو۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اوحی اللہ عزوجل الی موسیٰ یا موسیٰ تدری لم اصطفیتک بکلامی دون خلقی قال یارب ولم ذاک قال فاوحی اللہ تبارک وتعالیٰ الیہ ان یا موسیٰ انی قلبت عبادی ظہراً لبطن فلم اجد فیہم احداً اذل لی نفساً منک یا موسیٰ انک اذا صلیت وضعت خدک علی التراب او قال علی الارض

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا۔ انہوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی۔ ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مر علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ علی المجذمین وھو راکب حمارہ وھم یتغدون فدعوہ الی الغداء فقال اما انی لولا انی صائم لفعلت فلما صار الی منزلہ امر بطعام فصنع وامر ان یتنوقوا فیہ ثم دعاھم فتغدوا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین چند جذامیوں کی طرف سے گزرے۔ درانحالیکہ اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انہوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی۔ فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا۔ تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر لے

عنده وتغدى معهم.

تو حکم دیا۔ کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا۔ اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان من التواضع ان يجلس دون شرفه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے۔ کہ اپنے مرتبہ سے پست تر مقام پر بیٹھے۔

۱۰۔ قال نظر ابو عبد الله الى رجل من اهل المدينة قد اشترى لعياله شيئاً وهو يحمله فلما راه الرجل استحيى منه فقال ابو عبد الله اشتريته لعيالك وحملته اليهم اما والله لولا اهل المدينة لاحببت ان اشتري لعيالي الشيء ثم احمله اليهم

راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا۔ کہ اس نے اپنی عیال کے لئے کچھ سامان خریدا اور اسے اٹھا کر لے چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرما گیا۔ حضرت نے فرمایا اے شخص یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خریدا اور اسے ان کے پاس لئے جا رہا ہے۔ خدا کی قسم اگر اہل مدینہ کی طعن کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا۔ کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کر کے لے جاؤں۔

۱۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فيما اوحى الله عز وجل الى داود يا داود كما ان اقرب الناس من الله المتواضعون كذلك ابعد الناس من الله المتكبرون.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی اے داؤد جس طرح تواضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں۔ اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

۱۲۔ عن ابی بصير قال دخلت على ابي الحسن موسىؑ في السنة التي قبض فيها ابو عبد الله فقلت جعلت فداك مالك ذبحت كبشاً ونحر فلان بدنة فقال يا ابا محمد ان نوحاً كان في السفينة وكان فيها ما شاء الله وكانت السفينة مامورة فطافت بالبيت وهو طواف النساء وخلى سبيلها نوح عبدي على جبل منكن فتطاولت وشمخت وتواضع الجودي وهو جبل عندكم فضربت السفينة بجؤجؤها الجبل قال فقال نوح عند ذلك يا ماري اتقن وهو بالسريانية يا رب اصلح قال فظننت ان ابا الحسنؑ عرض بنفسه.

ابو بصیر سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا۔ میں تمام منا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ نے قربانی میں مینڈھا ذبح کیا۔ اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبد اللہ افطح نے اونٹ ذبح کیا۔ فرمایا اے ابو محمد نوح کشتی میں تھے۔ اور اس میں جو اللہ نے چاہا وہ تھا۔ اور کشتی بحکم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور وہ مناسک حج کا آخر طواف نسا تھا۔ اور خدا نے کہا میرے بندے نوح نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ اے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے بلند پہاڑوں نے تکبر کیا۔ اور اپنا سر فخر از راہ تکبر ابھارا۔ اور جودی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے۔ تواضع کا اظہار کیا پس نوح کی کشتی نے اپنے سینہ کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوح نے بزبان سریانی بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ خداوندا مجھے غرق ہونے سے بچالے۔ ابو بصیر کہتے ہیں۔ کہ میرا گمان یہ ہے کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبد اللہ افطح کے غلط دعوے کی

طرف اشارہ کیا۔

۱۳۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قال التواضع ان تعطی الناس ما تحب ان تعطاہ۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے۔

۱۴۔ وفی حدیث اخری قلت ما حد التواضع الذی اذا فعله العبد کان متواضعاً فقال التواضع درجات منها ان یعرف المرء قدر نفسه فینزلها منزلها بقلب سلیم لا یحب ان یاتی الی احد الا مثل ما یوتی الیه ان رای سیئة درأها بالحسنة کاظم الغیظ عاف عن الناس والله یحب المحسنین۔

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے جس کے کرنے پر بندہ عرف عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر سچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے پست تر دکھائے اور یہ بات پسند کرے۔ کہ دوسروں کو وہی ملے۔ جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے۔ اور اگر کسی سے برائی دیکھے۔ تو اس کا بدلہ نیکی سے دے۔ غصہ کا پینے والا قصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

باب ۶۰
الحب فی اللہ والبغض فی اللہ

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من احب لله وابغض لله واعطی لله فهو ممن کمل ایمانه۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لئے کسی کو عطا کرے۔ تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اوثق عری الایمان ان تحب فی الله وتبغض فی الله وتعطی فی الله وتمنع فی الله

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو مضبوط پکڑے ہو اس کو چاہیئے۔ کہ محبت یا عداوت عطا یا منع جو کچھ ہو۔ محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

۳۔ عن ابی جعفر قال قال رسول الله ود المومن للمومن فی الله من اعظم شعب الایمان الا ومن احب فی الله وابغض فی الله واعطی فی الله ومنع فی الله فهو من اصفیاء الله

فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے۔ آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا۔ تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

۴۔ عن ابی عبد الله ؑ قال سمعته یقول ان المتحابین

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشنودی خدا کے لئے

فی اللہ یوم القیامۃ علی منابر من نور قد اضاء نور وجوھھم و نور اجسادھم و نور منابرھم کل شی حتی یعرفوا بہ فیقال ھولاء المتحابون فی اللہ

ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور نور سے ان کے چہرے، نور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے۔ کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قرابۃً الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

۵۔ **سالت** اباعبد اللہ علیہ السلام من الحب والبغض امن الایمان ھو فقال وھل الایمان الا الحب والبغض ثم تلا ھذہ الایہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حب و بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے۔ یہی لوگ راشدین ہیں۔

۶۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ لاصحابہ ای عری الایمان اوثق فقالوا اللہ و رسولہ اعلم وقال بعضھم الصلوۃ وقال بعضھم الزکاۃ وقال بعضھم الصیام وقال بعضھم الحج والعمرہ وقال بعضھم الجھاد فقال رسول اللہ لکل ما قلتم فضل ولیس بہ ولکن اوثق عری الایمان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ وتوالی اولیاء اللہ والتبری من اعداء اللہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ایمان کی کونسی رسی زیادہ مضبوط ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز بعض نے کہا زکوٰۃ بعض نے کہا۔ روزہ۔ بعض نے کہا حج اور عمرہ بعض نے کہا جہاد۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رسی نہیں سب سے زیادہ مضبوط رسی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

۷۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم المتحابون فی اللہ یوم القیامۃ علی ارض زبرجدۃ خضراء فی ظل عرشہ عن یمینہ وکلتا یدیہ یمین وجوھھم اشد بیاضاً واضوء من الشمس الطالعۃ یغبطھم بمنزلتھم کل ملک مقرب وکل نبی مرسل یقول الناس من ھولاء فیقال ھولاء المتحابون فی اللہ

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خوشنودی خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زیر جد سبز کی زمین پر عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے۔ اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے۔ ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل غبطہ کرے گا لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں۔ کہا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

۸۔ عن علی بن الحسین قال اذا جمع اللہ عز وجل الاولین والاخرین قام مناد فنادی یسمع الناس فیقول این المتحابون فی اللہ قال فیقوم عنق من الناس فیقال لھم اذھبوا الی الجنۃ بغیر حساب قال فتلقاھم الملائکۃ فیقولون الی این فیقولون الی الجنۃ بغیر حساب فیقولون فای ضرب انتم من الناس فیقولون نحن المتحابون فی اللہ قال فیقولون وای شیء کانت اعمالکم قالوا کنا نحب فی اللہ و نبغض فی اللہ فیقولون نعم اجر العاملین۔

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ تو ایک منادی ندا کرے گا۔ جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قربۃً الی اللہ محبت کرنے والے پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی۔ ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے ہم قربۃً الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے۔ انھوں نے کہا ہم محض خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلاث من علامات المومن علمہ باللہ ومن یحب ومن یبغض

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الرجل لیحبکم وما یعرف ما انتم علیہ فیدخلہ اللہ الجنۃ بحبکم وان الرجل لیبغضکم وما یعرف ما انتم علیہ فیدخلہ اللہ ببغضکم النار۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص تم سے محبت کرتا ہے بظاہر شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور اس گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔ تو خدا اس کو داخل جنت کرے گا۔ ایک آدمی ہے بہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے۔ تو خدا اس کو داخلِ جہنم کرے گا۔

۱۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا اردت ان تعلم ان فیک خیراً فانظر الی قلبک فان کان یحب اھل طاعۃ اللہ ویبغض اھل معصیتہ ففیک خیراً واللہ یحبک وان کان یبغض اھل طاعۃ اللہ ویحب اھل معصیتہ فلیس فیک خیراً واللہ یبغضک والمرء مع من احب

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جاننا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو۔ اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے۔ اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھ لو تم میں نیکی ہے۔ اور اگر وہ اہل طاعت سے بغض رکھتا ہے اور اہل معصیت سے محبت رکھتا ہے۔ تو سمجھ لو تم میں نیکی نہیں۔ اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے۔ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لو ان رجلا احب رجلاً للہ لاثابہ اللہ علی حبہ ایاہ وان کان المحبوب فی علم اللہ من اھل النار ولو ان رجلا ابغض رجلاً للہ لاثابہ اللہ علی

فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربۃً الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا ثواب عطا کرے گا۔ اگرچہ اس کا محبوب علم الٰہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربۃً الی اللہ بغض رکھے۔ تو اللہ اس کو اس کا ثواب

یبغضہ زیادہ وان کان المبغض فی علم اللہ من اہل الجنۃ

دے گا۔ اگرچہ اس کا دشمن اہل جنت ہی سے ہو۔

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قد یکون حب فی اللہ ورسولہ وحب فی الدنیا فما کان فی اللہ ورسولہ فثوابہ علی اللہ وما کان فی الدنیا فلیس بشئ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حب فی اللہ اور حب رسول کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک اور جب تک حب اللہ اور حب رسول کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے۔ اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ قال ان المسلمین یلتقیان فافضلہما اشدہما حبا لصاحبہ

فرمایا صادق آل محمدؑ نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما التقی مومنان قط الا کان افضلہما اشدہما حبا لاخیہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے جب دو مومن ملتے ہیں، تو ان میں افضل وہ ہوتا ہے۔ جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کل من لم یحب علی الدین ولم یبغض علی الدین فلا دین لہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے محبت یا بغض نہیں رکھتا۔ اس کا دین ہی نہیں۔

باب ۶۱

مذمت دُنیا اور زہد فی الدُنیا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من زھد فی الدنیا اثبت اللہ الحکمۃ فی قلبہ وانطق بہا لسانہ وبصرہ عیوب الدنیا داءھا ودواءھا واخرجہ من الدنیا سالما الی دار السلام

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے۔ اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے۔ اور عیوب دُنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی۔ اور اسے دنیا سے لے جاتا ہے صحیح سلامت دارالسلام کی طرف۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ قال سمعتہ یقول جعل الخیر کلہ فی بیت وجعل مفتاحہ الزھد فی الدنیا ثم قال قال رسول اللہ صلعم لا یجد الرجل حلاوۃ الایمان فی قلبہ حتی لا یبالی من اکل الدنیا ثم قال ابو عبد اللہ حرام علی قلوبکم ان تعرف حلاوۃ الایمان فی قلبہ حتی تزھد فی الدنیا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنجی زہد فی الدنیا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا۔ جب تک غذائے دنیا سے بے پرواہ نہ ہو۔ اور حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں۔ دلوں پر حرام ہے۔ کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال امیر المومنین

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ

ان من اعوان الاخلاق علی الدین الزهد فی الدنیا

مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے۔

۴۔ ان رجلا سأل علی بن الحسین علیهما السلام عن الزهد فقال عشرة اشیاء فاعلی درجة الزهد ادنی درجة الورع واعلی درجة الورع ادنی درجة الیقین واعلی درجة الیقین ادنی درجة الرضا الا وان الزهد فی آیة من کتاب الله عز وجل لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا علی ما آتاکم

ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق۔ فرمایا دس چیزیں ہیں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنےٰ درجہ ہے اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتاب خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے۔ اس پر خوش نہ ہو۔

۵۔ قال سمعت ابا عبد الله وهو یقول کل قلب فیه شک او شرک فهو ساقط وانما ارادوا بالزهد فی الدنیا لتفرغ قلوبهم للآخرة۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو۔ وہ ساقط الاعتبار ہے۔ انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المؤمنین علیه السلام ان علامة الراغب فی ثواب الآخرة زهده فی عاجل زهرة الدنیا اما ان زهد الزاهد فی هذه الدنیا لا ینقصه مما قسم الله عز وجل له فیها وان زهد وان حرص الحریص علی عاجل زهرة الدنیا لا یزیده فیها وان المحروم المغبون من حرم حظه من الآخرة۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص ثواب آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرتا ہے۔ جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقسیم الٰہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے خاشے سے زیادہ اسے آخرت میں ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرص کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا تو وہ ثواب آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما اعجب رسول الله شیء من الدنیا الا ان یکون فیها جائعا خائفا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی۔ کہ وہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال خرج النبی وهو محزون فاتاه ملک ومعه مفاتیح خزائن الارض فقال یا محمد هذه مفاتیح خزائن الارض یقول لک ربک افتح وخذ منها ما شئت من غیر ان تنقص شیئا عندی فقال رسول الله الدنیا دار من لا دار له ولها یجمع من لا عقل له فقال الملک والذی بعثک

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہ صلعم محزون و مغموم برآمد ہوئے۔ ان کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے ساتھ خزائن ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اے محمد یہ خزائن ارض کی کنجیاں ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو۔ اور جتنا چاہو لے لو۔ تمہارے ثواب آخرت میرے نزدیک کم نہ ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو

بالحق نبیا لقد سمعت هذا الکلام من ملك یقوله فی السماء الرابعة حین اعطیت المفاتیح ۔

یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا۔ کہ یہی کلام میں نے آسمان چہارم پر اس فرشتہ سے سُنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال مر رسول الله بجدي اسك ملقى علی مزبلة میتاً فقال لاصحابه کم یساوی هذا فقالوا لعله لو کان حیاً لم یساو درهماً فقال النبی والذی نفسی بیده الدنیا اهون علی الله من هذا الجدی علی اهله۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گذرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے جس کے کان کٹے ہوئے تھے۔ اور مزبلہ پر پڑا تھا۔ اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی۔ انہوں نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی۔ اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دُنیا خدا کے نزدیک اہل دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اراد الله بعبد خیراً زهده فی الدنیا وفقهه فی الدین وبصره عیوبها ومن اوتیهن فقد اوتی خیر الدنیا والاخرة وقال لم یطلب احد الحق بباب افضل من الزهد فی الدنیا وهو ضد لما طلب اعداء الحق قلت جعلت فداك مما ذا قال من الرغبة فیها وقال الا من صبار کریم فانما هی ایام قلائل الا انه حرام علیکم ان تجدوا طعم الایمان حتی تزهدوا فی الدنیا قال سمعت ابا عبد الله یقول اذا تخلی المومن من الدنیا سما ووجد حلاوة حب الله وکان عند اهل الدنیا کانه قد خولط وانما خالط القوم حلاوة حب الله فلم یشتغلوا بغیره قال وسمعته یقول ان القلب اذا صفا ضاقت به الارض حتی یسمو۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دُنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے۔ اور دُنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں۔ تو اس کو دُنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ زہد سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا۔ اور اعداء حق کے لئے ضد ہے اس چیز کی جو انہوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دُنیا کی طرف ان کو رغبت ہے۔ پھر فرمایا جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں۔ وہ دُنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیونکہ دُنیا تو چند روزہ ہے۔ جب تک تم دُنیا سے بے رغبت نہ ہوگے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا۔ اور محبت خدا کی لذت اسے حاصل ہوئی۔ اور اہل دُنیا اسے مخبوط الحواس سمجھنے لگے ہیں۔ اور لوگ حلاوت حُب اللہ کو خبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں۔ اور حضرت نے فرمایا جب کسی دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے تو دُنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے۔ جو آسمان میں ہے۔

۱۱۔ قال سئل علی بن الحسین علیہما السلام ای الاعمال افضل عند اللہ عز وجل فقال ما من عمل بعد معرفۃ اللہ عز وجل ومعرفۃ رسولہ افضل من بغض الدنیا وان لذلک لشعبا کثیرۃ وللمعاصی شعبا فاول ما عصی اللہ بہ الکبر وھی معصیۃ ابلیس حین ابی واستکبر وکان من الکافرین والحرص وھی معصیۃ آدم وحوا حین قال اللہ عز وجل لھما کلا من حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فاخذا ما لا حاجۃ بھما الیہ فدخل ذلک علی ذریتھما الی یوم القیامۃ وذلک ان اکثر ما یطلب ابن آدم ما لا حاجۃ بہ الیہ ثم الحسد وھی معصیۃ ابن آدم حیث حسد اخاہ فقتلہ فتشعب من ذلک حب النساء وحب الدنیا وحب الریاسۃ وحب الراحۃ وحب الکلام وحب العلو والثروۃ فصرن سبع خصال فاجتمعن کلھن فی حب الدنیا فقال الانبیاء والعلماء بعد معرفۃ ذلک حب الدنیا راس کل خطیئۃ والدنیا دنیاان دنیا بلاغ ودنیا ملعونۃ

حضرت علی بن الحسینؑ سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے۔ فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد بغض دنیا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ اور معاصی کی بھی شاخیں ہیں، پس سب سے پہلی چیز خدا کی نافرمانی کی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا اور اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اور حرص وہ معصیت (ترک اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا۔ کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا۔ ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انہوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انہیں ضرورت نہ تھی۔ لہٰذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہو گئی اور اولاد آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو۔ پھر حسد ہے جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اس کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت ریاست کی محبت راحت و کلام و بلندی مرتبہ اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہو گئی ہیں۔ انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور ملعونہ بھی ہے۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم ان فی طلب الدنیا اضراراً بالآخرۃ وفی طلب الآخرۃ اضراراً بالدنیا فانھا اولی بالاضرار

فرمایا حضرت رسول خدا نے طلب دنیا میں نقصان آخرت ہے اور طلب آخرت میں نقصان دنیا۔ اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے

۱۳۔ عن قال قلت لابی جعفر علیہ السلام حدثنی بما انتفع بہ فقال یا ابا عبیدۃ اکثر ذکر الموت فانہ لم یکثر انسان ذکر الموت الا زھد فی الدنیا۔

راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی ایسی بات بتایئے۔ جو میرے لیے نفع بخش ہو۔ فرمایا اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو۔ جو ذکر موت زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ قال ابو جعفرؑ ملک ینادی کل یوم ابن آدم

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز

الا للموت واجمع للفناء وابن للخراب

ندا کرتا ہے۔ اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کر فنا کے لئے گھر بنا بربادی کے لئے

۱۵۔ قال علی بن الحسین ان الدنیا قد ارتحلت مدبرة وان الاخرة قد ارتحلت مقبلة ولکل واحدة منهما بنون فکونوا من ابناء الاخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا وکونوا من الزاهدین فی الدنیا الراغبین فی الاخرة الا ان الزاهدین فی الدنیا اتخذوا الارض بساطاً والتراب فراشاً والماء طیباً وقرضوا من الدنیا تقریضاً الا ومن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات ومن زهد فی الدنیا هانت علیه المصائب الا ان الله عباداً کمن رای اهل الجنة فی الجنة مخلدین و کمن رای اهل النار معذبین شرورهم مامونة وقلوبهم محزونة انفسهم عفیفة وحوائجهم خفیفة صبروا ایاما قلیلة فصاروا بعقبیٰ راحة طویلة اما اللیل فصافون اقدامهم تجری دموعهم علی خدودهم وهم یجارون الی ربهم یسعون فی فکاک رقابهم واما النهار فحلماء علماء بررة اتقیاء کانهم القداح قد براهم الخوف من العبادة ینظر الیهم الناظر فیقول مرضی وما بالقوم من مرض ام خولطوا فقد خالط القوم امر عظیم من ذکر النار وما فیها۔

فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا پیچھے کی طرف جا رہی ہے۔ اور آخرت آگے آ رہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو۔ اور ابنائے دنیا میں سے نہ ہو۔ اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ۔ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں۔ وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں۔ اور اسباب دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں۔ آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا۔ اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا۔ اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی۔ اور زہد اختیار کیا۔ مصائب دنیا اس کی نظر میں ہیچ ہو گئے۔ آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہل جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں۔ اور دوزخ میں اہل دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ ان کے قلوب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں۔ انہوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبیٰ میں ان کو راحت طویل مل گئی۔ وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں۔ قرض داروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ حلیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں۔ تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوف خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انہیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے۔ تو کیا وہ فساد عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امر عظیم نے متاثر میں ڈالا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان کا یہ حال ذکر جہنم اور اس کی تکالیف کو یاد کر کے ہے۔ یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے۔ جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے۔ جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

۱۶۔ عن جابر قال دخلت علی ابی جعفر فقال یا

جابرؓ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت

جابر واللہ انی لمحزون وانی لمشغول القلب قلت جعلت فداك وما حزنك وشغل قلبك فقال یا جابر انه من دخل قلبه صافی خالص دین اللہ شغل قلبه عما سواه یا جابر ما الدنیا وما عسی ان تکون الدنیا هل هی الا طعام اکلته او ثوب لبسته او امراۃ اصبتها یا جابر ان المومنین لم یطمئنوا الی الدنیا ببقائهم فیها ولم یامنوا قدومهم الاخرۃ یا جابر الاخرۃ دار القرار والدنیا دار فناء وزوال ولکن اهل الدنیا اهل غفلة وکان المومنین هم الفقهاء اهل فکرۃ وعبرۃ لم یصمهم عن ذکر اللہ جل اسمه ما سمعوا باذانهم ولم یعمهم عن ذکر اللہ ما راوا من الزینة باعینهم ففازوا بثواب الاخرۃ کما فازوا بذلك العلم واعلم یا جابر ان اهل التقوی ایسر اهل الدنیا مؤونة واکثرهم لك معونة تذکر فیعینونك وان نسیت ذکروك قوالون بامر اللہ قوامون علی امر اللہ قطعوا محبتهم بمحبة ربهم ووحشوا الدنیا لطاعة ملیکهم ونظروا الی اللہ عز وجل والی محبته بقلوبهم وعلموا ان ذلك هو المنظور الیه لعظیم شانه فانزل الدنیا کمنزل نزلته ثم ارتحلت عنه او کمال وجدته فی منامك واستیقظت ولیس معك منه شیء انی انما ضربت لك هذا مثلا لانها عند اهل اللب والعلم باللہ کفیء الظلال یا جابر فاحفظ ما استرعاك اللہ جل وعز من دینه وحکمته ولا تسالن عما لك عنده الا ماله عند نفسك فان تکن الدنیا علی غیر ما وصفت لك فتحول الی دار المستعتب فلعمری لرب حریص علی امر قد شقی به حین اتاه ولرب کاره لامر قد سعد به

میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل فکر مند ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کس چیز نے آپ کے قلب کو محزون کیا فرمایا اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو۔ اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا ہے کیا یہی نہ کہ کچھ کھانا کھا لیا۔ اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندۂ مومن تو دنیا میں بقا کے متعلق مطمئن نہیں ہوتا۔ اور نہ آخرت میں جانے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دارِ قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ لیکن اہل دنیا غفلت میں پڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہا و اہل فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امر جسے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (ارباب ضلالت کا بیان) اور نہ روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ ثواب آخرت حاصل کرتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اے جابر جو لوگ اہل تقوی ہیں۔ وہ بہ نسبت اہل دنیا کے بہت کم سامان زندگی رکھتے ہیں۔ اور تمہاری مدد سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے۔ اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے۔ وہ امر خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں۔ اور امر خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں۔ لوگوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے ان کی محبت کو قطع کر دیا۔ اور اپنے مالک کی اطاعت کی بنا پہ ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے۔ دنیا ان کے نزدیک دنیا ایک سرائے کی مانند ہے۔ جس میں کوئی آئے اور چلا جائے۔ یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے

حین اتاہ و ذلک قول اللہ تعالیٰ ولیمحص اللہ الذین امنوا ویمحق الکافرین۔

اس لیے بیان کی ہے۔ کہ تم سمجھ لو۔ کہ اہل علم و عقل کے نزدیک دُنیا سایہ کی شکل ہے۔ اسے جابر! اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے۔ اس کی حفاظت کرو۔ اس کے دین و حکمت کے متعلق بے سوال مت کرو۔ کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیا ہے یہ اتنا ہی ہوگا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی۔ جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور تخیل تمہارے دل میں ہے۔ تو خدا سے عذر خواہی کی طرف لوٹو۔ قسم ہے اپنی عمر کی۔ اکثر حریص کسی امر کی طرف ایسے ہیں۔ کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعث شقاوت ہوتی ہے۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ کہ جس چیز سے کراہت کرتے ہیں۔ جب وہ ان کے پاس آتی ہے۔ تو ان کے لیئے باعث سعادت بن جاتی ہے۔ اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے۔ اللہ مومنوں کو گناہوں سے الگ کر دیتا ہے۔ اور کافروں کے لئے ثواب آخرت کو برطرف کر دیتا ہے۔ یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آنے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے۔ اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عن ابی ابراہیم علیہ السلام قال ابو ذر رحمۃ اللہ جزی اللہ الدنیا عنی مذمۃ بعد رغیفین من الشعیر اتغدی باحدہما واتعشی بالاخر وبعد شملتی الصوف اتزر باحدہما واتردی بالاخری۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ابو ذر نے کہا خدا مجھے جزا دے۔ جب میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ دو جَو کی روٹیوں کے بعد جن میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں۔ اور ایک شام کو۔ اور دو اونی پوششوں کے بعد جن میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں اور دوسری کو چادر۔

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول فی خطبتہ یا مبتغی العلم کان شیئاً من الدنیا لم یکن شیئاً الا ما تنفع خیرہ و یضیر شرہ الا من رحم اللہ یا مبتغی العلم لا یشغلک اہل ولا مال عن نفسک انت یوم تفارقہم کضیف بت فیہم ثم غدوت عنہم الی غیرہم والدنیا والاخرۃ کمنزل تحولت منہ الی غیرہ وما بین الموت والبعث الا کنومۃ نمتہا ثم استیقظت منہا یا مبتغی العلم قدم لمقاماتٍ بین یدی اللہ عزوجل فانک مثاب بعملک کما تدین تدان یا مبتغی العلم۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو ذرؓ نے کہا ہے اپنے ایک خطبہ میں اے طالب علم دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ اس کا خیر نفع نہ دے۔ اور شر نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلب گار اہل و عیال اور مال تجھے اپنے نفس سے غافل نہ کر دے۔ ایک دن تیرا ان سے جُدا ہونا لازم ہے۔ تو دنیا میں ان کے درمیان ایک مہمان جیسا ہے۔ جو کہیں صبح کرے اور کہیں شام دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے۔ موت اور بعث کے درمیان اتنا ہی وقت ہے۔ جیسے سو کر کوئی جاگ اُٹھے۔ اے طلب گار علم آگے بڑھ ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا۔ جیسا تو نے کیا ہے۔ اس کا بدلہ ویسا ہی اے طلب گار علم تجھے ملے گا۔

۱۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول

رسول اللہ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی

الله مالي وللدنيا انما مثلي ومثلها كمثل الراكب رفعت له شجرة في يوم صائف فقال تحتها ثم راح و تركها.

مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک درخت مل جائے۔ اور وہ اس کے نیچے قیولہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰- قال ابوجعفر عليه السلام مثل الحرص على الدنيا كمثل دودة القز كلما ازدادت على نفسها لفا كان ابعد لها من الخروج حتى تموت غما وقال ابوعبدالله عليه السلام كان فيما وعظ به لقمان انه يا بني ان الناس قد جمعوا قبلك لاولادهم لم يبق ما جمعوا له انما انت عبد مستاجر قد امرت بعمل ووعدت عليه اجراً فاوف عملك واستوف اجرك ولا تكن في هذه الدنيا بمنزلة شاة وقعت في زرع اخضر فاكلت حتى سمنت فكان حتفها عند سمنها ولكن اجعل الدنيا بمنزلة قنطرة على نهر جزت عليها وتركتها ولم ترجع اليها آخر الدهر اخربها ولا تعمرها فانك لم تؤمر بعمارتها واعلم انك ستسأل غداً اذا وقفت بين يدي الله عزوجل عن اربع شبابك فيما ابليته وعمرك فيما افنيته ومالك مما اكتسبته وفيما انفقته فتأهب لذلك واعد له جواباً ولا تأس على ما فاتك من الدنيا فان قليل الدنيا لا يدوم بقاؤه وكثيرها لا يؤمن بلاؤها فخذ حذرك وجد في امرك واكشف الغطاء عن وجهك وتعرض لمعروف ربك وجدد التوبة في قلبك واكمش في فراغك قبل ان يقصد قصدك ويقضى قضاؤك ويحال بينك وبين ما تريد.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرص دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ تنتا جاتا ہے اتنا ہی اس میں لپٹتا جاتا ہے۔ اور پھر اس کے لئے نکلنا ممکن نہیں ہوتا اور اسی میں مرکر رہ جاتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی۔ کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا۔ لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا۔ تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا۔ اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو پس تم اپنا کام پورا کرو۔ تب مستحق اجر ہو گئے۔ اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ ہو۔ جو کسی ہرے بھرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹاپا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے۔ دنیا مثل ایک پل کے ہے جو ایک نہر پر ہو۔ تم اس سے گذرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرف نہ لوٹو گے۔ اور اس کی بربادی کو آباد نہ کرو گے یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا۔ شباب کیسے گذارا، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا۔ مال کس طریقہ سے کمایا تھا۔ اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا، اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جو چیز سامان دنیا سے گئی۔ اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو اسے بقا نہیں۔ زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں۔ ڈرتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش سے کام لو۔ اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل ہو۔ توبہ دل سے بار بار کرتے رہو۔ اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ۔ کہ ملک الموت آ جائے۔ اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱- عن ابي يعفور سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول فيما ناجى الله به موسى يا موسى لا تركن الى الدنيا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ دنیا پر اب بھو

رکون الظالمین ورکون من اتخذها ابا واما یا موسیٰ
لو وکلتك الی نفسك لتنظر لها اذاً لغلب علیك حب
الدنیا وزهرتها یا موسیٰ نافس فی الخیر اهله واستبقهم الیه
فان الخیر کاسمه واترك من الدنیا ما بك الغنی عنه
ولا تنظر عینك الی كل مفتون بها وهو كل الی نفسه
واعلم ان كل فتنة بدء ها حب الدنیا ولا تغبط
احداً بكثرة المال فان مع كثرة المال تكثر الذنوب
لواجب الحقوق ولا تغبطن احداً برضی الناس عنه
حتی تعلم ان الله راضٍ عنه ولا تغبطن مخلوقاً بطاعة
الناس له فان طاعة الناس له واتباعهم ایاه علی
غیر الحق هلاك له ولمن اتبعه

ذکرو جیسا ظالم لوگ کرتے ہیں۔ یا جو دنیا کو ماں باپ سمجھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر چھوڑ دیتا۔ تو حب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی۔ اور اس کی تازگی تیرا دل بھاتی اے موسیٰ امر خیر میں اس کے اہل کے لئے زیادتی کے طالب ہو۔ اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ۔ خیر مثل اپنے مفہوم کے خیر ہے۔ دنیا سے اس چیز کو رد کرو۔ جس سے بے پرواہی حاصل نہ ہو۔ اور اس کے پانے کی طرف تم مضطر نہ ہو اور للچائی نظروں سے دیتا ہے خدا ہونے والے کو جو ہر نیک و بد میں اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا ہو۔ اور لوگوں کے مال کی کثرت پر غبطہ نہ کرو۔ کیوں کہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حقوق واجبہ ادا نہ کرنے کے باعث اور اس پر بھی غبطہ نہ کرو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں۔ ہاں اس سے اللہ راضی ہو۔ تو ضرور غبطہ کرو۔ اور غبطہ نہ کرو اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں۔ کیوں کہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو مطیع اور مطاع دونوں کے لئے باعث ہلاکت ہوگی۔

۲۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان فی
كتاب علی صلوات الله علیه انما مثل الدنیا كمثل الحیة
ما الین مسها وفی جوفها السم الناقع یحذرها الرجل
العاقل ویهوی الیها الصبی الجاهل.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے چھونے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل۔ عاقل اس سے بچتا ہے اور نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳۔ قال ابو عبد الله علیه السلام كتب امیر
المومنین علیه السلام الی بعض اصحابه یعظه اوصیك
ونفسی بتقوی من لا تحل معصیته ولا یرجی غیره و
لا الغنی الا به فان من اتقی الله عز وقوی وشبع و
روی. ورفع عقله عن اهل الدنیا فبدنه مع اهل
الدنیا وقلبه وعقله معاین الآخرة فاطفأ بضوء قلبه
ما ابصرت عیناه من حب الدنیا فقذر حرامها وجانب
شبهاتها واضر والله بالحلال الصافی الا ما لا
بُدّ له من كسرة یشد بها صلبه وثوب به عورته

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں۔ اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معصیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے غیر سے نہیں ملتا۔ جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی قوی ہوا اور سیر و سیراب ہوا۔ اور اس کی عقل کو اہل دنیا سے (اللہ تبارک و تعالیٰ) نے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہل دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے حب دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں۔ دل کی اس روشنی سے وہ دبا دیتا ہے

من اغلظ ما یجد واخشنہ ولم یکن لہ فیما لابدّ لہ منہ ثقۃ ولا رجاءٌ فوقعت ثقتہ ورجاؤہٗ علی خالق الاشیاء فجد واجتہد واتعب بدنہ حتی بدت الاضلاع وغارت العینان فابدل اللہ لہٗ من ذلک قوۃ فی بدنہ وشدۃ فی عقلہ وما ذخر لہ فی الاخرۃ اکثر فارفض الدنیا فان حب الدنیا یعمی ویُصم ویبکم ویذل الرقاب فتدارک مابقی من عمرک ولا تقل غداً او بعد غدٍ فانما ہلک من کان قبلک باقامتہم علی الامانی والتسویف حتی اتاہم امر اللہ بغتۃ وہم غافلون فنقلوا علی اعوادہم الی قبورہم المظلمۃ الضیقۃ وقد اسلمہم الاولاد والاہلون فانقطع الی اللہ بقلب منیب من رفض الدنیا وعزم لیس فیہ انکسار ولا انخزال اعاننا اللہ وایاک علی طاعتہ ووفقنا اللہ وایاک لمرضاتہ

پس وہ چھلکیں سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور کنارہ کش ہوجاتا ہے شبہات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوت لاموت کے جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے۔ اور آتنا کپڑا لیا۔ جس سے ستر عورت ہوجائے وہ بھی موٹا اور کھرا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کسی سے امید نہ ہوتی۔ اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس نے ریاضت میں اپنے بدن کو بہت تعب میں ڈالا۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں نکل آئیں۔ اور آنکھیں دھنس گئیں۔ خدا نے اس کے بدلے میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی۔ اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا۔ اور اس کے ذخیرۂ آخرت کو اور زیادہ کر دیا۔ اس نے دنیا کو ترک کر دیا۔ کیوں کہ حبِ دنیا آدمی کو اندھا گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ اور لوگوں کی گردنوں کو جھکا دیتی ہے۔ لہٰذا جتنی عمر باقی ہے۔ اس میں اپنی کمی کو پورا کرو۔ اور کل یا پرسوں پر اٹھا کر نہ رکھو۔ تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہوگئے جو غلط اُمید باندھتے رہے۔ اور سستی سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اچانک حکمِ خدا آگیا۔ اور وہ غفلت میں پڑے۔ لوگ ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے۔ وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں۔ اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں دبا دیا اور تمام اُمیدیں قطع ہوگئیں۔ جاتے ہیں ایسے قلب کے ساتھ جس میں ترکِ دُنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہماری اور تمہاری مدد کرے اپنی طاعت میں اور توفیق دے تم کو اور ہم کو اپنی مرضی کی

۲۴- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثل الدنیا کمثل ماء البحر کلما شرب منہ العطشان ازداد عطشاً حتی یقتلہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے پیاسا جتنا پئے جائے پیاس بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مرجاتا ہے۔

۲۵ عن الوشاء قال سمعتُ الرضا علیہ السلام یقول قال عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ للحواریین یا بنی اسرائیل لا تاسوا علی ما فاتکم من الدنیا کما لا یاسیٰ اہل الدنیا علی ما فاتہم من

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا۔ دُنیا کی جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو۔ جیسے اہلِ دُنیا افسوس نہیں کرتے۔ اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت

دینهم اذا اصابوا دنیاهم

ہوگئی۔

باب ۶۲

تتمہ باب سابق

۱۔عن ابی عبد اللہ ؑ عن ابی جعفر علیہ السلام۔ قال ان اللہ عزوجل یقول وعزتی وجلالی وعظمتی وعلوی وارتفاع مکانی لا یوثر عبد هوای علی هوی نفسه الا کففت علیه ضیعته وضمنت السماوات والارض رزقه ولو کنت له من وراء تجارة کل تاجر۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے۔ تو میں راہ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان وزمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں۔

۲۔عن ابی جعفر علیه السلام قال قال اللہ عزوجل وعزتی وجلالی وعظمتی وبهائی وعلو ارتفاعی لا یوثر عبد مومن هوای علی هواه فی شیء من امر الدنیا الا جعلت غناه فی نفسه وهمته فی آخرته وضمنت السماوات والارض رزقه وکنت له من وراء تجارة کل تاجر۔

باب ۶۳

قناعت

۱۔قال ابو جعفر علیه السلام ایاك ان تطمح بصرك الی من هو فوقك فکفی بما قال اللہ لنبیه ولا تعجبك اموالهم ولا اولادهم وقال لا تمدن

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجہ کا ہے۔ دولت وثروت میں اس پر نظر نہ کرو۔ تمہارے لئے کافی ہے۔ خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہا ہے لوگوں

عينك الى ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا فان دخلك من ذلك شئ فاذكر عيش رسول الله فانما كان قوته الشعير وحلواه التمر ووقوده السعف اذا وجده۔

کا مال اور اولاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے۔ اور یہ بھی فرمایا اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے۔ اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے"۔ امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا نانِ جو تھی۔ اور ان کا حلوا کھجور۔ اور ان کا چراغ درخت خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من سألنا اعطيناه ومن استغنى اغناه الله۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا۔ خدا نے اسے بے نیاز"

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من رضی من الله باليسير من المعاش رضی الله منه باليسير من العمل۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوا۔ خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوا

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال مكتوب فی التوراة ابن آدم كن كيف شئت كما تدين تدان من رضی الله بالقليل من الرزق قبل الله منه اليسير من العمل ومن رضی باليسير من الحلال خفت مؤنته وزكت مكسبه وخرج من الفجور

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا۔ تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا۔ جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہوا۔ خدا نے اس کے عمل قلیل کو بھی قبول کیا۔ اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

۵۔ عن ابی الحسن الرضا علیه السلام من لم يقنعه من الرزق الا الكثير لم يكفه من العمل الا الكثير ومن كفاه من الرزق القليل فانه يكفيه من العمل القليل

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو نہیں کافی ہوتا اس کو مگر عمل کثیر اور جس نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس کے لئے کافی ہوگا عمل قلیل۔

۶۔ قال ابو عبد الله علیه السلام قال كان امير المؤمنين صلوات الله عليه يقول ابن آدم ان كنت تريد من الدنيا ما يكفيك فان يسير ما فيها يكفيك وان كنت انما تريد ما لا يكفيك فان كل ما فيها لا يكفيك

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامانِ دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سا سامان بھی کافی ہو جائے گا۔ اور اگر کفایت کا ارادہ نہیں زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اشتدت

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسول اللہ

حال رجل من اصحاب النبی فقالت له امراته لو اتیت رسول الله فسالته فجاء الی النبی فلما راٰه النبی قال من سالنا اعطیناه و من استغنی اغناه الله فقال الرجل ما یعنی غیری فرجع الی امراته فاعلمها فقالت ان رسول الله بشر فاعلمه فاتاه فلما راٰه رسول الله قال من سالنا اعطیناه و من استغنی اغناه الله حتی فعل الرجل ذلک ثلاثا ثم ذهب الرجل فاستعار معولا ثم اتی الجبل فصعده فقطع حطباً ثم جاءبه فباعه بنصف مد من دقیق فرجع به فاکله ثم ذهب من الغد فجاء باکثر من ذلک فباعه فلم یزل یعمل و یجمع حتی اشتری معولاً ثم جمع حتی اشتری بکرین و غلاماً ثم اثری حتی ایسر فجاء الی النبی فاعلمه کیف جاء یساله و کیف سمع النبی فقال النبی قلت لک من سالنا اعطیناه و من استغنی اغناه الله۔

ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بی بی نے کہا کیا اچھا ہوتا۔ کہ تم رسول اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ حضرتؐ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا ہم نے اس کو عطا کر دیا۔ اور جس نے طلب میں بے نیازی چاہی خدا نے اُسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا یہ حضرتؐ نے میرے ہی لئے کہا ہے۔ پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں (غیب داں نہیں ہماری عسرت کا کیا حال معلوم) پھر جاؤ اور اپنا حال بیان کرو وہ پھر آیا حضرتؐ نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کلہاڑی عاریتہً لی۔ اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں۔ اور بازار میں لا کر ایک مُد کٹے میں ان کو بیچا۔ اور کھانا کھایا دوسرے روز پھر گیا۔ اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر اس نے کلہاڑی خرید لی۔ اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اُونٹ خریدے۔ اور ایک غلام یہاں تک کہ وہ مالدار ہو گیا۔ اور رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا۔ آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا۔ اور جس نے خدا سے بے نیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللهؐ من اراد ان یکون اغنی الناس فلیکن بما فی ید الله اوثق منه بما فی ید غیرہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اُسے چاہئے۔ کہ جو اللہ کے ید قدرت میں ہے۔ اس پر اعتماد کرے۔ نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قنع بما رزقه الله فهو من اغنی الناس۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰۔ عن حمزه بن عمران قال شکا رجل الی ابی عبد الله انه یطلب فیصیب ولا یقنع و تنازعه نفسهٔ الی ماهو اکثر منه و قال علمنی شیئاً انتفع به فقال ابو عبد اللهؑ ان کان ما یکفیک

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا کہ جو طلب کرتا ہوں پا لیتا ہوں لیکن میرا دل قانع نہیں ہوتا۔ اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلا رہتا ہے۔ لہٰذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے حضرتؐ نے فرمایا۔ اگر جو چیز تیرے لئے کافی ہے تجھے بے نیا

یعینک فادنیٰ مافیہا یغنیک وان کان مایکفیک لا یغنیک فکل ما فیہا لا یغنیک۔

بنا دے۔ تو دُنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنا دے گی۔ اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی دُنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱۔ قال امیر المومنین علیہ السلام من رضی من الدنیا بما یجزیہ کان الیسر ما فیہا یکفیہ ومن لم یرض من الدنیا بما یجزیہ لم یکن فیہا شیٔ یکفیہ۔

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو سامان دُنیا سے اتنے پر راضی ہوگیا جو اس کے لئے کافی ہو۔ تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہوگا۔ ورنہ اس کے لئے دُنیا کی کوئی شے کافی نہ ہوگی۔

باب ۶۴

کفاف

۱۔ سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول قال رسول اللہ قال اللہ عزوجل ان من اغبط اولیائی عندی رجلاً خفیف الحال ذا حظ من صلاۃ احسن عبادۃ ربہ بالغیب وکان غامضاً فی الناس جعل رزقہ کفافاً فصبر علیہ عجلت منیتہ فقل تراثہ وقل بواکیہ۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ کہ اپنے اولیا میں مجھے سب سے زیادہ وہ شخص پسند ہے۔ جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے۔ تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے۔ اس حکم خدا کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گمنام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اُسے موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو۔ اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں۔

۲۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ طوبی لمن اسلم وکان عیشہ کفافا

رسول اللہؐ نے فرمایا خوشخبری ہو اس کے لیے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

۳۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم اللھم ارزق محمداً وآل محمد العفاف والکفاف وارزق من ابغض محمداً وآل محمد المال والولد

فرمایا رسول اللہؐ نے یا اللہ محمد وآل محمد کو رزق دے۔ پاک دامنی اور بقدر ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

۴۔ عن علی بن الحسین ع قال مر رسول اللہ براعی

حضرت علی بن الحسینؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا گزر

اهل نبعث يستسقيه فقال اما ما في ضروعها فنصبوح الحي واما ما في آنيتنا فغبوقهم فقال رسول الله اللهم اكثر ماله وولده ثم مر براعي غنم فبعث اليه يستسقيه فحلب له ما في ضروعها واكفأ ما في انائه في اناء رسول الله وبعث اليه بشاة وقال هذا ما عندنا وان احببت ان نزيدك زدناك قال فقال رسول الله اللهم ارزقه الكفاف فقال له بعض اصحابه يا رسول الله دعوت للذي ردك بدعاء عامتنا نحبه ودعوت الذي اسعفك بحاجتك بدعاء كلنا نكرهه فقال رسول الله ان ما قل وكفى خير مما كثر والهى اللهم ارزق محمداً وآل محمد الكفاف

ایک اونٹوں کے چرواہے کی طرف سے ہُوا آپؐ نے اُسے بھیجا کہ پینے کے لئے کچھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے۔ رسولؐ اللہ نے دعا کی خداوندا اسے کثرت سے مال اور اولاد دے پھر آپ کا گذر بکریوں کے چرواہے کی طرف ہُوا۔ آپ نے اس سے دودھ مانگا۔ اس نے جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا۔ سب دُوہ لیا۔ اور جتنا برتنوں میں تھا۔ وہ رسولؐ اللہ کے ظروف میں انڈیل دیا۔ اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی۔ اور کہا ہمارے پاس یہ ہے۔ اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو اَور لایا جائے۔ آپ نے اُس کے لئے دعا کی۔ خداوندا اس کو بقدر کفایت رزق دے۔ ایک صحابی نے کہا آپؐ نے اس شخص کے لئے جس نے آپ کی خواہش رد کی۔ وُہ دُعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں۔ اور جس نے آپ کی حاجت پوری کی اس کے لئے وُہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے حضرتؐ نے فرمایا جو کم ہو اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یادِ خدا سے غافل کر دے خداوندا رزق دے محمد وآلِ محمد کو بقدرِ ضرورت۔

۵ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله عزوجل يقول يحزن عبدي المؤمن ان قترت عليه وذلك اقرب له مني ويفرح عبدي المؤمن ان وسعت عليه وذلك ابعد له مني.

فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیثِ قدسی میں فرمایا میرا بندہ محزون ہوتا ہے۔ اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں۔ حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وُہ اس کو مجھ سے دُور کرتا ہے۔

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الله عزوجل ان من اغبط اوليائي عندي عبداً مؤمناً ذا حظ من صلاح احسن عبادة ربه وعبد الله في السريرة وكان غامضاً في الناس فلم يشر اليه بالاصابع فكان رزقه كفافاً فصبر عليه فعجلت به المنية فقل تراثه وقلت

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے۔ کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابلِ غبط وہ ہے۔ جو صاحبِ نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت میں یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گمنام رہو۔ کہ کوئی اس کی طرف اُنگلی نہ اُٹھائے۔ اس کا رزق بقدرِ کفایت ہو۔ وہ اس پر صبر کرے۔ اور بہت جلد اس کو موت آجائے۔ تو اس کا ترکہ تھوڑا

ہوا کیے۔ سا ہو۔ اور رونے والے اس پر کم ہوں۔

باب ۶۵
امر خیر میں تعجیل

۱۔ سمعت اباعبد الله علیہ السلام یقول اذا هم احدکم بخیر فلا یوخرہ فان العبد ربما صلی الصلاة او صام الیوم فیقال له اعمل ماشئت بعدھا فقد غفر الله لک۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہ کرنی چاہیے۔ اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے۔ تو خدا اس سے کہتا ہے۔ اس کے بعد جو عمل چاہے کر اللہ تجھے بخشش دے گا۔

توضیح۔ اس حدیث سے تو معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخشدیا جائے گا۔ لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں۔ اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے۔ کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوا۔ کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے۔ کہ وہ نمازی کو فحشاء و منکر سے روکتی ہے۔ تو وہ اعمال قبیح کے قریب ہی نہ جائے گا۔ لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ اتفاقاً سرزد ہو جائے گا تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

۲۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال کان ابی یقول اذا هممت بخیر فبادر فانک لا تدری ما یحدث۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا جب تم نیکی کا ارادہ کرو۔ تو جلدی اسے کر گزرو تمہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع خیر حادث ہو جائے۔

۳۔ قال ابو عبد الله علیہ السلام افتتحوا نهارکم بخیر و املوا علی حفظتکم فی اوله خیراً و فی آخره خیراً یغفر لکم ما بین ذالک ان شاء الله۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظ فرشتوں (کراماً کاتبین) کے دفتر میں اول روز اور آخر روز نیکی درج کرادو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی۔ تو انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول الله ان الله یحب من الخیر ما یعجل۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

۵۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال اذا اردت شیئاً من الخیر فلا تؤخره فان العبد یصوم الیوم الحار یرید ما عند الله فیعتقه الله به

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو۔ بندہ جب گرم دن میں روزہ رکھتا ہے۔ تو خدا اسے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز

من النار ولا تستقل ما یتقرب بہ الی اللہ عزوجل ولو شق تمرۃ ۔

تم کو خدا سے قریب کر دے۔ اسے کم نہ سمجھو۔ اگرچہ وہ چھوارے کا ایک ریشہ ہی کیوں نہ ہو۔

٦۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ہم بخیر فلیعجلہ ولا یؤخرہ فان العبد ربما عمل العمل فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ قد غفرت لک ولا اکتب لک شیئاً ابداً ومن ہم بسیئۃ فلا یعملہا فانہ ربما عمل العبد السیئۃ فیراہ اللہ سبحانہ فیقول لا وعزتی وجلالی لا اغفر لک بعدہا ابداً۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیئے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ بندہ بعض اوقات ایسے بھی کام کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے۔ کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں گا۔ اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہیے کہ وہ اسے عمل میں نہ لائے۔ کیوں کہ بسا اوقات بندہ ایسا گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا۔

٧۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا ہممت بشئ من الخیر فلا تؤخرہ فان اللہ عزوجل ربما اطلع علی العبد وہو علی شئ من الطاعۃ فیقول وعزتی وجلالی لا اعذبک بعدہا ابداً واذا ہممت بسیئۃ فلا تعملہا فانہ ربما اطلع اللہ علی العبد وہو علی شئ من المعصیۃ فیقول وعزتی وجلالی لا اغفر لک بعدہا ابداً۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو۔ تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الٰہی میں کوئی ایسی نیکی آتی ہے۔ کہ وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے مبتلائے عذاب نہ کروں گا۔ اور جب تم بدی کا ارادہ کرو۔ تو اسے عمل میں نہ لاؤ۔ بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الٰہی میں آتی ہے۔ کہ خدا اس سے فرماتا ہے۔ اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھے نہ بخشوں گا۔

٨۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا ہم احدکم بخیر او صلۃ فان عن یمینہ وشمالہ شیاطین فلیبادر لا یکفاہ عن ذلک

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلہ رحم کا ارادہ کرتے ہو۔ تو داہنے بائیں دو شیطان آ موجود ہوتے ہیں پس جلدی کرو۔ تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

٩۔ **قال** سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول من ہم بشئ من الخیر فلیعجلہ فان کل شئ فیہ تاخیر فان للشیطان فیہ نظرۃ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ جلدی کرلے۔ کیوں کہ در صورت تاخیر شیطان کی نظر اس پر رہتی ہے۔

١٠۔ **سمعت** ابا جعفر یقول ان اللہ ثقل الخیر علی اہل الدنیا کثقلہ فی موازینہم یوم القیامۃ وان اللہ عزوجل خفف الشر علی اہل الدنیا کخفتہ فی موازینہم یوم القیامۃ

میں نے سُنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دُنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہل شر پر شر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا

باب ۶۶

انصاف وعدل

۱۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال کان رسول اللہ یقول فی اٰخر خطبتہ طوبیٰ لمن طاب خلقہ وطهرت سجیتہ وصلحت سریرتہ وحسنت علانیتہ وانفق الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ وانصف الناس من نفسہ

فرمایا علی بن الحسین ؑ نے کہ رسول اللہؐ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو۔ اور ظاہری حالات میں حسن اپنے ضرورت سے زیادہ مال کو راہِ خدا میں خرچ کرے۔ اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من یضمن لی اربعۃ باربعۃ ابیات فی الجنۃ انفق ولا تخف فقراً وافش السلام فی العالم واترک المراء وان کنت محقاً وانصف الناس من نفسک

فرمایا کون ہے جو ضامن ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا۔ خرچ کرو راہِ خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو۔ یعنی ہر مسلمان کو سلام کرو اور جھگڑے کو چھوڑ دو۔ چاہے تم حق پر ہی ہو۔ اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳۔ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول سید الاعمال ثلاثۃ انصاف الناس من نفسک حتی لا ترضی بشیء الا رضیت لهم مثلہ ومواساتک الاخ فی المال وذکر اللہ علی کل حال لیس سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقط ولکن اذا ورد علیک شیء امر اللہ عزوجل بہ اخذت بہ او اذا ورد علیک شیء نهی اللہ عنہ ترکتہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے سردار اعمال تین چیزیں ہیں۔ اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے۔ اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مگر صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے۔ اسے بجا لائے۔ اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین فی کلام لہ الا انہ من ینصف الناس من نفسہ لم یزدہ اللہ الا عزاً

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ثلاثة هم اقرب الخلق الی الله عزوجل یوم القیامة حتی یفرغ من الحساب رجل لم تدعه قدرته فی حال غضبه الی ان یحیف علی من تحت یده ورجل مشی بین اثنین فلم یمل مع احدهما علی الآخر بشعیرة ورجل قال بالحق فیما له وعلیه۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہونگے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اوّل وہ شخص کہ جب اسے غصہ آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان واسطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی بقدر ایک جو کے ظلم نہ کرے۔ تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی حدیث له الا اخبرکم باشد ما فرض الله علی خلقه فذکر ثلاثة اشیاء اولها انصاف الناس من نفسك۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر تین چیزوں کا ذکر کیا۔ جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله سید الاعمال انصاف الناس من نفسك ومواساة الاخ فی الله وذکر الله عزوجل فی کل حال۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ سردار اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرنا ہے۔ اور قربۃ الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرنا اور ہر حال میں ذکرِ خدا کرنا۔

۸۔ قال ابو عبد الله علیه السلام الا اخبرك باشد ما فرض الله علی خلقه (ثلاث) قلت بلی قال انصاف الناس من نفسك ومواساتك اخاك وذکر الله فی کل موطن اما انی لا اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر وان کان هذا من ذاك ولکن ذکر الله جل وعز فی کل موطن اذا هجمت علی طاعة او معصیة۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے۔ وہ کیا ہے۔ راوی نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کہہ دینا ہی کافی نہیں۔ اگرچہ یہ بھی ذکر ہے۔ بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الٰہی کو از روئے اطاعت بجا لایا جائے۔ اور جس امر کی نہی کی ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کی جائے۔

۹۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ما ابتلی المؤمن بشیء اشد علیه من خصال ثلاث یحرمها قیل وما هن قال المواساة فی ذات

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین خصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں مبتلا نہیں کیا گیا۔ پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی۔ باوجود قدرت اور طاقت کے اور

يده والانصاف من نفسه وذكر الله كثيرا
اما انى لا اقول سبحان الله والحمد لله ولكن
ذكر الله عند ما احل له وذكر الله عند
ما حرم عليه

۱۰. قال جاء اعرابى الى النبى وهو يريد بعض
غزواته فاخذ بغرز راحلته فقال يارسول الله
علمنى عملا ادخل به الجنة فقال ما احببت
ان ياتيه الناس اليك فأته اليهم وما كرهت
ان ياتيه الناس اليك فلا تاته اليهم خل سبيل
الراحلة۔

۱۱. عن ابيعبد الله عليه السلام قال
احلى من الماء يصيبه الظمان ما اوسع العدل
اذا عدل فيه وان قل

۱۲. عن ابى عبد الله عليه السلام قال
من انصف الناس من نفسه رضى به حكما
لغيره۔

۱۳. عن ابى عبد الله عليه الصلوٰة والسلام
قال اوحى الله عزوجل الى ادم انى ساجمع لك الكلام
فى اربع كلمات قال يارب وما هن قال واحدة
لى وواحدة لك وواحدة فيما بينى وبينك وواحدة
فيما بينك وبين الناس قال يارب بينهن لى
حتى اعلمهن قال اما التى لى تعبدنى ولا تشرك
بى شيئا واما التى لك فاجزيك بعملك احوج
ما تكون اليه واما التى بينى وبينك فعليك الدعاء
وعلى الاجابة واما التى بينك وبين الناس
فترضى للناس ما ترضى لنفسك وتكره لهم

انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد لیکن میری یہ
مراد نہیں۔ کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر اکتفا کرے بلکہ
یہ مراد ہے۔ کہ جب حلال روزی ملے۔ تو اسے یاد کرے اور جب
حرام سے بچے تو اسے یاد کرے۔

جب حضرت رسولِ خدا صلعم کسی جہاد کے لئے جا رہے
تھے۔ ایک بدو عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب پکڑ کر کہا
مجھے کوئی بات ایسی بتایئے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔
فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے
پاس آئیں۔ تو اسی جذبہ کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس
کو پسند نہ کرے۔ کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تُو ویسا برتاؤ
ان کے ساتھ نہ کر۔ پس رکاب چھوڑ کہ میں جاؤں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے
زیادہ میٹھا ہے۔ جو ایک پیاسے کو ملے۔ اور کیا اچھا ہے عدل
جب تنگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ایک کیوں نہ ہو۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں
کے ساتھ انصاف کرتا ہے۔ تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف
کرتے ہیں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی میں
تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا۔ آدم نے کہا۔ اے میرے رب
وہ کیا ہیں۔ فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے
اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں
کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدایا بیان کر تاکہ میں جانوں فرمایا
جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو
شریک نہ بنا۔ اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا
دوں گا جس کی طرف تجھے احتیاج ہو گی۔ اور جو چیز میرے اور
تیرے درمیان ہے۔ وہ یہ ہے کہ تو دعا کر اور میں قبول کروں
اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ

ما تکرہ لنفسک

تو جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے۔ وہی اوروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتقوا اللہ واعدلوا فانکم تعیبون علی قوم لا یعدلون۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیوں کہ تم ناپسند کرتے ہو ان لوگوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال العدل احلی من الشهد والین من الزبد واطیب ریحاً من المسك۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور مسکہ سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ ثلاث خصال من کن فیه او واحدة منهن کان فی ظل عرش اللہ یوم لا ظل الا ظله رجل اعطى الناس من نفسه ما هو سائلهم ورجل لم يقدم رجلاً ولم يؤخر رجلاً حتى يعلم ان ذلك لله رضى ورجل لم يعب اخاه المسلم بعيب حتى ينفي ذلك العيب عن نفسه فانه لا ينفي منها عيباً الا بدا له عيب وكفى بالمرء شغلاً بنفسه عن الناس

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں، یا ان میں سے ایک بھی ہو، تو وہ روز قیامت عرش الٰہی کے نیچے ہوگا، جب کہ کوئی اور کوئی سایہ نہ ہوگا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسروں سے مانگنا چاہتا ہے۔ دوسرے وہ کسی کو نہ آگے بڑھاتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جان لے تیسرے کسی بندۂ مسلم کو عیب نہیں لگاتا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کر لیتا۔ اور یہ عیب دور نہیں ہو سکتا، جب تک یہ اپنا عیب اس پر ظاہر نہ ہو۔ اور انسان کے لئے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

۱۷۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ من واسی الفقیر من ماله وانصف الناس من نفسه فذلك المومن حقاً۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال سے فقیر کی مدد کرتا ہے، اور لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرتا ہے، تو وہ سچا مومن ہے۔

۱۸۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ما تدار اثنان فی امر قط فاعطى احدهما النصف صاحبه فلم يقبل منه الا اديل منه

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں، تو چاہیے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے معاملہ میں انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہوگا، جب تک وہ مال نہ دیا جائے، جو باعث نزاع ہو۔

۱۹۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس

جنة لا يدخلها الا ثلاثة احدهم من حكم في نفسه بالحق.

میں نہ داخل ہوں گے، مگر تین قسم کے لوگ ایک ان میں سے وہ ہے جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔

٢۔ عن ابي عبد الله عليه السلام العمل احلى من الماء يصيبه الظمآن ما اوسع العدل اذا عدل فيه وان قل.

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ عمل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو پیاسا پالے۔ اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو، وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

باب ۶۷

لوگوں سے استغناء

١۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال شرف المؤمن قيام الليل وعزه استغناؤه عن الناس.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قیام اللیل ہوتا ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے پروائی میں ہے۔

٢۔ قال قال ابو عبد الله عليه السلام اذا اراد احدكم ان لا يسئل ربه شيئاً الا اعطاه فلييأس من الناس كلهم ولا يكون له رجاء الا عند الله فاذا علم الله عز وجل ذلك من قلبه لم يسئل الله شيئاً الا اعطاه.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے۔ تو اسے چاہئے کہ لوگوں سے بالکلیہ مایوس ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی یہ بات معلوم کرے گا۔ تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا۔ وہ اُسے پورا کرے گا۔

٣۔ عن علي بن الحسين صلوات الله عليهما قال رايت الخير كله قد اجتمع في قطع الطمع عما في ايدي الناس ومن لم يرج الناس في شيء ورد امره الى الله عز وجل في جميع اموره استجاب الله عز وجل له في كل شيء.

فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھرپور نیکی کو اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے۔ انسان اس سے اپنی طمع کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے اُمید نہ رکھے گا۔ اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا۔ تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کرے گا۔

٤۔ قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول طلب الحوائج الى الناس استلاب للعز ومذهبة للحياء واليأس مما في ايدي الناس عز للمؤمن في دينه والطمع هو الفقر الحاضر.

میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے۔ اور حیا کو رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے۔ اس سے بے پرواہ ہونا مومن کے لئے دین میں عزت ہے۔ اور طمع وہ تو ظاہر ظاہر فقیری ہے۔

۵۔ **قال** لابی الحسن الرضا جعلت فداک اکتب لی الی اسمعیل بن داود الکاتب لعلی اصیب منہ شیئا قال انا اضن بک ان تطلب مثل ھذا و شبھہ ولکن عول علی مالی۔

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسمٰعیل بن داؤد (اماموں کا خزانچی) کو ایک سفارشی خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے تیرا مانگنا اچھا نہیں جانتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خرچ کر۔

۶۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام الیاس مما فی ایدی الناس عز للمؤمن فی دینہ اوما سمعت قول حاتم

اذا ما عزمت الیأس الفیتہ الغنی
اذا عرفتہ النفس والطمع الفقر

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تو نے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔

جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو استغنا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہنچانتا ہو یعنی اوپرے دل سے نہ ہو۔ اور لالچ تو فقیری ہے۔

۷۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ یقول لیجتمع فی قلبک الافتقار الی الناس والاستغناء عنھم فیکون افتقارک الیھم فی لین کلامک وحسن بشرک ویکون استغناؤک عنھم فی نزاھۃ عرضک وبقاء عزک۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے۔ کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پروائی اس طرح جمع ہو۔ کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روئی سے ہو۔ اور تیری بے پروائی ان سے آبرو کی حفاظت اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۸۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین صلوات اللہ یقول ثم ذکر مثلہ۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

باب ۶۸

صلۂ رحم

۱۔ **قال** سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ جل ذکرہ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا قال فقال ھی ارحام الناس ان اللہ عز وجل امر بصلتھا و عظمھا

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب ۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم کرو۔ اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رشتے ہے اور اسے عظیم سمجھتا ہے کیا تم نہیں

الا تری انہ جعلها منہ۔

۲۔ قال قد بلغنی عن ابی عبد اللہ ؑ ان رجلا اتی النبیؐ فقال یارسول اللہ اہل بیتی ابوا الا توثباً علیّ وقطیعۃ لی وشتیمۃ فارفضہم قال اذا یرفضکم اللہ جمیعاً قال فکیف اصنع قال تصل من قطعک وتعطی من حرمک وتعفو عمن ظلمک فانک اذا فعلت ذلک کان لک من اللہ علیہم ظہیر۔

۳۔ قال ابو الحسن الرضا یکون الرجل یصل یصل رحمہ فیکون قد بقی من عمرہ ثلاث سنین فیصیرها اللہ ثلاثین سنہ ویفعل اللہ مایشاء

۴۔ قال ابو جعفر صلۃ الارحام تزکی الاعمال و تنمی الاموال وتدفع البلوی وتیسر الحساب و تنسئ فی الاجل۔

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ اوصی الشاہد من امتی والغائب منہم ومن فی اصلاب الرجال وارحام النسا والی یوم القیامۃ۔ ان یصل الرحم وان کانت منہ علی مسیرۃ سنۃٍ فان ذلک من الدین۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صلۃ الارحام تحسن الخلق وتسمح الکف وتطیب النفس وتزید فی الرزق وتنسئ فی الاجل۔

۸۔ قال ابو عبد اللہ ؑ اول ناطق من الجوارح یوم القیامۃ الرحم تقول یارب من وصلنی فی الدنیا

دیکھتے ہیں کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیا ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا۔ مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میل جول ترک کر دیا فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلہ رحم کر جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا، تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلہ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے۔ خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے۔ اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے۔ اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں اپنی امت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیزوں سے صلہ رحم کریں۔ اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو۔ کیونکہ یہ امر دین میں سے ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے۔ اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے۔ اور نفس کو پاک کرتا ہے۔ رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے اعضا میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عزیزوں کا رحم ہوگا۔ وہ کہے گا یا

فصل الیوم ما بینك وبینه ومن قطعنی فی الدنیا فاقطع الیوم ما بینك وبینه۔

جس نے دُنیا میں صلہ رحم کیا ہے۔ تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔ اور جس نے دُنیا میں قطع رحم کیا ہے۔ تو آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

۹۔ عن ابو عبد اللہ علیہ السلام صل رحمك ولو بشربۃ من ماء وافضل ما توصل به الرحم كف الاذیٰ عنها وصلۃ الرحم منساۃ فی الاجل محبۃ فی الاهل۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم کرو۔ اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلہ رحم کی نیز صورت یہ ہے۔ کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکے صلہ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰۔ قال ابو جعفر علیہ السلام ان الرحم معلقۃ یوم القیامۃ بالعرش تقول اللهم صل من وصلنی واقطع من قطعنی۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا۔ خداوندا جس نے مجھے ملایا ہے تو بھی اسے ملا۔ اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اسے قطع کر۔

۱۱۔ قال ابو ذر سمعت رسول اللہ یقول حافتا الصراط یوم القیامۃ الرحم والامانۃ فاذا مر الوصول الی الرحم المودی للامانۃ نفذ الی الجنۃ واذا مر الخائن للامانۃ القطوع للرحم لم ینفعه معهما عمل وتكفا به الصراط فی النار۔

فرمایا ابو ذرؓ نے میں نے رسول اللہؐ کو کہتے سنا۔ کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے۔ ایک رحم دوسرے امانت جب صلہ رحم کرنے والا اور امانت ادا کرنے والا اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا۔ اور جب امانت میں خیانت کرنے والا اور قطع رحم گزرے گا۔ تو اس کو ان دونوں اعمال قبیحہ کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا۔ تو صراط ٹیڑھی ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال صلۃ الارحام تحسن الخلق وتسمح الكف وتطیب النفس وتزید فی الرزق وتنسی فی الاجل۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے۔ اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳۔ قال ابو جعفر علیہ السلام صلۃ الارحام تزكی الاعمال وتدفع البلوی وتنمی الاموال وتنسئ له فی عمره وتوسع فی رزقه وتحبب فی اهل بیته فلیتق اللہ ولیصل رحمه۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے۔ دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ اور صلہ رحم کرنا چاہیے۔

۱۴۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام صلۃ الرحم وحسن الجوار یعمران الدیار ویزیدان فی الاعمار

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم اور اچھی ہمسائگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں۔

۱۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان اعجل الخیر ثواباً صلۃ الرحم

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ من سرہ النساء فی الاجل والزیادۃ فی الرزق فلیصل رحمہ

۱۷۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما نعلم شیئاً یزید فی العمر الا صلۃ الرحم حتی ان الرجل یکون اجلہ ثلاث سنین فیکون وصولا للرحم فیزید اللہ فی عمرہ ثلاثین سنۃ فیجعلہا ثلاث وثلاثین سنۃ ویکون اجلہ ثلاث وثلاثین سنۃ فیکون قاطعا للرحم فینقصہ اللہ ثلاثین سنۃ ویجعل اجلہ الی ثلاث سنین۔

عن ابی الحسن الرضا مثلہ

۱۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما خرج امیر المومنینؑ یرید البصرۃ نزل بالربذۃ فاتاہ رجل من محارب فقال یا امیر المومنین انی تحملت فی قومی حمالۃ وانی سالت فی طوائف منہم المواساۃ والمعونۃ فسبقت الی السنتہم بالنکد فمرہم یا امیر المومنین بمعونتی وحثہم علی مواساتی فقال این ہم فقال ہولاء فریق منہم حیث تری قال فنص راحلتہ فادلفت کانہا ظلیم فدلف بعض اصحابہ فی طلبہا فلأی بلأی ما لحقت فانتہی الی القوم فسلم علیہم وسألہم ما یمنعہم عن مواساۃ صاحبہم فشکوہ وشکاہم فقال امیر المومنین وصل امرء عشیرتہ فانہم اولی ببرہ وذات یدہ ووصلت العشیرۃ اخاہا ان عثر بہ دہر وادبرت عنہ دنیا فان المتواصلین

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلہ رحم ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہیے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیئے کہ صلہ رحم کرے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی۔ اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں۔ اور وہ صلہ رحم بجا لائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے۔ اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو۔ تو اس کے تیس سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔

یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے۔ تو ربذہ کی طرف سے گزرے قبیلہ محارب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا۔ اس کے بعد میں نے قوم کے ایک گروہ سے مدد اور ہمدردی چاہی۔ تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجئے۔ اور ان کو میری ہمدردی پر ابھاریئے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں۔ اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا۔ وہ شتر مرغ کی طرح تیزی سے چلی۔ آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے۔ آپ ان لوگوں کے پاس آئے۔ اور سلام کے بعد ان سے پوچھا۔ کہ انہوں نے اپنے ساتھی کی ہمدردی سے کیوں گریز کیا۔ انہوں نے اس کی شکایت کی۔ اور اس نے ان کی۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ آدمی کو

المتباذلین ماجورون وان المتقاطعین المتدابرین موزورون ثم بعث داحلته وقال حل.

کو اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں۔ اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد کریں۔ کیوں کہ صلہ رحم کرنے والے ایسے خرچ کرنے والے ہیں۔ جن کا اجر ملے گا۔ اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں۔ اور گنہگار ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد امیر المومنینؑ نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا۔ اور حضرتؑ کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا۔

۱۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین لن یرغب المرء عن عشیرتہ وان کان ذامال وولد وعن مودتہم وکرامتہم ودفاعہم بایدیہم والسنتہم ہم اشد الناس حیطۃ من ورائہ واعطفہم علیہ والمہم لشعثہ ان اصابتہ مصیبۃ او نزل بہ بعض مکارہ الامور ومن یقبض یدہ عن عشیرتہ فانما یقبض عنہم یداً واحدۃ ویقبض عنہ منہم ایدی کثیرۃ ومن یلن حاشیتہ یعرف صدیقہ منہ المودۃ ومن یبسط یدہ بالمعروف اذا وجدہ یخلف اللہ لہ ما انفق فی دنیاہ ویضاعف لہ فی آخرتہ ولسان الصدق للمرء یجعلہ اللہ فی الناس خیراً من المال یاکلہ ویورثہ لا یزدادن احدکم کبراً وعظماً فی نفسہ ونأیاً عن عشیرتہ ان کان موسراً فی المال ولا یزدادن احدکم فی اخیہ زہداً ولا منہ بعداً اذا لم یر منہ مروۃ وکان معوزاً فی المال لا یغفل احدکم عن القرابۃ بہا الخصاصۃ ان یسدہا بما لا ینفعہ ان امسکہ ولا یضرہ ان استہلکہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحب مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے۔ اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے۔ کیوں کہ وہ محتاج ہے۔ ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے دفعیہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔ اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ مہربان ہوں گے۔ بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطری کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑے گی یا کوئی امر سخت نازل ہوگا۔ جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روکتا ہے۔ وہ صرف ایک اپنی مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد رکوانے کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کرتا ہے تو اس کا دوست اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ تو جو اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے[2] اور کسی آدمی کی سچی زبان اگر ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس مال میں بہتری عطا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے۔ ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیئے کہ کوئی اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے۔ اگرچہ اس سے جوانمردی کو نہ دیکھے بسبب اس کے افلاس کے اور چاہیئے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے۔ اگر مدد روکے گا۔ تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا۔ اور اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

اور آخرت میں دوگنا بدلہ دیتا ہے

۲۰۔ عن سلیمان بن ہلال قلت لابی عبد اللہ ان

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے

ال فلان يبر بعضهم بعضا ويتواصلون فقال اذاً تنمى اموالهم وينمون فلا يزالون فى ذالك حتى يتقاطعوا فاذا فعلوا ذالك انقشع عنهم

کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی پیش آتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی۔ اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے۔ جب تک قطع رحم نہ کریں۔ اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله ان القوم ليكونون فجرة ولا يكونون بررة فيصلون ارحامهم فتنمى اموالهم وتطول اعمارهم فكيف اذا كانوا ابراراً بررة

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے۔ اور صلہ رحم نہیں کرتی۔ اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں۔ تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے۔ اور عمر طولانی ہوجاتی ہیں پس کیا ٹھکانا ہے ان لوگوں کے ثواب کا۔ جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجالائیں۔

۲۲ قال ابو عبد الله علیه السلام قال امير المؤمنين عليه السلام صلوا ارحامكم ولو بالتسليم يقول الله تبارك وتعالى واتقوا الله الذى تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيباً

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ صلہ رحم بجا لاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو۔ اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳ عن صفوان بن الجمال قال وقع بين ابى عبد الله وبين عبد الله بن الحسن كلام حتى وقعت الضوضاء بينهم واجتمع الناس فافترقا عشيتهما بذلك وغدوت فى حاجة فاذا انا بابى عبد الله على باب عبد الله بن الحسن وهو يقول يا جارية قولى لابى محمد يخرج قال فخرج فقال يا ابا عبد الله ما بكر بك قال انى تلوت آية من كتاب الله عزوجل البارحة فاقلقتنى قال وما هى قال قول الله جل وعز ذكره الذين يصلون ما امر الله به ان يوصل ويخشون ربهم ويخافون سوء الحساب فقال صدقت لكانى لم اقرا هذه الاية من كتاب الله قط فاعتنقا وبكيا۔

راوی کہتا ہے کہ ایک روز ابو عبداللہ اور عبداللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں۔ لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت وہ دونوں جدا ہو گئے صبح کو میں ایک ضرورت سے نکلا۔ میں نے دیکھا۔ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبداللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں۔ اور لونڈی سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ابو محمد سے کہو کہ باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپ سے پوچھا۔ آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا۔ انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے۔ فرمایا خدا فرماتا ہے۔ جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور بُرے حساب سے خوف کرتے ہیں۔ عبداللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صحیح فرمایا۔

میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معانقہ کیا۔ اور روئے۔

۲۴۔ **عن** عبد الله بن سنان قال قلت لابي عبد الله ان لي ابن عم اصله فيقطعني حتى لقد هممت لقطيعته اياي ان اقطعه قال انك اذا وصلته وقطعك وصلكما الله جميعاً وان قطعته وقطعك قطعكما الله

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے۔ میں نے اس سے صلہ رحم کیا۔ اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے۔ تو میں بھی اس سے قطع رحم کروں گا۔ فرمایا جب تم نے اس سے صلہ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا۔ تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا۔ لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کرو گے۔ تو اللہ تم دونوں کو جدا رکھے گا۔

۲۵۔ **قال** لي ابو عبد الله عليه السلام اني احب ان يعلم الله اني قد اذللت رقبتي في رحمي واني لابادر اهل بيتي اصلهم قبل ان يستغنوا عني۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے۔ کہ میں نے صلہ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے۔ اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلہ رحم کروں قبل اس کے کہ وہ فراخی معیشت کی بنا پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔

۲۶۔ **عن** الرضا عليه السلام قال ان رحم آل محمد الائمة عليهم السلام لمعلقة بالعرش تقول اللهم صل من وصلني واقطع من قطعني ثم هي جارية بعدها في ارحام المومنين ثم تلا هذه الاية واتقوا الله الذي تسائلون به والارحام

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ صلہ رحم آل محمد کے آئمہ علیہم السلام کا معلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوندا خداوندا اپنی رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلہ کیا اور دور رکھ اس کو جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا۔ یہ صلہ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مومنین میں پھر یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلہ رحم بجا لاؤ۔

۲۷۔ **سالت** اباعبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل الذين يصلون ما امر الله به ان يوصل فقال قرابتك

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلہ رحم کرتے ہیں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہے تیرے قرابت دار۔

۲۸۔ **قلت** لابي عبد الله الذي يصلون ما امر الله به ان يوصل قال نزلت في رحم آل محمد عليه واله السلام وقد تكون في قرابتك ثم قال فلا تكونن ممن يقول للشي انه في شيء واحد

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر اللہ الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے۔ آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارہ میں اور کبھی اس سے مراد تمہارے قرابت داروں سے صلہ رحم مراد ہوتی ہے۔ پھر فرمایا۔ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جو

کسی شے کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنے ہر جگہ ایک ہی معنی مراد لیتے ہیں۔

۲۹۔ عن علی ابن الحسین علیہما السلام قال قال رسول اللہ من سرہ ان یمد اللہ فی عمرہ وان یبسط لہ فی رزقہ فلیصل رحمہ فان الرحم لسان یوم القیامۃ ذلق تقول یا رب صل من وصلنی واقطع من قطعنی فالرجل لیری بسبیل خیر اذا اتتہ الرحم التی قطعھا فتھوی بہ الی اسفل قعر فی النار۔

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے۔ کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ صلہ رحم کرے۔ رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خدایا تو اپنی رحمت نازل کر اس پر جس نے صلہ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بنا پر یہ سمجھے گا۔ کہ اس کو بہشت لے گا۔ تو اس کے پاس آئے گا۔ وہ رحم جسے اس نے قطع کیا ہوگا۔ اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام تکون لی القرابۃ علی غیر امری الھم علی حق قال نعم حق الرحم لا یقطعہ شیٔ واذا کانوا علی امرک کان لھم حقان حق الرحم و حق الاسلام۔

راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں۔ جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے۔ کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی قطع نہیں کرتی۔ اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں۔ تو پھر ان کے دو حق ہیں۔ ایک رشتہ داری دوسرے اسلام

۳۱۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان صلۃ الرحم والبر لیھونان الحساب ویعصمان من الذنوب فصلوا ارحامکم وبروا باخوانکم ولو بحسن السلام ورد الجواب۔

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ صلہ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں۔ اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم صلہ رحم کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو۔ اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام صلۃ الرحم تھون الحساب یوم القیامۃ وھی منساۃ فی العمر وتقی مصارع السوء وصدقۃ اللیل تطفی غضب الرب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صلہ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے۔ اور برائیوں سے بچاتا ہے۔ اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان صلۃ الرحم تزکی الاعمال وتنمی الاموال وتیسر الحساب وتدفع البلوی وتزید فی الرزق۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے۔ مال کو بڑھاتا ہے۔ اور حساب کو ہلکا کرتا۔ اور بلا کو دور کرتا ہے۔

باب ۶۹
والدین سے نیکی

۱ **قال** سالت ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عزوجل وبالوالدين احساناً ما هذا الاحسان؟ فقال الاحسان ان تحسن صحبتهما وان لا تكلفهما ان يسألاك شيئاً مما يحتاجان اليه وان كانا مستغنيين اليس يقول الله عزوجل لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال ثم قال ابو عبد الله واما قول الله عزوجل اما يبلغن عندك الكبر احدهما او كلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما قال ان اضجراك فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما ان ضرباك قال وقل لهما قولاً كريماً قال ان ضرباك فقل لهما غفر الله لكما فذلك منك قول كريم قال واخفض لهما جناح الذل من الرحمة قال لا تمل عينيك من النظر اليهما الا برحمة ورقة ولا ترفع صوتك فوق اصواتهما ولا يدك فوق ايديهما ولا تقدم قدامهما.

۲ **سمعت** ابا عبد الله علیه السلام ان رجلاً اتى النبي فقال يا رسول الله اوصني فقال لا تشرك بالله شيئاً وان حرقت بالنار وعذبت الا وقلبك مطمئن بالايمان ووالديك فاطعهما وبرهما حيين كانا او ميتين وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك فافعل فان ذلك من الايمان.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق والدین سے احسان کرو۔ اور اس احسان سے کیا مراد ہے فرمایا احسان سے مراد یہ ہے کہ ان سے اچھی طرح ملو اور انہیں کسی ایسی شے کے مانگنے کی تکلیف نہ دو جس کی انہیں ضرورت ہو چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں کیا خدا نے نہیں فرمایا تم ہرگز نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی محبوب چیز صرف نہ کرو۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بڈھا ہو جائے یا دونوں بڈھے ہو جائیں تو ان سے اُف نہ کہو اور ان کو جھڑکو مت اور فرمایا کہ اگر وہ تم کو سرزنش کریں تب بھی اُف نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں ماریں بھی تو بھی انھیں نہ جھڑکو اور ان سے بہت ادب سے بات کرو۔ اور یہ بھی فرمایا۔ اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے کہو خدا آپ دونوں کی مغفرت کرے سب سے اچھا کلام یہی ہے اور خدا نے فرمایا ہے۔ عاجزی کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ اور حضرت نے فرمایا۔ ان کی طرف رحم اور نرم دلی سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو۔ اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو۔ اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے بڑھاؤ۔

میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سُنا کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو آگ میں جلایا جائے۔ یا سخت سزا دیا جائے۔ مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اور اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق

دے اور اسے مال سے دست کش ہو تو البکر گذر یہ علامت ایمان ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یاتی یوم القیامۃ شئ مثل الکبۃ فیدفع فی ظھر المومن فیدخلہ الجنۃ فیقال ھذا البر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتہ بزرگ آئے گی اور وہ تیزی سے دھکا دے گی پشت مومن کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملائکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے

۴۔ عن ابی عبد اللہ قال قلت ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لوقتھا وبر الوالدین والجھاد فی سبیل اللہ

فرمایا راوی نے کہ کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

۵۔ عن ابی الحسن موسیٰ قال سأل رجل رسول اللہ ما حق الوالد علی ولدہ قال لا یسمیہ باسمہ ولا یمشی بین یدیہ ولا یجلس قبلہ ولا یستب لہ۔

حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیا ہے۔ فرمایا باپ کا نام نہ لے اس کے آگے نہ چلے اور اس کے سامنے نہ بیٹھے۔ اور اس کے گالی کا سبب نہ بنے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال وانا عندہ لعبد الواحد الانصاری فی بر الوالدین فی قول اللہ عز وجل وبالوالدین احساناً فظننا انھا الایۃ التی فی بنی اسرائیل وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً فلما کان بعد سألتہ فقال ھی التی فی لقمان ووصینا الانسان بوالدیہ حسناً وان جاھداک ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما فقال ان ذالک اعظم من ان یامر بصلتھما وحقھما علی کل حال وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فقال لا بل یأمر بصلتھما وان جاھداہ علی الشرک ما زاد حقھما الا عظماً

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عبد الواحد الانصاری سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی اور والدین سے نیکی کرو ہم نے گمان کیا کہ یہ آیت سورہ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور والدین سے احسان کرو۔" جب میں نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورہ لقمان میں ہے ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ زور دیں اور مجبور کریں اس امر پر کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے۔ یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلہ رحم کیا جائے۔ اور ان کے حق کا ہر حال میں لحاظ رکھا جائے دریں صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلہ رحم کا اور اگر وہ شرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

توضیح۔ یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی فضیلت میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں۔ مگر ان میں سے تین اس مقام سے

ہیں (۱) بنی اسرائیل وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا دوسرے عنکبوت ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا
ان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما۔ تیسرے سورہ لقمان ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ
وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الیّ المصیر وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک
بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا۔ ان تینوں آیتوں میں پہلی آیت انہی الفاظ سے تمام قرآنوں میں پائی جاتی ہے۔
لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۃ لقمان کا ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ ان الفاظ سے سورہ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح سورہ بنی
اسرائیل کے ساتھ کی ہے۔ پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورہ لقمان میں ہے

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے۔ کہ راوی بالوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت سورہ بنی اسرائیل میں ہے۔
حضرت نے سورہ لقمان کا ذکر کیوں کیا۔ اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ نہ تھی۔ کہ بالوالدین احسانا کے الفاظ سورہ لقمان
میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسان پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جگہ بھی قرآن میں ہے۔ راوی نے حضرت کا مفہوم
سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس نے سمجھا حضرت کی مراد یہ ہے۔ کہ یہ آیت سورہ لقمان میں ہے۔ اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا
اور یہ بھی احتمال ہے۔ کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکیداً فرمایا ہو تو راوی نے سمجھا ہو۔ کہ یہ مضمون بھی سورہ
بنی اسرائیل میں ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۂ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورہ لقمان میں ووصینا الانسان بوالدیہ کے بعد لفظ حسنا قراءت آئمہ میں ثابت ہو حضرت
نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا۔ لہذا راویوں نے عمداً یا سہواً اختصار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا۔ تیسرے
یہ کہ ان لوگوں کا گمان یہ تھا۔ کہ احسان کا ذکر صرف سورہ بنی اسرائیل ہی میں ہے۔ حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورہ
لقمان میں بھی ہے۔

علامہ مجلسی نے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیوں کہ اس کا راوی مجہول ہے۔

۷۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام ما یمنع الرجل منکم ان یبر والدیہ حیین او میتین یصلی عنھما ویتصدق عنھما ویحج عنھما ویصوم عنھما فیکون الذی صنع لھما ولہ مثل ذالک فیزیدہ اللہ عز وجل ببرہ وصلتہ خیراً کثیراً

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کس چیز نے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے۔ حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا۔ تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلہ رحم کے بدلہ میں خیر کثیر عطا کرے گا۔

۸۔ **عن** معمر بن خلاد قلت لابی الحسن الرضا ادعو لوالدی اذا کانا لا یعرفان الحق قال ادع لھما وتصدق عنھما وان کانا حیین لا یعرفان الحق

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کر اور ان کی طرف سے صدقہ دے اور اگر وہ

فدارهما فان رسول الله قال ان الله بعثني بالرحمة لا بالعقوق۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال جاء رجل الی النبی فقال یا رسول الله من ابرّ قال امّک قال ثم قال امّک قال ثم قال امک قال ثم قال اباک۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اتی رجل رسول الله قال یا رسول الله انی راغب فی الجهاد نشیط قال فقال له النبی فجاهد فی سبیل الله فانک ان تقتل تکن حیاً عند الله ترزق وان تمت فقد وقع اجرک علی الله وان رجعت رجعت من الذنوب کما ولدت قال یا رسول الله ان لی والدین کبیرین یزعمان انهما یانسان بی ویکرهان خروجی فقال رسول الله فقر مع والدیک فوالذی نفسی بیده لانسهما یوماً ولیلة خیر من جهاد سنة

۱۱۔ عن زکریا ابن ابراهیم قال کنت نصرانیا فاسلمت وحججت فدخلت علی ابی عبد الله علیه السلام فقلت انی کنت علی النصرانیة وانی اسلمت فقال وای شئ رایت فی الاسلام قلت قول الله عزوجل ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناه نوراً نهدی به من نشاء فقال لقد هداک الله ثم قال اللهم اهده ثلاثاً سل عما شئت یا بنی فقلت ان ابی وامی علی النصرانیة واهل بیتی وامی مکفوفة البصر فاکون معهم

زندہ ہوں۔ تو با وجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مدارات کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرمانبرداری کروں۔ فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی فرمایا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے آکر کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہ خدا میں جہاد کر۔ اگر قتل ہو جائے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا۔ اور اگر اپنی موت مرے گا تو تیرا اجر اللہ پر ہوگا۔ اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا۔ تو تیرے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے ہیں اور مجھ سے بہت مانوس ہیں۔ وہ میرا جانا ناپسند کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا تو رک جا۔ اپنے ماں باپ کے پاس رہ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا انس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے حج کیا۔ اسی زمانہ میں میں حضرت ابوعبداللہ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا اب مسلمان ہوں۔ فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعث ہدایت ہوا۔ اے رسولؐ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے اس نبوت کو ایک نور قرار دیا۔ اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدایا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دریافت کر جو چاہتا ہے۔ میں نے کہا میرے باپ اور

واکل فی اٰنیتهم فقال یاکلون لحم الخنزیر فقلت لا ولا یمسونه فقال لا بأس فانظر أمك فبرها

فاذا ماتت فلا تکلها الی غیرك کن انت الذی تقوم بشانها ولا تخبرن احداً انك اتیتنی حتی تاتینی بمنیٰ ان شاء الله قال فاتیته بمنیٰ والناس حوله کانه معلم صبیان هذا یسأله وهذا یسأله فلما قدمت الکوفة الطفت لامی وکنت اطعمها وافلی ثوبها وراسها واخدمها فقالت لی یا بنی ما کنت تصنع بی هذا وانت علی دینی فما الذی اری منك منذ هاجرت فدخلت فی الحنیفیه فقلت رجل من ولد نبینا امرنی بهذا فقالت هذا الرجل هو نبیٌّ فقلت لا ولکنه ابن نبی فقالت یا بنی ان هذا نبی ان هذه وصایا الانبیاء فقلت یا امه انه لیس یکون بعد نبینا نبی ولکنه ابنه فقالت یا بنی دینك خیر دین اعرضه علی فعرضته علیها فدخلت فی الاسلام وعلمتها فصلت الظهر والعصر والمغرب والعشاء الاخرة ثم عرض لها عارض فی اللیل فقالت یا بنی اعد علی ما علمتنی فاعدته علیها فاقرت به وماتت فلما اصبحت کان المسلمون الذین غسلوها وکنت انا الذی صلیت علیها ونزلت فی قبرها.

ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی۔ اور ماں اندھی ہے کیا میں ان کے ساتھ رہوں۔ اور ان کے برتنوں میں کھاؤں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنی ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بہ نیکی پیش آ۔

اور اگر وہ مر جائے تو اس کو کسی دوسرے کی سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجالانا۔ اور کسی کو خبر نہ کرنا۔ کہ تو میرے پاس آیا تھا۔ یہاں تک کہ تو منیٰ میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس منیٰ میں آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں۔ گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ۔ جب میں کوفہ واپس آیا۔ تو میں نے اپنی ماں سے مہربانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا۔

اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اور اس کی خدمت کرتا تھا اس نے مجھ سے کہا جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میں داخل ہوا۔ میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں۔ انھوں نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے۔ میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں۔ اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے۔ ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں۔ اس نے کہا بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا۔ تو وہ مسلمان ہو گئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی۔ اس نے ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی۔ اس کا اعادہ کر۔ میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا۔ اور وہ مر گئی۔ جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے۔ اس کو غسل دیا۔ میں نے نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے۔ لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے ہے جن میں کھانے کا کوئی جز لگا ہوا نہ ہو۔ صاف ستھرے ہوں۔ اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سور کا گوشت کھایا ہو تو جب

تک سات بار مٹی سے خوب نہ مانجھا جائے۔ اس میں کھانا جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر شراب پینے کا ظرف ہو۔ تو اسے بھی مٹی سے مانجھنا ضروری ہے۔ مگر چونکہ شراب اثر جاتی ہے۔ لہٰذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا۔ رہے سالن یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں۔ تو پانی ڈال کر طاہر کیا جا سکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نومسلم سے فرمایا۔ کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین خود کرنا۔ غیروں (نصرانیوں کی) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے۔ کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲۔ عن عمار بن حیان قال خبرت اباعبد الله علیه السلام ببر اسمعیل ابنی بی فقال لقد کنت احبه وقد ازددت له حبا ان رسول الله اتته اخت له من الرضاعة فلما نظر الیها سر بها وبسط ملحفته لها واجلسها علیها ثم اقبل یحدثها ویضحك فی وجهها ثم قامت وذهبت وجاء اخوها فلم یصنع به ما صنع بها فقیل له یا رسول الله صنعت باخته ما لم تصنع به وهو رجل فقال لانها کانت ابر بوالدیه منه

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمٰعیل کی اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا۔ اور اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ رسول اللہ کے پاس حضرت کی رضاعی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ اور اپنا بالاپوش (چادر) اس کے لئے بچھایا۔ اور اس پر اسے بٹھایا۔ اور اس سے باتیں کیں۔ اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی اور اس کا بھائی آیا۔ حضرت نے اس کے ساتھ وہ عمل نہ کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا۔ کسی نے اس کا سبب پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے۔

۱۳۔ عن ابراهیم بن شعیب قلت لابی عبد الله علیه السلام ان ابی قد کبر جدا وضعف فنحن نحمله اذا اراد الحاجة فقال ان استطعت ان تلی ذلك منه فافعل ولقمه بیدك فانه جنة لك غدا۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور کمزور ہے جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر نوکروں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے۔ کہ یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا۔

۱۴۔ سمعت رجلا یقول لابی عبد الله ان لی ابوین مخالفین فقال برهما کما تبر المسلمین ممن یتولانا۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں۔ حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر۔ جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے۔ جو ہم کو دوست رکھتے ہیں۔

۱۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ثلاث لم یجعل الله عزوجل لاحد فیهن رخصة اداء الامانة

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ترک کی اجازت خدا نے نہیں دی۔ اول ادائے امانت

الی البر والفاجر والوفاء بالعهد للبر والفاجر و برّ الوالدین برین کانا او فاجرین۔

خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے۔ تیسرے والدین سے نیکی خواہ نیک ہوں یا بد۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من السنة والبران یکنی الرجل باسم ابیه۔

فرمایا صادق آل محمدؐ نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی کنیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلاں۔

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاء رجل وسأل النبی عن برالوالدین فقال ابرر امك ابرر امك ابرر امك ابرر اباك ابرر اباك ابرر اباك وبدأ بالام قبل الاب۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر۔ ماں سے نیکی کر ماں سے نیکی کر۔ باپ سے نیکی کر باپ سے نیکی کر۔ باپ سے نیکی کر۔ ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

۱۸۔ عن ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام قال جاء رجل الی النبیؐ فقال انی ولدت بنتا وربیتها حتی اذا بلغت فالبستها وحلیتها ثم جئت بها الی قلیب فدفعتها فی جوفه وکان آخر ما سمعت منها وهی تقول یا ابتاه فما کفارة ذالك قال الك ام حیة قال لا قال فلك خالة حیة قال نعم قال فابررها فانها بمنزلة الام یکفر عنك ما صنعت

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی۔ میں نے اسے پالا پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کرکے ایک کنوئیں پر لایا۔ اور اس میں اس کو دھکیل دیا۔ قعر چاہ سے میں نے اس کی یہ آواز سنی اے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیا ہے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا خالہ ہے اس نے کہا۔ ہے۔ فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر کہ وہ بمنزلہ تیری ماں کے ہے۔ جو کچھ تو نے کیا ہے۔ یہی اس کا کفارہ ہے۔

قال ابو خدیجة قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام متی کان هذا فقال کان فی الجاهلیة وکانوا یقتلون البنات مخافة ان یسبین فیلدن فی قوم آخرین۔

ابو خدیجہ نے پوچھا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا۔ فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت کے۔ مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر ڈالتے تھے۔ کہ اگر یہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جاکر بچہ جنیں گی۔

توضیح چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا۔ لہٰذا شرع محمدی کی رو سے اس کو سزا نہیں دی جا سکتی تھی۔ اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹۔ قلت لابی جعفر هل یجزی الولد والده فقال لیس له جزاء الا فی خصلتین یکون الوالد مملوکا فیشتریه ابنه فیعتقه او یکون علیه دین فیقضیه

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدل دے سکتا ہے۔ فرمایا دو چیزوں سے اگر باپ غلام ہے۔ تو اسے ۔۔۔۔ آزاد کردے۔ اور اگر مقروض

عنہ۔

۲۰۔ عن جابر قال اتی رجل رسول الله فقال انی رجل شاب نشیط واحب الجهاد ولی والدة تکره ذلک فقال له النبی ارجع فکن مع والدتک فوالذی بعثنی بالحق لانسها لیلة خیر من جهادک فی سبیل الله سنة

ہو تو اس کے قرض کو ادا کر دے۔

فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں۔ جہاد کرنا پسند کرتا ہوں۔ لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی۔ حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہ خدا میں تیرے ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۲۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان العبد لیکون باراً بوالدیه فی حیاتهما ثم یموتان فلا یقضی عنهما دیونهما ولا یستغفر لهما فیکتبه الله عاقاً وانه لیکون عاقاً لهما فی حیاتهما غیر بار بهما فاذا ماتا قضی دینهما واستغفر لهما فیکتبه الله عز وجل باراً۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو۔ لیکن مرنے کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے۔ اور ان کے لئے استغفار نہ کرے۔ تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیونکہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی۔ لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے۔ اور ان کے لئے استغفار کرتا ہے۔ تو خدا اس کو نیکوں میں لکھتا ہے۔

باب ۷۰

امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلعم من اصبح لا یهتم بامور المسلمین فلیس بمسلم۔

فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ جو اس حال میں صبح کرے۔ کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غمخواری نہ کرے۔ تو وہ مسلمان نہیں۔

۲۔ وبهذا الاسناد قال قال رسول الله انسک الناس نسکا انصحهم جیبا واسلمهم قلباً لجمیع المسلمین۔

اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار وہ ہے۔ جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور دل بے غش رکھتا ہو۔

۳۔ قال سمعت ابا عبد الله یقول علیک بالنصح لله فی خلقه فلن تلقاه بعمل افضل منه

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے۔ لوگوں کو قربتہً الی اللہ نصیحت کرنا کہ بیشک خدا اس سے بہتر عمل نہ ہو گا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من لم یھتم بامور المسلمین فلیس بمسلم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں غم خوار کا اور ہمدردی نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان النبی قال من اصبح لا یھتم بامور المسلمین فلیس منھم ومن سمع رجلاً ینادی یا للمسلمین فلم یجبہ فلیس بمسلم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا۔ تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو زوباہ کرتے مسلمانوں سے سنے۔ اور اس کو جواب نہ دے۔ تو وہ مسلمان نہیں۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من نفع عیال اللہ وادخل علی اھل بیت سروراً۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور خاندان والوں کو خوش رکھے۔

۷۔ عن سیف بن عمیرۃ قال حدثنی من سمع ابا عبد اللہ یقول سئل رسول اللہ من احب الناس الی اللہ قال انفع الناس للناس

راوی کہتا ہے۔ مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا۔ کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے فرمایا جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

۸۔ عن عمرو بن علی بن الحسین عن ابیہ صلوٰت اللہ علیھما قال قال رسول اللہ من ردّ عن قوم المسلمین عادیۃ ماءً او ناراً وجبت لہ الجنۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمانوں کو بچائے پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل وقولوا للناس حسنا قال قولوا للناس حسنا ولا تقولوا الا خیرا حتی تعلموا ما ھو۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ "لوگوں سے اچھی بات کہو" اور جو کہو وہ اچھی بات کہو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو۔ بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عن جابر بن یزید عن ابی جعفر علیہ السلام قال فی قول اللہ عزوجل وقولوا للناس حسنا قال قولوا للناس احسن ما تحبون ان یقال فیکم۔

آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو۔ جیسے تم چاہتے ہو۔ کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی قول اللہ عزوجل وجعلنی مبارکاً اینما کنت قال نفاعاً۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں میں ہوں"۔ کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

باب ۱۷

بوڑھوں کی تعظیم

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اجلال اللہ اجلال ذی الشیبۃ المسلم

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام عظموا کبارکم وصلوا ارحامکم ولیس تصلونهم بشئ افضل من کف الاذی عنهم

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم کرو۔ اور سب سے بڑا افضل صلہ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دور کرو۔

۳۔ قال ابو عبد اللہ لیس منا من لم یوقر کبیرنا ویرحم صغیرنا

فرمایا صادق آل محمد نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا

باب ۱۸

مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ انما المومنون اخوۃ بنو اب وام واذا ضرب علی رجل منهم عرق سهر له الاخرون.

فرمایا صادق آل محمد نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ماں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو۔ تو دوسروں کو چاہئے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

۲۔ عن جابر جعفی تقبضت بین یدی ابی جعفر فقلت جعلت فداك ربما حزنت من غیر مصیبۃ تصیبنی او امر ینزل بی حتی یعرف ذلك اهلی فی وجهی وصدیقی فقال نعم یا جابر ان اللہ عز وجل خلق المومنین من طینۃ الجنان واجری فیهم من ریح روحه ولذلك المومن اخو المومن لابیه وامه فاذا اصاب روحا من تلك الارواح

جابر جعفی کہتے ہیں۔ کہ میں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات بغیر کسی مصیبت یا حادثہ کے میں خود بخود ایسا رنجیدہ ہو جاتا ہوں۔ کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے جابر! اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلایا ہے۔ چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ماں

فی بلد من البلدان حزن هذا لانها منها

باپ کے ہے۔ لہٰذا جب یہ حالت ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں یہ اس سے۔

توضیح علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے "من ریح روحہ" سے مراد ہے اس روح کی موج جس کو خدا نے نفخ کیا ہے انبیاء اوصیا میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شیعہ اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری و ساری رہتی ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گھروں میں سے ایک گھر کو رسولوں میں سے ابراہیم کو اپنی خصلت کے ساتھ اور یہ سب جس طرح مخلوق الٰہی ہیں یہ بھی مخلوق ہے اور اب وام سے مراد یہ ہے کہ طینت بمنزلہ ماں ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط وارتباط رکھتی ہیں لہٰذا ایک کے حزن وملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے۔ اسی طرح خوشی کا چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں لکھا ہے کہ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا ابن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں۔ کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا یہ رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیوں کہ ہماری اور تمہاری طینت اور نور ایک ہے کیونکہ اگر تمہاری طینت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طینت تمہارے اعدا کی طینت سے ممزوج ہو گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الضرورۃ۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال المومن اخو المومن عینه و دلیله لا یخونه و لا یظلمه و لا یغشه و لا یعده عدة فیخلفه۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن مومن کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا اس پر ظلم نہیں کرتا اس کو دھوکہ نہیں دیتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۴۔ **عن** ابی بصیر قال سمعت ابا عبد الله علیه یقول المومن اخو المومن کالجسد الواحد ان اشتکی شیئاً منه وجد الم ذالک فی سائر جسده و ارواحهما من روح واحدة و ان روح المومن لاشد اتصالاً بروح الله من اتصال شعاع الشمس بها۔

ابو بصیر کہتے ہیں۔ کہ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ مومن مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک تن کی مانند ہیں اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاثر ہو جاتا ہے دو مومنوں کی روح ایک ہی روح ہوتی ہے اور روح مومن روح خدا (خلیفۃ اللہ) سے اس سے زیادہ ملی جلی رہتی ہے جتنی سورج کی کرن سے۔

۵۔ **قال** ابو عبد الله علیه السلام المسلم اخو المسلم و هو عینه و مرآته و دلیله لا یخونه و لا یخدعه و لا یظلمه و لا یکذبه و لا یغتابه۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) ہے اس سے خیانت نہیں کرتا۔ اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی تکذیب نہیں کرتا۔ اس کی غیبت نہیں کرتا۔

۶۔ **عن** حفص بن البختری قال کنت عند ابی عبد الله و دخل علیه رجل فقال لی تحبه فقلت نعم فقال لی و لم لا تحبه و هو اخوک

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست رکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں انہوں نے مجھ سے کہا بھلا تم کیوں نہ

وشریکك فی دینك وعونك علی عدوك و رزقه علی غیرك .

دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے۔ اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

۷۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال سمعته یقول المؤمن اخو المؤمن لابیه وامه لان الله عزوجل خلق المؤمنین من طینة الجنان واجری فی صورهم من ریح الجنة فلذلك هم اخوة لاب وام.

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن مومن کا بھائی ہے بلحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہٰذا باپ اور ماں کے۔ وہ آپس میں بھائی ہیں۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان المؤمن اخو المؤمن عینه ودلیله لا یخونه ولا یظلمه ولا یغشه ولا یعده عدة فیخلفه.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے۔ اس سے خیانت نہیں کرتا اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی غیبت نہیں کرتا۔ اور نہ وعدہ خلاف کرتا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام سمعته یقول المؤمنون خدم بعضهم لبعض قلت وکیف یکونون خدماً بعضهم لبعض قال یفید بعضهم بعضاً

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے۔ راوی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

۱۰۔ عن الفضیل بن یسار قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان نفراً من المسلمین خرجوا الی سفر لهم فضلوا الطریق فاصابهم عطش شدید فتکفنوا ولزموا اصول الشجر فجاءهم شیخ وعلیه ثیاب بیض فقال انا من الجن الذین بایعوا رسول الله انی سمعت رسول الله یقول المؤمن اخو المؤمن عینه ودلیله فلم تکونوا تضیعوا بحضرتی.

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے۔ کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی۔ ان کے پاس ایک بوڑھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا۔ میں ان جنوں میں سے ہوں۔ جنہوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے۔ پس کیسے ممکن ہے۔ کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

۱۱۔ عن الفضیل بن یسار قال سمعت ابا عبد الله یقول المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یغتابه ولا یخونه ولا یحرمه قال ربعی فسالنی

راوی فضیل بن یسار کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا۔ اس کی غیبت نہیں کرتا۔ اس

وجل من اصحابنا بالمدينة فقال سمعت الفضيل يقول ذلك قال فقلت له نعم فقال فاني سمعت ابا عبد الله يقول المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يغشه ولا يغتشه ولا يخذله ولا يغتابه ولا يحرمه

سے خیانت نہیں کرتا۔ اسے محروم نہیں کرتا۔ ربعی کہتا ہے۔ کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا۔ کہ میں نے فضیل کو ایسے کہتے سُنا ہے۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سُنا ہے کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے۔ وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے۔ نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اُسے محروم کرتا ہے۔

باب ۳،

کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

۱۔ عن مسعدة بن صدقة قال سمعت ابا عبد الله يقول وسئل عن ايمان من يلزمنا حقه واخوته كيف هو وبما يثبت وبما يبطل فقال ان الايمان قد يتخذ على وجهين اما احدهما فهو الذي يظهر لك من صاحبك فاذا ظهر لك منه مثل الذي تقول به انت حقت ولايته واخوته الا ان يجيء منه نقض للذي وصف من نفسه واظهره لك فان جاء منه ما تستدل على نقض الذي اظهر لك خرج عندك مما وصف لك واظهر وكان ما اظهر ناقضا الا ان يدعي انه انما عمل ذلك تقية ومع ذلك ينظر فيه فان كان ليس مما يمكن ان تكون التقية في مثله لم يقبل منه ذلك لان للتقية مواضع من ازالها عن مواضعها لم تستقم له وتفسير ما يتقى مثل قوم سوء ظاهر حكمهم وفعلهم على غير حكم الحق وفعله فكل شيء يعمل المؤمن بينهم لمكان التقية مما لا

راوی کہتا ہے میں نے سُنا ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیا ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے۔ اور کس صورت میں ابطال۔ فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کرتا ہے۔ اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو۔ تو اس کی محبت اور اخوت تمہارے لئے ضروری ہے۔ جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے۔ اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو۔ پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں۔ لیکن اگر وہ ظاہر کرے۔ کہ ایسا عمل اس سے از روئے تقیہ ظاہر ہوا ہے۔ تو اگر تم دیکھو کہ تقیہ اس محل پر درست نہیں۔ تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تقیہ کا محل وموقعہ ہوتا ہے۔ جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں۔ جو اس قوم بد کی مانند ہوگا۔ کہ جن کا ظاہری حکم وفعل خلاف حکم حق ہو۔ اگر کوئی مومن ایسے امور میں تقیہ کرے۔ جس سے فساد دین لازم نہ آئے۔ تو وہ جائز ہے۔

یودی الی الفساد فی الدین فانه جائز۔

باب ۷۴

مواخات بلحاظ دین نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال لم تتواخوا علی هذا الامر وانما تعارفتم علیه

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ کہ امر دین میں مواخات نہ کرو۔ یہ تو صرف ایک دوسرے سے تعارف کی صورت ہے

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائش ہی ہوتی ہے دنیا کی مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طینت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات شروع ہی سے ہے۔

باب ۷۵

مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

۱۔ عن جابر عن ابی جعفرؑ قال من حق المومن علی اخیه المومن ان یشبع جوعته ویواری عورته ویفرج عنه کربته ویقضی دینه فاذا مات خلفه فی اهله وولده

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے اس کی مصیبت کو دور کرے اگر مرجائے تو اس کے گھر والوں کی اس کا جانشین بن کر خبر لے۔

۲۔ عن ابی عبد اللهؑ قال قلت له ما حق المسلم علی المسلم قال له سبع حقوق واجبات ما منهن حق الا وهو علیه واجب ان ضیع منها شیئا خرج من ولایة الله وطاعته ولم یکن لله فیه نصیب قلت له جعلت فداك وما هی قال یا معلی انی علیك شفیق اخاف ان تضیع ولا تحفظ وتعلم ولا تعمل قال قلت له لا قوة الا بالله قال ایسر حق منها ان تحب له ما تحب لنفسك وتکره له

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا سات حق واجب ہیں۔ اگر ان میں ایک حق بھی ادا نہ ہو۔ تو ولایت واطاعت خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا کیا ہیں۔ فرمایا اے معلی میں از راہ شفقت ڈرتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے۔ اور حفاظت نہ کرے۔ اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا۔ خدا ہی مجھے عمل کی قوت دینے والا ہے۔ فرمایا سب سے آسان حق مرد مسلم کا یہ ہے کہ تو

ما تکرہ لنفسك والحق الثانی ان تجتنب سخطه و تتبع مرضاته وتطیع امره والحق الثالث ان تعینه بنفسك ومالك ولسانك ویدك ورجلك والحق الرابع ان تكون عینه ودلیله ومرآته والحق الخامس ان لا تشبع ویجوع ولا تروی ویظمأ ولا تلبس ویعری والحق السادس ان یكون لك خادم ولیس لاخیك خادم فواجب ان تبعث خادمك فیغسل ثیابه ویصنع طعامه ویمهد فراشه والحق السابع ان تبر قسمه وتجیب دعوته وتعود مریضه و تشهد جنازته واذا علمت ان له حاجة تبادره الی قضائها ولا تلجئه ان یسألكها ولكن تبادره مبادرة فاذا فعلت ذلك وصلت ولایتك بولایته وولایته بولایتك

اس کے لئے دوست رکھے۔ ہر اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور برا سمجھے۔ اس چیز کو جس کو اپنے لئے برا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے۔ کہ اس کے غصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو۔ اور اس کے امر کی اطاعت کرے تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیر سے اس کی مدد کرے چوتھا حق یہ ہے۔ کہ اس کا محافظ ہو۔ اس کا رہنما ہو اور اس کے حالات کا آئینہ ہو۔ پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو۔ اور سیراب نہ ہو۔ اگر وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو۔ چھٹا حق یہ ہے۔ کہ اگر تمہارا نوکر ہو اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو۔ تو لازم ہے۔ کہ اپنے اس بھائی کے پاس اپنے نوکر بھیج دے کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکائے۔ اور اس کا فرش بچھائے اور ساتواں حق یہ ہے۔ کہ اس کی قسم کو قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے۔ مریض ہو تو اس کی عیادت کرے۔ مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو۔ تو اس کا پورا کرنے میں جلدی کرے۔ اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے۔ اور جلد سے جلد پورا کرے اگر تو نے ایسا کیا۔ تو تیری محبت سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

عن عبد الاعلی بن اعین قال كتب بعض اصحابنا یسألون ابا عبد الله عن اشیاء وامرونی ان اسأله عن حق المسلم علی اخیه فسألته فلم یجبنی فلما جئت لاودعه فقلت سألتك فلم تجبنی فقال انی اخاف ان تكفروا ان من اشد ما افترض الله علی خلقه ثلاثا انصاف المرء من نفسه حتی لا یرضی لاخیه من نفسه الا بما یرضی لنفسه منه ومواساة الاخ فی المال وذكر الله علی كل حال لیس سبحان الله والحمد لله ولكن عند ما حرم الله علیه فیدعه

راوی کہتا ہے کہ میرے بعض دوستوں نے جو کوفہ میں تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت ابو عبداللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انہوں نے یہ بھی لکھا۔ کہ میں دریافت کروں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب کوفہ جانے لگا۔ اور حضرت سے رخصت ہونے آیا۔ تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے۔ کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ اچھا سنو۔ خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر تین چیزوں کو قرار دیا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے۔ یعنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے۔

مال کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں۔ اس سے مطلب یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ والحمد للہ کہتا رہے۔ بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں۔ ان کو ترک کر دے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما عبد اللہ بشیءٍ افضل من اداء حق المومن ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حق المسلم علی المسلم ان لا یشبع ویجوع اخوہ ولا یروی و یعطش اخوہ ولا یکتسی ویعری اخوہ فما اعظم حق المسلم علی المسلم وقال احب لاخیک المسلم ما تحب لنفسک واذا احتجت فسلہ وان سالک فاعطہ لا تملہ خیراً ولا یملہ لک کن لہ ظہراً فانہ لک ظہر اذا غاب فاحفظہ فی غیبتہ واذا شہد فزرہ واجلہ واکرمہ فانہ منک وانت منہ فان کان علیک عاتباً فلا تفارقہ حتی تسال سمیحتہ فان اصابہ خیر فاحمد اللہ وان ابتلی فاعضدہ وان تمحل لہ فاعنہ واذا قال الرجل لاخیہ اُف انقطع ما بینہما من الولایۃ واذا قال انت عدوی کفر احدہما فاذا اتہمہ انماث الایمان فی قلبہ کما ینماث الملح فی الماء قال وبلغنی انہ قال ان المومن لیزہر نورہ لاہل السماء کما تزہر نجوم السماء لاہل الارض وقال ان المومن ولی اللہ یعینہ ویصنع لہ ولا یقول علیہ الا الحق ولا یخاف غیرہ ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا۔ اور سیراب نہ ہو اگر اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے۔ اگر اس کا بھائی ننگا ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق۔ پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھ اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور جب تو محتاج ہو۔ تو اس سے سوال کر۔ اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے۔ اس کو احسان کر کے ملول نہ کر وہ تجھے ملول نہ کرے گا۔ اس کا مددگار بنا وہ تیرا مددگار رہے گا۔ اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی عدم موجودگی میں اور جب آ جائے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ۔ کیونکہ وہ تیرا سگا بھائی ہے۔ اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے۔ تو اس سے جدا نہ ہو۔ یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو۔ تو خدا کا شکر ادا کر۔ اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر۔ اور اگر وہ کسی کے فریب کا شکار ہو۔ تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے اُف کہے۔ تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی۔ اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا۔ اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر۔ اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا۔ تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پانی میں۔ اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے کہ اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کے لئے کام کرتا ہے۔ اور خدا پر افترا نہیں کرتا۔ اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال للمسلم علی اخیہ المسلم من الحق ان یسلم علیہ اذا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے۔ تو سلام کرے اور جب

لقیه ویعوده اذا مرض وینصح له اذا غاب و یسمته اذا عطس ویجیبه اذا دعاه ویتبعه اذا مات

بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے۔ اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مر جائے تو مشایعت جنازہ کرے۔

۷۔ عن ابی المامون الحارثی قال قلت لابی عبدالله ماحق المومن علی المومن قال ان من حق المومن علی المومن المودة له فی صدره والمواساة له فی ماله والخلف له فی اهله والنصرة له علی من ظلمه وان کان نافلة فی المسلمین وکان غائباً اخذ له بنصیبه واذا مات الزیارة علی قبره وان لا یظلمه وان لا یغشه وان لا یخونه وان لا یخذله وان لا یکذبه وان لا یقول له اُف واذا قال له اُف فلیس بینهما الولایه واذا قال له انت عدوی فقد کفر احدهما واذا اتهمه انماث الایمان فی قلبه کما ینماث الملح فی الماء

راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینہ میں اس کی محبت ہو۔ اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے بال بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے لے۔ اور اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے۔ اور دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے رسوا نہ کرے۔ جھٹلائے نہیں اُف نہ کہے ورنہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی۔ اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا۔ اور اگر اسے تہمت لگائے گا۔ تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا۔ جیسے نمک پانی میں۔

۸۔ عن ابان بن تغلب قال کنت اطوف مع ابا عبدالله فعرض لی رجل من اصحابنا کان سالنی الذهاب معه فی حاجة فاشار الیّ فکرهت ان ادع اباعبدالله واذهب الیه فبینا انا اطوف اذ اشار الیّ ایضاً فراه ابوعبدالله فقال یا ابان ایاک یرید هذا قلت نعم قال فمن هو قلت رجل من اصحابنا قال هو علی مثل ما انت علیه قلت نعم قال فاذهب الیه قلت فاقطع الطواف قال نعم قلت وان کان طواف الفریضة قال نعم فذهبت معه ثم دخلت علیه بعد فسالته فقلت اخبرنی عن حق المومن علی المومن فقال یا ابان دعه لا ترده قلت بلی جعلت فداک فلم ازل اردد علیه فقال

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ ع کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا۔ اور مجھے اپنے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا۔ اس نے اشارہ سے مجھے بلایا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا بُرا سمجھا۔ میں طواف میں مشغول تھا۔ کہ اس نے پھر اشارہ کیا۔ حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف کو قطع کر دوں۔ فرمایا ہاں میں نے کہا اگرچہ طواف واجب ہو۔ فرمایا ہاں پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ تو میں نے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم میں نے کہا بہتر۔ اس کے بعد

يا ابان تقاسمه شطر مالك ثم نظر الیّ فرای ما دخلنی
فقال يا ابان اما تعلم ان الله عز وجل قد ذكر
المؤثرين على انفسهم قلت بلى جعلت فداك

فقال اما اذا انت قاسمته فلم تؤثره بعد انما انت
وهو سواء انما تؤثره اذا انت اعطيته من النصف
الآخر.

۹۔ عن عيسى بن ابی منصور قال كنت عند ابی
عبد الله انا وابن ابی يعفور وعبد الله بن طلحة فقال
ابتداءً منه يا ابن يعفور قال رسول الله ست خصال
من كن فيه كان بين يدی الله عز وجل وعن يمين
الله فقال ابن ابی يعفور وما هن جعلت فداك قال
يحب المرء المسلم لاخيه ما يحب لاعز اهله ويكره
المرء المسلم لاخيه ما يكره لاعز اهله ويناصحه
الولاية فبكى ابن ابی يعفور وقال كيف يناصحه
الولاية قال يا ابن يعفور اذا كان منه بتلك المنزلة
بثه همه ففرح لفرحه ان هو فرح و
حزن لحزنه ان هو حزن وان كان عنده
ما يفرج عنه فرج عنه والا دعا الله له
قال ثم قال ابو عبد الله عليه السلام ثلاث لكم و
ثلاث لنا ان تعرفوا فضلنا وان تطؤوا عقبنا و
تنتظروا عاقبتنا فمن كان هكذا كان بين يدی الله
عز وجل فيستضیء بنورهم من هو اسفل منهم
واما الذين عن يمين الله فلو انهم يراهم من
دونهم لم يهنهم العيش مما يرون من فضلهم فقال
ابن ابی يعفور وما لهم لا يرون وهم عن يمين الله
فقال يا ابن ابی يعفور انهم محجوبون بنور الله اما

میں برابر پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اپنا نصف مال اس کو دے دے
پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرہ
پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا۔ کہ خدا نے اپنے نفسوں پر
ایثار کرنے والوں کا ذکر کیا ہے۔ میں نے کہا معلوم ہے۔
فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کو اس پر ترجیح
نہ دے تو اور وہ برابر ہیں۔ ہاں جب تو باقی ادھا بھی اسے دے
دے تب اپنے کو اس پر ترجیح دے۔

عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور
اور عبداللہ بن طلحہ حضرت ابو عبداللہ کی خدمت میں حاضر تھے
اور حضرت نے خود ہی فرمایا۔ اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ
خصلتیں بیان کی ہیں۔ جس میں وہ پائی جائیں گی۔ وہ خدا کے سامنے
کمال تقرب میں ہوگا۔ ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن
اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے۔ جو اپنے عزیز ترین
خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے۔ اور بندہ مومن
کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین
خاندان والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور خالص محبت
کا اظہار کرے۔ یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے۔ اور کہنے لگے
یہ کیسے۔ فرمایا اگر تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی۔ تو وہ
اپنے راز کو ظاہر کرے گا۔ اور وہ خوش ہوگا۔ اس کی خوشی سے
جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین ہوگا۔ اس کے غم سے جب کہ
وہ رنجیدہ ہوگا۔ اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش
کرنے کے لئے نہ ہوگی۔ تو وہ خدا سے اس کے لئے دعا کرے
گا۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ یہ تین تمہارے لئے ہیں۔ اور دوسری
تین ہمارے لئے ہیں پہلے یہ کہ تم ہماری فضیلت کو پہچانو۔ دوسرے
یہ کہ ہمارے پیچھے چلو۔ تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت
کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگی۔ جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی
وہ مقرب بارگاہ ایزدی ہوگا۔ اس کے نور سے اس سے

بلغك الحديث ان رسول الله كان يقول ان لله خلقا عن يمين العرش بين يدي الله و عن يمين الله وجوههم ابيض من الثلج واضوء من الشمس الضاحية يسأل السائل ما هؤلاء فيقال هؤلاء الذين تحابوا في جلال الله

پہنچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے۔ جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے۔ جب ان کو نیچے والے دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا نہ معلوم ہوگا اور برادروں کی فضیلت کے مقابل۔ ابن ابی یعفور نے کہا جماعت قربت ایزدی ہوگی ایسے دکھائی کیوں نہ جائے گا۔ فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی یہ حدیث نہیں سنی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برف سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار۔ ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا۔ یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے۔

۱۰۔ عن محمد بن عجلان قال كنت عند ابي عبد الله عليه السلام فدخل رجل فسلم فسأله كيف خلفت من اخوانك قال فاحسن الثناء وزكى واطرى فقال له كيف عيادة اغنيائهم على فقرائهم فقال قليلة قال فكيف مشاهدة اغنيائهم لفقرائهم قال قليلة فقال فكيف صلة اغنيائهم لفقرائهم في ذات ايديهم فقال انك لتذكر اخلاقا قل ما هي فيمن عندنا قال فقال فكيف تزعم هؤلاء انهم شيعة

محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ ایک شخص آیا۔ اور سلام کیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے مومن بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا۔ اور ان کے اوصاف میں مبالغہ کیا حضرت نے پوچھا اغنیا کا فقرا کے پاس پرسش احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم فرمایا۔ مالداروں کا فقرا سے ملنا جلنا کیسا ہے کہا بہت کم فرمایا اغنیا کا فقرا سے صلہ رحم کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے۔ فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

۱۱۔ عن ابي اسماعيل قال قلت لابي جعفر جعلت فداك ان الشيعة عندنا كثير فقال فهل يعطف الغني على الفقير وهل يتجاوز المحسن عن المسيء ويتواسون فقلت لا فقال ليس هؤلاء شيعة الشيعة من يفعل هذا۔

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مالدار فقیروں سے مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ احسان کرنے والے گنہگاروں سے درگذر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو وہ شیعہ نہیں۔ شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

۱۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان ابو جعفر صلوات الله عليه يقول عظموا اصحابكم و وقروهم ولا يتجهم بعضكم بعضا ولا تضاروا ولا تحاسدوا واياكم والبخل كونوا عباد الله المخلصين۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کرو ان کا وقار قائم رکھو اور ایک دوسرے سے بکراہت نہ ملے۔ اور نقصان نہ پہنچائے۔ حسد نہ کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ۔ اور خدا کے سچے بندے بنو۔

۱۳۔ قال ابو جعفر علیہ السلام ایجیئ احدکم الی اخیہ فیدخل یدہ فی کیسہ فیاخذ حاجتہٗ فلا یدفعہٗ فقلت ما اعرف ذلک ذلک فینا فقال ابو جعفرؑ فلا شئی اذاً قلت فالہلاک اذاً فقال ان القوم لم یعطوا احلامھم بعد

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ فرمایا تو کچھ بھی نہیں میں نے کہا۔ تو ہم سب جہنمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں۔

۱۴۔ عن معلی بن خنیس قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن حق المومن فقال سبعون حقاً لا اخبرک الا بسبعۃ فانی علیک مشفق اخشیٰ الا تحتمل فقلت بلی ان شاء اللہ فقال لا تشبع ویجوع ولا تکتسی ویعریٰ وتکون دلیلہٗ وقمیصہ الذی یلبسہ ولسانہ الذی یتکلم بہ وتحب لہ ما تحب لنفسک وان کان لک جاریۃ بعثتہا لتمھید فراشہ وتسعیٰ فی حوائجہ باللیل والنہار فاذا فعلت ذلک وصلت ولایتک بولایتنا وبولایتنا بولایۃ اللہ عزوجل

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں۔ میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر مہربان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کہ تم تحمل نہ کر سکو۔ میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا مت کھاؤ۔ اگر برادر مومن بھوکا ہو مت پہنو۔ اگر وہ ننگا ہو۔ اس کے رہنما بنو۔ اور اس کے راز دار بنو۔ اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو۔ وہ اس کے لئے بھی پسند کرو۔ اور اس کی زبان گویا بنو۔ اگر تمہاری کنیز ہو تو اس کو بھیجو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی ضرورتیں پورا کرنے کی رات دن کوشش کرو۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملاؤ گے۔

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یخونہ ویحق علی المسلمین الاجتہاد فی التواصل والتعاون علی التعاطف والمواساۃ لاہل الحاجۃ وتعاطف بعضھم علی بعض حتی تکونوا کما امرکم اللہ عزوجل رحماء بینکم متراحمین مغتمین لما غاب عنکم من امرھم علی مامضی علیہ معشر الانصار علی عھد رسول اللہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ چاہئے کہ اس پر ظلم نہ کرے۔ اس کو رسوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے۔ اور مسلمانوں کو سزاوار ہے کہ آپس میں اتحاد رکھیں۔ اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں۔ اور اہل حاجت کے ساتھ ہمدردی کریں۔ اور ایک دوسرے پر مہربان رہیں۔ تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ جیسا خدا نے حکم دیا ہے۔ "آپس میں رحم کرنے والے" اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اسی طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم حق علی المسلم اذا اراد سفراً ان یعلم اخوانہ وحق علی اخوانہ اذا قدم ان یاتوہ۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے، مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

باب ۷۶

تراحم وتعاطف

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ یقول لاصحابہ اتقوا اللہ وکونوا اخوۃ بررۃ متحابین فی اللہ متواصلین متراحمین تزاوروا وتلاقوا وتذاکروا امرنا واحیوہ

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو۔ اور قربۃً الی اللہ دوسرے سے محبت کرو، صلہ رحم کرو۔ ایک دوسرے پر رحم کرو۔ اگر دوسرے سے ملاقات کرو۔ اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو۔ اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تواصلوا وتباروا وتراحموا وکونوا اخوۃ بررۃ کما امرکم اللہ عز وجل

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے باہم صلہ رحم کرو، نیکی کرو۔ ایک دوسرے پر رحم کرو۔ اور نیکی پسند بھائی بنو، جیسا کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔

۳۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول تواصلوا وتباروا وتراحموا وتعاطفوا۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا، صلہ رحم کرو، نیکی کرو۔ ایک دوسرے پر رحم کرو۔ اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یحق علی المسلمین الاجتہاد فی التواصل والتعاون علی التعاطف والمواساۃ لاہل الحاجۃ وتعاطف بعضہم علی بعض حتی تکونوا کما امرکم اللہ عز وجل "رحماء بینہم" متراحمین مغتمین لما غاب عنکم من امرہم علی ما مضی علیہ معشر الانصار علی عہد رسول اللہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلہ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صاحبان حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی۔ تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے۔ "آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں"۔ ہمدردی کرنے والے اور بحالت سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں۔ عہدِ رسول میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا۔ ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

باب ،،

زیارت اخوان

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من زار اخاہ للہ لا لغیرہ التماس موعد اللہ وتنجز ما عند اللہ وکل اللہ بہ سبعین الف ملک ینادونہ الا طبت وطابت لک الجنۃ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص محض خوشنودی خدا کے لئے اور وعدہ گاہ خدا کی تلاش کے لئے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس کے پانے کے لئے زیارت مومنین کرے۔ تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے۔ جو ندا دیتے ہیں آگاہ ہو تم خوش رہو۔ اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عن خیثمۃ قال دخلت علی ابی جعفر علیہ السلام اودعہ فقال یا خیثمۃ ابلغ من تری من موالینا السلام واوصھم بتقوی اللہ العظیم وان یعود غنیھم علی فقیرھم وقویھم علی ضعیفھم وان یشھد حیھم جنازۃ میتھم وان یتلاقوا فی بیوتھم فان لقیا بعضھم بعضا حیوۃ لامرنا رحم اللہ عبدا احیا امرنا یا خیثمۃ ابلغ موالینا انا لا نغنی عنھم من اللہ شیئاً الا بعمل وانھم لن ینالوا ولایتنا الا بالورع وان اشد الناس حسرۃ یوم القیامۃ من وصف عدلاً ثم خالفہ الی غیرہ

خیثمہ سے مروی ہے۔ کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا اے خیثمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا سلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرنا۔ اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں۔ اور قوی ضعیفوں کی۔ اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں۔ اور اپنے گھر والے ایک دوسرے سے ملتے رہیں۔ یہ ملنا جلنا ہمارے امر امامت کے لئے زندگی ہے۔ اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔ اے خیثمہ ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو۔ مگر عمل سے یعنی صرف اقرار امامت کافی نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو۔ اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پا سکتے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ ہوگا جو عدل کی تعریف کرے۔ اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ حدثنی جبرئیل ان اللہ عزوجل اھبط الی الارض ملکا فاقبل ذلک الملک یمشی حتی وقع الی باب علیہ رجل یستاذن علی رب الدار فقال لہ الملک ما حاجتک الی رب ھذہ الدار قال اخ لی مسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے۔ فرشتہ نے کہا اس گھر والے سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔

ته فی الله تبارك وتعالی فقال له الملك ما جاء بك الا ذاك فقال ما جاء بی الا ذاك فقال انی رسول الله الیك وهو یقرئك السلام ویقول وجبت لك الجنة وقال الملك ان الله عزوجل یقول ایما مسلم زار مسلماً فلیس ایاه زار ایای زار وثوابه علی الجنة ۔

میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے۔ اس نے کہا ہاں فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے۔ اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من زار اخاه لله عزوجل ایای زرت وثوابك علی ولست ارضی لك ثواباً دون الجنة

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی۔ خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔

عن یعقوب بن شعیب قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من زار اخاه فی جانب المصر ابتغاء وجه الله فهو زوره وحق علی الله ان یکرم زوره ۔

راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے بُعد مسافت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی۔ تو وہ خدا کے زائروں میں سے ہے۔ اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے۔ کہ وہ اپنے زائروں کا اکرام کرے۔

عن ابی جعفر علیه السلام قال رسول الله من زار اخاه فی بیته قال الله عزوجل له انت ضیفی وزائری علی قراك وقد اوجبت لك الجنة بحبك ایاه ۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی۔ اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا مہمان اور زائر ہے: تیری مہمانی میرے اوپر ہے میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

عن ابی غرة قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من زار اخاه فی الله فی مرض او صحة لا یاتیه خداعاً ولا استبدالاً وکل الله سبعین الف ملك ینادون فی قفاه ان طبت وطابت لك الجنة فانتم زوار الله وانتم وفد الرحمن حتی یاتی منزله فقال له بسیر جعلت فداك فان کان المکان بعیدا ۔

ابوغرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر و فریب نہ کیا۔ اور بدلہ نہ چاہا۔ تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرتا ہے کہ اس کے پس پشت کہتے ہیں۔ تو خوش رہو۔ اور جنت تجھ سے خوش رہے تم اللہ کے زائر ہو اور تم خدا کے مہمان ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے

قال نعم یا یسیر وان کان المکان مسیرة سنة فان الله جواد والملائکة کثیرة یشیعونه حتی یرجع الی منزله ۔

یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جواد ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں۔ وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام من زار اخاه فی الله ولله جاء یوم القیامة یخطر بین قباطی من نور ولا یمر بشیء الا اضاء له حتی یقف بین یدی الله عز وجل فیقول الله عز وجل له مرحباً واذا قال مرحباً اجزل الله عز وجل له العطیه

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی۔ وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا۔ اور جب سرادق جلال الٰہی کے سامنے آئے گا۔ تو اللہ اس سے کہے گا۔ مرحبا اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان العبد المسلم اذا خرج من بیته زائراً اخاه لله لا لغیره التماس وجه الله رغبة فیما عنده وکل الله عز وجل سبعین الف ملك ینادونه من خلفه الی ان یرجع الی منزله الا طبت وطابت لك الجنة ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندہ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا۔ تو اللہ تعالےٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں تو خوش اور جنت تجھ سے خوش ۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما زار مسلم اخاه المسلم فی الله ولله الا ناداه الله عز وجل ایها الزائر طبت وطابت لك الجنة

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو ندا دیتا ہے تو خوش رہ اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

۱۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان لله عز وجل جنة لا یدخلها الا ثلاثة رجل حکم علی نفسه بالحق ورجل زار اخاه المومن فی الله ورجل آثر اخاه المومن فی الله

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہوگا۔ دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو۔ تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہوگی۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان المومن لیخرج الی اخیه یزوره فیوکل الله عز وجل به ملکاً فیضع جناحاً فی الارض وجناحاً فی السماء

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے۔ تو خدا اس پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے

يظله فاذا دخل الى منزله نادى الجبار تبارك و
تعالى ايها العبد المعظم لحقي المتبع لآثار نبيي
حق علي اعظامك سلني اعطك ادعني اجبك
اسكت ابتدئك فاذا انصرف شيعه الملك
يظله بجناحه حتى يدخله الى منزله ثم
يناديه تبارك وتعالى ايها العبد المعظم لحقي
حق علي اكرامك قد اوجبت لك جنتي وشفعتك
في عبادي

اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے
اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اے میرے
بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا
اتباع کرنے والے تیری بندگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے
سوال کر میں تجھے دوں گا۔ تو مجھ سے دعا کر میں قبول
کروں گا۔ اگر تو چپ رہے گا۔ تو میں ابتدا کروں گا۔
جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے
پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے
کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میں نے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا۔ اور اپنے
بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام ايما ثلاثة
مومنين اجتمعوا عند اخيهم يامنون بوائقه
ولا يخافون غوائله ويرجون ما عنده ان دعوا
الله اجابهم وان سالوا اعطاهم وان استزادوا
زادهم وان سكتوا ابتدأهم

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تین ایسے
مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں۔ جو اس کے ہلاک کرنے والے
جاہلانہ فتنوں سے بے خوف ہوں، اور اس کی فریب کاری سے
بے خوف ہوں، اور جو اس کے پاس ہو اس کے ملنے کی امید
رکھتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔
اور جو وہ مانگتے ہیں۔ ان کو عطا کرتا ہے۔ اور اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا ہے۔ اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو
اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لزيادة
المؤمن في الله خير من عتق عشر رقاب مومنات
ومن اعتق رقبة مؤمنة وقى كل عضو عضواً
من النار حتى ان الفرج يقي الفرج.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشنودی خدا
کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے۔ دس غلام آزاد کرنے
سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا۔ تو اس کا ایک ایک عضو
آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا۔
یہاں تک کہ شرمگاہ شرمگاہ تک کو بچائے گی۔

۱۶۔ عن ابي ايوب قال سمعت اباحمزة
يقول سمعت العبد الصالح يقول من زار اخاه
المؤمن لله لا لغيره يطلب به ثواب الله عز
وجل وكل الله عز وجل به سبعين الف
ملك من حين يخرج من منزله حتى يعود

ابوایوب نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابوحمزہ کو کہتے سنا۔
میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے۔ کہ جس نے برادر
مومن کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودی خدا کے لئے
کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے۔ کہ جب سے وہ
گھر سے نکلے، اور جب تک گھر واپس جائے۔ یہ کہتے رہیں خوش

الیہ ینادوہ الا طبت وطابت لک الجنۃ تبوأت من الجنۃ منزلا۔

رہو۔ اور جنت تجھ سے خوش رہے۔ اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

۱۶ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین ؑ لقاء الاخوان مغنم جسیم وان قلوا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ؑ نے فرمایا ہے۔ اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر رہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

باب ۸۰

مصافحہ

۱۔ عن ابی عبیدۃ قال کنت زمیل ابی جعفر وکنت ابدأ بالرکوب ثم یرکب ھو فاذا استوینا سلم وسال مسألۃ رجل لا عھد لہ بصاحبہ وصافح قال وکان اذا نزل نزل قبلی فاذا استویت انا وھو علی الارض سلم وسأل مسألۃ من لا عھد لہ بصاحبہ فقلت یا ابن رسول اللہ انک لتفعل شیئا ما یفعلہ من قبلنا وان فعل مرۃ فکثیر فقال اما علمت ما فی المصافحۃ ان المومنین یلتقیان فیصافح احدھما صاحبہ فلا تزال الذنوب تتحات عنھما کما تتحات الورق عن الشجر واللہ ینظر الیھما حتی یفترقا

راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا۔ اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا۔ اور حضرت بعد میں۔ جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے۔ تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے۔ جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو۔ اور پھر مصافحہ کرتے۔ اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا۔ تو مجھ سے پہلے اترتے۔ اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے۔ جیسے مدت بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں نے یا ابن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں۔ جو ہمارے شہر والے نہیں کرتے۔ ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں۔ تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی طرف بنظر رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان المومنین اذا التقیا فتصافحا ادخل اللہ عزوجل یدہ بین ایدیھما واقبل بوجھہ علی اشدھما حبا لصاحبہ فاذا اقبل اللہ عزوجل بوجھہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جب دو مومن ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں۔ تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے محبت

علیهما تحاتت عنهما الذنوب کما تتحات الورق من الشجر۔

پیدا ہوتی ہے۔ اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں، جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان المومنین اذا التقیا و تصافحا ادخل الله یده بین ایدیهما فصافح اشدهما حبا لصاحبه۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں۔ اور مصافحہ کرتے ہیں۔ تو خدا کا دست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان المومنین اذا التقیا فتصافحا اقبل الله عزوجل علیهما بوجهه و تساقطت عنهما الذنوب کما یتساقط الورق من الشجر۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

۵۔ عن ابی عبیدة الحذاء قال زاملت ابا جعفر علیه السلام فی شق محمل من المدینة الی مکة فنزل فی بعض الطریق فلما قضی حاجته وعاد قال هات یدک یا ابا عبیدة فناولته یدی فغمزها حتی وجدت الاذی فی اصابعی ثم قال یا ابا عبیدة ما من مسلم لقی اخاه المسلم فصافحه وشبک اصابعه فی اصابعه الا تناثرت عنهما ذنوبهما کما یتناثر الورق من الشجر فی یوم الشاتی۔

ابو عبیدہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی محمل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا۔ حضرت ایک منزل پر اترے۔ جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اُسے اتنا دبایا۔ کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا۔ پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے۔ تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں۔ جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

۶۔ قال ابو جعفر یا مالک انتم شیعتنا الا تری انک تفرط فی امرنا انه لا یقدر علی صفة الله فکما لا یقدر علی صفة الله کذلک لا یقدر علی صفتنا وکما لا یقدر علی صفتنا کذلک لا یقدر علی صفة المومن ان المومن لیلقی المومن فیصافحه فلا یزال الله ینظر الیهما والذنوب تتحات عن وجوههما کما یتحات الورق من

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تو نے اس پر غور نہیں کیا کہ تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امامت میں جس طرح کوئی بھی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے۔ اور مصافحہ کرتا ہے۔ تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور ان دونوں کے گناہ

الشجر حتی یفترقا فکیف یقدر علی صفة من هو کذلك .

اس طرح گرتے ہیں۔ جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے پس جو ایسا ہو۔ اس کی صفت بیان کرنے پر کیسے قدرت ہوگی۔

۷۔ عن ابی حمزة قال زاملت ابا جعفر فحططنا الرحل ثم مشی قلیلاً ثم جاء واخذ بیدی فغمزها غمزة شدیدة فقلت جعلت فداك اوما کنت معك فی المحمل فقال اما علمت ان المؤمن اذا جال جولة ثم اخذ بید اخیه نظر الله الیهما بوجهه فلم یزل مقبلاً علیهما بوجهه ویقول الذنوب تتحات عنهما فتتحات یا ابا حمزة کما یتحات الورق عن الشجر فیفترقان وما علیهما من ذنب .

ابوحمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب ہم سواری سے اترے۔ تو حضرت کچھ دور چلے پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ محمل میں نہ تھا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔ تو خدا ان دونوں کو بنظر رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہو گئے۔ اے ابوحمزہ ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جب تک وہ جدا ہوں۔ ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن حد المصافحة فقال دور نخلة

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استحباب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے۔ فرمایا بقدر ایک درخت خرما کی مسافت کے۔

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ینبغی للمؤمنین اذا توارى احدهما عن صاحبه بشجرة ثم التقیا ان یتصافحا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیے کہ جب ایک دوسرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں اور پھر دونوں ملیں تو مصافحہ کریں۔

۱۰۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله اذا التقى احدكم اخاه فلیسلم علیه ولیصافحه فان الله عزوجل اکرم بذلك الملائکة فاصنعوا صنع الملائکة .

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے۔ تو چاہیے سلام کرے۔ اور مصافحہ کرے۔ خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو۔ جو ملائکہ کرتے ہیں۔

۱۱۔ عن ابی جعفر قال قال رسول الله اذا التقیتم فتلاقوا بالتسلیم والتصافح واذا تفرقتم فتفرقوا بالاستغفار

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جب تم ایک دوسرے سے ملو۔ تو سلام و مصافحہ کرو۔ اور جدا ہوتے وقت استغفار ہو۔

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان المسلمون

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان

اذا غزوا مع رسول الله ومروا بمكان كثير الشجر ثم خرجوا الى الفضاء نظر بعضهم الى بعض فتصافحوا

غزوات میں رسولؐ اللہ کے ساتھ جاتے اور ایسی جگہ سے گذر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتا تو مصافحہ کرتے۔

۱۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا صافح الرجل صاحبه فالذی یلزم التصافح اعظم اجراً من الذی یدع الا وان الذنوب لتتحات فیما بینهم حتی لا یبقی ذنب۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی ہی نہیں رہتا۔

۱۴۔ عن اسحاق بن عمار قال دخلت علی ابی عبد الله فنظر الی بوجه قاطب فقلت ما الذی غیرك لی قال الذی غیرك لاخوانك بلغنی یا اسحاق انك اقعدت ببابك بواباً یرد عنك فقراء الشیعة فقلت جعلت فداك انی خفت الشهرة قال افلا خفت البلیة اوما علمت ان المؤمنین اذا التقیا فتصافحا انزل الله عز وجل الرحمة علیهما فكانت تسعة وتسعین لاشدهما حباً لصاحبه فاذا توافقا غمرتهما الرحمة فاذا قعدا یتحدثان قال الحفظة بعضها لبعض اعتزلوا بنا فلعل لهما سراً وقد ستر الله علیهما فقلت الیس الله عز وجل یقول ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید فقال یا اسحاق ان كانت الحفظة لا تسمع فان عالم السر یسمع ویری۔

اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا میں نے کہا کس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا۔ فرمایا جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دروازہ پر دربان بٹھایا ہے۔ تاکہ وہ فقرائے شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو فرمایا تو نے ضلالت کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں۔ تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے۔ اور سو میں ننانوے حصے محبت کے ان کو مل جاتے ہیں۔ جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں۔ تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے۔ اور جب وہ باتیں کرتے ہیں۔ تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں۔ ان سے الگ ہو جاؤ۔ شاید کوئی راز کی بات ہو۔ اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سخت نگہبان ہوتا ہے۔ فرمایا اے اسحاق اسے محافظ فرشتے نہ سنیں بھی تو راز کا جاننے والا تو سنتا اور دیکھتا ہے۔ مراد یہ ہے۔ کہ رقیب عتید اللہ ہے جو ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما صافح رسول الله رجلاً قط فنزع یده حتی یكون هو الذی ینزع یده منه۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

۱۶۔ **عن** ابی جعفر قال سمعته یقول ان اللہ عزوجل لا یوصف وکیف یوصف وقال فی کتابه وما قدروا اللہ حق قدره فلا یوصف بقدرة الا کان اعظم من ذلک وان النبی لا یوصف وکیف یوصف عبد احتجب اللہ عزوجل بسبع وجعل طاعته فی الارض کطاعته فقال وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا ومن اطاع هذا فقد اطاعنی ومن عصاه فقد عصانی وفوض الیه وانا لا نوصف وکیف یوصف قوم رفع اللہ عنهم الرجس وهو الشک والمومن لا یوصف وان المومن لیلقی اخاه فیصافحه فلا یزال اللہ ینظر الیهما والذنوب تتحات عن وجوههما کما یتحات الورق عن الشجر۔

فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کو کما حقہٗ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اور کیونکر بیان کیا جا سکتا ہے درانحالیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا بیان کیا جائے گا۔ وہ اس سے عظیم تر ہو گا۔ اسی طرح نبی کا وصف بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اور کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس بندہ کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمان کے پردے اٹھا دیئے ہوں۔ اور زمین میں جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو۔ اور فرمایا ہو۔ رسول جو تمہیں دے وہ لے لو۔ اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ اور جس نے اس کی اطاعت کی۔ اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے۔ لہٰذا ہمارا وصف بھی بیان ہی نہیں ہو سکتا اور کیسے آئے۔ خدا نے ہم سے رجس کو دور رکھا ہے۔ اور رجس وہ شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جا سکتا کیوں جب مومن مومن سے مصافحہ کرتا ہے۔ تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے۔ اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں۔ جیسے درختوں کے پتے۔

۱۷۔ **عن** ابی عبیدة قال سمعت اباجعفر یقول اذا التقی المومنان فتصافحا اقبل اللہ بوجهه علیهما وتتحات الذنوب عن وجوههما حتی یفترقا۔

فرمایا صادق آل محمد نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ جب تک وہ جدا ہوں۔

۱۸۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تصافحوا فانها تذهب السخیمة۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کرو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

۱۹۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لقی النبی حذیفة فمد النبی یده فکف حذیفة یده فقال حذیفة بسطت یدی الیک فکففت یدک عنی فقال حذیفة یا رسول اللہ بیدک الرغبة ولکنی کنت جنباً فلم احب ان تمس

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حذیفہ نے رسول اللہ سے ملاقات کی۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا اے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تم نے اپنے ہاتھ کو مجھ سے روک کے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سے مصا

یدی یدک وانا جنب فقال النبی اما تعلم ان المسلمین
التقیا فتصافحا تحاتت ذنوبهما کما تتحات الورق الشجر

کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے لیکن میں جُنُب ہوں میں نے
یہ پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس
کرے حضرت نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں۔ تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے
جیسے درخت سے پتے۔

قال ابو عبد اللہ ان اللہ عزوجل لا یقدر
احد قدرہ وکذلک لا یقدر قدر نبیہ وکذلک
یقدر قدر المومن انہ لیلقی اخاہ فیصافحہ
فینظر اللہ الیہما والذنوب تتحات من وجوہہما
حتی یفترقا کما تتحات الریح الشدیدۃ الورق
عن الشجر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت
و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا
اسی طرح مومن کے مرتبہ کا۔ کیونکہ جب وہ اپنے بھائی
سے ملتا۔ اور مصافحہ کرتا ہے۔ تو اللہ بنظر رحمت ان کی طرف
دیکھتا ہے۔ اور جب تک وہ جدا ہوں، گناہ ان سے اس
طرح گرتے ہیں۔ جیسے درخت سے پتے

قال سمعتہ یقول مصافحۃ المومن افضل
من مصافحۃ الملائکہ۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن سے
مصافحہ کرنا بہتر ہے۔ بہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے کے۔

باب ۷۹

معانقہ

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام وابی عبد اللہ
علیہ السلام قالا ایما المومن خرج الی اخیہ
یزورہ عارفاً بحقہ کتب اللہ لہ بکل خطوۃ
حسنۃ ومحیت عنہ سیئۃ ورفعت لہ درجۃ
واذا طرق الباب فتحت لہ ابواب السماء فاذا التقیا
تصافحا وتعانقا اقبل اللہ علیہما بوجہہ ثم
باھی بہما الملائکۃ فیقول انظروا الی عبدی
تزاورا وتحابا فی حق علی الا اعذبہما بالنار بعد
ھذا الموقف فاذا انصرف شیعۃ الملائکۃ عدد
نفسہ وخطاہ وکلامہ یحفظونہ من بلاء

فرمایا حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام
نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے
اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسنہ لکھتا
ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور
جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے
کھل جاتے ہیں۔ اور جب دونوں ملتے اور مصافحہ اور معانقہ
کرتے ہیں۔ تو خدا اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پھر مباہات
کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے۔ دیکھو میرے دونوں بندوں کو
یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اور آپس میں محبت کرتے ہیں
میری خوشنودی کے لئے میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش

الدنیا وبوائق الآخرۃ الی مثل تلک اللیلۃ من قابل فان مات فیما بینھما اعفی من الحساب وان کان المزور یعرف من حق الزائر ما عرفہ الزائر من حق المزور کان لہ مثل اجرہ۔

دوزخ سے عذاب نہ دوں۔ جب وہ مومن ملاقات کرکے پلٹتا ہے۔ تو ملائکہ بعدواس کے نفس کے اوراس کے قدم کے اس کے پیچھے چلتے ہیں۔ اوراس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔ اس رات اور اگلی رات تک اگر وہ ان دو راتوں کے درمیان مرجاتا ہے۔ تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے۔ اگر زیارت کیا ہوا پہچانتا ہے۔ حق زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے۔ تو اس کے لئے بھی زائر کا سا اجر ہے۔

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان المومنین اذا اعتنقا غمرتھما الرحمۃ فاذا التزما لا یریدان بذلک الا وجہ اللہ ولا یریدان غرضاً من اغراض الدنیا قیل لھما مغفوراً لکما فاستانفا فاذا اقبلا علی المسألۃ قالت الملائکۃ بعضھا لبعض تنحوا عنھما فان لھما سراً وقد ستر اللہ علیھما قال اسحاق فقلت جعلت فداک فلا یکتب علیھما لفظھما وقد قال اللہ عز وجل وما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید قال فتنفس ابو عبد اللہ الصعداء ثم بکی حتی اخضلت دموعہ لحیتہ وقال یا اسحاق ان اللہ تبارک وتعالی انما امر الملائکۃ ان تعتزل عن المومنین اذا التقیا اجلالاً لھما وانہ وان کانت الملائکۃ لا تکتب لفظھما ولا تعرف کلامھما فانہ یعرفہ ویحفظہ علیھما عالم السر واخفی

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معانقہ کرتے ہیں تو رحمتِ خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں۔ اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ تو ان سے کہا جاتا ہے۔ تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کرو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں۔ تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو۔ اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے میں نے کہا کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر ایک گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ اور فرمایا اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے۔ کہ مومنین جب آپس میں ملیں۔ تو بلحاظ ان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں۔ اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سر و خفی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

باب ۸۰

تقبیل

۱- قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان لکم لنوراً

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے

تعرفون به فی الدنیا حتی ان احد کم اذا لقی اخاه قبله فی موضع النور من جبهته

جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے۔ تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا یقبل راس احد ولا یده الا ید رسول الله او من ارید به رسول الله

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے۔ کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دست رسول یا جس کو رسول اللہ نے چاہا ہو۔ (یعنی وصی رسول)

۳۔ عن علی بن مزید صاحب السابری قال دخلت علی ابی عبد الله فتناولت یده فقبلتها فقال اما انها لا تصلح الا لنبی او وصی نبی۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ کے پاس آیا میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا وصی نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

۴۔ عن یونس بن یعقوب قال قلت لابی عبد الله ناولنی یدک اقبلها فاعطانیها فقلت جعلت فداک راسک ففعل فقبلته فقلت جعلت فداک رجلاک فقال اقسمت اقسمت اقسمت ثلاثا وبقی شی وبقی شی وبقی شی

راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا اپنے ہاتھ دیجئے۔ تاکہ میں بوسہ دوں پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی۔ میں نے اس پر بھی بوسہ دیا۔ میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا تو نے قسم کھائی قسم کھائی قسم کھائی ہے۔ تین بار باقی رہی۔ ایک چیز باقی رہی ایک چیز باقی رہی۔ ایک چیز (پس اسے بھی بوسہ دینا چاہیے)

۵۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال من قبل للرحم ذا قرابة فلیس علیه شی وقبلة الاخ علی الخد وقبلة الامام بین عینیه

فرمایا امام موسےٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے نسبی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور بھائی کے رخسارہ پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیئے۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لیس القبلة علی الفم الا للزوجة والولد الصغیر

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے زوجہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔

باب ۱۸

تذکرة الاخوان

۱۔ عن علی بن حمزة قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول شیعتنا الرحماء بینهم الذین

علی بن حمزہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ابو عبداللہؑ سے سنا ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں

اذا خلوا ذکروا اللہ ان ذکرنا من ذکر اللہ انا اذا ذکرنا ذکر اللہ واذا ذکر عدونا ذکر الشیطان۔

جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں۔ تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ جب ہمارا ذکر کیا جائے گا۔ تو اللہ کا ذکر ہوگا۔ اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تزاوروا فان فی زیارتکم احیاء لقلوبکم وذکراً لاحادیثنا واحادیثنا تعطف بعضکم علی بعض فان اخذتم بہا رشدتم ونجوتم وان ترکتموہا ضللتم وہلکتم فخذوا بہا وانا بنجاتکم زعیم

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو۔ تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے۔ اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا۔ اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی۔ اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔ اور نجات حاصل کرو گے۔ اور اگر انہیں چھوڑ دو گے۔ تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ہلاک ہو جاؤ گے۔ ان احادیث کے لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳۔ عن عباد بن کثیر قال قلت لابی عبد اللہ انی مررت بقاص یقص وہو یقول ہذا المجلس الذی لا یشقی بہ جلیس قال ابو عبد اللہ ہیہات ہیہات اخطات استاہہم الحفرۃ ان للہ ملائکۃ سیاحین سوی الکرام الکاتبین فاذا مروا بقوم یذکرون محمداً وآل محمد قالوا قفوا فقد اصبتم حاجتکم فیجلسون فیتفقہون معہم فاذا قاموا عادوا مرضاہم وشہدوا جنائزہم وتعاہدوا غائبہم فذلک المجلس الذی لا یشقی بہ جلیس۔

عبادہ نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہؑ سے کہا میں گزرا ایک داستان گو (اہل ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے وہ کہہ رہا تھا۔ یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شقی نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا یہ بات حق سے دور ہے۔ ان کی کون گڑھے میں ہے۔ یعنے پاخانہ کر رہے ہیں۔ (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراماً کاتبین کے جو گھومتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گذرتے ہیں۔ جو ذکر محمد وآل محمد کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ٹھہر جاؤ۔ تم نے اپنی ضرورت کو پا لیا۔ پس وہ بیٹھتے ہیں۔ اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں۔ اور جب کھڑے ہوتے ہیں۔ تو ان کے بیماروں کی عیادت کرتے ہیں۔ اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اور محافظت کرتے ہیں۔ اور ان کے مسافروں کی یہ ہے وہ مجلس جس میں بیٹھنے والا شقی نہیں ہوتا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ قال ان من الملائکۃ الذین فی السماء لیطلعون الی الواحد والاثنین والثلاثۃ وہم یذکرون فضل آل محمدؐ قال فتقول اما ترون الی ہولاء فی قلتہم وکثرۃ عدوہم یصفون فضل آل محمد قال فتقول الطائفۃ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں۔ کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے۔ کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرتؑ

الاخری من الملائکۃ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

نے فرمایا. ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے. جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ صاحب فضلِ عظیم ہے۔

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال لی اتخلون وتتحدثون وتقولون ماشئتم فقلت ای واللہ انا لنخلو ونتحدث ونقول ما شئنا فقال اما واللہ لوددت انی معکم فی بعض تلک المواطن اما واللہ انی لاحب ریحکم وارواحکم وانکم علی دین اللہ ودین ملائکتہ فاعینو بورع واجتہاد۔

راوی کہتا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا. تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو۔ اور جو چاہتے ہو کہتے ہو۔ میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں۔ اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے موقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری قوت کو اور تمہاری جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما اجتمع ثلاثۃ من المومنین فصاعدا الا حضر من الملائکۃ مثلہم فان دعوا بخیر امنوا وان استعاذوا من شر دعوا اللہ لیصرفہ عنہم وان سالوا حاجۃ تشفعوا الی اللہ وسالوہ قضاہا وما اجتمع ثلاثۃ من الجاحدین الا حضرہم عشرۃ اضعافہم من الشیاطین فان تکلموا تکلم الشیطان بنحو کلامہم واذا ضحکوا ضحکوا معہم واذا نالوا من اولیاء اللہ نالوا معہم فمن ابتلی من المومنین بہم فاذا خاضوا فی ذلک فلیقم ولا یکن شرک شیطان ولا جلیسہ فان غضب اللہ عز وجل لا یقوم لہ شئ ولعنتہ لا یردہا شئ ثم قال صلوات اللہ علیہ فان لم یستطع فلینکر بقلبہ ولیقم ولو حلب شاۃ او فواق ناقہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تین یا زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں۔ تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں۔ اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں۔ تو ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ اور اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس شر کو ان سے دور رکھے۔ اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں۔ تو وہ ملائکہ خدا سے اس کے پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ اور جہاں کہیں تین منکرین امامت جمع ہوتے ہیں۔ تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ آئمہ کی ہجو میں کلام کرتے ہیں۔ تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں۔ اگر وہ ہنستے ہیں تو یہ بھی ہنستے ہیں۔ اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں۔ پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے۔ تو جب وہ ایسی بات چیت کریں۔ تو کھڑا ہو جائے۔ اور شیطان کا شریک وجلیس نہ بنے۔ کیونکہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی۔ اور نہ خدا کی محبت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو۔ تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے۔ اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے۔ جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرکے

۷۔ قال سمعت ابا الحسن یقول لیس شئ انکی لابلیس وجنودہ من زیارۃ الاخوان فی اللہ بعضہم

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ شیطان اور اس کی ٹولی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز برادران

لبعض قال وان المومنين يلتقيان فيذكران الله ثم
تذكران فضلنا اهل البيت فلا يبقى على وجه ابليس
مضغة لحم الا تخدد حتى ان روحه تستغيث من شدة
ما يجد من الالم فتحس ملائكة السماء وخزان
الجنان فيلعنونه حتى لا يبقى ملك مقرب الا لعنه
فيقع خاسئاً حسيراً مدحوراً.

ایمانی کا فی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملتا ہے۔ فرمایا جب
دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ہم اہل بیت
کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ تو ابلیس اپنے چہرہ کو بُری طرح
نوچ ڈالتا ہے۔ اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی ہے
چلاتی اور فریاد کرتی ہے۔ ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے
یہ معلوم کرکے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ پھر کوئی فرشتہ بے لعنت
لئے نہیں رہتا۔ اور وہ ذلیل و ناکام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے

باب ۸۲

مومن کو خوش کرنا

۱۔ عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر يقول
قال رسول الله صلعم من سر مومناً فقد سرنی و
من سرنی فقد سر الله.

ابو حمزہ نے بیان کیا۔ کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس نے بندہ مومن کو خوش کیا۔ اس
نے مجھے خوش کیا۔ اور جس نے مجھے خوش کیا۔ اس نے اللہ کو خوش کیا۔

۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال تبسم الرجل
فی وجه اخيه حسنة وصرف القذی عنه حسنة
وما عبد الله بشیٔ احب الی الله من ادخال السرور
علی المومن.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اپنے مومن
بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیکی ہے۔ اور اس کی آزردگی کو دور کرنا
نیکی ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش
کیا جائے۔

۳۔ قال سمعت ابا جعفر يقول ان فيما ناجی الله
عزوجل به موسیٰ قال ان عباداً لی ابیحهم جنتی
واحكمهم فيها قال يارب ومن هؤلاء الذين تبيحهم
جنتك وتحكمهم فيها قال من ادخل علی مومن
سروراً ثم قال ان مومناً كان فی مملكة جبار
فولع به فهرب منه الی دار الشرك فنزل برجل
من اهل الشرك فاظله وارفقه واضافه فلما
حضره الموت اوحی الله عزوجل اليه وعزتی

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے
عند المناجات کہا۔ کہ میرے کچھ بندے ہیں۔ جن کے لئے میں اپنی
جنت مباح کروں گا۔ اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ
نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں۔ جن کے لئے تو اپنی جنت کو مباح قرار
دے گا۔ اور ان کو اس میں حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے
جو مومن کے دل کو خوش کرتا ہے پھر فرمایا۔ ایک مومن ایک
ظالم کی حکومت میں رہتا تھا۔ جب اس کو رسوا کیا گیا۔ تو وہ بھاگ
کر مشرک کی حکومت میں چلا گیا۔ اور ایک مشرک کے گھر میں قیام

وجلالی لو کان لک فی جنتی مسکن لاسکنتک فیها ولکنها محرمة علی من مات بی مشرکا ولکن یا نار هیدیه ولا تؤذیه ویؤتی برزقه طرفی النهار قلت من الجنة قال حیث شاء الله

کیا۔ اس نے اسے پناہ دی۔ مہربانی کی اور مہمان داری کی۔ خدا نے کہا وحی کی قسم ہے اپنے عزت وجلال کی۔ اگر میری جنت میں تیرے لئے کوئی مقام ہوتا۔ تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا۔ لیکن میری جنت اس پر حرام ہے۔ جو مشرک مرے۔ لیکن میں حکم دیتا ہوں۔ کہ اے نارِ جہنم اس کو خوف وغم دیا جاتا لیکن اسے اذیت نہ دے۔ اور دن کے دونوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا۔ میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا تھا فرمایا اس نے جس حیثیت سے چاہا۔ دیا۔

علامہ مجلسی نے مرآۃ العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔ مشرک پر جو وحی کا ذکر ہے۔ وہ بمعنی اشتباہ ہے بعد موت۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام عن ابیه عن علی بن الحسین علیهم السلام قال قال رسول الله ان احب الاعمال الی الله عز وجل ادخال السرور علی المؤمنین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں سرور کا داخل کرنا ہے۔

۵ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال اوحی الله عز وجل الی داود ان العبد من عبادی لیاتینی بالحسنة فابیحه جنتی فقال داود یا رب و ما تلک الحسنة قال یدخل علی عبدی المؤمن سرورا ولو بتمرة قال داود یا رب حق من عرفک ان لا یقطع رجاءه منک

فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ اگر ایک نیکی کو لے کر آئے گا۔ تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کر دوں گا۔ داؤد نے کہا اے میرے رب وہ نیکی کیا ہے۔ فرمایا مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا اے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے۔ اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا یری احدکم اذا دخل علی مومن سرورا انه علیه ادخله فقط بل والله علینا بل والله علی رسول الله

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہؐ کے دل میں۔

عن ابی جعفر علیه السلام قال سمعته یقول ان احب الاعمال الی الله عز وجل ادخال السرور علی المومن شبعة مسلم او قضاء دینه.

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے۔ اور وہ مرد مسلمان کو سیر کرنا۔ یا اس کے قرضہ کا چکانا ہے۔

عن سدیر الصیرفی قال ابو عبد الله علیه السلام فی حدیث طویل اذا بعث الله المومن من قبره خرج معه مثال یقدمه امامه کلما رای المؤمن هولا من اهوال یوم القیامة قال له المثال لا تفزع

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا۔ تو اس کی مثل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا۔ جو اس کے آگے آگے چلے گا۔ جب قیامت کے ہولناک مناظر سامنے آئیں گے۔ تو اس کا

ولا تحزن والبشر بالسرور والكرامة من الله عز وجل حتى يقف بين يدى الله عز وجل فيحاسبه حسابا يسيرا ويامر به الى الجنة والمثال امامه فيقول له المومن يرحمك الله نعم الخارج خرجت معى من قبرى ومازلت تبشرنى بالسرور والكرامة من الله حتى رايت ذلك فيقول من انت فيقول انا السرور الذى كنت ادخلت على اخيك المومن فى الدنيا خلقنى الله عز وجل منه لابشرك

صورت اس سے کہے گا۔ خوف نہ کر رنجیدہ نہ ہو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں، خوشی اور عزت و بزرگی کی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ موقف حساب میں آئے گا۔ تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا۔ اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا۔ اور اس کا ہم صورت آگے ہوگا۔ مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے۔ تو میری قبر سے تو ہمیشہ مجھے سرور کرامت خدا کی خوشخبری دیتا رہا۔ یہ تو بتا تو کون ہے کہے گا۔ میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا۔ خدا نے مجھے اسی سے خلق کیا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

۹۔ عن محمد بن جمهور قال كان النجاشى وهو رجل من الدهاقين عاملا على الاهواز وفارس فقال بعض اهل عمله لابى عبد الله ان فى ديوان النجاشى علىّ خراجا وهو مومن يدين بطاعتك فان رايت ان تكتب لى اليه كتابا قال فكتب اليه ابو عبد الله بسم الله الرحمن الرحيم سر اخاك يسرك الله قال فلما ورد الكتاب عليه دخل عليه وهو فى مجلسه فلما خلا ناوله الكتاب وقال هذا كتاب ابى عبد الله فقبله ووضعه على عينيه وقال له ما حاجتك قال خراج علىّ فى ديوانك فقال له وكم هو قال عشرة آلاف درهم فدعا كاتبه وامره بادائها عنه ثم اخرجه منها وامر ان يثبتها له لقابل ثم قال له سررتك فقال نعم جعلت فداك ثم امر له بمركب وجارية وغلام وامر له بتخت ثياب فى كل ذلك يقول له هل سررتك فيقول نعم جعلت فداك فكلما قال نعم زاده حتى فرغ ثم قال له احمل فرش هذا البيت الذى كنت جالسا فيه حين دفعت الى كتاب مولاى

محمد بن جمہور نے بیان کیا۔ کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عملہ کے ایک ماتحت نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ کہ نجاشی کے دفتر میں میرے اوپر خراج عائد ہے۔ اور وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے۔ اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے۔ اگر مناسب ہو تو آپ ایک خط اسے لکھ دیں حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر اللہ تجھے خوش کرے گا۔ جب یہ خط لے کر وہاں گیا۔ تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ جب وہ چلے گئے اور تنہائی ہو گئی۔ تو وہ خط اس کو دے کر کہا۔ یہ خط حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ پھر اس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے منشی کو بلا کر حکم دیا۔ کہ اس کی وصولی لکھ دے۔ اور حکم دیا۔ کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے۔ تاکہ سال آئندہ اس سے نہ مانگا جائے پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا ہاں میں آپ پر فدا ہوں۔ پھر اس نے حکم دیا۔ سواری و بیٹے کا اور ایک کنیز اور غلام کا۔ اور کہا یہ صندوق کپڑوں کا بھی لے جا۔ ہر ایک پر اس نے

الذی ناولتنی فیہ وارفع الی حوائجک قال ففعل وخرج الرجل فصار الی ابی عبد اللہ بعد ذالک فحدثہ الرجل بالحدیث علی جھتہ فجعل یسر بما فعل فقال الرجل یابن رسول اللہ کانہ قد سرک ما فعل بی فقال ای واللہ لقد سر اللہ ورسولہٗ۔

تجھے خوش کیا؟ اس نے کہا بے شک نجاشی بار بار عطیات میں میں زیادتی کرتا رہا جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کے پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور کل حال بیان کیا حضرت بہت خوش ہوئے۔ اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں۔ گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے۔ فرمایا خدا کی قسم صرف میں ہی خوش نہیں۔ اللہ اور رسول بھی خوش ہیں۔

۱۰۔ عن ابان بن تغلب قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن حق المومن علی المومن قال فقال حق المومن علی المومن اعظم من ذالک لو حدثتکم لکفرتم ان المومن اذا خرج من قبرہ خرج معہ مثال من قبرہ یقول لہ ابشر بالکرامۃ من اللہ والسرور فیقول بشرک اللہ بخیر قال ثم یمضی معہ یبشرہ بمثل ما قال واذا مر بھول قال لیس ھذا لک واذا مر بخیر قال ھذا لک فلا یزال معہ یومنہ مما یخاف ویبشرہ بما یحب حتی یقف معہ بین یدی اللہ عزوجل فاذا امر بہ الی الجنۃ قال لہ المثل ابشر فان اللہ عزوجل قد امر بک الی الجنۃ قال فیقول من انت رحمک اللہ تبشرنی من حین خرجت من قبری وانستنی فی طریقی وخبرتنی عن ربی قال فیقول انا السرور الذی کنت تدخلہ علی اخوانک فی الدنیا خلقت منہ لابشرک و اونس وحشتک

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے۔ فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکار کر بیٹھو گے۔ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ ایک ہم صورت بھی نکلے گا۔ اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش۔ اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے۔ پھر وہ اُسے بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا۔ تو وہ کہے گا۔ یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب اچھے مقامات سے گزرے گا۔ تو کہے گا۔ یہ تیرے لئے ہے۔ وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوشخبری دیتا جائے گا۔ جب موقف حساب میں پیش خدا آئے گا۔ تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا۔ تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا۔ تو کون ہے کہ قبر سے نکلنے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آرہا ہے۔ وہ کہے گا۔ میں وہ سرور ہوں جسے تو نے داخل کیا تھا۔ دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور وحشت میں تیرا غمخوار ہوں۔

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ احب الاعمال الی اللہ سرور الذی تدخلہ علی من تطرد عنہ جوعتہ او تکشف عنہ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہے۔ کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرکے

کربتہ۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ادخل علی مومن سروراً خلق اللہ من ذالک السرور خلقاً فیلقاہ عند موتہ فیقول لہ ابشر یا ولی اللہ بکرامۃ من اللہ ورضوانہ ثم لا یزال معہ حتی ید خلہ قبرہ فیقول لہ مثل ذلک فیقول لہ من انت رحمک اللہ فیقول انا السرور الذی ادخلتہ علی فلان۔

۱۳۔ قال کان رجل عند ابی عبد اللہ علیہ السلام نقرا ھذہ الایہ والذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبو فقد احتملوا بہتاناً واثماً مبینا قال فقال ابو عبد اللہ فما ثواب من ادخل علیہ السرور فقلت جعلت فداک عشر حسنات قال ای واللہ والف والف حسنۃ

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ادخل السرور علی مومن فقد ادخلہ علی رسول اللہ و من ادخلہ علی رسول اللہ فقد وصل ذالک الی اللہ وکذلک من ادخل علیہ کرباً

۱۵ عن ابی عبد اللہ قال ایما مسلم لقی مسلماً فسرہ سرہ اللہ عز وجل

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من احب الاعمال الی اللہ عز وجل ادخال السرور علی المومن اشباع جوعتہ او تنفیس کربتہ او قضاء دینہ۔

اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے۔ تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے۔ اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے۔ وہ مومن کہتا ہے اللہ تجھ پر رحم کرے تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں۔ جو تو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور یہ آیہ پڑھی۔ جو مومنین اور مومنات کو بے جرم اذیت دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا حضرت نے فرمایا۔ جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیا ہے۔ میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو قلب مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسول کو خوش کیا۔ اور جس نے رسول کو خوش کیا۔ اس نے اللہ کو خوش کیا۔ اور یہی صورت ہے اس کے لیے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندہ مسلم کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ بھوکے کو سیر کرکے ہو یا تکلیف دور کرکے یا قرضہ ادا کرکے۔

باب ۸۳
مومن کی حاجت برلانا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لی یا مفضل اسمع ما اقول لک و اعلم انہ الحق وافعلہ و اخبر بہ علیۃ اخوانک قلت جعلت فداک وما علیۃ اخوانی قال الراغبون فی قضاء حوائج اخوانہم قال ثم قال من قضی لاخیہ المومن حاجۃ قضی اللہ عزوجل لہ یوم القیامۃ الف حاجۃ من ذلک اولہا الجنۃ ومن ذلک ان یدخل قرابتہ ومعارفہ واخوانہ الجنۃ بعد ان لایکونوا نصابا وکان المفضل اذا سأل الحاجۃ اخا من اخوانہ قال لہ اما تشتھی ان تکون من علیۃ الاخوان۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اور اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادران ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت برلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ویسی ہی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اول جنت ہے۔ اور ایک ان میں سے یہ ہے۔ کہ اس کے قرابت داروں شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنان امام نہ ہو۔ اور مفضل کا معمول تھا۔ کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل خلق خلقا من خلقہ انتجبہم لقضاء حوائج فقراء شیعتنا لیثیبہم علی ذلک الجنۃ فان استطعت ان تکون منہم فکن ثم قال لنا واللہ رب نعبدہ لا نشرک بہ شیئا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ فقرا کی حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے۔ تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے۔ پس اگر تم میں طاقت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ۔ پھر ہم سے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ ہم اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قضاء حاجۃ المومن خیر من عتق الف رقبۃ وخیر من حملان الف فرس فی سبیل اللہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت کا برلانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

۴۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لقضاء حاجۃ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مرد مومن کی حاجت

امر مومن احب الی الله من عشرین حجة کل حجة ینفق فیها صاحبها مائة الف

کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے بیس ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ راہ خدا میں خرچ کئے ہوئے ہوں۔

۵۔ **قال** قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداك المومن رحمة علی المومن قال نعم قلت وکیف ذلك قال ایما مومن اتی اخاه فی حاجة فانما ذلك رحمة من الله ساقها الیه وسببها له فان قضی حاجته کان قبل الرحمة بقبولها وان رده عن حاجته وهو یقدر علی قضائها فانما رد عن نفسه رحمة من الله عز وجل ساقها الیه وسببها له وذخر الله عز وجل تلك الرحمة الی یوم القیامة حتی یکون المردود عن حاجته هو الحاکم فیها ان شاء صرفها الی نفسه وان شاء صرفها الی غیره یا اسماعیل فاذا کان یوم القیامة وهو الحاکم فی رحمة من الله قد شرعت له فالی من تری یصرفها قلت لا اظن یصرفها عن نفسه قال لا تظن ولکن استیقن فانه لن یردها عن نفسه یا اسماعیل من اتاه اخوه فی حاجة یقدر علی قضائها فلم یقضها له سلط علیه شجاعا ینهش ابهامه فی قبره الی یوم القیامة مغفورا له او معذبا

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا مومن مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا یہ کیسے فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے۔ پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔ جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ اور اس کے لئے سبب خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادر مومن کی حاجت کو پورا کر دیا۔ تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے جو حق قبول کرنے کا ہے۔ اور اگر باوجود اس کی ضرورت کو پورا رکھنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے۔ تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے۔ جو اس کی طرف کھینچ کر لائی تھی اور سبب خیر بنی تھی۔ اور اللہ ذخیرہ کرتا ہے۔ اس رحمت کا روز قیامت تک یہاں تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم ہے۔ اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے۔ چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسمٰعیل روز قیامت وہ حاکم ہوگا۔ اس رحمت اللہ کا تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا۔ میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسمٰعیل گمان نہیں یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے گا۔ اگر کسی کے پاس کوئی بندہ مومن اپنی حاجت لائے۔ اور باوجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے۔ جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا رہے گا۔ قیامت تک خواہ مغفور ہونے والا ہو یا معذب

۶۔ **عن** ابان بن تغلب قال سمعت ابا عبد الله یقول من طاف بالبیت اسبوعا کتب الله عز وجل له ستة الاف حسنة ومحی عنه ستة الاف سیئة ورفع له ستة الاف درجة قال وزاد فیه اسحاق

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات دور کرے تو اللہ اس کے نامۂ عمل میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ چھ ہزار درجے

بن عمار وقضى له ستة الاف حاجة قال ثم قال وقضاء حاجة للمومن افضل من طواف وطواف حتى عدّ عشراً

بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ مومن کی حاجت کا بر لانا افضل ہے۔ طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

٧۔ عن ابى عبد الله عليه السلام ما قضى مسلم لمسلم حاجة الا ناداه الله تبارك وتعالى على ثوابك ولا ارضى لك بدون الجنة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآری کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے۔ تیرا ثواب میرے اوپر ہے۔ میں بغیر تجھے جنت دئے راضی نہیں ہوں گا۔

٨۔ عن ابى عبد الله عليه السلام قال من طاف بهذا البيت طوافاً واحداً كتب الله عزوجل له ستة الاف حسنة ومحى عنه ستة الاف سيئة ورفع الله له ستة الاف درجة حتى اذا كان عند الملتزم فتح الله له سبعة ابواب من ابواب الجنة قلت له جعلت فداك هذا الفضل كله فى الطواف قال نعم واخبرك افضل من ذلك قضاء حاجة المسلم افضل من طواف وطواف حتى بلغ عشراً

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا ایک طواف کرے۔ اللہ اس کے نام چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے۔ اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔ اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ ملتزم (جسے لانہ کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے۔ میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی فضیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں۔ مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے۔ طواف سے طواف سے دس بار فرمایا۔

٩۔ عن سمعت اباعبد الله عليه السلام يقول من مشى فى حاجة اخيه المومن يطلب بذلك ما عند الله حتى تقضى له كتب الله له بذلك مثل اجر حجة وعمرة مبرورتين وصوم شهرين من اشهر الحرم واعتكافهما فى المسجد الحرام ومن مشى فيها بنية ولم تقض كتب الله بذلك مثل حجة مبرورة فارغبوا فى الخير

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طالب اجر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے۔ ثواب حج و عمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب جو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے۔ اور جو حاجت براری کے لئے نکلے مگر پورا نہ کر سکے۔ تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

١٠۔ عن ابى بصير قال قال ابو عبد الله عليه السلام تنافسوا فى المعروف لاخوانكم وكونوا من اهله فان للجنة باباً يقال له المعروف فلا يدخله الا من اصطنع المعروف فى الحيوة الدنيا فان العبد يمشى فى حاجة اخيه المومن فيوكل

ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہو اور اس کے اہل سے بن جاؤ۔ بے شک جنت کا ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام معروف ہے۔ اس میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا

الله عز وجل به ملكين واحداً عن يمينه واخر عن شماله يستغفران له ربه ويدعوان بقضاء حاجته ثم قال والله لرسول الله اسر بقضاء حاجة المومن اذا وصلت اليه من صاحب الحاجة

اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو داہنی جانب دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں، اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسولِ خدا خوش ہوتے ہیں۔ مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحبِ حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱- عن ابي جعفر عليه السلام والله لان احج حجة احب الي ان اعتق رقبة ورقبة ومثلها حتى بلغ عشراً ومثلها ومثلها حتى بلغ السبعين ولان اعول اهل بيت من المسلمين اسدّ جوعتهم واكسو عورتهم فاكف وجوههم عن الناس احب الي من ان احج حجة ومثلها ومثلها حتى بلغ عشراً ومثلها ومثلها حتى بلغ السبعين.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ فرمایا ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام اور ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک یہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب یہ بات ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ان کی شرمگاہوں کو چھپاؤں، اور لوگوں کے دستِ ظلم کو ان سے روکوں یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲- عن ابي جعفر عليه السلام قال اوحى الله عز وجل الى موسى ان من عبادي من يتقرب الي بالحسنة فاحكمه في الجنة فقال موسى يا رب وما تلك الحسنة قال يمشي مع اخيه المومن في قضاء حاجته قضيت اولم تقض.

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسنہ کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا موسیٰ نے پوچھا اے پروردگار وہ نیکی کون سی ہے۔ فرمایا اس بندہ کی نیکی جو بندہ مومن کی حاجت برلانے کے لئے نکلتا ہے۔ وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو

۱۳- قال سمعت ابا الحسن عليه السلام يقول من اتاه اخوه المومن في حاجة فانما هي رحمة من الله تبارك وتعالى ساقها اليه فان قبل ذلك فقد وصله بولايتنا وهو موصول بولاية الله وان رده عن حاجته وهو يقدر على قضائها سلط الله عليه شجاعاً من نار ينهشه في قبره الى يوم القيامة مغفوراً له او معذباً فان عذره الطالب

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادرِ مومن اپنی حاجت لے کر آئے۔ تو یہ اللہ کی اس پر رحمت ہے۔ جو اسے کھینچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی۔ تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا۔ اور اس سے ولایتِ خدا حاصل ہو گئی۔ اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی۔ تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا۔ جو قبر میں روزِ قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا۔ چاہے وہ قیامت میں مغفور

کان اسوء حالاً

ہو یا معذب بد پس اگر طالب حاجت معذور رکھے۔ تب بھی رد کرنے والا خراب حال میں رہے گا۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان المومن لترد علیہ الحاجۃ لاخیہ فلا تکون عندہ فیھتم بھا قلبہ فید خلہ اللہ تبارک وتعالیٰ بھمہ الجنۃ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے۔ اور اس کو پورا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور اس کا دل اس پر رنجیدہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

باب ۸۴

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال مشی الرجل فی حاجۃ اخیہ المومن یکتب لہٗ عشر حسنات ویمحی عنہ عشر سیاٰت ویرفع لہٗ عشر درجات قال ولا اعلمہ الا قال ویعدل عشر رقاب وافضل من اعتکاف شھر فی المسجد الحرام۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے مومن بھائی کی حاجت برادری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے۔ کہ خدا دس نیکیاں لکھتا ہے۔ اور دس گناہ محو کرتا ہے۔ اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے۔ کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے۔ دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

۲۔ قال سمعت ابا الحسن یقول ان للہ عباداً فی الارض یسعون فی حوائج الناس ھم الآمنون یوم القیامۃ ومن ادخل علی مومن سروراً فرح اللہ قلبہ یوم القیامہ

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا۔ کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں۔ جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں۔ وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے۔ اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا۔ اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۳۔ قال ابو جعفر علیہ السلام من مشی فی حاجۃ اخیہ المسلم اظلہ اللہ بخمسۃ وسبعین الف ملک ولم یرفع قدماً الا کتب اللہ لہ حسنۃ وحط عنہ بھا سیئۃ ویرفع لہ بھا درجۃ فاذا فرغ من حاجتہ کتب اللہ عزوجل بھا

فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا۔ تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ فگن ہوتے ہیں۔ اور جو قدم اٹھاتا ہے۔ ایک حسنہ اس کے نام لکھا جاتا ہے۔ اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور جب وہ اس

لعبر حاج ومعتمر۔

کی حاجت برلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لان امشی فی حاجة اخ لی مسلم احب الی من ان اعتق الف نسمة واحمل فی سبیل الله علی الف فرس مسرجة ملجمة۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روائی کے لئے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور فی سبیل اللہ لوگوں کو ہزار زین کے اور لگام دے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما من مؤمن یمشی لاخیه المؤمن فی حاجة الا کتب الله عز وجل له بکل خطوة حسنة وحط عنه بها سیئة ورفع له بها درجة وزید بعد ذلک عشر حسنات وشفع فی عشر حاجات

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لئے نکلتا ہے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من سعی فی حاجة اخیه المسلم طلب وجه الله کتب الله عز وجل له الف الف حسنة یغفر فیها لاقاربه وجیرانه واخوانه ومعارفه ومن صنع الیه معروفا فی الدنیا فاذا کان یوم القیامة قیل له ادخل النار فمن وجدته فیها من هؤلاء الذین صنعوا الیک معروفا فی الدنیا فاخرجه باذن الله

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سعی کرے اپنے برادر مومن کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔ اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں پڑوسیوں بھائیوں۔ جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ اس کو جہنم سے نکال لے

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من سعی فی حاجة اخیه المسلم فاجتهد فیها فاجری الله علی یدیه قضاءها کتب الله عز وجل له حجة وعمرة واعتکاف شهرین فی المسجد الحرام وصیامهما وان اجتهد فیها ولم یجر الله قضاءها علی یدیه کتب الله له حجة وعمرة۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت برآری میں کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کرا دے تو خدا اس کے نامۂ عمل میں حج وعمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت برآری نہ کر سکے۔ تب بھی حج وعمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کفی بالمرء اعتمادا علی اخیه ان ینزل به حاجته

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر بڑا اعتماد کہ وہ اپنی حاجت اس سے بیان کرے۔

۹۔ عن صفوان الجمال قال کنت جالسا مع ابی عبد الله اذ دخل علیه رجل من اهل مکة فقال

صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ ایک شخص اہل مکہ سے آ کر کہنے لگا۔ کہ کرایہ شتراں ادا کرنے

له ميمون فشكا اليه تعذر الكرى او عليه فقال لي قم فاعن اخاك فقمت معه فيسر الله كراه فرجعت الى مجلسي فقال ابوعبدالله ما صنعت في حاجة اخيك فقلت قضاها الله بابي انت وامي فقال اما انك ان تعين اخاك المسلم احب الي من طواف اسبوع بالبيت مبتدئاً ثم قال ان رجلاً اتى الحسن بن علي عليهما السلام فقال بابي انت وامي اعني على قضاء حاجة فانتعل وقام معه فمر على الحسين صلوات الله عليه وهو قائم يصلي فقال له اين كنت عن ابي عبدالله تستعينه على حاجتك قال قد فعلت بابي انت وامي فذكر انه معتكف فقال له اما انه لو اعانك كان خيراً له من اعتكافه شهراً

کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا اٹھ اور اپنے بھائی کی مدد کر۔ میں اس کے ساتھ گیا اور کرایہ کی مشکل آسان کر کے پھر پلٹ آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوافوں سے خانہ کعبہ کے پھر فرمایا ایک شخص امام حسنؑ سے کہنے لگا۔ کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجئے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گذرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت حسینؑ سے کیوں نہ بیان کی۔ اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا حضرت اعتکاف میں ہیں۔ فرمایا اگر تو کہتا اور وہ اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔

۱۰- قال ابوعبدالله عليه السلام قال الله عزوجل الخلق عيالي فاحبهم الي الطفهم بهم واسعاهم في حوائجهم.

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱- عن ابي عمارة قال كان حماد بن ابي حنيفة اذا لقيني قال كرر علي حديثك فاحدثه قلت روينا ان عابد بني اسرائيل كان اذا بلغ الغاية في العبادة صار مشاءً في حوائج الناس عانياً بما يصلحهم.

ابوعمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابوحنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کرو وہ بات جو ائمہ سے سنی ہے میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا۔ تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

باب ۸۵

مردِ مومن کے کرب کو دور کرنا

۱- قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول من

راوی نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سُنا۔

اغاث اخاہ المومن اللهفان اللهثان عند جهده فنفس كربته واعانه على نجاح حاجته كتب الله عز وجل له بذلك ثنتين وسبعين رحمة من الله يعجل له منها واحدة يصلح بها امر معيشته ويدخر له احدى وسبعين رحمة لافزاع يوم القيامة واهواله

کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی۔ اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لانے میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۷۲ رحمتیں لکھتا ہے۔ ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے۔ تاکہ امر معاش میں سہولت ہو۔ اور ۷۱ ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لئے۔

۲ عن ابی عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله من اعان مومنا نفس الله عنه ثلاثا وسبعين كربة واحدة في الدنيا واثنين وسبعين كربة عند كربه العظمى قال حيث يتشاغل الناس بانفسهم

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا۔ ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

۳ قال سمعت ابا عبد الله يقول من نفس عن مومن كربة نفس الله عنه كرب الآخرة وخرج عن قبره وهو ثلج الفواد ومن اطعمه من جوع اطعمه الله من ثمار الجنة ومن سقاه شربة سقاه الله من الرحيق المختوم

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا جو کوئی بندۂ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا۔ اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا۔ اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمت خدا کا امید وار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عز و جل اس کو بہشت کی شراب خالص سے سیراب کرے گا۔

۴۔ عن الرضا عليه السلام قال من فرج عن مومن فرج الله قلبه يوم القيامة۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرکے اس کے دل کو خوش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

۵ قال سمعت ابا عبد الله يقول ايما مومن نفس عن مومن كربة وهو معسر يسر الله حوائجه في الدنيا والآخرة قال والله في عون المومن ما كان المومن في عون اخيه فانتفعوا بالعظة وارغبوا في الخير۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جو بندہ مومن کسی بندہ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درانحالیکہ وہ تنگدست ہو۔ تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا۔ اور فرمایا اللہ عز و جل اس مومن کا مددگار ہے۔ جو دوسرے مومن کی مدد کرے۔ تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

باب ۸۶

مومن کو کھانا کھلانا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اشبع مومناً وجبت له الجنة ومن اشبع کافراً کان حقاً علی الله ان یملأ جوفه من الزقوم مومناً کان او کافراً

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے گا تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ زقوم جہنم سے پُر کرے چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لان اطعم رجلاً من المسلمین احب الیّ من ان اطعم افقاً من الناس قلت وما الافق قال مائة الف او یزیدون

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے نزدیک وہ بہتر ہے اہل ناحیہ یعنی اطراف و جوانب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بظاہر مسلمان ہوں۔

۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله من اطعم ثلاثة نفر من المسلمین اطعمه الله من ثلاث جنان فی ملکوت السماوات الفردوس وجنة عدن وطوبی وشجرة تخرج فی جنة عدن غرسها ربنا بیده۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا۔ اول فردوس دوسرے جنت عدن تیسرے طوبیٰ سے جو جنت عدن کا درخت ہے۔ اور جس کو ہمارے رب نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما من رجل یدخل بیته مومنین فیطعمهما شبعهما الا کان افضل من عتق نسمة۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انہیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۵۔ عن علی بن الحسین علیهما السلام قال من اطعم مومناً من جوع اطعمه الله من ثمار الجنة ومن سقی مومناً من ظمأ سقاه الله من الرحیق المختوم

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندہ مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے کھانا دے گا۔ اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا۔ اللہ اس کو جنت کی سربمہر شراب سے سیراب کرے گا۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اطعم مومناً حتی یشبعه لم یدر احد من خلق الله ما له

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے۔ تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں

منزل الاجر فی الآخرة لا ملك مقرب ولا نبی مرسل الا الله رب العالمین ثم قال من موجبات المغفرة اطعام المسلم السغبان ثم تلا قول الله عزوجل او اطعام فی یوم ذی مسغبة یتیماً ذا مقربة او مسکینا ذا متربة

جان سکتا رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو ہے نہ نبی مرسل کو۔ پھر فرمایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھلانا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من سقی مومناً شربة من ماء من حیث یقدر علی الماء کانما اعتق عشر رقاب من ولد اسماعیل۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندہ مومن کو پانی پلائے۔ تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

۸۔ قال ابو عبد الله علیه السلام اتحب اخوانك یا حسین قلت نعم قال تنفع فقراءهم قلت نعم قال اما انه یحق علیك ان تحب من یحب الله اما والله لا تنفع منهم احدا حتی تحبه أتدعوهم الی منزلك قلت نعم ما اکل الا ومعی رجلان والثلاثة والاقل والاکثر فقال ابو عبد الله اما ان فضلهم علیك اعظم من فضلك علیهم فقلت جعلت فداك اطعمهم طعامی واوطئهم رحلی ویکون فضلهم علیّ اعظم قال نعم انهم اذا دخلوا منزلك دخلوا بمغفرتك ومغفرة عیالك واذا خرجوا من منزلك خرجوا بذنوبك وذنوب عیالك۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو میں نے کہا ہاں فرمایا پس نفع پہنچا مومنین فقراء کو میں نے کہا اچھا فرمایا سزاوار ہے تیرے لئے کہ دوست رکھے اس کو جو اللہ کو دوست رکھتا ہے خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا میں نے کہا بلاتا ہوں۔ اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا حضرت نے فرمایا۔ ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں۔ اور پھر بھی میرے اوپر ان کو فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔ اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیرے اور تیری عیال کے گناہ لے کر نکلتے ہیں۔

۹۔ وقال قد ذکر اصحابنا عند ابی عبد الله فقلت ما اتغدی ولا اتعشی الا ومعی منهم الاثنان والثلاثة واقل واکثر فقال ابو عبد الله فضلهم علیك اعظم من فضلك علیهم فقلت جعلت فداك کیف وانا اطعمهم طعامی وانفق علیهم

راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا میں نے کہا جب تک ان میں سے دو تین یا کم و بیش نہ ہوں۔ میں نہ دن کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تجھ پر زیادہ ہے بہ نسبت تیری فضیلت کے ان پر میں نے کہا یہ کیسے۔ میں ان کو کھانا دوں مال ان پر خرچ کروں

من مالي واخدمهم عيالي فقال انهم اذا دخلوا عليك دخلوا برزق من الله عز وجل كثير واذا خرجوا خرجوا بالمغفرة لك۔

میرے گھر والے ان کی خدمت کریں۔ پھر بھی فضیلت انہی کو ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ تو تیرے پاس اللہ کا رزق کثیر آتا ہے۔ اور جب جاتے ہیں۔ تو تیری مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

۱۰۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال لان اطعم رجلاً مسلماً احب الی من ان اعتق افقاً من الناس قلت وکم الافق فقال عشرة آلاف۔

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا دس ہزار۔

۱۱۔ قال ابو عبد الله علیه السلام من اطعم اخاه فی الله کان له من الاجر مثل من اطعم فئاماً من الناس قلت وما الفئام من الناس قال مائة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلائے۔ ایسا ہے جیسے لوگوں کے فئام کو کھلایا ہے۔ میں نے پوچھا فئام سے کیا مراد ہے فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

۱۲۔ قال لی ابو عبد الله علیه السلام ما منعك ان تعتق كل يوم نسمة قلت لا يحتمل مالي ذلك قال تطعم كل يوم مسلماً فقلت موسراً او معسراً قال فقال ان الموسر قد يشتهي الطعام

سدیر صیرفی نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے میں نے کہا میں اس کا تحمل نہیں کر سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں۔ فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلا دیا کر۔ میں نے کہا چاہے مالدار ہو یا غریب۔ فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے

۱۳۔ عن ابیعبد الله علیه السلام قال اکلة یاکلها اخی المسلم عندی احب الی من ان اعتق رقبة۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے۔ تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۱۴۔ عن ابیعبد الله علیه السلام قال لان اشبع رجلاً من اخوانی احب الیّ من ان ادخل سوقکم هذا فابتاع منها راساً فاعتقه

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں۔ تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خرید لوں اور آزاد کر دوں۔

۱۵۔ عن ابیعبد الله علیه السلام قال لان اخذ خمسة دراهم وادخل الی سوقکم هذا فابتاع بها الطعام واجمع نفراً من المسلمین احب الی من ان اعتق نسمة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں۔ تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۱۶۔ عن ابیعبد الله قال سئل محمد بن علی صلوات الله علیهما ما یعدل عتق رقبة قال اطعام رجل

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا۔

۱۷۔ قال ابو عبد اللہ ؑ ما اری شیئاً یعدل زیادۃ المومن الا اطعام وحق علی اللہ ان یطعم من اطعم مومناً من طعام الجنۃ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے اور کوئی چیز ثواب میں زیارت مومن کی برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے۔ جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لان اطعم مومناً محتاجاً احب الی من ان ازورہ ولان ازورہ احب الی من ان اعتق عشر رقاب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اطعم مومناً موسراً کان لہ یعدل رقبۃ من ولد اسمعیل ینقذہ من الذبح ومن اطعم مومناً محتاجاً کان لہ یعدل مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل ینقذھا من الذبح۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو مالدار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے۔ جیسے اولاد اسمٰعیل سے دس آدمیوں کو ذبح سے بچا لیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے۔ جیسے اولاد اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچا لیا۔

۲۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لاطعام مومن احبُّ الی من عتق عشر رقاب وعشر حجج وقال قلت عشر رقاب وعشر حجج قال فقال یا نصر ان لم تطعموہ مات او تدلونہ تیجی الی ناصب فیسالہ والموت خیر لہ من مسالۃ ناصب یا نصر من احی مومناً فکانما احیی الناس جمیعاً فان لم تطعموہ فقد امتموہ وان اطعمتموہ فقد احییتموہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ میں نے تعجب سے کہا دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے فرمایا اے نصر! اگر تم اسے کھانا نہ دو گے۔ تو یا تو وہ بھوک سے مر جائے گا۔ یا کسی ناصبی سے جا کر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کرو گے۔ اس سے تو اس کا مر جانا بہتر ہے۔ اے نصر جس نے ایک مومن کو زندہ کیا۔ اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا پس اگر تم نے اس کو نہ کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا۔ اور اگر کھانا دیا۔ تو اس کو زندہ کر لیا۔

باب ۸

مومن کو لباس پہنانا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من کسا اخاہ کسوۃ شتاء او صیف کان حقا علی اللہ ان یکسوہ من ثیاب الجنۃ وان یھون علیہ سکرات الموت و ان یوسع علیہ فی قبرہ وان یلقی الملائکۃ اذا خرج من قبرہ بالبشری وھو قول اللہ عز وجل فی کتابہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا۔ اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا۔ تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے۔

وتتلقاهم الملائكة هذا يومكم الذي كنتم توعدون

یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من کسا احداً من فقراء المسلمین ثوباً من عری او اعانه بشیٔ مما یقوته من معیشة وکل الله عزوجل به سبعة آلاف ملك من الملائكة تستغفرون لکل ذنب عمله الی ان ینفخ فی الصور۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے۔ اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے۔ کہ جو اس کے لئے نفخ صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله من کسا احداً من فقراء المسلمین ثوباً من عری او اعانه بشیٔ مما یقوته علی معیشته وکل الله عزوجل به سبعین الف ملك من الملائكة تستغفرون لکل ذنب عمله الی ان ینفخ فی الصور

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالت برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا۔ کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

۴۔ عن علی بن الحسین علیهما السلام قال من کسا مومناً کساه الله من الثیاب الخضر وقال فی حدیث آخر لا یزال فی ضمان الله ما دام علیه سلك۔

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے اللہ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہے گا۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه کان یقول من کسا مومناً ثوباً من عری کساه الله من استبرق الجنة ومن کسا مومناً ثوباً من غنی لم یزل فی ستر من الله ما بقی من الثوب خرقة

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا۔ تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا۔ وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا۔ جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

باب ۸۸

مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزت کرنا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اخذ من وجه اخیه المومن قذاة کتب الله عزوجل له عشر حسنات ومن تبسم فی وجه اخیه کانت

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے خس وخاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندۂ مومن کے چہرہ پر تبسم لائے تو اس کے

له حسنة۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قال لاخیه مرحباً کتب الله تعالیٰ له مرحباً الی یوم القیامة

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اتاه اخوه المسلم فاکرمه فانما اکرم الله عز وجل

۴۔ قال رسول الله صلعم ما فی امتی عبد الطف اخاه فی الله بشیء من لطف الا اخدمه الله من خدم الجنة۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلعم من اکرم اخاه المسلم بکلمة یلطفه بها وفرج عنه کربته لم یزل فی ظل الله الممدود علیه الرحمة ما کان فی ذلک۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول ان مما خص الله عز وجل به المومن ان یعرفه بر اخوانه وان قل ولیس البر بالکثرة وذلک ان الله عز وجل یقول فی کتابه ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ثم قال ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون ومن عرفه الله عز وجل بذلک احبه الله ومن احبه الله تعالیٰ وفاه اجره یوم القیامة بغیر حساب ثم قال یا جمیل ارو هذا الحدیث لاخوانک فانه ترغیب فی البر۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان المومن لیتحف اخاه التحفة قلت وای شیء التحفة قال من مجلس ومتکأ وطعام وکسوة وسلام فتطاول الجنة مکافاة له ویوحی الله عز وجل الیها انی قد حرمت طعامک علی اهل الدنیا الا علی

لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدی لکھتا ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے، اور وہ اس کا اکرام کرے، تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی میری امت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا۔ تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے صرف ایک کلمہ سے اپنے مسلم بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ اسے پہچنوایا ہے۔ بھائیوں کے ساتھ نیکی کرنے کو اگرچہ وہ نیکی کم ہی ہو خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو بخل سے اپنے کو بچانے والے ہیں۔ وہ روز آخرت فلاح پانے والے ہیں۔ اور جس کو خدا نے یہ پہچنوا دیا خدا اس کو دوست رکھتا ہے اس کا اجر روز قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کر دو۔ کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہئے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو راوی کہتا ہے میں نے کہا تحفہ کس چیز کا ہو۔ فرمایا فرش ہو اس کے بیٹھنے کے لئے تکیہ پس پشت لگانے کے لئے کھانا ہو لباس ہو سلام کیا جائے اس کے بدلہ میں اس کو اس کو موقع ہوگا۔ کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے۔ اور جنت

نبی او وصی نبی فاذا کان یوم القیامة اوحی اللہ عز وجل الیها ان کافی اولیائی بتحفهم فیخرج منها وصفاء وصفایف معهم اطباق مغطاة بمنادیل من لؤلؤ فاذا نظروا الی جهنم وحولها والی الجنة ومافیها طارت عقولهم وامتنعوا ان یاکلوا فینادی منادٍ من تحت العرش ان الله عز وجل قد حرم جهنم علی من اکل من طعام جنة فیمد القوم ایدیهم فیاکلون۔

کو وحی ہو گی۔ کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبی یا وصی نبی اہل دُنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا۔ تو خدا جنت کو وحی کرے گا۔ کہ تلافی کر میرے دوستوں کی بہ چند تحفوں سے پس نکلیں گے اس سے چند غلام کنیزیں جن کے سروں پر خوان ہوں گے۔ جو موتی کے رومالوں سے ڈھکے ہوں گے۔ جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے۔ اور پھر جنت کی طرف نظر کریں گے۔ تو ہوش وحواس گم ہو جائیں گے۔ اور کھانے سے رُک جائیں گے۔ اس وقت تحت عرش سے ایک منادی ندا کرے گا جہنم حرام ہے۔ اس پر جو طعام جنت لے۔ تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

۸۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال حب المؤمن علی المؤمن ان یستر علیه سبعین کبیرة

فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت مومن سے یہ ہے۔ کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

۹۔ **قال** ابو عبد الله علیه السلام احسن یا اسحاق الی اولیائی ما استطعت فما احسن مومن الی مومنٍ ولا اعانه الا خمش وجه ابلیس وقرح قلبه۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جب مومن مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے۔ تو ابلیس اپنا چہرہ کھرچتا ہے۔ اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

باب ۸۹

خدمتِ مومن

۱۔ **قال** سمعت امیر المومنین یقول قال رسول الله ایما مسلم خدم قوماً من المسلمین الا اعطاه الله مثل عددهم خداماً فی الجنة۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو مسلمان مسلمانوں میں کسی قوم کی خدمت کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گار عطا فرمائے گا۔

باب ۹۰

نصیحت المومن

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یجب للمومن علی المومن ان یناصحہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یجب للمومن علی المومن النصیحۃ۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یجب للمومن علی المومن النصیحۃ لہ فی المشھد والمغیب

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے۔ خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ لینصح الرجل منکم اخاہ کنصیحتہ لنفسہ

فرمایا رسول اللہ نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کو اس طرح نصیحت کرے، جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان اعظم الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیامۃ امشاھم فی ارضہ بالنصیحۃ لخلقہ

رسول اللہ نے فرمایا، از روئے قدر و منزلت عند اللہ روز قیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین پر اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہوگا۔

۶۔ سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول علیکم بالنصح للہ فی خلقہ فلن تلقاہ بعمل افضل منہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے۔ تر بتہ الی العبد ہرگز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

باب ۹۱

لوگوں کے درمیاں اصلاح

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ یقول صدقۃ یحبھا اللہ اصلاح بین الناس اذا تفاسدوا وتقارب بینھم اذا تباعدوا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے۔ جبکہ وہ دور دور ہو چکے ہوں۔

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہٗ

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبد اللہؑ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لان اصلح بین اثنین احب الی من ان اتصدق بدینارین

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے سے بہتر ہے

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا رایت بین اثنین من شیعتنا منازعۃ فافتدھا من مالی۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس قضیہ کو ختم کرا دو۔

۴۔ قال مر بنا المفضل وانا وختنی نتشاجر فی میراث فوقف علینا ساعۃ ثم قال لنا تعالوا الی المنزل فاتیناہ فاصلح بیننا باربعمأیۃ درھم فدفعھا الینا من عندہ حتی اذا استوثق کل واحد منا من صاحبہ قال اما انھا لیست من مالی ولکن ابو عبد اللہ امرنی اذا تنازع رجلان من اصحابنا فی شی ان اصلح بینھما وافتدیھا من مالہ فھذا من مال ابی عبد اللہ

راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث میں جھگڑا کر رہے تھے کہ مفضل کا اس طرف سے گذر ہوا۔ وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو۔ چنانچہ ہم ان کے ساتھ گھر آئے مفضل نے ہمارے درمیان صلح کرا دی۔ اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دیئے۔ جب ہم مطمئن ہو گئے۔ تو انھوں نے کہا یہ میرا مال نہیں ہے۔ بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو۔ تو میں ان کے درمیان صلح کرا دوں۔ اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں۔ پس یہ مال حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المصلح لیس بکاذب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہلاتا۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم ان تبروا وتتقوا وتصلحوا بین الناس قال اذا دعیت لصلح بین اثنین فلا تقل علی یمین الا افعل۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کرو گے۔ پرہیزگاری نہ کرو گے۔ اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کراؤ گے۔ امامؑ نے فرمایا۔ جب تم دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ۔ تو قسم کھا کر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ابلغ عنی کذا وکذا فی اشیاء امر بھا قلت فابلغھم عنک واقول عنی ما قلت لی وغیر الذی قلت قال نعم ان المصلح لیس بکذاب انما ھو الصلح لیس بکذب۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے بھی کہہ دوں۔ فرمایا۔ ضرور صلح کرانے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

باب ۹۲

اِحیاءِ مومن

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلتُ له قول اللہ عز وجل من قتل نفساً بغیر نفسٍ فکانما قتل الناس جمیعاً ومن احیاها فکانما احیا الناس جمیعاً قال ومن اخرجها من هدیً الی ضلال فقد قتلها

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کئے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا۔ اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ کیا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا۔ اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

۲۔ عن فضیل بن یسار قال قلت لابی جعفر علیه السلام قول اللہ عز وجل فی کتابه ومن احیاها فکانما احیا الناس جمیعاً قال من حرق او غرق قلت فمن اخرجها من ضلالٍ الی هدی قال ذاك تاویلها الاعظم

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کیا تفسیر ہے اس آیت کی جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا۔ فرمایا جس نے کسی کو جلنے یا ڈوبنے سے بچایا۔ میں نے کہا کیا یہ مراد نہیں جس نے گمراہی سے ہدایت کی طرف پہنچایا۔ فرمایا یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔

۳۔ عن حمران قال قلت لابی عبد اللہ علیه السلام اسالك اصلحك اللہ فقال نعم فقلت كنت على حالٍ وانا اليوم على حالٍ اخرى كنت ادخل الارض فادعوا الرجل والاثنين والمرءة فينقذ اللہ من شاء وانا اليوم لا ادعوا احداً فقال وما عليك ان تخلى بين الناس وبين ربهم فمن اراد اللہ ان يخرجه من ظلمة الى نورٍ اخرجه ثم قال ولا عليك ان آنست من احدٍ خيراً ان تنبذ اليه الشئ نبذاً قلت اخبرنى عن قول اللہ عز وجل ومن احياها فكانما احيا الناس جميعاً قال من حرق او غرق ثم سكت ثم قال تاويلها الاعظم ان دعاها

حمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کیا میں آپ سے سوال کروں۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے فرمایا ہاں میں نے کہا پہلے میری حالت اور تھی اب اور ہے میں پہلے کسی بستی میں جا کر ایک یا دو مرد یا ایک عورت پر تبلیغ مذہب حقہ کرتا تھا۔ خدا جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لاتا تھا لیکن اب میں کسی کو دعوت الی الحق نہیں دیتا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اگر تو لوگوں کو ان کے رب کی ہدایت پر چھوڑ دے اللہ جس کو چاہے گا ظلمت سے نور کی طرف نکالے گا۔ اور اگر کوئی حصول نیکی کی طرف ہوا۔ اور تجھ سے ہدایت چاہے تو تھوڑی سی ہدایت اسے کر دے تاکہ درصورت منافق یا سکار دشمن ہونے کے تجھے نقصان نہ پہنچائے) میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جس نے ایک نفس کو زندہ کیا۔ اس نے گویا سب

فاستجاب لہ۔

کو زندہ کیا فرمایا اس سے مراد ہے جلنے یا ڈوبنے سے بچانا پھر فرمایا اس کی سب سے بڑی تاویل یہ ہے کہ اگر مدد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کی جائے۔

باب ۹۳

اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

۱۔عن سلیمان بن خالد قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ان لی اہل بیت وہم یسمعون منی ا فادعوھم الی ھذا الامر فقال نعم ان اللہ عزوجل یقول فی کتابہ یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارۃ۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا کہ میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو میں (بحالت تقیہ) ان کو امر امامت کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

باب ۹۴

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امر حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

۱۔قال لی ابوعبداللہ علیہ السلام ایاکم و الناس ان اللہ عزوجل اذا اراد بعبد خیراً نکت فی قلبہ نکتۃ فترکہ وھو یجول لذلک ویطلبہ ثم قال لو انکم اذا کلمتم الناس قلتم ذھبنا حیث ذھب اللہ واخترنا من اختار اللہ اختار اللہ محمداً واخترنا آل محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم

راوی کہتا ہے۔ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورت تقیہ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے امر حق تلاش کرے پھر فرمایا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو۔ تو کہو ہم اسی طرف جا رہے ہیں، جدھر اللہ گیا ہے۔ اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کو انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے۔ اللہ نے محمد کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد آل محمد کو۔

۲۔قال لی ابوعبداللہ علیہ السلام یا ثابت مالکم وللناس کفوا عن الناس ولا تدعوا احداً الی

راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ اے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امر امامت

امرکم فواللہ لو ان اهل السماء و اهل الارض اجتمعوا علی ان یضلوا عبداً یرید اللہ هداه ما استطاعوا کفوا عن الناس ولا یقول احدکم اخی وابن عمی وجاری فان اللہ عزوجل اذا اراد بعبد خیراً طیب روحه فلا یسمع بمعروف الا عرفه ولا بمنکر الا انکره ثم یقذف اللہ فی قلبه کلمة یجمع بها امره۔

کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہل آسمان و زمین ایسے بندہ کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے تم لوگوں سے الگ ہی رہو۔ اور اُن اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ یہ میرا بھائی ہے یا میرا ابن عم ہے۔ یہ میرا پڑوسی ہے۔ بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امر نیک کو سنتا ہے۔ تو اسے پہچانتا ہے۔ اور بری بات سے انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے۔ کہ جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی ائمہ ضلالت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

۳۔ عن الفضیل قال قلت لابی عبد اللہ ندعوا الناس الی هذا الامر فقال یا فضیل ان اللہ اذا اراد بعبد خیراً امر ملکاً فاخذ بعنقه حتی ادخله فی هذا الامر طائعاً او کارهاً۔

فضیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے۔ تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کی گردن پکڑ کر امر امامت کا اقرار کرا لے۔ خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا بہ کراہت۔

۴۔ قال ابو عبد اللہ علیه السلام اجعلوا امرکم هذا للہ ولا تجعلوه للناس فانه ما کان للہ فهو للہ وما کان للناس فلا یصعد الی السماء ولا تخاصموا بدینکم الناس فان المخاصمة ممرضة للقلب ان اللہ عزوجل قال لنبیه انک لا تهدی من احببت ولکن اللہ یهدی من یشاء وقال افانت تکره الناس حتی یکونوا مؤمنین ذروا الناس فان الناس اخذوا عن الناس وانکم اخذتم عن رسول اللہ وعلی ولا سواء وانی سمعت ابی یقول اذا کتب اللہ علی عبد ان یدخله فی هذا الامر کان اسرع الیه من الطیر الی وکره۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کرو نہ کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الٰہی کے لئے ہوگا وہ تو اللہ کے لئے ہوگا۔ اور جو لوگوں کے لئے ہوگا تو وہ آسمان تک نہ جائے گا۔ اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس سے بہت سی قلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت (ایصال الی المطلوب) نہیں کر سکتے صرف راستہ دکھا سکتے ہو اور خدا جسے چاہتا ہے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے پھر سورہ یونس میں فرماتا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سلب توفیق ہوا) مومن ہونے پر مجبور کرو گے؟ لوگوں کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسولؐ اور علیؑ سے لیا ہے نہ کہ غیر سے اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخل کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے۔ جتنا کہ طائر اپنے گھونسلہ کی طرف

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ خلق قوماً للحق فاذا مر بہم الباب من الحق قبلتہ قلوبہم وان کانوا لا یعرفونہ وخلق قوماً بغیر ذلک فاذا مر بہم الباب من الباطل قبلتہ قلوبہم وان کانوا لا یعرفونہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں۔ تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اسکی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے۔ جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز وجل اذا اراد بعبد خیراً نکت فی قلبہ نکتۃً من نورٍ فاضاء لہا سمعہ وقلبہ حتی یکون احرص علی ما فی ایدیکم منکم واذا اراد بعبد سوءاً نکت فی قلبہ نکتۃ سوداء فاظلم لہا سمعہ وقلبہ ثم تلا ہذہ الآیۃ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا عمل چاہتا ہے۔ تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس جو امر امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے جب خدا کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے۔ کہ کسی کو ہدایت کرے۔ تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے۔ اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلام اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کی برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

توضیح۔ اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ لیکن ایسا نہیں۔ بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الٰہی میں ہوتا ہے۔ پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے۔ اور قبول حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے۔ اور جس کو ایسا نہیں پاتا۔ اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ اور توفیق دینا اللہ کا تفضل ہے۔ کسی کا حق نہیں کیونکہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا۔ اور علم الٰہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز وجل اذا اراد بعبد خیراً نکت فی قلبہ نکتۃ بیضاء وفتح مسامع قلبہ ووکل بہ ملکاً یسددہ واذا اراد بعبد سوءاً نکت فی قلبہ نکتۃ سوداء وسد مسامع قلبہ ووکل بہ شیطاناً یضلہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سننے والے سوراخ کھول دیتا ہے۔ اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے۔ تاکہ برائی سے اسے روکے رہے اور جب کسی بندہ سے برائی کو روکنا نہیں چاہتا۔ تو اس کے قلب

میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے۔ اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کرتا ہے کہ وہ اُسے گمراہ کرتا رہے۔

توضیح ۔ جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے اور احکام الٰہی سے باخبر ہونے کے اپنی بدکرداری سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے۔ اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

باب ۹۵

خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

۱۔ **عن** عمر بن حنظلہ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا الصخر ان اللہ یعطی الدنیا من یحب ویبغض ولا یعطی ھذا الامر الا صفوتہ من خلقہ انتم واللہ علی دینی ودین آبائی ابراھیم واسماعیل لا اعنی علی بن الحسین ولا محمد بن علی وان کان ھولاء علی دین ھولاء

راوی کہتا ہے۔ مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا، اے ابو صخر اللہ دُنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امر امامت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیمؑ و اسماعیل کے دین پر ہو میں نے ابا سے مراد حضرت علی بن الحسینؑ اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

توضیح ۔ حضرت کا مطلب یہ ہے۔ کہ دین اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے۔ تمام انبیاء میں آدمؑ سے لے کر خاتم الانبیاء تک۔ ادیان انبیا میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف ہے تو فروع دین میں۔ اس میں شیعہ امامیہ کا مسلک جُداگانہ ہے۔ اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

۲۔ **قال** سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یا مالک ان اللہ یعطی الدنیا من یحب ویبغض ولا یعطی دینہ الا من یحب

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اسی کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال ان ھذہ الدنیا یعطیھا اللہ البر والفاجر ولا یعطی الایمان الا صفوتہ من خلقہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دُنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے۔ لیکن ایمان اپنے برگزیدہ بندوں ہی کو دیتا ہے۔

۴۔ **قال** قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دُنیا کی نعمتیں

الدنیا یعطیها الله عز وجل من احب ومن ابغض ان الایمان لایعطیه الا من احبه

تو خدا ہر دوست دشمن کو دیتا ہے۔ لیکن ایمان تو اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

باب ۹۶

سلامتی دین

۱۔ عن ابیعبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل فوقاه الله سیئات ما مکروا فقال اما لقد بسطوا علیه وقتلوه ولکن اتدرون ما وقاه؟ وقاه ان یفتنوه فی دینه

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارہ میں اللہ نے بچالیا۔ مومن آل فرعون کو فرعونیوں کے مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا لیکن تم جانتے ہو۔ کہ خدا نے کیسے اس کی حفاظت کی۔ خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچالیا۔

قال ابوعبد الله علیه السلام کان فی وصیة امیر المومنین لاصحابه اعلموا ان القرآن هدی اللیل والنهار ونور اللیل المظلم علی ما کان من جهد وفاقة فاذا حضرت بلیة فاجعلوا اموالکم دون انفسکم دون دینکم و اعلموا ان الهالک من هلک دینه والحریب من حرب دینه الا وانه لا فقر بعد الجنة الا ولا غنی بعد النار لا یفک اسیرها ولا یبرء ضریرها۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی۔ آگاہ ہو کہ قرآن ہدایت ہے۔ دن اور رات میں اور نور ہے ضلالت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے۔ تو اسے مال کے ذریعے اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا۔ وہ جس کا دین ہلاک ہوا۔ اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مالداری نہیں دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا۔ اور اس کی تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

عن ابی جعفر ع قال سلامة الدین وصحة البدن خیر من المال والمال زینة من زینة الدنیا حسنة۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

عن الفضیل عن ابی جعفر مثله

فضیل نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے

کان رجل یدخل علی ابی عبد الله من اصحابه فغبر زمانا لایحج فدخل علیه بعض

ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہر سال آیا کرتا تھا۔ ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس

معارفه فقال له فلان ما فعل قال بجعل يضيع الكلام يظن انه انما يعني الميسرة والدنيا فقال ابو عبد الله كيف دينه فقال كما تحب فقال هو والله غني.

کا ایک شناسا آیا۔ آپ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا۔ حضرت نے کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

باب ۹۷

تقیہ

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عزوجل اولئك يؤتون اجرهم مرتين بما صبروا (قال بما صبروا على التقية) ويدرؤن بالحسنة السيئة قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة.

آیہ ان لوگوں کو دوہرا اجر دیا جائے گا۔ صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے۔ فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) اسے مراد ہے افشائے راز کرنا۔

۲۔ قال لی ابو عبد الله یا ابا عمر ان تسعة اعشار الدين فی التقية ولا دين لمن لا تقية له والتقية فی کل شیٔ الا فی النبیذ والمسح علی الخفین.

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں۔ اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح کے۔

توضیح: نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثنا اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہٰذا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ قال ابو عبد الله علیه السلام التقیة من دين الله قلت من دين الله قال ای والله من دين الله ولقد قال یوسف ایتها العیر انکم لسارقون والله ما کانوا سرقوا شیئاً ولقد قال ابراهیم انی سقیم والله ما کان سقیما.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے یوسف نے کہا تھا۔ قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے۔ اور ابراہیم نے کہا تھا۔ میں بیمار ہوں۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے

۴۔ قال ابو عبد الله سمعت ابی یقول لا والله ما علی وجه الارض شیٔ احب الیّ من التقیه یا حبیب انه من کانت له التقیة رفعه الله یا حبیب من لم تکن له التقیة وضعه الله یا حبیب ان الناس انما هم فی هدنة فلو قد کان ذلك کان هذا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں جو تقیہ کرے گا۔ خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا۔ خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا۔ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا۔ اللہ اس کو پست کر دے گا۔ اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجت

ہوگا. تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا.

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتقوا علی دینکم واحجبوہ بالتقیہ فانہ لایمان لمن لاتقیہ لہ انما انتم فی الناس کالنحل فی الطیر لوان الطیر تعلم ما فی اجواف النحل مابقی منہا شیٔ الا اکلتہ ولوان الناس علموا ما فی اجوافکم انکم تحبونا اہل البیت لاکلوکم بالسنتہم ولنحلوکم فی السر والعلانیہ رحم اللہ عبداً منکم کان علی ولایتنا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو۔ جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی، اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے۔ تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں۔ یعنی تمہاری مذمت کریں۔ اور پوشیدہ اور علانیہ تم کو گالیاں دیں۔ خدا ان لوگوں پر رحم کرے۔ جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل لاتستوی الحسنۃ ولا السیئۃ قال الحسنۃ التقیہ والسیئۃ الاذاعۃ وقولہ عزوجل ادفع بالتی ہی احسن السیئۃ قال التی ہی احسن التقیہ فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم

فرمایا حضرت ابوعبداللہ السلام نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان (جب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کرو۔ فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اسے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام یا اباعمرو ارأیت لو حدثتک بحدیث او افتیتک بفتیا ثم جئتنی بعد ذلک فسألتنی عنہ فاخبرتک بخلاف ذلک بایہما کنت تاخذ قلت باحدثہما وادع الاخر فقال قد اصبت یا اباعمرو ابی اللہ الا ان یعبد سراً اما واللہ لئن فعلتم ذلک انہ خیر لی ولکم وابی اللہ عزوجل لنا ولکم فی دینہ الا التقیہ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے ابوعمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں۔ یا ایک فتوی دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو۔ اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور سے کی جائے۔ خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اللہ نے امر دین

- - - - - - - - - - - - - - - -

میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸۔ قال قال ابوعبد اللہ علیہ السلام ما بلغت تقیۃ احد تقیۃ اصحاب الکہف ان کانوا لیشہدون

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں

الاعياد ويشدون الزنانير فاعطاهم الله اجرهم مرتين

حاضر ہوتے تھے۔ اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دو بار اجر عطا فرمایا

۹۔ **قال** استقبلت ابا عبد الله في طريق فاعرضت عنه بوجهي ومضيت فدخلت عليه بعد ذلك فقلت جعلت فداك اني لا القاك فاصرف وجهي كراهة ان اشق عليك فقال لي رحمك الله ولكن رجلاً لقيني امس في موضع كذا وكذا فقال عليك السلام يا ابا عبد الله ما احسن ولا اجمل

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا۔ اور کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں آپ سے ملا تھا۔ اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا۔ تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا مجمع تھا۔ اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبداللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا۔ اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ **قيل** لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يروون ان عليا قال على منبر الكوفة ايها الناس انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني فلا تبروا مني فقال ما اكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني واني على دين محمد ولم يقل ولا تبرؤوا مني فقال له السائل أرأيت ان اختار القتل دون البراءة فقال والله ما ذلك عليه وما له الا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث اكرهه اهل مكة وقلبه مطمئن بالايمان فانزل الله عز وجل فيه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان فقال له النبي عندها يا عمار ان عادوا فعد فانزل الله عز وجل عذرك وامرك ان تعد ان عادوا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا۔ کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا۔ کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے براءت ظاہر کرنے کو کہیں۔ تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا۔ لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے یہ فرمایا تھا۔ کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم مجھ سے اظہار برائت نہ کرنا۔ سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برائت نہ کرنی چاہیے لہٰذا اس نے یہ کہا۔ پوچھا کیا برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ تکلیف اس پر نہیں۔ اور نہ اس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا جب کہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا کلمہ کفر کہنے پر حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا۔ خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا۔ اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو

کہیں تو کہہ دینا خدا نے تمہارا عذر قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

۱۱۔ **قال** سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ایاکم ان تعملوا عملا یعیرونا به فان ولد السوء یعیر والده بعمله کونوا لمن انقطعتم الیه زینا ولا تکونوا علیه شینا صلوا فی عشائرکم وعودوا مرضاهم واشهدوا جنائزهم ولا یسبقونکم الی شیء من الخیر فانتم اولی به منهم والله ما عبد الله بشیء احب الیه من الخبء قلت وما الخبء قال التقیه۔

میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں برا بیٹا اپنے عمل بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے تم ایسے بنو کر جو آپ کے لئے باعث زینت ہو نہ کہ باعث شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں۔ ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو۔ کیونکہ تم ان کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ۔

۱۲۔ **قال** ابو جعفر علیه السلام التقیه من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیة له۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام التقیه فی کل ضرورة وصاحبها اعلم بها حین تنزل به

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتوی، قضا، اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے۔ اس ضرورت کا

۱۴۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال کان ابی یقول وای شیء اقر لعینی من التقیه ان التقیه جنة المومن۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے۔ میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے

۱۵۔ **قال** لی ابو عبد الله علیه السلام ما منع میثم رحمه الله من التقیة فوالله لقد علم ان هذه الآیة نزلت فی عمار واصحابه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا۔ خدا کی قسم وہ جانتے تھے کہ یہ آیت مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو۔ مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال انما جعلت التقیه لیحقن بها الدم فاذا بلغ الدم فلیس تقیة۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا و رسول نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال کلما

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت

تقارب هذا الامر كان اشد التقيه

جحت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیئے تاکہ مخالف زیادہ طعنہ زنی نہ کریں اور درپے آزار نہ ہوں

۱۸۔ قال ابو جعفر علیه السلام التقیه فی کل شئ یضطر الیه ابن ادم فقد احله الله له.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو۔ اللہ نے یہ اس کیلئے حلال کیا ہے۔

۱۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال التقیه ترس الله بینه وبین خلقه.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰۔ قال ابو جعفر علیه السلام خالطوهم بالبرانیه وخالفوهم بالجوانیه اذا كانت الامرة صبیانیه.

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملاپ رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو۔ جب کہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

۲۱۔ قلت لابی جعفر علیه السلام رجلان من اهل الكوفة اخذا فقیل لهما ابرأا من امیر المؤمنین فبرئ واحد منهما وابی الاخر فخلی سبیل الذی برئ وقتل الاخر فقال اما الذی برئ فرجل فقیه فی دینه واما الذی لم یبرأ فرجل تعجل الی الجنة.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے۔ ان سے کہا گیا۔ تم امیر المومنینؑ پر تبرا کرو۔ ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا گیا۔ حضرتؑ نے فرمایا جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا۔ اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول التقیه ترس المؤمن ولا ایمان لمن لا تقیة له ان العبد لیقع الیه الحدیث من حدیثنا فیدین به فیکون له ذلك فی الدنیا وینزع الله عز وجل ذالك النور منه.

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے محفوظ ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت کرے۔ تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی۔ اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

باب ۹۸

راز کو چھپانا

۱۔ عن علی بن الحسین علیهما السلام قال وددت والله انی افتدیت خصلتین فی الشیعه لنا ببعض

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے

لحم ساعدی النزق وقلة الكتمان

۲۔ **قال** ابو عبد الله علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمه اعزه الله ومن اذاعه اذله الله

۳۔ **قال** ابو عبد الله علیہ السلام اُمر الناس بخصلتین تضیعوهما فصاروا منهما علی غیر شیء الصبر والکتمان

۴۔ **عن** عبد الله بن بکیر عن رجل عن ابی جعفر قال دخلنا علیه جماعة فقلنا یا ابن رسول الله انا نرید العراق فاوصنا فقال ابو جعفر لیقوی شدیدکم ضعیفکم ولیعد غنیکم علی فقیرکم ولا تبثوا سرنا ولا تذیعوا امرنا واذا جاءکم عنا حدیث فوجدتم علیه شاهداً او شاهدین من کتاب الله فخذوا به والا فقفوا عنده ثم ردوه الینا حتی یستبین لکم واعلموا ان المنتظر لهذا الامر له مثل اجر الصائم القائم ومن ادرک قائمنا فخرج معه فقتل عدونا کان له مثل اجر عشرین شهیداً ومن قتل مع قائمنا کان له مثل اجر خمسة وعشرین شهیداً۔

۵۔ **قال** سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول انه لیس من احتمال امرنا التصدیق له والقبول فقط من احتمال امرنا ستره وصیانته من غیر اهله فاقرأهم السلام وقل لهم رحم الله عبداً اجتر مودة الناس الی نفسه حدثوهم بما یعرفون واستروا عنهم ما ینکرون ثم قال والله ما الناصب لنا حرباً باشد علینا مؤونة

دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں یا ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا خدا نے اسے عزت دی۔ اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کیا ہم کوفہ جا رہے ہیں ہم کو کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں۔ ان کو چاہیے کہ جو علم میں کمزور ہیں۔ ان کو قوت پہنچائیں۔ اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں۔ اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو۔ اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پا لو۔ تو اسے بیان کرو تاکہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اُسے روک کے رہو۔ اور ہمارے پاس بھیجو۔ تاکہ ہم وہ شواہد مہیا کر دیں۔ اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے اور جو ہمارے قائم کو پالے۔ اور اس کے ساتھ خروج کرے۔ اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے۔ تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کا۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سُنا کہ ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے۔ اور فقط قبول کر لیا جائے۔ بلکہ چاہیے یہ کہ نااہلوں یعنی مخالفوں سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں ہمارے دوستوں سے ہمارا سلام کہو۔ اور کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندہ پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے

من الناطق علینا بما نکرہ فاذا عرفتم من عبد اذاعة فامشوا الیہ وردوہ عنہا فان قبل منکم والا فتحملوا علیہ بمن یثقل علیہ ویسمع منہ فان الرجل منکم یطلب الحاجة فیلطف فیہا حتی تقضی لہ فالطفوا فی حاجتی کما تلطفون فی حوائجکم فان ہو قبل منکم والا فادفنوا کلامہ تحت اقدامکم ولا تقولوا انہ یقول ویقول فان ذلک یحمل علی وعلیکم اما واللہ لو کنتم تقولون ما اقول لاقررت انکم اصحابی ہذا ابو حنیفة لہ اصحاب وہذا الحسن البصری لہ اصحاب وانا امرؤ من قریش قد ولدنی رسول اللہ وعلمت کتاب اللہ وفیہ تبیان کل شئ بدء الخلق وامر السماء والارض وامر الاولین وامر الآخرین وامر ما کان وامر ما یکون کانی انظر الی ذلک نصب عینی۔

وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں۔ اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے۔ جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو، جو اشاعت امرِ امامت کرتا ہے۔ تو اس کے پاس جاؤ اور اسے لوٹاؤ۔ اگر وہ مان جائے۔ تو بہتر۔ ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے وزنی ہو۔ اور وہ اس کی بات کان لگا کر سُنے۔ بعض لوگ تم سے طلبِ حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے ہو۔ تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں پس میری اس ضرورت کے لئے تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو۔ جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو۔ پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے۔ تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں۔ اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں۔ دیکھو کس طرح ان کے غلط فتووں پر عمل کرتے ہیں۔ اور میں باوجود قریشی اور اولادِ رسول سے ہوں۔ اور کتابِ خدا کا علم رکھتا ہوں۔ جس میں ہر شے کا بیان ہے۔ ابتدائے خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا اور جو ہو چکا اور ہونے والا ہے۔ وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لی مازال سرنا مکتوما حتی صار فی یدی ولد کیسان فتحدثوا بہ فی الطریق وقری السواد۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہلِ مکر و فریب نے شیعیت کو لا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کیسان سے مراد بعض نے اولادِ مختار علیہ الرحمۃ لی ہے جنہوں نے شیعیت کا اعلان ببانگ دہل کیا۔

۷۔ قال سمعت اباجعفر یقول واللہ ان احب اصحابی الی اورعہم وافقہہم واکتمہم لحدیثنا وان اسواہم عندی حالا وامقتہم للذی اذا

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ زیادہ فقیہ ہے اور ہماری احادیث کا زیادہ چھپانے والا

سمع الحدیث ینسب الینا ویروی عنا فلم یقبله اشمأز منه وجحده وکفر من دان به وهو لا یدری لعل الحدیث من عندنا خرج والینا اسند فیکون بذلک خارجاً من ولایتنا۔

٨۔ **قال** ابو عبد الله علیه السلام یا معلی اکتم امرنا ولا تذعه فانه من یکتم امرنا ولم یذعه اعزه الله فی الدنیا وجعله نوراً بین عینیه فی الاخرة ویقوده الی الجنة یا معلی من اذاع امرنا ولم یکتمه اذله الله به فی الدنیا ونزع النور من بین عینیه فی الاخرة وجعله ظلمة تقوده الی النار یا معلی ان التقیه من دینی ودین ابائی ولا دین لمن لا تقیة له یا معلی ان الله یحب ان یعبد فی السر کما یحب ان یعبد فی العلانیه یا معلی ان المذیع لامرنا کالجاحد له

۔ **قال** ابو عبد الله اخبرتُ بما اخبرتک به احداً قلت لا الا سلیمان بن خالد قال احسنت اما سمعت قول الشاعر

فلا یعدون سری وسرک ثالثاً

الا کل سر جاوز اثنین شایع

١٠۔ **سالت** ابا الحسن الرضا علیه السلام عن مسئلة فابی وامسک ثم قال لو اعطیناکم کما تریدون کان شراً لکم واخذ برقبة صاحب هذا الامر قال ابو

سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپے آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بدحال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سُنے اور ہماری طرف نسبت دے پھر اس کو قبول نہ کرے۔ اور ترش رُو ہو اور انکار کرے۔ اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو۔ اور اس کی سند ہم ہی سے ہو۔ ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے معلیٰ ہمارے امر کو چھپاؤ۔ اور ظاہر نہ کرو۔ جو ہمارے امر کو چھپائے گا۔ اور ظاہر نہ کرے گا۔ تو اللہ اس کو دنیا میں عزت دے گا۔ اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہو گا۔ جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلی جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا۔ اور چھپائے گا نہیں۔ تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا۔ اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی۔ اے معلیٰ تقیہ میرا اور میرے آبا کا دین ہے۔ جس کے لئے تقیہ نہیں۔ اس کے لئے دین نہیں۔ اے معلیٰ اللہ پوشیدہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو اے معلیٰ ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسے ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان کی تھی۔ تو اس نے کسی سے کہہ دی۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا اور کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سُنا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے

آگاہ ہو جو بھید دو سے گذرا وہ سات تک پہنچا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرتؑ نے جواب سے انکار کیا۔ اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ اگر جو تم چاہتے ہو۔ ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک

جعفر ولایۃ اللہ اسرھا الی جبرئیل واسرھا جبرئیل الی محمد واسرھا محمد الی علی واسرھا علی الی من شاء اللہ ثم انتم تذیعون ذلک من الذی امسک حرفاً سمعہ قال ابو جعفر فی حکمۃ آل داود ینبغی المسلم ان یکون مالکاً لنفسہ مقبلاً علی شانہ عارفاً باھل زمانہ فاتقوا اللہ ولا تذیعوا حدیثنا فلولا ان اللہ یدافع عن اولیاءہ وینتقم لاولیاءہ من اعداءہ اما رایت ما صنع اللہ بآل برمک وما انتقم لابی الحسن علیہ السلام وقد کان بنو الاشعث علی خطر عظیم فدفع اللہ عنھم بولایتھم لابی الحسن وانتم بالعراق ترون اعمال ھولاء الفراعنۃ وبما امھل اللہ لھم فعلیکم بتقوی اللہ ولا تغرنکم الحیاۃ الدنیا ولا تغتروا بمن قد امھل لہ فکان الامر قد وصل الیکم

مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب امامت کے لئے بھی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے حضرت رسول خدا کو تیبیاناً لکل شیء یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا۔ اور آنحضرت نے بطور راز بتایا۔ علی علیہ السلام کو اور علیؑ نے جس کو چاہا بتایا۔ (یعنی یہ سلسلہ ائمہ اہل بیت تک جاری رہا) اور تم اسے ظاہر کرتے ہو۔ (ظہور قائم آل محمدؐ تک) تم میں کون ہے کہ باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے جو اس نے سنا ہے۔ اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی، کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری کرے۔ اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے پس اللہ سے ڈرو۔ اور ہماری حدیث کو شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا۔ اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن آل رسول تھے) کیا کیا۔ اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمٰعیل بن جعفر سے) کیسا بدلہ لیا۔ اولاد اشعث (جو شیعہ تھی) سے جو امامت امام موسیٰ کاظم کی امامت کی معتقد تھی۔ اللہ نے خطرِ عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ تم اللہ سے ڈرو۔ دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے۔ اور نہ اس کی زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ طوبیٰ لعبد نومۃ عرفہ اللہ ولم یعرفہ الناس اولئک مصابیح الھدی وینابیع العلم ینجلی منھم کل فتنۃ مظلمۃ لیسوا بالمذاییع البذر ولا بالجفاۃ المرائین۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گمنام بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چین ہیں اور نہ جاہلانِ خودنما۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ

المومنین علیہ السلام طوبیٰ لکل عبد نومۃ لا یؤبہ لہ یعرف الناس ولا یعرفہ الناس یعرفہ اللہ منہ برضوان اولئک مصابیح الہدیٰ ینجلی منہم کل فتنۃ مظلمۃ و یفتح لہم باب کل رحمۃ لیسوا بالبذر المذایع ولا الجفاۃ المرائین وقال قولوا الخیر تعرفوا بہ واعملوا الخیر تکونوا من اہلہ ولا تکونوا عجلا مذایع فان خیارکم الذین اذا نظر الیہم ذکر اللہ وشرارکم المشاؤون بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ المبتغون للبراءۃ المعایب

السلام نے فرمایا خوشخبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لئے جو اس کی پروا نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے۔ لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچنواتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں۔ ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔ اور حضرت نے فرمایا۔ اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کی اہل میں سے بنو۔ اور جلد باز چغل خور نہ بنو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے۔ اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے۔ دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے عیبوں میں سے عیب۔

۱۳۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کفوا السنتکم والزموا بیوتکم فانہ لا یصیبکم امر تخصون بہ ابداً ولا تزال الزیدیۃ لکم وقاءً ابداً

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو۔ اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو یعنی اپنے مخالفوں پر خروج نہ کرو۔ تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خروج قائم آل محمد تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں۔ تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے۔ یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑ دو۔

۱۴۔ عن ابی الحسن صلوات اللہ علیہ قال ان کان فی یدک ہذہ شئ فان استطعت ان لا تعلم ہذہ فافعل قال وکان عندہ انسان فتذاکروا الاذاعۃ فقال احفظ لسانک تعز ولا تمکن الناس من قیاد رقبتک فتذل

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو۔ تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو (یہ دلیل وجوب کمال تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفت گو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا۔ تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پر ان لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان امرنا مستور مقنع بالمیثاق فمن ہتک علینا اذلہ اللہ

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعہد الٰہی جو ظہور قائم آل محمد تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ دری کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

۱۶۔ قال سمعت اباعبد الله یقول نفس المهموم لنا المغتم لظلمنا تسبیح وهمه لامرنا عبادة وكتمانه لسرنا جهاد في سبيل الله قال لي محمد بن سعید اكتب هذا بالذهب فما كتبت شيئاً احسن منه۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکالتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آل محمدؐ کے متعلق اور غمناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بر منزلہ تسبیح ہے اور ہمارے معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

باب ۹۹

مومن اور اس کی علامات و صفات

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قام رجل يقال له همام وكان عابداً ناسكاً مجتهداً الى امير المؤمنين وهو يخطب فقال يا امير المؤمنين صف لنا صفة المومن كاننا نظر اليه فقال يا همام المومن هو الكيس الفطن بشره في وجهه وحزنه في قلبه اوسع شئ صدراً واذل شئ نفساً زاجر عن كل فان حاض على كل حسن لاحقود ولاحسود ولا وثاب ولا سباب ولاعياب ولامغتاب يكره الرفعة ويشنأ السمعة طويل الغم بعيد الهم كثير الصمت وقور ذكور صبور شكور مغموم بفكره مسرور بفقره سهل الخليقة لين العريكة رضي الوفاء قليل الاذى لامتافك ولامتهتك ان ضحك لم يخرق وان غضب لم يزق ضحكه تبسم واستفهامه

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب امیر المومنین خطبہ سنا رہے تھے۔ کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد تھا۔ کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیر المومنین! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں۔ گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا اے ہمام مومن زیرک و دانا ہوتا ہے چہرہ بشاش دل حزن آگیں، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل، ہر فانی شے کو حقیر سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کینہ ور ہے نہ حاسد نہ جھگڑالو ہے نہ گلیارا۔ نہ عیب جو نہ غیبت گو۔ سربلندی کو برا جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے اسکرات وموت و عذاب قبر کے متعلق/ اور ارادہ کا پختہ ہوتا ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحب وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا۔ ذکر الٰہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر کرنے والا ہوتا ہے فکر آخرت میں مغموم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے۔ اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی۔ نرم طبیعت

تعلّم ومراجعته تفهم كثير علمه عظيم حلمه كثير الرحمة لا يبخل ولا يعجل ولا يضجر ولا يبطر ولا يحيف في حكمه ولا يجور في علمه نفسه اصلب من الصلد ومكادحته احلى من الشهد لا جشع۔

وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے۔ لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے۔ تہمت تراشی نہیں کرتا۔ کسی کی ہتک نہیں کرتا۔ اگر ہنستا ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحرکات نہیں بنتا۔ اس کا ہنسنا مسکرانا ہوتا ہے۔ اور اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے اس کا علم زیادہ ہوتا ہے۔ اور حلم عظیم الشان رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے۔ کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور نہ اتراتا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے۔ اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنے اپنے علم کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی مکھی کی طرح میٹھی ہوتی ہے۔ (یعنے کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پہ ہاتھ مارے۔ اور نہ بیقراری ظاہر

ولا هلع ولا عنيف ولا صليف ولا متكلف ولا متعمق جميل المنازعة كريم المراجعة عدل ان غضب رفيق ان طلب لا يتهور ولا يتهتك ولا يتجبر خالص الود وثيق العهد وفي العقد شفيق وصول حليم خمول قليل الفضول راض عن الله عزوجل

کرنے والا ہے۔ نہ سخت مزاج اور نہ شیخی باز اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملات دنیا میں زیادہ غور کرنے والا۔ اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو بحسن وخوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے۔ اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے۔ اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔ تھوڑے سے کام نہیں لیتا ہتک نہیں کرتا۔ جبر نہیں کرتا سچی محبت رکھتا ہے۔ وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا۔ بردبار۔ گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا۔ اپنے اللہ سے راضی رہنے والا

مخالف لهواه لا يغلظ على من دونه ولا يخوض فيما لا يعنيه ناصر للدين محام عن المومنين كهف للمسلمين لا يخرق الثناء سمعه ولا ينكى الطمع قلبه ويصرف اللعب حكمه ولا يطلع الجاهل علمه قوال عمال عالم حازم لا بفحاش ولا بطياش وصول في غير عنف بذول في غير سرف لا بختال ولا بغادر ولا يقتفي اثرا ولا يحيف بشرا رفيق بالخلق ساع في الارض عون الضعيف غوث للملهوف لا يهتك سترا ولا يكشف سرا

اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا۔ اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا ہے۔ بغیر متعلق چیز میں غور وفکر نہیں کرتا۔ دین کا ناصر ہوتا ہے۔ مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا۔ مسلمانوں کو پناہ دینے والا۔ مدح اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی۔ اور طمع اس کے دل کو زخمی نہیں کرتی۔ اور لہو و بازی اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی۔ جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا۔ دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا۔ عالم ودانا ہوتا ہے فحش گوئی نہیں کرتا تند خو نہیں ہوتا۔ دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق

كثير البلوى قليل الشكوى ان رأى خيراً
ذكره وان رأى شراً ستره يستر العيب و
يحفظ الغيب ويقبل العثرة ويغفر الزلة لا
يطلع على نصح فيذره ولا يدع جنح حيف
فيصلحه امين رصين تقي نقي زكي رضي يقبل
العذر ويجمل الذكر ويحسن بالناس الظن
ويتهم على الغيب نفسه.

رکھنے والا خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر۔ نہ کسی سے حیلہ فریب کرتا ہے۔ اور نہ غداری اور پیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا۔ اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے۔ اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے۔ مگر وہ حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتا۔ اگر نیکی دیکھتا ہے۔ تو اس کا ذکر کرتا ہے۔ اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے چھپاتا ہے۔ لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ۔ لوگوں کے عذرِ خطا کو قبول کرتا ہے۔ اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے۔ جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے۔ تو اُسے چھوڑتا نہیں۔ اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پرہیزگار ہے۔ باطن صاف ہے طبع پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں۔ وہ خطا کاروں کے عذر کو قبول کرتا ہے۔ اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے۔ اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

يحب في الله بفقه وعلم ويقطع في الله بحزم و
عزم لا يخرق به فرح ولا يطيش به مرح مذكر
للعالم معلم للجاهل لا يتوقع له بائقة ولا يخاف
له غائلة كل سعي اخلص عنده من سعيه وكل
نفس اصلح عنده من نفسه عالم بعيبه شاغل
بغمه لا يثق بغير ربه غريب وحيد جريد حزين
يحب في الله ويجاهد في الله ليتبع رضاه
ولا ينتقم لنفسه ولا يوالي في سخط ربه
مجالس لاهل الفقر مصادق لاهل الصدق
مؤازر لاهل الحق عون للقريب اب لليتيم
بعل للارملة حفي باهل المسكنة مرجو
لكل كريهة مأمول لكل شدة هشاش بشاش
لا بعباس ولا بجساس صليب كظام بسام
دقيق النظر عظيم الحذر لا يجهل وان جهل عليه
عليه صبر عقل فاستحيى وقنع فاستغنى حياؤه يعلو

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قربۃ الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جو بدی کا ارادہ رکھتے ہوئے خوشی اسے بے عقل نہیں بناتی۔ اور نہ راحت رسانی اسے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے۔ جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی۔ اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ راہ خدا میں وہ ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور وہ اپنے غم آخرت میں مشغول رہتا ہے۔ وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں رکھتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجات آخرت کے لئے محزون رہتا ہے۔ وہ خوشنودی خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رضائے الٰہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا۔ بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور

شهوته وودة يعلو حسده　　دوستی نہیں کرتا۔ اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل تقویٰ کی صحبت میں
بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اہل حق کا مددگار ہے قرابت داروں کا معین ہے۔ یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا
شوہر ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع اُمید
رہتا ہے۔ کشادہ رو ہے۔ خوش رہنے والا ہے ترش رو نہیں۔ عیب جو نہیں۔ امر دین میں مستحکم۔ غصہ کا پینے والا۔
تبسم کرنے والا۔ دقیق النظر۔ احتیاط سے کام کرنے والا بخل پسند نہیں۔ اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں۔ تو صبر کرتا ہے
بُری باتوں کو جان کر ان کے بجالانے سے حیا کرتا ہے۔ قناعت کی وجہ سے غنی ہے۔ اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب آتی ہے۔
اور اس کی محبت حسد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

وعفوه يعلو حقده لا ينطق بغير صواب ولا يلبس
الا الاقتصاد مشيه التواضع خاضع لربه بطاعته
راضٍ عنه في كل حالاته نيته خالصة اعماله ليس
فيها غش ولا خديعة نظره عبرة وسكونه فكرة
وكلامه حكمة مناصحاً متباذلاً متواخياً ناصح في
السر والعلانية لا يهجر اخاه ولا يغتابه و
لا يمكر به ولا يأسف على ما فاته ولا يحزن على
ما اصابه ولا يرجو ما لا يجوز له الرجاء ولا يفشل
في الشدة ولا يبطر في الرخاء يمزج الحلم بالعلم
والعقل بالصبر تراه بعيداً كسله دائماً نشاطه
قريباً امله قليلاً زلله متوقعاً لاجله خاشعاً
قلبه ذاكراً ربه قانعة نفسه منفياً جهله سهلاً
امره حزيناً لذنبه ميتة شهوته كظوماً غيظه
صافياً خلقه آمناً منه جاره؛

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سوائے صحیح بات
کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میانہ روی ہے اس کی چال
تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہار
عجز و نیاز کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اپنے راضی رہتا ہے
اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ
نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت
انگیز ہے۔ اس کے دل کا سکون فکر آخرت میں ہے۔
وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خرچ کرنے والا ہے برادری کا قائم
رکھنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت میں نصیحت کرنے
والا ہے برادر مومن سے ترک تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی
غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے۔ اور جو چیز
ہاتھ سے جاتی رہی۔ اس پر افسوس نہیں کرتا۔ اور جو
مصیبت آتی ہے۔ اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا۔ اور اس
چیز کی اُمید نہیں کرتا جس کی اُمید کرنا جائز نہیں سختی کے
اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اِتراتا نہیں۔ حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل کے ساتھ صبر کو تم اس کو دیکھو گے
کہ وہ کسل سے دور ہوگا۔ ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ اُمید اس سے قریب ہوگی۔ لغزش اس سے کم ہوگی۔ اپنی موت کا امیدوار
ہوگا۔ اس کے دل میں خشوع ہوگا اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا۔ اس کے نفس میں قناعت ہوگی جہالت کو رد کرنے والا ہوگا اس
کا امر آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا۔ اس کی خواہش مردہ ہوگی۔ غصہ کا پینے والا ہوگا۔ اس
کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پُر امن ہوگا۔

ضعيفاً كبره قانعاً بالذي قدر له متيناً صبره محكماً　　اس کا تکبر کمزور ہوتا ہے اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر

امره كثيرا ذكره يخالط الناس ليعلم ويصمت ليسلم ويسأل ليفهم۔

ويتجر ليغنم لا ينصت للخبر ليفخر به ولا يتكلم ليتجبر به على من سواه نفسه منه في عناء والناس منه في راحة اتعب نفسه لآخرته فاراح الناس من نفسه ان بغي عليه صبر حتى يكون الله الذي ينتصر له بعده ممن تباعد منه بغض ونزاهة ودنوه ممن دنا منه لين ورحمة ليس تباعده تكبراً ولا عظمة ولا دنوه خديعة ولا خلابة بل يقتدي بمن كان قبله من اهل الخير فهو امام لمن بعده من اهل البر

دیا ہے اس پر قانع ہوتا ہے اس کا صبر پختہ ہوتا ہے اس کا امر دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے ملتا ہے۔ اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امر حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے۔ وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں۔ اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے۔ اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے۔ اگر اس سے بغاوت کی جائے۔ تو صبر کرتا ہے تاکہ اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلہ لے۔ اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے اور اس کی نزدیکی نرمی اور رحمت کے لئے ہوتی ہے۔ اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہار تکبر و عظمت کے لئے نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کا میل جول مکر و فریب کے لئے ہوتا ہے بلکہ وہ پیروی کرتا ہے ان اصحاب خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد والے نکوکاروں کا . . . .

قال فصاح الهمام صيحة ثم وقع مغشياً عليه فقال امير المومنين اما والله لقد كنت اخافها عليه وقال هكذا تصنع الموعظة البالغة باهلها فقال له قائل فما بالك يا امير المومنين فقال ان لكل اجلاً لا يعدوه وسبباً لا يجاوزه فمهلاً لا تعد فانما نفث على لسانك شيطان

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا خدا کی قسم میں اس کے متعلق اسی بات کا مجھے خوف تھا۔ اور فرمایا کہ مؤثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنینؑ آپ نے یہ کیا کیا۔ فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے۔ جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے ٹھہر جا گستاخانہ بات نہ کر۔ بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماری ہے۔ جو تیری زبان پر یہ الفاظ آئے۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ينبغي للمومن ان يكون فيه ثمان خصال وقور عند الهزاهز صبور عند البلاء شكور عند الرخاء قانع بما رزقه الله لا يظلم الاعداء ولا يتحامل للاصدقاء بدنه منه في تعب والناس منه في راحة ان العلم خليل المومن والحلم وزيره والصبر

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں جب لوگ مضطرب ہوں۔ تو وہ صاحب وقار ہو مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہو۔ نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو۔ جو رزق اللہ نے دیا ہے۔ اس پر قانع ہو۔ دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے۔ اپنا بار دوستوں پر نہ ڈالے۔ بدن اس کا تعب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں۔ علم مومن کا دوست ہے اور حلم اس کا وزیر

امیر جنودہ والرفق اخوہ واللین والدہ

ہے ۔ اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ ہے ۔

۳۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال المومن یصمت لیسلم وینطق لیغنم لایحدث امانتہ الاصدقاء ولایکتم شہادتہ من البعداء ولا یعمل شیئاً من الخیر ریاءً ولا یترکہ حیاءً ان زکی خاف مما یقولون ویستغفر اللہ لما لایعلمون لایغرہ قول من جھلہ ویخاف احصاء ما عملہ

اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے۔ اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں۔ جو راز دوستوں کے ہیں انہیں بیان نہیں کرتا۔ اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں چھپاتا اور ریا سے کوئی عمل خیر نہیں کرتا۔ اور نہ شرم سے اسے چھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں۔ تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے۔ اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں، اور خوف کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال المومن لہ قوۃ فی دین وحزم فی لین وایمان فی یقین وحرص فی فقہ ونشاط فی ھدی وبر فی استقامۃ وعلم فی حلم وکیس فی رفق وسخاء فی حق وقصد فی غنی وتجمل فی فاقۃ وعفو فی قدرۃ وطاعۃ اللہ فی نصیحۃ وانتھاء فی شھوۃ وورع فی رغبۃ وحرص فی جھاد وصلاۃ فی شغل وصبر فی شدۃ وفی الھزاھز وقور وفی المکارہ صبور وفی الرخاء شکور۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے۔ اور احتیاط سے کام لیتا ہے۔ نرمی میں اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے۔ اور وہ حریص ہوتا ہے تحصیل علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے۔ اور حلم کا دانا ہے۔ اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں۔ امر حق میں سخی ہے۔ اور مالداری میں میانہ رو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا ہے اور باوجود قدرت انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کرکے طاعت خدا میں رہتا ہے۔ اور خواہشات سے باز رہتا ہے۔ اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے۔ اور جہاد کا حریص ہے۔ اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے۔ اور سختی میں صبر کرتا ہے۔ اور اضطراب کے عالم میں صاحب وقار ہوتا ہے۔ مصیبتوں میں صبر کرتا ہے۔ عیش میں شکر کرتا ہے۔

ولا یغتاب ولا یتکبر ولا یقطع الرحم ولیس بواھن ولا فظ ولا غلیظ ولا یسبقہ بصرہ ولا یفضحہ بطنہ ولا یغلبہ فرجہ ولا یحسد الناس یعیر ولا یعیر ولا یسرف ینصر المظلوم ویرحم المسکین نفسہ منہ فی عناء والناس منہ فی راحۃ لا یرغب فی عز الدنیا ولا یجزع عن ذلھا للناس ھم قد

نہ غیبت کرتا ہے۔ نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے۔ اور سست ہے نہ ترش رو ہے۔ اور نہ سخت دل اور نہ ادھر ادھر نگاہ ڈالتا ہے۔ اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا) اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ ناداں اسے عیب لگاتے ہیں۔ وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا۔ وہ فضول خرچی نہیں کرتا۔ مظلوم کی مدد کرتا ہے۔ مسکین پر

اقبلوا علیہ ولہ ھم قد شغلہ لایری فی حکمۃ نقص ولا فی رایہ وھن ولا فی دینہ ضیاع یرشد من استشارہ ویساعد من ساعدہ ویکیع عن الخنا والجھل۔

رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں۔ وہ عزت دُنیا کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے۔ لوگوں کو اس کی فکر ہے۔ کہ وہ کار ہائے دُنیا کی طرف متوجہ ہیں۔ اور اس کو یہ فکر ہے۔ کہ وہ کار ہائے دُنیا میں مشغول کیوں ہے۔ اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رائے میں سستی نہ دیکھو گے۔ اس کا دین ضائع نہ ہوگا۔ یعنے راہ حق سے ہٹے گا نہیں۔ جو اس سے مشورہ کرے گا۔ ہدایت پائے گا اور جو اس کی مدد کرے گا سعادت حاصل کرے گا۔ اور احتراز کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مر امیر المومنین علیہ السلام بمجلس من قریش فاذا ھو بقوم بیض ثیابھم صافیہ الوانھم کثیر ضحکھم یشیرون باصابعھم الی من یمر بھم ثم مر بمجلس من الاوس والخزرج فاذا قوم بلیت منھم الابدان ودقت منھم الرقاب واصفرت منھم الالوان وقد تواضعوا بالکلام فتعجب علیؑ من ذلک ودخل علی رسول اللہ فقال بابی انت وامی انی مررت بمجلس لآل فلان ثم وصفھم و مررت بمجلس الاوس والخزرج فوصفھم ثم وجمیع مومنون فاخبرنی یا رسول اللہ بصفۃ المومن فنکس رسول اللہ ثم رافع راسہ فقال عشرون خصلۃ فی المومن فان لم یکن فیہ لم یکمل ایمانہ ان من اخلاق المومنین یا علی الحاضرون الصلوۃ و المسارعون الی الزکاۃ والمطعمون المسکین الماسحون راس الیتیم المطھرون اطمارھم المتزرون علی اوساطھم الذین ان حدثوا لم یکذبوا واذا وعدوا لم یخلفوا وان ائتمنوا لم یخونوا وان تکلموا صدقوا رھبان باللیل اُسد بالنھار صائمون النھار قائمون اللیل لا یوذون

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام قریش کے ایک جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے۔ اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا۔ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے۔ وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے۔ اور گردنیں پتلی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے۔ حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ اور حضرت رسولِ خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کرکے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یا رسول اللہؐ! مومن کی صفت بیان کیجئے۔ حضرتؐ نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ مومن کی بیس خصلتیں ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ تو اس کا ایمان کامل نہیں اے علی! مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے۔ کہ نماز میں حاضر ہوں۔ اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں۔ جب بولتے ہیں تو سچ۔ جب وعدہ کرتے ہیں۔ تو اس کے خلاف نہیں کرتے۔ اگر امین بنائے جائیں۔ تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو اس میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں تارک الدنیا کی طرح ریاضت کرنے والے۔ دن میں شیر جیسے یعنے

جاراً ولا یتاذی بهم جارٌ الذین مشیهم علی الارض هون وخطاهم الی بیوت الارامل وعلی اثر الجنایز جعلنا الله وایاکم من المتقین۔

۶۔ قال ابو عبد الله علیه السلام من سرته حسنة وساءته سیئة فهو مومن۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال شیعتنا هم الشاحبون الذابلون الناحلون الذین اذا جنهم اللیل استقبلوه بحزن۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال شیعتنا اهل الهدی واهل التقی واهل الخیر واهل الایمان واهل الفتح والظفر۔

۹۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ایاك والسفلة فانما شیعة علیّ من عف بطنهٗ وفرجهٗ واشتد جهاده وعمل لخالقه ورجا ثوابه وخاف عقابه فاذا رایت اولئك فاولئك شیعة جعفرؑ۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان شیعة علیّ کانوا خمص البطون ذُبل الشفاه اهل رأفة وعلم وحلم یعرفون بالرهبانیة فاعینوا علی ما انتم علیه بالورع والاجتهاد

۱۱۔ قال ابو عبد الله علیه السلام انما المومن الذی اذا غضب لم یخرجه غضبهٗ من حق واذا رضی لم یدخله رضاه فی باطل واذا قدر لم یاخذ اکثر مما له۔

بُرائیوں پر غالب۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ رات بھر عبادت خدا کرتے ہیں۔ اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں۔ نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ۔ وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں، اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیوؤں کی امداد کے لئے اور جنازوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں قرار دے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو، اور بدی کو بُرا جانے۔ وہ مومن ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پریدہ رنگ باریک اندام اور خرد راتی نہ کرنے والے ہیں، جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت صاحب تقویٰ صاحب خیر اور (دارایمان) صاحب فتح و ظفر ہوتے ہیں

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بچو پست فطرت انسان سے جو اپنے کو شیعہ کہتا ہے شیعہ علیؑ وہ ہے جس کا شکم اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا جہاد نفس سخت ہو۔ وہ جو عمل کرے خوشنودی خدا کے لئے کرے۔ اور اس سے ثواب پانے کی امید بھی کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھ لو۔ کہ یہی شیعہ جعفر علیہ السلام ہیں۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ شیعہ علی خالی شکم ہوتے ہیں اور خشک لب صاحب مہربانی و علم و حلم۔ وہ زہد و ریاضت نفس سے پہچانے جاتے ہیں۔ تم ان کی مدد کرو۔ اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے۔ اور جب راضی ہو۔ تو یہ رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے۔ اور جب اپنے پر قدرت رکھتا ہو۔ تو اپنے مال سے زیادہ نہ لے۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یا سلیمان اتدری من المسلم قلت جعلت فداک انت اعلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ثم قال و تدری من المومن قال قلت انت اعلم قال المومن من ائتمنہ المسلمون علی اموالھم وانفسھم والمسلم حرام علی المسلم ان یظلمہ او یخذلہ او یدفعہ دفعۃ تعنتہ

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں پھر فرمایا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے؟ میں نے کہا آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے مال اور جان کا امین ہو۔ اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے۔ یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

۱۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام ان المومن الذی اذا رضی لم یدخلہ رضاہ فی اثم ولا باطل واذا سخط لم یخرجہ سخطہ من قول الحق والذی اذا قدر لم تخرجہ قدرتہ الی التعدی الی مالیس لہ بحق

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اس کو گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قولِ حق سے روگردانی نہ کرے۔ اور جب قادر ہو۔ تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے۔ اور وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

۱۴۔ عن ابی البختری رفعہ قال سمعتہ یقول المومنون ھینون لینون کالجمل الانف اذا قید انقاد وان انیخ علی صخرۃ استناخ۔

ابو بختری نے امام سے (نام نہیں بتایا) روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ جب اس کی ناک میں نکیل ڈال دی جاتی ہے۔ تو مطیع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جاتا ہے۔ تو بیٹھ جاتا ہے۔

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلاثۃ من علامات المومن العلم باللہ و من یحب ومن یکرہ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں۔ اول معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کسے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کسے دشمن (امام مضل)

۱۶۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المومن کمثل شجرۃ لا یتحات ورقہا فی شتاء ولا صیف قالوا یا رسول اللہ وما ھی قال النخلۃ

فرمایا حضرت رسول خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گرمی میں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے فرمایا کھجور

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المومن حلیم لا یجھل وان جھل علیہ یحلم ولا یظلم وان ظلم غفر ولا یبخل وان بخل علیہ صبر۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن حلیم ہوتا ہے جاہلوں کا سا عمل نہیں کرتا۔ اور اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جائے۔ تو حلم سے کام لیتا ہے۔ اور کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر اس پر کوئی ظلم کرتا ہے۔ تو معاف کر دیتا ہے وہ بخل نہیں کرتا۔ اور اگر اس سے بخل کا برتاؤ کیا جائے۔ تو صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المومن من طاب مکسبه وحسنت خلیقته وصحت سریرته وانفق الفضل من ماله وامسك الفضل من کلامه وکفی الناس شره وانصف الناس من نفسه

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو۔ اس کی عادتیں اچھی ہوں۔ اس کی طبیعت صحت مند ہو۔ اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے۔ اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے۔ اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۱۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله الا انبئكم بالمومن من ائتمنه المومنون علی انفسهم واموالهم الا انبئكم بالمسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمهاجر من هجر السیئات وترك ما حرم الله والمومن حرام علی المومن ان یظلمه او یخذله او یغتابه او یدفعه دفعة۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے۔ وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں۔ کیا میں بتاؤں مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑے۔ محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے۔ یا اسے ذلیل کرے یا اس کی غیبت کرے۔ یا یکایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

۲۰۔ قال ابوجعفر علیه السلام انما شیعة علیؑ الشحاب العلماء الذبل الشفاه تعرف الرهبانیه علی وجوههم

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ کے شیعہ علماء ہیں۔ اور وہ علما جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں۔ وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال صلی امیر المومنین علیه السلام بالناس الصبح بالعراق فلما انصرف وعظهم فبکی وابکاهم من خوف الله ثم قال اما والله لقد عهدت اقواماً علی عهد خلیلی رسول الله وانهم لیصبحون ویمسون شعثاً غبراً خمصاً بین اعینهم کرکب المعزی یبیتون لربهم سجداً وقیاماً یراوحون بین اقدامهم وجباههم یناجون ربهم ویسألونه فکاك رقابهم من النار والله لقد رأیتهم مع هذا وهم خائفون مشفقون۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیر المومنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا۔ اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیب حضرت رسول خداؐ کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے پریشان حال گرد آلود چہرے گرسنہ شکم ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے۔ راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہ نارِ جہنم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے واللہ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال صلی امیر المومنین الفجر ثم لم یزل فی موضعہ حتی صارت الشمس علی قید رمح واقبل علی الناس بوجھہ فقال واللہ لقد ادرکت اقواماً یبیتون لربھم سجداً وقیاماً یخالفون بین جباھھم ورکبھم کان زفیر النار فی اذانھم اذا ذکر اللہ عندھم مادوا کما یمید الشجر کانما القوم باتوا غافلین قال فما رئی ضاحکاً حتی قبض صلوات اللہ علیہ

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے نماز صبح پڑھی۔ اور سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رُخ لوگوں کی طرف کرکے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے۔ اور دوزخ کی آگ کی بھڑک کا شور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا تو اس طرح ہلتے جیسے تُند ہوا میں درخت وہ اس طرح خائف نہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں۔ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تا دم مرگ کسی نے حضرت کو ہنستے نہ دیکھا۔

۲۳ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا اردت ان تعرف اصحابی فانظر الی من اشتد ورعہ وخاف خالقہ ورجا ثوابہ واذا رایت ھولاء فھولاء اصحابی۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرتا ہو اور اس کے ثواب کی اُمید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہی میرے اصحاب ہیں

۲۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال امیر المومنین شیعتنا المتباذلون فی ولایتنا المتحابون فی مودتنا المتزاورون فی احیاء امرنا الذین ان غضبوا لم یظلموا وان رضوا لم یسرفوا برکۃ علی من جاوروا سلم لمن خالطوا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے۔ اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے

۲۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم من عرف اللہ وعظمہ منع فاہ من الکلام وبطنہ من الطعام وعفی نفسہ بالصیام والقیام قالوا بابائنا وامھاتنا یا رسول اللہ ھولاء اولیاء اللہ قال ان اولیاء اللہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی۔ اس نے زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا۔ اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے لوگوں نے کہا ہمارے ماں باپ فدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیائے خدا ہیں۔ فرمایا اولیائے خدا

سكتوا فكان سكوتهم ذكراً ونظروا فكان نظرهم عبرة ونطقوا فكان نطقهم حكمة ومشوا فكان مشيهم بين الناس بركة لولا الآجال التي قد كتبت عليهم لم تقر ارواحهم في اجسادهم خوفاً من العقاب وشوقاً الى الثواب۔

خاموش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں۔ اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موتیں نہ ہوتیں جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں۔ تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں قرار نہ پاتیں۔

۲۶۔ قال خطب الناس الحسن بن علي صلوات الله عليهما فقال ايها الناس انا اخبركم عن اخ لي كان من اعظم الناس في عيني صغر الدنيا في عينه كان خارجاً من سلطان بطنه فلا يشتهي مالا يجد ولا يكثر اذا وجد كان خارجاً من سلطان فرجه فلا يستخف له عقله ولا رأيه كان خارجاً من سلطان الجهالة فلا يمد يده الا على ثقة لمنفعة كان لا يتشهى ولا يتسخط ولا يتبرم۔

امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے ایسے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ صاحب عظمت ہے اور وہ وہ ہے جس کی نظر میں دُنیا حقیر ہو اور وہ غلبہ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا۔ اور جب پاتا ہے تو اس میں زیادتی نہیں چاہتا۔ اور وہ غلبہ فرج (زنا) نہیں کرتا سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا۔ اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا۔ اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے۔ اور نہ ترک تعلق کرتا ہے۔

وكان اكثر دهره صماتاً فاذا قال بذ القائلين كان لا يدخل في مراء ولا يشارك في دعوى ولا يدلي بحجته حتى يرى قاضياً وكان لا يغفل عن اخوانه ولا يخص نفسه بشيء دونهم كان ضعيفاً مستضعفاً فاذا جاء الجد كان ليثاً عادياً كان لا يلوم احداً فيما يقع العذر في مثله حتى يرى اعتذاراً - كان يفعل ما يقول ويفعل ما لا يقول كان اذا ابتزه امران لا يدري ايهما افضل نظر الى اقربهما الى الهوى فخالفه كان لا يشكو وجعاً الا عند من يرجو عنده البراءة ولا يستشير الا

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے۔ اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی دعوے باطل میں شریک ہوتا ہے۔ اور نہیں پیش کرتا اپنی حجت کو مگر دلیل قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے۔ اور اپنے برادرانِ مومن سے غافل نہیں ہوتا۔ اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امر جنگ میں کوشش کا وقت آتا ہے تو وہ جلد شکار کرنے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو ملامت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے عذر ہو۔ وہ جو کہتا ہے۔ سے

۵۔ یرجو عندہ النصیحۃ کان لا یتبرم ولا یتسخط ولا یتشکی ولا یتشہی ولا ینتقم ولا یغفل عن العدو فعلیکم بمثل ہذہ الاخلاق الکریمۃ ان اطقتموہا فان لم تطیقوہا کلہا فاخذ القلیل خیر من ترک الکثیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

کرتا بھی ہے اور کرتا ہے۔ وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دو امر کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کون سا امر خواہش دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کر دے گا۔ اور نہیں مشورہ کرتا مگر ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے اور قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا۔ اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا۔ اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیے کہ ایسے اخلاق کریمانہ کو اختیار کرو۔ اگر کل کے اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو۔ تو تھوڑے سے بھی نیکی کا کام کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔ اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۲۷۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام یا مہزم شیعتنا من لا یعدو صوتہ سمعہ ولا شحناؤہ بدنہ ولا یمتدح بنا معلنا ولا یجالس لنا عائبا ولا یخاصم لنا قالیا ان لقی مومنا اکرمہ وان لقی جاہلا ہجرہ قلت جعلت فداک کیف اصنع بہؤلاء المتشیعۃ قال فیہم التمییز وفیہم التبدیل وفیہم التمحیص تاتی علیہم سنون تفنیہم وطاعون یقتلہم واختلاف یبددہم شیعتنا من لا یہر ہریر الکلب ولا یطمع طمع الغراب ولا یسأل عدونا وان مات جوعا قلت جعلت فداک فاین اطلب ہؤلاء قال فی اطراف الارض اولئک الخفیض عیشہم المتنقلۃ دیارہم ان شہدوا لم یعرفوا وان غابوا لم یفتقدوا ومن الموت لا یجزعون وفی القبور یتزاورون وان لجأ الیہم ذو حاجۃ منہم رحموہ لن تختلف قلوبہم وان اختلف

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے مہزم ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاوز نہ کرے اس شخص سے جو اس کی آواز سن رہا ہے اور اس کی عداوت تجاوز نہ کرے۔ اس کے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالاعلان کرے۔ (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے۔ اور کسی جلسہ میں ائمہ ضلالت کو برا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملہ میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے۔ اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے۔ تو اس کی صحبت ترک کرے میں نے کہا ہم کیسا برتاؤ کریں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں اور از راہ طمع مخالفوں کے در پر جا کر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کر دے گی۔ اور طاعون ان کو قتل کر دے گا۔ اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دیں گے۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتے۔ اور چاہیں بھوک سے مر جائیں۔ مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے ہیں میں نے کہا میں آپ پر قربان ایسے خالص شیعوں کو ہم

بهم الدیار ثم قال قال رسول الله صلعم انا مدینة العلم وعلی الباب کذب من زعم انه یدخل المدینة لا یقبل الباب و کذب من زعم انه یحبنی ویبغض علیاً صلوات الله علیه۔

کہاں پائیں۔ فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے۔ (کیونکہ وہ ہرزہ کاری میں مبتلا نہیں) وہ تلاش علم میں شہر بشہر منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر وہ موجود ہوں۔ تو وہ مرد غریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے۔ اور اگر غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے۔ کیونکہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں۔ اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے۔ تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان کے قلوب میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں۔ پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں۔ جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے۔ بغیر دروازہ کے۔ اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علیؑ سے بغض رکھتا ہے

۲۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من عامل الناس فلم یظلمهم وحدثهم فلم یکذبهم ووعدهم فلم یخلفهم کان ممن حرمت غیبته وکملت مروته وظهر عدله ووجبت اخوته۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو جائے کہ ان پر ظلم نہ کرے۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔ ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے مروت کرنا لازم ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

۲۹۔ عن عبد الله بن الحسن عن امه فاطمه بنت الحسین بن علی علیهما السلام قال قال رسول الله ثلث خصال من کن فیه استکمل خصال الایمان اذا رضی لم یدخله رضاه فی باطل واذا غضب لم یخرجه الغضب من الحق واذا قدر لم یتعاط مالیس له۔

فرمایا عبد اللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی۔ اس کا ایمان کامل ہوگا اول جب وہ کسی سے راضی ہو۔ تو یہ رضامندی اسے کسی باطل امر کی طرف نہ لے جائے۔ اور جب غضبناک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے۔ تیسرے جب قدرت رکھتا ہو۔ تو اپنے لئے وہ نہ لے۔ جو اس کا حق نہیں۔

۳۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین ان لاهل الدین علامات یعرفون بها صدق الحدیث واداء الامانة ووفاء العهد وصلة الارحام ورحمة الضعفاء وقلة المراقبة للنساء او قال قلة المواتاة للنساء وبذل المعروف وحسن الخلق

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں۔ جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا وعدہ کا وفا کرنا صلہ رحم کرنا۔ کمزوروں پر رحم کرنا۔ عورتوں کے پاس کم رہنا۔ اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا۔ لوگوں پر احسان کرنا حسن

وسعة الخلق واتباع العلم وما يقرب الى الله عز وجل زلفى طوبى لهم وحسن مآب وطوبى شجرة فى الجنة اصلها فى دار النبى محمد ليس من مومن الا وفى داره غصن منها لا يخطر على قلبه شهوة شئ الا اتاه به ذلك ولو ان راكبا مجدا سار فى ظلها مائة عام ما خرج منه ولو طار من اسفلها غراب ما بلغ فى اعلاها حتى يسقط هرماً .

خلق سے پیش آنا۔ اخلاقی وسعت دکھلانا۔ علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو۔ ان کے لئے سایہ طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے طوبیٰ ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفیٰ کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے جس کے دل میں کسی شے کی خواہش ہوگی۔ وہ اس کے پاس خود آئے گی۔ اگر ایک سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے گا۔ تو اس سے باہر نہ آئے گا۔ اور اگر کوا اس کے نچلے حصہ سے اُڑے گا تو اس کے اُوپر کے حصہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ یہاں تک کہ وہ تھک کر نیچے آ رہے گا۔

الا فخذوا هذا فارغبوا ان المومن من نفسه فى شغل والناس منه فى راحة اذا جن عليه الليل افترش وجهه وسجد لله عز وجل بمكارم بدنه يناجى الذى خلقه فى فكاك رقبته الا فهكذا فكونوا .

آگاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو۔ مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں۔ جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرہ کو فرش بناتا ہے (زمین پر رخسارہ رکھتا ہے) اور اپنے پاک صاف حصہ بدن سے (ساتوں اعضائے سجدہ) سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نار جہنم سے اسے بچائے یہ ہے ایمان پس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱۔ عن ابى جعفر عليه السلام قال سئل النبى عن خيار العباد فقال الذين اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا واذا اُعطوا شكروا واذا ابتلوا صبروا واذا غضبوا غفروا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو صبر کرتے ہیں۔ اور جب کسی پر غصے ہوتے ہیں۔ تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲۔ عن ابى جعفر عليه السلام قال قال النبى ان خياركم اولو النهى قيل يا رسول الله ومن اولو النهى قال هم اولو الاخلاق الحسنة والاحلام الرزينة وصلة الارحام والبررة بالامهات

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر اولو النہی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اولو النہی کون ہیں۔ فرمایا صاحبان اخلاق حسنہ اور پختہ عقول والے۔ اور صلہ رحم کرنے والے اور ماؤں اور

وَالْآباء والمتعاهدين للفقراء والجيران واليتامٰى ويطعمون الطعام ويفشون السلام في العالم ويصلون والناس نيام غافلون

باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقرا کی خیر خبر لینے والے اور ہمسایوں اور یتیموں کی مدد کرنے والے وہ کھانا کھلاتے ہیں۔ اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

۳۳۔ **قلت** لابی عبد الله علیہ السلام ای الخصال بالمرء اجمل فقال وقار بلا مهابة وسماح بلا طلب مكافات وتشاغل بغير متاع الدنيا.

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو بغیر ہیبت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو۔ اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

۳۴۔ **عن** ابی عبد الله علیہ السلام قال كان علی بن الحسين عليهما السلام يقول ان المعرفة بكمال دين المسلم تركه الكلام فيما لا يعنيه وقلة مرائه وحلمه وصبره وحسن خُلقه

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم وصبر و حُسنِ خلق سے کام لے۔

۳۵۔ **عن** ابی عبد الله علیہ السلام قال قال النبي الا اخبركم باشبهكم بي قالوا بلى يا رسول الله قال احسنكم خلقا والينكم كنفا وابركم بقرابته واشدكم حبا لاخوانه في دينه واصبركم على الحق واكظمكم للغيظ واحسنكم عفواً واشدكم من نفسه انصافاً في الرضا والغضب.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا جو تم میں از روئے خلق اچھا ہو۔ اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور اپنے قرابت داروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو۔ اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غصہ کا سب سے زیادہ پینے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا۔ اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

۳۶۔ **عن** علی بن الحسين علیہ السلام قال من اخلاق المؤمن الانفاق على قدر الاقتار والتوسع على قدر التوسع وانصاف الناس وابتداؤه اياهم بالسلام عليهم

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے۔ بقدر اپنی تنگدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ وسعت مال و دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتدا کرنا۔

۳۷۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال المؤمن اصلب من الجبل يستقل منه والمؤمن لا يستقل

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے پہاڑ تو اپنے اجزا کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا

من دینه شیٔ.

ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

۲۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المومن حسن المعونة خفیف المؤونة جید التدبیر بالمعیشة لا یلسع من جحر مرتین.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے۔ اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے۔ معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے۔ اور وہ ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا یعنے پہلے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

۲۹۔ قال سمعت عن الرضا علیه السلام یقول لا یکون المومن مومناً حتی یکون فیه ثلاث خصال سنة من ربه وسنة من نبیه وسنة ولیه فاما سنة من ربه فکتمان سره قال الله عز وجل عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احد الا من ارتضی من رسول واما السنة من نبیه فمداراة الناس فان الله عز وجل امر نبیه بمداراة الناس قال خذ العفو وأمر بالمعروف واما السنة من ولیه فالصبر فی الباسأ والضراء

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سُنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنتِ رب ہے ایک سنت نبی ہے۔ اور سنت ولی ہے رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنت نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخلق پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ عفو سے کام لو۔ اور نیکی کا حکم دو۔ اور سنت ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

باب ۱۰۰

قلت عدد مومن

۱۔ سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول المومنة اعز من المومن والمومن اعز من الکبریت الاحمر فمن رأی منکم الکبریت الاحمر.

فرمایا صادقِ آلِ محمدؑ نے مومنہ کم یاب ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کمیاب ہے یاقوت سُرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یاقوتِ سُرخ دیکھا۔

۲۔ قال سمعت اباجعفر یقول الناس کلهم بهائم ثلاثاً الا قلیل من المومنین والمومن غریب ثلاث مرات

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں (تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں۔ اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

۳۔ قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول لابی بصیر اما والله لو انی اجد منکم ثلاثة مومنین

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے ابوبصیر خدا کی قسم اگر میں تم میں تین شیعہ امامیہ پاتا۔ جو از راہ تقیہ ہماری بات کو

یکمون حدیثی ما استحللت ان اکتمهم حدیثا

بصیغہ راز رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

۴۔ **قال** دخلت علی ابی عبد الله علیه السلام فقلت له والله ما یسعك القعود فقال لم یا سدیر قلت لكثرة موالیك وشیعتك وانصارك والله لو كان لامیر المومنین ما لك من الشیعة والانصار والموالی ما طمع فیه تیم ولا عدی فقال یا سدیر وكم عسی ان تكونوا قلت مائة الف قال مائة الف قلت نعم ومائتی الف قال مائتی الف قلت نعم ونصف الدنیا قال فسكت عنی قال یخف علیك ان تبلغ معنا الی ینبع قلت نعم فامر بحمار وبغل ان یسرجا فبادرت فركبت الحمار فقال یا سدیر تری ان تؤثرنی بالحمار قلت البغل ازین وانبل قال الحمار ارفق بی فنزلت فركب الحمار وركبت البغل فمضینا فحانت الصلاة فقال یا سدیر انزل بنا نصلی ثم قال هذه ارض سبخة لا یجوز الصلاة فیها فسرنا حتی صرنا الی ارض حمراء ونظر الی غلام یرعی جداء فقال والله یا سدیر لو كان لی شیعة بعدد هذه الجداء ما وسعنی القعود ونزلنا وصلینا فلما فرغنا من الصلاة عطفت علی الجداء فعددتها فاذا هی سبعة عشر۔

سدیر صیرفی کہتے ہیں ۔ میں صادق آل محمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے۔ واللہ اگر امیر المومنین کے پاس اتنے شیعہ انصار اور دوست ہوتے تو تیم و عدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے تھے۔ فرمایا اے سدیر تم سب کتنے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ فرمایا ایک لاکھ میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ۔ فرمایا دو لاکھ۔ میں نے کہا جی ہاں بلکہ نصف دنیا۔ یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ اور فرمایا کیا تیرے لئے یہ آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمہ ینبع تک چلے میں نے کہا ضرور آپ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر زین کسیں۔ میں نے جلد یہ خدمت انجام دی۔ اور میں گدھے پر سوار ہوا فرمایا اے سدیر حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے۔ فرمایا گدھا رفتار میں میری موافقت کرتا ہے۔ یہ سن کر میں اتر آیا۔ اور خچر پر سوار ہوا۔ اور حضرت حمار پر سوار ہوئے۔ ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اترو۔ تاکہ نماز ادا کریں۔ اس کے بعد فرمایا یہ زمین شور ہے۔ یہاں نماز جائز نہیں۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے۔ ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا اے سدیر اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خروج کرتا ۔ ہم وہاں اتر پڑے۔ اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا۔ تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

۵۔ **قال** قال لی عبد صالح صلوات الله علیه یا سماعه امنوا علی فرشهم واخافونی اما والله لقد كانت الدنیا وما فیها الا واحد یعبد الله ولو كان معه

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف و ہراس میں ڈالا۔ واللہ ایک وقت دنیا میں ایک تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف

غیرہ لاضافه الله عزوجل الیه حیث یقول ان ابراهیم کان امة قانتاً لله حنیفاً ولم یک من المشرکین فغبر بذلک ما شاء الله ثم ان الله آنسه باسماعیل واسحاق فصاروا ثلاثة اما والله ان المؤمن لقلیل وان اهل الکفر لکثیر اتدری لم ذلک فقلت لا ادری جعلت فداک فقال صیروا انساً للمؤمنین یبثون الیهم ما فی صدورهم فیستریحون الی ذلک ویسکنون الیه۔

ایک ہی تھا۔ اگر کوئی دوسرا اور ہوتا۔ تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ اور نرے کھرے بندے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے پس جس طرح اللہ نے چاہا، یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا۔ ان کو اسمٰعیل واسحٰق سے، اور وہ تین ہو گئے۔ واللہ مومن دُنیا میں کم ہیں۔ اور اہل کفر زیادہ تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ کافر مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا، لے لیا۔ اور آرام سے ہو گئے۔

۶۔ قلت لابی جعفرؑ جعلت فداک ما اقلنا لو اجتمعنا علی شاة ما افنیناها فقال الا احدثک باعجب من ذلک المهاجرون والانصار ذهبوا الا واشار بیده ثلاثة قال حمران فقلت جعلت فداک ما حال عمار قال رحم الله عماراً ابا الیقظان بایع وقتل شهیداً فقلت فی نفسی ما شیء افضل من الشهادة فنظر الی فقال لعلک تری انه مثل الثلاثة ایهات ایهات۔

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا، ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے۔ کہ اگر دسترخوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کر سکیں فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرتؐ کے بعد مہاجرین و انصار ایمان سے پھر گئے۔ اور پھر تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتا ہے، میں نے کہا۔ عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے۔ انہوں نے امیرالمومنین کی بیعت کی۔ اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تینوں کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

۷۔ قال سمعت ابا الحسن یقول لیس کل من قال بولایتنا مؤمناً ولکن جعلوا انساً للمؤمنین

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے مانوس ہے۔

باب ۱۰۱

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

۱۔ قال ابو جعفر علیه السلام یا عبد الواحد ما

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبدالواحد اگر انسان

رضی رجلاً اذا کان علی ذالوائی ما قال الناس له ولو قالوا المجنون وما یضرہ ولو کان علی راس جبل یعبد اللہ حتی یجیئہ الموت.

صاحب رائے ہے۔ تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنوں کہیں۔ کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم قال اللہ تبارک وتعالی او لم یکن فی الارض الا مومن واحد لاستغنیت بہ عن جمیع خلقی و لجعلت لہ من ایمانہ انساً لا یحتاج الی احد.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر روئے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مومن رہے ہی نہیں۔ تو وہ بھی تمام خلق سے بے پروا کردے گا۔ اور میں اس کے ایمان سے انس رکھوں گا۔ اور پھر مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما یبالی من عرفہ اللہ ھذا الامر ان یکون علی قلۃ جبل یاکل من نبات الارض حتی یاتیہ الموت۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں پروا کرتا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ کہ وہ چاہے مرتے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور گھاس پات کھا کر بسر کرے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ما ینبغی للمومن ان یستوحش الی اخیہ فمن دونہ المومن عزیز فی دینہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ برادر مومن سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ پست درجہ والا مومن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

۵۔ عن فضیل بن یسار قال دخلت علی ابی عبد اللہؑ فی مرضۃ مرضها لم یبق منہ الا راسہ فقال یا فضیل انی کثیراً ما اقول ما علی رجل عرفہ اللہ ھذا الامر لو کان فی راس جبل حتی یاتیہ الموت یا فضیل بن یسار ان الناس اخذوا یمیناً وشمالاً وانا وشیعتنا ھدینا الصراط المستقیم یا فضیل بن یسار ان المومن لو اصبح لہ ما بین المشرق والمغرب کان ذلک خیراً لہ ولو اصبح مقطعاً اعضاوہ کان ذلک خیراً لہ یا فضیل بن یسار ان اللہ لا یفعل بالمومن الا ما ھو خیراً لہ یا فضیل بن یسار

فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب کہ وہ حضرت بیمار تھے اور نہایت نحیف و ناتواں ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں۔ کہ کیا شے نقصان دے سکتی ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امامت کی معرفت کرا دی ہے۔ اگرچہ وہ تنہا پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک رہے۔ اے فضیل لوگوں نے امر حق کو ادھر ادھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب پالے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسب مصلحت الٰہی یہی اس کے لئے بہتر ہو گا۔ اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا۔ اور اگر اس کے اعضا قطع ہو جائیں۔ تو مصلحت الٰہی اسی میں ہو گی۔ اور وہ صبر

لو عدلت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی عدوہ منہا شربۃ ماءٍ یا فضیل بن یسار انہ من کان ھمہ ھمّاً واحداً کفاہ اللہ ھمہ و من کان ھمہ فی کل واد لم یبال اللہ بای وادٍ ھلک۔

کرے گا۔ تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہو گی۔ اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دُنیا کی وقعت پر پشہ کی برابر ہوتی۔ تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیالہ پانی کا بھی نہ پی سکتا اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امر حق پانے کا) ہو۔ تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو۔ تو اللہ پرواہ نہیں کرتا اس بات کی۔ کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہُوا۔

۲۔ سمعنا اباعبد اللہ علیہ السلام یقول قال رسول اللہ قال عزوجل ما ترددتُ فی شیء انا فاعلہ کترددی فی موت عبدی المؤمن انی لاحب لقاءہ ویکرہ الموت فاصرفہ عنہ وانہ لیدعونی فاجیبہ وانہ یسألنی فاعطیہ ولو لم یکن فی الدنیا الا واحدٌ من عبیدی مؤمن لاستغنیتُ بہ عن جمیع خلقی ولجعلت لہ من ایمانہ انساً لا یستوحش الی احدٍ۔

ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا۔ کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ خُدائے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیث قدسی) میں تردد نہیں کیا کسی شے میں جس کا میں خالق ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ یعنی عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ اور جب سوال کرتا ہے۔ تو عطا کرتا ہوں۔ اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو مَیں بے پرواہ ہوں گا۔ اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بنا پر اس سے اُنس رکھوں گا۔ اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہو گا۔

باب ۱۰۲

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

۱۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال ان المؤمن لیسکن الی المؤمن کما یسکن الظمآن الی الماءِ البارد۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ کہ مومن مومن سے اسی طرح تسکین پاتا ہے۔ جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

باب ۱۰۳

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ لیدفع بالمومن الواحد عن القریۃ الفناء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ صرف ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

۲۔ عن ابی جعفرؑ قال لا یصیب قریۃ عذاب وفیھا سبعۃ من المومنین۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس قریہ میں سات مومن ہوں تو وہ بستی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قیل لہ فی العذاب اذا انزل بقوم یصیب المومنین قال نعم ولکن یخلصون بعدہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہو۔ اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں لیکن بعد میں وہ اس سے خلاصی پا لیتے ہیں۔

باب ۱۰۴

مومن کی دو قسمیں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المومن مومنان فمومنٌ صدق بعھد اللہ ووفی بشروط و ذلک قول اللہ عزوجل رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فذلک الذی لا تصیبہ اھوال الدنیا و الاھوالُ الاخرۃ وذلک ممن شفع ولا یشفع لہ ومومن کخلقۃ الزرع تعوج احیاناً وتقوم احیاناً فذلک ممن تصیبہ اھوال الدنیا و اھوال الاخرۃ وذلک ممن یشفع و لا یشفع۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا۔ اس کو پورا کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں اور نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو دوسروں کی شفاعت کریں گے۔ ان کو شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور دوسرا جو تے درخت کی مانند ہے۔ کبھی جھکتا ہے۔ کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں۔ جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے پر اس کی شفاعت کی جائے گی۔ مگر وہ

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته يقول المؤمن مؤمنان مؤمن وفى لله بشروطه التى شرطها عليه فذلك مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا وذلك من يشفع ولا يشفع له وذلك ممن لا تصيبه اهوال الدنيا ولا اهوال الآخرة ومؤمن زلت به قدم فذلك كخامة الزرع كيفما كفئته الريح انكفى وذلك ممن تصيبه اهوال الدنيا والآخرة ويشفع له وهو على خير

۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قام رجل بالبصرة الى امير المؤمنين فقال يا امير المؤمنين اخبرنا عن الاخوان فقال الاخوان صنفان اخوان الثقة واخوان المكاشرة فاما اخوان الثقة فهم الكف والجناح والاهل والمال فاذا كنت من اخيك على حد الثقة فابذل له مالك وبدنك وصاف من صافاه وعاد من عاداه واكتم سره وعيبه واظهر منه الحسن واعلم ايها السائل انهم اقل من الكبريت الاحمر واما اخوان المكاشرة فانك تصيب لذتك منهم فلا تقطعن ذلك منهم ولا تطلبن ما وراء ذلك من ضميرهم وابذل لهم ما بذلوا لك من طلاقة الوجه وحلاوة اللسان۔

شفاعت نہ کر سکے گا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی تمام شرطیں پوری کرے۔ اور نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے۔ یہ شفاعت کرے گا۔ اور اس کے شفاعت نہ کی جائے گی۔ اس کے لئے نہ احوال دنیا ہیں۔ نہ آخرت دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو لغزش ہے وہ اس نئے پودے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔ اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں۔ اور آخرت کے بھی اس کی شفاعت کی جائے گی۔ اور وہ نیکی پر ہوگا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہنے لگا مجھے اخوان (بھائیوں) کے متعلق بتایئے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں۔ ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو طلیق اللسان جو بھائی ثقہ ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو کنبہ اور مال ہیں جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو۔ اور جو دشمن ہے۔ اس کے دشمن رہو۔ اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو۔ اور اچھائی ظاہر کرو اے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے اکسیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان اور ہنسوڑ لوگ ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی۔ ان سے بھی تعلق قطع نہ کرو۔ اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو۔ اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملتے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

باب ۱۰۵

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اخذ اللہ میثاق المومن علی ان لایصدق مقالتہ ولاینتصف من عدوہ وما من مومن یشفی نفسہ الا بفضیحتھا لان کل مومن ملجم۔

فرمایا صادق آل محمدؑ نے اللہ نے بندہ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اہل باطل اس کے کلام کی تصدیق نہیں کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ بیچارہ دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا۔ کیونکہ دنیوی معاملات کے متعلق بندہ مومن کی زبان بند رہتی ہے۔

۲۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان اللہ اخذ میثاق المومن علی بلایا اربع ایسرھا علیہ مومن یقول بقولہ یحسدہ او منافق یقفو اثرہ او شیطان یغویہ او کافر یری جھادہ فما بقاء المومن بعد ھذا۔

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور بباطن اس کی عیب جوئی کرے۔ تیسرے شیطان اس کو بہکانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرنے کا ارادہ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں رہے گا۔

۳۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال ما خلت للمومن من واحدۃ من ثلاث ولربما اجتمعت الثلاثۃ علیہ اما بعض من یکون معہ فی الدار یغلق علیہ بابہ یوذیہ او جار یوذیہ او من فی طریقہ الی حوائجہ یوذیہ ولو ان مومنا علی قلۃ جبل لبعث اللہ عزوجل علیہ شیطانا یوذیہ ویجعل اللہ لہ من ایمانہ انسا لایستوحش معہ الی احد۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا یہ تینوں مصیبتیں اس کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو۔ وہ اس پر دروازہ بند کرے۔ اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے۔ تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر بھی جا کر بیٹھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا۔ جو اسے ستائے گا۔ اور اللہ مومن کے ایمان سے اس کو انس رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

۴۔ **سمعت** اباعبد اللہ یقول اربع لا یخلو منهن مومن او واحدة منهن مومن يحسده وهو اشد هن عليه ومنافق يقفوا اثره او عدو يجاهده او شيطان يغويه

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہو ہی گی۔ مومن اس سے حسد کرے یہ سب سے بڑی مصیبت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اُسے بہکائے۔

۵۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل جعل وليه فی الدنيا غرضاً لعدوه

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو دُنیا میں ازدیاد مراتب کے لئے اپنے دشمن کا ہدف بنایا ہے۔

۶۔ **کنت** عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فشکا الیه رجل الحاجة فقال اصبر فان اللہ سيجعل لك فرجاً قال ثم سكت ساعة ثم اقبل علی الرجل فقال اخبرنی عن سجن الكوفة كيف هو فقال اصلحك اللہ ضيق منتن واهله باسوء حال قال فانما انت فی السجن فتريد ان تكون فيه فی سعة اما علمت ان الدنيا سجن المومن

راوی کہتا ہے میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا۔ کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت تنگ بدبودار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دُنیا کے قید خانہ میں ہے۔ چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

۷۔ **سمعت** اباعبد اللہ علیہ السلام يقول الدنيا سجن المومن فای سجن جاء منه خير۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے پس قید خانہ میں آرام کہاں۔

۸۔ **عن** ابی عبد اللہ قال المومن مُكَفَّر وفی رواية اخرى وذلك ان معروفه يصعد الی اللہ فلا ينتشر فی الناس والكافر مشكور۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ اور لوگوں میں نہیں پھیلتیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

۹۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من مومن الا وقد وكل اللہ به اربعة شيطان يغويه يريد ان يضله وكافر يغتاله ومومناً يحسده وهو اشدهم عليه ومنافقاً يتبع عثراته

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو شیطان بہکا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر فریب دیتا ہے اور مومن حسد کرتا ہے اور سب سے زیادہ اس چیز کے لئے سخت ہے۔ اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

۱۰۔ **عن** ابی جعفر قال سمعته يقول اذا مات المومن خلی علی جيرانه من شياطين عدد ربيعة ومضر كانوا مشتغلين به۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ربیعہ اور مضر جیسے بڑے قبائل کی تعداد میں شیاطین اس کے پڑوسیوں کے پاس جمع ہوتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تاکہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما کان ولا یکون ولیس بکائن مومن الا ولہ جار یوذیہ ولوان مومناً فی جزیرۃ من جزایر البحر لا بتعث اللہ لہٗ من یوذیہ

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نرالیا تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ کہ مومن کا کوئی پڑوسی ستانے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا۔ تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا۔ جو اس کو ستائے۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما کان فیما مضی ولا فیما بقی ولا فیما انتم فیہ مومن الا ولہ جار یوذیہ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو۔ ماضی حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا۔ جو اسے ستائے۔

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہٗ یقول ما کان ولا یکون الی ان تقوم الساعۃ مومن ولہ جار یوذیہ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا۔ کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستانے والا ہوگا۔

باب ۱۰۶

شدت ابتلاء مومن

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الذین یلونھم ثم الامثل فالامثل۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیا کا ہے۔ اس کے بعد جو اُن سے قریب ہوں یعنی اوصیائے انبیا کا ہے۔ اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا۔ اسی قدر اس کی ابتلاء سخت ہوگی۔

۲۔ قال ذکر عند ابی عبد اللہ علیہ السلام البلاء وما یخص اللہ عز وجل بہ المومن فقال سُئل رسول اللہ من اشد الناس بلاءً فی الدنیا قال النبیون ثم الامثل فالامثل و یبتلی المومن بعد علی قدر ایمانہ وحسن اعمالہ فمن صح ایمانہ وحسن عملہٗ اشتد بلاءہ ومن سخف ایمانہ وضعف عملہٗ قل

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر ہوا حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا۔ کہ دُنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر اوصیاء پھر مومنین اور علماء کے بعد مومنین بلقدر اپنے ایمان اور حسن عمل معرض امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا۔ اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان

بلاءہ

ہلکا اور کمزور ہوگا۔ اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

۳- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان عظیم الاجر لمع عظیم البلاء وما احب اللہ قوماً الا ابتلاھم

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی۔ اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا۔ خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں ضرور مبتلا کرتا ہے۔

۴- عن ابی جعفر علیہ السلام قال اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الاوصیاء ثم الاماثل فالاماثل۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے۔ پھر اوصیاء پر پھر درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز وجل عباداً فی الارض من خالص عبادہ ما ینزل من السماء تحفة الی الارض الا صرفھا عنھم الی غیرھم ولا بلیة الا صرفھا الیھم۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے۔ تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ اور جب بلا نازل ہوتی ہے۔ تو اس کا رُخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو۔ اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو)

۶- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال و عندہ سدیر ان اللہ اذا احب عبداً غتّہ بالبلاء غتّاً وانا وایاکم یا سدیر لنصبح بہ و نمسی۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدیر بیٹھے تھے۔ جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اُسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے۔ اے سدیر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

۷- عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی اذا احب عبداً غتّہ بالبلاء غتّاً وثجّہ بالبلاء ثجّاً فاذا دعاہ قال لبیک عبدی لئن عجلت لک ما سألت انی علی ذلک لقادر ولئن ادخرت لک فما ادخرت لک فھو خیر لک۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُسے بلا میں مبتلا کر کے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلاتا ہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے۔ تو خدا کہتا ہے میرے بندے میں موجود ہوں۔ جو تو نے مانگا ہے میں جلد اس کے دینے پر قادر ہوں۔ لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے۔ اور جو ذخیرہ کیا ہے۔ وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

۸- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عظیم البلاء یکافی بہ عظیم الجزاء فاذا احب اللہ عبداً ابتلاہ بعظیم البلاء فمن رضی فلہ عند اللہ الرضا ومن سخط

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہو گیا۔ تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش

البلاء فله عند الله السخط۔

ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال انما یبتلی المؤمن فی الدنیا علی قدر دینه او قال علی حسب دینه

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال انما المومن بمنزلة کفة المیزان کلما زید فی ایمانه زید فی بلائه۔

فرمایا حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلڑے کے ہے۔ جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول المؤمن لا یمضی علیه اربعون لیلة الا عرض له امر یحزنه یذکره به

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے۔ کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲۔ قلت لابی عبد الله ان المغیرة یقول ان المومن لا یبتلی بالجذام ولا بالبرص ولا بکذا وکذا فقال ان کان لغافلا عن صاحب یاسین انه کان مکنعا ثم رد اصابعه فقال کانی انظر الی تکنیعه اتاهم فانذرهم ثم عاد الیهم من الغد فقتلوه ثم قال ان المومن یبتلی بکل بلیة ویموت بکل میتة الا انه لا یقتل نفسه۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے۔ کہ مومن جذام و برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے۔ صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورہ یٰس میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا۔ کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئیں تھیں۔ پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو جذام سے گر گئی تھیں۔ وہ اہل انطاکیہ کے پاس آئے۔ اور ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انھیں سمجھانے گئے۔ تو انھوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور ہر طرح کی موت مرتا ہے۔ مگر یہ کہ ترک تقیہ سے وہ اپنے کو ہلاک نہیں کرتا۔

۱۳۔ سمعت اباعبد الله یقول ان المومن من الله عز وجل لبافضل مکان ثلاثا انه لیبتلیه بالبلاء ثم ینزع نفسه عضوا عضوا من جسده وهو یحمد الله علی ذلک

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان فی الجنة منزلة لا یبلغها الا بالابتلاء فی جسده

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا۔ جب تک اس کا جسم مبتلائے مصیبت نہ ہو۔

۱۵۔ شکوت الی ابی عبد الله ما القی من الاوجاع وکان مسقاما فقال لی یا عبد الله لو یعلم

ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں فرمایا

المومن ماله من الاجر فی المصائب لتمنی انه قرض بالمقاریض.

اے عبداللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں، تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے، کہ قینچیوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

۱۶۔ قال سمعت أبا عبد الله یقول ان اهل الحق لم یزالوا منذ کانوا فی شدة اما ان ذلك الی مدة قلیلة وعافیة طویله

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں۔ بے شک عافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

۱۷۔ عن ابی جعفر قال ان الله عز وجل لیتعاهد المومن بالبلاء کما یتعاهد الرجل اهله بالهدیة من الغیبة ویحمیه الدنیا کما یحمی الطبیب المریض

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے، بحالت غیبت ہدیہ بھیجنے کا معاہدہ کرتا ہے۔ اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے، جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۸۔ قال سمعت ابا عبد الله یقول لم یومن الله المومن من هذا الدنیا ولکنه امنه من العمی فیها والشقاء فی الآخرة

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں۔ بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کور باطنی اور آخرت کی بدبختی سے۔

۱۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی بن الحسین علیهما السلام یقول انی لاکره للرجل ان یعافی فی الدنیا فلا یصیبه شیءٌ من المصائب

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے میں کسی کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے، اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

۲۰۔ قال ابو عبد الله علیه السلام دعی النبی الی طعام فلما دخل منزل الرجل نظر الی دجاجة فوق حائط قد باضت فتقع البیضة علی وتد فی حائط فثبتت علیه ولم تسقط ولم تنکسر فتعجب النبی منها فقال له الرجل اعجبت من هذه البیضة فوالذی بعثك بالحق مارزئت شیئاً قط قال فنهض رسول الله ولم یاکل من طعامه شیئاً وقال من لم یرزأ فما لله فیه من حاجة۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا کی ایک شخص نے دعوت کی، جب حضرت اس کے گھر پہنچے۔ تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر انڈا دیا ہے۔ وہ انڈا دیوار کی ایک میخ پر تھا۔ نہ تو وہاں سے گرا اور نہ ٹوٹا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس انڈے پر تعجب ہوا ہے قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے۔ مجھے آج تک کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ اور فرمایا جس پر کوئی مصیبت نہیں آئی۔ اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا

رسول الله لاحاجة لله فيمن ليس له في ماله وبدنه نصيب ۔

جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

٢٢۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله عزوجل يبتلی المومن بكل بلية ويميته بكل ميتة ولا يبتليه بذهاب عقله اماتری ايوب كيف سلط ابليس علی ماله وعلی ولده وعلی اهله وعلی كل شئ منه ولم يسلط علی عقله ترك له ليوحد الله به ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا ہے ہر مومن کو ہر بلا میں اور مارتا ہے ہر طرح کی مصیبت سے لیکن سلب عقل میں مبتلا نہیں کرتا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن عقل پر مسلط نہ کیا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ توحید الٰہی پر قائم رہیں۔ اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

٢٣۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال انه ليكون للعبد منزلة عند الله فما ينالها الا باحدی خصلتين اما بذهاب ماله او ببلية فی جسده

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عند اللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا۔ مگر دو خصلتوں میں سے ایک سے یا تو مالی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

٢٤۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال الله عزوجل لولا ان يجد عبدی المومن فی قلبه لعصبت راس الكافر بعصابة حديد لا يصدع راسه ابدا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا اگر میرے بندہ مومن کا دل اس سے اندوہگین نہ ہوتا۔ تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عصابہ باندھتا جس سے اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر چونکہ بندہ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مغموم ہوتا لہٰذا میں ایسا نہیں کرتا)

٢۔ عن ابی بصير عن ابی الله علیه السلام قال قال رسول الله مثل المومن كمثل خامة الزرع تكفئها الرياح كذا وكذا وكذلك المومن تكفئه الاوجاع والامراض ومثل المنافق كمثل الارزية المستقيمة التی لا يصيبها شئ حتی ياتيه الموت فيقصفه قصفا ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مومن کی مثال نئے پودے کی ہے۔ جیسے ہوائیں کبھی ادھر کبھی ادھر جھکاتی ہیں۔ ایسا ہی اسی طرح مومن کو مضطرب بناتے ہیں۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی ہے۔ کہ کوئی شے اسے حرکت نہیں دیتی۔ یعنی ہدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی۔ تاآنکہ موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے۔

٢۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال رسول الله يوما لاصحابه ملعون كل مال لا يزكی ملعون كل جسد لا يزكی ولو فی كل اربعين يوما مرة فقيل يا رسول الله اما زكاة المال فقد

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکات نہ دی جائے۔ اور ہر وہ جسم ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتے اگرچہ ہر چالیس دن میں ایک ہی بار ہو لوگوں نے پوچھا یا رسول

عرفناها فما زكاة الاجساد فقال ان تصاب بآفة قال فتغيرت وجوه الذين سمعوا ذلك منه فلما راهم قد تغيرت الوانهم قال لهم اتدرون ما عنيت بقولي قالوا لا يا رسول الله قال بلى الرجل يخدش الخدشة وينكب النكبة ويعثر العثرة ويمرض المرضة ويشاك الشوكة وما اشبه هذا حتى ذكر في حديثه اختلاج العين۔

اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے۔ فرمایا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے جب آنحضرتؐ نے ان کے رنگ اڑے ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھے کہ اس کہنے سے میری مراد کیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو آسے اچھی طرح جھنجوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے لونڈھا کر دے۔ یا کوئی لغزش پریشان کر دے۔ یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے۔ یا حوادث روزگار کا کوئی جھٹکا پہنچے یا اسی طرح اور کوئی تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھڑکنے تک کا ذکر کیا۔

مقصد یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی ہے۔ اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان لیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار

۲۷۔ سئلت اباعبد الله عليه السلام ايبتلى المومن بالجذام والبرص واشباه هذا قال فقال وهل كتب البلاء الا على المومن

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے۔ فرمایا ابتلا تو ہے ہی مومن کے لئے۔

۲۸۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال ان المومن ليكوم على الله حتى لو ساله الجنة بما فيها اعطاه ذلك من غير ان ينتقص من ملكه شيئاً وان الله ليتعاهد عبده المومن بالبلاء كما يتعاهد الغائب اهله بالطرف وانه ليحميه الدنيا كما يحمي الطبيب المريض

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عزت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت وما فیہا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا۔ بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ مومن سے ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے مال کے متعلق وعدہ لیتا ہے۔ اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طبیب مریض کو بدپرہیزی سے

۲۹۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال ان في كتاب علي ان اشد الناس بلاء النبيون ثم الوصيون ثم الامثل فالامثل وانما يبتلى المومن على قدر اعماله الحسنة فمن صح دينه وحسن عمله اشتد بلاؤه وذلك ان الله

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المومنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل ہوتی ہیں۔ پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر۔ ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر۔ مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنہ کے ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت

عزوجل لم یجعل الدنیا ثواباً للمومن ولا عقوبة لکافر ومن سخف دینه وضعف عمله قل بلاؤه وان البلاء اسرع الی المومن التقی من المطر الی قرار الارض.

ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے ثواب نہیں رکھا۔ اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے۔ جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے۔ اور ابتلا تو مومن ہی کی طرف اس طرح لپکتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے۔ لہذا مومن اس سے خوش ہوتا ہے۔

۳۰۔ **قلت** لابی عبد الله ان هذا الذی ظهر بوجهی یزعم الناس ان الله لم یبتل به عبداً له فیه حاجة قال فقال لی لقد کان مومن آل فرعون مکنع الاصابع فکان یقول هکذا ویمد یدیه ویقول یا قوم اتبعوا المرسلین ثم قال لی اذا کان الثلث الاخیر من اللیل فی اوله فتوضأ وقم الی صلاتک التی تصلیها فاذا کنت فی السجدة الاخیرة من الرکعتین الاولیین فقل وانت ساجد یا علی یا عظیم یا رحمن یا رحیم یا سامع الدعوات یا معطی الخیرات صل علی محمد وآل محمد واعطنی من خیر الدنیا والآخرة ما انت اهله واصرف عنی شر الدنیا والآخرة ما انت اهله واذهب عنی بهذا الوجع وتسمیه فانه قد غاظنی واحزننی والح فی الدعاء قال فما وصلت الی الکوفة حتی اذهب الله به عنی کله.

۔ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرہ پر جو برص کے داغ ہیں۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عبد مومن کو جس سے دینی غرض وابستہ ہو ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون حبیب نجار کی انگلیاں جذام میں گر گئی تھیں۔ وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! عیسیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا جب دو تہائی رات گذر جائے۔ تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو۔ اور اس نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ جو پڑھا کرتے ہو۔ جب پہلی دو رکعتوں کے سجدۂ آخر میں جاؤ۔ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی و عظیم اور رحمٰن و رحیم ذات اے دعاؤں کو سننے والے اور اے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمد وآل محمد پر اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے۔ اور میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان اور رنجیدہ کر دیا ہے۔ اور وقت دعا الحاح و زاری کر۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ عمل کیا جب کوفہ پہنچا تو میری سب تکلیف دور تھی۔

باب ۱۰۷

فقراء المسلمین

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان فقراء

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں فقرائے

للمسلمین یتقلبون فی ریاض الجنۃ قبل اغنیاءھم اربعین خریفاً ثم قال ساضرب مثل ذلک مثل السفینتین مر بھما علی عاشر فنظر فی احدھما فلم یر فیھا شیئاً فقال اسربوھا ونظر فی الاخری فاذا ھی موقورۃ فقال احبسوھا۔

مسلمین امراء سے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے۔ میں اس کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو۔ اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا یعنی اغنیاء کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا۔ لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

۲۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام المصائب منح من اللہ والفقر مخزون عند اللہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مصائب عطیۂ خدا ہیں اور فقیری عند اللہ خزانہ کی ہوئی ہے جس کا ایک دن اجر عظیم ملے گا۔

۳۔ **قال** رسول اللہ یا علی ان اللہ جعل الفقر امانۃ عند خلقہ فمن سترہ اعطاہ اللہ مثل اجر الصائم القائم ومن افشاہ الی من یقدر علی قضاء حاجتہ فلم یفعل فقد قتلہ اما انہ ما قتلہ بسیف ولا رمح ولکنہ قتلہ بما نکی من قلبہ۔

فرمایا رسول اللہ نے اے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا رہا۔ اللہ اس کو قائم اللیل وصائم کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور جس نے اس پر جو حاجت برلانے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کر دی۔ اور اس نے پوری نہ کی۔ تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا۔ مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

۴۔ **قال** ابو عبد اللہ کلما ازداد العبد ایماناً ازداد ضیقاً فی معیشتہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

۵۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام لولا الحاح المومنین علی اللہ فی طلب الرزق لنقلھم من الحال التی ھم فیھا الی حال اضیق منھا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاح وزاری نہ کریں۔ تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے (تاکہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو)

۶۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام ما اعطی عبد من الدنیا الا اعتباراً ولا زوی عنہ الا اختباراً۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندہ کو مال دنیا سے مگر اسے عبرت ناک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا۔ مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

۷۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس لمصاص شیعتنا فی دولۃ الباطل الا القوت شرقوا ان شئتم او غربوا لن ترزقوا الا القوت

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف قوت لایموت ہے۔ چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی قوت لایموت ہوگا۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال النبی یا علی الحاجۃ امانۃ اللہ عند خلقہ فمن کتمها علی نفسہٖ اعطاہُ اللہ ثواب من صلّیٰ ومن کشفها الی من یقدر ان یفرج عنہ و من لم یفعل فقد قتلہٗ اما انہ لم یقتلہ بسیف ولا سنان ولا سهم لکن قتلہ بما نکی من قلبہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی، حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا خدا اسے نماز گزاروں کا ثواب عطا کرے گا۔ اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کر دیا جس سے بر آنے کی اُمید ہو۔ اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو۔ تو اس نے گویا اس کو قتل کیا۔ تلوار و سناں و تیر سے نہیں بلکہ اس حربہ سے جس نے اس کا دل ٹکڑے کر دیا۔

۹۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ عزّ وجلّ یلتفت یوم القیامۃ الی فقراء المومنین شبیهًا بالمعتذر الیهم فیقول وعزّتی وجلالی ما افقرتکم فی الدنیا من هوانٍ بکم علیّ ولترونّ ما اصنع بکم الیوم فمن زوّد منکم فی دار الدنیا معروفا فخذوا بیدہ فادخلوہ الجنۃ قال فیقول رجل منهم یا رب ان اهل الدنیا تنافسوا فی دنیا هم فنکحوا النساء ولبسوا الثیاب اللینۃ واکلوا الطعام وسکنوا الدور ورکبوا المشهور من الدواب فاعطنی مثل ما اعطیتهم فیقول تبارک وتعالی لک ولکل عبدٍ منکم ما اعطیت اهل الدنیا منذ کانت الدنیا الی ان انقضت الدنیا سبعون ضعفا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدائے تعالیٰ فقرائے مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے۔ اب تم دیکھو گے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ جس نے تمہیں دار دُنیا میں کھانا دیا تھا۔ اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو۔ ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا داروں نے رغبت کی دُنیا کی طرف لہٰذا انھوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور نرم لباس پہنا۔ اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے۔ پس جو تو نے انھیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دیتا ہوں۔ جو اہل دنیا کو دیا تھا۔ جب سے دُنیا قائم ہوئی۔ اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما کان من ولد آدم مومن الا فقیراً ولا کافر الا غنیاً حتی جاء ابراهیم فقال ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا فصیّر اللہ فی هولاء اموالاً وحاجۃ وفی هولاء اموالاً وحاجۃ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولاد آدم میں مومن فقیر رہے اور کافر غنی۔ یہاں تک کہ ابراہیمؑ کا زمانہ آ گیا۔ انھوں نے کہا پروردگار ہم کو کافروں کے مقابل آزمائش میں نہ ڈال۔ پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجتمند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاء رجل مؤسر الی رسول اللہ نقی الثوب فجلس الی

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مالدار تزک بھڑک کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس

رسول الله فجاء رجل معسر درن الثوب فجلس الی جنب الموسر فقبض الموسر ثیابه من تحت فخذیه فقال له رسول الله اخفت ان یمسك من فقره شیء قال لا قال فخفت ان یصیبه من غناك شیء قال لا قال فخفت ان یوسخ ثیابك فقال لا قال فما حملك علی ما صنعت فقال یا رسول الله ان لی قریناً یزین لی کل قبیح ویقبح لی کل حسن وقد جعلت له نصف مالی فقال رسول الله للمعسر أتقبل قال لا فقال له الرجل ولم قال اخاف ان یدخلنی ما دخلك۔

آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب میلے کچیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامن سمیٹ لئے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا تجھ یہ ڈر ہوا کہ اس کی فقیری تجھے آ لپٹے گی۔ اس نے کہا نہیں فرمایا۔ تو کیا یہ ڈر ہوا کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں۔ فرمایا پھر کیا یہ اندیشہ ہوا۔ کہ تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو برا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا۔ اب میں نے اپنی نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مغرور نہ بنا دے۔ جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی مناجاة موسیٰ یا موسیٰ اذا رأیت الفقر مقبلاً فقل مرحباً بشعار الصالحین واذا رأیت الغنی مقبلاً فقل ذنب عجلت عقوبته

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے وقت مناجات کہا اے موسیٰ جب فقیری تمہاری طرف آئے۔ تو کہو مرحبا یہ یہی طریقہ صالحین کا ہے اور جب تونگری آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والا ہے

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال النبی طوبیٰ للمساکین بالصبر وهم الذین یرون ملکوت السموٰت والارض

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بشارت ہو ان مساکین کے لئے جو صبر سے کام لیتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو ملکوت سمٰوٰت وارض کو دیکھتے ہیں۔

۱۴۔ وباسناده قال قال النبی یا معشر المساکین طیبوا انفساً واعطوا الله الرضا من قلوبکم یثبکم الله عز وجل علی فقرکم فان لم تفعلوا فلا ثواب لکم۔

رسول اللہ نے فرمایا۔ اے گروہ مساکین۔ اپنے نفسوں کو پاک بناؤ۔ اور دل سے مرضیٔ الٰہی کے خوشنما رہو۔ اللہ تمہارے فقر پر اس کا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو ثواب نہ ملے گا۔

۱۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا کان یوم القیامة امر الله تبارك وتعالیٰ منادیاً ینادی بین یدیه این الفقراء فیقوم عنق من الناس کثیر فیقول عبادی فیقولون

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا۔ اور خدا ایک منادی کو حکم دے گا۔ کہ آواز دے کہاں فقرا ہیں یہ سن کر بہت سے لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی خدا کہے گا اے میرے بندو! وہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے

لبيك ربنا فيقول اني لم افقركم لهوان بكم علي ولكني انما اخترتكم لمثل هذا اليوم تصفحوا وجوه الناس فمن صنع اليكم معروفا لم يصنعه الا فيّ فكافوه عني بالجنة

پروردگار ہم حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فقیر نہیں بنایا تھا کہ میں تمہیں ذلیل سمجھتا تھا۔ بلکہ میں نے تمہارا انتخاب آج کے دن کے لئے کیا تھا۔ اب پہچانو لوگوں کے چہروں کو پس جس نے تم سے نیکی کی۔ اس نے مجھ سے کی۔ اب اس کا بدلہ دو۔ اس طرح کہ جنت میں انھیں لے جاؤ۔

۱۶۔ **قال** ابو عبد الله عليه السلام لولا الحاح هذه الشيعة على الله في طلب الرزق لنقلهم من الحال التي هم فيها الى ما هو اضيق منها.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعہ خدا سے طلب رزق کے بارہ میں الحاح وزاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷۔ **عن** ابي عبد الله عليه السلام قال قال لي اما تدخل في السوق اما ترى الفاكهة تباع والشيء مما تشتهيه فقلت بلى فقال اما ان لك بكل ما تراه فلا تقدر على شرائه حسنة

راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھوگے کہ طرح طرح کے پھل اور تمہاری خواہش کے مطابق چیزیں بک رہی ہیں۔ میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو۔ تو اس شے سے محرومی ایک نیکی ہوگی۔

۱۸۔ **عن** ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله جل ثناؤه ليعتذر الى عبده المؤمن المحوج في الدنيا كما يعتذر الاخ الى اخيه فيقول وعزتي وجلالي ما احوجتك في الدنيا من هوان كان بك عليّ فارفع هذا السجف فانظر الى ما عوضتك من الدنيا قال فيرفع فيقول ما ضرني ما منعتني مع ما عوضتني.

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو۔ اس طرح معذرت خواہی کرتا ہے۔ جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا پس اب تو پردہ اٹھا۔ اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے۔ تجھے کیا عوض دیا ہے فرمایا پس وہ اٹھا کر کہے گا۔ جو مجھے وہاں نقصان پہنچا تھا۔ اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹۔ **عن** ابي عبد الله عليه السلام قال اذا كان يوم القيامة قام عنق من الناس حتى ياتوا باب الجنة فيضربوا باب الجنة فيقال لهم من انتم فيقولون نحن الفقراء فيقال لهم اقبل الحساب فيقولون ما اعطيتمونا شيئا تحاسبونا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی۔ وہ دروازہ جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا۔ تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقرا ہیں۔ ان سے کہا جائے گا حساب کے لئے چلو۔ وہ کہیں گے ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا حساب

علیه فیقول الله عزوجل صدقوا ادخلوا الجنة

دیں خدا کہے گا۔ یہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

۲۰۔ سمعت ابا الحسن موسیٰؑ یقول ان الله عزوجل یقول انی لم اغن الغنی لکرامة به علی ولم افقر الفقیر هوان به علیَّ وهو مما ابتلیت به الاغنیاء بالفقراء ولولا الفقراء لم یستوجب الاغنیاء الجنة۔

میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سُنا، کہ خدا عزوجل فرماتا ہے۔ میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا۔ میں نے فقرا کی وجہ سے اغنیا کی آزمائش کی اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

۲۱۔ قال ابوعبدالله علیه السلام میاسیر شیعتنا امناؤنا علی محاویجهم فاحفظونا فیهم یحفظکم الله

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے مالدار شیعہ ہمارے مال کے امین ہیں۔ اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی لے مالدارو اتم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

۲۲۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام الفقر ازین للمومن من العذار علی خد الفرس۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فقیری مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے۔ جتنی لجام سے گھوڑے کے جبڑے کی ہوتی ہے۔ یعنے جس طرح لجام گھوڑے کو ادھر اُدھر غلط حرکت سے روکتا ہے، اسی طرح فقر کی فقیر کو بُری خواہشات سے روکتی ہے

۲۳۔ قال سئلت علی بن الحسین علیه السلام عن قول الله عزوجل ولولا ان یکون الناس امة واحدة قال عنی بذلك امة محمدؐ ان یکونوا علی دین واحد کفاراً کلهم لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفاً من فضة ولو فعل الله ذلك بامة محمد لحزن المومنون وغمهم ذلك ولم یناکحوهم ولم یوارثوهم

راوی کہتا ہے۔ میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے۔ (زخرف) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسولؐ کے بعد ایک دین پہ ہوتے ہوئے امام برحق کا انکار کرنے سے سب کافر ہوگئے اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو اتمام حجت کے لئے چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن اگر امت محمدی کے لئے ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ میری کافروں سے رضامندی کی علامت ہے۔ اور یہ کہ کافر دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لڑکی دیتے نہ لیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

باب ۱۰۸

تتمہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ دخل علیہ واحد فقال اصلحک اللہ انی رجل منقطع الیک بمودتی وقد اصابتنی حاجۃ شدیدۃ وقد تقربت بذلک الی اھل بیتی وقومی ولم یزدنی بذلک منھم الا بعداً قال فما اتاک اللہ خیر مما اخذ منک قال جعلت فداک ادع اللہ لی ان یغنینی عن خلقہ قال ان اللہ قسم رزق من شاء علی یدی من شاء ولکن سل اللہ ان یغنیک عن الحاجۃ التی تضطرک الی لئام خلقہ

ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی محبت کو ہر طرف سے قطع کرکے آپ کی طرف توجہ کی ہے۔ مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے پیش کرکے مدد چاہی مگر وہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے۔ وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے لیا گیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمایئے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم کیا ہے۔ اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلایا ہے۔ بلکہ یہ دعا کر کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے پالا نہ ڈالے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الفقر الموت الاحمر فقلت لابی عبد اللہ الفقر من الدینار والدرھم فقال لا ولکن من الدین۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فقیری سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی دینار و درہم کا نہ ہونا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محتاجی ہے دینِ حق سے۔

باب ۱۰۹

قلب انسانی کے دو کان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من قلب الا ولہ اذنان علی احدھما ملک مرشد وعلی الاخری شیطان مفتن ھذا یامرہ وھذا یزجرہ الشیطان

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دو کان ہوتے ہیں، ایک میں ہدایت کرنے والا فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں فتنہ پرداز شیطان۔ یہ حکم دیتا ہے اور

یامرہ بالمعاصی والملك یزجرہ منہا وھو قول اللہ عزوجل عن الیمین وعن الشمال قعید ۔ مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید۔

وہ منع کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے۔ اور فرشتہ اس سے روکتا ہے اور فرمایا ہے سورہ ق میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان للقلب اذنین فاذا ھم العبد بذنب قال لہ روح الایمان لاتفعل وقال لہ الشیطان افعل واذا کان علی بطنہا نزع منہ روح الایمان

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دو کان ہوتے ہیں۔ جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روحِ ایمان کہتی ہے مت کر اور شیطان کہتا ہے کر۔ اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روحِ ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من مومن الا ولقلبہ اذنان فی جوفہ اُذن ینفث فیہا الوسواس الخناس واذن ینفث فیہا الملك فیوید اللہ المومن بالملك فذلك قولہ وایدھم بروح منہ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں۔ ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے۔ اور دوسرے میں فرشتہ۔ خدا بندہ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ اور مدد کی ان کی اپنی رُوح سے۔

باب ۱۱۰

وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

۱۔ عن ابی خدیجہ قال دخلت علی ابی الحسن فقال لی ان اللہ تبارك وتعالی اید المومن بروح منہ تحضرہ فی کل وقت یحسن فیہ ویتقی وتغیب عنہ فی کل وقت یذنب فیہ ویعتدی فہی معہ تہتز سروراً عند احسانہ وتسیخ فی الثری عند اساءتہ فتعاھدوا عباد اللہ باصلاحکم انفسکم تزدادوا یقیناً وتربحوا نفیساً ثمیناً رحم اللہ امرأ ھم

راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے۔ جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے۔ اور اگر گناہ کرتا ہے۔ یا حد سے تجاوز کرتا ہے۔ تو غائب ہو جاتی ہے۔ احسان کرتے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہ میں چلی جاتی ہے۔ پس اے اللہ کے بندو اپنے نفسوں کی اصلاح کے لئے آمادہ رہو۔ تاکہ تمہارا یقین

بخیر فعلہ او ھمّ بشرٍ فارتدع عنہ ثم قال نحن نؤید الروح بالطاعۃ والعمل لہ۔

ہو اور تم نفع حاصل کرو۔ اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو عمل میں لائے یا بدی کا ارادہ کرے۔ اور اس سے باز رہے۔ پھر فرمایا ہم اہل بیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کرکے اور اس پر عمل کرکے۔

باب ۱۱۱

ذنوب

۱۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی یقول ما من شیءٍ افسد للقلب من خطیئۃ ان القلب لیواقع الخطیئۃ فما نزل بہ حتی تغلب علیہ فیصیر اعلاہ اسفلہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلب انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتا ہے۔ اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے (پھر وہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

۲۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل فما اصبرھم علی النار فقال ما اصبرھم علی فعلِ ما یعلمون انہ یصیرھم الی النار۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۂ بقرہ) (انھوں نے حق کو چھوڑ کر) کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کے لئے" لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا۔ تو فرمایا کس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائے گا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اما انہ لیس من عرقٍ یضرب ولا نکبۃ ولا صداع ولا مرضٍ الا بذنب وذلک قول اللہ عزوجل فی کتابہ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر قال ثم قال وما یعفو اللہ اکثر مما یواخذ بہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن کی پھڑکتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا درد سر ہوتا ہے۔ یا بیماری لاحق ہوتی ہے۔ تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتی ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے۔ وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے

۴۔ عن ابی جعفر علیہما السلام قال ما من

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت

نکبۃ یصیب العبد الا بذنب وما یعفوا اللہ عنہ اکثر۔

بھی آتی ہے۔ اس کے گناہ کے باعث آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۵۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین علیہ السلام یقول لاتبدین عن واضحۃ وقد عملت الاعمال الفاضحۃ ولا یامن البیات من عمل السیئات۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہنسی میں اگلے دانت نہ ظاہر کرنے چاہئیں۔ اس شخص کو جو برے اعمال کرتا ہے۔ اور برے اعمال کے مواخذہ سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

۶۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول تعوذوا باللہ من سطوات اللہ باللیل والنہار قال قلت لہ وما سطوات اللہ قال الاخذ علی المعاصی۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے۔ فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

۷۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام الذنوب کلہا شدیدۃ واشدہا ما نبت علیہ اللحم والدم لانہ امامرحوم واما معذب والجنۃ لا یدخلہا الا طیب۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ یوں تو سب ہی برے ہیں لیکن سب سے بڑا گناہ وہ ہے جس سے بدن کا گوشت آگے بڑھے۔ اور خون بنے۔ انسان پر یا تو خدا رحم کرے گا۔ یا عذاب نازل کرے گا۔ اور جنت میں تو پاک و پاکیزہ ہی داخل ہوگا۔ نہ کہ لقمہ حرام سے اپنا پیٹ بھرنے والا۔

۸۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال ان العبد لیذنب الذنب فیزوی عنہ الرزق۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کا رزق کم ہو جاتا ہے۔

۹۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ملعون ملعون من عبد الدینار والدرہم ملعون ملعون من کمہ اعمی ملعون ملعون من نکح بہیمۃ۔

فرمایا حضرت رسول خدا نے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو دینار و درہم کی پوجا کرے۔ یعنی زکوٰۃ مفروضہ ادا نہ کرے۔ اور ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو کور باطن ہو یعنی راہ حق چھوڑ دے باوجود علامات ظاہر ہونے کے اور ملعون ہے ملعون ہے وہ جو چوپایہ سے جماع کرے۔

۱۰۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول اتقوا المحقرات من الذنوب فان لہا طالباً یقول احدکم اذنب واستغفر ان اللہ عز وجل یقول ونکتب ما قدموا واثارہم وکل شیء احصیناہ فی امام مبین وقال عز وجل انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات والارض یات بہا اللہ ان اللہ لطیف خبیر۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ چھوٹے سے چھوٹا گناہ سے بھی پرہیز کرو۔ کیونکہ اس کا طالب کہتا ہے کہ میں گناہ کرتا ہوں اور پھر خدا سے توبہ کر لیتا ہوں۔ اور خدا فرماتا ہے جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔ اور جو آثار اپنے چھوڑے ہیں۔ اللہ ہر شے کو ہم نے امام مبین میں احصا کر دیا ہے۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر کسی کا عمل ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا۔ چاہے وہ کسی پتھر کی چٹان پر ہو۔ یا آسمانوں اور زمین میں خدا ضرور اسے برآمد

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الذنب یحرم العبد الرزق۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان الرجل لیذنب الذنب فیدرء عنہ الرزق وتلا ھذہ الآیہ اذا اقسموا لیصرمنھا مصبحین ولا یستثنون فطاف علیھا طائف من ربک وھم نائمون۔

۱۳۔ عن ابی بصیر قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول اذا اذنب الرجل خرج فی قلبہ نکتۃ سوداء فان تاب انمحت وان زاد زادت حتی تغلب علی قلبہ فلا یفلح بعدھا ابدا۔

۱۴۔ عن ابی جعفر قال ان العبد یسال اللہ الحاجۃ فیکون من شانہ قضاؤھا الی اجل قریب اوالی وقت بطیئ فیذنب العبد ذنبا فیقول اللہ تبارک وتعالی للملک لا تقض حاجتہ واحرمہ ایاھا فانہ تعرض لسخطی واستوجب الحرمان منی

۱۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول انہ مامن سنۃ اقل مطرا من سنۃ ولکن اللہ یضعہ حیث یشاء ان اللہ عزوجل اذا عمل قوم بالمعاصی صرف عنھم ماکان قدر لھم من المطر فی تلک السنۃ الی غیرھم والی الفیافی والبحار والجبال وان اللہ لیعذب الجعل فی جحرھا بحبس المطر عن الارض التی ھی بمحلھا بخطایا من بحضرتھا وقد جعل اللہ لھا السبیل فی مسلک سوی محلۃ اھل المعاصی قال ثم قال ابو جعفر علیہ السلام فاعتبروا یا اولی الابصار۔

کرے گا بے شک خدا بڑا مہربان اور خبردار ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہ بندہ کو رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص گناہ کرتا ہے۔ تو رزق اس سے روک لیا جاتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی جب انھوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ہی وہ اپنے باغ میں خرمے جا چنیں گے (تاکہ مستحق محتاجوں کو خبر نہ ہو) اور انہوں نے استثنا نہ کیا۔ تمہارے رب کے ایک گروہ نے جبکہ وہ لوگ سو رہے تھے۔ آلیا۔ (اور اس باغ کو جلا کر خاک کر دیا)

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں ایک کالا نقطہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو مٹ جاتا ہے۔ اور اگر زیادتی تو وہ بڑھ جاتا ہے تاآنکہ سارے دل پر پھیل جاتا ہے اس کے بعد وہ کبھی فلاح نہیں پاتا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک بندہ اللہ سے حاجت کا سوال کرتا ہے۔ تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ جلد یا بدیر اس کی حاجت بر لائے۔ لیکن جب بندہ گناہ کرتا ہے۔ تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے کہ اس کی حاجت پوری نہ کر اور اسے محروم رکھ۔ اس نے مجھے ناراض کیا۔ اور یہ محرومی کا مستحق ہوا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے۔ جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو ہٹا لیتا ہے۔ جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے۔ اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جعل کیڑے کو عذاب دیتا ہے۔ بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے۔ اس قصور پر کہ وہ اپنا سوراخ وہاں سے کیوں نہیں

ہٹاتا جہاں اہل معاصی رہتے ہیں۔ خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشادہ کر دی ہے۔ جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے بالبصیرت لوگو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔

مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کا رہنا پسند نہیں کرتا۔ تو نیک انسانوں کا کہاں پسند کرے گا۔ ان کو چاہیے کہ فوراً ان کی ہمسائگی سے علیحدہ ہو جائیں۔ تاکہ خشک سال کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الرجل یذنب الذنب فیحرم صلوٰۃ اللیل وان العمل السیئ اسرع فی صاحبہ من السکین فی اللحم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے۔ تو وہ توفیق الٰہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے۔ جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ہم بسیئۃ فلا یعملہا فانہ ربما عمل العبد السیئۃ فیراہ الرب تبارک وتعالیٰ فیقول و عزتی وجلالی لا اغفر لک بعد ذلک ابداً

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ عمل میں نہ لائے۔ بسا اوقات بندہ کسی عمل بد کو خفیف سمجھ کر بجا لاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اس کے بعد تجھے ہرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال حقٌ علی اللہ ان لا یعصی فی دار الا اضحاہا للشمس حتی تطہرہا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر۔ تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کر دے اور اس کو گزندہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان العبد لیحبس علی ذنبٍ من ذنوبہ مائۃ عام وانہ لینظر الی ازواجہ فی الجنۃ یتنعمن۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ ایک بندہ منجملہ بہت گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخول جنت سے سو برس تک روک لیا جائے گا۔ وہ اپنی ازواج کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی، بہ حسرت تکتا رہے گا

۲۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما من عبدٍ الا وفی قلبہ نکتۃ بیضاء فاذا اذنب ذنباً خرج فی النکتۃ نکتۃ سوداء فاذا تاب ذہب ذلک السواد وان تمادی فی الذنوب زاد

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے۔ جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی برطرف ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے۔ تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی

ذلك السواد حتى يغطى البياض فاذا تغطى البياض لم يرجع صاحبه الى خير ابداً وهو قول الله عزوجل كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون۔

ہے۔ یہاں تک کہ اس نقطہ سفید کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو پھر وہ شخص نیکی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل چرک آلود ہو گئے ہیں۔

۲۱۔ **عن** ابی الحسن الرضاؑ قال قال امیر المومنین علیه السلام لاتبدین عن واضحة وقد عملت الاعمال الفاضحة ولا تامن البيات وقد عملت السيئات۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ہنسنے میں اپنے دانت ظاہر نہ کرو۔ جبکہ تم برے عمل کر چکے ہو۔ اور آرام سے مت سویا کرو۔ تم گناہ کر چکے ہو۔

۲۲۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول كان ابی علیه السلام یقول ان الله قضى قضاءً حتماً الا ينعم على العبد بنعمة فيسلبها اياه حتى يحدث العبد ذنباً يستحق بذلك النقمة۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے۔ خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ خدا اپنے عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کرنے کے لئے نہیں۔ ہاں جب بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے۔ تو اس کے عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

۲۳۔ **قال** سأل رجل اباعبد الله عن قول الله عزوجل قالوا ربنا باعد بين اسفارنا وظلموا انفسهم الخ فقال هولاء قوم كانوا لهم قرى متصلة ينظر بعضها الى بعض وانهار جارية واموال ظاهرة فكفروا نعم الله عزوجل فغير الله ما لهم من نعمة و ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم فارسل الله عليهم سيل العرم ففرق قراهم وخرب ديارهم واذهب اموالهم وابدلهم جناتهم جنتين ذواتي اكل خمط واثل وشيء من سدر قليل ثم قال ذلك جزيناهم بما كفروا وهل نجازي الا الكفور۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورہ سبا) سبا والوں نے کہا ہمارے رب ہمارے قریوں کے درمیان دوری ڈال دے۔ اور انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا۔ یہ قوم ہے جن کے گاؤں ملے جلے تھے[1] اور ان کی بستیوں میں نہریں جاری تھیں۔ اور مال و متاع (چوپائے وغیرہ بھی) خوب تھا۔ انہوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ خدا نے ان کی نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیا۔ اور خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لئے سیل عرم کو بھیجا۔ جس نے ان کے گاؤں متفرق کر دیئے اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کم کر دیا ہے۔ اور ان کے باغوں کو تھوڑا اور جھاؤ کے درختوں میں بدل دیا ہے۔ اور کچھ بیری کے درخت بھی اگا دیئے۔ جب مالک باغ صبح کو آیا۔ اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا۔ تو کہنے لگا یہ ہمارے کفر کی سزا ہے۔ اور یہ سزا تو کفران نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

۲۴۔ **سمعت** اباعبد الله يقول ما انعم الله

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام

علی عبد نعمة فسلبها ایاہ حتی یذنب ذنباً یستحق بذلک السلب.

سے سنا کہ خدا نے جس کسی کو نعمت دی ہے۔ اسے اس وقت تک سلب نہیں کرتا۔ جب تک اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو اس سلب کا مستحق ہو۔

۲۵- **قال** سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ عز وجل بعث نبیا من انبیائہ الی قومہ واوحی الیہ ان قل لقومک انہ لیس من اہل قریة ولا اناس کانوا علی طاعتی فاصابہم فیہا سراء فتحولوا عما احب الی ما اکرہ الا تحولت لہم عما یحبون الی ما یکرہون ولیس من اہل قریة ولا اہل بیت کانوا علی معصیتی فاصابہم فیہا ضراء فتحولوا عما اکرہ الی ما احب ٧١ الا تحولت لہم عما یکرہون الی ما یحبون وقل لہم ان رحمتی سبقت غضبی فلا تقنطوا من رحمتی فانہ لا یتعاظم عندی ذنب اغفرہ وقل لہم لا یتعرضوا معاندین لسخطی ولا یستخفوا باولیائی فان لی سطوات عند غضبی لا یقوم لہا شیء من خلقی۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا۔ اس قوم کی طرف اور وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ دو۔ کہ کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں۔ کہ جن کو میری اطاعت کی بنا پر خوش حالی نصیب ہوئی ہو۔ اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آ گئے ہوں۔ جو مجھے پسند نہیں۔ تو پھر میں نے بھی ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے۔ اور کوئی بستی اور خاندان ایسا نہیں جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آ گئے جو مجھے محبوب ہے۔ تو میں نے بھی ان کی بری حالت اچھی حالت سے بدل دی۔ اور اس نبی سے کہا۔ تم ان سے کہہ دو۔ کہ میرا رحم میرے غصہ پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ کسی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصہ کے سزاوار بن کر مجھے اپنا دشمن نہ بناؤ۔ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو۔ میرا غصہ ایسا ہے۔ کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتی۔

۲۶- **عن** الرضا علیہ السلام قال اوحی اللہ عز وجل الی نبی من الانبیاء اذا اطعت رضیت واذا رضیت بارکت ولیس لبرکتی نہایة واذا عصیت غضبت واذا غضبت لعنت ولعنتی تبلغ السابع من الوریٰ

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا اپنے نبیوں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی۔ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں۔ اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں۔ اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں۔ اور جب مجھے غصہ آتا ہے۔ تو میں اپنے بندوں پر لعنت کرتا ہوں۔ اور میرا لعن کرنا اس کو جہنم کے ساتویں طبقہ میں پہنچاتا ہے۔

۲۷- **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے تم میں سے کسی کو

ان احدکم لیکثر به الخوف من السلطان وما ذلک الا بالذنوب فتوقوها ما استطعتم ولا تمادوا فیها۔

بادشاہ کا خوف زیادہ ہوتا ہے بسبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے کو گناہوں سے بچاؤ۔ اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار نہ کرو۔

۲۸۔ قال امیر المومنین علیه السلام لا وجع اوجع للقلوب من الذنوب ولا خوف اشد من الموت وکفی بما سلف تفکراً وکفی بالموت واعظاً۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کے لئے کوئی درد گناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھکر نہیں، جو گناہ ہو چکا، اس کے متعلق ہی فکر کافی ہے۔ اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

۲۹۔ قال سمعت الرضا یقول کلما احدث العباد من الذنوب مالم یکونوا یعملون احدث الله لهم من البلاء مالم یکونوا یعرفون۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جب بندے ایسا گناہ کرتے ہیں جسے پہلے نہیں کیا (یعنے بدعت در دین) تو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے۔ جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے (یعنی کسی ظالم کو ان پر مسلط کرتا ہے)

۳۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال یقول الله عزوجل اذا عصانی من عرفنی سلطت علیه من لا یعرفنی۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے۔ تو میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال ان الله عزوجل فی کل یوم ولیلة منادیاً ینادی مهلاً مهلاً عباد الله عن معاصی الله فلولا بهائم رتع وصبیة رضع وشیوخ رکع لصب علیکم العذاب صباً ترضون به رضاً۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے۔ (حدیث قدسی میں) کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو، اگر نہ ہوتے چرنے والے چوپائے اور دودھ پینے والے بچے اور منحنی بڈھے تو البتہ میں تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر رکھ دیتا۔

باب ۱۱۲

گناہانِ کبیرہ

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عزوجل ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے۔ جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے

نكفر عنكم سيآتكم وندخلكم مدخلاً كريما قال الكبائر التي اوجب الله عليه النار.

تو اللہ تمہارے پچھلے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا۔ اور تم کو جنت کے بہترین مقام میں جگہ دے گا۔ امام نے فرمایا ہے۔ گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بجا لانے پر نار جہنم کو واجب کیا ہے

۲۔ **عن** ابن محبوب قال كتب معي بعض اصحابنا الى ابي الحسن عليه السلام يسأله عن الكبائر كم هي وما هي فكتب الكبائر من اجتنب ما وعد الله عليه النار كفر عنه سيآته اذا كان مؤمناً والسبع الموجبات قتل النفس الحرام وعقوق الوالدين واكل الربا والتعرب بعد الهجرة وقذف المحصنة واكل مال اليتيم والفرار من الزحف

امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں۔ اور کیا کیا ہیں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ان سے بچنے پر پچھلے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ مومن ہو۔ اور جہنم میں جانے کا سبب سات امر خاص طور سے ہیں۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا۔ والدین کی نافرمانی۔ سود کھانا۔ اور ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا (کہ بمنزلہ ارتداد ہے) اور زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا۔ اور مال یتیم کھانا اور لشکر سے بھاگ جانا۔

۳۔ **عن** ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول الكبائر سبع قتل المؤمن متعمداً وقذف المحصنة والفرار من الزحف والتعرب بعد الهجرة واكل مال اليتيم ظلماً واكل الربا بعد البينة وكل ما اوجب عليه النار.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں عمداً کسی مومن کو قتل کرنا۔ زن عفت دار پر تہمت زنا لگانا۔ لشکر سے بھاگنا۔ ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا۔ ظلم سے مال یتیم کھانا۔ حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا۔ اور ہر وہ گناہ جس پر دوزخ واجب ہو۔

۴۔ **قال** سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول الكبائر عقوق الوالدين واليأس من روح الله والامن لمكر الله وقد روي ان اكبر الكبائر الشرك بالله

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں ہے۔ والدین کی نافرمانی۔ رحمتِ خدا سے مایوسی۔ خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شرک باللہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

۵۔ **سمعت** ابا عبد الله عليه السلام من زنا خرج من الايمان ومن شرب الخمر خرج من الايمان ومن افطر يوماً من شهر رمضان متعمداً خرج من الايمان.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصداً کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا۔

۶۔ **قلت** لابي عبد الله عليه السلام لا يزني الزاني وهو مؤمن قال لا اذا كان على بطنها سلب الايمان فاذا قام رد اليه وان عاد سلب

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زانی درانحالیکہ وہ مومن ہو فرمایا نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہوگا۔ تو ایمان سلب ہو جائے گا۔ اگر ہٹ جائے گا

قلت فانہ یریدُ ان یعود فقال ما اکثر من یرید ان یعود فلا یعود الیہ ابداً

تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا۔ تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے۔ تو فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال الفواحش الزنا والسرقۃ واللمم الرجل یُلمّ بالذنب فیستغفر اللہ منہ قلت بین الضلال والکفر منزلۃ فقال ما اکثر عری الایمان۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ بڑے گناہوں، بدکاریوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ کہ اس میں فواحش سے مراد زنا اور سرقہ ہے اور لمم سے مراد وہ شخص ہے جس کو گناہ پر ملامت کی جائے۔ اور پھر وہ توبہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں۔ جن سے تمسک کرکے مومن رہتا ہے۔

۸۔ قال سألت اباعبد اللہ عن الکبائر فقال ھن فی کتاب علیؑ سبع الکفر باللہ وقتل النفس وعقوق الوالدین واکل الربا بعد البینۃ واکل مال الیتیم ظلماً والفرار من الزحف والتعرب بعد الھجرۃ قال فقلت فھذا اکبر المعاصی قال نعم قلت فاکل درھم من مال الیتیم ظلما اکبر ام ترک الصلوٰۃ قال ترکُ الصلاۃ قلت فما عددت ترک الصلاۃ فی الکبائر فقال ای شیٔ اول ما قلت لک قال قلت الکفر قال فان ترک الصلاۃ کفر یعنی من غیر علۃ۔

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کبائر کے متعلق فرمایا۔ کتاب علی علیہ السلام میں وہ سات ہیں۔ کفر باللہ کسی کو قتل کرنا والدین کی نافرمانی۔ بعد ثبوت حرمت سود کھانا ظلم سے مال یتیم کھانا۔ لشکر سے فرار۔ بعد ہجرت بادیہ نشینی۔ میں نے کہا کیا اکبر معاصی یہی ہیں۔ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر حق مال یتیم سے ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے۔ یا نماز کا ترک۔ فرمایا ترک نماز۔ میں نے کہا پھر آپ نے اس کو گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا۔ میں نے کہا کفر کا فرمایا پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام ما من عبد الا وعلیہ اربعون جُنّۃ حتی یعمل اربعین کبیرۃ فاذا عمل اربعین کبیرۃ انکشفت عنہ الجنن فیوحی اللہ الیھم ان استروا عبدی باجنحتکم فتسترہ الملائکۃ باجنحتھا قال فما

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس فرشتے بطور سپر ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے۔ تو یہ سپریں اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو وحی کرتا ہے۔ کہ میرے بندہ کو اپنے پروں سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے

يدع شيئاً من القبيح الا قارفه حتى يمتدح الى الناس بفعله القبيح فيقول الملائكة يا رب هذا عبد لك ما يدع شيئاً الا ركبه وانا لنستحي مما يصنع فيوحي الله عزوجل اليهم ان ارفعوا اجنحتكم عنه فاذا فعل ذلك اخذ في بغضنا اهل بيت فعند ذلك ينهتك ستره في السماء و ستره في الارض فيقول الملائكة يا رب هذا عبدك مهتوك الستر فيوحي الله عزوجل اليهم لو كانت لله فيه حاجة ما امركم ان ترفعوا اجنحتكم عنه۔

۱۰۔ سمعت اباعبد الله عليه السلام يقول الكبائر القنوط من رحمة الله والياس من روح الله والامن من مكر الله وقتل النفس التي حرم الله وعقوق الوالدين واكل مال اليتيم ظلماً واكل الربا بعد البينة و التعرب بعد الهجرة وقذف المحصنة و الفرار من الزحف فقيل له ارايت المرتكب لكبيرة يموت عليها اتخرجه من الايمان وان عذب بها فيكون عذابه كعذاب المشركين او له انقطاع قال يخرج من الاسلام اذا زعم انها حلال ولذلك يعذب اشد العذاب وان كان معترفاً بانها كبيرة وهي عليه حرام وانه يعذب عليها وانها غير حلال فانه معذب عليها وهو اهون عذاباً من الاول ويخرجه من الايمان ولا يخرجه من

ہیں۔ پھر فرمایا۔ جب وہ کسی برائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے برُے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے، تو ملائکہ کہتے ہیں۔ اے پروردگار اس تیرے بندہ نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بداعمالی سے حیا آتی ہے۔ خدا ان کو تب وحی کرتا ہے۔ کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹا لو۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو اس بندہ میں ہم اہل بیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے۔ اور ملائکہ کہتے ہیں، پروردگارا یہ تیرا بندہ اس حالت میں ہے۔ کہ اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا وحی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی۔ تو میں تمھیں یہ حکم نہ دیتا۔ کہ اپنے بازوں کو اس سے ہٹا لو۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ ہیں۔ یہ رحمت خدا سے ناامید ہونا راحت الہیہ سے مایوس ہونا۔ عذاب خدا سے بے خوف ہونا۔ بے گناہ کا قتل والدین کی نافرمانی۔ ظلم سے مال یتیم کھانا۔ سود کھانا۔ اس کی حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی۔ ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا۔ زن عفت مآب پر تہمت زنا لگانا۔ لشکر سے بھاگ جانا حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کبائر کا ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مر جائے۔ تو کیا وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اور اس پر وہی عذاب ہو گا۔ جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہو گا۔ فرمایا اگر اس کا خیال ہو گا۔ کہ اس نے یہ فعل حلال کیا ہے۔ تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اور اس کے لئے سخت سے سخت عذاب ہو گا۔ اور اگر اس کا معترف ہو گا۔ کہ اس نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب کیا ہے۔ اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا۔ تو اس کا عذاب پہلے والے سے کم ہو گا۔ مگر وہ ایمان سے خارج ہو

الاسلام۔

جائے گا ۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

۱۱۔ **قلت** لابی جعفر فی قول رسول اللہ اذا زنا الرجل فارقہ روح الایمان قال وھو قولہ و ایدھم بروح منہ ذاک الذی یفارقہ

مَیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ کے اِس قول کے مطابق جب کوئی زنا کرتا ہے تو روح ایمان اس سے جُدا ہو جاتی ہے۔ فرمایا قول باری کے متعلق ہے۔ اور اس نے ان کی مدد کی اپنی رُوح سے۔ یہی رُوح اس سے جُدا ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یُسلبُ منہ روح الایمان ما دام علی بطنھا فاذا نزل عاد الایمان قال قلت لہٗ ارایت ان ھم قال لا ارایت ان ھم ان یسرق القطع یدہٗ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک مرد عورت کے شکم پر رہے گا۔ روح ایمان اس سے دُور رہے گی۔ ہاں جب وہ بغیر زنا الگ ہو جائے گا۔ تو رُوح ایمان عود کرے گی۔ مَیں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو۔ تب بھی روح ایمان جُدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں کیا تو نہیں جانتا۔ کہ سرقہ کا ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳ **قال** کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فقال لہ محمد بن عبدہ یزنی الزانی وھو مومن قال لا اذا کان علی بطنھا سلب الایمان منہ واذا قام رد علیہ قال فانہ اراد ان یعود قال ما اکثر ما یھم ان یعود ثم لا یعود۔

راوی کہتا ہے مَیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا مومن رہتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر رہے گا۔ ایمان اس سے دُور رہے گا۔ ہاں اگر باز رہے گا۔ (تو توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا۔ اس نے پوچھا، اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے۔ مگر نہیں لوٹتا۔ (مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلب ایمان نہ ہوگا۔

۱۴۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول الکبائر سبعۃ منھا قتل النفس متعمداً والشرک باللہ العظیم وقذف المحصنۃ واکل الربا بعد البینۃ والفرار من الزحف والتعرب بعد الھجرۃ وعقوق الوالدین واکل مال الیتیم ظلماً قال والتعرب والشرک واحد۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کبائر سات ہیں عمداً کسی بے گناہ مومن کا قتل کرنا۔ شرک باللہ۔ زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا۔ سود کھانا۔ لشکر سے فرار ہونا ہجرت کے بعد دار کفر میں واپس جانا۔ والدین کی نافرمانی از روئے ظلم مال یتیم کھانا۔ اور فرمایا کہ تعرب اور شرک ایک ہی چیز ہے۔

۱۵ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام والذی اذا

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہان کبیرہ سے

دعاء الولد لعن اباه والذی اذا اجابه ابنه یعنی به

ہے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے . اور وہ اسے نہ دے . اور اپنے آپ کو بُرا کہے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے، تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

۱۶۔ عن الاصبغ بن نباتہ جاء رجل الی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فقال یا امیر المومنین ان ناساً زعموا ان العبد لا یزنی وھو مومن ولا یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر وھو مومن ولا یاکل الربا وھو مومن ولا یسفک الدم الحرام وھو مومن فقد ثقل علی ھذا وحرج منہ صدری حین ازعم ان ھذا العبد یصلی صلاتی ویدعو دعائی ویناکحنی واناکحہ ویوارثنی واوارثہ وقد خرج من الایمان من اجل ذنب یسیر اصابہ فقال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سمعت رسول اللہ یقول والدلیل علیہ کتاب اللہ اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ والسابقون فاما ما ذکر من امر السابقین فانھم انبیاء مرسلون وغیر مرسلین جعل اللہ فیھم خمسۃ ارواح روح القدس وروح الایمان وروح القوۃ وروح الشھوۃ وروح البدن فبروح القدس بعثوا انبیاء مرسلین وغیر مرسلین وبھا علموا الاشیاء وبروح الایمان عبدوا اللہ ولم یشرکوا بہ شیئاً وبروح القوۃ جاھدوا عدوھم وعالجوا معاشھم وبروح الشھوۃ اصابوا لذیذ الطعام ونکحوا الحلال من شباب النساء وبروح البدن دبّوا ودرجوا فھولاء مغفور لھم مصفوح عن ذنوبھم ثم قال

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا . اور کہنے لگا بعض لوگوں کا گمان یہ ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے . شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے . ناحق کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے . مجھ سے یہ بیان کیا گیا . اور میرے سینہ میں تنگی واقع ہوئی . جب میں نے یہ گمان کیا . کہ یہ شخص میری طرح نماز میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان شاکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سُنا ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں روح قدس . روح ایمان روح قوت . روح شہوت اور روح بدن . روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین و غیر مرسلین مبعوث ہوئے . اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوا . اور روح ایمان سے انہوں نے اللہ کی عبادت کی . اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قوت سے انہوں نے اپنے دشمنوں سے جہاد کیا اور اپنی معاش حاصل کی . اور روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی . اور بطریق حلال عورتوں سے نکاح کیا اور روح بدن سے چلے پھرے پس یہ عنداللہ مغفور ہیں اور

قال اللہ عزوجل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجات وآتینا عیسی بن مریم البینات وایدناہ بروح القدس ثم قال فی جماعتہم وایدہم بروح منہ یقول اکرمہم بہا وفضلہم علی من سواہم فہولاء مغفور لہم مصفوح عن ذنوبہم ثم ذکر اصحاب المیمنۃ وہم المومنون حقاً باعیانہم جعل اللہ فیہا اربعۃ ارواح روح الایمان وروح القوۃ وروح الشہوۃ وروح البدن فلا یزال العبد یستکمل ہذہ الارواح الاربعۃ حتی تاتی علیہ حالات فقال الرجل یا امیر المومنین ما ہذہ الحالات فقال اما اولہن فہو کما قال اللہ عزوجل ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئاً فہذا ینتقص منہ جمیع الارواح ولیس بالذی یخرج من دین اللہ لان الفاعل بہ ردہ الی ارذل عمرہ فہو لا یعرف الصلوٰۃ وقتاً ولا یستطیع التہجد باللیل ولا بالنہار ولا القیام بالصف مع الناس فہذا نقصان من روح الایمان ولیس یضرہ شیئاً فمنہم من ینتقص منہ روح القوۃ فلا یستطیع جہاد عدوہ ولا یستطیع طلب المعیشۃ ومنہم من ینتقص منہ روح الشہوۃ فلو مرت بہ اصبح بنات آدم لم یحن الیہا ولم یقم وتبقی روح البدن فیہ فہو یدب ویدرج حتی یاتیہ ملک الموت فہذا الحال خیر لان اللہ عزوجل ہو الفاعل بہ وقد تاتی علیہ حالات فی قوتہ وشبابہ فیہم بالخطیئۃ

ان کی فروگذاشتوں سے درگذر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان کو بعض پر بعض کو فضیلت دی بعض سے اللہ نے کلام کیا۔ اور بعض کے درجات بلند کئے۔ اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اور ایک گروہ کے لئے کہا ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اس نے ان کو مکرم کیا۔ اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی یہ وہ گروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے۔ اور جس کی فروگذاشتوں سے درگذر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے داہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ بلحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار روحیں قرار دی ہیں۔ روح ایمان۔ روح قوت روح شہوت اور روح بدن۔ عبد خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے۔ جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ بعض اپنی عمر کے پست تر حصہ تک پہنچتے ہیں۔ تاکہ وہ جاننے کے بعد سب بھول جائیں۔ اس عمر میں تمام روحوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کمی کے وہ دینِ خدا سے خارج نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو ارذل عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے۔ زیادہ بوڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے۔ اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ یہ نقصان روح ایمان ہے۔ لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔ جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا۔ اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حسین سے حسین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے۔ صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے۔ جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت

فیشجعه روح القوة ویزین له روح الشهوة و یقوده روح البدن حتی توقعه فی الخطیئة فاذا لامسها نقص من الایمان وتفصی منه فلیس یعود فیه حتی یتوب فاذا تاب تاب الله علیه

کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیوں کہ کمزوریاں اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہیں۔ لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں۔ کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے۔ اور عالم شباب بھی۔ لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے۔ جب گذر تا ہے۔ تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کرتا ہے۔ تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اگر

وان عادا دخله الله نار جهنم فاما اصحاب المشئمة فهم الیهود والنصاری یقول الله عزوجل الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناءهم یعرفون محمداً والولایة فی التوراة والانجیل کما یعرفون ابناءهم فی منازلهم وان فریقاً منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون الحق من ربک (انک الرسول الیهم) فلا تکن من الممترین فلما جحدوا ما عرفوا ابتلاهم الله بذلک فسلبهم روح الایمان واسکن ابدانهم ثلاثة ارواح روح القوة و روح الشهوة و روح البدن ثم اضافهم الی الانعام فقال ان هم الا کالانعام لان الدابة تحمل بروح القوة وتعتلف بروح الشهوة وتسیر بروح البدن فقال السائل احییت قلبی باذن الله یا امیر المومنین.

وہ عود کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو نار جہنم میں داخل کرتا ہے۔ رہے بائیں طرف والے لوگ۔ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی۔ وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں۔ جیسے اپنی اولاد کو یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی اور پھر اُن میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپا لیا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے۔ کہ رب کی طرف سے آنحضرتؐ کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے "پس تم انکار کرنے والے نہ بنو" جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا۔ تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کیا۔ اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا۔ اور ان کے ابدان میں تین روحیں رکھیں۔ روح قوت۔ روح شہوت۔ اور روح بدن۔ اور ان کو نسبت دی چوپاؤں سے اور فرمایا۔ وہ چوپاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ چوپائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور روح شہوت سے چرتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب سائل نے امیر المومنین علیہ السلام سے یہ جواب سُنا تو کہنے لگا۔ اے امیر المومنینؑ آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا۔

۱۷ عن داود قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن قول رسول الله اذا زنا الرجل فارقه روح الایمان قال فقال هو مثل قول الله عزوجل

داؤد نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سُنا۔ قول رسول اللہ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روح ایمان سلب ہو جاتی ہے۔ حضرت نے فرمایا

ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ثم قال غير هذا ابين من ذلك الله عز وجل وايدهم بروح منه هو الذی فارقه

یہ قول آنحضرت کا اس آیت کی شکل ہے۔ خرمے جمع کرنے کے وقت خراب خرمے جو تمہیں مستحقوں کو دیتے ہیں۔ اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح یہ آیت ہے "خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی"۔ پس یہی روح ہے جو اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء الکبائر فما سواها قال قلت دخلت الکبائر فی الاستثناء قال نعم

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا۔ اور اس کے سوا جو گناہ ہوگا۔ اسے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ کیا اس استثناء میں کبائر داخل ہیں۔ یعنے کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا ہاں

۱۹۔ **قلت** لابی عبد الله علیه السلام الکبائر فیها استثناء ان یغفر لمن یشاء قال نعم۔

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا گناہاں کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا قال معرفة الامام واجتناب الکبائر التی اوجب الله علیها النار۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جسے حکمت دی گئی۔ اسے خیر کثیر دی گئی۔ کہ اس سے مراد ہے۔ امام کی معرفت۔ اور ان گناہانِ کبیرہ سے اجتناب۔ جن کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱۔ **عن** محمد بن حکیم قال قلت لابی الحسن علیه السلام الکبائر تخرج من الایمان فقال نعم وما دون الکبائر قال رسول الله لا یزنی الزانی وهو مومن ولا یسرق السارق وهو مومن۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا گناہانِ کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں۔ اور کبائر کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا در انحالیکہ وہ مومن ہو۔ اور چوری نہیں کرتا چور۔ درآنحالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲۔ **عن** دخل ابن قیس الماصر وعمرو بن ذر واظن معهما ابو حنیفة علی ابی جعفر علیه السلام فتکلم ابن القیس الماصر فقال انا لا نخرج اهل دعوتنا واهل ملتنا من الایمان فی المعاصی قال فقال له ابو جعفر یا ابن قیس اما رسول

قیس بن ناصر اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابو حنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین دینے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے درصورت گناہ کرنے کے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے

الله فقد قال لا یزنی الزانی وھو مومن ولا یسرق السارق
وھو مومن فاذھب انت واصحابک حیث شئت۔

۲۳۔ **عن** عبد الله بن سنان قال سألت ابا
عبد الله علیه السلام عن الرجل یرتکب الکبیرة
من الکبائر فیموت ھل یخرجه ذلک من الاسلام
وان عذب کان عذابه للمشرکین ام له مدة
وانقطاع فقال من ارتکب کبیرة من الکبائر
فزعم انھا حلال اخرجه ذلک من الاسلام
وعذب اشد العذاب وان کان معترفا انه
اذنب ومات علیه اخرجه من الایمان ولم
یخرجه من الاسلام وکان عذابه اھون
من عذاب الاول۔

۲۴۔ **حدثنی** ابو جعفر صلوات الله علیه
قال سمعت ابی یقول سمعت ابی موسی بن جعفر ؑ
یقول دخل عمرو بن عبید علی ابی عبد الله
علیه السلام فلما سلم وجلس تلا ھذه الآیه
الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش ثم
امسک فقال له ابو عبد الله ما اسکتک قال احب
ان اعرف الکبائر من کتاب الله عز وجل فقال
نعم یا عمرو اکبر الکبائر الاشراک بالله یقول
الله ومن یشرک بالله عز وجل فقد حرم الله
علیه الجنة وبعده الیأس من روح الله
لان الله عز وجل یقول انه لا ییأس من روح
الله الا القوم الکافرون ثم الامن لمکر الله
لان الله عز وجل یقول فلا یأمن مکر الله الا
القوم الخاسرون ومنھا عقوق الوالدین لان

ہیں۔ کہ جو مومن ہے۔ وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا
ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ چاہیں اختیار کرو۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب
ہوا ہو۔ اور اسی حالت میں وہ مر گیا ہو کیا وہ اسلام سے
خارج ہوگا۔ یا نہیں۔ اور اس پہ وہی عذاب ہوگا جو مشرک
کے لئے ہے۔ یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائے گا۔ فرمایا
اگر وہ مرتکب گناہ کبیرہ اس خیال کے ساتھ ہوا ہے کہ وہ فعل
حلال کر رہا ہے۔ تو اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اور اس
کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اور اگر اس کا اقرار کرے گا
کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مر جائے گا تو
ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا۔
اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہوگا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں نے اپنے
پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ کہ میں نے اپنے
باپ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سنا۔ کہ عمرو بن عبید
ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا۔ سلام کیا اور بیٹھا
اور یہ آیت پڑھی الذین . . . . والفواحش
اور چپ ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا۔ خاموش کیوں ہوگیا۔ اس
نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتاب خدا سے کبائر بیان فرمائیں
فرمایا سن اے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک باللہ ہے خدا
نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شریک قرار دیا۔ جنت اس
پر حرام ہے اس کے بعد رحمت خدا سے مایوسی ہے۔ جیسا کہ فرماتا
ہے۔ کافروں کے سوا کوئی رحمت خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔
مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذاب خدا سے بے باکی ہے فرماتا
ہے۔ خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں رہتے مگر خسارہ
پانے والے لوگ اور ان کبائر میں والدین کی نافرمانی

الله سبحانه جعل العاق جبارًا شقيًا وقتل النفس التي حرم الله الا بالحق لان الله عز وجل يقول فجزاؤه جهنم خالدًا فيها الاٰية وقذف المحصنة لان الله عز وجل يقول لعنوا في الدنيا والاخرة ولهم عذاب عظيم واكل مال اليتيم لان الله عز وجل يقول انما ياكلون في بطونهم نارًا وسيصلون سعيرا والفرار من الزحف لان الله عز وجل يقول ومن يولهم يومئذٍ دبرًا الا متحرفًا لقتال او متحيزًا الى فئة فقد باء بغضب من الله ومأواه جهنم وبئس المصير واكل الربا لان الله عز وجل يقول الذين ياكلون الربا لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس والسحر لان الله عز وجل يقول ولقد علموا لمن اشتراه ماله من الاخرة من خلاق والزنا لان الله عز وجل يقول ومن يفعل ذلك يلق اثامًا يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانًا واليمين الغموس الفاجرة لان الله عز وجل يقول الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنًا قليلًا اولئك لا خلاق لهم في الاخرة والغلول لان الله عز وجل يقول ومن يغلل يات بما غل يوم القيامة ومنع الزكوٰة المفروضة لان الله عز وجل يقول فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم وشهادة الزور وكتمان الشهادة۔

ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے۔ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور مال یتیم کا کھانا خدا فرماتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب جہنم کی آگ تاپیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت پشت پھیرے گا سوائے کار جنگ کے لئے جیسے زرہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے تو وہ غضب خدا میں آ گیا اس کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اور بری جگہ ہے اور سود کھانا خدا فرماتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو۔ اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انہوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سودا کیا۔ کہ جس سے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زنا ہے خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دو گنا عذاب ہے۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔ اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کرکے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خیانت (یا سرقہ مال غنیمت میں قبل تقسیم) خدا فرماتا ہے۔ وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا۔ اور مفروضہ زکوٰۃ نہ دینا خدا فرمایا ہے۔ کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی۔ اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

لان الله عزوجل يقول ومن يكتمها فانه اثم قلبه وشرب الخمر لان الله عزوجل نهى عنها كما نهى عن عبادة الاوثان وترك الصلاة متعمداً او شيئاً مما فرض الله لان رسول الله قال من ترك الصلاة متعمداً فقد برئ من ذمة الله وذمة رسول الله ونقض العهد وقطيعة الرحم لان الله عزوجل يقول اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار۔

قال فخرج عمرو وله صراخ من بكائه وهو يقول هلك من قال برايه ونازعكم في الفضل والعلم

خدا فرماتا ہے۔ جو اسے چھپائے گا۔ تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا۔ اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے باز رکھا۔ نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جس نے عمداً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسول کی ذمہ داری سے وہ الگ ہو گیا۔ اور وعدہ کا توڑنا اور قطع رحم کرنا خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

یہ سن کر عمرو بن عبید وہاں ہچکیوں کے ساتھ روتا ہوا نکلا۔ اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا۔ وہ جس نے اپنی رائے سے حکم لگایا اور آپ سے فضل و علم میں جھگڑا ہو گیا

توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کبائر کا لفظ صرف ایک دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ وہ ہر فعل جس سے خدا اور رسولؐ نے روکا ہے اس کا بجا لانا گناہ کبیرہ ہے۔ بلحاظ نسبت کسی گناہ کو صغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

باب ۱۱۳
گناہوں کو حقیر سمجھنا

۱۔ **قال** ابوعبدالله عليه السلام اتقوا المحقرات من الذنوب فانها لا تغفر قلت وما المحقرات قال الرجل يذنب فيقول طوبى لي لو لم يكن لي غير ذلك۔

۲۔ **عن** سماعة قال سمعت ابا الحسن يقول لا تستكثروا كثير الخير ولا تستقلوا قليل الذنوب فان قليل الذنوب يجتمع حتى يكون كثيراً وخافوا الله في السر حتى تعطوا من انفسكم النصف

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو۔ کیونکہ وہ بخشا نہ جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو۔ تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ سے ڈرو پوشیدہ گناہ کرنے میں جیسے لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر

گناہ کرتے ہو اور اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اس صورت میں نقصان کھو بیٹھو گے۔

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان رسول اللہ نزل بارض قرعاء فقال لاصحابه ائتو بحطب فقالوا یا رسول اللہ نحن بارض قرعاء ما بها من حطب قال فلیات کل انسان بما قدر علیہ فجاؤا به حتی رموا بین یدیه بعضه علی بعض فقال رسول اللہ ھکذا تجتمع الذنوب ثم قال ایاکم والمحقرات من الذنوب فان لکل شیء طالباً الا وان طالبها یکتب ما قدموا واثارھم وکل شیء احصیناہ فی امام مبین۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی زمین پر سے ہوا۔ جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں۔ فرمایا جس کو جتنی لکڑیاں ملیں لے کے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا فرمایا۔ اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ کیوں کہ ہر گناہ کا بازپرس کرنے والا ہے۔ اور وہ لکھتا ہے۔ ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے۔ اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے۔ اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مبین میں کر دیا ہے۔

باب ۱۱۴

گناہوں پر اصرار

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کرانسان بار بار کئے جاتے۔ تو وہ چھوٹا نہیں رہتا اور اگر خدا سے توبہ کرے۔ تو بڑے سے بڑا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون قال الاصرار ھو ان یذنب الذنب فلا یستغفر اللہ ولا یحدث نفسه بتوبة فذلک الاصرار۔

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا۔ درانحالیکہ وہ جانتے ہیں۔ فرمایا اصرار کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان گناہ کرے۔ اور خدا سے استغفار نہ کرے۔ اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے۔ اسی کا نام اصرار ہے۔

۳۔ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ

ابو بصیر سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ

علیہ السلام یقول لا واللہ لا یقبل اللہ شیئاً من طاعتہ علی الاصرار علی شیء من معاصیہ

علیہ السلام سے سُنا۔ خُدا اپنے اطاعت میں کوئی سے اس شخص سے قبول نہیں کرتا۔ جو گناہوں میں کسی گناہ پر توبہ نہ کرے۔ اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

باب ۱۱۵

کفر کے اُصول اور ارکان

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلثۃ الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان ادم حین نهی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منها واما الاستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لادم فابی واما الحسد فابنا ادم حیث قتل احدهما صاحبہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ حرص۔ تکبر کرنا۔ اور حسد کرنا۔ حرص ہی تو تھی جس نے شجر ممنوعہ سے آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا۔ اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدہ آدم سے روکا تھا۔ اور حسد ہی تو تھا۔ جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل کے قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح ۔ اصول کفر سے مراد یہ ہے۔ کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے۔ کفر کے بہت سے معانی ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے۔ یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے۔ اور بعض اوقات نافرمانی خدا و رسول کو بھی کفر کہا جاتا ہے۔ کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الٰہی پر بھی ہوتا ہے۔ اسی کی ایک کمتر صورت ترک اولیٰ ہے۔ پس یہی حرص بعض اوقات ترک اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے۔ اور جب بڑھ جاتی ہے۔ تو انسان گناہان صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے۔ یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے۔ پس آدمؑ میں حرص کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترک اولیٰ کا باعث ہوئی۔ پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا۔ یہاں تک کہ وہ مشرک اور ملحد تک ہو گئے۔ اسی لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال النبی ارکان الکفر اربعۃ الرغبۃ والرهبۃ والسخط والغضب۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوالِ متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور ائمہ ضلالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ

الله صلی الله علیه واله وسلم ان اول ما عُصِی
الله عزوجل به سِتٌّ حُبُّ الدنيا وحُبُّ
الرياسة وحُبُّ الطعام وحُبُّ النوم وحُبُّ
الراحة وحُبُّ النساء۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام ان رجلًا
من خثعم جاء الی النبی فقال ای الاعمال ابغض الی
الله عزوجل فقال الشرك بالله قال ثم ماذا قال
قطیعة الرحم قال ثم ماذا قال الامر بالمنکر
والنهی عن المعروف

۵ عن یزید بن الصائغ قال قلت لابی
عبد الله رجل علی هذا الامر ان حدث
کذب وان وعد اخلف وان ائتمن
خان ما منزلته قال هی ادنی المنازل من
الکفر ولیس بکافر

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال
رسول الله من علامات الشقاء جمود العین و
قسوة القلب وشدة الحرص فی طلب الدنیا
والاصرار علی الذنب۔

۷۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال خطب
رسول الله الناس فقال الا اخبرکم بشرارکم قالوا بلی
یا رسول الله قال الذی یمنع رفده ویضرب عبده
ویتزود وحده فظنوا ان الله لم یخلق خلقًا
هو شر من هذا ثم قال الا اخبرکم بمن
هو شر من ذلك قالوا بلی یا رسول الله
قال المتفحش اللعان الذی اذا ذکر عنده
المومنون لعنهم واذا ذکروه لعنوه

نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی
چھ چیزیں ہیں۔ دنیا کی محبت۔ ریاست کی محبت۔ کھانے
کی محبت۔ سونے کی محبت۔ راحت کی محبت اور عورتوں
کی محبت۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی خثعم
میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ خدا
کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ بُرا ہے فرمایا شرک
باللہ۔ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم۔ اس نے پوچھا
پھر فرمایا امر منکر کا حکم دینا۔ اور امرِ نیک سے منع کرنا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ
السلام سے پوچھا۔ کہ ایک شخص شیعہ تو ہے۔ لیکن جب کہتا
ہے جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور امین
بنایا جاتا ہے۔ تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیا ہے فرمایا
یہ کفر کی ادنے منزلت ہے۔ ایسا شخص کافر نہیں ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول
اللہ نے فرمایا۔ شقاوت کی نشانیاں ہیں۔ آنکھ کا خشک ہونا
یعنے نہ رونا۔ دل کا سخت ہونا۔ طلبِ دُنیا کی انتہائی
حرص۔ اور گناہ پر اصرار۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز
رسول اللہ نے خطبہ میں بیان فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں
بدترین انسان کون ہے۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔
فرمایا۔ جو شخص اپنی عطا کو روکے۔ اپنے غلام کو مارے اور تنہا
کھائے۔ لوگوں نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان
پیدا ہی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں
لوگوں نے کہا ضرور۔ فرمایا وہ فحش گفتار اور لعن کرنے والا
کہ جب مومنین کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے۔ تو ان پر
لعن کرے۔ اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے ہو تو وہ

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ثلاث من کن فیہ کان منافقاً وان صام وصلی وزعم انہ مسلم من اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا وعد اخلف ان اللہ عزوجل قال فی کتابہ ان اللہ لا یحب الخائنین وقال ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین وفی قولہ عزوجل واذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الا اخبرکم بابعدکم منی شبہا قالوا بلی یا رسول اللہ قال الفاحش المتفحش البذی البخیل المختال الحقود الحسود القاسی القلب البعید من کل خیر یرجی غیر المامون من کل شر یتقی۔

۱۰۔ عن علی بن اسباط رفعہ الی سلمان قال اذا اراد اللہ عزوجل ہلاک عبد نزع منہ الحیاء فاذا نزع منہ الحیاء لم تلقہ الا خائناً مخوناً فاذا کان خائناً مخوناً نزعت منہ الامانۃ فاذا نزعت منہ الامانۃ لم تلقہ الا فظاً غلیظاً فاذا کان فظاً غلیظاً نزعت منہ ربقۃ الایمان فاذا نزعت منہ ربقۃ الایمان لم تلقہ الا شیطاناً ملعوناً۔

اس پر لعن کریں۔

فرمایا رسول اللہ نے تین باتیں جس میں ہوں گی۔ وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ اور اپنے کو مسلمان سمجھے۔ اول جو امانت میں خیانت کرے۔ دوسرے وعدہ خلافی کرے۔ تیسرے جب بولے جھوٹ۔ اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ اللہ خائنوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور فرمایا ہے اگر کاذبین سے ہے۔ تو اللہ کی اس پر لعنت اور فرماتا ہے۔ اے رسول کتاب میں ذکر کرو اسمٰعیل کا۔ جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مجھ سے از روئے شباہت سب سے زیادہ دور کون ہے۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا گلیار، بے حیا۔ بدزبان۔ بخیل۔ اترا کر چلنے والا (یا اگر یہ لفظ مختال ہے) کینہ توز۔ رشک کرنے والا قسی القلب ہر نیکی سے دور۔ ہر وہ شر جس سے بچنا چاہیئے۔ اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا۔ کہ جب اللہ کسی بندہ کے ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا کو دور کر دیتا ہے۔ اور جب حیا نہیں رہتی تو وہ خائن بن جاتا ہے اور لوگ پھر اس پر بھروسہ نہیں کرتے۔ اور جب ایسا بن جاتا ہے۔ تو پھر امین نہیں رہتا۔ اور صفت امانت باقی نہیں رہتی۔ تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے۔ تو طوق ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے۔ اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ شیطان ملعون ہو جاتا ہے۔

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ثلاث ملعونات ملعون من فعلهن المتغوط فی ظل النزال والمانع الماء المنتاب والساد الطریق المعروبہ۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے۔ اول جو اس سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں۔ دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے تیسرے عام گذرگاہ پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۲۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ثلاث ملعون من فعلهن المتغوط فی ظل النزال والمانع الماء المنتاب والساد الطریق المسلوک۔

[illegible]

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ الا اخبرکم بشرار رجالکم قلنا بلی یا رسول اللہ قال ان من شرار رجالکم البہات الجری الفحاش الاکل وحدہ المانع رفدہ والضارب عبدہ والملجی عیالہ الی غیرہ۔

جابر انصاریؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے مردوں میں بدترین کون ہے۔ ہم نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا۔ بدترین تم میں سے وہ ہے۔ جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے۔ گناہوں پر جری ہو بے حیا، بدگو۔ اکیلا کھانے والا ہو۔ اپنی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے۔ اپنے غلام کو مارے۔ اور اپنے عیال کا بار غیر پر ڈالے۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال اللہ صلعم خمسة لعنتهم وکل نبی الزاید فی کتاب اللہ والتارک لسنتی لمکذب بقدر اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والمستاثر بالفئ والمستحل

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: پانچ شخصوں پر میری بھی لعنت ہے اور مستجاب الدعوات انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الٰہی کا جھٹلانے والا چوتھے میری عترت کے حق کو لینے اور پر حلال کرنے والا، پانچواں مال غنیمت میں سے بے خمس نکالے تصرف کرنے والا،

باب ۱۱۶

ریا

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے

لعباد بن کثیر البصری فی المسجد ویلك یا عباد ایاك والریا فانه من عمل لغیر الله وکله الله الی من عمل لهٗ۔

مسجد میں اے عباد وائے ہو تجھ پر اپنے کو ریا سے بچا کیونکہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ اس کا اجر اسی کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہوگا۔

۲۔ سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول اجعلوا امرکم هذا لله ولا تجعلوه للناس فانه ماکان لله فهو لله وماکان للناس فلا یصعد الی الله۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کرو وہ اللہ کے لئے کرو۔ لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں جو کام رضائے آلہی کے لئے کیا جاتا ہے اس کا تعلق اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳۔ قال ابوعبد الله علیه السلام کل ریاء شرك انه من عمل للناس کان ثوابه علی الناس ومن عمل لله کان ثوابه علی الله

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، ہر ریا شرک ہے۔ جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے۔ اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

۴۔ عن ابیعبد الله علیه السلام فی قول الله عزوجل فمن کان یرجو القاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرك بعبادة ربه احدا قال الرجل یعمل شیئاً من الثواب لا یطلب به وجه الله انما یطلب تزکیة الناس یشتهی ان یسمع به الناس فهذا الذی اشرك بعبادة ربه ثم قال مامن عبد اسر خیراً فذهبت الایام ابداً حتیٰ یظهر الله له خیراً وما من عبد یسرّ شرا فذهبت الایام ابدا حتی یظهر الله لهٗ شرًّا۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق "جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ عمل نیک کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کرتا ہے۔ اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کر چاہتا ہے کہ لوگ اس کے عمل کا چرچا سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیکی کرتا ہے کچھ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا۔ اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ روز بعد خدا اس کے لئے بدی کا بدلہ ظاہر کر دے گا۔

۵۔ عن محمد بن عرفه قال قال لی الرضا ویحك ابن عرفه اعملوا بغیر ریاء ولا سمعة فانه من عمل لغیر الله وکل الله الی ما عمل ویحك ما عمل احد عملاً الا رداه

حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عرفہ سے فرمایا۔ جو عمل کرو بے ریا و فریب ہو۔ کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے ہوتا ہے تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے۔ وائے ہو تجھ پر جو شخص کوئی کام کرتا ہے اللہ اس کو ادا

الله به ان خیراً فخیروان شراً فشر۔

ہی بدلہ دیتا ہے۔ اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برا ہے تو برا۔

۶۔ عن عمر بن زید قال انی لاتعشی مع ابی عبد الله اذ تلا هذه الآیه بل الانسان علی نفسه بصیرة ولو القی معاذیره یا ابا حفص ما یصنع الانسان ان یتقرب الی الله عزوجل بخلاف ما یعلم الله تعالیٰ ان رسول الله کان یقول من اسر سریرة رداه الله رداءها ان خیراً فخیر وان شراً فشر

عمر ابن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے ساتھ شام کا کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے۔ اگرچہ وہ کیسے ہی عذر کرے۔ اے ابو حفص بخلاف اس چیز کے جو علم الٰہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے۔ اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے۔ پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے۔ تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال النبی صلعم ان الملك لیصعد بعمل العبد مبتهجاً به فاذا صعد بحسناته یقول الله عزوجل اجعلوها فی سجین انه لیس ایای اراد بها

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندہ کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہوا اوپر جاتا ہے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقام رد و قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ اسے سجین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو۔ کیونکہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۔ قال امیر المومنین علیه السلام ثلاث علامات للمرائی ینشط اذا رأی الناس ویکسل اذا کان وحده ویحب ان یحمد فی جمیع اموره۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خود نمائی کے تین موقعے ہیں۔ اول یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو۔ جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے۔ جب تنہا ہو۔ اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

۹۔ عن علی بن سالم قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول قال الله عزوجل انا خیر شریك من اشرك معی غیری فی عمل عمله لم اقبله الا ما کان لی خالصاً۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی) میں فرماتا ہے۔ انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے۔ میں ان تمام شرکاء سے بہتر ہوں۔ میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا۔ جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اظهر للناس ما یحب الله وبارز الله ما کرهه

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ

لقی الله وهو ماقت له

پر خلوت میں ظاہر کرتا ہے۔ وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا۔ تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

۱۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما یصنع احدکم ان یظهر حسنا ویسر سیئاً الیس یرجع الی نفسه فیعلم ان ذلک لیس کذلک والله عزوجل یقول بل الانسان علی نفسه بصیرة ان السریرة اذا صحت قویت العلانیة

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور بدی کو چھپاتا ہے۔ کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کر کے یہ پتہ نہیں چلاتا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ انسان اپنے نفس سے خبردار ہے۔ جب نیت صحیح ہوتی ہے۔ تو ظاہر حالت قوی ہوتی ہے۔

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اراد الله عزوجل بالقلیل من عمله اظهر الله له اکثر مما اراد ومن اراد الناس بالکثیر من عمله فی تعب من بدنه وسهر من لیله ابی الله عزوجل الا ان یقلله فی عین من سمعه

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیادہ ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے۔ خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

۱۳۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ما من عبد یسر خیراً الا لم تذهب الایام حتی یظهر الله له خیرا وما من عبد یسر شراً الا لم تذهب الایام حتی یظهر الله له شراً

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کرتا ہے کچھ دن نہیں گزرتے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جو عمل بد کرتا ہے۔ خدا چند روز بعد اس کے عمل بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله سیاتی علی الناس زمان تخبث فیه سرائرهم وتحسن فیه علانیتهم طمعاً فی الدنیا لا یریدون به ما عند ربهم یکون دینهم ریاءً لا یخالطهم خوف یعمهم الله بعقاب فیدعونه دعاء الغریق فلا یستجیب لهم

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ کہ لوگوں کی بری نیتیں پوشیدہ ہوں گی۔ اور ان کے ظاہری اعمال بطمع دنیا ہوں گے جو لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔ جن سے ان کا مقصد تقرب ایزدی نہ ہوگا۔ بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الٰہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا۔ اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے۔ لیکن خدا ان کی دعا کو قبول کرے گا نہیں۔

۱۵۔ عن عمر بن یزید قال اتعشی مع ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا تلا ھذہ الآیہ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ یا اباحفص ما یصنع الانسان ان یعتذر الی الناس بخلاف ما یعلم اللہ منہ ان رسول اللہ کان یقول من اسر سریرۃ البسہ اللہ رداءھا ان خیراً فخیر وان شراً فشر

عمر بن یزید نے بیان کیا۔ میں نے رات کا کھانا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے۔ پھر فرمایا۔ اے ابو حفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے۔ خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے۔ لیکن اگر وہ نیک ہے۔ تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ اور اگر بد ہے تو بد۔

۱۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الابقاء علی العمل اشد من العمل قال وما الابقاء علی العمل قال یصل الرجل بصلۃ وینفق نفقۃ للہ وحدہ لاشریک لہ فکتب لہ سراً ثم یذکرھا فتمحی فتکتب لہ علانیۃ ثم یذکرھا فتمحی وتکتب لہ ریاءً

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے۔ کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک شخص صلہ رحم کرتا ہے یا راہ خدا میں صرف خوشنودیٔ خدا کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے۔ پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ پس دفتر الٰہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو محو کر کے ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریاکاری لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام اخشوا اللہ خشیۃ لیست بتعذیر واعملوا للہ فی غیر ریاءٍ ولا سمعۃ فان من عمل لغیر اللہ وکلہ اللہ الی عملہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو بغیر سزا کے خوف کے اور ریا اور بے خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے۔ تو خدا اس کو اس کے عمل کی سپرد کر دیتا ہے۔ یعنے اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

۱۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ عن الرجل یعمل الشیٔ من الخیر فیراہ انسان فیسرہ ذلک قال لا باس ما من احد الا وھو یحب ان یظھر لہ فی الناس الخیر اذا لم یکن صنع ذلک لذلک

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے۔ تو وہ خوش ہو۔ کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کیوں کہ یہ انسان کی فطرت ہے۔ کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا اظہار ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال مدنظر رکھ کر وہ نیکی نہ کی گئی ہو۔ کیوں کہ اس صورت میں ریا ہو گی۔

خالصاً للہ نہ

گی

باب ۱۱۷

طلب ریاست

۱۔ عن ابی الحسن علیہ السلام انہ ذکر رجلاً فقال انہ یحب الریاسۃ فقال ما ذئبان ضاریان فی غنم تفرق رعاؤھا باضر فی دین المسلم من الریاسۃ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مضر ہے جتنی دو شکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلہ کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من طلب الریاسۃ ھلک

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست وحکومت کی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۔ عن عبد اللہ بن سکان قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ایاکم وھؤلاء الرؤساء الذین یترءسون فواللہ ما خفقت النعال خلف رجل الا ھلک واھلک

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے کو ان رئیسوں سے بچاؤ، تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

۴۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ملعون من ترءس ملعون من ھم بھا ملعون من حدث بھا نفسہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ ہوس ریاست باطلہ کی ملعون ہے۔ وہ جس نے اس کا ارادہ کیا اور ملعون ہے۔ وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

۵۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ایاک والریاسۃ وایاک ان تطاء اعقاب الرجال قال قلت جعلت فداک اما الریاسۃ فقد عرفتھا واما ان اطاء اعقاب الرجال فما ثلثا ما فی یدی الا مما وطئت اعقاب الرجال فقال لی لیس حیث تذھب ایاک ان تنصب رجلاً دون الحجۃ فتصدقہ فی کل ما قال۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو ریاست سے بچاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بچاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ ریاست باطلہ کو تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کیونکہ کسب معاش کے لئے ملازمت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا جو تم نے خیال کیا ہے ایسا نہیں مطلب یہ ہے کہ فرمایا حجت کے سوا دوسرے کو اپنا رئیس معین نہ کرو۔ ورنہ اس کی ہر بات کی تصدیق کرنا پڑے گی۔ ورنہ تمہارے لئے خوف

کا سامنا ہوگا۔ اور اگر نوکری کرو۔ تو حاکم باطل کے قول کی تصدیق سے اپنے کو بچاؤ۔

۶۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال لی ویحک یا ابا الربیع لا تطلبن الریاسۃ ولا تکن ذنبا ولا تاکل بنا الناس فیفقرک اللہ ولا تقل فینا ما لا نقول فی انفسنا فانک موقوف ومسؤول لا محالۃ فان کنت صادقا صدقناک وان کنت کاذبا کذبناک۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع والے ہو تجھ پر ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعہ سے لوگوں کا مال نہ کھا۔ اور ہمارے بارہ میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم اپنے لئے خود نہیں کہتے (یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کر) روز قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ اور تجھ سے ضرور سوال ہونا ہے۔ پس اگر تو سچا ہے۔ تو ہم تیری تصدیق کریں گے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

۷۔ **قال** سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول من اراد الریاسۃ ھلک

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ **سمعت** اباعبد اللہ یقول اتری لا اعرف خیارکم من شرارکم بلی واللہ وان شرارکم من احب ان یوطأ عقبہ انہ لابد من کذاب او عاجز الرای

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے پیچھے چلیں یعنی خواہانِ ریاست ہیں۔ ضروری ہے کہ ایسا شخص یا تو اپنے پیروؤں سے جھوٹ بولے گا۔ یا پھر عاجز الرائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا)

باب ۱۱۸

اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گھات میں ہونا

عن یونس بن ظبیان قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول قال رسول اللہ ان اللہ عز وجل یقول ویل للذین یختلون الدنیا بالدین وویل للذین یقتلون الذین یامرون

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جو لوگ دین کے حیلہ سے دنیا کمانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں

بالقسط من الناس وویل للذین یسیر المومن فیھم بالتقیہ ابی یغترون ام علیّ یجترون بنی حلفت لا یتحن لھم فتنۃ نترک الحلیم منھم حیرانا

کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تقیہ کرے کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں، مجھ کو اپنی جسارت دکھاتے ہیں میں نے قسم کھائی ہے۔ کہ ان کو وہ سخت عذاب دوں گا۔ کہ اہل عقل حیران ہو جائیں۔

باب ۱۱۹

اس کے بارہ میں جو عدل کی تعریف کرے اور عمل خلاف ہو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان من اشد الناس حسرۃ یوم القیامۃ من وصف عدلاً ثم عمل بغیرہ۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا۔ جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال ان اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ من وصف عدلاً وعمل بغیرہ۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہوگا۔ جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان من اعظم الناس حسرۃ یوم القیامۃ من وصف عدلاً ثم خالفوا الی غیرہ۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی قول اللہ عزوجل فکبکبوا فیھا ھم والغاوون قال یا ابا بصیر ھم قوم وصفوا عدلاً بالسنتھم ثم خالفوہ الی غیرہ۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ان باطل معبودوں اور ان کے پیروں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابو بصیر یہ وہ لوگ ہیں۔ جو عدل کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جب دوسرا کرتا ہے۔ تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

۵۔ عن خیثمہ قال قال لی ابو جعفر ابلغ شیعتنا انہ لن ینال ماعند اللہ الا بعمل وابلغ شیعتنا ان اعظم الناس حسرۃ یوم

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو۔ کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا۔ بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس

القیامہ من وصف عدلاً ثم خالفہ الی غیرہ۔

عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

باب ۱۲۰

لوگوں سے جھگڑا، خصومت اور لوگوں سے عداوت

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال المومنین علیہ السلام ایاکم والمراء والخصومۃ فانہما یمرضان القلوب علی الاخوان وینبت علیہما النفاق

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بچاؤ۔ یہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری قلوب ہیں۔ اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

قال النبیؐ ثلاث من لقی اللہ عزوجل بہن دخل الجنۃ من ای باب شاء من حسن خلقہ وخشی اللہ فی المغیب والمحضر وترک المراء ان کان محقا۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا۔ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا۔ داخل ہو جائے گا۔ اول جس کا خلق اچھا ہو۔ دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے۔ تیسرے اگرچہ حق پر ہو پھر بھی لوگوں سے جھگڑا نہ کرے

وباسنادہ قال من نصب اللہ غرضاً خصومات اوشک ان یکثر الانتقال

بہ سند سابق رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ بہت جلد اس کا بھرم کھل جاتا ہے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لا تمارین حلیما ولا سفیہا فان الحلیم یقلیک والسفیہ یؤذیک۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہ حلیم سے جھگڑا کرو نہ بیوقوف سے۔ حلیم تم کو نفرت کی نظر سے دیکھے گا۔ اور احمق تم کو ستانے پر تیار ہو جائے گا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ماکان جبرئیل یاتینی الا قال یا محمد اتق شحناء الرجال وعداوتہم۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے مجھ سے کہا اے محمد اپنے کو بچاؤ۔ لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال جبرئیل للنبی ایاک وملاحاۃ الرجال۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ سے جبرئیلؑ نے کہا اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ایاکم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شر انگیز

والمشارة فانها تورث المعرة وتظهر المعورة

گفتگو سے بچاؤ۔ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیوب کو ظاہر کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ایاکم والخصومة فانها تشغل القلب وتورث النفاق وتکسب الضغاین

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کہ اس سے قلب متفکر ہوتا ہے۔ نفاق اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلعم ما کان جبریل یاتینی الا قال یا محمد اتق شحناء الرجال وعداوتهم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جبریلؑ جب میرے پاس آئے تو کہا۔ اے محمدؐ اپنے کو بچاؤ۔ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله ما اتانی جبریل قط الا وعظنی فاخر قوله لی ایاك ومشادة الناس فانها تکشف العورة وتذهب بالعز۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا۔ جب جبریلؑ میرے پاس آئے۔ تو مجھے نصیحت کی۔ اور آخر نکات یہ ہوتی تھی۔ کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (فتنہ انگیز بات نہ کہیئے) کیوں کہ اس سے پوشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت جاتی رہتی ہے۔

۱۱۔ عن الولید بن صبیح قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول قال رسول الله صلعم ما عهد الی جبریل فی شیٔ ما عهد الیّ فی معاداة الرجال

مَیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سُنا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جبریلؑ نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے اظہار عداوت کے متعلق لیا۔ یعنے منافقوں سے بھی بلطف و مدارا برتاؤ کیا جائے۔

۱۲۔ قال قال ابو عبد الله علیه السلام من زرع العداوة حصد ما بذر۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا۔ اس نے عداوت کو کاٹا۔

باب ۱۲۱

غضب

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الغضب یفسد الایمان کما یفسد الخل العسل

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کر دیتا ہے۔ جیسے سرکہ شہد کو۔

۲- قال ذکر الغضب عند ابی جعفرؑ فقال ان الرجل لیغضب فما یرضی ابداً حتی یدخل النار فایما رجل غضب علی قوم وھو قائم فلیجلس من فورہ ذلك فانه سیذھب عنه رجز الشیطان وایما رجل غضب علی ذی رحم فلیدن منه فلیمسه فان الرحم اذا مست سکنت۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کرتا ہے۔ وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کسی کو لوگوں پر غصہ آئے۔ تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے وسوسۂ شیطانی اس سے دور ہو جائے گا۔ اور جس کو اپنے قرابت دار پر غصہ آئے۔ اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے۔ کیوں کہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے۔ تو غصہ ساکن ہو جاتا ہے۔

۳- قال ابو عبد الله علیه السلام الغضب مفتاح کل شر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

۴- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعت ابی یقول اتی رسول الله رجل بدوی فقال انی اسکن البادیة فعلمنی جوامع الکلام فقال آمرك ان لا تغضب فاعاد علیه الاعرابی المسألة ثلاث مرات حتی رجع الرجل الی نفسه فقال لا اسأل عن شیء بعد ھذا ما امرنی رسول الله الا بالخیر قال وکان ابی یقول ای شیء اشد من الغضب ان الرجل لیغضب فیقتل النفس التی حرم الله ویقذف المحصنة

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا۔ میں ایک مرد صحرا نشین ہوں مجھے ایک ایسی نصیحت کیجئے۔ جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو فرمایا میں تجھے حکم دیتا ہوں۔ کہ غصہ نہ کرنا اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا۔ حضرتؐ نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا۔ اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا۔ کیوں کہ حضرت نے مجھے امر نیک کا حکم دیا ہے۔ اور امام علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے۔ غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں۔ جو کوئی غصہ ور ہوتا ہے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو۔ اور وہ زنان عفیفہ پر تہمت لگاتا ہے۔

۵. عن عبد الاعلی قال قلت لابی عبد الله علیه السلام علمنی عظة اتعظ بها فقال له انطلق ولا تغضب ثم اعاد الیه فقال له انطلق ولا تغضب ثلاث مرات

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ تاکہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر راوی نے پھر یہی سوال کیا حضرت نے تین بار پھر یہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

۶- عن سیف بن عمیرة عمن سمع ابا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ

عبد اللہ یقول من کف غضبہ ستر اللہ عورتہ

کو روکے گا تو اللہ اس کی شرمگاہ کی پردہ پوشی کرے گا۔

۷۔عن ابی جعفر علیہ السلام قال مکتوب فی التوراۃ فیما ناجی اللہ عزوجل بہ موسیٰ یاموسیٰ امسک غضبک عمن ملکتک علیہ اکف عنک غضبی۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے۔ کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو۔ اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے۔ تاکہ میں تم سے اپنا غصہ روکوں۔

۸۔عن عبد اللہ بن سنان قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام اوحی اللہ عزوجل الی بعض انبیاءہ یا ابن آدم اذکرنی فی غضبک اذکرک فی غضبی لا امحقک فیمن امحق وارض بی منتصراً فان انتصاری لک خیر من انتصارک لنفسک۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی۔ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ اور تیری یاد محو نہ کروں گا۔ اور میرے انتقام پر راضی ہو کیوں کہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۹۔عن ابی عبداللہ علیہ السلام مثلہ وزاد فیہ واذا ظلمت بمظلمۃ فارض بانتصاری فان انتصاری لک خیر من انتصارک لنفسک

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ ہے۔ جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو۔ تو میرے انتقام پر راضی ہو جا۔ کیونکہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

۱۰۔عن اسحاق بن عمار قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول ان فی التوراۃ مکتوباً ابن آدم اذکرنی حین تغضب اذکرک عند غضبی فلا امحقک حین امحق واذا ظلمت بمظلمۃ فارض بانتصاری لک فان انتصاری لک خیر من انتصارک لنفسک

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ توریت میں لکھا ہے۔ اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد رکھ۔ میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا۔ تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا۔ جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیوں کہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رجل للنبی یارسول اللہ علمنی قال اذھب ولا تغضب فقال الرجل قد اکتفیت بذاک فمضی الی اھلہ فاذا بین قومہ حرب قد قاموا صفوفاً ولبسوا السلاح فلما رای ذلک لبس سلاحہ ثم قام معھم ثم ذکر قول رسول اللہ لا تغضب

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔ فرمایا جاؤ۔ اور غصہ نہ کرو۔ اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا۔ کہ اس کی قوم آمادہ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے۔ اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں۔ یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے۔ اور ان

فرس السلاح ثم جاء يمشي الى القوم الذين هم عدو قومه فقال يا هؤلاء ما كان لكم من جراحة او قتل او ضرب ليس فيه اثر فعلىَّ في مالي انا اوفيكموه فقال القوم ما كان فهو لكم نحن اولى بذلك منكم قال فاصطلح القوم وذهب الغضب ۔

کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا۔ تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ کہ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن سے ہتھیار کھول ڈالے۔ اور ان لوگوں کے پاس آیا۔ جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ دیکھو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے۔ جس کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے تم کو اس کی دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہوگا۔ میں خود یہ وعدہ وفا کروں گا۔ انہوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو۔ یہ تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جوانمردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہو گئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال ان هذا الغضب جمرة من الشيطان توقد في قلب ابن آدم وان احدكم اذا غضب احمرت عيناه وانتفخت اوداجه ودخل الشيطان فيه فاذا خاف احدكم ذلك من نفسه فليلزم الارض فان رجز الشيطان ليذهب عنه عند ذلك ۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکا دیتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ اور شیطانی وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ زمین گیر ہو جائے۔ یعنے اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ اور اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ اس صورت میں وسواس شیطانی اس سے دور ہو جائیں گے۔

۱۳۔ **قال** ابو عبد الله علیه السلام الغضب ممحقة لقلب الحكيم وقال من لم يملك غضبه لم يملك عقله

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا۔ وہ اپنی عقل پر بھی قابو نہیں رکھتا۔

۱۴۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال رسول الله من كف نفسه عن اعراض الناس اقال الله نفسه يوم القيامة ومن كف غضبه عن الناس كف الله تبارك وتعالى عنه عذاب يوم القيامة

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا۔ جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے نفس کو نہیں روکتا۔ خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کرتا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے۔ خدا روز اس کو عذاب نہیں کرتا۔

۱۵۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال من كف غضبه عن الناس كف الله عنه عذاب يوم القيامة

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ غضب کو لوگوں سے روکتا ہے۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

باب ۱۲۲

حسد

۱- قال ابو جعفر علیه السلام ان الرجل لیاتی بای بادرة فیکفر وان الحسد یاکل الایمان کما تاکل النار الحطب

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں (بیفکرانہ طور پر) ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے۔ جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الحسد یاکل الایمان کما تاکل النار الحطب

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو

۳- عن داود الرقی قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول اتقوا الله ولا یحسد بعضکم بعضا ان عیسی بن مریم کان من شرائعه السیح فی البلاد فخرج فی بعض سیحه ومعه رجل من اصحابه قصیر وکان کثیر اللزوم لعیسیٰ فلما انتهی عیسی الی البحر قال بسم الله بصحة یقین منه فمشی علی ظهر الماء فقال الرجل القصیر حین نظر الی عیسی جازه بسم الله بصحة یقین منه فمشی علی الماء ولحق بعیسیٰ فدخله العجب بنفسه فقال هذا عیسی روح الله یمشی علی الماء وانا امشی علی الماء فما فضله علیّ قال فرمس فی الماء فاستغاث بعیسیٰ فتناوله من الماء فاخرجه ثم قال له ما قلت یا قصیر قال قلت هذا روح الله یمشی علی الماء وانا امشی علی الماء فدخلنی من ذلک عجب فقال له عیسی لقد وضعت نفسک فی غیر الموضع الذی وضعک الله فیه

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرنا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے۔ تو ان کے اصحاب میں سے ایک کوتاہ قد ان کے ساتھ چلا۔ یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کوتاہ قد نے جب یہ دیکھا۔ تو اس نے بھی پورے یقین سے بسم اللہ پڑھی۔ اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملا۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی کہنے لگا۔ جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہٰذا ان کو مجھ پر کیا فضیلت یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے اس کو پانی سے نکالا۔ اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا تھا جس طرح عیسیٰ علیہ السلام پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا

نمقتك الله على ما تمنت فتب الى الله عز وجل مما تمنت قال فتاب الرجل وعاد الى مرتبته التي وضعه الله فيها فاتقوا الله ولا يحسـ د بعضكم بعضا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تُو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر۔ چنانچہ اس نے توبہ کی۔ خُدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله کاد الفقر ان یکون کفرا و کاد الحسد ان یغلب القـ د ر

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول نے فرمایا قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے (جو احتیاج خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو) اور قریب ہے کہ حسد قضاو قدر کو قوی کرے۔ یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

۵۔ قال ابو عبد الله علیه السلام آفة الدين الحسد والعجب والفخر

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غرور ہے اور فخر ہے۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله قال عز وجل لموسى بن عمران یا بن عمران لا تحسدن الناس على ما آتيناهم من فضلي ولا تمدن عينك الى ذلك ولا تتبعه نفسك فان الحاسد ساخط لنعمي صاد لقسمي الذي قسمت بين عبادي ومن يك كذلك فلست منه وليس مني۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ خُدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران مَیں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اُٹھاؤ۔ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ حاسد میری نعمت پر غصہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے۔ اس تقسیم کو جو مَیں نے اپنے بندوں میں کی ہے۔ ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان المؤمن یغبط ولا یحسـ د والمنافق یحسد ولا یغبط

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہیں کرتا۔ اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہیں کرتا (غبطہ یہ ہے۔ کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے۔ کہ جس طرح اسے دی ہے مجھے بھی دے۔ اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے)۔

باب ۱۲۳
عصبیت

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب

تعصب او تعصب له فقد خلع ربقة الایمان من عنقه

بیجا طرف داری کیا یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا۔ تو ایمان کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من تعصب او تعصب له فقد خلع ربق الایمان من عنقه.

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من کان فی قلبه حبة من خردل من عصبیة بعثه الله یوم القیامة مع اعراب الجاهلیة.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعصب ہوگا۔ خدا اُسے جاہل عربوں کے ساتھ محشور کریگا

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من تعصب عصبه الله بعصابة من نار.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی کی بیجا طرفداری کرکے اسے بڑھانا چاہتا ہے۔ تو اللہ اس طرف داری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

۵۔ عن علی بن الحسین علیهما السلام قال لم یدخل الجنة حمیة غیر حمیة حمزة بن عبد المطلب وذلك حین اسلم غضباً للنبی فی حدیث السلا الذی القی علی النبی.

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا۔ مگر اس طرف داری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبدالمطلب سے حمایت نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرف داری اس وقت عمل میں آئی۔ جب مسجد الحرام میں آنحضرتؐ پر کافروں نے وقت نماز آپ پر اوجھڑی پھینکی تھی۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الملائکة کانوا یحسبون ان ابلیس منهم وکان فی علم الله انه لیس منهم فاستخرج ما فی نفسه بالحمیة والغضب فقال خلقتنی من نار وخلقته من طین.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے۔ کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الٰہی میں تھا۔ کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی رب اور اپنے نفس کی بیجا طرف داری کا جذبہ اس کے اندر تھا۔ وہ اس نے ظاہر کر دیا۔ یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور آدم کو مٹی سے۔

۷۔ عن الزهری قال سئل علی بن الحسین علیهما السلام عن العصبیة فقال العصبیة التی یاثم علیها صاحبها ان یری الرجل شرار قومه خیراً من خیار قوم اخرین

زہری سے مروی ہے۔ کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصبیت کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا عصبیت یہ ہے۔ کہ اس سے صاحب عصبیت گنہگار قرار پاتے بایں طور کہ اپنی قوم کے شریر ترین آدمی کو دوسری قوم کے

وليس من العصبية ان يحب الرجل قومه ولكن من العصبية ان يعين قومه من الظلم.

نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصبیت نہیں۔ بلکہ ازراہ تعصب اپنے قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

باب ۱۲۴
تکبر

۱۔ عن حکیم قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن ادنى الالحاد فقال ان الكبر ادناه

حکیم سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم الحاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پست درجہ تکبر ہے

۲۔ عن الحسین بن ابی العلا قال سمعت عن ابی عبد الله علیه السلام يقول الكبر قد يكون في شرار الناس من كل جنس والكبر رداء الله فمن نازع الله عز وجل رداء لم يزد الله الا سفالاً ان رسول الله مر في بعض طرق المدينة سوداء تلتقط السرقين فقيل لها تنحي عن طريق رسول الله فقالت ان الطريق لمعرض فهمّ بها بعض القوم ان يتناولها فقال رسول الله دعوها فانها جبارة.

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بدآدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر ردائے الٰہی ہے۔ اس بارہ میں جو خدا سے نزاع کرے گا۔ خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا۔ رسول اللہ مدینہ کے ایک راستہ سے گذر رہے تھے۔ ایک حبشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی۔ اس سے کہا کہ رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے۔ ایک شخص نے چاہا۔ کہ اسے راستہ سے ہٹا دے۔ حضرت نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ یہ کبر پسند ہے۔ (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے۔ تو یہ ناسزا الفاظ استعمال کرے گی)

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال ابو جعفر علیه السلام العز رداء الله والكبر ازاره فمن تناول شيئاً منه اكبه الله في جهنم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ عزت اللہ کی ردا ہے۔ اور کبر اس کی ازار ہے۔ پس جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعوے کرے گا۔ خدا اس کو اوندھے منہ جہنم میں داخل کرے گا۔

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال الكبر رداء والمتكبر ينازع الله في ردائه

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے اور متکبر اور خود اپنے اس بارہ میں خدا سے نزاع کرتا ہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال الكبر رداء الله فمن نازع الله شيئاً من ذلك

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے۔ پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا۔ خدا اس کو جہنم

اكبه الله فى النار۔

میں ڈال دے گا۔

٦۔ عن ابی جعفر وابی عبد الله علیه السلام قالا لا يدخل الجنة من فى قلبه مثقال ذرة من كبر۔

فرمایا حضرات ابوجعفر و ابوعبداللہ علیہما السلام نے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔

٧۔ عن احدهما عليهما السلام قال لا يدخل من كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من الكبر قال فاسترجعت قال مالك تسترجع قلت لما سمعت منك فقال ليس حيث تذهب انما اعنى الجحود انما هو الجحود۔

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا۔ جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ فرمایا یہ کیوں کہا، میں نے کہا آپ سے یہ سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے۔ جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد ہے انکار امامت۔ کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

٨۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال الكبر ان تغمص الناس وتسفه الحق۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سب سے بدتر تکبر یہ ہے۔ کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نسبت دے۔

٩۔ قال ابو عبد الله علیه السلام قال رسول الله ان اعظم الكبر غمص الخلق وسفه الحق قال قلت وما غمص الخلق وسفه الحق قال يجهل الحق ويطعن على اهله فمن فعل ذلك فقد نازع الله عز وجل رداءه۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ سب سے بڑا تکبر ہے غمص الخلق اور سفہ الحق میں نے کہا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ امام نے فرمایا حق بات کو نہ پہچاننا اہل حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا۔ اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی ردا کے بارے میں۔

١٠۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان فى جهنم لواديا للمتكبرين يقال له سقر شكا الى الله عز وجل شدة حره وساله ان ياذن له ان يتنفس فتنفس فاحرق جهنم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک وادی ہے متکبروں کے لیے جس کا نام سقر ہے۔ اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کر کے سانس لینے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر اس نے سانس لی۔ تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

١١۔ سمعت ابا عبد الله علیه السلام يقول ان المتكبرين يجعلون فى صور الذر يتوطئهم الناس حتى يفرغ الله من الحساب

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، متکبر لوگ روز قیامت چیونٹیوں کی صورت میں بنا دیے جائیں گے لوگ حساب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

١٢۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قلت له ما الكبر فقال اعظم الكبر ان تسفه الحق وتغمص

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا۔ کہ کبر کیا ہے۔ فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت

الناس قلت وما سفه الحق قال يجهل الحق ويطعن على اهله.

بتایا جائے۔ اور لوگوں کو احمق سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سفہ الحق کیا ہے؟ فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳۔ **قال** قلت لابی عبد الله انی اکل الطعام الطیب واشم الریح الطیبة وارکب الدابة الفارهة ویتبعنی الغلام فتری فی هذا شیئاً من التجبر فلا افعله فاطرق ابو عبد الله ثم قال انما الجبار الملعون من غمص الناس وجهل الحق قال عمر فقلت اما الحق فلا اجهله والغمص لا ادری ما هو قال من حقر الناس وتجبر علیهم فذلک الجبار.

عمر بن یزید راوی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں اچھا کھانا کھاتا ہوں۔ اچھی خوشبو سونگھتا ہوں۔ اچھے گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں۔ غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تجبر کی ہے۔ کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا جبار ملعون وہ ہے۔ جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے۔ اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیا ہے فرمایا جو لوگوں کو حقیر جانے۔ اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱۴۔ **عن** ابی جعفر قال قال رسول اللهؐ ثلاثة لا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم شیخ زانٍ وملک جبار ومقل مختال۔

فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین ایسے ہیں۔ جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا۔ اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا۔ اول بوڑھا زناکار۔ دوسرے ظالم بادشاہ تیسرے فقیر متکبر۔

۱۵۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال ان یوسف علیه السلام لما قدم علیه الشیخ یعقوب علیه السلام دخله عز الملک فلم ینزل الیه فهبط جبرئیلؑ فقال یا یوسف ابسط راحتک فخرج منها نور ساطع فصار فی جو السماء فقال یوسف یا جبرئیل ما هذا النور الذی خرج من راحتی فقال نزعت النبوة من عقبک عقوبة لما لم تنزل الی الشیخ یعقوب فلا یکون من عقبک نبیٌ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے۔ تو عزت ملوکیت کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے نہ اترے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے یوسفؑ اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے افق آسمان روشن ہو گیا۔ یوسفؑ نے پوچھا اے جبرئیل یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی۔ کیوں کہ تم یعقوبؑ کی تعظیم کے لئے نہیں اترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

توضیح:۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تخت سے نہ اترنا ازراہ تکبر یا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات مقدسہ ایسی باتوں سے دور ہے۔ بلکہ مصر کے

شاہانہ قواعد کی رُو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لئے تخت سے اُترنا عوام الناس کی نظروں میں باعث ذلت و توہین تھا۔ لہذا یوسف علیہ السلام نے ملکی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصول سیاست کو برقرار رکھنا تھا۔ مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی۔ اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پر تھی۔ لہذا یہ فعل ترک اولیٰ میں تھا۔ اور چونکہ انبیاء سے ترک اولیٰ پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے۔ لہذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبر نہیں کہا جا سکتا۔ تکبر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترک اولیٰ ہوا۔ تو ان کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا۔ حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

۱۶۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من عبد الا وفی راسہ حکمۃ وملک یمسکھا فاذا تکبر قال لہ اتضع وضعک اللہ فلا یزال اعظم الناس فی نفسہ واصغر الناس فی اعین الناس واذا تواضع رفعہ اللہ عز وجل ثم قال لہ انتعش نعشک اللہ فلا یزال اصغر الناس فی نفسہ وارفع الناس فی اعین الناس۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جس کو فرشتہ پکڑے رہتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے۔ جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے۔ وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا قرار پاتا ہے۔ اور جو متواضع ہوتا ہے۔ اللہ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

۱۷۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من احد یتیہ الا من ذلۃ یجدھا فی نفسہ و فی حدیث آخر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من رجل تکبر او تجبر الا لذلۃ وجدھا فی نفسہ

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے۔ تو اس لئے کہ وہ اپنے نفس میں ذلت محسوس کرتا ہے۔

باب ۱۲۵

عُجب

۱۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ علم ان الذنب خیر للمومن من العجب ولولا ذلک ما ابتلی مومن بذنب ابداً

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ مومن کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو مومن گناہ میں کبھی نہ مبتلا ہو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من دخلہ العجب ہلک

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔

۳۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سالتہ عن العجب الذی یفسد العمل فقال العجب درجات منہا ان یزین للعبد سوء عملہ فیراہ حسنا فیعجبہ ویحسب انہ یحسن صنعا ومنہا ان یومن العبد بربہ فیمن علی اللہ عزوجل وللہ علیہ فیہ المن۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عُجب کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہوجاتا ہے۔ فرمایا عُجب کے درجات ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے بُرے عمل کو اچھا سمجھے۔ اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے۔ کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ عبادت کا اپنے رب پر احسان رکھے۔ حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الرجل لیذنب الذنب فیندم علیہ ویعمل العمل فیسرہ ذلک فیتراخی عن حالہ تلک فلان یکون علی حالہ تلک خیر لہ مما دخل فیہ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہوتا ہے۔ پھر کوئی اور عمل کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے۔ اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی ندامت والے حال پر باقی رہتا تو اس موجودہ حالت سے بہتر ہوتا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی عالم عابدا فقال لہ کیف صلاتک فقال مثلی یسئل عن صلاتہ وانا اعبد اللہ منذ کذا وکذا قال فکیف بکاؤک قال ابکی حتی تجری دموعی فقال لہ العالم فان ضحکک وانت خائف افضل من بکائک وانت مدل ان المدل لایصعد من عملہ شی

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا مجھ جیسے کی نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس اس طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بکا کا کیا حال۔ اس نے کہا آنسوؤں سے روتا ہوں۔ عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بکا سے درانحالیکہ تم مسرور اور خود پسند ہو۔ یہ تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو اوپر نہ جانے دے گی۔

۶۔ عن احدہما علیہما السلام قال دخل رجلان المسجد احدہما عابد والآخر فاسق فخرجا من المسجد والفاسق صدیق والعابد فاسق وذلک انہ یدخل العابد المسجد مدلا بعبادتہ یدل بہا فتکون فکرتہ فی ذلک وتکون فکرۃ الفاسق فی التندم علی فسقہ و

فرمایا حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق۔ وہ عبادت کرکے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا۔ اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا۔ تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا۔ اور اس کا سوچ بچار اسی بارہ میں تھا اور فاسق اپنے فسق پر نادم تھا اور اس

یستغفر الله عزوجل مما صنع من الذنوب

۷۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یعمل العمل وهو خائف مشفق ثم یعمل شیئاً من البر فیدخله شبه العجب به فقال هو فی حاله الاولی وهو خائف احسن حالاً منه فی حال عجبه۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله بینما موسیٰ جالساً اذا قبل ابلیس وعلیه برنس ذوالوان فلما دنی من موسیٰ خلع البرنس وقام الی موسیٰ فسلم الیه فقال له موسیٰ من انت فقال انا ابلیس قال انت فلا قرب الله دارك قال انی انما جئت لاسلم علیك لمكانك من الله قال فقال له موسیٰ فما هذا البرنس قال به اختطف قلوب بنی ادم فقال موسیٰ فاخبرنی بالذنب الذی اذا اذنبه ابن ادم استحوذت علیه قال اذا اعجبته نفسه واستكثر عمله وصغر فی عینه ذنبه وقال قال الله عزوجل لداود یا داود بشر المذنبین وانذر الصدیقین قال كیف البشر المذنبین وانذر الصدیقین قال یا داود بشر المذنبین انی اقبل التوبة واعفو عن الذنب وانذر الصدیقین الا یعجبوا باعمالهم فانه لیس عبد انصبه للحساب الا هلك

نے اپنے گناہوں کے متعلق خدا سے استغفار کیا۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایک کام کرتا ہے۔ درانحالیکہ وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خود پسندی پیدا ہو جائے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ اس کی پہلی خوف کی حالت اس خود پسندی سے بہتر ہے۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے۔ کہ ابلیس ایک اونچی رنگ برنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتار لی۔ اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا ابلیس فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا۔ بسبب آپ کی اس قربت کے۔ جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰ نے کہا یہ ٹوپی کیسی ہے۔ اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اچک لیتا ہوں۔ جناب موسیٰؑ نے کہا وہ گناہ بتا جسے آدمی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے۔ اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے۔ اور وہ زیادہ عمل کر کے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

اور داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو۔ اور صدیقوں کو ڈراؤ۔ انہوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو کہ میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں۔ اور گناہوں کا بخشنے والا۔ اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ۔ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں۔ کیونکہ جس کو میں روز حساب پکڑوں گا۔ وہ ہلاک ہو جائے گا۔

باب ۱۲۶
محبت دُنیا اور اُس کی حرص

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام یقول راس کل خطیئۃ حب الدنیا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حبِّ دُنیا ہے۔

۲۔ عن حماد بن بشیر قال سمعت ابا عبد اللہ یقول ما ذئبان ضاریان فی غنم قد فارقھا رعاوھا احدھما فی اولھا والاخر فی اخرھا بافسد فیھا من حب المال والشرف فی دین المسلم

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک ایسے گلہ کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس سے جدا ہو گیا ہو۔ اس سے زیادہ نقصان رساں دُنیا کی محبت اور دینِ اسلام میں ریاست کی خواہش ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما ذئبان ضاریان فی غنم لیس لھا راع ھذا فی اولھا و ھذا فی اخرھا باسرع فیھا من حب المال والشرف فی دین الاسلام

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مالِ دُنیا کی محبت اور دینِ اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے۔ جو اس گلہ کے لئے ہو۔ جس کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دُوسرا اس کے پیچھے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الشیطان یدیر ابن ادم فی کل شی فاذا اعیاہ جثم لہ عند المال فاخذ برقبتہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولادِ آدم کا رُخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے درماندہ بنا دیتا ہے۔ تو مال کے لئے اس کی کمین گاہ میں بیٹھتا ہے۔ پھر جب وہ محبت مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من لم یتعز بعزاء اللہ تقطعت نفسہ حسرات علی الدنیا ومن تبع بصرہ ما فی ایدی الناس کثر ھمہ ولم یشف غیظہ ومن لم یر للہ عزوجل علیہ نعمۃ الا فی مطعم او مشرب او ملبس

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیرِ الٰہی پر صبر نہیں کرتا۔ تو اس کا نفس مالِ دُنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔ اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے۔ تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا غصہ فرو نہیں ہوتا۔ اور جو خُدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے

فقد قصر عمله ودنا عذابه

تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے۔ اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

۶۔ عن امیر المومنین علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان الدینار والدرھم اھلکا من کان قبلکم وھما مھلکاکم

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ دینار و درہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷۔ قال ابوجعفر علیہ السلام مثل الحریص علی الدنیا مثل دودۃ القز کلما ازدادت من القز علی نفسھا لفاکان ابعد لھا من الخروج حتی تموت غما وقال ابوعبداللہ اغنی الغنی من لم یکن للحرص اسیراً وقال لاتشعروا قلوبکم الاشتغال بما قد فات فتشغلوا ذھانکم عن الاستعداد لما لم یات۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی ہے۔ کہ جس قدر اپنے اوپر تنتا جاتا ہے۔ اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے۔ اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہو۔ اور فرمایا اور جو چیز فوت ہو گئی یعنے جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگاے۔ تاکہ جو چیز ابھی نہیں آئی ہے۔ اپنی قوت فکر اس کے متعلق کھو بیٹھو۔ یعنی کار آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸۔ محمد بن عبید اللہ قال سئل علی بن الحسین علیھما السلام ای الاعمال افضل عند اللہ قال مامن عمل بعد معرفۃ اللہ عز وجل ومعرفۃ رسولہ افضل من بغض الدنیا فان لذالک لشعباً کثیرۃ وللمعاصی شعب فاول ماعصی اللہ بہ الکبر معصیۃ ابلیس حین ابی واستکبر وکان من الکافرین ثم الحرص وھی معصیۃ آدم وحوا علیھما السلام حین قال اللہ عزوجل لھما کلا من حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فاخذا مالاحاجۃ بھما الیہ فدخل ذلک علی ذریتھما الی یوم القیامۃ وذلک ان اکثر مایطلب ابن آدم مالاحاجۃ بہ الیہ ثم الحسد وھی معصیۃ ابن آدم حیث حسد اخاہ فقتلہ

حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ پیش خدا کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا اللہ اور رسول کی معرفت کے بعد افضل اعمال دنیا سے بغض رکھنا ہے۔ کیوں کہ اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں۔ سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز تکبر ہے۔ جس کا اظہار ابلیس سے ہوا۔ جبکہ اس نے سجدہ آدم سے انکار کیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اس کے بعد حرص ہے۔ اور وہ آدم و حوا کا ترک اولی ہے جب خدا نے ان سے کہا تھا۔ کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا۔ ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انہوں نے اس چیز کو اختیار کیا۔ جس کی ان کو ضرورت نہ تھی۔ پس خدا نے قیامت تک کے لیے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا۔ اس کے بعد حسد ہے۔ اور وہ آدم کے بیٹے (قابیل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا۔ اور اس

تتشعب من ذلک حب النساء وحب الدنیا وحب الریاسة وحب الراحة وحب الکلام وحب العلو والثروة فصرن سبع خصال فاجتمعهن کلهن فی حب الدنیا وقالت الانبیاء والعلماء بعد معرفة ذلک حب الدنیا راس کل خطیئة والدنیا دنیاان دنیا بلاغ ودنیا ملعونه

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی مناجاة موسیٰ یا موسیٰ ان الدنیا دار عقوبة عاقبت فیها آدم عند خطیئة وجعلتها ملعونة ملعون مافیها الا ما کان فیها لی یا موسیٰ ان عبادی الصالحین زهدوا فی الدنیا بقدر علمهم و سائر الخلق رغبوا فیها بقدر جهلهم وما من احد عظمها فقرت عینه فیها ولم یحقرها احد الا انتفع بها۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما ذئبان ضاریان فی غنم قد فارقها رعاؤها واحد فی اولها وهذا فی آخرها بافسد فیها من حب المال والشرف فی دین المسلم۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مر عیسی بن مریم علی قریة قد مات اهلها و طیرها ودوابها فقال اما انهم لم یموتوا الا بسخطة ولو ماتوا متفرقین لتدافنوا فقال الحواریون یا روح اللہ وکلمته ادع اللہ ان یحییهم لنا فیخبرونا ما کانت اعمالهم فنجتنبها فدعا عیسیٰ ربه فنودی من الجو ان نادهم فقام عیسیٰ باللیل علی شرف من الارض فقال یا اهل هذه

کو قتل کر دیا۔ ان میں شاخیں پھوٹیں۔ عورتوں کی محبت۔ دنیا کی محبت، ریاست کی حکومت، راحت کی حکومت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت۔ یہ سب مل کر سات ہو گئیں۔ اور یہ سب جمع ہو گئیں۔ حُبِّ دنیا میں انبیاء اور علما نے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے۔ کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دو دنیا دنی اور پست ہے۔ اور دنیا ملعونہ ہے۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰؑ سے وقت مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے۔ آدمؑ نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے۔ اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے۔ صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے۔ اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا۔ اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی۔ اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے فائدہ پایا۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے۔ جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے۔ جس کا چرواہا اس سے جُدا ہو گیا ہو اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہو۔ اور دوسرا اس کے پیچھے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گذرے جس کے باشندے پرندے اور چوپائے مر گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الٰہی سے مرے ہیں۔ اگر جُدا جُدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ اے کلمۃ اللہ خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں۔ کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ افق سے آواز آئی ان کو پکارو۔ حضرت عیسیٰ رات

القریۃ فاجابہ منھم مجیب لبیك یا روح اللہ وکلمتہ فقال ویحکم ما کانت اعمالکم قال عبادۃ الطاغوت وحب الدنیا مع خوف قلیل وامل بعید وغفلۃ فی لھو ولعب فقال کیف کان حبکم للدنیا قال کحب الصبی لامہ اذا اقبلت علینا فرحنا وسررنا واذا ادبرت عنا بکینا وحزنا قال کیف کانت عبادتکم للطاغوت قال الطاعۃ لاھل المعاصی قال کیف کان عاقبۃ امرکم قال بتنا لیلۃ فی عافیۃ واصبحنا فی الھاویۃ

کے وقت ایک ٹیلے پر گئے اور فرمایا اس گاؤں کے رہنے والو ان میں سے ایک نے جواب دیا لبیک اے روح اللہ اے کلمۃ اللہ فرمایا وائے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا۔ اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی، اور دُنیا کی محبت میں خوفِ خدا بہت کم رہا تھا۔ اور امیدیں طولانی ہو گئی تھیں۔ اور لہو لعب میں دن گزارتے تھے۔ فرمایا حُبِ دُنیا کس حد تک تھی۔ اس سے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دُنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجیدہ ہوتے۔ فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا۔ اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی۔ فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عافیت سے تھے۔ اور صبح کو جہنم رسید ہوئے

قال ما الھاویۃ فقال سجین قال وما سجین قال جبال من جمر توقد علینا الی یوم القیامۃ قال فما قلتم وما قیل لکم قال قلنا ردنا الی الدنیا فنزھد فیھا قیل لنا کذبتم قال ویحك کیف لم یکلمنی غیرك من بینھم قال یا روح اللہ انھم ملجمون بلجام من نار بایدی ملائکۃ غلاظ شداد وانی کنت فیھم ولم اکن منھم فلما نزل العذاب عمنی معھم فانا معلق بشعرۃ علی شفیر جھنم لا ادری اکبکب فیھا ام انجو منھا فالتفت عیسیٰ الی الحواریین فقال یا اولیاء اللہ اکل الخبز الیابس بالملح الجریش والنوم علی المزابل خیر کثیر مع عافیۃ الدنیا والاخرۃ۔

پوچھا ہاویہ کیا ہے۔ اس نے کہا سجین۔ پوچھا سجین کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے پہاڑ ہیں جو قیامت تک ہمارے اوپر اس کے شعلے بھڑکتے رہیں گے فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دُنیا کی طرف بھیج دے۔ تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا۔ اس نے کہا اے روح اللہ ان کے دہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے۔ جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے۔ میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا پجاری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں اس لئے لپیٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا۔ اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارہ پر لٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا بچ جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیاء خدا سوکھی روٹی بدمزہ نمک سے کھانا اور کوڑے گھر پہ سونا بہتر ہے۔ دُنیا و آخرت کی عافیت کے لئے۔

۱۲۔ عنہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما فتح اللہ علی عبد بابا من امر الدنیا الا فتح

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جب امرِ دُنیا کا دروازہ کھولا ہے۔ اس پر اسی طرح حرص کا دروازہ

الله عليه من الحرص مثله .

بھی کھول دیا۔

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال عیسی بن مریم صلوات الله علیه تعملون للدنیا وانتم ترزقون فیها بغیر عمل ولا تعملون للاخرة وانتم لا ترزقون فیها الا بالعمل ویلکم علماء سوء الاجر تاخذون والعمل تضیعون یوشك رب العمل ان یقبل عمله ویوشك ان یخرجوا من ضیق الدنیا الی ظلمة القبر کیف یکون من اهل العلم من هو فی مسیره الی آخرته وهو مقبل علی دنیاه وما یضره احب الیه مما ینفعه .

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو۔ حالانکہ اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے۔ اور آخرت کے لئے عمل نہیں کی حالانکہ وہاں بے عمل کے کوئی رزق نہیں دیا جاتا والے ہو تم برے علمائے سو تم اجر چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو تم برے علمائے سو تم اجر چاہتے ہو۔ اور عمل کو ضائع کرتے ہو قریب ہے۔ کہ صاحب عمل کا عمل قبول کیا جائے۔ اور قریب ہے تم دنیا کی تنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ۔ کیا حال ہوگا ان اہل علم کا جنہیں آخرت کی طرف جانا چاہیئے۔ اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہے۔ جو چیز ان کے لئے محبوب ہے۔ وہ نفع والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

۱۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ابعد ما یکون العبد من الله عز وجل اذا لم یهمه الا بطنه وفرجه .

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم اور شرمگاہ کے سوا فکر آخرت کرتا ہی نہیں۔

۱۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اصبح وامسی والدنیا اکبر همه جعل الله تعالی الفقر بین عینیه وشتت امره ولم ینل من الدنیا الا ما قسم الله له ومن اصبح وامسی والآخرة اکبر همه جعل الله الغنی فی قلبه وجمع له امره

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے۔ اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے۔ اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے۔ جتنا اس کے مقدر میں ہے۔ اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے۔ خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے۔ اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

۱۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام من کثر اشتباکه بالدنیا کان اشد لحسرته عند فراقها

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ دنیا سے جانے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

۱۷۔ عن ابن ابی یعفور قال سمعت ابا عبد الله

راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام

علیہ السلام یقول من تعلق قلبہ بالدنیا تعلق قلبہ بثلاث خصال ھم لا یفنی و عمل لا یدرک و رجاء لا ینال۔

سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو وہ پاتا نہیں۔ امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

باب ۱۲۷
طمع

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ما اقبح بالمومن ان تکون لہ رغبۃ تذلہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کر دے۔

۲۔ عن الزھری قال قال علی بن الحسین علیہما السلام رایت الخیر کلہ قد اجتمع فی قطع الطمع عما فی ایدی الناس

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جائے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ ابا جعفر علیہ السلام قال بئس العبد عبد لہ طمع یقودہ و بئس العبد عبد لہ رغبۃ تذلہ

فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے سب سے برا ہے وہ بندہ جس کی قائد طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کر دے۔

۴۔ عن سعدان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ ما الذی یثبت الایمان فی العبد قال الورع والذی یخرجہ منہ قال الطمع۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز۔ میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا۔ طمع۔

باب ۱۲۸
خرق

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قسم لہ الخرق حجب عنہ الایمان۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے۔ ایمان اس سے پوشیدہ ہے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول لو کان الخرق خلقاً یُری ما کان شی مما خلق الله اقبح منه

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر ناہمواری افعال آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی۔ تو اس سے زیادہ بدصورت کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

باب ۱۲۹

سوءِ خلق

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال النبی ان سوء الخلق لیفسد العمل کما یفسد الخل العسل۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بدخلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی ہے۔ جیسے سرکہ شہد کو۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال النبی ابی الله عز وجل لصاحب الخلق السیء بالتوبة قیل وکیف ذالک یا رسول الله قال لانه اذا تاب من ذنب وقع فی ذنب اعظم منه

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے انکار کیا ہے۔ صاحب خلق سیء کی توبہ قبول کرنے سے کسی نے کہا یا رسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے توبہ کرتا ہے تو اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان سوء الخلق لیفسد الایمان کما یفسد الخل العسل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بدخلقی ایمان اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من ساء خلقه عذب نفسه

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں۔ اس کا نفس عذاب میں ہے۔

۵۔ عن عبد الله بن سنان عن ابو عبد الله علیه السلام اوحی الله عز وجل الی بعض انبیاءه الخلق السیء یفسد العمل کما یفسد الخل العسل

راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بدخلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے

باب ۱۳۰

سفہ

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال انّ

سفہ (جلد مشتعل ہو جانا گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

السفہ خلق لئیم یستطیل علی من دونہ ویخضع لمن فوقہ۔

عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے۔

۲۔ عن الحلبی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تسفھوا فان ائمتکم لیسوا بسفھاء فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام من کافی السفیہ بالسفہ فقد رضی بما اتی الیہ حیث احتذی مثالہ

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے ائمہ سبک سر اور احمق نہ تھے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو احمق کو حماقت سے بدلہ دے گا تو وہ راضی ہوا اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے۔

۳۔ عن ابی الحسن موسی علیہ السلام فی رجلین یتسابان فقال البادی منھما اظلم ووزرہ ووزر صاحبہ علیہ مالم یتعد المظلوم۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارہ میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے۔ ان میں ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے۔ دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان ابغض خلق اللہ عبد اتقی الناس لسانہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے۔ جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں۔

باب ۱۳۱

بذاء (زبان درازی)

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان من علامات شرک الشیطان الذی لایشک فیہ ان یکون فحاشا لایبالی ما قال ولا ما قیل فیہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا۔ یہ ہے کہ وہ بدگو ہے اور گفت گو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا۔ کہ کیا کہا اور کس کے بارہ میں کہا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اذا رایتم الرجل لایبالی ما قال ولا ما قیل لہٗ فانہ لغیۃ او شرک شیطان۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا۔ اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھ لو کہ وہ زنا زادہ ہے۔ یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ

شریک جماع تھا۔

۳۔ عن سلیم بن قیس عن امیر المومنین علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان اللہ حرم الجنۃ علی کل فحاش بذی قلیل الحیاء لایبالی ما قال ولا ما قیل لہ فانک ان فتشتہ لم تجدہ الا لغیۃ او شرک شیطان فقیل یا رسول اللہ وفی الناس شرک الشیطان فقال رسول اللہ اما تقرء قول اللہ عزوجل وشارکھم فی الاموال والاولاد قال وسأل رجل فقیھاً ھل فی الناس من لایبالی ما قیل لہ قال من تعرض للناس یشتمھم وھو یعلم انھم لا یترکونہ فذلک الذی لایبالی ما قال و لا ما قیل فیہ۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے۔ ہر اس شخص پر جو بد گو اور بد زبان اور کم حیا والا ہے۔ اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے۔ کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کروگے تو معلوم ہوگا کہ وہ یا تو زنا زادہ ہے یا اس کے نطفہ میں شیطان شریک ہے۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے۔ فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھا (سورہ بنی اسرائیل) خدا نے شیطان سے فرمایا۔ تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن۔ (تیرے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے) اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پروا نہیں کرتے۔ کہ ان کے لئے کیا کہا گیا فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گالیاں دیتا ہے۔ کہ وہ بھی اس کو گالیاں دیں گے۔ تو یہی ان کا لاابالی پن ہے۔ اور اپنے کہنے کی پروا نہ دوسروں کے کہنے کی۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ یبغض الفاحش المتفحش۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ برا کہنے کی پروا کرے۔ اور نہ برا سننے کی۔

۵۔ عن عمرو بن نعمان جعفی قال کان لابی عبد اللہ علیہ السلام صدیق لایکاد یفارقہ اذا ذھب مکاناً فبینما ھو یمشی معہ فی الحذائین ومعہ غلام لہ سندی یمشی خلفھما اذا التفت الرجل یرید غلامہ ثلث مرات فلم یرہ فلما نظر فی الرابعۃ قال یا ابن الفاعلۃ این کنت قال فرفع ابو عبد اللہ یدہ فصک بھا جبھۃ نفسہ ثم قال سبحان اللہ تقذف امہ کنت اری ان لک ورعاً فاذا لیس لک ورع فقال جعلت فداک ان امہ سندیۃ مشرکۃ فقال اما علمت ان لکل

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا۔ ایک روز حضرت کے ساتھ کفش دوزوں کی طرف سے گزرا۔ اس کا ایک غلام سندی پیچھے آرہا تھا۔ اس شخص نے تین بار مڑ مڑ کے اپنے غلام کو دیکھا۔ تو موجود نہ پایا چوتھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا او زنا زادے تو کہاں تھا۔ حضرت نے یہ سن اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا۔ اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اس کی ماں سندیہ مشرکہ تھی۔ فرمایا تجھے کیا معلوم

امة نکاحا تنح عنی قال فما رایته یمشی معه حتی فرق الموت بینهما و فی روایة اخری ان لکل امة نکاحا تحتجزون به من الزنا.

نہیں کہ ہر اُمت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے۔ مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتا ہے تادم مرگ پھر حضرت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ ہر گروہ کا نکاح زنا سے روکتا ہے

۶۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله ان الفحش لو کان مثالاً لکان مثال سوء

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسمہ بنایا جاتا۔ تو وہ بد ترین صورت کا ہوتا

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان فی بنی اسرائیل رجل فدعا الله ان یرزقه غلاما ثلاث سنین فلما رأی ان الله لا یجیبه قال یارب ابعید انا منک فلا تسمعنی ام قریب انت منی فلا تجیبنی قال فاتاه آت فی منامه فقال انک تدعو الله عزوجل منذ ثلاث سنین بلسان بذی وقلب عات غیر تقی ونیة غیر صادقة فاقلع عن بذائک ولیتق الله قلبک ولتحسن نیتک قال ففعل الرجل ذلک ثم دعا الله فولد له غلام

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی۔ کہ وہ تین سال کے اندر اس کو ایک لڑکا دے۔ جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا۔ تو کہنے لگا اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا۔ یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا۔ خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے خباثت آلودہ زبان میں اور سرکش اور نا پرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیت سے دعا کر رہا ہے ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر خدا سے دعا۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال البذاء من الجفاء والجفاء فی النار

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے۔ اور یہ دوری جہنم میں لے جانے والی ہے۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله ان من شر عباد الله من تکره مجالسته لفحشه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بد ترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجالست مکروہ قرار پاتی ہے۔

۱۰۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ان الفحش والبذاء والسلاطة من النفاق

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھنا بدگوئی اور زبان کی تیزی نفاق ہے۔

۱۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله ان الله یبغض الفاحش البذی

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو اور

والسائل الملحف۔

اس ہی سائل کو جو بغیر لئے ہوئے ہٹتے ہی نہیں۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ لعائشۃ یا عائشہ ان الفحش لو کان ممثلا لکان مثال سوء

فرمایا حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عائشہ سے اے عائشہ سے بدزبانی کرنے والے کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو سب سے برا مجسمہ ہوتا۔

۱۳۔ قال من فحش علی اخیہ المسلم نزع اللہ منہ برکۃ رزقہ ووکلہ الی نفسہ وافسد علیہ معیشتہ

فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی برکت اٹھا لیتا ہے۔ اور اس کا کام اسی کی سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴۔ عن سماعۃ قال دخلت علی ابی عبداللہ علیہ السلام فقال لی مبتدئا یا سماعۃ ماھذا الذی کان بینک وبین جمالک ایاک ان تکون فحاشا او صخابا او لعانا فقلت واللہ لقد کان ذلک انہ ظلمنی فقال ان کان ظلمک لقد اربیت علیہ ان ھذا لیس من فعالی ولا امر بہ شیعتی استغفر ربک ولا تعد قلت استغفر اللہ ولا اعود

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے کلام کی ابتدا کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شتربان کے درمیان یہ کیا معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے۔ اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا۔ یہ ہمارا طریقہ کار نہیں۔ اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کر اور پھر ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں۔ اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

باب ۱۳۲

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

۱۔ عن ابا بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان النبی بینا ھو ذات یوم عند عائشہ اذا استاذن علیہ رجل فقال رسول اللہ بئس اخو العشیرۃ فقامت عائشہ فدخلت البیت واذن رسول اللہ للرجل فلما دخل اقبل علیہ بوجھہ

ابو بصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے ایک روز خانہ عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بد آدمی ہے۔ عائشہ اٹھ کر اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلا لیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روئی کے ساتھ اس سے

وبشرہ الیہ بحدثہ حتی اذا فرغ وخرج من عندہ قالت عائشۃ یا رسول اللہ بینا انت تذکر ھذا الرجل بما ذکرتہ بہ اذ اقبلت علیہ بوجھک وبشرک فقال رسول اللہ عند ذلک ان من شر عباد اللہ من تکرہ مجالستہ لفحشہ

بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا۔ تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے متعلق ایسا ایسا فرمایا تھا۔ لیکن جب وہ آیا۔ تو آپ نے کشادہ پیشانی سے بات چیت کی فرمایا یہ بدترین آدمی زبان دراز و بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بد زبانی سے اس کی ہم نشینی بری معلوم ہوتی ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ قال قال رسول اللہ صلعم شر الناس عند اللہ یوم القیامۃ الذین یکرمون اتقاء شرھم

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین وہ لوگ ہیں۔ جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

۳۔ عن عبد اللہ بن سنان قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من خاف الناس لسانہ فھو فی النار۔

راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

۴۔ عن جابر بن عبد اللہ قال رسول اللہ شر الناس یوم القیامۃ الذین یکرمون اتقاء شرھم

فرمایا حضرت رسول اللہ نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے۔ جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

باب ۱۳۳

بغی (زیادہ روی)

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ ان اعجل الشر عقوبۃ البغی

حضرت رسول اللہ نے فرمایا۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا شر ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یقول ابلیس لجنودہ القوا بینھم الحسد والبغی فانھما یعدلان عند اللہ الشرک

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے۔ بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کرو۔ کیونکہ یہ دو فعل اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

۳۔ عن مسمع ابی سیار ان ابا عبد اللہ ع کتب الیہ فی کتاب انظر ان لا تکلمن بکلمۃ بغی ابداً وان اعجبتک نفسک وعشیرتک۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا۔ کہ کبھی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا اور تمہیں تعجب میں ڈالے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام ایہا الناس ان البغی یقود اصحابہ الی النار وان اول من بغی علی اللہ عناق بنت آدم فاول قتیل قتلہ اللہ عناق وکان مجلسہا جریباً فی جریب وکان لہا عشرون اصبعاً فی کل اصبع ظفران مثل المنجلین فسلط اللہ اسداً کالفیل وذئباً کالبعیر ونسراً مثل البغل فقتلہا وقد قتل اللہ الجبابرۃ علی افضل احوالہم وامن ما کانوا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی۔ وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ کئی جریب زمین بیٹھنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں۔ ہر انگلی میں دو ناخن تھے۔ درانتی جیسے۔ اللہ نے اس پر ہاتھی جیسے شیر کو اونٹ جیسے بھیڑیئے کو۔ خچر جیسے گدھ کو مسلط کیا۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

باب ۱۳۴

کبر

۱۔ عن ابی حمزۃ الثمالی قال قال علی الحسین علیہما السلام عجباً للمتکبر الفخور الذی کان بالامس نطفۃ ثم ھو غداً جیفہ۔

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس متکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم آفۃ الحسب الافتخار والعجب

فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے آفت فخر اور گھمنڈ ہے۔

۳۔ عن عقبۃ بن بشیر الاسدی قال قلت لابی جعفر علیہ السلام انا عقبہ بن بشیر اسدی وانا فی الحسب الضخم من قومی قال فقال ما تمن علینا بحسبک ان اللہ رفع بالایمان من کان الناس یسمونہ وضیعاً اذا کان مومنا ووضع بالکفر من کان الناس یسمونہ شریفا اذا کان کافرا فلیس لاحد فضل علی احد الا

عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں میں بلحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں حضرت نے فرمایا۔ اس سے ہم پر کیا احسان جتاتا ہے۔ جس مومن کو لوگ ذلیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف کہتے تھے۔ خدا نے اس کے کفر کے سبب ذلیل کیا۔ سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت

بالتقوی

نہیں۔

۴۔ عن عیسیٰ بن الضحاک قال ابو جعفر علیہ السلام عجباً للمختال الفخور وانما خلق من نطفة ثم یعود جیفة وھو فیما بین ذلک لا یدری ما یصنع بہ

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی متکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا۔ اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گذرے گی اسے وہ کیا جانے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی رسول اللہ رجل فقال یا رسول اللہ انا فلان ابن فلان حتی عد تسعة فقال لہ رسول اللہ اما انک عاشرھم فی النار۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا۔ ابن فلان بن فلاں ہوں یہاں تک کہ نو پشتوں کے نام گنائے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ تو ان کا دسواں فی النار ہے۔ (وہ خود بھی کافر تھا اور اپنے کافر اجداد پر فخر کر رہا تھا)

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ آفة الحسب الافتخار۔

فرمایا رسول اللہ نے حسب و نسب کی آفت فخر کرنا ہے۔

باب ۱۳۵

قساوت قلب

۱۔ قال فیما ناجی اللہ عزوجل بہ موسیٰ یا موسیٰ لا تطول فی الدنیا املک فیقسو قلبک والقاسی القلب منی بعید۔

امام نے فرمایا کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا۔ اور سخت دل آدمی مجھ سے دور رہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا خلق اللہ العبد فی اصل الخلقة کافرا لم یمت حتی یحبب اللہ الیہ الشر فیقرب منہ فابتلاہ بالکبر والجبریة فقسی قلبہ وساء خلقہ وغلظ وجھہ وظھر فحشہ وقل حیاؤہ وکشف اللہ سترہ ورکب المحارم فلم ینزع عنھا ثم رکب معاصی اللہ وابغض طاعتہ و

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا پس وہ نہیں مرتا تاوقتیکہ اللہ شر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قریب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کرتا ہے۔ تکبر و جبر پسندی میں لہذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ عادت خراب ہو جاتی ہے۔ اور ترش رو بن جاتا ہے۔ بدگوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے۔ اور خدا اس کے بھید کھول دیتا ہے وہ محرمات

ذنب علی الناس لایشبع من الخصومات فاسئلوا الله العافیة واطلبوها منه۔

بجالاتا ہے۔ وہ ان سے نکل نہیں پاتا۔ اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے۔ اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے۔ اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب رہو۔

توضیح اس حدیث کے اس جملہ سے "جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا" یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ ایک مجازی صورت ہے۔ بایں طور کہ خدا خلق کے وقت جانتا تھا۔ کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا۔ پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) ہے۔ اور بعض معانی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے۔ اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے۔ بایں طور کہ خدا نے بداعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے۔ جیسی اس آیت میں حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان۔ علم و اندازہ الٰہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر باختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین ع لمتان لمة من الشیطان ولمة من الملک فلمة الملک الرقة والفهم ولمة الشیطان السهو والقسوة

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قساوت کو پیدا کرتا ہے

باب ۱۳۶

ظلم

۱۔ **عن** ابی جعفر علیه السلام قال الظلم ثلاثة ظلم یغفره الله وظلم لا یغفره الله وظلم لا یدعه الله فاما الظلم الذی لا یغفره فالشرک واما الظلم الذی یغفره فظلم الرجل نفسه فیما بینه وبین الله واما الظلم الذی لا یدعه فالمداینة بین العباد۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم تین طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا۔ دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا۔ وہ شرک ہے جو ظلم بخش دے گا۔ وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں۔ اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا۔ وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر

اس میں انصاف کرے گا۔

۲۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل انّ ربک لبالمرصاد قال قنطرۃ علی الصراط لا یجوزھا عبد بمظلمۃ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بے شک تمہارا رب کمین گاہ میں ہے" کہ صراط پر ایک پل ہوگا۔ جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا۔ جس پر کوئی مظلمہ ہوگا۔

۳۔ **عن** شیخ من النخع قال قلت لابی جعفر علیہ السلام انی لم ازل والیاً منذ زمن الحجاج الی یومی ھذا فھل لی من توبۃ قال فسکت ثم اعدت علیہ فقال لا حتی تؤدّی الی کل ذی حق حقہ

راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں حجاج کے زمانہ سے آج تک برسر حکومت ہوں۔ پس آیا میری توبہ قبول ہوگی۔ یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ اور پھر فرمایا نہیں ہوگی۔ جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا نہ کر دے۔

۴۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من مظلمۃ اشدّ من مظلمۃ لا یجد صاحبھا علیھا عوناً الا اللہ عزوجل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی ظلم (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

۵۔ **عن** ابی جعفر علیہ السلام قال لما حضر علی بن الحسین علیھما السلام الوفاۃ ضمنی الی صدرہ ثم قال یا بنی اوصیک بما اوصانی بہ ابی علیہ السلام حین حضرتہ الوفاۃ وبما ذکر ان اباہ اوصاہ بہ قال یا بنی ایاک وظلم من لا یجد علیک ناصراً الا اللہ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو مجھے چھاتی سے لگایا۔ اور فرمایا بیٹا میں تمہیں وہ وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی فرمایا تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

۶۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ من خاف القصاص کفّ عن ظلم الناس

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیرالمومنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا۔ وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

۷۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام من اصبح لا ینوی ظلم احد غفر اللہ ما اذنب ذلک الیوم ما لم یسفک دماً او یاکل مال یتیم حراماً۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے۔ کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو۔ تو خدا اس دن کے کل گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

۸۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ من اصبح لا یھم بظلم احد غفر

فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے اس صورت سے صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا

الله له ما اجترم

ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من ظلم مظلمة اخذ بها فی نفسه او فی ماله او فی ولده

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا۔ اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله اتقوا الظلم فانه ظلمات یوم القیامة

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے۔

۱۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله اتقوا الظلم ظلمات یوم القیامه

ترجمہ حسب سابق

۱۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ما من احد یظلم بمظلمة الا اخذه الله بها فی نفسه وماله واما الظلم الذی بینه وبین الله فاذا تاب غفر الله له

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی از راہ ظلم کسی کا حق لیتا ہے۔ اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے۔ اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے۔ اگر توبہ کر لے گا۔ تو خدا بخش دے گا۔

۱۳۔ قال ابو عبد الله علیه الصلوٰة والسلام مبتدئاً من ظلم سلط الله علیه من یظلمه او علی عقبه او علی عقب عقبه قال قلت هو یظلم فیسلط الله علی عقبه او علی عقب عقبه فقال ان الله عز وجل یقول ولیخش الذین لو ترکوا من خلفهم ذریة ضعافا خافوا علیهم فلیتقوا الله ولیقولوا قولا سدیدا

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کلام کی ابتدا اپنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا۔ تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کرے گا راوی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورہ نساء) "اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جاتے۔ تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو غریب بچوں پر سختی کرنے میں) خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ اور ان سے سیدھی طرح بات کرنی چاہیئے"

توضیح مرآۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس صورت کا وقوع نہ کر منافی عدل جان کر حضرت نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورہ نساء میں یتیموں کے بارہ میں بیان کی ہے تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں اور چونکہ سائل میں علم سمجھنے کی قابلیت نہ تھی۔ لہٰذا صرف وقوع کی صورت بیان کر دی۔ یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بدلیل انی بیان کیا۔ اور دلیل لمی کو ترک فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارہ میں توہم تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بالغیر لطف خدا ہو۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دو چند عوض اس الم کا ملے۔ اور جب وہ الم کے بدلہ پر غور کرے۔ تو اس الم پر راضی ہو جائے۔ جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے ازدیاد اجر کا باعث ہو۔ تو وہ اس پر راضی ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ یہ صورت

ہو۔ کہ عادت الٰہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا۔ اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا۔ تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا۔ یہ لطف الٰہی ہوگا۔ ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے۔ یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے۔ تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے۔ تو لوگ آپس میں صلح کرلیں اور گناہوں سے باز رہیں۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے۔ تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا۔ لہٰذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا۔ وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا۔ اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا"۔

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ راوی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے۔ کہ اللہ کی طرف سے اس کا وقوع کیسے ہوگا۔ امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھر پکڑنا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ امور تکوینیہ مرتبط ہیں دوسرے اسباب سے جو اسباب حسن و قبح افعال سے علاوہ ہیں۔ جیسے صفات والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمہاری ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ اور جسمانی تعلق جمع کرے گا۔ تمام آباؤ اجداد اولاد کو ایک ہی جیسی رایت کے نیچے کیوں کہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلہ کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطف الٰہی ہے۔ ظالم ڈرے گا۔ اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا۔ اور اولاد سے چونکہ انسان کی فطری محبت ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ ظلم سے رکے گا۔ اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی

۱۴۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز وجل اوحی الی نبی من انبیاءہ فی مملکۃ جبار من الجبارین ان ائت ھذا الجبار فقل لہ انی لم استعملک علی سفک الدماء واتخاذ الاموال و انما استعملتک لتکف عنی اصوات المظلومین فانی لم ادع ظلامتھم وان کانوا کفارا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے۔ فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ مظلوموں کی فریاد مجھ تک نہ پہنچے میں ان پر ظلم کو نظر انداز نہ کروں گا چاہے وہ کافر ہی ہوں۔

۱۵۔ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول من اکل مال اخیہ ظلماً ولم یردہ الیہ اکل جذوۃ من النار یوم القیامہ

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا۔ وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال العامل بالظلم والمعین لہ والراضی بہ شرکاء ثلاثتھم۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں

۱۷۔ عن ھشام بن سالم قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان العبد لیکون مظلوماً فما

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بددعا

یزال یدعو حتی یکون ظالماً

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال من عذر ظالماً بظلمہ سلّط اللہ علیہ من یظلمہ فان دعا لم یستجب لہٗ ولم یاجرہ اللہ علی ظلامتہ

۱۹۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال ما انتصر اللہ من ظالم الا بظالم وذلک قولہٗ عز وجل وکذلک نولّی بعض الظالمین بعضا

۲۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسولُ اللہ من ظلم احداً ففاتہ فیستغفر اللہ لہ فانہ کفارۃ لہٗ

۲۱۔ عن ابی الحسن موسٰی قال قال رسول اللہ من اصبح وھو لایھمُّ بظلم احد غفر اللہ لہ ما اجترم

۲۲۔ عن ابی بصیر قال دخل رجلان علی ابی عبد اللہ فی مداراۃ بینھما ومعاملۃ فلما ان سمع کلامھما قال امّا انہ ما ظفر احد بخیر من ظفر بالظلم امّا ان المظلوم یاخذ من دین الظالم اکثر ممّا یاخذ الظالم من مالِ المظلوم ثم قال من یفعل الشر بالناس فلاینکر الشر اذا فعل بہ امّا انہ انما یحصد ابن ادم ما یزرع ولیس یحصد احد من المُر حلواً ولا من الحلو مرّاً فاصطلح الرجلان قبل ان یقوما۔

۲۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم من خاف القصاص کف عن ظلم الناس ترجمہ جو قصاص سے ڈرتا ہے۔ چاہئے کہ وہ ظلم سے رُک

ہی کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ تو خود ظالم بن جاتا ہے

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور جانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا۔ تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلمہ پر کوئی اجر نہ ملے گا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظلم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر قابو یافتہ بنا دیتے ہیں۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ظلم سے کسی کا مال لے۔ اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے۔ تو چاہیئے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

ابوبصیر سے مروی ہے۔ کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا۔ نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی مظلوم نے ایک ظالم کے مقابل مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ جو دوسروں کے ساتھ بُرائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ بُرائی کی جائے۔ تو اسے بُرا نہ سمجھے بے شک آدمی جو بوتا ہے۔ وہی کاٹتا ہے کوئی کڑوے بیج کو بو کر میٹھا پھل نہیں کھائے گا۔ اور نہ میٹھا بو کر کڑوا پھل۔ یہ سُن کر انھوں نے اُٹھنے سے پہلے صلح کرلی۔

باب ۱۳۷
خواہشوں کی پیروی

۱۔ عن ابی محمد الوابشی قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول احذروا اھواءکم کما تحذرون اعداءکم فلیس شیء اعدی للرجال من اتباع اھوائھم وحصائد السنتھم

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بد خواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا زخم لگانے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ یقول اللہ عزوجل وعزتی وجلالی وعظمتی وکبریائی ونوری وعلوی وارتفاع مکانی لایؤثر عبد ھواہ علی ھوای الا شتت علیہ امرہ ولبست علیہ دنیاہ وشغلت قلبہ بھا ولم اؤتہ منھا الا ما قدرت لہ وعزتی وجلالی وعظمتی ونوری وعلوی وارتفاع مکانی لایؤثر عبد ھوای علی ھواہ الا استحفظتہ ملائکتی وکفلت السموات والارضین رزقہ وکنت لہ من وراء تجارۃ کل تاجر واتتہ الدنیا وھی راغمۃ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی۔ اور اپنی عظمت اور کبریائی کی۔ اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو پراگندہ کر دیتا ہوں۔ اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں۔ اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں۔ اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت وجلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور علو مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی۔ کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے۔ تو میرے ملائکہ اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں۔ مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سوداگری میں۔ کہ جتنا دو اتنا لو۔ دنیا جو ذلیل ہے۔ اس کے پاس آتی ہے۔

۳۔ عن یحیی بن عقیل قال قال امیر المومنین انما اخاف علیکم اثنتین اتباع الھوی وطول الامل اما اتباع الھوی فانہ یصد عن الحق واما طول الامل فینسی الاخرۃ

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آرزوؤں کا اعا خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خواہشوں کا زیادہ ہونا آخرت کو بھلا دیتا ہے۔

باب ۱۳۸

مکر و غدر و فریب

۱۔ عن ہشام بن سالم قال قال امیر المومنین علیہ السلام لولا ان المکر والخدیعۃ فی النار لکنت امکر الناس۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنے والا ہوتا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یجیئ کل غادر یوم القیامۃ بامام مائل شدقہ حتی یدخل النار ویجیئ کل ناکث بیعۃ امام اجذم حتی یدخل النار

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ غدر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ اس طرح آئے گا۔ کہ اس کی باچھ کج ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا۔ اور ہر وہ جس نے امام منصوص من اللہ کی بیعت توڑی ہوگی۔ وہ بصورت مجذوم داخل دوزخ ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ لیس منا من ماکر مسلماً

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ جو مسلمان سے مکر کرے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن قریتین من اہل الحرب لکل واحد منہما ملک علی حدۃ اقتتلوا ثم اصطلحوا ثم ان احد الملکین غدر بصاحبہ فجاء الی المسلمین فصالحہم علی ان یغزو معہم تلک المدینۃ فقال ابو عبد اللہ لا ینبغی للمسلمین ان یغدروا ولا یامروا بالغدر ولا یقاتلوا مع الذین غدروا ولکنہم یقاتلون المشرکین حیث وجدوہم ولا یجوز علیہم ما عاہد علیہ الکفار۔

فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا۔ پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کرلی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی۔ اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا۔ اور ان سے صلح کرکے کہنے لگا۔ کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا۔ مسلمانوں کو غدر کرنا نہ چاہیئے اور نہ دوسروں کو غدر کا حکم دینا چاہیئے۔ غدر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیئے۔ ہاں مشرکوں کو جہاں پائیں قتل کریں۔ اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ

پر رہنا ضروری نہیں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ﷺ یجیء کل غادر بامام یوم القیامۃ مائلاً شدقہ حتی یدخل النار۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر غدر کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا، کہ اس کا باچھا ٹیڑھا ہوگا۔ اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

۶۔ عن الاصبغ بن نباتہ قال قال امیر المومنین علیہ السلام ذات یوم وھو یخطب علی المنبر بالکوفۃ یا ایھا الناس لولا کراھیۃ الغدر کنت من ادھی الناس الا ان لکل غدرۃ فجرۃ ولکل فجرۃ کفرۃ الا وان الغدر والفجور والخیانۃ فی النار

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کوفہ پر اپنے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! اگر غدر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا۔ تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر جلا لانے والا ہوتا۔ آگاہ ہو کہ ہر غدر کرنے والے کے لئے معاصی میں بے پروائی ہے۔ اور یہ بے پروائی کفر ہے اور غدر و بے پروائی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے۔

باب ۱۳۹

کذب

۱۔ عن ابی النعمان قال قال ابو جعفر علیہ السلام یا ابا النعمان لا تکذب علینا کذبۃ فتسلب الحنیفیۃ ولا تطلبن ان تکون رأساً فتکون ذنباً ولا تستأکل الناس بنا فتفتقر فانک موقوف لا محالۃ ومسئول فان صدقت صدقناک وان کذبت کذبناک

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو نعمان سے فرمایا۔ ہم پر کوئی جھوٹ نہ بولو۔ ورنہ دین سے خارج ہو جاؤ گے۔ اور سرداری کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کرو گے۔ اور ہماری مداحی بتلا کر لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے۔ تو ہم تصدیق کریں گے۔ اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں جھٹلائیں گے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما یقول لولدہ اتقوا الکذب الصغیر منہ والکبیر فی کل

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے اپنی اولاد سے کہا کذب سے بچو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، معقول بات چیت ہو یا دل لگی۔ کیوں کہ جب آدمی

جدّ و ہزل فان الرجل اذا کذب فی الصغیر اجترٰی علی الکبیر اما علمتم ان رسول اللہ قال ما یزال العبد یصدق حتی یکتبہ اللہ صدیقاً وما یزال العبد یکذب حتی یکتبہ اللہ کذّاباً

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام ان اللہ عز وجل جعل للشر اقفالا وجعل مفاتیح تلک الاقفال الشراب والکذب شر من الشراب

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اِنّ الکذب ھو خراب الایمان۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الکذب علی اللہ وعلی رسولہ من الکبائر۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اِنّ اوّل من یکذب الکذاب اللہ عز وجل ثم الملکان اللذان معہ ثم ھو یعلم انہ کاذب۔

۷۔ عن عمرو بن یزید قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول انّ الکذاب یھلک بالبینات ویھلک اتباعہ بالشبھات۔

۸۔ عن معاویہ بن وھب سمعت ابا عبد اللہ یقول انّ اٰیۃ الکذاب بان یخبرک خبر السماء والارض والمشرق والمغرب فاذا سالتہٗ عن حرام اللہ وحلالہ لم یکن عندہ شیئ

۹۔ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ یقول انّ الکذبۃ لتفطر الصائم قلت وایّنا لا یکون ذلک منہ قال لیس حیث ذھبت انما ذلک الکذب علی اللہ وعلی رسولہ وعلی الائمۃ صلوٰت اللہ علیھم

۔ عن بعض اصحابہ رفعہ الی ابی عبد اللہ ع

چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے۔ تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے۔ اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے۔ تو کذّاب لکھتا ہے۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تالے ڈالے ہیں۔ ان تالوں کی کنجیاں شراب کو قرار دیا ہے۔ اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا و رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے۔ پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے۔ پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سُنا۔ کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شبہات میں پڑ کر ہلاک ہوتے ہیں۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سُنا۔ جھوٹے کی ایک نشانی تو یہ ہے۔ کہ وہ تجھ سے آسمان و زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کرے گا۔ اور اگر تو حلال و حرام کے متعلق پوچھے گا۔ تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

ابو بصیر سے مروی ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے۔ جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا و رسولؐ اور آئمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک

قال ذکر الحائك لابی عبد الله انه ملعون فقال انما ذاك الذی یحوك الکذب علی الله وعلی رسوله

جولاہے کا ذکر کیا۔ کہ وہ ملعون ہے۔ فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ کا تانا بانا تنتا ہے۔

۱۱۔ عن الاصبغ بن نباته قال امیر المومنین علیه السلام لایجد عبد طعم الایمان حتی یترك الکذب هزله وجده

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بندہ ایمان کا ذائقہ نہیں چکھے گا جب تک دل لگی ہو یا حقیقتہً ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

۱۲۔ قلت لابی عبد الله الکذاب هو الذی یکذب فی الشیء قال لا ما من احد الا ان یکون ذلك منه ولکن المطبوع علی الکذب

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ کو پسندیدہ خاطر بنا لیا ہو۔

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال عیسی ابن مریم من کثر کذبه ذهب بهاؤه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

۱۴۔ قال امیر المومنین علیه السلام ینبغی للرجل المسلم ان یجتنب مواخاة الکذاب فانه یکذب حتی یجیٔ بالصدق فلا یصدق۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیے۔ کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے۔ تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

۱۵۔ عن عبید بن زرارة قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ان مما اعان الله به علی الکذابین النسیان

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

۱۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال الکلام ثلاثة صدق وکذب واصلاح بین الناس قال قیل له جعلت فداك ما الاصلاح بین الناس قال تسمع من الرجل کلاماً یبلغه فتخبث نفسه فتلقاه فتقول سمعت من فلان قال فیك من الخیر کذا وکذا خلاف ما سمعت منه۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ کلام تین ہیں۔ سچ جھوٹ۔ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا۔ پوچھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے۔ فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو۔ تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارہ میں اس اس طرح کلمہ خیر کہتے سنا ہے۔ جو اس کے بالکل خلاف ہے۔ جو تم نے سنا۔

۱۷۔ عن ابی جعفر علیه السلام فی قول یوسف "ایتها العیر انکم لسارقون" فقال والله

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق "اے قافلہ والو تم چور ہو" کہ واللہ نہ وہ

ماسرقوا وما کذب وقال ابراهیم بل فعله کبیرهم فاسئلوهم ان کانوا ینطقون فقال والله ما فعلوا وما کذب قال فقال ابوعبد الله ما عندکم فیها یا صیقل قال فقلت ما عندنا فیها الا التسلیم قال فقال ان الله احب اثنین وابغض اثنین احب الخطر فیما بین الصفین واحب الکذب فی الاصلاح وابغض الخطر فی الطرقات وابغض الکذب فی غیر الاصلاح ان ابراهیمؑ انما قال بل فعله کبیرهم هذا ارادة الاصلاح ودلالة انهم لا یفعلون وقال یوسف ارادة الاصلاح

چور تھے۔ اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا"۔ اور حضرت ابراہیمؑ کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے۔ اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو"۔ کہ نہ انھوں نے کیا تھا۔ اور نہ ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا۔ اے صیقل تمہارا کیا خیال ہے۔ اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارہ کار کیا ہے۔ فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ متکبرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو۔ اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے متکبرانہ رفتار کو شہر کے گلی کوچوں میں اور دشمن رکھتا ہے۔ کذب کو غیر اصلاحی امور میں ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے۔ اس سے مقصود ان کا ذہن کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں۔ کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا۔ تو یہ بھی اصلاح حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸۔ عن عیسی بن حسان قال سمعت ابا عبد اللهؑ یقول کل کذب مسئول عنه صاحبه یوماً کذباً فی ثلاثة رجل کائد فی حربه فهو موضوع عنه اور جل اصلح بین اثنین یلقی هذا بغیر ما یلقی به هذا یرید بذلک الاصلاح ما بینهما اور جل وعد اهله شیئاً وهو لا یرید ان یتم لهم

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا۔ مگر تین شخصوں سے اول دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے۔ اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے۔ اور پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ تو ان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے

۱۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المصلح لیس بکذاب

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰۔ عن عبد الاعلی مولی آل سام قال حدثنی ابوعبد الله علیه السلام بحدیث فقلت له جعلت فداک الیس زعمت لی الساعة کذا وکذا فقال لا فعظم ذلک علی فقلت بلی والله زعمت فقال لا والله ما زعمته قال فعظم

راوی کہتا ہے۔ کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا نہیں میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا واللہ میرا گمان تو یہی ہے۔ فرمایا ایسا نہیں ہے۔ جیسا تو نے گمان کیا ہے۔ میرے

علی نعلت جعلت فداك بلی والله قد قلته قال نعم قد قلته اما علمت ان کل زعم فی القرآن کذب.

اور یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوئے باطل) کذب ہے (یعنی میرے قول سے تو نے غلط نتیجہ نکالا)

۲۱۔ عن ابی اسحاق الخراسانی قال کان امیر المومنین صلوات الله علیه یقول ایاکم والکذب فان کل راج طالب وکل خائف هارب.

راوی کہتا ہے کہ حضرت امیر المومنین فرمایا کرتے تھے۔ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الٰہی اچھے افعال کا طلب گار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعالِ بد سے بھاگتا ہے

۲۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله لا کذب علی مصلح ثم تلا ایتها العیر انکم لسارقون ثم قال والله ما سرقوا وما کذب ثم تلا بل فعله کبیرهم هذا فاسئلوهم ان کانوا ینطقون ثم قال والله ما فعلوه وما کذب.

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا پھر یہ آیت پڑھی اے قافلہ والو تم چور ہو۔ پھر فرمایا واللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے پھر یہ آیت تلاوت کی "بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے۔ اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولے۔

باب ۱۴۰

ذولسانین (دو زبان والا)

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من لقی المسلمین بوجهین ولسانین جاء یوم القیامة وله لسانان من نار.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رُخ اور دو زبانوں سے ملے گا۔ روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال بئس العبد عبد یکون ذا وجهین وذا لسانین یطری اخاه شاهداً ویاکله غائباً ان اعطی حسده وان ابتلی خذله

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے برا وہ بندہ ہے جو دو رو اور دو زبان والا ہو جب دوست کے سامنے آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے۔ اگر اسے عطا کیا جائے تو حسد کرے اور اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

۳۔ عن عبد الرحمن بن حماد رفعہ قال قال اللہ تبارک وتعالی لعیسی بن مریم یا عیسیٰ لیکن لسانک فی السر والعلانیۃ لسانا واحدا وکذلک قلبک انی احذرک نفسک وکفیٰ بی خبیرا لا یصلح لسانان فی فم واحد ولا سیفان فی غمد واحد ولا قلبان فی صدر واحد وکذلک الاذہان

فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر اور باطن میں ایک زبان ہونی چاہیئے۔ اور ایسے ہی تمہارا دل ہو۔ میں تم کو تمہارے نفس سے ڈراتا ہوں۔ اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں۔ ایک منہ میں دو زبانیں، ایک نیام میں دو تلواریں۔ اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیا و آخرت دونو کے ارادے۔

باب ۱۴۱

ہجرت

(کسی سے غصہ سے بات کرنا)

۱۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لا یتفرق رجلان علی الھجران الا استوجب احدھما البراءۃ واللعنۃ وربما استحق ذلک کلاھما فقال لہ معتب جعلنی اللہ فداک ھذا الظالم فما بال المظلوم قال لانہ لا یدعو اخاہ الی صلتہ ولا یتعامس لہ عن کلامہ سمعت ابی یقول اذا تنازع اثنان فعاز احدھما الاخر فلیرجع المظلوم الی صاحبہ حتی یقول لصاحبہ ای اخی انا الظالم حتی ینقطع الھجران بینہ وبین صاحبہ فان اللہ تبارک وتعالی حکم عدل یاخذ للمظلوم من الظالم

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں۔ تو ایسے تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کرکے ان میں سے جو ظالم ہوگا۔ خدا و رسول اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہوگا۔ اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا اس میں مظلوم کا کیا قصور فرمایا وہ یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلہ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سُنا ہے کہ جب دو شخص جھگڑا کریں۔ اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بھائی سے کہے میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہو گیا ہے۔ وہ ختم ہو جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم عادل ہے۔ اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم لا ھجرۃ فوق

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیئے۔ ورنہ وہ عداوت

ثلاث.

بن جائے گا۔

۳۔ عن ابی بصیر قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یصوم ذوی قرابتہ ممن لا یعرف الحق قال لا ینبغی لہ ان یصرمہ

ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا۔ جو کہ اپنے قرابتداروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو (امر امامت) کو نہیں پہچانتے فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

۴۔ عن مرازم بن حکیم قال کان عند ابی عبد اللہ رجلٌ من اصحابنا یلقب شلقان وکان قد صیرہ فی نفقتہ وکان شیٔ الخلق فھجرہ فقال لی یوماً یا مرازم تکلم عیسی فقلت نعم فقال اصبت لا خیر فی المھاجرۃ

مرازم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامی تھا۔ جس کا نفقہ امام کے ذمہ تھا اور وہ مرد بدخو تھا۔ مرازم نے اس سے غصہ میں ترک تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اے مرازم! عیسٰے سے بول چال۔ میں نے کہا ہے۔ فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

۵۔ عن داؤد بن کثیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قال ابی یقول قال رسول اللہ ایما مسلمین تھاجرا فمکثا ثلاثاً لا یصطلحان الا کانا خارجین من الاسلام ولم یکن بینھما ولایۃ فایھما سبق الی کلام اخیہ کان السابق الی الجنۃ یوم الحساب۔

راوی کہتا ہے۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ ہر وہ دو مسلمان جو غصہ میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں گے۔ اور صلح نہ کریں گے۔ تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے گی جو کوئی ان میں سے سب سے اپنے بھائی سے کلام کرے گا۔ وہ روز قیامت پہلے جنت میں جائے۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان الشیطان یغری بین المومنین مالم یرجع احدھم عن دینہ فاذا فعلوا ذلک استلقٰی علی قفاہ وتمدد ثم قال فزت فرحم اللہ امرءً ألف بین ولیین لنا یا معشر المومنین تألفوا وتعاطفوا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوں جب وہ ایسا کر لیتا ہے۔ تو اپنے کام سے فارغ ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا۔ اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کرائے۔ اے مومنو ایک دوسرے سے محبت کرو۔ اور مہربانی کا برتاؤ کرو

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یزال ابلیس فرحاً ما اھتجر المسلمان فاذا التقیا اصطکت رکبتاہ وتخلعت اوصالہ ونادیٰ یا ویلہ مالقی من الثبور۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا پر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے۔ تو شیطان خوش ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے۔ اور اس کے بدن کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ چیخ کر کہتا ہے ہائے کیسی

ہلاکت کا سامنا ہے۔

باب ۱۴۲

قطع رحم

(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ فی حدیث الا ان فی التباغض الحالقۃ لا اعنی حالقۃ الشعر ولکن حالقۃ الدین

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بغض رکھنا سر منڈوانا ہے لیکن اس سے میری مراد سر منڈوانا نہیں بلکہ دین کا سر مونڈنا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اتقوا الحالقۃ فانہا تمیت الرجال قلت وما الحالقۃ قال قطیعۃ الرحم

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالقہ سے بچو، وہ لوگوں کو مار ڈالتا ہے۔ راوی نے پوچھا حالقہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ ان اخوتی وبنی عمی قد ضیقوا علیّ الدار والجاؤنی منہا الی بیت ولو تملکت اخذت ما فی ایدیہم قال فقال لی اصبر فان اللہ سیجعل لک فرجاً قال وانصرفت ووقع الوباء فی سنۃ احدی وثلاثین ومائۃ فماتوا واللہ کلہم ما بقی منہم احدٌ قال فخرجتُ فلما دخلت علیہ قال ما حال اہل بیتک قال قلت لہٗ قد ماتوا واللہ کلہم فما بقی منہم احدٌ فقال ہو بما صنعوا بک وبعقوقہم ایاک وقطع رحم بتروا اتحب انہم بقوا وانہم ضیقوا علیک قلت ای واللہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچا زاد بھائی میرے دشمن ہو گئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی۔ تو جو انہوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا۔ صبر کر اللہ عنقریب کشادگی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۱۳۱ھ میں وبا پھیلی اور وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا۔ کہو تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں۔ فرمایا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا۔ اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا۔ کیا تم یہ چاہتے تھے۔ کہ وہ زندہ رہتے۔ اور تم کو تنگ کئے جاتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال فی کتاب علی ثلاث خصال لا یموت صاحبہن

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے۔ کہ تین خصلتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کا وبال دیکھے بغیر

ابداً حتی یری و بالهن البغی وقطیعة الرحم و الیمین الکاذبة یبارز الله بها وان اعجل الطاعة ثواباً لصلة الرحم وان القوم لیکونون فجاراً فیتواصلون فتنمی اموالهم ویثرون وان الیمین الکاذبة وقطیعة الرحم لتذران الدیار بلاقع من اهلها وتنقل الرحم وان نقل الرحم انقطاع النسل۔

انسان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلہ رحم ہے۔ اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلہ رحم کریں۔ تو ان کے اموال میں زیادتی ہوتی ہے اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے ہیں۔ اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں نقل رحم انقطاع نسل ہے۔

۵۔ عن عنبسة العابد قال جاء رجل فشکا الی ابی عبد الله علیه السلام اقاربه فقال له اکظم غیظك وافعل فقال انهم یفعلون ویفعلون فقال اترید ان تکون مثلهم فلا ینظر الله الیکم۔

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعزہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ۔ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا کیا تم بھی ان کی مثل ہونا چاہتے ہو۔ تاکہ خدا تمہاری طرف نہ دیکھے۔

۶۔ عن ابی حمزة الثمالی قال قال امیر المومنین ع فی خطبته اعوذ بالله من الذنوب التی تعجل الفناء فقام الیه عبد الله بن الکوا الیشکری فقال یا امیر المومنین اوتکون ذنوب تعجل الفناء فقال نعم وتلك القطیعة الرحم ان اهل البیت لیجتمعون ویتواسون وهم فجرة فیرزقهم الله وان اهل البیت لیتفرقون ویقطع بعضهم بعضاً فیحرمهم الله وهم اتقیاء

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آ جاتی ہے۔ عبد اللہ بن کوا نے کہا۔ اے امیر المومنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں۔ جن سے جلد موت آ جائے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ قطع رحم ہے۔ جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو اگرچہ وہ بدکار ہوں۔ اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اور جس گھر والے متفرق ہوتے ہیں۔ اور قطع رحم کرتے ہیں۔ تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے چاہے پرہیزگار ہوں

۷۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام اذا قطعوا الارحام جعلت الاموال فی ایدی الاشرار۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں۔ تو ان کی دولت اشرار کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

باب ۱۴۳

عقوق

(نافرمانی والدین)

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ادنی العقوق اُفّ ولو علم الله عزوجل شیئاً اھون منه لنھی عنه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے اُف کہنا ہے۔ اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی کم ہوتی تو منع کرتا۔

۲۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال قال رسول الله کن باراً واقتصر علی الجنة وان کنت عاقاً فظاً فاقتصر علی النار۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو۔ اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہو۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کان یوم القیامة کشف غطاء من اغطیة الجنة فوجد ریحھا من کانت له روح من مسیرة خمسمائة عام الا صنف واحد قلت من ھم قال العاق لوالدیه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا۔ سوائے ایک گروہ کے راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان برادر۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله فوق کل ذی برٍّ برٌّ حتی یقتل الرجل فی سبیل الله فاذا قتل فی سبیل الله فلیس فوقه برٌّ وان فوق کل عقوق عقوقاً حتی یقتل احد والدیه فاذا فعل ذلک فلیس فوقه عقوق۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے۔ یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہ خدا میں۔ پس جب راہ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں، اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے۔ یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو ایسا کرے گا، تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه الصلوٰۃ والسلام قال من نظر الی ابویه نظر ماقت وھما ظالمان له لم یقبل له صلاۃ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضب ناک نظر ڈالی۔ درآنحالیکہ انھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔

۶۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله فی کلام له ایاکم وعقوق الوالدین فان

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے

ريح الجنة توجد من مسيرة الف عام ولا يجدها عاق ولا قاطع رحم ولا شيخ زان ولا جار ازاره خيلاء انما الكبرياء لله رب العالمين

جنت کی خوشبو جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی، عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا، اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی، اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تکبر سے کھینچے بے شک کبر خدا ہی کے لئے ہے۔

۷۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال لو علم الله شيئا ادنى من اف لنهى عنه وهو من ادنى العقوق ومن العقوق ان ينظر الرجل الى والديه فيحد النظر اليهما

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں اُف سے کم کوئی کلمہ ہوتا، تو وہ اس سے بھی منع کرتا، اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

۸۔ عن ابی جعفر عليه السلام قال ان ابی نظر الى رجل ومعه ابنه يمشي والابن متكئ على ذراع الاب قال فما كلمه ابی عليه السلام مقتا له حتى فارق الدنيا

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا۔ جا رہا تھا۔ یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھوں پر تکیہ کئے ہوئے تھا۔ امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا۔

۹۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال ادنى العقوق اف ولو علم الله ايسر منه لنهى عنه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی ادنیٰ صورت یہ ہے، کہ ماں باپ کے لئے اُف کہا جائے۔ اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا۔ تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

باب ۱۴۴

الانتفاء

دوسروں کے مقابل نسب پر فخر

۱۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال كفر بالله من تبرا من نسب وان دق.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بے زاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو

۲۔ عن ابی جعفر وابی عبد الله عليهما السلام انهما قالا كفر بالله العظيم الانتفاء من حسب وان دق.

باب ۱۴۵

مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

۱۔ سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول قال اللہ عزوجل لیاذن بحرب منی من اذی عبدی المومن ولیامن غضبی من اکرم عبدی المومن ولو لم یکن من خلقی فی الارض فیما بین المشرق والمغرب الامومن واحد مع امام عادل لاستغنیت بعبادتھما عن جمیع ما خلقت فی ارضی و لقامت سبع سماوات وارضین بھما ولجعلت لھما من ایمانھما انسا لا یحتاجان الی انس سواھما

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوا۔ وہ جس نے میرے بندہ مومن کو اذیت دی۔ اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندۂ مومن کی عزت کی اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے۔ تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقات ارض کی عبادت سے بے پرواہ ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی۔ ان کے ایمان سے انس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

۲۔ عن المفضل بن عمر قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا کان یوم القیامۃ نادی منادِ این الصدود لاولیائی فیقوم قوم لیس علی وجوھھم لحم فیقال ھولاء الذین اذوا المومنین ونصبوا لھم وعاندوھم وعنفوھم ثم یومر بھم الی جھنم

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں رکاوٹ پیدا کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا۔ ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومنوں کو ستایا۔ ان سے تعصب برتا دشمنی کی۔ ان پر ظلم کیا حکم ہوگا۔ انہیں جہنم میں ڈالو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ من اھان لی ولیا فقد ارصد لمحاربتی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من حقر مومنا مسکینا او غیر مسکین لم یزل اللہ عزوجل حاقرا لہ ماقتا حتی یرجع عن

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا۔ خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ اور اس پر غضب ناک رہے گا۔ جب تک وہ اس مومن کی حقارت

محقرته ایاه.

سے باز نہ آئے۔

۵۔ عن معلی بن خنیس قال سمعت اباعبدالله يقول ان الله تبارك وتعالى يقول من اهان لی ولیاً فقد ارصد لمحاربتی وانا اسرع شیءٍ الی نصرة اولیائی.

راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہا ہے۔ جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا۔ وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیا کی نصرت کرنے والا ہوں۔

۶۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول الله قال الله عزوجل قد نابذنی من اذل عبدی المومن.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا۔ اس نے کھلم کھلا مجھ سے دشمنی مول لی۔

۷۔ عن حماد بن بشیر قال سمعت اباعبدالله يقول قال رسول الله قال الله عزوجل من اهان لی ولیاً فقد ارصد لمحاربتی وما تقرب الی عبد بشیٔ احبُّ الیّ مما افترضت علیه وانه لیتقربُ الیّ بالنافلة حتی احبه فاذا احببته کنت سمعهٗ الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ولسانه الذی ینطق به ویده الذی یبطش بها ان دعانی اجبته وان سألنی اعطیته وما ترددت عن شیٔ انا فاعله کترددی عن موت المومن یکره الموت واکره مساءتهٗ

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا۔ اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا۔ جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے۔ اسے پورا کرکے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کرتا ہے۔ نافلہ ادا کرکے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حس سامعہ جس سے وہ سنتا ہے۔ اور حس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور حس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں۔ جس سے وہ حملہ کرتا ہے۔ یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب اس سے سرزد ہوتی ہیں پس جو دعا وہ مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں۔ اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنا نہیں چاہتا تو میں اس کو آزردہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال لما اسری بالنبی قال یارب ماحال المومن عندك قال یا محمدؐ من اهان لی ولیاً فقد بارزنی بالمحاربة وانا اسرع شیٔ الی نصرة اولیائی وما ترددت عن شیٔ انا فاعله کترددی عن وفاة المومن یکره الموت واکره مساءتهٗ وان من عبادی المومنین من لایصلحه الا الغنی ولو صرفته الی غیر ذلك

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا معراج کو تشریف لے گئے۔ تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا اے محمد جو کوئی میرے دوست کی اہانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے۔ میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس شے کا ذکر کرنے والا ہوں۔ اس سے نہیں پھرتا۔ مثل اس پھرنے کے جو وفات مومن کے متعلق ہوتا ہے۔ جب وہ موت

لهلك وان من عبادي المؤمنين من لا يصلحه الا الفقر ولو صرفته الى غير ذلك لهلك وما يتقرب الى عبد من عبادي بشئ احب الى مما افترضت عليه وانه ليتقرب الى بالنافلة حتى احبه فاذا احببته كنت اذا سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به ويده التي يبطش بها ان دعاني اجبته وان سألني اعطيته۔

کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آرزو کی ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں۔ کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے۔ اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں۔ تو وہ ہلاک ہوجائیں گے۔ اور کچھ مومن ایسے ہیں۔ کہ ان کی درستی حال فقر میں ہوتی ہے۔ اگر میں اس صورتِ حال کو بدل دوں۔ تو وہ ہلاک ہوجائیں۔ بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں۔ کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نوافل سے تقرب چاہتا ہے۔ تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے۔ میرے کان بن جاتے ہیں۔ اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ میری آنکھیں۔ اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے۔ اور اس کے ہاتھ جن سے عمل کرتا ہے میرے ہاتھ ہوجاتے ہیں۔ میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور جو مانگتا ہے وہ اسے دیتا ہوں۔

توضیح: اعضائے انسانی کا اپنی طرف خدا کا منسوب کرنا۔ اس کی توضیح یہ ہے۔ عارف جب اپنے دل کو شہوات اور ارادوں سے خالی کرلیتا ہے۔ اور اس کی عقل و روح اور مسامع اور مشاعر پر محبتِ الٰہی جلوہ فگن ہوجاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کی سپرد کردیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہوجاتا ہے۔ تو خدا تصرف کرتا ہے۔ اس کی عقل و قلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے۔ جن کو وہ پسند کرتا ہے۔ اور راضی ہوتا ہے۔ بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (تم وہی چاہتے ہو۔ جو اللہ چاہتا ہے) اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے داخل غوامض اخبار میں معادن حکم واسرار میں ائمہ اخیار ہیں۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا ہے۔ مومن کا قلب خدائے رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے۔ اور اسی طرح خدا کا تصرف تمام اعضا و جوارح میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ اپنے رسول سے فرماتا ہے۔ یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی بے شک انہوں نے اللہ سے بیعت کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم) اس بنا پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت اب مطلب واضح ہوگیا۔ حدیث بالا میں ان الفاظ کا میں اس کے کان۔ آنکھ۔ زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں۔ اسی طرح تمام اعضا و جوارح مرد عارف کے نورِ ربانی سے ضیا بار ہوجاتے ہیں۔ اور تمام اعضا کی حرکت موقوف ہوجاتی ہے۔ تدبیرِ الٰہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فنیسرہ للیسری۔

اور محقق طوسی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کرلیتا ہے۔ اور حق سے اتصال کرلیتا ہے۔ تو وہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحر محبت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ جو متعلق ہے تمام مقدورات سے اور ہر علم غرق ہے۔ اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کا ہر ارادہ مستغرق ہوجاتا ہے۔ اس ارادہ میں

جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے۔ اس منزل پر حق اس کی بصر بن جاتا ہے۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی قدرت بنتا ہے۔ جس سے وہ کام کرتا ہے۔ اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے۔ پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت اخلاق الٰہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من استذل مومناً واحتقرہ لقلة ذات یدہ ولفقرہ شھرہ اللہ یوم القیامة علی رؤوس الخلائق۔

فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ جس نے بندہ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عسرت و تنگ دستی کے سبب اسے ذلیل و حقیر جانا اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشتہر کرے گا یعنی بدی کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کرکے لوگوں پر ظاہر کر دیگا۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ لقد اسری ربی بی فاوحی الیّ من وراء الحجاب ما اوحیٰ وشافھنی الی ان قال یا محمد من اذل لی ولیا فقد ارصدنی بالمحاربة ومن حاربنی حاربتہ قلت یارب ومن ولیک ھذا فقد علمتُ ان من حاربک حاربتہ قال لی ذلک من اخذتُ میثاقہٗ لک ولوصیک ولذریتکما بالولایہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ شب معراج پس پردہ خدا نے خدا نے مجھ پر وحی کی جو چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اے محمدؐ جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا۔ اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی۔ میں بھی اس سے جنگ کروں گا۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے۔ یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانتا۔ فرمایا میں نے روز الست تمہاری اور تمہارے وصی اور تمہاری اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے۔ جو اس کے خلاف کرے گا۔ وہی دشمن ہے۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ قال اللہ عزوجل من استذل عبدی المومن فقد بارزنی بالمحاربة وما ترددت فی شیءٍ انا فاعلہ کترددی فی عبدی المومن انی احب لقاءہٗ فیکرہ الموت فاصرفہ عنہ وانہ لیدعونی فی الامر فاستجیب لہ ما ھو خیر لہٗ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندہ مومن کو ذلیل کیا۔ تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا میرا تردد کسی شے جس کا میں فاعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندہ مومن کے متعلق جس کی لقا کو میں دوست رکھتا ہوں۔ اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے۔ میں اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہوں۔ تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

باب ۱۴۶

ان لوگوں کے بارہ میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

۱۔ عن ابی جعفر و ابی عبد الله علیہ السلام قالا اقرب ما یکون العبد الی الکفر ان یواخی الرجل علی الدین فیحصی علیہ عثراتہٗ وزلاتہ لیعنفہٗ بہا یوماً ما۔

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے۔ کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے۔ تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے اس پر ظلم کرے۔

۲۔ عن اسحاق بن عمار قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول قال رسول الله یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یخلص الایمان الی قلبہ لا تذموا المسلمین ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عوراتہم تتبع الله عورتہ ومن تتبع الله عورتہ یفضحہ ولو فی بیتہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو۔ اور ایمان خلوص کے ساتھ ان کے دل میں نہیں اترا۔ مسلمانوں کی مذمت نہ کرو اور ان کے پوشیدہ عیب تلاش نہ کرو۔ ورنہ خدا تمہارے پوشیدہ عیب نکال کھڑے کرے گا۔ اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

۳۔ عن ابی جعفرؑ قال ان اقرب ما یکون العبد الی الکفر ان یواخی الرجل الرجل علی الدین فیحصی علیہ عثراتہ وزلاتہ لیعنفہ بہا یوماً۔

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول الله یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یسلم بقلبہ لا تتبعوا عثرات المسلمین فانہ من تتبع عثرات المسلمین تتبع الله عثرتہ من تتبع الله عثرتہ یفضحہ

رسول اللہ نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے اور دل سے قبول نہ کیا مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو۔ جو ایسا کرے گا تو اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال رسولؐ الله لا تطلبوا عثرات المومنین من تتبع عثرات اخیہ تتبع الله عثرتہ ومن تتبع الله عثرتہ یفضحہ ولو فی جوف بیتہ

رسول اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو۔ جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا۔ اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔ رسوا ہو کر رہے گا۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اقرب

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ کفر سے کس

مایکون العبد الی الکفر ان یواخی الرجل الرجل علی الدین فیحصی علیه زلاته لیعیره بها یوماً ما.

قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ابعد ما یکون العبد من الله ان یکون الرجل یواخی الرجل وهو یحفظ علیه زلاته لیعیره بها یوماً ما.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور کرنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے۔ اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے۔ اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے گا اور سرزنش کرے۔

باب ۱۴

مذمت سرزنش مومن

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من انب مومناً انبه الله فی الدنیا والاخرة

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کو سرزنش کرے گا۔ خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام من اذاع فاحشة کان کمبتدیها ومن عیر مومناً بشیء لم یمت حتی یرکبه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بدکام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے۔ جس نے اس کی ابتدا کی۔ اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من عیر مومناً بذنب لم یمت حتی یرکبه

جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہوگا۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من لقی اخاه بما یؤنبه انبه الله فی الدنیا والاخرة

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے آئے گا۔ اللہ دنیا و آخرت میں اسے سرزنش کرے گا۔

باب ۱۴۸

غیبت وبہتان

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الغیبۃ اسرع فی دین الرجل المسلم من الاکلۃ فی جوفہ قال وقال رسول اللہ الجلوس فی المسجد انتظار الصلاۃ عبادۃ مالم یحدث قیل یارسول اللہ وما یحدث قال الاغتیاب۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من قال فی مومن مارأتہ عینہ وسمعتہ اذناہ فہو من الذین قال اللہ عزوجل ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنو لھم عذاب الیم

۳۔ عن داود بن سرحان قال سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الغیبۃ قال ھو ان تقول لاخیک فی دینہ مالم یفعل وتبث علیہ امراً قد سترہ اللہ علیہ لم یقم علیہ فیہ حد

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سُئل النبی ماکفارۃ الاغتیاب قال تستغفر اللہ لمن اغتبتہ کلما ذکرتہ

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من بھت مومناً او مومنۃ بما لیس فیہ بعثہ اللہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غیبت مردِ مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے۔ جس طرح سرطان اکلہ کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کر دے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظارِ نماز میں بیٹھنا عبادت ہے۔ جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا فرمایا غیبت گوئی نہ ہو۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارہ میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھ سے دیکھی یا کان سے سُنی ہو۔ تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارہ میں خدا فرماتا ہے۔ وہ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ مومنوں کے متعلق بُری باتیں مشہور کریں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے دینی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو۔ جو اس نے نہ کی ہو۔ اور ایسا امر اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ اور اس پر حدِ شرعی نہ لگائی جاتی ہو۔

حضرت رسولِ خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا جس کی تم نے غیبت کی ہے۔ جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی۔ خدا اسے روزِ قیامت طینت

فی طینۃ خبال حتی یخرج مما قال قلت وما طینۃ الخبال قال صدید یخرج من فروج المومسات

۶۔ قال قال لی ابو الحسن صلوات اللہ علیہ من ذکر رجلاً من خلفہ بما ھو فیہ مما عرفہ الناس لم یغتبہ ومن ذکرہ من خلفہ بما ھو فیہ مما لایعرفہ الناس اغتابہ ومن ذکرہ بما لیس فیہ فقد بھتہ

۷۔ قال سمعت ابا عبد اللہ یقول الغیبۃ ان تقول فی اخیک ما سترہ اللہ علیہ واما الامر الظاہر فیہ مثل الحدۃ والعجلۃ فلا والبھتان ان تقول فیہ ما لیس فیہ۔

خبال سے اٹھائے گا۔ پوچھا طینت خبال کیا ہے۔ فرمایا وہ پیپ ہے جو زناکار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گی۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کسی کی پس پشت ایسی برائی کرے۔ جو لوگوں میں مشہور ہو گئی ہو۔ اور اس نے کی بھی ہو۔ تو اس نے غیبت نہ کی۔ اور جو ایسی برائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو۔ تو یہ غیبت ہوگی۔ اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو۔ تو یہ بہتان ہے۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارہ میں وہ بری بات کہو۔ جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو عیب کھلم کھلا ہو جیسے تند مزاجی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

باب ۱۴۹

نقلِ سخنِ ہر مومن

۱۔ عن مفضل بن عمر قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام من روی علی مومن روایۃ یرید بھا شینہ وھدم مروتہ لیسقط من اعین الناس اخرجہ اللہ من ولایتہ الی ولایۃ الشیطان فلا یقبلہ الشیطان۔

۲۔ عن عبد اللہ بن سنان قال قلت لہ عورۃ المومن علی المومن حرام؟ قال نعم قلت یعنی سفلیہ قال لیس حیث تذھب انما ھو اذاعۃ سرہ۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فیما

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندہ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرتا ہے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں۔ اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے۔ تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرتا ہے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سے کہا۔ کیا عورت مومن مومن پر حرام ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا۔ کیا اس سے مراد آپ کی دونوں شرمگاہیں ہیں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد ہے۔ کسی مومن کے راز کا کھولنا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت

جاء فی الحدیث عورة المومن علی المومن حرام قال ما هو ان ینکشف فتری منه شیئاً انما هو ان تروی علیه او تعیبه

مومن مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کو کھول کر اس کا کوئی حصہ دیکھے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

باب ۱۵۰

شماتت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انه قال لا تبدی الشماتة لاخیك فیرحمه الله ویصیرها بك وقال من شمت بمصیبة نزلت باخیه لم یخرج من الدنیا حتی یفتتن۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہار خوشی نہ کرو۔ ورنہ اللہ اس پر رحم کرے گا۔ اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شماتت کرے گا، وہ دنیا سے نہ جائے گا۔ جب تک کسی آزمائش میں نہ پھنس جائے۔

باب ۱۵۱

سبّاب (گلیارا)

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ سباب المومن کالمشرف علی الھلکة

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ مومن کو گالی دینے والا اپنے کو جہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ سباب المومن فسوق وقتاله کفر واکل لحمه معصیة وحرمة ماله کحرمة دمه

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے۔ اس سے لڑنا کفر ہے۔ اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے۔ اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے۔ جس طرح اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال رجلاً من بنی تمیم اتی النبی فقال

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا۔ اور کہا مجھے کچھ ہدایت فرمائیے

اوصی فکان فیما اوصاہ ان قال لاتسبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینھم

فرمایئے۔ پس منجملہ ان باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ کہ لوگوں کو گالی نہ دو۔ کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ عن ابی الحسن ؑ موسیٰ فی رجلین یتسابان قال البادی منھما اظلم ووزرہ ووزر صاحبہ علیہ مالم یعتذر الی المظلوم

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں۔ تو ابتدا کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا۔ اس کا اور اس کے کا گناہ اس پر ہوگا۔ جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما شھد رجل علی رجل بکفر قط الا باء بہ احدھما ان کان شھد بہ علی کافر صدق وان کان مومناً رجع الکفر علیہ فایاکم والطعن علی المومنین

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا۔ اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے۔ وہ کافر ہے۔ تب تو یہ سچا ہے۔ اور اگر وہ مومن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا پس اپنے کو مومنین پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

۶۔ عن علی بن ابی حمزۃ عن احدھما علیھما السلام قال سمعتہ یقول ان اللعنۃ اذا خرجت من فی صاحبھا ترددت فان وجدت مساغا والا رجعت علی صاحبھا۔

راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ کہ جب کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

۷۔ عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت ابا جعفر یقول ان اللعنۃ اذا خرجت من فی صاحبھا ترددت بینھما فان وجدت مساغا والا رجعت علی صاحبھا۔

ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے۔ تو گھومتی ہے۔ دونوں کے درمیان۔ اگر وہ صحیح ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

۸۔ عن ابی حمزۃ قال سمعت ابا عبداللہ یقول اذا قال الرجل لاخیہ المومن اف خرج من ولایتہ واذا قال انت عدوی کفر احدھما ولا یقبل اللہ من مومن عملا وھو مضمر علی اخیہ المومن سوءاً

فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بُری بات کہتا ہے۔ تو اس کی ولایت سے خارج ہوجاتا ہے۔ اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے۔ تو ان میں سے ایک کافر ہوگا۔ اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

۹۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال مامن انسان یطعن فی عین مومن الامات بشر میتۃ وکان قمنا ان یرجع الی الخیر۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا۔ وہ بدترین موت مرے گا۔ اور اس کا سزاوار ہوگا۔ کہ امر نیک کی طرف رجوع نہ کرے۔

باب ۱۵۲
تہمت و بدگمانی

۱۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اتھم المومن اخاہ انماث الایمان من قلبہ کما ینماث الملح فی الماء۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگاتا ہے۔ تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے۔ جیسے نمک پانی میں۔

۲۔ **سمعت** اباعبد اللہ یقول من اتھم اخاہ فی دینہ فلا حرمۃ بینھما ومن عامل اخاہ بمثل ما عامل بہ الناس فھو بریٔ مما ینتحل۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی۔ تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی نہ رہے گی۔ اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا۔ جو مخالف لوگ کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے دعوئے ایمانی سے الگ ہو جائے گا۔

۳۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام فی کلام لہ ضع امر اخیک علی احسنہ حتی یاتیک ما یغلبک منہ ولا تظنن من اخیک سوءاً وانت تجد لھا فی الخیر محملاً

فرمایا حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہترین سلوک کرو۔ جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو۔ جو تمہیں عاجز بنا دے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو۔ جب تک تم اسے عمل خیر کرتے پاؤ۔

باب ۱۵۳
اس کے بارہ میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

۱۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ من سعی فی حاجۃ لاخیہ فلم ینصحہ فقد خان اللہ ورسولہ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت برآری میں سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے۔ تو اس نے خدا و رسول سے خیانت کی۔

عن سماعۃ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ایما مومن مشی فی حاجۃ اخیہ فلم یناصحہ خان اللہ ورسولہ۔

۳۔ عن ابوبصیر قال سمعت ابا عبد اللہ یقول ایمارجل من اصحابنا استعان بہ رجلٌ من اخوانہ فی حاجۃ فلم یبالغ فیھا بکل جھد فقد خان اللہ و رسولہ والمومنین قال ابوبصیر قلت لابی عبد اللہ علیہ ما تعنی بقولک والمومنین قال لدن امیر المومنین الی اخرھم

ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہو۔ اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے۔ تو اس نے خدا و رسول اور مومنین سے خیانت کی۔ ابوبصیر نے کہا آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیر المومنینؑ سے امام آخر تک

۴۔ عن ابی جمیلہ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول من مشیٰ فی حاجۃ اخیہ ثم لم یناصحہ فیھا کان کمن خان اللہ و رسولہ وکان اللہ خصمہ

راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے بطور مومن کی حاجت براری میں سعی کی۔ اور اس کو نصیحت نہ کی۔ وہ اس کی شکل ہے جس نے اللہ و رسول سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من استشار اخاہ فلم یمحضہ محض الرای سلبہ اللہ عزوجل رایہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے۔ اور وہ صحیح رائے اسے نہ دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

۶۔ عن سماعۃ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ایما مومن مشیٰ مع اخیہ المومن فی حاجۃ فلم یناصحہ فقد خان اللہ و رسولہ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کی حاجت براری کے لئے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے۔ تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی۔

باب ۱۵۴
خلف وعد

۱۔ عن ھشام بن سالم قال سمعت ابا عبد اللہ یقول عدۃ المومن اخاہ نذرٌ لا کفارۃ لہ فمن اخلف فبخلف اللہ بدأ ولمقتہ تعرض وذلک قولہ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ مومن کا مومن سے وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا۔ اس نے اللہ سے خلف عہد کی ابتدا کی۔ اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورہ صف میں فرماتا ہے اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیف اذا وعد۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ جب وعدہ کرے اُسے پورا کرے۔

باب ۱۵۵

اُس کے بارہ میں جس سے برادر مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ایما مومن کان بینہ وبین مومن حجاب ضرب اللہ عز وجل بینہ وبین الجنۃ سبعین الف سور ما بین السور الی السور مسیرۃ الف عام۔

۲۔ عن محمد بن سنان قال کنت عند الرضا صلوات اللہ علیہ فقال لی یا محمد انہ کان فی زمن بنی اسرائیل اربعۃ نفر من المومنین فاتی واحد منھم الثلاثۃ وھم مجتمعون فی منزل احدھم فی مناظرۃ بینھم فقرع الباب فخرج الیہ الغلام فقال این مولاک فقال لیس ھو فی البیت فرجع الرجل ودخل الغلام الی مولاہ فقال لہ من کان الذی قرع الباب قال کان فلان فقلت لہ لست فی المنزل فسکت ولم یکترث ولم یلم غلامہ ولا اغتم احد منھم لرجوعہ عن الباب واقبلوا فی حدیثھم فلما کان من الغد بکر الیھم الرجل فاصابھم وقد خرجوا یریدون ضیعۃ لبعضھم فسلم علیھم وقال انا معکم فقالوا لہ نعم ولم یعتذروا الیہ وکان الرجل محتاجا فلما کانوا فی بعض الطریق اذا غمامۃ قد اظلتھم فظنوا انہ مطر فبادروا فلما استوت الغمامۃ علی

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذنِ دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کر دے گا۔ ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایک ہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

راوی کہتا ہے۔ کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا اے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے۔ ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں باتیں کر رہے تھے۔ اس شخص نے دق الباب کیا۔ ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے۔ اس نے کہا وہ تو گھر میں نہیں۔ وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا۔ تو اس نے پوچھا دق الباب کس نے کیا تھا۔ اس نے کہا فلاں نے میں نے کہہ دیا کہ آپ گھر میں نہیں ہیں۔ یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی۔ اور نہ غلام کو سرزنش کی۔ اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے روز علی الصباح وہ شخص پھر آیا۔ اور ان سے ملا۔ وہ کسی کے کھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ اس نے سلام کیا۔ اور کہا میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انہوں نے کہا اچھا اس سے معافی نہ مانگی یہ شخص مرد محتاج تھا۔ راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آ رہی ہے چال تیز کی۔ جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا۔ تو اس کے اندر

رؤسهم اذاً منادی ینادی من جوف الغمامة ایتها النار خذیهم وانا جبرئیل رسول الله فاذاً نار من جوف الغمامة قد اختطفت الثلاثة النفر وبقی الرجل مرعوباً یعجب مما نزل بالقوم ولا یدری ما السبب فرجع الی مدینة فلقی یوشع بن نون فاخبره الخبر وما رای وما سمع فقال یوشع بن نون اما علمت ان الله سخط علیهم بعد ان کان عنهم راضٍ وذلك بفعلهم بك قال وما فعلهم بی فحدثه یوشع فقال الرجل فانا اجعلهم فی حل واعفو عنهم قال لو کان هذا قبل لنفعهم فاما الساعة فلا وعسی ان ینفعهم من

سے ایک منادی نے ندا کی۔ اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبرئیل اللہ کا رسول ہوں۔ ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلا دیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیا ہے۔ شہر کے انتہا پر حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا۔ اس عمل پر جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا تھا۔ اس نے کہا وہ کیا عمل تھا۔ حضرت یوشع ؑ نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی۔ اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ایما مومن کان بینه وبین مومن حجاب ضرب الله بینه وبین الجنة سبعین الف سور غلظ کل سور مسیرة الف عام ما بین السور الی السور مسیرة الف عام

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے۔ تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی۔ اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کی برابر موٹی ہوگی۔ اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت ہوگا۔

۴۔ عن ابی حمزة عن ابی جعفر قال قلت له جعلت فداك ما تقول فی مسلم اتی مسلماً زایراً وطالب حاجة وهو فی منزله فاستاذن علیه فلم یاذن له ولم یخرج الیه قال یا ابا حمزة ایما مسلم اتی مسلماً زایراً اوطالب حاجة وهو فی منزله فاستاذن له ولم یخرج الیه لم یزل فی لعنة الله حتی یلتقیا فقلت جعلت فداك فی لعنة الله حتی یلتقیا قال نعم یا ابا حمزة۔

ابو حمزہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے۔ اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور وہ اجازت نہیں دیتا۔ اور گھر میں سے نہیں نکلتا۔ تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا ابو حمزہ جو ایسا کرے گا۔ اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے گی۔ جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کی لعنت ہوگی فرمایا ہاں اے ابو حمزہ۔

باب ۱۵۶

اس کے بارہ میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من بخل بمعونۃ اخیہ المسلم والقیام لہ فی حاجتہ الا ابتلی بمعونۃ من یاثم علیہ ولا یوجر۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت کے بر لانے میں بخل کرے گا۔ تو وہ مبتلا ہوگا۔ ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہ گار ہوگا۔ اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ایما رجل من شیعتنا اتی رجلاً من اخوانہ فاستعان بہ فی حاجتہ فلم یعنہ وهو یقدر الا ابتلاہ اللہ بان یقضی حوائج غیرہ من اعدائنا یعذبہ اللہ علیہا یوم القیامہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے۔ اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے۔ اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے۔ تو خدا اس سے سلب توفیق کرکے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کراتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لم یدع رجل معونۃ اخیہ المسلم حتی یسعی فیها ویواسیہ الا ابتلی بمعونۃ من یاثم ولا یوجر

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارہ میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے۔ خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرتا ہے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

۴۔ عن علی بن جعفر عن اخیہ ابی الحسن علیہ السلام قال سمعتہ یقول من قصد الیہ رجل من اخوانہ مستجیراً بہ فی بعض احوالہ فلم یجرہ بعد ان یقدر علیہ فقد قطع ولایۃ اللہ عز وجل۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے۔ تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

باب ۱۵۷

جو کوئی نہ برادر مومن کو خود کوئی چیز دے اور نہ دوسروں کو دینے دے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ایما مومن منع مومنا شیئا مما یحتاج الیہ وھو یقدر علیہ من عندہ او من عند غیرہ اقامہ اللہ یوم القیامۃ مسودا وجھہ مزرقۃ عیناہ مغلولۃ یداہ الی عنقہ فیقال ھذا الخائن الذی خان اللہ و رسولہ ثم یومر بہ الی النار

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو باوجود قدرت رکھنے کے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلائے۔ تو وہ روز قیامت اس طرح محشور ہوگا۔ کالا منہ نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے۔ یہ کون ہے۔ کہا جائے گا۔ یہ وہ خائن ہے جس نے خدا و رسول سے خیانت کی۔ پھر اُسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲۔ عن یوسف بن ظبیان قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا یونس من حبس حق المومن اقامہ اللہ عزوجل یوم القیامۃ خمسمائۃ عام علی رجلیہ حتی یسیل عرقہ اودمہ و ینادی مناد من عند اللہ ھذا الظالم الذی حبس عن اللہ حقہ قال فیوبخ اربعین یوما ثم یومر بہ الی النار

راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا۔ یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بلحاظ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا۔ اور ایک منادی ندا کرے گا۔ یہ وہ ہے۔ جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سرزنش کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

۴۔ عن مفضل بن عمر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من کانت لہ دار فاحتاج مومن الی سکناھا فمنعہ ایاھا قال اللہ عزوجل یا ملائکتی ابخل عبدی علی عبدی بسکنی الدنیا و عزتی وجلالی لا یسکن جنانی ابدا

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا۔ اور برادر مومن اس گھر کا محتاج ہو۔ اور وہ اس کو رہائش کے لئے نہ دے۔ تو خدا فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس میرے بندہ نے میرے بندہ کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے۔ کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

۵۔ عن علی بن جعفر قال سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول من اتاہ اخوہ المومن فی حاجۃ فانما ھی رحمۃ من اللہ عزوجل ساقھا الیہ فان قبل ذلک فقد وصلہ بولایتنا وھو موصول بولایۃ

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے۔ تو یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا۔ اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی۔ تو اس کو ہماری اور اللہ کی مدد حاصل

الله عز وجل وان رده عن حاجته وهو يقدر على قضائها سلط الله عليه شجاعا من نار ينهشه فى قبره الى يوم القيامة مغفورا له او معذب فان عذره الطالب كان اسوء حالا قال وسمعته يقول من قصد اليه رجل من اخوانه مستجيرا به فى بعض احواله فلم يجره بعد ان يقدر عليه فقد قطع ولاية الله تبارك وتعالیٰ

ہوئی۔ اور اگر اس کو رَد کر دیا۔ درآنحالیکہ اس کو بجا لانے پر قدرت تھی۔ تو خدا اس پر ایک اژدھا مسلط کرے گا۔ آگ کا بنا ہوا جو روز قیامت تک اس کو نوچتا رہے گا۔ مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ ہو۔ تو اور بُرا حال ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے۔ تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے۔ تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

باب ۱۵۸

جو مومن کو ڈرائے

عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من نظر الى مومن نظرة ليخيفه بها اخافه الله عز وجل يوم لا ظل الا ظله

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے۔ تو اللہ اس کو اس دن خوف زدہ بنائے گا۔ جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہوگی۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من روع مومنا بسلطان ليصيبه منه مكروه فلم يصبه فهو فى النار ومن روع مومنا ليصيبه منه مكروه فاصابه فهو مع فرعون وآل فرعون فى النار۔

فرمایا حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے۔ تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا۔ اور اگر اسے کوئی کوئی مصیبت پہنچ گئی۔ تو وہ فرعون اور آل فرعون کے ساتھ جہنم میں جائے گا۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اعان على مومن بشطر كلمة لقى الله عز وجل يوم القيامة مكتوب بين عينيه آيس من رحمتى۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کرے گا۔ روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ میری رحمت سے مایوس۔

باب ۱۵۹
چغل خوری

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الا انبئکم بشرارکم قالوا بلی یا رسول قال المشاؤن بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ الباغون للبرآء المعائب۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ فرمایا چغل خور۔ لوگوں میں جدائی ڈالنے والا، معائب سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال محرمۃ الجنۃ علی القتاتین للشاعین بالنمیمۃ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوروں پر۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین شرارکم المشاؤن بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ المبتغون للبراء المعائب۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بدترین انسان ہے چغل خور۔ احباب میں تفرقہ ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

باب ۱۶۰
افشائے راز

۱۔ عن محمد بن عجلان قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ عز وجل عیرا قواماً بالاذاعۃ فی قولہ عز وجل واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ فایاکم والاذاعۃ

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سرزنش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں جب ان کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں۔ پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اذاع علینا حدیثنا فھو بمنزلۃ من جحد حقنا وقال لمعلی بن خنیس المذیع لحدیثنا کالجاحد لہ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمارا افشائے راز کیا۔ ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا۔ اور معلی بن خنیس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

۳۔ عن ابن یعفور قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من اذاع علینا حدیثنا سلبہ اللہ الایمان

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما قتلنا من اذاع حدیثنا قتل خطاء ولکن قتلنا قتل عمد

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا۔ اس نے ہم کو خطاً نہیں بلکہ عمداً قتل کیا۔

۵۔ عن محمد بن مسلم قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یحشر العبد یوم القیامۃ وما ندی دما فیدفع الیہ شبہ المحجمۃ او فوق ذلک فیقال لہ ھذا سھمک من دم فلان فیقول یا رب انک لتعلم انک تبضتنی وما سفکت دما فیقول بلی سمعت من فلان روایۃ فرویتھا علیہ نقلت حتی صارت الی فلان الجبار فقتلہ علیھا وھذا سھمک من دمہ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا۔ اس کی طرف ایک حجامت بنانے کا آلہ یا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا لے یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا، پروردگار تو جانتا ہے۔ کہ مرتے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا۔ خدا فرمائے گا ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی۔ تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیان کیا وہ نقل ہوتے ہوتے فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا۔ لہذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خون سے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام وتلا ھذہ الآیۃ ذلک بانھم کانوا یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین بغیر الحق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون" قال واللہ ما قتلوھم بایدیھم ولا ضربوھم باسیافھم ولکنھم سمعوا احادیثھم فاذاعوھا فاخذوا علیھا فقتلوا فصار قتلا واعتداء ومعصیۃ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی "یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی۔ کہ وہ آیاتِ الٰہی سے انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے۔ اور حد سے تجاوز کرنے والے۔ پھر فرمایا واللہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے نہ قتل کیا تھا اور نہ تلواروں سے مارا تھا۔ بلکہ انھوں نے انبیاء سے احادیث سن کر افشائے راز کیا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا۔ اور حد سے تجاوز کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ویقتلون الانبیاء بغیر حق فقال اما واللہ ما قتلوھم باسیافھم ولکن اذاعوا سرھم وافشوا علیھم فقتلوا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق وہ انبیاء کو بے گناہ قتل کرتے تھے۔ واللہ انھوں نے تلواروں سے قتل نہیں کیا اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کیا جس کی بنا پر وہ قتل کئے گئے

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل عیر قوما بالاذاعۃ فقال

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے۔ "جب ان کے سامنے

واذا جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به واياكم والاذاعه۔

کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انھوں نے اسے افشا کر دیا۔ اپنے کو اذاعۂ راز سے بچاؤ۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اذاع علینا شیئاً من امرنا فهو کمن قتلنا عمداً ولم یقتلنا خطاءً

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی جز بھی افشا کیا۔ تو گویا عمداً اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاءً۔

۱۰۔ سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول مذیع السر شاك وقائله عند غیر اهله کافر ومن تمسك بعروة الوثقى فهو ناج قلت وما هو قال تسلیم۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہماری امامت میں شک کرنے والا ہے۔ اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقیٰ کیا ہے۔ فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

۱۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله عزوجل جعل الدین دولتین دولة آدم وهی دولة الله ودولة ابلیس فاذا اراد الله ان یعبد علانیة کانت دولة آدم واذا اراد الله ان یعبد السر کانت دولة ابلیس والمذیع لما اراد الله ستره مارق من دین۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں۔ حکومت آدم اور حکومت ابلیس۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت علانیہ ہو (یعنی حاکم عادل کی حکومت میں) تو یہ حکومت آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمران کے خوف سے) تو یہ ابلیسی حکومت ہے۔ ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا چھپانا چاہتا ہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من استفتح نهاره باذاعة سرنا سلط الله علیه حر الحدید وضیق المجالس

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرنے والا ہے۔ تو خدا اس پر مسلط کرتا ہے۔ گرم لوہے کو اور تنگ قید خانوں کو۔

باب ۱۶۱

معصیتِ خدا کے ساتھ اطاعتِ مخلوق کرنا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من طلب رضا الناس بسخط الله جعل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کرکے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کا

الله حامده من الناس ذاماً۔

تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

۲۔ عن جابر عن ابی جعفر صلوات الله علیه قال قال رسول الله صلعم من طلب مرضاة الناس بما یسخط الله جعل الله حامده من الناس ذاما ومن اثر طاعة الله بغضب الناس کفاه الله عدواة کل عدو وحسد کل حاسد وبغی کل باغ وکان الله عزوجل له ناصراً وظهیراً۔

جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا اللہ اس کے مداح کو اس کا مذمت کرنے والا بنا دے گا۔ اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا۔ اللہ ہر دشمن کی عداوت سے اور ہر حاسد کے حسد سے اور ہر باغی کی بغاوت سے اسے بچائے گا۔ اور اس کا ناصر و مددگار ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کتب رجل الی الحسین صلوات الله علیه عظنی بحرفین فکتب الیه من حاول امراً بمعصیة الله کان افوت لما یرجو واسرع لمجئ ما یحذر۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ حضرت نے تحریر فرمایا جو معصیت خدا کا قصد کرے گا۔ وہ سب سے زیادہ کھونے والا ہوگا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے۔ وہ بہت جلد اس کے سامنے آئے گی۔

۴۔ قال ابو جعفر علیه السلام لا دین لمن دان بطاعة من عصی الله ولا دین لمن دان بفریة باطل علی الله ولا دین لمن دان بجحود شئ من آیات الله

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو خدا کے نافرمان بندہ کی اطاعت سے قریب ہوا اس کا دین گیا۔ جو باطل سے جا ملا اس کا دین بھی گیا۔ اور جس نے کسی آیت کا بھی آیات الٰہی میں سے انکار کیا۔ اس کا دین بھی رخصت ہوا۔

۵۔ عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله من ارضی سلطاناً بسخط الله خرج من دین الله۔

حضرت رسولِ خدا نے فرمایا جس نے مرضی سلطان حاصل کرنے کے لئے خدا کا غضب مول لیا۔ وہ دین سے خارج ہوا۔

باب ۱۶۲ دنیا میں گناہوں کی سزا

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلعم خمس ان ادرکتموهن فتعوذوا بالله منهن لم تظهر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوها الا ظهر فیهم الطاعون والاوجاع التی لم تکن فی اسلافهم الذین مضوا ولم ینقصوا المکیال والمیزان الا اخذوا بالسنین وشدة المؤنة وجور السلطان ولم یمنعوا الزکوٰة الا منعوا القطر من السماء ولولا البهائم لم یمطروا ولم ینقضوا عهد الله وعهد رسوله الا سلط الله علیهم عدوهم واخذوا بعض ما فی ایدیهم ولم یحکموا بغیر ما انزل الله عزوجل الا جعل الله عزوجل

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ باتیں ہیں اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تولا جائے نہ کم ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہوگی۔ اور خرچ میں سختی ہوگی۔ بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا۔ (۴) اور عہد خدا کو اور عہد رسول کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا۔ اور وہ ان کا کچھ مال لوٹ لے گا۔ (۵) جو احکام خدا نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو۔ ورنہ اللہ ان کے درمیان خوف وہراس پیدا کر دے

۲۔ عن ابی جعفرؑ قال وجدنا فی کتاب رسول اللہ اذا ظہر الزنا کثر موت الفجاۃ واذا طففت المکیال والمیزان اخذہم اللہ بالسنین والنقص واذا منعوا الزکوۃ منعت الارض برکتھا من الزرع والثمار والمعادن کلھا واذا جاروا فی الاحکام تعاونوا علی الظلم والعدوان واذا نقضوا العھد سلط اللہ علیھم عدوھم واذا قطعوا الارحام جعلت الاموال فی ایدی الاشرار واذا لم یامروا بالمعروف ولم ینھوا عن المنکر ولم یتبعوا الاخیار من اھل بیتی سلط اللہ علیھم شرارھم فیدعو خیارھم فلا یستجاب لھم

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زنا کا زور ہوگا۔ تو مرگ مفاجات زیادہ ہوگی۔ اور جب لوگ کم تولیں اور کم ناپیں گے، تو قحط سالی ہوگی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے۔ تو کھیتی اور پھلوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جور کریں گے، تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں گے، جب عہد توڑا کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا، اور جب قطع رحم کریں گے۔ تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں جا پڑیں گے۔ اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

باب ۱۶۳

گنہگاروں سے ہم نشینی

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی للمومن ان یجلس مجلساً یعصی اللہ فیھا ولا یقدر علی تغییرہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو نہیں چاہیئے۔ کہ وہ ایسے جلسے میں بیٹھے جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں۔ اور وہ ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہو۔

۲۔ قال سمعت ابا الحسن یقول مالی رایتک عند عبد الرحمن بن یعقوب فقال انہ خالی فقال انہ یقول فی اللہ قولاً عظیماً یصف اللہ ولا یوصف فاما جلست معہ وترکتنا واما جلست معنا وترکتہ فقلت ھو یقول ما شاء ای شیء علی منہ اذا لم اقل ما یقول فقال ابو الحسن اما تخاف ان تنزل بہ نقمۃ فتصیبکم جمیعاً اما علمت بالذی کان من اصحاب موسیٰؑ وکان ابوہ من اصحاب فرعون فلما لحقت خیل فرعون موسیٰ تخلف عنھا لیعظ اباہ فیلحقہ بموسیٰ فمضی ابوہ وھو یراغمہ حتی بلغا طرفی البحر فغرقا جمیعاً فاتی موسیٰ الخبر فقال ھو فی رحمۃ اللہ ولکن النقمۃ اذا نزلت لم یکن لھا عمن قارب المذنب دفاع

جعفری راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ کیا بات ہے کہ میں تم کو عبدالرحمٰن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا۔ وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کرتا ہے۔ پس یا تو تم اس کے ساتھ رہو۔ ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو۔ اس کو چھوڑ دو۔ میں نے کہا وہ جو چاہے کہے مجھ سے کیا تعلق۔ جبکہ جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پر نازل ہو، تو تم بھی اس کے لپیٹ میں آجاؤ۔ کیا تمہیں علم نہیں، کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا۔ جس کا باپ فرعون کے ساتھ تھا۔ جب لشکر فرعون موسےٰ سے جا ملا۔ تو لشکر موسےٰ سے نکلا تاکہ اپنے باپ کو نصیحت کرے۔ اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسےٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب باطلہ کے ابطال میں مبالغہ کیا۔

یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے۔ اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسٰے کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ اس پر رحمت خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے۔ تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے۔ وہ بھی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال لاتصحبوا اھل البدع ولا تجالسوھم فتصیروا عند الناس کواحد منھم قال قال رسول اللہ المرء علی دین خلیلہ وقرینہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو۔ اور ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اور اپنے ہم نشین کے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اذا رأیتم اھل الریب والبدع من بعدی فاظھروا البرأۃ منھم واکثروا من سبھم والقول فیھم والوقیعۃ وباھتوھم کیلا یطمعوا فی الفساد فی الاسلام ویحذرھم الناس ولا یتعلمون من بدعھم یکتب اللہ لکم بذلک الحسنات ویرفع لکم بہ الدرجات فی الاخرۃ۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کہ جب تم احکام شرع میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو۔ تو ان سے اپنی برات ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو۔ تاکہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں۔ اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ۔ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو ایسا عمل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا۔ اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی للمسلم ان یواخی الفاجر ولا الاحمق ولا الکذاب

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ بدکار آدمی سے بھائی چارہ کریں۔ اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اذا صعد المنبر قال ینبغی للمسلم ان یجتنب مواخاۃ ثلثۃ الماجن والاحمق والکذاب فاما الماجن فیزین لک فعلہ ویحب ان تکون مثلہ ولا یعینک علی امر دینک ومعادک ومقارنتہ جفاً وقسوۃ ومدخلہ ومخرجہ علیک عار واما الاحمق فانہ لا یشیر علیک بخیر ولا یرجی لصرف السوء عنک ولو اجھد نفسہ وربما اراد منفعتک فضرک فموتہ خیر من حیاتہ وسکوتہ خیر من نطقہ وبعدہ خیر من قربہ واما الکذاب فانہ لا یھنئک معہ عیش۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے برسر منبر فرمایا مسلمان کے سزاوار ہے کہ پرہیز کرے دوستی سے تین شخصوں کی اول وہ جسے اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو۔ دوسرے احمق۔ تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمہاری نظر میں زینت دے گا۔ اور تم کو اپنا جیسا بنانا پسند کرے گا۔ اور تمہارے امر دین اور امر قیامت میں تمہاری مدد نہ کرے گا۔ اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے۔ اور اس کا تمہارے پاس آنا جانا باعث شرم ہے۔ دوسرے احمق یہ تم کو کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا۔ اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا لیکن پہنچا دے گا نقصان۔ اس کا

نقل حدیثك وینقل الیك الحدیث کلما احدثه مطها باخری حتی انه یحدث بالصدق فما یصدق ویغری بین الناس بالعداوة فینبت السخائم فی الصدور فاتقوا الله وانظروا لانفسکم

مرنا زندگی سے بہتر ہے۔ اس کی خاموشی نطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمہارے ساتھ رہنا قابل گوارائی نہیں۔ وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب ایک عجیب بات ختم کرتا ہے تو دوسری بات کا جوڑ لگا دیتا ہے۔ اگر سچ بھی بولتا ہے تو میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے۔ اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔ تاکہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

۲۔ عن ابیعبد الله عن ابیه علیهما السلام قال قال لی علی بن الحسین صلوات الله علیهما یا بُنی انظر خمسة فلاتصاحبهم ولاتحادثهم ولا ترافقهم فی طریق فقلت یا ابت من هم قال ایاك و مصاحبة الکذاب فانه بمنزلة السراب یقرب لك البعید ویباعد لك القریب وایاك ومصاحبة الفاسق فانه بایعك باکلة اواقل من ذلك وایاك ومصاحبة البخیل فانه یخذلك فی ماله احوج ماتکون الیه وایاك ومصاحبة الاحمق فانه یرید ان ینفعك فیضرك و ایاك ومصاحبة القاطع لرحمه فانی وجدته ملعونا فی کتاب الله عزوجل فی ثلاث مواضع قال الله عزوجل فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئك الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم وقال الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار وقال فی البقرة الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو۔ نہ تو ان کے پاس بیٹھو۔ اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ اور قریب کو دور۔ اور اپنے کو فاسق سے بچاؤ۔ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا۔ اور اپنے کو بخیل کی صحبت سے بچاؤ۔ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جب کہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی۔ اور احمق کی صحبت سے بچو کیوں کہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور عمداً پہنچا دے گا نقصان۔ اور اپنے کو قاطع الرحم سے بچاؤ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون پایا ہے۔ اول عنقریب جب تم کو حکومت مل جائے گی۔ تو روئے زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو بہرہ اور اندھا بنا دیا ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ اور جن سے ملنے کا حکم دیا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں۔ اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں۔ ان پر خدا کی لعنت ہے۔ اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورہ بقر میں فرمایا ہے وہ عہد الٰہی کو پختہ وعدہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔ اور وصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں۔ اور روئے زمین پر

اولٰئك هم الخاسرون .

۸۔ عن شعیب العقرقوفی قال سألتُ اباعبد الله علیه السلام عن قول الله عزوجل وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات الله یکفر بها ویستهزء بها الی اخر الآیة فقال انما عنی بهذا اذا سمعتم الرجل الذی یجحد الحق ویکذب به ویقع فی الائمة فقم من عنده ولا تقاعده کائناً ما کان ۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلا یجلس مجلساً ینتقص فیه امام او یعاب فیه مومن.

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیرالمومنین صلوٰت الله علیه من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلا یقوم مکان ریبة.

۱۱۔ قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول من کان یومن بالله والیوم الاخر فلا یقعدن فی مجلس یعاب فیه امام او ینتقص فیه مومن

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ثلاثة مجالس یمقتها الله ویرسل نقمته علی اهلها فلا تقاعدوهم ولا تجالسوهم مجلساً فیه من یصف لسانه کذباً فی فتیاه ومجلساً ذکر اعدائنا فیه جدید وذکرنا فیه رث ومجلساً فیه من یصد عنا وانت تعلم قال ثم تلا ابوعبد الله ثلاث آیات من کتاب الله کانما کن فی فیه او قال فی کفه ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم واذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره

فساد برپا کرتے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں ۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا ۔ تم پر کتاب میں یہ نازل کیا گیا ہے کہ جب تم آیات خدا کو سنو گے تو ان کا انکار کرو گے اور مذاق اڑاؤ گے الخ. فرمایا اس سے مراد یہ ہے ۔ کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور آئمہ علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے ۔ تو تم اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہو ۔ اور نتیجہ جو کچھ ہو اس کے پاس نہ بیٹھو ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسہ میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقائص بیان ہوں یا مومن کے عیب ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے والا ہے وہ تہمت اور شک کی جگہ کبھی کھڑا نہ ہوگا ۔

[illegible]

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے ۔ اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے لہذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ۔ اور ان سے مجالست نہ کرو ۔ اول وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور روئے ظن و قیاس بیان کر رہا ہو ۔ اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ سمجھا جاتا ہو ۔ اور ان کی مدح ہو رہی ہو ۔ اور ہمارا ذکر پرانا سمجھا جاتا ہو ۔ اور ہماری مذمت کی جاتی ہو تیسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو ۔ درانحالیکہ تمہارے علم میں یہ بات ہو ۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں ۔ گویا آپ کی زبان پر یا ہاتھ ہی میں تھیں ۔ تم لوگوں کے باطل معبودوں کو گالیاں نہ دو ۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی الله الکذب۔

اور روئے جہالت گالیاں دیں گے۔ جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و ظن سے کام لے کر افترا پردازی کر رہے ہیں، تو وہاں سے ہٹ آؤ۔ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور پر گفت گو کرنے لگیں، اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں، اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ورنہ تم اللہ پر افترا پردازی کرو گے۔

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا ابتلیت باهل النصب ومجالستهم فکن کانك علی الرضف حتی تقوم فان الله یمقتهم ویلعنهم واذا رایتهم یخوضون فی ذکر امام من الائمة تقم فان سخط الله ینزل هناك علیهم۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم ناصبیوں میں پھنس جاؤ۔ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو۔ تو اس طرح اپنے وہاں سے اٹھنے تک بے چین رہو۔ گویا تم جلتے پتھروں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرتا ہے۔ اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں، تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ۔ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا۔

۱۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قعد عند ساب لاولیاء الله فقد عصی الله تعالی

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۱۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال من قعد فی مجلس یسب فیه امام من الائمة یقدر علی الانتصاف فلم یفعل البسه الله الذل فی الدنیا وعذبه فی الاخرة وسلبه صالح مامن به علیه من معرفتنا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا۔ جہاں کسی امام کو گالیاں دی جاتی ہوں۔ اور وہ انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے۔ تو دنیا و آخرت میں اللہ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔ اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اس سے سلب کر لے گا۔

۱۶۔ عن الیمان بن عبید الله قال رایت یحیی بن ام الطویل وقف بالکناسة ثم نادی باعلی صوته معشر اولیاء الله انا براء مما تسمعون من سب علیا علیه السلام فعلیه لعنة الله ونحن براء من آل مروان وما یعبدون من دون الله ثم یخفض صوته فیقول من سب اولیاء الله فلا تقاعدوه ومن شك فیما نحن علیه فلا تفاتحوه ومن احتاج الی مسألتکم من اخوانکم فقد خنتموه ثم یقرأ انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بهم سرادقها

راوی کہتا ہے میں نے یحییٰ ابن ام الطویل کو کناسہ محلہ کوفہ میں کھڑا دیکھا جو باآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستان خدا جو تم سنتے ہو میں اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم بیزار ہیں اولاد مروان سے۔ اور ان سے جن کی وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیما کر کے کہا جو علیؑ کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو۔ اور جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے۔ اس سے بات نہ کرو۔ اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا۔ تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ مہیا کی ہے۔ جو ان کو گھیرے ہوگی اور

وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ
بئس الشراب وساءت مرتفقا

جب پیاسے ہو کر فریاد کریں گے۔ تو ان کو پگھلا ہوا تانبا جیسا پانی دیا جائے گا۔ جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری تکیہ کی جگہ ہے۔

باب ۱۶۴

اصناف مردم

عن جعفر بن الطیار قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام الناس علی ستۃ اصناف قال قلت فاذن لی ان اکتبھا قال نعم قلت ما اکتب قال اکتب اھل الوعید من اھل الجنۃ والنار واکتب و آخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملاً صالحاً وآخر سیئاً قال قلت من ھولاء قال وحشی منھم قال واکتب وآخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبھم واما یتوب علیھم قال واکتب الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین لایستطیعون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا (لایستطیعون حیلۃ الی الکفر ولا یھتدون سبیلا الی الایمان) فاولئک عسی اللہ ان یعفو عنھم واکتب اصحاب الاعراف قال قلت وما اصحاب الاعراف قال قوم استوت حسناتھم و سیئاتھم فان ادخلھم النار فبذنوبھم وان ادخلھم الجنۃ فبرحمتہ۔

راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ لوگ چھ قسم کے ہیں۔ میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں فرمایا ضرور۔ میں نے کہا کیا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدہ و وعید جو جنت والے ہیں۔ اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ اور نیک اور بد اعمال کو ملا دیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا وہ وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں۔ فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الٰہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا۔ اور چاہے گا۔ تو ان کی توبہ قبول کر لے گا۔ اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں (یعنی نہ تو وہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور نہ راہ راست پر آنے کی ممکن ہے کہ خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعراف کا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

عن جعفر بن الطیار قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام الناس علی ست فرق یؤولون کلھم الی ثلاث فرق الایمان والکفر والضلال

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں۔ جن کے تین فرقے بنتے ہیں۔ ایمان والے کفر والے اور ضلالت والے وعدہ و وعید والے یہی لوگ ہیں۔ جن سے اللہ نے جنت و

وهم اهل الوعيدين الذين وعدهم الله الجنة والنار المومنون والكافرون والمستضعفون والمرجون لامر الله اما يعذبهم واما يتوب عليهم والمعترفون بذنوبهم خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً واهل الاعراف ۔

دوزخ کا وعدہ کیا ہے۔ مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں۔ چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنہوں نے اچھے اور برے اعمال کو ملا رکھا ہے اور ایک گروہ اہل اعراف کا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاً تین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان۔ کفر اور ضلال پھر اہل ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہو گئے۔

اول: جن سے جنت کا وعدہ ہے۔ اور وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسول اور تمام ما جاء به الرسول پر زبان اور قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء و جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم: اہل وعید بالنار اور وہ کافر ہیں جنہوں ہیں جنہوں نے اللہ و رسول اور ما جاء به النبی میں سے کسی چیز کا بھی زبان یا قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم: مستضعف وہ ہیں جنہوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی۔ جیسے لڑکے دیوانے یا احمق اور وہ جن تک دعوت اسلام نہیں پہنچی۔

چہارم: امر الٰہی کے امیدوار یہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے۔ ارجاء بمعنی تاخیر یعنے ان کے لئے دنیا میں نہ وعدہ آیا نہ وعید ان کا معاملہ مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔ چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرلے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر سے توبہ کی اور اسلام میں داخل ہوئے۔ اور اسلام نے ان کے قلوب میں جڑ نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کر پائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ پوری طرح کفر ہی چھوٹا۔ اہل اضلال سب مرجون لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم: فساق المومنین جنہوں نے نیک و بد عمل کو خلط ملط کر دیا۔ پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے۔ خدا ان کی توبہ قبول کرلے

ششم: اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں۔ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ صرف جنت ہے نہ دوزخ وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ دو امروں میں سے ایک کو ترجیح دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے

۳۔ عن زرارة قال دخلت انا وحمران او انا وبكير على ابي جعفر عليه السلام قال قلت له انا نمد المطمار قال وما المطمار قلت الترّ فمن وافقنا من علوي او غيره توليناه ومن خالفنا من علوي او غيره برئنا منه فقال لي يا زرارة قول الله عزوجل اصدق من قولك فاين الذين قال الله عزوجل الا المستضعفين

زرارہ نے کہا میں اور حمران یا میں اور بکیر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد لیتے ہیں مطمار سے (وہ ڈوری جس کو لگا کر معمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے) حضرت نے پوچھا مطمار کیا ہے۔ کہا ہم بس جو ہم سے موافق ہوتا ہے علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تبرا کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کا قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ

من الرجال والنساء والولدان لایستطیعون حیلۃ ولایھتدون سبیلا این المرجون لامر اللہ این الذین خلطوا عملاً صالحاً واخر سیئاً این اصحاب الاعراف این المولفۃ قلوبھم۔

لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد، عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں، اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں، اور وہ لوگ جنہوں نے نیک و بد عمل کو ملا دیا ہے۔ اور اصحاب اعراف اور مولفۃ القلوب کا مطلب یہ ہے۔ ا۔ زرارہ نے اقسام ناس کو صرف دو قسموں میں محدود کر دیا تھا۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے۔ بلکہ خدا نے دو اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

وزاد حماد فی الحدیث قال فارتفع صوت ابی جعفر وصوتی حتی کان یسمعہ من علی باب الدار وزاد فیہ جمیل عن زرارۃ فلما کثر الکلام بینی وبینہ قال لی یا زرارۃ حقاً علی اللہ ان لایدخل الضلال الجنۃ۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انہوں نے سن لی اور جمیل نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب بحث میں میرے اور حضرت کے درمیان بات چیت بڑھی تو حضرت نے فرمایا۔ اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے۔ کہ وہ اہل ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

توضیح:۔ اس حدیث سے زرارہ کی تدح ثابت ہوتی ہے اور سوء ادب کی دلیل ہے۔ لیکن چونکہ وہ صاحب جلالت و عظمت و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث ائمہ بھی اس پر دال ہیں لہٰذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوئی ہوں۔ یا ان کی عادت زور سے بولنے اور بحث کرنے کی ہو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں۔ اور یہ گفتگو برنائے شک نہ ہو۔ بلکہ ان کا مقصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور مناظرہ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ سخت ہوں۔ اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

باب ۱۶۵
کفر

۱۔ عن داود بن کثیر الرقی قال قلت لابی عبد اللہ سنن الرسول کفرایض اللہ عزوجل فقال ان اللہ عزوجل فرض فرائض موجبات علی العباد فمن ترک فریضۃ من الموجبات فلم یعمل بھا وجحدھا کان کافراً وامر رسول اللہ باُمور کلھا حسنۃ فلیس من ترک بعض ما امر اللہ عزوجل بہ عبادہ من

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا سنت رسول اور فرائض خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرائض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ کو ترک کرے گا۔ اور عمل نہ کرے گا۔ اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حسنات ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے

الطاعة بكافر ولكنه تارك للفضل منقوص من الخير۔

تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

۲۔ عن زرارة عن ابی جعفر قال والله ان الكفر لاقدم من الشرك واخبث واعظم قال ثم ذكر كفر ابليس حين قال الله له اسجد لآدم فابى ان يسجد فالكفر اعظم من الشرك فمن اختار على الله عزوجل وابى الطاعة واقام على الكبائر فهو كافر ومن نصب دينا غير دين المؤمنين فهو مشرك۔

زرارہ نے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے آگے ہے۔ اور اس سے زیادہ بُرا پھر حضرت نے کفر ابلیس کا ذکر کیا۔ کہ جب خدا نے سجدہ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الٰہی کی جرأت اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کھڑا کیا وہ مشرک ہے۔

۳۔ عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال ذكر عنده سالم بن ابی حفصة واصحابه فقال انهم ينكرون ان يكون من حارب عليا علیه السلام مشركين فقال ابو جعفر فانهم يزعمون انهم كفار ثم قال لی ان الكفر اقدم من الشرك ثم ذكر كفر ابليس حين قال له اسجد فابى ان يسجد وقال الكفر اقدم من الشرك فمن اجترى على الله فابى الطاعة واقام على الكبائر فهو كافر يعنى مستخف كافر۔

زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن حفصہ اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے منکر ہیں۔ کہ جنہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ تو وہ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ وہ کافر تھے۔ پھر فرمایا کفر تو شرک سے بھی بدتر ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی۔ اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا۔ تو وہ کافر ہے۔ یعنی احکام الٰہی کو حقیر سمجھنے والا کافر۔

۴۔ عن حمران بن اعين قال سألت ابا عبد الله عن قوله عزوجل انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا قال اما آخذ فهو شاكر واما تارك فهو كافر

حمران بن اعین سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم نے اس کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی اب وہ چاہے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے راہ خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر۔

۵۔ عن عبيد بن زرارة قال سألت ابا عبد الله عن قول الله عزوجل ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله قال ترك العمل الذی اقر به من ذلك ان يترك الصلاة من غير سقم ولا شغل۔

ابن زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا۔ اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا اقرار کر چکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص مشغولیت کے ترک کیا۔

۶۔ عن موسى بن بكر قال سألت ابا الحسن

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے

علیہ السلام عن الکفر والشرک ایھما اقدم فقال لی ما عھدی بک تخاصم الناس قلت امرنی ھشام بن سالم ان اسالک عن ذلک فقال لی الکفر اقدم وھو الجحود قال اللہ عزوجل الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین

پوچھا، کہ کفر و شرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا میں نے تو تمہیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا، مطلب یہ ہے کہ اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظرہ نہیں کرتے میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہ سوال کرنے کو مجھ سے کہا فرمایا کفر شرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الٰہی سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا۔ اور تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۸۔ علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن عبد الرحمن بن الحجاج عن زرارۃ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام یدخل النار مومن؟ قال لا واللہ قلت فید خلھا الا کافر قال لا الا من شاء اللہ فلما رددت علیہ مرارا قال لی یا زرارۃ انی اقول لا واقول الا من شاء اللہ وانت تقول لا ولا تقول الا من شاء اللہ قال فحدثنی ھشام بن الحکم وحماد عن زرارۃ قال قلت فی نفسی شیخ لا علم لہ بالخصومۃ قال فقال لی ما تقول فیمن اقر لک بالحکم اتقتلہ ما تقول فی خدمکم واھلیکم اتقتلھم قال فقلت انا واللہ الذی لا علم لی بالخصومۃ

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن جہنم میں جائے گا۔ فرمایا خدا کی قسم نہیں میں نے پوچھا۔ کیا اس میں صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے۔ جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا اے زرارہ میں کہتا ہوں نہیں۔ اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں۔ مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اول کہتا ہے۔ زرارہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ان کو فریق مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں۔ نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقلی۔ حضرت نے پھر مجھ سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارہ میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اسے قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انہیں قتل کر دو گے۔ تب میں نے کہا واللہ مناظرہ کا علم مجھی کو نہ تھا۔

توضیح۔ علامہ مجلسی نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعہ ہے جو گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر اسے اصرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو۔ مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارہ میں پختہ عقیدہ رکھتا ہو۔ اور اتمام حجت اس پر ہو سکے۔ اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور عام لوگوں میں مستضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی۔ ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی یہ گروہ مومن و کافر درمیانی واسطہ ہیں۔ زرارہ واسطوں کا منکر تھا۔ وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ افراد مومن میں وسائط کو داخل کرے۔ اور بعض کو مومنین میں اور بعض کو کافرین میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جائز نہ تھا مومن کا دوزخ میں جانا اور غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعہ ہوتے کے بعد شادی نہ کی۔ کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا۔

اوراس کا تمسک لیکن آیت سے ان آیتوں سے تھا۔ ھوالذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مومن اور فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اوراس کا یہ کہنا کہ امام بوڑھے ہیں۔ اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا۔ بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا۔ لہذا قابل مواخذہ نہیں خلاصہ یہ ہے۔ کہ امام نے مومن وکافر کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وسائط کے بتایا۔ کیونکہ مخالفین میں بعض احکام میں حکم مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگر جن وسارہ کا ذکر کیا گیا ان کے غیر ہوں تو مخلد فی النار ہوں گے۔ آخر میں جو حضرت نے سمجھایا۔ اس کی توضیح یہ ہے۔ کہ اگر غیر متقی کافر ہو تو اس کے نوکر چاکر بھی کافر ہوں گے۔ پس اگر اس صورت میں اگر ان کا آقا ہونا قبول نہ کرے گا۔ تو خلاف اجماع اہل اسلام اور عمل رسول ہوگا۔ اور اگر ان کا آقا ہونا قبول کرے گا۔ اور قتل نہ کرے گا۔ تو یہ حکم الٰہی کے خلاف ہوگا۔ ان الکافرین لامولی لھم اور اذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب مقصد یہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ مومن و کافر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

۸۔ عن مسعدۃ بن صدقۃ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام وسئل عن الکفر والشرک ایھما اقدم فقال الکفر اقدم وذلک ان ابلیس اول من کفر وکان کفرہ غیر شرک لانہ لم یدع الی عبادۃ غیر اللہ وانما دعی الی ذلک بعد فاشرک

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کفر و شرک میں کون اقدم ہے فرمایا کفر اور یہ اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا۔ اور اس کا یہ کفر بغیر شرک باللہ کے تھا۔ اس نے اس سے پہلے دعوت شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا۔ جس سے وہ مشرک قرار پایا۔

۹۔ وعن مسعدۃ بن صدقۃ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام وسئل ما بال الزانی لا تسمیہ کافراً وتارک الصلوۃ قد سمیتہ کافراً وما الحجۃ فی ذلک فقال لان الزانی وما اشبہہ انما یفعل ذلک لمکان الشھوۃ لانھا تغلبہ وتارک الصلوۃ لا یترکھا الا استخفافاً بھا وذلک لانک لا تجد الزانی یاتی المرأۃ وھو مستلذ لاتیانہ ایاھا قاصداً الیھا وکل من ترک الصلوۃ قاصداً الیھا فلیس یکون قصدہ لترکھا اللذۃ فاذا نفیت اللذۃ وقع الاستخفاف واذا وقع الاستخفاف وقع الکفر قال وسئل ابو عبد اللہ علیہ السلام وقیل لہ ما الفرق بین من نظر الی امرأۃ فزنی بھا او خمر فشربھا وبین من ترک الصلوۃ وما الحجۃ فی ذلک وما العلۃ التی تفرق بینھما قال الحجۃ ان کلما ادخلت نفسک فیہ لم یدعک

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا۔ کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے۔ اور تارک الصلوۃ کو کافر کہتے ہیں۔ فرمایا زانی وغیرہ غلبہ شہوت سے ایسا کرتے ہیں۔ اور تارک الصلوۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے۔ تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے۔ برخلاف تارک الصلوۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی۔ بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے۔ کیونکہ جب لذت کی نفی ہوئی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور جب استخفاف ہوا تو کفر ہوا۔ اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا۔ کہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی کیا فرق ہے اس کے اور تارک الصلوۃ کے درمیان۔ اور اس پر کیا دلیل ہے۔ کہ ان کا حکم جدا جدا ہے۔ فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہوت کا غلبہ نہ تھا۔ بخلاف زنا اور شراب کے۔ اور

اليه داع ولم يغلبك غالب شهوة مثل الزنا وشرب الخمر وانت دعوت نفسك الى ترك الصلاة وليس ثم شهوة فهو الاستخفاف بعينه وهذا الفرق ما بينهما.

تو نے ترک صلاۃ میں اپنے نفس کو خود آمادہ کیا کوئی شہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے۔ دونوں کے درمیان۔

۱۰۔ **عن** عبد الله بن سنان عن ابی عبد الله قال من شك فی الله وفی رسوله فهو كافر

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہوا وہ کافر ہے۔

۱۱۔ **قال** قلت لابی عبد الله علیه السلام من شك فی رسول الله قال كافر قال فمن شك فی كفر الشاك فهو كافر فامسك عنی فرددت علیه ثلاث مرات فاستبنت فی وجهه الغضب۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا وہ کافر ہے۔ میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے۔ یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل وار نہیں اور قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ نہ کفر میں اور نہ عدم کفر میں۔

۱۲۔ **عن** عبید بن زرارة قال سئلت ابا عبد الله عن قول الله عز وجل ومن یكفر بالایمان فقد حبط عمله فقال من ترك العمل الذی اقر به قلت فما موضع ترك العمل حتى یدعه اجمع قال منه الذی یدع الصلوة متعمداً لامن سكر ولا من علة۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا۔ اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا۔ جس کا وہ اقرار کر چکا ہے۔ میں نے پوچھا ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے۔ جو قصداً تارک نماز ہے۔ نہ نشہ کی وجہ سے اور نہ کسی بیماری کی وجہ سے

۱۳۔ **عن** ابی مسروق قال سألنی ابو عبد الله علیه السلام عن اهل البصرة فقال لی ما هم قلت مرجئة وقدریة وحروریة قال لعن الله تلك الملل الكافرة المشركة التی لا تعبد الله علی شیء۔

ابو مسروق سے مروی ہے۔ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہل بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا خدا لعنت کرے ان کافر و مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

توضیح۔ مرجیہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان کے ہوتے ہوئے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی۔ قدریہ وہ ہیں جو تفویض کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری مخلوق ہیں خدا کی صفت مشیت و ارادہ کو اس میں دخل نہیں۔ حروریہ فرقہ خوارج جو قریہ حرورا کی طرف منسوب ہے۔ اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ **عن** محمد بن مسلم قال سمعت ابا جعفر یقول كل شیء یجره الاقرار والتسلیم فهو الایمان وما

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے۔ اور ہر وہ شے

كل شئ يجرّه الانكار والجحود فهو الكفر

جو جسے انکار اور جحود کھینچ کر لائے وہ کفر ہے۔

۱۵۔ عن ابی حمزة قال سمعت اباجعفر يقول ان عليّاً صلوات الله عليه باب فتحه الله من دخله كان مومناً ومن خرج منه كان كافراً

ابو حمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں جس کو خدا نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۱۶۔ عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله الطاعة علی ذل ومعصیته کفر بالله قیل یا رسول الله وکیف یکون طاعة علیّ ذلاً ومعصیته کفراً بالله قال ان علیا یحملکم علی الحق فان اطعتموه ذللتم وان عصیتموه کفرتم بالله عز وجل

فرمایا حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علیؑ کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے۔ کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف لے جائیں گے۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عند اللہ تم منکسر و فروتن قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کرو گے۔

۱۷۔ قال سمعت ابا الحسن موسی یقول ان علیا علیه السلام باب من ابواب الهدی فمن دخل من باب علی کان مومنا ومن خرج منه کان کافراً ومن لم یدخل فیه ولم یخرج منه کان فی الطبقة الذین لله فیهم المشیئة۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔ اس میں داخل ہونے والا مومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا اور نہ خارج وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے

۱۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لو ان العباد اذا جهلوا وقفوا ولم یجحدوا لم یکفروا۔

حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے زنی میں توقف کریں۔ اور انکار پر سبقت نہ کریں اور کافر نہ ہوں۔

۱۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الله عز وجل نصب علیا علما بینه وبین خلقه فمن عرفه کان مومناً ومن انکره کان کافراً ومن جهله کان ضالاً ومن نصب معه شیئاً کان مشرکا ومن جاء بولایته دخل الجنة ومن جاء بعداوته دخل النار

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علیؑ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنایا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے۔ اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۰۔ قال ان علیا باب من ابواب الجنة فمن دخل بابه کان مومناً ومن خرج من بابه کان کافراً ومن لم یدخل فیه ولم یخرج منه کان فی الطبقة

ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر جو نہ داخل ہوا نہ خارج اس کی نجات کا معاملہ مشیت

التی اللہ فیہ المشیئۃ۔

الٰہی پر موقوف ہے۔

باب ۱۶۶

وجوہ کفر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ اخبرنی عن وجوہ الکفر فی کتاب اللہ عز وجل قال الکفر فی کتاب اللہ علی خمسۃ اوجہ فمنھا کفر الجحود والجحود علی وجھین والکفر بترک ما امر اللہ وکفر البرائۃ وکفر النعم واما کفر الجحود فھو الجحود بالربوبیۃ وھو قول من یقول لا رب ولا جنۃ ولا نار وھو قول صنفین من الزنادقۃ یقال لھم الدھریۃ ھم الذین یقولون وما یھلکنا الا الدھر وھو دین وضعوہ لانفسھم بالاستحسان علی غیر تثبیت منھم ولا تحقیق لشیٔ مما یقولون قال اللہ عز وجل ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون یعنی بتوحید اللہ تعالیٰ فھذا احد وجوہ الکفر واما الوجہ الاخر من الجحود علی معرفۃ وھو ان یجحد الجاحد وھو یعلم انہ حق قد استقر عندہ وقد قال اللہ عز وجل وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلوا وقال اللہ عز وجل وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین فھذا تفسیر وجھی الجحود والوجہ الثالث من الکفر کفر النعم وذلک قولہ تعالیٰ یحکی قول سلیمان ھذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر ومن شکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان ربی غنی

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجوہِ کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا قرآن میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں۔ لیکن ان میں کفر بجحود ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے۔ اور کفر برأت اور کفر نعم۔ کفر بجحود سے مراد ہے انکار ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہنا ہے کہ نہ رب ہے اور نہ جنت و دوزخ ہے اور یہ قول ان زندیقوں کا ہے جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کھڑا کیا ہے جس کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر کر چکے اے رسول چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحید الٰہی پہ ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انہوں نے اس سے انکار کیا حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا اور اللہ فرماتا ہے جو رسول کے آنے سے فتح کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دین موسیٰ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسولؐ آیا جسے توریت کے ذریعہ پہچان چکے تھے۔ تو انکار کر دیا کافروں پر خدا کی لعنت یہ تفسیر ہے جحود کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر النعم ہے خدا نے قولِ سلیمانؑ کی حکایت یوں کی ہے۔ یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے۔ کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفر جو شکر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کرتا ہے

کریم وقال لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید وقال فاذکرونی اذکرکم واشکرولی ولا تکفرون والوجه الرابع من الکفر ترک ما امر الله عزوجل وهو قول الله عزوجل واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقا منکم من دیارهم تظاهرون علیهم بالاثم والعدوان وان یاتوکم أساری تفادوهم وهو محرم علیکم اخراجهم افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم فکفرهم بترک ما امر الله عزوجل به ونسبهم الی الایمان ولم یقبله منهم ولم ینفعهم عنده فقال فما جزاء من یفعل ذلک منکم الاخزی فی حیاة الدنیا ویوم القیامة یردون الی اشد العذاب وما الله بغافل عما تعملون۔ والوجه الخامس من الکفر کفر البراءة وذلک قوله عزوجل یحکی قول ابراهیم کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوة والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا بالله وحده یعنی تبرأنا منکم وقال یذکر ابلیس وتبرئه من اولیاءه من الانس یوم القیامة انی کفرت بما اشرکتمونی من قبل وقال انما اتخذتم من دون الله اوثانا مودة بینکم فی الحیاة الدنیا ثم یوم القیامة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا یعنی یتبرأ بعضکم من بعض۔

تو میرا خدا غنی و کریم ہے۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے۔ اگر شکر کروگے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کردوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا: "تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا میرا شکر کرو اور کافر نہ بنو" چوتھی وجہ ترک کرنا ہے احکام خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا۔ کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کرلیا اور اس پر تم خود گواہ ہو پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو۔ اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کردیتے ہو۔ اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو۔ اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کراتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا بس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امر خدا سے انکار کی صورت۔ اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا۔ اور نہ ایسا ایمان پیش خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روز قیامت سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ اس سے غافل نہیں کفر کی پانچویں صورت کفر برائت ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیمؑ کے قول کی حکایت کی گئی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنے ہم نے تم سے برائت ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرا کرنے کے متعلق فرماتا ہے: انسان سے تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی اب قیامت میں تم ایک دوسرے سے برائت ظاہر کرتے ہو۔ اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنے ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

باب ۱۶۷

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

۱۔ عن سلیم بن قیس الهلالی عن امیر المؤمنین صلوات الله علیه قال بنی الکفر علی اربع دعائم الفسق والغلو والشک والشبهة.

راوی کہتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک اور شبہ

والفسق علی اربع شعب علی الجفاء والعمی والغفلة والعتو فمن جفا احتقر الحق ومقت الفقهاء واصر علی الحنث العظیم ومن عمی نسی الذکر واتبع الظن وبارز خالقه والح علیه الشیطان وطلب المغفرة بلا توبة ولا استکانة ولا غفلة ومن غفل جنی علی نفسه وانقلب علی ظهره وحسب غیه رشدا وغرته الامانی واخذته الحسرة والندامة اذا قضی الامر وانکشف عنه الغطاء وبدا له من الله ما لم یکن یحتسب ومن عتا عن امر الله شک ومن شک تعالی الله علیه فاذله بسلطانه وصغره بجلاله کما اغتر بربه الکریم وفرط فی امره.

فسق کی چار شاخیں ہیں۔ جفا، عمی، غفلت اور عتو۔ جفا کے یہ معنی ہیں، کہ جفا کرنے والا امر حق کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور علمائے دین کا دشمن ہوتا ہے۔ اور گناہ عظیم پر اصرار کرتا ہے۔ عمی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتا ہے۔ اور ظن کی پیروی کرتا ہے۔ اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتا ہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور وہ طلب مغفرت کرتا ہے بغیر توبہ کے اور بغیر اقرار کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتا ہے اور راہ حق میں بجائے چلنے کے چت لیٹ جاتا ہے۔ اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتا ہے۔ امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں۔ اور حسرت و ندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ اور جب معاملہ ہو چکتا ہے۔ تو آنکھوں سے پردہ ہٹتا ہے۔ تو اس پر وہ ظاہر ہوتا ہے جس کا اُسے گمان نہ تھا۔ عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امر خدا کے مقابل سرکشی دکھاتا ہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا۔ تو خدا اُسے ذلیل کرتا ہے۔ اپنی قوت سے اور حقیر بناتا ہے اپنے عزت و جلال سے کیوں کہ اس نے اپنے رب کریم کو دھوکا دیا۔ اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

والغلو علی اربع شعب علی التعمق بالرای والتنازع فیه والزیغ والشقاق فمن تعمق لم ینب الی الحق ولم یزدد الا غرقا فی الغمرات ولم تنحسر عنه فتنة الا غشیته اخری وانخرق دینه فهو یهوی فی امر مریج ومن نازع فی الرای وخاصم شهر بالعثل من طول اللجاج ومن

غلو کی چار صورتیں ہیں۔ تعمق بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا، اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا پر جھگڑا کرنا اور کج رائی اور آئمہ سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور وہ تاریکیوں میں ڈوبتا ہی چلا جائے گا۔ اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اس کو گھیرے گا۔ اور دین

ذلك قبحت عنده الحسنة وحسنت عنده السيئة و من شاق اعورت عليه طرقه واعترض عليه امره فضاق عليه مخرجه اذا لم يتبع سبيل المومنين.

اس کا تباہ ہو جائے گا۔ اور ایک پریشان کن معاملہ میں پڑ جائے گا۔ اور جس نے مسائل دین میں خود رائی سے نزاع کیا۔ اور خصومت کا اظہار کیا۔ اور مخاصمت کی۔ تو وہ حماقت میں مشہور رہا۔ اپنے طولانی جھگڑے کی وجہ سے اور جس نے راہِ حق سے کجی کی۔ اس کی نظر میں نیکی بدی بن گئی اور بدی نیکی۔ اور جس نے رسول اور آئمہ کی مخالفت کی۔ تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہو گیا اس کا معاملہ۔ اس پر اور چونکہ اس نے راہ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہٰذا اس کے اوپر وہاں سے نکلنا دشوار ہو گیا۔

والشك على اربع شعب على المرية والهوى و التردد والاستسلام وهو قول الله عز وجل فبای الاء ربك تتمارى وفي رواية اخرى على المرية والهول من الحق والتردد والاستسلام للجهل واهله فمن هاله ما بين يديه نكص على عقبيه ومن امترى فی الدين تردد فی الريب وسبقه الاولون من المومنين وادركه الاخرون ووطئته سنابك الشيطان ومن استسلم لهلكة الدنيا والاخرة هلك فی ما بينهما ومن نجا من ذلك فمن فضل اليقين لم يخلق الله خلقا اقل من اليقين

اور شک کی چار صورتیں ہیں۔ مریہ۔ ہوا۔ تردد۔ اور استسلام۔ مریہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے۔ تم خدا کی کون سی نعمت کے بارہ میں شک اور جھگڑا کرو گے۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ اور حق بات سے خوف اور حق سے دہشت اور جہالت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جاتا ہے۔ پس جو دہشت میں مبتلا ہوا۔ ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں۔ تو وہ اپنے پچھلے پاؤں پاؤں الٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا۔ وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و مخاصمت سے تعلق نہ رکھا۔ لہٰذا انھوں نے علم میں ترقی کی اور آخر والے شیطان کی لکد کوب میں آگئے۔ اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دُنیا و آخرت تباہ ہوئی اور ہلاک ہوئی وہ چیز جو ان کے درمیان ہے اور جس نے اس سے نجات پائی۔ وہ یقین کی فضیلت سے بہرہ ور ہوا۔ اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

والشبهة على اربع شعب اعجاب بالزينة. وتسويل النفس وتاول العوج ولبس الحق بالباطل ذلك بان الزينة تصدف عن البينة وان تسويل النفس تقحم على الشهوة وان العوج يميل صاحبه ميلا عظيما وان اللبس ظلمات بعضها فوق بعض فذلك الكفر ودعائمه وشعبه

اور شبہ کی چار صورتیں ہیں۔ اعجاب بالزینۃ۔ تسویل نفس تاول عوج۔ اور لبس الحق بالباطل۔ شبہ یعنی حق کو باطل کی شکل بنانا۔ ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا۔ جو ہٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے۔ دوسرے فریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کرتا ہے۔ اور کج فہمی آدمی کو بری مائل کرتی ہے۔ اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

باب ۱۶۸

صفت نفاق و منافق

۱۔ قال النفاق علی اربع دعائم علی الهوی والهوینا والحفیظة والطمع فالهوی علی اربع شعب علی البغی والعدوان والشهوة والطغیان فمن بغی کثرت غوائله وتخلی منه وقصر علیه ومن اعتدی لم یؤمن بوائقه ولم یسلم قلبه ولم یملك نفسه من الشهوات ومن لم یعذل نفسه فی الشهوات خاض فی الخبیثات ومن طغی ضل علی عمد بلا حجة والهوینا علی اربع شعب علی الغرة والامل والهیبة والمماطلة وذلك لان الهیبة ترد عن الحق والمماطلة تفرط فی العمل حتی یقدم الاجل ولولا الامل علم الانسان حسب ما فیه ولو علم حسب ما هو فیه مات خفاتا من الهول والوجل والغرة تقصر بالمرء عن العمل

(زیر ترجمہ ہے حدیث سابق کا) نفاق کے چار ستون ہیں پیروی خواہش نفس، سستی کا دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا۔ اور طمع۔ پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی۔ جس نے خدا و رسول سے بغاوت کی بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت سے ہو گئے اور توفیق الٰہی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی۔ اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کسی حجت کے گمراہ ہوا اور سستی کی چار صورتیں ہیں غفلت، آرزو، کاہلی اور ٹال مٹول۔ یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حق سے ہٹاتی ہے۔ اور ٹال مٹول عمل کو دور رکھتی ہے۔ یہاں تک کہ موت آجاتی ہے۔ اگر آرزوئے زندگانی نہ ہوتی تو آدمی اپنا فرض جانتا۔ اور جب جانتا تو بے خوف مرتا۔ اور غفلت کرنا کہاں ممکن ہے۔

والحفیظة علی اربع شعب علی الکبر والفخر والحمیة والعصبیة فمن استکبر ادبر عن الحق ومن فخر فجر ومن حمی اصر علی الذنوب ومن اخذته العصبیة جار فبئس الامر امر بین ادبار وفجور واصرار وجور علی الصراط

اور اپنے کو فروتنی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا۔ اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اور اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری پس جس نے تکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ فاجر ہوا جس نے اپنی بات کی پچ کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا۔ اور جس نے دوسروں کی غلط طرف داری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا۔ پس بری ہے وہ بات جو ادبار و فجور اور جور کے درمیان ہو۔

والطمع علی اربع شعب الفرح والمرح واللجاجة والتکاثر فالفرح مکروه عند الله والمرح خیلاء واللجاجة بلاء لمن اضطرته الی حمل الآثام والتکاثر لهو ولعب وشغل واستبدال الذی هو ادنی بالذی هو خیر

اور طمع کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا ناجائز امور پر تکبر کی چال۔ مضطر ہونا طلب مال میں۔ مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اکڑ کر چلنا بے وقوفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے قابو بناتی ہے گناہ کرنے پر اور تکاثر لہو و لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنے چیز کے ساتھ ہو۔

فذلك النفاق ودعائمه وشعبه والله قاهر فوق عباده تعالى ذكره وجل وجهه واحسن كل شيء خلقه وانبسطت يداه ووسعت كل شيء رحمته وظهر امره واشرق نوره وفاضت بركته واستضاءت حكمته وهيمن كتابه وفلجت حجته وخلص دينه واستظهر سلطانه وحقت كلمته واقسطت موازينه وبلغت رسله فجعل السيئة ذنباً والذنب فتنة والفتنة دنساً وجعل الحسنى عتبى والعتبى توبة والتوبة طهوراً فمن تاب اهتدى ومن افتتن غوى ما لم يتب الى الله ويعترف بذنبه ولا يهلك على الله الا هالك

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شاخیں اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل وارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دستِ کشادہ (کریم) ہے۔ اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور اس کا حکم ظاہر ہے۔ اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے۔ اور اس کی برکت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے۔ اور اس کا کلمہ سچا ہے۔ اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسول ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الٰہی کی پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا۔ اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضا مندی کا فعل قرار دیا۔ اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا۔ اور توبہ سے معاصی سے بچنا ظاہر ہوا پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی۔ اور جس نے فتنہ پردازی کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی جرأت نہیں کرتا مگر وہ کہ جہنمی ہو۔

الله الله فما اوسع ما لديه من التوبة والرحمة والبشرى والحلم العظيم وما انكل ما عنده من الانكال والجحيم والبطش الشديد فمن ظفر بطاعته اجتلب كرامته ومن دخل في معصيته ذاق وبال نقمته وعما قليل ليصبحن نادمين

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نکوکاروں کے لئے اور حلم عظیم ہے۔ اس گناہوں کے لئے اور کیا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پکڑ کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش کو حاصل کیا اور جو معصیت میں داخل ہوا۔ اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روزِ قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

۲۔ عن محمد بن الفضيل قال كتبت الى ابي الحسن عليه السلام اسأله عن مسألة فكتب الي ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوٰة قاموا كسالى يراؤون الناس ولا يذكرون الله الا قليلا مذبذبين بين ذلك لا الى هؤلاء ولا الى هؤلاء ومن يضلل الله فلن تجد له سبيلا ليسوا من

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ ان کے فریب کا رد کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں تو الکسائے وہ لوگوں کو دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ ریاکار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ مذبذب لوگ ہیں نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے پھر صحیح ... نہیں ملتا منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور

الکافرین لیبسوا من المومنین ولیسوا من المسلمین یظہرون الایمان ویصیرون الی الکفر والتکذیب لعنہم اللہ۔

نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں لیکن عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔

۳۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال ان المنافق ینھی ولا ینتھی ویامر بما لا یاتی واذا قد مالی الصلاۃ اعترض قلت یابن رسول اللہ وما الاعتراض قال الالتفات واذا رکع ربض یمسی وھمہ العشا وھو مفطر ویصبح وھمہ النوم ولم یسھر ان حدثک کذبک وان ائتمنتہ خانک وان غبت اغتابک وان وعدک اخلفک

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا جس کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اُسے خود بجا نہیں لاتا جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی نے پوچھا یابن رسول اللہ اعتراض کیا فرمایا اِدھر اُدھر دیکھنا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سر اُٹھائے بیٹھ جاتا ہے قیام کرتا ہے۔ تورات کے کھانے کی دُھن ہوتی ہے حالانکہ وہ روزے سے نہیں ہوتا۔ اور صبح اس طرح کرتا ہے۔ کہ اس کا ارادہ سونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں جب تم سے بات کرے گا۔ تو تمہیں جھٹلائے گا۔ تم اسے امین بناؤ گے۔ تو خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہوگے تو غیبت کرے گا۔ اور اگر تم سے وعدہ کرے گا۔ تو وعدہ خلافی کرے گا۔

۴۔ عن عبد الملک بن البحر رفعہ مثل ذلک وزاد فیہ اذا رکع ربض واذا سجد نقر واذا جلس شغر

اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبد الملک نے حدیث سابق میں اتنا اضافہ اور کیا ہے جب رکوع کرتا ہے تو سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جیسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ مثل المنافق مثل جذع النخل اراد صاحبہ ان ینتفع بہ فی بعض بناءہ فلم یستقم لہ فی الموضع الذی اراد فحولہ فی موضع اٰخر فلم یستقم لہ فکان اٰخر ذلک ان احرقہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیر تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے۔ مگر وہ وہاں کے لئے مناسب نہ ہو۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو۔ آخر مجبور ہو کر جلا دے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ما زاد خشوع الجسد علی ما فی القلب فھو عندنا نفاق۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاق ہے۔

باب ۱۶۹
شرک

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ عن

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی

ادنیٰ مایکون العبد بہ مشرکا قال فقال من قال للنواۃ انہا حصاۃ وللحصاۃ انہا نواۃ ثم دان بہ۔

نے پوچھا کم سے کم کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے؟ جو شخص خرمہ کی گٹھلی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گٹھلی اور اپنے اس ظن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

۲۔ عن ابی العباس قال سألت اباعبد اللہ عن ادنیٰ مایکون بہ الانسان مشرکاً قال فقال من ابتدع رایاً فاحبّ علیہ او ابغض علیہ۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون قال یطیع الشیطان من حیث لایعلم فیشرک۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے" کہ انہوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انہیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون قال شرک طاعۃ ولیس شرک عبادۃ وعن قولہ عزوجل ومن الناس من یعبد اللہ علیٰ حرف قال ان الایۃ تنزل فی الرجل ثم تکون فی اتباعہ ثم قلت کل من نصب دونکم شیئاً فھو ممن یعبد اللہ علیٰ حرف فقال نعم وقد یکون محضاً۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بنے رہے" کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارہ پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارہ میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنہوں نے اس شخص کی پیروی کی میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام مانے۔ وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں کبھی یہ جعلی صورت بھی ہوتی ہے۔ یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

۵۔ عن عمیرۃ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول امر الناس بمعرفتنا والردّ الینا والتسلیم لنا ثم قال وان صاموا وصلوا وشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وجعلوا فی انفسھم ان لایردوا الینا کانوا بذٰلک مشرکین۔

راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں نماز پڑھیں اور لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیں اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے۔ تو اس سے مشرک بن جائیں گے۔

توضیح - یہ شرک اس معنی سے ہوگا۔ کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے۔ لہٰذا ان کی اطاعت فرض ہوتی ہے پس ان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا۔ تو گویا اس دوسرے کو خدا کا شریک بنایا۔

۷۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لوان قوماً عبدو اللہ وحدہ لاشریک لہ واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکاۃ وحجوا البیت وصاموا شہر رمضان ثم قالوا لشیٔ صنعہ اللہ اوصنعہ النبی الاصنع خلاف الذی صنع او وجدوا ذلک فی قلوبہم لکانوا بذلک مشرکین ثم تلا ہذہ الایۃ فلا وربک لایومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لایجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما ثم قال ابو عبد اللہ فعلیکم بالتسلیم۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے حج بیت اللہ کرے۔ اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ اور پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسول نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاف بنایا جاتا تو اچھا ہوتا۔ یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گذرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تجھ کو اے رسول حَکَم نہ بنائیں۔ اور پھر جو فیصلہ تو کر دے۔ اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں: حضرت نے فرمایا۔ تمہارے اور ہماری بات کا قبول کرنا لازم ہے۔

۔ عن ابی بصیر قال سألت ابا عبد اللہ عن قول اللہ عزوجل اتخذوا احبارہم ورہبانہم ارباباً من دون اللہ فقال اما واللہ ما دعوہم الی عبادۃ انفسہم ولو دعوہم الی عبادۃ انفسہم ما اجابوہم ولکن احلوا لہم حراماً وحرموا علیہم حلالاً فعبدوہم من حیث لایشعرون

ابو بصیر سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا کی بجائے اپنا رب بنا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انہوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان کو نہیں بلایا تھا۔ اور اگر ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا۔ اور حلال کو حرام اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اطاع رجلاً فی معصیۃ فقد عبدہ

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

باب ۱۷۰

شک

۱۔ عن الحسین بن الحکم قال کتبت الی العبد الصالح اخبرہ انی شاک وقد قال ابراہیم رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ وانی احب ان ترینی شیئاً فکتب ان ابراہیم کان مومناً واحب ان یزداد ایماناً و انت شاک والشاک لاخیر فیہ وکتب انما الشک

راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارہ میں شک کرنے والا ہوں ابراہیم نے کہا تھا۔ پروردگارا مجھے دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں۔ کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی چیز ایسی دکھائیں۔ جس سے میرا شک دور ہو۔ حضرت نے جواب

مالم یاتِ الیقین فاذا جاء الیقین لم یجز الشک وکتب ان اللہ عزوجل یقول وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم فاسقین قال نزلت فی الشاک۔

میں لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے۔ انہوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہو۔ اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اسی وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آجاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا۔ اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارہ میں ہے۔

۲۔ عن محمد بن مسلم قال کنت عن ابی عبداللہ علیہ السلام جالساً عن یسارہ و زرارۃ عن یمینہ فدخل علیہ ابوبصیر فقال یا ابا عبداللہ ما تقول فیمن شک فی اللہ فقال کافر یا ابا محمد قال فشک فی رسول اللہ فقال کافر یا ابا محمد قال ثم التفت الی زرارۃ فقال انما یکفر اذا جحد۔

محمد بن مسلم نے بیان کیا۔ کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی حاضر ہوا میں بائیں طرف تھا زرارہ داہنی طرف کہ ابوبصیر بھی آگئے کہنے لگے۔ اے ابوعبداللہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ اس شخص کے بارہ جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے۔ انھوں نے کہا اور جو رسول کے بارہ میں شک کرے اس کے لئے۔ فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) وہ بھی کافر ہے پھر زرارہ کی طرف رخ کرکے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفےٰ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۔ عن ابی اسحاق الخراسانی قال کان امیر المومنین یقول فی خطبتہ لا ترتابوا فتشکوا ولا تشکوا فتکفروا۔

ابواسحاق خراسانی سے مروی ہے۔ کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ شبہ کو امور دین میں دخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

۴۔ عن ابی بصیر قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم قال بشک۔

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ڈھانپا۔ فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان الشک والمعصیۃ فی النار لیسا منا ولا الینا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و معصیت کا نتیجہ دوزخ۔ ایسا شخص جو کرتا ہے۔ نہ وہ ہماری بات سے ہے اور نہ اس کی رجوع ہماری طرف ہے۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من شک فی اللہ بعد مولدہ علی الفطرۃ لم یفئ الی خیر ابداً۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو وہ نیکی کو کبھی نہ پائے گا۔

۷۔ عنہ عن ابیہ رفعہ الی ابی جعفر علیہ السلام قال لا ینفع مع الشک والجحود عمل۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیکار ہے۔

۸۔ وفی وصیة المفضل قال سمعت ابا عبد الله یقول من شك او ظن فاقام علی احدهما احبط الله عمله ان حجة الله هی الحجة الواضحة

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا گمان کیا، اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا۔ تو اللہ اس کے عمل کو ضبط کر لیتا ہے۔ اللہ ہی کی حجت حجت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں۔ تو پھر شک یا گمان کیسا۔

۹۔ عن محمد بن مسلم عن احدهما علیهما السلام قال قلت انا لنری الرجل له عبادة واجتهاد وخشوع ولا یقول بالحق فهل ینفعه ذلك شیئا فقال یا محمد انما مثل اهل البیت مثل اهل البیت کانوا فی بنی اسرائیل کان لا یجتهد احد منهم اربعین لیلة الا دعا فاجیب وان رجلا منهم اجتهد اربعین لیلة ثم دعا فلم یستجب له فاتی عیسی بن مریم یشکو الیه ما هو فیه ویسأله الدعاء قال فتطهر عیسیٰ وصلی ثم دعا الله عز وجل فاوحی الله عز وجل الیه یا عیسیٰ ان عبدی اتانی من غیر الباب الذی اوتی منه انه دعانی وفی قلبه شك منك فلو دعانی حتی ینقطع عنقه وتنتثر انامله ما استجبت له قال فالتفت الیه عیسیٰ فقال تدعو ربك وانت فی شك من نبیه فقال یا روح الله وکلمته قد کان والله ما قلت فادع الله لی ان یذهب به عنی قال فدعا له عیسیٰ فتاب الله علیه وقبل منه

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک ایسا شخص جو عبادت گزار ہو ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو لیکن آپ کی امامت کا قائل نہ ہو۔ تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا اے محمد اس زمانہ کے خاندان بھی ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانے میں تھے۔ ان میں سے ایک نے چالیس دن کا چلہ کر کے دعا مانگی جو قبول ہوئی دوسرے نے بھی ویسا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی اے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازہ سے نہ آیا۔ جس سے اسے دیا جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا۔ اگر اسی حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی۔ اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی حضرت عیسیٰ نے اس سے فرمایا تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا اس نے کہا اے روح اللہ و کلمۃ اللہ ایسا ہی تھا۔ جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں۔ اس شک کو میرے دل سے دور کر دے۔ حضرت نے دعا کی۔ اس نے خدا سے توبہ کی جو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل خاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

باب ۱۷۱

ضلال

۱۔ عن هاشم صاحب البرید قال کنت انا ومحمد بن مسلم وابو الخطاب مجتمعین فقال لنا ابو الخطاب

راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابو الخطاب ایک جگہ جمع تھے ابو الخطاب نے کہا، کیا کہتے ہو اس شخص کے بارہ

ما تقولون فیمن لا یعرف هذا الامر فقلت من لم
یعرف هذا الامر فهو کافر فقال ابو الخطاب لیس بکافر
حتی تقوم علیه الحجة فاذا قامت علیه الحجة فلم یعرف
فهو کافر فقال له محمد بن مسلم سبحان الله ماله اذا
لم یعرف ولم یجحد یکفر، لیس بکافر اذا لم یجحد
قال فلما حججت دخلت علی ابی عبد الله فاخبرته
بذلك فقال انك قد حضرت وغابا ولكن موعدكم
الليلة الجمرة الوسطى بمنى فلما كانت الليلة اجتمعنا
عنده وابو الخطاب ومحمد بن مسلم فتناول
وسادة فوضعها فی صدره ثم قال لنا ما تقولون
فی خدمكم ونسائكم واهليكم اليس يشهدون
ان لا اله الا الله فقلت بلى قال اليس يشهدون
ان محمداً رسول الله قلت بلى قال اليس يصلون
ويصومون ويحجون قلت بلى قال فيعرفون ما انتم
عليه قلت لا قال فما هم عندكم قلت من لم يعرف
هذا الامر فهو كافر قال سبحان الله اما رايت اهل
الطريق واهل المياه قلت بلى قال اليس يصلون
ويصومون ويحجون اليس يشهدون ان لا اله الا
الله وان محمداً رسول الله قلت بلى قال فيعرفون
ما انتم عليه قلت لا قال فما هم عندكم قلت من لم
يعرف هذا الامر فهو كافر قال سبحان الله اما رايت
الكعبة والطواف واهل اليمن وتعلقهم باستار
الكعبة قلت بلى قال اليس يشهدون ان لا اله الا
الله وان محمداً رسول الله ويصلون ويصومون و
يحجون قلت بلى قال فيعرفون ما انتم عليه قلت
لا قال فما تقولون فيهم قلت من لم يعرف فهو
كافر قال سبحان الله هذا قول الخوارج ثم

میں جو امر امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا جو امامت کی
معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابو الخطاب نے کہا وہ کافر نہیں۔
جب تک کہ عقلی اور نقلی دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں
جب حجت قائم ہو جائے اور پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہوگا۔
محمد بن مسلم نے کہا اگرچہ پہچانے اور انکار بھی نہ کرے۔ تو کافر ہو جائے
گا۔ کافر نہیں ہوگا جب تک انکار نہ کرے۔ جب میں حج سے
فارغ ہوا۔ تو امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا۔ اور اس گفتگو
سے آگاہ کیا۔ فرمایا تم اکیلے آئے وہ دونوں تو غائب ہیں۔ اچھا مجمع
کے جمرہ والی رات کو منیٰ میں ملنا۔ جب وہ رات آئی۔ تو ہم سب جمع ہوئے
حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اپنے
نوکروں عورتوں اور گھر والوں کے متعلق۔ کیا وہ لا الہ الا اللہ نہیں
کہتے میں نے کہا ضرور کہتے ہیں۔ فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ
نہیں کہتے میں نے کہا ضرور کہتے ہیں۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے
روزہ نہیں رکھتے حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں۔ فرمایا کیا
وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا
پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی
معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں
اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا
میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں
رکھتے۔ حج نہیں کرتے۔ وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے میں نے کہا
کہتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں؟ میں
نے کہا جو معرفت امام نہیں رکھتا۔ وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ
کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہل یمن کو اس کے
پردوں کو لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ
لا الہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز روزہ اور حج نہیں بجا لاتے
میں نے کہا بجا لاتے ہیں۔ فرمایا کیا امامت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ
ہے۔ وہی ان کا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انہیں کیا

قال ان شئتم اخبرتکم فقلت ان لا فقال اما انہ شر علیکم ان تقولوا بشئ مالم تسمعوہ منا قال فظننت انہ یدیرنا علی قول محمد بن مسلم

سمجھتے ہو۔ میں نے کہا جو معرفت امام نہیں رکھتا۔ وہ کافر ہے فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں فرمایا یہ تمہارے لئے بُری ہے۔ کہ جو تم نے ہم سے نہیں سُنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

توضیح ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا۔ کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے۔ خواہ اس پر حجت قائم ہو۔ یعنے اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی ونقلی سے جان لیا ہو۔ خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن وکافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا۔ کہ کافر اس صورت میں ہوگا۔ جبکہ حجت اس پر قائم ہوجائے۔ انکار کرے یا نہ کرے۔ ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے ۔ اور وہ غیر عارف قبل قیام حجت ہے۔ اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا۔ کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں پس اس صورت میں بھی مومن اور کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہوگا۔ جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا۔ یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں ۔ اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے۔ اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دُنیا میں احکام کفر جاری ہوں۔ مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت ومناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے۔ ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں خوارج کا عقیدہ یہ تھا۔ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل اسی لئے انہوں نے امیر المومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ تحکیم پر راضی ہوگئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے۔ آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جُداگانہ احکام ہیں۔ ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح۔ کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہوجاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت ومباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات واحادیث میں سلب ایمان کا جس کے ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے۔ ظاہراً و باطناً جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفار جاری ہوں گے۔ دُنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا۔ اہل کتاب نے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کافر کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے۔ جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو۔ جیسے امامت اور مشہور علمائے شیعہ میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے ۔ اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرق شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین کی نجات جہنم سے ممکن ہوگی۔ جیسے مستضعفین اور المرجون لامر اللہ اور علامہ وغیرہ نے ایک قول ذکر کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے خلود فی النار نہ ہوگا۔ لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے۔ کیونکہ شیعوں کے نزدیک امامت اصول دین میں ہے۔ اور رسولؐ کی

یہ حدیث متواتر ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ (جو اس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور اس کی تائید میں بہ کثرت احادیث ہیں۔ اب رہے دنیوی احکام جیسے طہارت و تناکح و توارث تو مشہور یہ ہے۔ کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا۔ اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے۔ کہ دنیوی معاملات میں بھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا۔ اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الٰہی میں یہ بات تھی۔ کہ مخالفین صاحبانِ حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا۔ لہٰذا ان کے لئے دشمنوں سے ربط ضبط رکھنا لازم ہوگا۔ لہٰذا ان کو اجازت دی گئی تمام دنیوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر تقیہ کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے۔ البتہ قائم آل محمد ظہور کے بعد ان کے اور کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا۔ اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا۔ کہ کبھی اطلاقِ کفر ہوتا ہے ان گناہانِ کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے۔ اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے احتمال ہے۔ کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے۔ لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں۔ اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے۔ جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کا فرکا لفظ اطلاق ہوتا ہے معاصی کے ترکیب پر مختصر یہ ہے۔ کہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے۔ اور اس کے احکام جدا جدا ہیں۔ شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ تمام علمائے امامیہ نے اہل خلاف کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے۔ اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع لفظی ہے۔ کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے انہوں نے ان کا دخول فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً و ظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں۔ تو ان کے پاس دلیل نہیں کیونکہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عن زرارۃ عن ابی جعفرؑ قال قلت لہٗ ما تقول فی مناکحۃ الناس فانی بلغتُ ما تراہ وما تزوجتُ قط فقال وما یمنعک من ذلک فقلتُ ما یمنعنی الا اننی اخشی ان لا تحل لی فی مناکحتھم فما تامرنی فقال کیف تصنع وانت شابٌ اتصبر؟ قلت اتخذ الجواری قال فھاتِ الآن فبما تستحل الجواری قلت ان الامۃ لیست بمنزلۃ الحرۃ ان رابتنی بشیءٍ بعتھا واعتزلتھا قال فحدثنی بما استحللتھا قال فلم یکن عندی جواب فقلت لہ فما تری اتزوج فقال ما ابالی ان تفعل قلت ارایت قولک ما ابالی ان تفعل فان ذلک علی جھتین تقول لست ابالی ان تاثم من غیر امرک فما تامرنی افعل ذلک فقال لی قد کان

زرارہ کا بیان ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا آپ دیکھتے ہیں میں کدخدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں۔ مگر اب تک شادی نہیں کی۔ فرمایا رکاوٹ کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں۔ کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی ہو بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے۔ میں نے کہا کنیزوں سے فرمایا اپنی بات کو دہراؤ۔ بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا۔ تو بیچ ڈالوں گا۔ اس سے علیحدگی اختیار کر لوں گا۔ تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بتاؤ وہ حلال کیسے ہوگی۔ یہ سن کر لاجواب ہوا۔ میں نے کہا۔ آپ کی

تزوج رسول الله وقد كان من امرأة نوح و امرأة لوط ما قد كان انهما قد كانتا تحت عبدين من عبادنا صالحين فقلت ان رسول الله ليس في ذلك بمنزلتي انما هي تحت يده وهي مقرة بحكمه مقرة بدينه قال فقال لي ما ترى من الخيانة في قول الله عز وجل فخانتاهما.

کیا رائے ہے۔ کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر تو کرے تو مجھے کیا پڑا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ میری بلا سے۔ اگر بغیر حکم کے کر کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کر لے اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں عذر کیوں ہے جب اللہ کے رسول نے کی نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کے متعلق قرآن میں ہے۔ وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا اللہ کے رسولؐ کو مجھ سے کیا نسبت۔ وہ ان کے تابع تھیں۔ ان کے حکم کو مانتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں مانتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ ان دونوں نے خیانت کی۔

ما يعني بذلك الا الفاحشة وقد زوج رسول الله فلاناً قال قلت اصلحك الله ما تأمرني انطلق فاتزوج بامرك فقال لي ان كنت فاعلاً فعليك بالبلهاء من النساء قلت فما البلهاء قال ذوات الخدور العفائف فقلت من هي على دين سالم بن حفصة قال لا.

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں۔ بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہ نے بھی تو فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں۔ فرمایا اگر کرنا ہے تو بے وقوف عورت سے کر۔ فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے۔ فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن۔ میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زیدیہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا بچر و پوچ مذہب اختیار کیا ہے۔ فرمایا نہیں۔

فقلت من هي على دين ربيعة الرأي فقال لا ولكن العواتق اللواتي لا ينصبن كفراً ولا يعرفون ما تعرفون قلت وهل تعدو ان تكون مومنة او كافرة فقال تصوم وتصلي وتتقي الله ولا تدري ما امركم فقلت قد قال الله عز وجل هو الذي خلقكم فمنكم كافر ومنكم مومن لا والله لا يكون احد من الناس ليس بمومن ولا كافر قال فقال ابوجعفرؑ قول الله اصدق من قولك يا زرارة ارأيت قول الله عز وجل خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً عسى الله ان يتوب عليهم فلما قال عسى فقلت ما هم الا مومنين او كافرين

میں نے پھر وہ ربیعہ والے احمقانہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں میری مراد ان بالغ اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنہوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو اور وہ امر امامت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر۔ فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو۔ لیکن یہ نہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے۔ میں نے کہا اللہ تو یہ فرماتا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر۔ واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر۔ حضرت نے فرمایا۔ تمہارا قول زیادہ سچا ہے یا خدا کا۔ اے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا۔ انہوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے۔

قال فقال ما تقول فی قول اللہ عزوجل الا
المستضعفین من الرجال والولدان لا یستطیعون
حیلۃ ولا یہتدون سبیلاً الی الایمان فقلت
ماھم الا مومنین او کافرین فقال واللہ ماھم
بمومنین ولا کافرین ثم اقبل علیّ فقال ما
تقول فی اصحاب الاعراف فقلت ماھم الا
مومنین او کافرین ان دخلوا الجنۃ فھم مومنون
وان دخلوا النار فھم کافرون فقال واللہ ماھم
بمومنین ولا کافرین ولو کانوا مومنین لدخلوا
الجنۃ ولا کافرین ولو کانوا مومنین لدخلوا
الجنۃ کما دخلھا المومنون ولو کانوا کافرین
لدخلوا النار کما دخلھا الکافرون ولکنھم قوم قد
استوت حسناتھم وسیاتھم فقصرت بھم
الاعمال وانھم لکما قال اللہ عزوجل فقلت امن
اھل الجنۃ ھم ام من اھل النار فقال اترکھم
حیث ترکھم اللہ قلت افترجئھم قال نعم ارجئھم
کما ارجاھم اللہ ان شاء ادخلھم الجنۃ برحمتہ
وان شاء ساقھم الی النار بذنوبھم ولم یظلمھم
فقلت ھل یدخل الجنۃ کافر قال لا قلت فھل یدخل
النار الا کافر قال فقال لا الا ان یشاء اللہ یا زرارہ انی
اقول ما شاء اللہ وانت لا تقول ما شاء اللہ اما انک
ان کبرت رجعت وتحللت عنک عقدک۔

میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر۔ فرمایا اچھا تم اس
آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں عورتوں اور لڑکوں میں جو
ضعیف ایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا حیلہ جانتے ہیں اور نہ
ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں۔ میں نے کہا پھر وہ یا مومن
ہوں گے۔ یا کافر پھر مجھ سے فرمایا۔ تم اصحاب اعراف کے متعلق
کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر اگر
جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر۔
حضرت نے فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر اگر وہ مومن ہوتے
تو جنت میں مومنوں کی طرح داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے۔
تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ لیکن وہ گروہ ایسا ہے۔
جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں۔ پس ان اعمال بد نے بہشت
میں جانے سے روکا۔ اور وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے
کہا تو پھر بات وہی ہوتی کہ یا جنتی ہیں یا دوزخی۔ فرمایا تم بھی
ان کو اسی طرح چھوڑ دو۔ جیسے خدا نے چھوڑ رکھا ہے۔ ان کا بخشنا
یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے
متعلق تاخیر روا رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ جیسے خدا نے روا رکھا
ہے۔ اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا۔ اگر چاہے
تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا۔ میں
نے کہا۔ تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا فرمایا نہیں۔ میں
نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا۔ فرمایا نہیں مگر جس
کو اللہ چاہے۔ اے زرارہ میں بار بار سمجھانے جاتا ہوں۔ کہ
کافروں کے علاوہ وہ بھی جس کو اللہ چاہے مگر تم یہ کہتے ہی نہیں۔
کہ جس کو اللہ چاہے۔ آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے۔ اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا۔ تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے۔ اور تمہارے
دل کی گرہ کھل جائے گی۔ یعنے تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان بھی درجات ہیں بس ان میں سے جس کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے
بیوقوف مرد، عورت اور لڑکے۔ جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

باب ۱۷۲

مستضعف

۱۔ عن زرارة قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن المستضعف فقال هو الذی لا یهتدی حیلة الی الکفر فیکفر ولا یهتدی سبیلاً الی الایمان لا یستطیع ان یومن ولا یستطیع ان یکفر فهم الصبیان ومن کان الرجل والنساء علی مثل عقول الصبیان مرفوع عنهم القلم

زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہے۔ فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی استطاعت وقوت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ محکمات قرآن سے ہدایت حاصل کریں۔ نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت یہ گروہ اطفال کا ہے۔ اور ان مردوں اور عورتوں کا ہے جن کی عقل بچوں کی سی ہے۔ یہ لوگ مرفوع القلم ہیں۔

۲۔ عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال المستضعفون الذین لا یستطیعون حیلة یدفع بها عنه الکفر ولا یهتدی بها الی سبیل الایمان لا یستطیع ان یومن ولا یکفر قال والصبیان ومن کان الرجل والنساء علی مثل عقول الصبیان۔

زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں۔ اور نہ راہ حق کی ہدایت پا سکتے ہیں نہ ایمان والوں میں ہی ہیں۔ نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

۳۔ عن زرارة عن ابی جعفرؑ قال المستضعفون الذین لا یستطیعون حیلة ولا یهتدون سبیلا قال لا یستطیعون حیلة الی الایمان ولا یکفرون الصبیان واشباه عقول الصبیان من الرجال والنساء

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں۔ جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں۔ نہ راہ پر ہدایت پانے کی یعنے نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورت۔

۴۔ عن السمط البجلی قال قلت لابی عبد الله ما تقول فی المستضعفین فقال شبیهاً بالفزع فتترکتم احداً یکون مستضعفاً واین المستضعفون فوالله لقد مشی بامرکم هذا العواتق الی العواتق فی خدورهن وتحدث به السقایات فی طریق المدینة۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا وہ خوف واضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم مستضعفین کو چھوڑ دو گے۔ اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امامت آیات محکمات سے ہر ایک تک پہنچ چکا ہے۔ یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہوگئی۔ تو پھر وہ مستضعف کہاں رہے)

۵۔ عن عمر بن ابان قال سألت اباعبد الله علیه السلام عن المستضعفین فقال هم اهل الولایة فقلت ای ولایة فقال اما انها لیست الولایة فی الدین ولکنها الولایة فی المناکحة والموارثة والمخالطة وهم لیسوا بالمؤمنین ولا بالکفار ومنهم المرجون لامر الله تعالیٰ

راوی کہتا ہے میں نے مستضعف کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے (پوچھا) فرمایا وہ اہل دوستی ہیں۔ میں نے کہا کیسی دوستی۔ فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں۔ بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور رسم نشینی کا جواز ہے۔ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر ان میں سے کچھ مرجون لامر اللہ ہیں یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے۔ قیامت تک پھر وہ چاہے بخشے یا نہ بخشے

۶۔ عن اسماعیل الجعفی قال سألت اباجعفر عن الدین الذی لا یسع العباد جهله فقال الدین واسع ولکن الخوارج ضیقوا علی انفسهم من جهلهم قلت جعلت فداك فاحدثك بدینی الذی انا علیه فقال بلیٰ فقلت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله والاقرار بما جاء من عند الله واتولاکم وابرء من عدوکم ومن رکب رقابکم وتأمر علیکم وظلمکم حقکم قال ما جهلت شیئاً هو والله الذی نحن علیه قلت فهل سلم احد لا یعرف هذا الامر فقال لا الا المستضعفین قلت من هم قال نساؤکم واولادکم ثم قال أرأیت أم ایمن فانی اشهد انها من اهل الجنة وما کانت تعرف ما انتم علیه۔

راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے۔ لیکن خارجیوں نے مسائل مشکلہ وضع کرکے دین کو اپنے اوپر تنگ بنالیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا کیا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں فرمایا ضرور میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں۔ اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولا اور بیزاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہے۔ واللہ یہی ہمارا دین ہے میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان نہ ہو کیا وہ جہنمی ہے۔ فرمایا نہیں۔ بجز مستضعف میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد۔ کیا تم نے ام ایمن پر غور نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اہل جنت سے ہے حالانکہ اس کو تمہاری سی معرفت نہ تھی۔

۷۔ عن ابی بصیر قال قال ابوعبد الله علیه السلام من عرف اختلاف الناس فلیس بمستضعف

ابوبصیر سے مروی ہے۔ کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتا ہے وہ مستضعف نہیں۔

۸۔ عن جمیل بن دراج قال قلت لابی عبد الله علیه السلام انی ربما ذکرت هؤلاء المستضعفین فاقول نحن وهم فی منازل الجنة فقال ابوعبد الله علیه السلام لا یفعل الله ذلك بکم ابدا۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کرے گا۔ (یعنی درجات مختلف ہوں گے)

۹۔ عن ایوب بن الحر قال رجل لابی عبد اللہ علیہ السلام ونحن عندہ جعلت فداک انا نخاف ان ننزل بذنوبنا منازل المستضعفین قال فقال لا واللہ لا یفعل اللہ ذلک بکم ابداً۔

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم اس سے ڈرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے۔ فرمایا نہیں خدا تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کرے گا۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من عرف اختلاف الناس فلیس بمستضعف

صادق آل محمدؑ نے فرمایا جس نے لوگوں کے مذہبی اختلاف کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

۱۱۔ عن علی بن سوید عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال سألته عن الضعفاء فکتب الی الضعیف من لم ترفع الیه حجة ولم یعرف الاختلاف فاذا عرف الاختلاف فلیس بمستضعف

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعفا کون ہے۔ حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو۔ اگر اختلاف کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس الیوم مستضعف ابلغ الرجال الرجال والنساء النساء۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں مستضعف کوئی نہیں مرد اور عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔

باب ۱۷۳

المُرجون لامر اللہ

۱۔ عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله عز وجل واخرون مرجون لامر الله قال قوم کانوا مشرکین فقتلوا مثل حمزة وجعفر واشباههما من المومنین ثم انهم دخلوا فی الاسلام فوحدوا الله وترکوا الشرک ولم یعرفوا الایمان بقلوبهم فیکونوا من المومنین فتجب لهم الجنة ولم یکونوا علی جحودهم فیکفروا فتجب لهم النار فهم علی تلک الحال اما یعذبهم واما یتوب علیهم۔

زرارہ سے مروی ہے آیہ "اور دوسرے لوگ امر الٰہی کے اُمید وار ہیں" کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالت شرک حمزہؑ و جعفرؑ اور ان جیسے دیگر مومنین کو قتل کیا پھر وہ مسلمان ہوگئے۔ اور توحید کو ماننے لگے۔ اور شرک کو چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا۔ جس سے وہ مومن خالص بن جاتے۔ اور جنت ان پر واجب ہوجاتی اور نہ وہ انکار ربوبیت پر باقی رہے۔ کہ دوزخ واجب ہوتا پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے۔

۲۔ عن رجل قال قال ابو جعفر علیه السلام المرجون قوم

كانوا مشركين فقتلوا مثل حمزة وجعفر واشباههما من المؤمنين ثم انهم دخلوا في الاسلام فوحدوا الله وتركوا الشرك ولم يكونوا يؤمنون فيكونوا من المؤمنين ولم يؤمنوا فتجب لهم الجنة ولم يكفروا فتجب لهم النار فهم على تلك الحال مرجون لامر الله

باب ۱۷۴
اصحاب اعراف

۱۔ عن زرارة قال قال لی ابو جعفر علیه السلام ما تقول فی اصحاب الاعراف فقلت ما هم الا مومنون او كافرون ان دخلوا الجنة فهم مومنون وان دخلوا النار فهم كافرون قال والله ما هم بمومنين ولا كافرين ولو كانوا مومنين دخلوا الجنة كما دخلها المومنون ولو كانوا كافرين لدخلوا النار كما دخلها الكافرون ولكنهم قوم استوت حسناتهم وسيئاتهم فقصرت بهم الاعمال وانهم لكما قال الله عز وجل فقلت امن اهل الجنة هم او من اهل النار فقال اتركهم حيث تركهم الله قلت افترجئهم قال نعم ارجئهم كما ارجئهم الله ان شاء ادخلهم الجنة برحمته وان شاء ساقهم الى النار بذنوبهم ولم يظلمهم فقلت هل يدخل الجنة كافر قال لا قلت هل يدخل النار الا كافر قال فقال لا الا ان يشاء الله يا زرارة انی اقول ما شاء الله وانت لا تقول ما شاء الله اما انك ان كبرت رجعت وتحللت عقدك

زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اصحاب اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ مومن ہوں گے یا کافر اگر مومن ہیں تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر اگر مومن ہوتے تو اور مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جاتے۔ اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کی اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہوگا۔ میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نار سے فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا۔ کیا آپ ان کے متعلق امید بخشش رکھتے ہیں فرمایا ہاں۔ جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنایا ہے اگر چاہے گا ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ نہ چاہے گا۔ تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا کیا کافر جنت میں جائے گا فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہوگے تو اس خیال سے پلٹو گے۔ جتنی عمر بڑھے گی۔ اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

۲۔ عن رجل قال ابو جعفر علیہ السلام الذین خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئاً فاولئک قوم مومنون یحدثون فی ایمانهم من الذنوب التی یعیبها المومنون و یکرهونها فاولئک عسی الله ان یتوب علیهم۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے۔ وہ ایسے مومن ہیں۔ جنہوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں۔ اور وہ ان کو مکروہ جانتے ہیں۔ ممکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرلے۔

باب ۱۷۵

اصناف اہل خلاف

۱۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال لعن الله القدریہ لعن الله الخوارج ولعن الله المرجئہ لعن الله المرجئہ قال قلت لعنت هولاء مرة مرة ولعنت هولاء مرتین قال ان هولاء یقولون ان قتلتنا مومنون فدماونا متلطخة بثیابهم الی یوم القیامة ان الله حکی عن قوم فی کتابه لن نومن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکله النار قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین قال کان بین القاتلین خمسمائة عام فالزمهم الله القتل برضاهم بما فعلوا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے قدریہ فرقہ پر خدا لعنت کرے خارجیوں پر خدا لعنت کرے مرجیہ پر خدا لعنت کرے مرجیہ پر۔ میں نے کہا آپ نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجیہ پر دو بار فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول مومن ہیں۔ اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لتھڑے رہیں گے۔ اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے کہا ہم رسول پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائیں۔ جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اے رسول! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے بھی رسول معجزات لے کر آچکے ہیں۔ اور جو تم نے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا۔ پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو۔ تو جواب دو۔ اور حضرت نے فرمایا۔ کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانسو سال کا فاصلہ تھا۔ خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا۔ کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

توضیح قدریہ کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ بندے کے تمام افعال کا تعلق خود اسی کی ذات سے ہے ہر کام میں اسی کی تدبیر کو دخل ہے۔ اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے۔ خدا کے ارادہ اور مشیت اور قضاء قدر کو اس میں دخل نہیں۔

خوارج کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص صرف ایک گناہ کبیرہ کرے۔ تو وہ کافر ہے۔

مرجیئہ کہتے ہیں کہ ایمان نام ہے ماجاء بہ النبی کی تصدیق کا اعمال قلب و دیگر اعضا کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ عن ابن مسروق قال سالنی ابو عبد الله عن اهل البصرة ماهم فقلت مرجئة و قدریة

ابن مسروق سے مروی ہے۔ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے میں نے کہا

وحروريه فقال لعن الله تلك الملل الكافرة المشركة التي لا تعبد الله على شيء.

وہ مرجیہ، قدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنہوں نے کسی صورت میں خدا کی عبادت نہیں۔ خدا کی لعنت ہو۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اهل الشام شر من اهل الروم واهل المدینة شر من اهل مکة واهل مکة یکفرون بالله جهرة

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اہل شام بدتر ہیں رومیوں سے اور اہل مدینہ بدتر ہیں اہل مکہ سے اور اہل مکہ کفر کرتے ہیں ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی امیہ سے متعلق ہے۔ کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے۔ اور بباطن دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے۔ اور منافق کفار سے بدتر ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہ میں ہے۔ یہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے۔ اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے) اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو۔ اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدتر ہیں کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ان شہروں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے۔ وہ ان کے رسوخ کے لحاظ سے ہے مذہب باطلہ میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان دنوں میں نواصب تھے۔ اہل بیت سے منحرف خاص کر مکہ مدینہ اور شام والے۔ جو مختلف تھے شقاوت میں لو ناصبیت میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔ اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیتؑ میں پیش پیش تھے۔ اور ایک گروہ ان میں کا آج تک باقی ہے جو یوم عاشور عید مناتا ہے بلکہ یہ ان کی سب سے بڑی عید ہے۔

۴۔ عن ابی بصیر عن احدهما علیهما السلام قال ان اهل مکة لیکفرون بالله جهرة ان اهل المدینة اخبث من اهل مکة اخبث منهم سبعین ضعفاً

ابو بصیر نے امامین میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بظاہر اور اہل مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خبیث ہیں۔

۵۔ عن ابوبکر الحضرمی قال قلت لابی عبد الله علیه السلام اهل الشام شر ام اهل الروم فقال ان الروم کفروا ولم یعادونا وان اهل الشام کفروا وعادونا۔

ابوبکر حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی۔ فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں۔ اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تجالسوهم (یعنی المرجئة) لعنهم الله ولعن مللهم المشرکة الذین لا یعبدون الله علی شیء من الاشیاء۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

باب ۱۷۶

مؤلفة القلوب

۱۔ عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال المؤلفة قلوبهم قوم وحدوا الله وخلعوا عبادة

زرارہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی

من دون الله ولم تدخل المعرفة قلوبهم ان محمداً رسول الله وكان رسول الله يتألفهم ويعرفهم لكيما يعرفوا ويعلمهم.

عبادت ترک کی لیکن رسول کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزین نہ ہوئی۔ رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں۔ اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال سألته عن قول الله عزّ وجلّ والمؤلفة قلوبهم قال هم قوم وحّدوا الله عزّ وجلّ وخلعوا عبادة من يعبد من دون الله وشهدوا ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله وهم فی ذلک شکاک فی بعض ما جاء به محمد فامر الله عزّ وجلّ نبیه ان یتألفهم بالمال والعطاء لکی یحسن اسلامهم ویثبتوا علی دینهم الذی دخلوا فیه واقروا به وان رسول الله یوم حنین تألف رؤساً من رؤساء العرب ومن قریش وسایر مضر منهم ابوسفیان بن حرب وعیینة بن الحصین الفزاری واشباههم من الناس فغضبت الانصار واجتمعت الی سعد بن عبادة فانطلق بهم الی رسول الله بالجعرانة فقال یا رسول الله أتأذن لی فی الکلام فقال نعم فقال ان کان هذا الامر من هذه الاموال التی قسمت بین قومک شیئاً انزله الله رضینا وان کان غیر ذلک لم نرض قال زرارة وسمعت اباجعفر یقول فقال رسول الله یا معشر الانصار أکلکم علی قول سیدکم سعد فقالوا سیدنا الله ورسوله ثم قالوا فی الثالثة نحن علی مثل قوله ورأیه قال زرارة فسمعت اباجعفر علیه السلام یقول فحط الله نورهم وفرض الله للمؤلفة قلوبهم سهماً فی القرآن.

زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مولفۃ القلوب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی توحید کا اقرار کیا بت پرستی کو ترک کیا۔ اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انہیں شک پیدا ہوا۔ خدا نے رسول اللہ کو حکم دیا کہ مال اور عطیات سے ان کی تالیف قلب کریں۔ تاکہ ان کا اسلام پختہ ہو۔ اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں۔ اور دل سے اقرار کریں۔ رسول اللہ نے یوم حنین رؤساء عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیف قلب جیسے ابوسفیان اور عیینہ بن الحصین فزاری وغیرہ۔ انصار کو یہ برا معلوم ہوا۔ وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو لے کر رسول اللہ کے پاس مقام جعرانہ میں پہنچے۔ اور کہا یا رسول اللہ کیا کلام کی اجازت ہے۔ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے۔ تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسول ہے۔ تکرار کے بعد تیسری بار انہوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے۔ جو سعد کی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے رسول پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ان کے چہروں کا نور اڑا دیا۔ اور مولفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال المؤلفة قلوبهم لم یکونوا قط اکثر منهم الیوم.

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مولفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

۴- قال ابو　　علیه السلام یا اسحاق

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق

کم تری اھل ھذہ الآیۃ ان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون قال ثم قال ھم اکثر من ثلثی الناس۔

اس آیت کے مصداق کتنے ہیں۔ اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں۔ نہ دو تو غصہ میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے زیادہ ہیں۔

۵۔ قال ابو جعفر علیہ السلام ما کان مولفۃ قلوبھم قط اکثر منھم الیوم وھم قوم وحدوا اللہ وخرجوا من الشرک ولم تدخل معرفۃ محمد رسول اللہ وتالفھم المومنون بعد رسول اللہ لکیما یعرفوا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مؤلفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو موحد تو ہیں اور شرک سے باہر ہیں لیکن رسول اللہ کی معرفت اور ماجاء بہ النبی کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہیں ہوتی۔ اس لئے رسول خدا نے اور مومنین نے ان کی تالیف قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

باب ۱۷۷

ذکر منافقین وضلال اور ابلیس کی دعوت

۱۔ عن جمیل قال کان الطیار یقول لی ابلیس لیس من الملائکۃ وانما اُمرت الملائکۃ بالسجود لآدمؑ فقال ابلیس لا اسجد فما لابلیس یعصی حین لم یسجد ولیس ھو من الملائکۃ قال فدخلت انا وھو علی ابی عبد اللہ قال فاحسن واللہ فی المسألۃ فقال جعلت فداک ارایت ما ندب اللہ عز وجل الیہ المومنین من قولہ یا ایھا الذین امنوا أدخل فی ذلک المنافقون معھم؟ قال نعم والضلال وکل من اقر بالدعوۃ الظاھرۃ وکان ابلیس ممن اقر بالدعوۃ الظاھرۃ معھم

جمیل نے کہا مجھ سے طیار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا۔ اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا درآنحالیکہ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا۔ ہم اور وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے طیار نے بڑے اچھے طریقہ سے اس مسئلہ کو پیش کیا۔ یعنے چونکہ مسئلہ کی موجودہ صورت میں قرآن پر اعتراض لازم آتا تھا۔ لہذا سوال کی صورت یوں بدلی۔ کہنے لگا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ خدا نے جو مومنین کو یہ کہہ کر آواز دی ہے۔ یا ایھا الذین امنوا تو کیا منافق بھی ان کے ساتھ اس خطاب میں داخل ہیں۔ فرمایا ہاں وہ بھی اور اہل ضلال بھی اور ہر وہ شخص جس نے بدعوت ظاہری اقرار کیا۔ اور ابلیس بھی ملائکہ کے ساتھ بدعوت ظاہری تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو علم امارت طیار کا سوال معلوم ہو گیا تھا

باب ۱۷۸

اس آیت کے معنی کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں

۱۔ عن زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر اطمأن بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجہہ خسر الدنیا والآخرۃ قال زرارۃ سألت عنہا ابا جعفر فقال ہؤلاء قوم عبدوا اللہ وخلعوا عبادۃ من یعبد من دون اللہ وشکوا فی محمد وما جاء بہ فتکلموا بالاسلام وشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقروا بالقرآن وہم فی ذلک شاکون فی محمد وما جاء بہ ولیسوا شکاکا فی اللہ قال اللہ عز وجل ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف یعنی علی شک فی محمد وما جاء بہ فان اصابہ خیر یعنی عافیۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ اطمأن بہ ورضی بہ وان اصابتہ فتنۃ یعنی بلاء فی جسدہ ومالہ تطیر وکرہ المقام علی الاقرار بالنبی فرجع الی الوقوف والشک فنصب العداوۃ للہ ولرسولہ والجحود بالنبی وما جاء بہ۔

۲۔ عن زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سألتہ عن قول اللہ عز وجل ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف قال ہم قوم وحدوا اللہ وخلعوا عبادۃ من یعبد من دون اللہ فخرجوا من الشرک ولم یعرفوا ان محمداً رسول اللہ فہم یعبدون اللہ علی شک فی محمد وما جاء بہ فاتوا رسول اللہ وقالوا ننظر فان کثرت اموالنا وعوفینا فی انفسنا واولادنا علمنا انہ صادق وانہ رسول اللہ وان کان غیر ذلک نظرنا قال اللہ عز وجل فان اصابہ خیر اطمأن بہ یعنی عافیۃ فی الدنیا وان

اس آیت کے متعلق بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں۔ اگر فائدہ پہنچ گیا تو خوش ہو گئے اور اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے۔ یہی دنیا و آخرت کا گھاٹا ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسول خدا اور ماجاء بہ النبی کے متعلق شک میں پڑے رہے۔ انہوں نے اسلام کے بارہ میں کلام لیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جو وہ لائے اس کے بارہ میں شک کرتے رہے۔ اللہ کے بارہ میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارہ میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں۔ یعنی شک کرتے ہیں محمد و ما جاء بہ النبی میں ۔ ۔ ۔

اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتری دیکھی تو باغ باغ ہو گئے۔ اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی۔ تو رسول پر ایمان لانے کو فال بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا۔ اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسول کے دشمن بن گئے۔ اور نبی کی نبوت اور ماجاء بہ النبی سے انکار کر بیٹھے۔

آیہ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی۔ شرک سے باہر آ گئے لیکن حضرت رسول خدا کی معرفت حاصل نہ کی۔ پس انہوں نے اس طرح عبادت کی۔ کہ حضرت رسول خدا اور ماجاء بہ النبی کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آ کر کہنے لگے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی۔ اور ہم اور ہماری اولاد عافیت میں رہی۔ تو ہم جانیں گے۔ کہ آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔ اور اگر اس کے خلاف ہوا۔ تو ہم غور کریں گے۔ اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ کہ دنیوی عافیت حاصل ہو گئی اور مطمئن ہو گئے

اصابتہ فتنۃ یعنی بلاء فی نفسہ ومالہ انقلب علیٰ وجھہ انقلب علیٰ شکہ الی الشرک خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین یدعو من دون اللہ مالا یضرہ ومالا ینفعہ قال ینقلب مشرکا یدعو غیر اللہ ویعبد غیرہ فمنھم من یعرف ویدخل الایمان قلبہ فیومن ویصدق ویزول عن منزلتہ من الشک الی الایمان و منھم یثبت علیٰ شکہ ومنھم من ینقلب الی الشرک۔

اور اگر کوئی بلا آگئی۔ تو شرک کی طرف پلٹ گئے۔ یہی دُنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اور نہ فائدہ۔ حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں۔ اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں۔ ان میں بعض ایسے ہیں۔ کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں۔ اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

باب ۱۷۹

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہوجاتا ہے

۱۔ عن سلیم بن قیس قال سمعت علیا صلوات اللہ علیہ یقول واتاہ رجل فقال لہ ما ادنی ما یکون بہ العبد مؤمناً وادنی ما یکون بہ العبد کافراً وادنی ما یکون بہ العبد ضالاً فقال لہ سألت فافھم الجواب اما ادنی ما یکون بہ العبد مومناً ان یعرفہ اللہ تبارک وتعالیٰ نفسہ فیقر لہ بالطاعۃ ویعرفہ نبیہ فیقر لہ بالطاعۃ و یعرفہ امامہ وحجتہ فی ارضہ وشاھدہ علیٰ خلقہ فیقر لہ بالطاعۃ قلت لہ یا امیرالمومنین وان جھل جمیع الاشیاء الا ما وصفت قال نعم اذا امر اطاع واذا نھی انتھی وادنی ما یکون بہ العبد کافراً من زعم ان شیئاً نھی اللہ عنہ ان اللہ امر بہ ونصبہ دیناً یتولی علیہ ویزعم انہ یعبد الذی امرہ بہ وانما یعبد الشیطان

راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کم سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہوجاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے۔ اس کا جواب سمجھ کم سے کم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہوتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی حاصل کرکے ان کی اطاعت کا اقرار کرے۔ اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے۔ جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی خلق پر اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے۔ میں نے کہا اے امیرالمومنین اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہوگا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے۔ بجا لائے اور جس سے منع کرے رک جائے۔ اور ادنے وہ چیز جس سے بندہ کافر ہوجاتا ہے۔ یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے۔ وہ سمجھے کہ اس

وادنی مایکون به العبد ضالاان لایعرف حجۃ اللہ تبارک وتعالی وشاھدہ علی عبادہ الذی امر اللہ عز وجل بطاعتہ وفرض ولایتہ قلت یا امیر المومنین صفھم لی فقال الذین قرنھم اللہ عز وجل بنفسہ وبنبیہ فقال یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قلت یا امیر المومنین جعلنی اللہ فداک اوضح لی فقال الذین قال رسول اللہ فی اخر خطبتہ یوم قبضہ اللہ عز وجل الیہ انی قد ترکت فیکم امرین لن تضلوا بعدی ما ان تمسکتم بھما کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی فان اللطیف الخبیر قد عھد الی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وجمع بین مسبحتیہ ولا اقول کھاتین وجمع بین المسبحۃ والوسطی فتسبق احدھما الاخری فتمسکوا بھما لا تزلوا ولا تضلوا ولا تقدموھم

کا اس نے حکم دیا ہے۔ اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے۔ اور گمان کرے۔ کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے۔ درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے۔ اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ پر فدا ہوں۔ ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کرو۔ اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ میں نے کہا۔ یا امیر المومنین ذرا اور وضاحت فرمایئے۔ فرمایا یہ وہی ہیں۔ جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنے مرتے وقت فرمایا تھا۔ میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے۔ گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عترت میرے اہل بیت ہیں خدائے لطیف وخبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان دونوں سے تمسک رکھو۔ تاکہ لغزش نہ کرو۔ اور گمراہ نہ ہو۔ اور ان پر سبقت نہ کرو۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

باب ۱۸۰

نادر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان بنی امیۃ اطلقوا للناس تعلیم الایمان ولم یطلقوا تعلیم الشرک لکی اذا حملوھم لم یعرفوہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کی جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت دی تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے پیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں کہ یہی مقتضائے ایمان ہے۔

باب ۱۸۱

ایمان اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ اللہ ایمان ثابت کو خذلان کے ساتھ برطرف کر دے

۱۔ عن حسین بن نعیم الصحاف قال قلت لابی عبد الله علیه السلام لم یکون الرجل عند الله مومناً قد ثبت له الایمان عنده ثم ینقله الله بعد الایمان الی الکفر قال فقال ان الله عز وجل هو العدل انما دعا العباد الی الایمان به لا الی الکفر ولا یدعوا احداً الی الکفر به فمن امن بالله ثم ثبت له الایمان عند الله لم ینقله الله عز وجل من الایمان الی الکفر قلت له فیکون الرجل کافراً قد ثبت له الکفر عند الله ثم ینقله بعد ذلک من الکفر الی الایمان قال فقال ان الله عزوجل خلق الناس کلهم علی الفطرة التی فطرهم علیها لا یعرفون ایماناً بشریعة ولا کفراً بجحود ثم بعث الله الرسل یدعوا العباد الی الایمان فمنهم من هدی الله ومنهم من لم یهده الله۔

حسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو۔ پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے۔ اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے نہ کہ کفر کی طرف۔ وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا پس جو ایمان لے آئے۔ اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو۔ تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر اسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ نہ وہ از روئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو۔ پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے۔ انہوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی۔ اور بعض بے ہدایت رہے۔

توضیح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے۔ پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد روز قیامت کسی کو پیش خدا حجت کا موقع نہ ہوگا۔ پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا ہے۔ لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت خاصہ کے مستحق ہوئے۔ اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے۔ انہوں نے کفر اختیار کیا۔ حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو بدلا نہیں۔ اور اس پر غور کیا ہے۔ کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جانا ہے۔ اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انہوں نے کان لگا کر سنا۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا

کر بعض نے ہدایت پائی۔ اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو باطل کیا خراب کیا اور احکام الٰہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لیے۔ ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا۔ یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

باب ۱۸۲

عاریتی ایمان

۱۔ عن محمد بن مسلم عن احدهما علیه السلام قال سمعته یقول ان الله عزوجل خلق خلقاً للایمان لازوال له وخلق خلقاً للکفر لازوال له وخلق خلقاً بین ذلک واستودع بعضهم الایمان فان یشاء ان یتمه لهم اتمه وان یشاء ان یسلبهم ایاه سلبهم وکان فلان منهم معاراً

محمد بن مسلم نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ہے ایمان کے لیے جس کو زوال نہیں اور ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لیے جس کو زوال نہیں۔ اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان اور بعض کے ایمان کی یہ صورت ہے۔ کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کر دے۔ تو اس نے پورا کر دیا۔ اور اگر چاہا کہ سلب ایمان کر دے۔ تو اس نے سلب کر لیا۔ اور فلاں کا ایمان عاریتی ہے۔

توضیح: بندوں کی استعداد ان کی قابلیت اور قلبی رجحان اور ان کے مراتب ایمان و کفر ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الٰہی میں ہوتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے۔ گویا خدا نے ان کو کامل اور راسخ الایمان پیدا کیا۔ یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں۔ اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا۔ اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر مہر لگا دی اور بعض کے کفر پر۔ اس حدیث سے فلاں سے مراد ابو الخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی) ہے۔ اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا۔ کیوں کہ یہ بڑے جرگہ والا اور فتنہ پرداز تھا۔ چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہٰذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان العبد یصبح مومنا ویمسی کافرا ویصبح کافرا ویمسی مومنا وقوم یعارون الایمان ثم یسلبونه ویسمون المعارین ثم قال فلان منهم

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے اور شام کو کافر اور صبح کو کافر ہوتا ہے اور شام کو مومن اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا فلاں شخص ان میں سے ہے۔

۳۔ عن عیسیٰ شلقان قال کنت قاعدا فمر ابو الحسن موسیٰ ومعه بهمة قال قلت یا غلام ما تری مایصنع ابوك یامرنا بالشیء ثم ینهانا عنه امرنا ان

راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اُدھر سے گزرے آپ کے ساتھ بکری تھی میں نے کہا اے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں

بتولی ابا الخطاب ثم امرنا ان نلعنه و نتبرء منه فقال ابوالحسن وهو غلام ان الله خلق خلقا للایمان لا زوال له و خلق خلقا للکفر لا زوال له و خلق خلقا بین ذلک اعاره الایمان یسمون المعارین اذا شاء سلبهم وکان ابوالخطاب ممن اعیر الایمان قال فدخلت علی ابی عبد الله فاخبرته ما قلت لابی الحسن علیه السلام وما قال لی فقال ابو عبد الله علیه السلام انه نبعة النبوة

پھر اس سے منع کرتے ہیں پہلے کہا ابوالخطاب سے دوستی کرو پھر کہا اس پر لعن کرو۔ اور بیزاری کا اظہار کرو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال ایمان والے پیدا کئے ہیں۔ اور کچھ لازوال کفر والے۔ اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں۔ جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں ہے۔ میں یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم نے فرمایا تھا۔ بیان کیا فرمایا وہ سرچشمہ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

۴۔ عن بعض اصحابنا عن ابی الحسن صلوات الله علیه ان الله خلق النبیین علی النبوة فلا یکونون الا انبیاء وخلق المومنین علی الایمان فلا یکونون الا مومنین واعار قوما ایمانا فان شاء تممه لهم وان شاء سلبهم ایاه قال وفیهم جرت مستقر ومستودع وقال لی ان فلانا کان مستودعا ایمانه فلما کذب علینا سلب ایمانه ذلک۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاء کو نبوت پر خلق فرمایا پس وہ نبی ہو گئے۔ اور مومنین کو ایمان پر خلق فرمایا کہ وہ مومن ہی رہیں گے۔ اور ایک قوم کو عاریتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اس کو حد کمال تک پہنچا دے گا۔ اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا۔ اور امام نے فرمایا یہ طریقہ کار جاری ہوا پس بعض میں ایمان کو مستقل بنا دیا گیا۔ اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا۔ اور امام نے فرمایا۔ فلاں شخص مستودع ہے۔ یعنے ایمان اس میں امانت تھا۔ جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

توضیح اس حدیث سے بظاہر جبر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب انبیاء و مومنین انبیاء و مومنین ہی بنا کر بھیجے گئے تو ان کی نیکیاں قابل اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کرنے سے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا۔ جو وہ دار دنیا میں کرنے والے تھے۔ لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلب ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا۔ تو یہ ظلم نہیں ہے۔ تو یہ ظلم نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان کی بقا و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے۔ اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله جبل النبیین علی نبوتهم فلا یرتدون ابدا وجبل الاوصیاء علی وصایاهم فلا یرتدون ابدا وجبل بعض المومنین علی الایمان فلا یرتدون ابدا ومنهم من اعیر الایمان عاریة فاذا هو دعا والح فی الدعاء مات علی الایمان

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیا کو ان کی وصیتوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوئے۔ اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا۔ وہ بھی مرتد نہ ہوئے۔ بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعا میں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر مرا۔

توضیح اس حدیث میں دعا کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔ تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کجی نہ آئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلب ایمان بسبب عمل انسان پر کہیں کہ ایمان کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں۔ اور کبھی متزلزل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ تذبذب میں جب لاشئی بڑھ جاتی

ہے اور پوری پوری صفائی آجاتی ہے۔ تو ایمان جگہ پکڑ جاتا ہے۔ اور جو حق بات ہے۔ اس کے اندر آجاتی ہے۔ اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تو کفر جگہ پکڑ جاتا ہے۔ اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان والی صورت ہوتی ہے۔ یعنے ضیا اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو انسان اقبال و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذبذب اگر ایمان غالب آگیا۔ تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہوتا ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف پس بندہ کو چاہئے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے۔ اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے۔ اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا۔ ترجمہ۔ خداوندا ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے۔ اور الحاح و زاری کے ساتھ خدا سے دعا کرے۔ تاکہ رحمت ربانیہ اسے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

باب ۱۸۳

عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان الحسرۃ والندامۃ والویل کلہ لمن لم ینتفع بما ابصرہٗ ولم یدر ما الامر الذی ھو علیہ مقیم انفع لہ ام ضر قلت لہ فبم یعرف الناجی من ھؤلاء جعلت فداک قال من کان فعلہ لقولہ موافقاً فاثبت لہ الشہادۃ بالنجاۃ ومن لم فعلہ لقولہ موافقاً فانما ذلک مستودع

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رساں ہے یا مضر۔ میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے۔ کہ ان میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

باب ۱۸۴

سہو قلب

قال ابو عبد اللہ ان القلب لیکون الساعۃ من اللیل والنھار ما فیہ کفر ولا ایمان کالثوب الخلق قال ثم قال لی اما تجد ذلک من نفسک قال ثم تکون النکتۃ من اللہ فی القلب بما شاء من کفر وایمان۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر فرمایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کے دل پر جو چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا

ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کی ہے ۔

عن ابی بصیر قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یکون القلب ما فیہ ایمان ولا کفر شبہ المضغۃ اما یجد احدکم ذلک ۔

ابوبصیر نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایسا دل بھی ہوتا ہے جس میں مضغۂ گوشت کی طرح نہ کفر ہو نہ ایمان کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا ۔

۳ ۔ عن ابی الحسن موسیٰ قال ان اللہ خلق قلوب المومنین مطویۃ مبہمۃ علی الایمان فاذا اراد استنارۃ ما فیہا فتحہا بالحکمۃ وزرعہا بالعلم وزارعہا والقیم علیہا رب العالمین ۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل لپیٹے ہوئے اور ایمان میں بستہ پیدا کئے ہیں۔ جب ان میں روشنی پیدا کرنا چاہتا ہے ۔ تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے ۔

۴ ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان القلب لیرجج بین الصدر والحنجرۃ حتی یعقد علی الایمان فاذا عقد علی الایمان قر وذلک قول اللہ عزوجل ومن یومن باللہ یہد قلبہ

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطرب رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہوجاتا ہے ۔ تو دل قرار پا جاتا ہے ۔ خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہوجاتا ہے ۔

۵ ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان القلب یکون فی الساعۃ من اللیل والنہار لیس فیہ ایمان ولا کفر اما تجد ذلک ثم تکون بعد ذلک نکتۃ من اللہ فی قلب عبدہ بما شاء ان شاء بایمان وان شاء بکفر

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں نہ ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی ۔ اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے ۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا ۔

۶ ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان القلب لیتجلجل فی الجوف یطلب الحق فاذا اصابہ اطمأن وقر ثم تلا ابو عبداللہ ہذہ الایۃ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام الی قولہ کانما یصعد فی السماء

فرمایا صادق آل محمد نے قلب سینہ میں تلاش حق کے لئے پھڑکتا ہے۔ جب اس کو پالیتا ہے مطمئن ہوجاتا ہے اور قرار پالیتا ہے پھر یہ آیت پڑھی ۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے ۔ اس کے سینہ کو اسلام کے لئے الی قولہ گویا وہ آسمان کی طرف صعود کر رہا ہے ۔

۷ ۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ خلق قلوب المومنین مبہمۃ علی الایمان فاذا اراد استنارۃ ما فیہا فتحہا بالحکمۃ وزرعہا بالعلم وزارعہا والقیم علیہا رب العالمین ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا ہے جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے ۔ تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے ۔ اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے ۔

باب ۱۸۵

ظلمت قلب منافق اگرچہ زبان دراز ہو اور نورِ قلبِ مومن اگرچہ خاموش ہو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لنا ذات یوم تجد الرجل لا یخطی بلام ولا واو خطیباً مصقعاً ولقلبه اشد ظلمة من اللیل المظلم وتجد الرجل لا یستطیع یعبر عما فی قلبه بلسانه وقلبه یزهر کما یزهر المصباح۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا۔ تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام" "واو" درست ہوگا بڑا بلیغ کلام کرتا ہوگا۔ لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برخلاف ایک ایسے شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الضمیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا۔ جیسے چراغ۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان القلوب اربعة قلب فیه نفاق وایمان وقلب منکوس وقلب مطبوع وقلب ازهر اجرد فقلت ما الازهر قال فیه کهیئة السراج فاما المطبوع فقلب المنافق واما الازهر فقلب المومن ان اعطاه شکر وان ابتلاه صبر واما المنکوس فقلب المشرک ثم قرء هذه الآیة افمن یمشی مکباً علی وجهه اهدی امن یمشی سویاً علی صراط مستقیم واما القلب الذی فیه ایمان ونفاق فهم قوم کانوا بالطائف فان ادرک احدهم اجله علی نفاقه هلک وان ادرکه علی ایمانه نجی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں۔ ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں۔ دوسرا قلب منکوس۔ تیسرا مطبوع چوتھا روشن اور ازہر۔ میں نے پوچھا ازہر کیا ہے۔ فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے قلب مطبوع (مہر کردہ) منافق کا دل ہے اور ازہر مومن کا دل ہے۔ جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ اور منکوس مشرک کا دل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے۔ زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔ یا وہ جو صراطِ مستقیم پر چل رہا ہے اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو بغوائے شیطانی رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا۔ تو ہلاک ہوئے۔ (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پالیا تو نجات پا گئے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال القلوب ثلثة قلب منکوس لا یعی شیئاً من الخیر وهو قلب الکافر وقلب فیه نکتة سوداء فالخیر والشر فیه یعتلجان فایهما کانت منه غلب علیه وقلب مفتوح فیه مصابیح تزهر ولا یطفا نوره الی یوم القیامة وهو قلب المومن

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں۔ ایک قلب منکوس ہے۔ جو ظرفِ سرنگوں کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا۔ یہ قلب کافر ہے۔ اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے۔ اور خیر و شر اس میں باہم زور آزمائی کرتے ہیں۔ پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے۔ اور تیسرا دل وہ ہے۔ جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے۔ جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا

باب ۱۸۶

دل کی حالتیں یکساں نہیں رہتیں

۱۔ عن سلام بن مستنیر قال کنت عند ابی جعفر علیہ السلام فدخل علیہ حمران بن اعین وسألہ عن اشیاء فلما ہم حمران بالقیام قلت لابی جعفر اخبرک اطال اللہ بقاءک لنا وامتعنا بک انا ناتیک فما نخرج من عندک حتی ترق قلوبنا وتسلوا انفسنا عن الدنیا ویھون علینا ما فی ایدی الناس من ھذہ الاموال ثم نخرج من عندک فاذا صرنا مع الناس والتجار احببنا الدنیا قال فقال ابوجعفر انما ھی القلوب مرۃ تصعب ومرۃ تسہل ثم قال ابو جعفر اما ان اصحاب محمد قالوا یا رسول اللہ نخاف علینا النفاق قال فقال ولم تخافون ذلک قالوا اذا کنا عندک فذکرتنا ورغبتنا وجلنا و نسینا الدنیا وزھدنا حتی کان نعاین الاخرۃ والجنۃ والنار ونحن عندک فاذا خرجنا من عندک ودخلنا ھذہ البیوت وشممنا الاولاد ورأینا العیال والاھل یکاد ان نحول عن الحال التی کنا علیھا عندک وحتی کانا لم نکن علی شیء افتخاف علینا ان یکون ذلک نفاقاً فقال لھم رسول اللہ کلا ان ھذہ خطوات الشیطان فیرغبکم فی الدنیا واللہ لو تدومون علی الحالۃ التی وصفتم انفسکم بھا لصافحتکم الملائکۃ ومشیتم علی الماء ولولا انکم تذنبون فتستغفرون اللہ لخلق اللہ خلقاً حتی یذنبوا ثم یستغفروا اللہ فیغفر لھم ان المومن مفتن تواب اما سمعت قول اللہ عزوجل ان اللہ یحب

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ کہ حمران بن اعین آئے۔ اور چند مسئلے دریافت کئے جب وہ اٹھنے لگے۔ تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے۔ اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے۔ یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں۔ تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں۔ اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے۔ اس سے تسلی پاتے ہیں اور اموالِ دنیا حقیر ہو جاتے لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں۔ تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا قلوب کبھی سخت ہوتے ہیں اور کبھی نرم پھر فرمایا اصحاب رسول اللہؐ نے ایک بار حضرت سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے۔ فرمایا کیسے انہوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں۔ تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں۔ اور ثواب آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ ہم خائف ہو کر دنیا کو بھول جاتے ہیں۔ اور گویا آخرت و جنت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں۔ اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں۔ تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق کی ہو جائے گی حضرت نے فرمایا یہ اغوا شیطانی ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے۔ تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے تھے اور اگر تم گناہ نہ کرو۔ اور اللہ سے استغفار کرتے رہو۔ تو وہ تمہاری اولاد میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے مومن آزمائش میں پڑتا ہے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

باب ۱۸۷

وسوسہ اور حدیثِ نفس

۱۔ عن محمد بن حمران قال سالت اباعبد الله علیہ السلام عن الوسوسة وان کثرت فقال لا شی فیھا تقول لا الہ الا الله

محمد بن عمران نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطانی وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔

۲۔ عن جمیل بن دراج قال قلت لہٗ انہ یقع فی قلبی امر عظیم فقال قل لا الہ الا الله قال جمیل فکلما وقع فی قلبی شئی قلت لا الہ الا الله فیذھب عنی

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا لا الہ الا اللہ کہا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال جاء رجل الی النبی فقال یارسول الله ھلکت فقال لہ اتاک الخبیث فقال لک من خلقک فقلت الله فقال لک الله من خلقہ فقال ای والذی بعثک بالحق لکان کذا فقال رسول الله ذاک والله محض الایمان قال ابن ابی عمیر فحدثت بذلک عبد الرحمن بن الحجاج فقال حدثنی ابی عن ابی عبد الله ان رسول الله انما عنی بقولہ ھذہ والله محض الایمان خوفہ ان یکون قد ھلک حیث عرض لہ ذلک فی قلبہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسولؐ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کو کس نے پیدا کیا اور یہ تجھے وہ وسوسے جو اس کے دل میں پیدا ہوئے۔ مجھے اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے۔ فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔ ابن ابی عمیر نے بیان کیا کہ یہ بات میں نے عبدالرحمن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی۔ حضرت کی مراد اس قول سے کہ "یہ محض ایمان ہے" یہ تھی کہ آپ اس خوف ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴۔ کتب رجل الی ابی جعفر علیہ السلام یشکوا الیہ لمغاً یخطر علی بالہ فاجابہ فی بعض کلامہ ان الله عزوجل ان شاء ثبتک فلا یجعل لابلیس علیک طریقاً قد شکی قوم الی النبی لمماً یعرض لھم لان تھوی بھم الریح او یقطعوا احب الیھم من ان یتکلموا بہ فقال رسول الله اتجدون ذالک قالوا نعم فقال والذی نفسی بیدہ ان ذالک لصریح

ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے۔ آپ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا۔ تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو اور خدا کو یاد کرتے رہو حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح وساوس شیطانی یا فکر باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے۔ کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

الایمان فاذا وجدتموہ فقولوا امنا باللہ ورسولہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔

جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے کہا ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خیالات کو اپنے اندر پاؤ تو کہا کرو۔ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد اور قوت درکار نہیں۔

۵۔ عن حمران عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان رجلاً اتی رسول اللہ فقال یارسول اللہ انی نافقت فقال واللہ ما نافقت ولو نافقت ما اتیتنی تعلمنی ما الذی رابک اظن العدو الحاضر اتاک فقال لک من خلقک فقلت اللہ خلقنی فقال لک من خلق اللہ قال ای والذی بعثک بالحق لکان کذا فقال ان الشیطان اتاکم من قبل الاعمال فلم یقو علیکم فاتاکم من ھذا الوجہ لکی یستزلکم فاذا کان کذلک فلیذکر احدکم اللہ وحدہ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا میں منافق ہوگیا۔ فرمایا تو منافق نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا حاضر دشمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے۔ تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا اللہ کا خالق کون ہے یہی وسوسہ ہے نا۔ اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے جب دسترس نہ پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکاتا ہے۔ اور جب ایسا ہو تو تم خدائے واحد کو یاد کرو۔

باب ۱۸۸

گناہوں کا اعتراف اور ندامت

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال واللہ ماینجو من الذنب الا من اقربہ قال وقال ابوجعفر کفی بالندم توبۃ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لاواللہ ما اراد اللہ تعالیٰ من الناس الاخصلتین ان یقروا لہ بالنعم فیزیدھم وبالذنوب فیغفرھا لھم

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے۔ اول نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے۔ دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ ان کو بخش دے۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الرجل لیذنب الذنب فیدخلہ اللہ بہ الجنۃ قلت یدخلہ اللہ بالذنب الجنۃ قال نعم انہ لیذنب فلایزال منہ خائفاً ماقتاً لنفسہ فیرحمہ اللہ فیدخلہ الجنۃ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے۔ میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوف زدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے۔ خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

۴۔ عن معاویة بن عمار قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول انه والله ماخرج عبد من ذنب باصرار وماخرج عبد من ذنب الا باقرار۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا۔ اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

۵۔ عن یونس بن یعقوب عن ابی عبدالله علیه السلام قال سمعته یقول من اذنب ذنباً فعلم ان الله مطلع علیه ان شاء عذبه وان شاء غفر له وان لم یستغفر۔

راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے۔ چاہے گا عذاب کرے گا اس پر چاہے گا اسے بخش دے گا۔ اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

۶۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله یحب العبد ان یطلب الیه فی الجرم العظیم ویبغض العبد ان یستخف بالجرم الیسیر۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو بڑا جرم کرکے اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس بندہ سے دشمنی رکھتا ہے جو چھوٹے سے جرم کو حقیر جانے۔

۷۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال امیرالمؤمنین علیه السلام صلوات الله علیه ان الندم علی الشر یدعو الی ترکه۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ گناہ پر ندامت اس کے ترک کی طرف دعوت دیتی ہے۔

۸۔ عن ابان بن تغلب قال سمعت اباعبدالله یقول مامن عبد اذنب ذنباً فندم علیه الا غفر الله له قبل ان یستغفر ومامن عبد انعم الله علیه نعمة فعرف انها من عند الله الا غفر الله له قبل ان یحمده۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ گناہ کرتا ہے اور نادم ہوتا ہے۔ اللہ اس کا گناہ بخش دیتا ہے اس کے استغفار سے پہلے ہی اور خدا جس بندہ کو کوئی نعمت دے اور وہ اس کو پہچانے کہ یہ بندہ خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کی حمد سے پہلے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

باب ۱۸۹

ستر عیوب

۱۔ عن العباس مولی الرضا علیه السلام قال سمعته یقول المستتر بالحسنة یعدل سبعین حسنة والمذیع بالسیئة مخذول والمستتر بالسیئة مغفور له۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نیکی کا چھپانے والا ستر حسنہ کا ثواب پاتا ہے۔ اور برائی کا ظاہر کرنے والا ذلیل ہوتا ہے اور گناہ کے چھپانے والے کی بخشش ہوتی ہے۔

۲۔ عن الرضا علیه السلام قال قال رسول الله المستتر بالحسنة یعدل سبعین حسنة والمذیع بالسیئة مخذول والمستتر بها مغفور له۔

ترجمہ حسب سابق

باب ۱۹۰
جو نیکی یا بدی کا قصد کرے

۱۔ عن زرارة عن احدهما علیهما السلام قال ان الله تبارك وتعالى جعل لآدم في ذريته من هم بحسنة ولم يعملها كتبت له حسنة ومن هم بحسنة وعملها كتبت له عشرا ومن هم بسيئة ولم يعملها لم تكتب عليه سيئة ومن هم بها وعملها كتبت عليه سيئة.

زرارہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اولاد آدم میں جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے نام ایک نیکی کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے عمل میں بھی لایا۔ تو اس کو دس نیکی کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے گناہ کا ارادہ کیا اور بجا نہ لایا تو یہ بدی اس کے نام نہ لکھی جائے گی۔ اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل بھی کیا تو اس کے لئے ایک ہی بدی ہوگی۔

۲۔ عن عبد الله بن موسى بن جعفر عن ابيه قال سألته عن الملكين هل يعلمان بالذنب اذا اراد العبد ان يفعله او الحسنة فقال ريح الكنيف وريح الطيب سواء قلت لا قال ان العبد اذا هم بالحسنة خرج نفسه طيب الريح فقال صاحب اليمين لصاحب الشمال قم فانه قد هم بالحسنة فاذا فعلها كان لسانه قلمه وريقه مداده فاثبتها له واذا هم بالسيئة خرج نفسه منتن الريح فيقول صاحب الشمال لصاحب اليمين قف فانه قد هم بالسيئة فاذا هو فعلها كان لسانه قلمه وريقه مداده واثبتها عليه

عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے دو فرشتوں (کراماً کاتبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پاخانہ کے چرچہ اور مشک کی خوشبو برابر ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے داہنی طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے۔ اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے۔ اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے۔ اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے۔ ٹھہر جاؤ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے۔ اور جب وہ اسے کر گزرتا ہے۔ تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۳۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام يقول قال رسول الله اربع من كن فيه لم يهلك على الله بعدهن الا هالك يهم العبد بالحسنة فيعملها فان هو لم يعملها كتب الله له حسنة بحسن نيته وان هو عملها كتب الله له عشرا ويهم بالسيئة ان

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی۔ وہ ان کے بعد اللہ کو نار اض کر کے ہلاک نہ ہوگا سوائے بدبخت و بدنصیب کے جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔ پس اگر وہ اس کو عمل میں نہ لا سکے۔ تو اس کی نیک نیت کی بنا پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر

يعملها فان لم يعملها لم يكتب عليه شئ وان هو عملها اُجل سبع ساعات وقال صاحب الحسنات لصاحب السيئات و هو صاحب الشمال لا تعجل عسى ان يتبعها بحسنة تمحوها فان الله عزوجل يقول ان الحسنات يذهبن السيئات او الاستغفار فان هو قال استغفر الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة العزيز الحكيم الغفور الرحيم ذوالجلال والاكرام واتوب اليه لم يكتب عليه شئ وان مضت سبع ساعات ولم يتبعها بحسنة واستغفار قال صاحب الحسنات لصاحب السيئات اكتب على الشقي المحروم۔

عمل میں لے آتا ہے تو دس لکھتا ہے۔ اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے پس اگر عمل میں نہ لائے۔ تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا۔ اور اگر عمل میں لے آئے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی کرے۔ کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے۔ نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں۔ یا یہ خدا سے استغفار کرے۔ اور وہ یہ ہے۔ میں طالب مغفرت ہوں۔ اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا حکمت والا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر اس کے نام پر کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اور اگر ساتوں گھنٹے گذر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے سے کہتا ہے۔ اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

باب ۱۹۱

توبہ

عن معاوية بن ابي وهب قال سمعت ابا عبد الله يقول اذا تاب العبد توبة نصوحاً احبه الله فستر عليه في الدنيا والاخرة فقلت وكيف يستر عليه قال ينسي ملكيه ما كتبا عليه من الذنوب ويوحي الى جوارحه اكتمي عليه ذنوبه و يوحي الى بقاع الارض اكتمي ما كان يعمل عليك من الذنوب فيلقى الله حين يلقاه وليس شئ يشهد عليه بشئ من الذنوب

راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بندہ خالص دل سے توبہ کرتا ہے۔ تو اللہ اس کو دوست رکھتا ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپا لیتا ہے۔ میں نے کہا کیسے چھپاتا ہے۔ فرمایا دونوں فرشتے (کراما کاتبین) جو گناہ اس کے لکھے ہیں مٹا دیتے ہیں اور اس کے اعضا و جوارح کو وحی کی جاتی ہے۔ کہ اس کے گناہوں کو چھپا لو۔ اور زمین کے حصوں کو وحی کی جاتی ہے۔ کہ جہاں اس نے جو عمل کیا ہے اسے چھپا لو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ سے اس طرح ملتا ہے۔ کہ کوئی گناہ اس کے اوپر نہیں رہتا

توضیح: توبہ نصوح وہ خالص توبہ ہے۔ جس کے بعد گناہ کی طرف رجوع نہ کی جائے اور خدا سے استغفار کرے۔ اور اس کی چھ صورتیں ہیں۔ گذشتہ پر ندامت اور ہمیشہ کے لئے ترک کا عزم۔ مخلوق کے حقوق کی ادائیگی۔ جو فریضہ ترک ہوا ہے۔ اس کا ادا کرنا۔ جسم کو اطاعت میں اسی طرح اذیت دینا جس طرح معصیت میں لذت ملی تھی۔ دل کی تاریکی کو نور عرفان سے بدلنا۔

۲- عن محمد بن مسلم عن احدهما علیهما السلام في قول الله عز وجل فمن جاءه موعظة من ربه فانتهى فله ما سلف قال الموعظة التوبة

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے موعظہ آئے اور وہ باز آ جائے تو گذشتہ گناہ معاف فرمایا گیا موعظہ سے مراد ہے توبہ

۳- عن ابي الصباح الكناني قال سالت اباعبد الله عن قول الله عز وجل يا ايها الذين توبوا الى الله توبة نصوحا قال يتوب العبد من الذنب ثم لا يعود فيه قال محمد بن الفضيل سالت عنها ابا الحسن عليه السلام فقال يتوب من الذنب ثم لا يعود فيه واحب العباد الى الله تعالى المفتنون التوابون.

آیہ اے ایمان والو اللہ سے پُر خلوص توبہ کرو کے متعلق راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا مراد یہ ہے کہ بندہ گناہ سے توبہ کرے۔ اور پھر اس کی طرف عود نہ کرے۔ محمد بن فضیل نے کہا کہ میں نے امام موسےٰ کاظم علیہ السلام سے یہی سوال کیا فرمایا جب بندہ توبہ کرے تو پھر اس کی طرف عود نہ کرے۔ اور اللہ اس بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ جو گناہ کے بعد توبہ کرنے والا ہو۔

۴- عن ابی بصیر قلت لابی عبد الله علیه السلام یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا قال هو الذنب الذی لا یعود فیه ابدا قلت واینا لم یعد فقال یا ابا محمد ان الله یحب من عباده المفتن التواب.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اس آیت میں توبہ نصوح سے کیا مراد ہے فرمایا گناہ سے ایسی توبہ کہ پھر کبھی اس کا اعادہ نہ کرے۔ میں نے کہا کون ہم میں اعادہ نہیں کرتا۔ فرمایا اے محمد خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو ہر بار گناہ کر کے توبہ کرے۔

۵- عن بعض اصحابنا رفعه قال ان الله عز وجل اعطى التائبين ثلاث خصال لو اعطى خصلة منها جميع اهل السموات والارض لنجوا بها قوله عز وجل ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين فمن احبه الله لم يعذبه وقوله الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويستغفرون للذين امنوا ربنا وسعت كل شئ رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم ربنا وادخلهم جنات عدن التي وعدتهم ومن صلح من ابائهم وازواجهم وذرياتهم انك انت العزيز الحكيم وقهم السيئات ومن تق السيئات يومئذ فقد رحمته وذلك هو الفوز العظيم وقوله عز وجل والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي

ہمارے بعض اصحاب نے امام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کے متعلق تین باتیں ایسی بیان کی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی تمام آسمانوں اور زمین کے بسنے والوں کی نجات کے لئے کافی ہیں۔ خدا فرماتا ہے اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے پس جسے اللہ دوست رکھے گا۔ اسے عذاب نہ کرے گا۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے جو فرشتے عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار تیری رحمت و علم ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے پس دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کر لی ہے اور تیرے راستہ پر چل رہے ہیں ان کو دوزخ کے عذاب سے بچائے اور اے ہمارے پروردگار ان کو عدن کی ان جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے آباء و ازواج و اولاد میں

اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاماً یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہاناً الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات وکان اللہ غفوراً رحیماً۔

جو نیک ہوں ان کو بھی داخل جنت کر تو بڑی عزت و حکمت والا ہے ۔اور ان کو گناہوں سے بچائے ۔اور جو گناہوں سے یہاں بچے گا۔ تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیسری جگہ فرماتا ہے ۔اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے ۔اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ۔ ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا۔ تو اپنے گناہوں کی سزا پائے گا۔ اور روز قیامت اس کے لئے دوگنا عذاب ہوگا۔ اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۶۔ عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر قال یا محمد بن مسلم ذنوب المومن اذا تاب منہا مغفورۃ لہ فلیعمل المومن لما یستانف بعد التوبۃ والمغفرۃ اما واللہ انہا لیست الا لاہل الایمان قلت فان عاد بعد التوبۃ والاستغفار من الذنوب وعاد فی التوبۃ فقال یا محمد بن مسلم اتری العبد المومن یندم علی ذنبہ ویستغفر منہ ویتوب ثم لا یقبل اللہ توبتہ قلت فانہ فعل ذلک مراراً یذنب ثم یتوب ویستغفر فقال کلما عاد المومن بالاستغفار والتوبۃ عاد اللہ علیہ بالمغفرۃ وان اللہ غفور رحیم یقبل التوبۃ ویعفو عن السیئات فایاک ان تقنط المومنین من رحمۃ اللہ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کے بعد بخش دیا جاتا ہے ۔پس مومن کو چاہیے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے ۔خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے ۔میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرکے توبہ کرے تو فرمایا اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندہ مومن کے متعلق یہ خیال کرتا ہے ۔کہ وہ گناہ پر نادم ہوکر اس سے استغفار کرے ۔اور توبہ کرے ۔پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے ۔ اور توبہ کرے ۔ اور استغفار کرے تو ۔فرمایا بندۂ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا۔ اللہ غفور و رحیم ہے۔ وہ توبہ کو قبول کرتا ہے ۔اور گناہوں کو معاف کرتا ہے ۔پس اپنے کو رحمت خدا سے مایوس ہونے سے بچاؤ۔

۷۔ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن قول اللہ عزوجل اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون قال ہو العبد یہم بالذنب ثم یتذکر فیمسک فذلک قولہ تذکروا فاذا ہم مبصرون

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ۔جب شیطان کا کوئی گروہ ان سے ملتا ہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے ۔جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر اسے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

۸۔ عن ابی الحسن الحذاء قال سمعت ابا جعفرؑ یقول ان اللہ تعالیٰ اشد فرحاً بتوبۃ عبدہ من رجل اضل راحلتہ وزادہ فی لیلۃ ظلماء

راوی کہتا ہے ۔کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور

فوجدھا فاللہ اشد فرحاً بتوبۃ عبدہ من ذلک الرجل براحلتہ حین وجدھا۔

توشہ سفر کو گم کر دیا ہو۔ اور اس کے بعد وہ اس کو پالے۔

وقال ابوعبداللہ علیہ السلام ان اللہ یحب العبد المفتن التواب ومن لا یکون ذلک منہ کان افضل۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے ساتھ توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے صدور گناہ نہ ہو (معصوم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے

۱۰۔ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ والمقیم علی الذنب وھو مستغفر منہ کالمستھزیٔ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا تمسخر کرنے والے کی طرح ہے

۱۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل اوحی الی داود ان ائت عبدی دانیال فقل لہ انک عصیتنی فغفرت لک وعصیتنی فغفرت لک وعصیتنی فغفرت لک فان انت عصیتنی الرابعۃ لم اغفر لک فاتاہ داود فقال یا دانیال اننی رسول اللہ الیک وھو یقول لک فان انت عصیتنی الرابعۃ لم اغفر لک فقال لہ دانیال قد ابلغت یا نبی اللہ فلما کان فی السحر قام دانیال فناجی ربہ فقال یا رب ان داود نبیک اخبرنی عنک اننی قد عصیتک فغفرت لی وعصیتک فغفرت لی وعصیتک فغفرت لی واخبرنی عنک اننی ان عصیتک الرابعۃ لم تغفر لی فوعزتک لئن لم تعصمنی لاعصینک ثم لاعصینک ثم لاعصینک

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بندے دانیال کے پاس جاؤ اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا۔ پھر کیا پھر میں نے معاف کیا۔ پھر کیا پھر میں نے معاف کیا۔ اگر چوتھی بار ایسا کیا تو معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ وہ فرماتا ہے اگر چوتھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا دانیال نے کہا اے نبی خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا۔ اور یہ بھی بتایا کہ اگر چوتھی بار ایسا کروں گا۔ تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بچایا تو میں گناہ کروں گا۔ پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

توضیح:۔ دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں۔ جناب داؤد علیہ السلام کے تحت حکم تھے کیونکہ وہ امام زمانہ خود تھے اور وصی موسیٰ تھے۔ انبیاء و اوصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترک اولیٰ کہتے ہیں چونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابل مواخذہ نہیں ہوتیں۔ اسی قبیل سے ہے۔ رفیق موسیٰ کا قول سورہ کہف میں ما انسانیہ الا الشیطان (الصافی شرح اصول کافی)

۱۲۔ عن معاویۃ بن وھب قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول اذا تاب العبد توبۃ نصوحاً احبہ اللہ فستر علیہ فقلت کیف یستر علیہ قال ینسی ملکیہ

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے۔ تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں

ما کان یکتبان علیہ ویوحی اللہ الی جوارحہ والی بقاع الارض ان اکتمی علیہ ذنوبہ فیلقی اللہ عزوجل حین یلقاہ ولیس علیہ شئ یشھد علیہ بشئ من الذنب

فرشتے جو لکھا ہوتا ہے مٹا دیتے ہیں اور اللہ اس کے اعضا کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۳۔ عن ابیجعفر علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل یفرح بتوبۃ عبدہ المومن اذا تاب کما یفرح احدکم بضالتہ اذا وجدھا

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ مومن توبہ کرتا ہے۔ تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے۔ جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

باب ۱۹۲
گناہوں سے استغفار

۱۔ عن زرارۃ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان العبد اذا اذنب ذنباً اجل من غدوۃ الی اللیل فان استغفر اللہ لم یکتب علیہ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی بندہ جب گناہ کرتا ہے۔ تو اس کو مہلت دی جاتی ہے۔ صبح سے رات تک پس اگر وہ اللہ سے استغفار کر لیتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۲۔ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من عمل سیئۃ اجل فیھا سبع ساعات من النھار فان قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم ثلاث مرات لم یکتب علیہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ ھو الحی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال العبد المومن اذا اذنب ذنباً اجلہ اللہ سبع ساعات فان استغفر اللہ لم یکتب علیہ شئ وان مضت الساعات ولم یستغفر کتبت علیہ سیئۃ وان المومن لیذکر ذنبہ بعد عشرین سنۃ حتی یستغفر ربہ فیغفر لہ وان الکافر لینساہ من ساعتہ۔

فرمایا صادق آل محمد نے کہ بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گذر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے۔ تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ یتوب الی اللہ عزوجل فی کل یوم سبعین مرۃ فقلت اکان یقول استغفر اللہ واتوب الیہ قال

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ واتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے

لا ولکن کان یقول اتوب الی اللہ قلت ان رسول اللہ کان یتوب ولا یعود ونحن نتوب ونعود فقال اللہ المستعان

راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے۔ اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار ہوئی۔ فرمایا خدا کی ذات سے مدد مانگتی ہے چاہیے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان المومن لیذنب الذنب فیذکرہ بعد عشرین سنۃ فیستغفر اللہ منہ فیغفر لہ وانما یذکرہ لیغفر لہ وان الکافر لیذنب الذنب فینساہ من ساعتہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرتا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔ تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے۔ اور کافر جو گناہ کرتا ہے۔ تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من عمل سیئۃ أجل فیہا سبع ساعات من النہار فان قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ ثلاث مرات لم یکتب علیہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا۔ تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ما من مومن یقارف فی یومہ ولیلتہ اربعین کبیرۃ فیقول وھو نادم استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم بدیع السموات والارض ذو الجلال والاکرام واسالہ ان یصلی علی محمد وال محمد وان یتوب علی الا غفرہ اللہ عزوجل لہ ولا خیر فیمن یقارف فی یوم اکثر من اربعین کبیرۃ۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نادم ہو۔ اور اس طرح استغفار کرے۔ جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔

توضیح علامہ مجلسی لکھتے ہیں۔ کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک گناہ چالیس بار کرے۔ ورنہ بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

۸۔ عن عدۃ من اصحابنا رفعوہ قالوا لکل شی دواء ودواء الذنوب الاستغفار

بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ ہر درد کی ایک دوا ہے۔ اور گناہوں کی دوا استغفار ہے

۹۔ عن حفص قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ما من مومن یذنب ذنبا الا اجلہ اللہ عزوجل سبع ساعات من النہار فان ھو تاب لم یکتب علیہ شی وان ھو لم یفعل کتب علیہ سیئۃ فاتاہ عباد البصری فقال لہ بلغنا انک قلت

حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے دن میں پس اگر وہ توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ اور اگر توبہ نہ کرے گا۔ تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بصری آپ سے کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ

ما من عبد يذنب ذنباً الا اجّله الله عز وجل سبع ساعات
من النهار فقال ليس هكذا قلت ولكني قلت وما من مومن
ولكن لك كان قولي

کرتا ہے ۔ تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے فرمایا
میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا
کرے ۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قال استغفر
الله مائة مرة فی كل يوم غفر الله عز وجل سبعمائة
ذنب ولا خير فی عبد يذنب فی كل يوم سبعمائة
ذنب ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز
سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف کر
دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لیے جو ہر روز سات
سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے۔

باب ۱۹۳

خدا تعالیٰ نے اولادِ آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

۱۔ عن ابی عبد الله او عن ابی جعفر علیهما السلام قال
ان آدمؑ قال یارب سلطت علیّ الشیطان واجریته
منی مجری الدم فاجعل لی شیئاً فقال یا آدم جعلت
لك ان من هم من ذریتك بسیئة لم
تكتب علیه فان عملها كتبت علیه سیئة ومن
هم منهم بحسنة فان لم یعملها كتبت له
حسنة فان هو عملها كتبت له عشراً قال یارب
زدنی قال جعلت لهم التوبة او قال بسطت لهم
التوبة حتی تبلغ النفس هذه قال یارب
حسبی

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے کہ جناب آدمؑ نے خدا سے کہا اے میرے پروردگار تو نے
شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے ۔ اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑا دیا
ہے پس اس سے بچنے کے لئے مجھے بھی تو کچھ دے فرمایا اے آدم میں
نے تیرے لیے یہ قرار دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا
تو اس کو لکھا نہ جائے گا ۔ اور اگر کر گذرے گا تو صرف ایک ہی گناہ
لکھا جائے گا ، اور اگر نیکی کا ارادہ کرے گا اگرچہ بجا نہ لائے تو بھی ایک نیکی اس کے نام
لکھ دی جائے گی ۔ اور اگر کرے گا ۔ تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی ۔
آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کر فرمایا میں مرتے دم تک ان کی توبہ
قبول کروں گا ۔ عرض کی یارب بس یہ میرے لئے کافی ہے ۔

۲۔ عن بعضهم علیه السلام قال قال رسول
الله من تاب قبل موته بسنة قبل الله توبته ثم
قال ان السنة لكثیر من تاب قبل موته بشهر قبل
الله توبته ثم قال ان الشهر لكثیر من تاب قبل موته
بجمعة قبل الله توبته ثم قال ان الجمعة لكثیر من
تاب قبل موته ثم قال

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے
فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی خدا اس کو قبول کر
لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ
کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک ماہ بھی بہت ہے پھر فرمایا
اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہو گی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے
اگر ایک دن توبہ کرے گا تو بھی قبول ہو گی پھر فرمایا

یوماً لکثیر من تاب قبل ان یعاین قبل اللہ توبتہ

ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو قبول ہوگی۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا بلغت النفس ھذہ واھوی بیدہ الی حلقہ لم یکن للعالم توبۃ وکانت للجاھل التوبۃ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آ جائے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

۴۔ عن معاویہ ابن وھب قال خرجنا الی مکۃ و معنا شیخ متألّہ متعبد لا یعرف ھذا الامر یتم الصلاۃ فی الطریق ومعہ ابن اخ لہ مسلم فمرض الشیخ فقلت لابن اخیہ لو عرضت ھذا الامر علی عمک لعل اللہ ان یخلصہ فقال کلھم دعوا الشیخ حتی یموت علی حالہ فانہ حسن الھیئۃ فلم یصبر ابن اخیہ حتی قال لہ یا عم ان الناس ارتدوا بعد رسول اللہ الا نفراً یسیراً وکان لعلی بن ابی طالب من الطاعۃ ما کان لرسول اللہ وکان بعد رسول اللہ الحق والطاعۃ لہ قال فتنفس الشیخ وشھق وقال انا علی ھذا وخرجت نفسہ فدخلنا علی ابی عبد اللہ فعرض علی بن السری ھذا الکلام علی ابی عبد اللہ فقال ھو رجل من اھل الجنۃ قال لہ علی بن السری انہ لم یعرف شیئاً من ھذا غیر ساعتہ تلک قال تریدون منہ ماذا قد دخل واللہ الجنۃ

معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا مگر یہ امر نہیں جانتا تھا یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی۔ وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کا بھتیجا امامت کا جاننے والا تھا۔ شیخ بیمار ہوگیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امر امامت کو پیش کرو، شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا۔ چھوڑو بھی جس حال میں ہے مرنے دو۔ اس کی اچھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اے چچا رسول کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے تھے۔ اور علیؑ کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا میں اسی عقیدہ پر ہوں۔ یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے علی بن سری نے یہ واقعہ حضرت سے بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا۔ فرمایا کیا تم اس سے اور کچھ چاہتے ہو۔ واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

باب ۱۹۴

آلودگی گناہ (صغیرہ)

۱۔ عن محمد بن مسلم عن ابی عبد اللہ قال قلت لہ ارأیت قولہ عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال ھو الذنب یلم بہ الرجل

محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا وہ لوگ گناہان کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ سوائے گناہان صغیرہ کے

فیمکثک ماشاء الله ثم یلم به بعد

فرمایا لمم سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ چاہتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے

۲۔ عن محمد بن مسلم عن احدهما علیهما السلام قال قلت الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال الهنة بعد الهنة ای الذنب بعد الذنب یلم به العبد۔

محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

۳۔ عن اسحاق بن عمار قال قال ابوعبدالله ؑ ما من مومن الا وله ذنب یهجره زماناً ثم یلم به وذلک قول الله عزوجل الا اللمم وسالته عن قول الله عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال الفواحش الزنا والسرقه واللمم الرجل یلم بالذنب فیستغفر الله منه۔

راوی کہتا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجا لاتا ہے۔ یہی مراد ہے الا اللمم سے۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ سوائے گناہان صغیرہ کے گناہان کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقہ اور لمم سے یہ مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۴۔ عن عمرو بن جمیع قال قال ابوعبدالله ؑ من جاءنا یلتمس الفقه والقرآن وتفسیره فدعوه ومن جاءنا یبدی عورة قد سترها الله فنحوه فقال له الرجل من القوم جعلت فداک والله انی لمقیم علی ذنب منذ دهر ارید ان اتحول عنه الی غیره فما اقدر علیه فقال له ان کنت صادقاً فان الله یحبک وما یمنعه ان ینقلک منه الی غیره الا لکی تخافه۔

فرمایا حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقہ و قرآن و تفسیر حاصل کرنے آئے تو اسے آنے دو اور جو ایسا عیب کسی کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپایا ہے تو اسے دور رکھو۔ ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتا ہے، اور اس نے اپنی اس مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہوگا۔ کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

۵۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال ما من ذنب الا وقد طبع علیه عبد مومن یهجره الزمان ثم یلم به وهو قول الله عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال اللمام العبد الذی یلم بالذنب بعد الذنب لیس من سلیقته ای من طبیعته

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے تمام وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

۱۱۔عن ابن رئاب قال سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول ان المؤمن لا یکون سجیته الکذب والبخل والفجور وربما الم من ذلك شیئاً لا یدوم علیه قیل فیزنی قال نعم ولکن لا یولد له من تلك النطفة۔

ابن رئاب کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ جھوٹ ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کرتا ہے۔ فرمایا ہاں لیکن اس نطفہ سے اولاد نہیں ہوتی۔

باب ۱۹۵

گناہ تین ہیں

۱۔عن بعض اصحابه رفعه قال صعد امیر المؤمنین علیه السلام بالکوفة المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس الذنوب ثلاثة ثم امسك فقال له حبة العرنی یا امیر المؤمنین قلت الذنوب ثلاثة ثم امسکت فقال ما ذکرتها الا وانا ارید ان افسرها ولکن عرض لی بهر حال بینی وبین الکلام نعم الذنوب ثلاثة فذنب مغفور وذنب غیر مغفور وذنب نرجو لصاحبه ونخاف علیه قال یا امیر المؤمنین فبینها لنا قال اما الذنب المغفور فعبد عاقبه الله علی ذنبه فی الدنیا فالله احلم واکرم من ان یعاقب عبده مرتین واما الذنب الذی لا یغفر فمظالم العباد بعضهم لبعض ان الله تبارك وتعالی اذا برز لخلقه اقسم قسماً علی نفسه فقال وعزتی وجلالی لا یجوزنی ظلم ظالم ولو کف بکف ولو مسحة بکف ولو نطحة ما بین القرناء الی الجماء فیقتص للعباد بعضهم من بعض حتی لا یبقی لاحد علی احد مظلمة ثم یبعثهم للحساب واما الذنب الثالث فذنب ستره الله علی خلقه ورزقه التوبة منه فاصبح خائفاً من ذنبه راجیاً

امیر المومنین علیہ السلام کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ایک روز امیر المومنینؑ نے بعد حمد و ثنا فرمایا لوگو گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ حبہ عرنی نے کہا اے امیر المومنین آپ یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں۔ فرمایا ہاں میں اُن کو بیان کرنا چاہتا تھا۔ کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخش جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا۔ اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیر المومنینؑ اس کو بیان فرمایئے ارشاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گناہگار کو دے دی گئی۔ خدائے حلیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دوبارہ دے۔ اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہوگا۔ مخلوق پر تو اس نے قسم کھائی ہے اپنے عزت و جلال کی کہ کسی ظالم کے ظلم سے درگذر نہ کرے گا۔ اگر ہاتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو اذیت دی ہو یا سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا۔ یہاں تک کہ کسی کا ظلمہ کسی پر باقی نہ رہے گا پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے۔ اور گناہ گار کو توفیق توبہ دی ہے

لبه نتعن له كما هو لنفسه نرجو له الرحمة ونخاف عليه العذاب۔

وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امیدوار ہیں اور اس پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں۔

۲ عن حمران قال سئلت اباجعفرؑ عن رجل اقيم له الحد في الرجم أيعاقب عليه في الاخرة قال ان الله اكرم من ذالك۔

حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے یعنے وہ پھر عذاب نہ کرے گا۔

باب ۱۹۶
گناہ کی سزا میں تعجیل

عن حمران عن ابيه عن ابي جعفر قال ان الله عز وجل اذا كان من امره ان يكرم عبداً وله ذنب ابتلاه بالسقم فان لم يفعل ذلك ابتلاه بالحاجة فان لم يفعل به ذلك شدد عليه الموت ليكافيه بذلك الذنب قال واذا كان من امره ان يهين عبداً وله عنده حسنة صحح بدنه وان لم يفعل به ذلك وسع عليه في رزقه فان لم يفعل ذلك به هون عليه الموت ليكافيه بتلك الحسنة۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحب عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو۔ تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی کو اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو سکے۔

قال ابوعبد الله عليه السلام ان العبد اذا كثرت ذنوبه ولم يكن عنده من العمل ما يكفرها ابتلاه بالحزن ليكفرها۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله قال الله عز وجل وعزتي وجلالي لا اخرج عبداً من الدنيا وانا اريد ان ارحمه حتى استوفي منه كل خطيئة عملها اما بسقم في جسده واما بضيق في رزقه واما بخوف في دنياه فان بقيت عليه بقية شددت عليه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں اپنے بندہ کو دنیا سے جانے نہ دوں گا درانحالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کر لوں گا خواہ اس کے جسم کو [illegible] کر کے خواہ رزق کی تنگی سے خواہ دنیوی خو[illegible] اگر پھر بھی

عند الموت وعزتی وجلالی لا اخرج عبداً من الدنیا وانا ارید ان اعذبه حتی اوفیه کل حسنة عملها اما بسعة فی رزقه واما بصحة فی جسمه واما بامن فی دنیاه فان بقیت علیه بقیة هونت علیه بها

باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے میں جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ دیتا ہوں یا تو وسعت رزق سے یا صحت بدن سے یا امن دنیا سے اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں

۴ قال ابو عبد الله علیه السلام ان المومن لیهول علیه فی نومه فیغفر له ذنوبه وانه لیمتهن فی بدنه فیغفر له ذنوبه۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اراد الله عز وجل بعبد خیراً عجل عقوبته فی الدنیا واذا اراد بعبد سوءاً امسك علیه ذنوبه حتی یوافی بها یوم القیامة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لیے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تاکہ روز قیامت وہ گناہ سے بھرپور رہے

۶ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین فی قول الله عز وجل وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر لیس من التواء عرق ولا نکبة حجر ولا عثرة قدم ولا خدش عود الا بذنب ولما یعفو الله اکثر فمن عجل الله عقوبة ذنبه فی الدنیا فان الله اجل واکرم واعظم من ان یعود فی عقوبته فی الآخرة۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ کہ کسی رگ کا پھڑکنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اجل و اکرم ہے کہ پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

۷ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله ما یزال الهم والغم بالمومن حتی ما یدع له ذنب

حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا

۸۔ عن عمر بن جمیع قال سمعت ابا عبد الله یقول ان العبد المومن لیهتم فی الدنیا حتی یخرج منها ولا ذنب علیه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا۔ وہ رنج و غم سے مبتلا رہتا ہے

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال لا یزال الهم والغم حتی ما یدع له من ذنب۔

ترجمہ اوپر ہے

۱۰ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله قال الله عز وجل ما من عبد ارید ان ادخله الجنة الا ابتلیته فی جسده فان کان ذلك کفارة لذنو

فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے

والا شددت علیه عند موته حتی یاتینی ولا ذنب له ثم ادخله الجنة وما من عبد ارید ان ادخله النار الا صححت له جسمه فان کان ذلک تماما لطلبته عندی والا امنت خوفه من سلطانه فان کان ذلک تماما لطلبته عندی والا وسعت علیه فی رزقه فان کان ذلک تماما لطلبته عندی والا هونت علیه موته حتی یاتینی ولا حسنة له عندی ثم ادخله النار

ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا پھر میں اسے داخل جنت کرونگا ہوں اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ اس کی سرکے حاکم کے خوف سے بے پرواہ کر دیتا ہوں۔ اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو خیر ورنہ روزی میں وسعت دیتا ہوں اگر پورا ہو گیا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ اس حال میں میرے پاس آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہو

۱۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال مر نبی من انبیاء بنی اسرائیل برجل بعضه تحت حائط وبعضه خارج منه قد شعثته الطیر ومزقته الکلاب ثم مضی فرفعت له مدینة فدخلها فاذا هو بعظیم من عظمائها میت علی سریر مسجی بالدیباج حوله مجمر فقال یا رب اشهد انک حکم عدل لا تجور هذا عبدک لم یشرک بک طرفة عین امته بتلک المیتة وهذا عبدک لم یؤمن بک طرفة عین امته بهذه المیتة فقال عبدی انا کما قلت حکم عدل لا اجور ذلک عبدی کانت عندی سیئة او ذنب امته بتلک المیتة لکی یلقانی ولم یبق علیه شیء وهذا عبدی کان له عندی حسنة فامته بهذه المیتة لکی یلقانی ولیس له عندی حسنة۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرف سے گزرا جس کا آدھا دھڑ دیوار کے نیچے تھا اور آدھا باہر جسے پرندے اور کتے نوچ رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور اس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا عبد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا۔ تو نے اسے اس بری طرح مارا۔ اور یہ ایسا آن واحد کے لئے تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی خدا نے کہا میرے نبی جیسا تو نے کہا۔ میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا۔ پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا۔ اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی۔ تاکہ وہ اس طرح مجھ سے ملے۔ کہ کوئی گناہ اس کے ذمے نہ ہو۔ اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی۔ تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

۱۲۔ عن ابی الصباح الکنانی قال کنت عند ابی عبد الله فدخل علیه شیخ فقال یا ابا عبد الله اشکو الیک ولدی وعقوقهم واخوانی وجفاهم عند کبر سنی فقال ابو عبد الله یا هذا ان للحق دولة وللباطل دولة وکل واحد منهما فی دولة صاحبه ذلیل وان ادنی ما یصیب المومن فی دولة الباطل العقوق من ولده والجفاء من اخوانه وما من مومن یصیب شیئا من الرفاهیة فی دولة الباطل الا ابتلی قبل موته

راوی کہتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بڑھا حضرت کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا اے شخص ایک حکومت حق کی ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں۔ مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم سے کم جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی فائدہ اس سے زیادہ پہنچتا

واما فی ولدہ واما فی مالہ حتی یخلصہ اللہ مما اکتسب فی دولۃ الباطل ویوفر لہ حظہ فی دولۃ الحق فاصبر وابشر۔

کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہوتا ہے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو کمایا ہوتا ہے اس سے خلاصی مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

باب ۱۹۷

گناہوں کی توضیح

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الذنوب التی تغیر النعم البغی والذنوب التی تورث الندم القتل والتی تنزل النقم الظلم والتی تھتک الستور شرب الخمر والتی تحبس الرزق الزنا والتی تعجل الفناء قطیعۃ الرحم والتی ترد الدعاء وتظلم الھواء عقوق الوالدین۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعث ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

۲۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کان ابی یقول نعوذ باللہ من الذنوب التی تعجل الفناء وتقرب الآجال وتخلی الدیار وھی قطیعۃ الرحم والعقوق وترک البر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد بلانے والے اور گھروں کو برباد کرنے والے ہوں۔ اور وہ قطع رحم اور عقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

۳۔ قال ابو عبد اللہ اذا فشت اربعۃ ظھرت اربعۃ اذا فشا الزنا ظھرت الزلزلۃ واذا فشا الجور فی الحکم احتبس القطر واذا خفرت الذمۃ ادیل لاھل الشرک من اھل الاسلام واذا منعوا الزکوٰۃ ظھرت الحاجۃ

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار چیزیں سامنے آئیں گی۔ زناکاری ہوگی تو زلزلے آئیں گے، حکام ظلم کریں گے تو بارش رک جائے گی، عہد شکنی کی جائے گی تو مشرکوں کو مسلمانوں پر غلبہ ہوگا اور جب زکوٰۃ روکی جائے گی تو برکت اٹھ جائے گی

باب ۱۹۸

نادر

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قال اللہ عز وجل ان العبد من عبادی المومنین لیذنب الذنب العظیم مما یستوجب بہ عقوبتی فی الدنیا والآخرۃ فانظر لہ فیما فیہ صلاحہ فی آخرتہ فاعجل عقوبتہ علیہ فی الدنیا لاجازیہ بذلک الذنب واقدر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں۔ تو میں اس بارہ میں نظر کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے

عقوبۃ ذلک الذنب واقضیہ واترکہ علیہ موقوفاً غیر ممضی ولی فی امضائہ المشیئۃ وما یعلم عبدی بہ فاتردد فی ذلک مراراً علی امضائہ ثم امسک عنہ فلا امضیہ کراھۃ لمساءتہ وحیداً عن ادخال المکروہ علیہ فاتطول علیہ بالعفو عنہ والصفح محبۃ لمکافاتہ لکثیر نوافلہ التی یتقرب بھا الی فی لیلہ ونھارہ فاصرف ذلک البلاء وقد قدرتہ وقضیتہ وترکتہ موقوفا ولی فی امضائہ المشیئۃ ثم اکتب لہ عظیم اجر نزول ذلک البلاء وادخرہ واوفرہ لہ اجرہ ولم یشعر بہ ولم یصل الیہ اذاہ وانا اللہ الکریم الرؤف الرحیم

میں اس سزا کو معین کرتا ہوں۔ اور اس کو جاری کرتا ہوں اور بغیر جاری کئے روکے رہتا ہوں۔ اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں۔ تاکہ اسے آزردگی نہ ہو۔ اس تکلیف کے داخل ہونے سے میں احتراز و گریز کرتا ہوں۔ اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں بسبب اس کے ان نوافل کے بجا لانے کے جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے۔ میرا تقرب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مصیبت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں۔ میں نے ہی اس کو مقدر کیا تھا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجرا روک دیا۔ اور اس مصیبت کے نزول پر میں اس کے لئے اجر عظیم لکھتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ میں خدائے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

باب ۱۹۹

نادر

عن ابن بکیر قال سألت ابا عبد اللہ فی قولہ عزوجل وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم فقال ھو ویعفو عن کثیر قال قلت لیس ھذا اردت ارایت ما اصاب علیاً واشباھہ من اھل بیتہ علیہم السلام من ذلک فقال ان رسول اللہ کان یتوب الی اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ من غیر ذنب۔

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے۔ وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علی اور ان کے اہل بیت پر جو مصائب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لائے ہوئے تھے۔ فرمایا رسول اللہ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

توضیح: چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا۔ لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا۔ نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے۔ لہذا حضرت نے آیت کا آخری حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا امر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ استغفار نبی صلعم صدور گناہ کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ بلندی درجات کے لئے تھا۔ اسی طرح اہلبیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندی درجات کے لئے ہے پس اس آیت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصو[م] گناہ ہوتا ہے

۲۔عن علی بن رئاب قال سالت اباعبد اللہ ؑ
عن قول اللہ عز وجل وما اصابکم من مصیبۃ فبما
کسبت ایدیکم ارایت ما اصاب علیاً واھل بیتہٖ
علیھم السلام من بعدہٖ ھو بما کسبت ایدیھم و
ھم اھل بیت طھارۃ معصومون فقال ان رسول
اللہ کان یتوب الی اللہ ویستغفرہ فی کل یوم ولیلۃ
مائۃ مرۃ من غیر ذنب ان اللہ یخص اولیاءہ بالمصائب
لیاجرھم علیھا من غیر ذنب ۔

علی ابن رئاب کہتا ہے ۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام
سے اس آیت کے متعلق پوچھا ۔ جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمہارے
ہی کرتوتوں سے ہے ۔ اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا ۔ کہ حضرت
علیؑ اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی ۔ کیا
وہ ان کے ہاتھوں سے آئی ۔ درآنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت
اور معصوم ہیں فرمایا رسول اللہ ہر دن اور رات میں سو بار
بغیر گناہ استغفار کرتے تھے ۔ اللہ نے اپنے اولیاء کو
مصائب سے مخصوص کیا ہے ۔ تاکہ ان کے اجر کو زیادہ
کرے ۔

۳۔علی بن ابراھیم رفعہ قال لما حمل علی بن
الحسین صلی اللہ علیھما الی یزید بن معاویہ فاوقف
بین یدیہ قال یزید لعنہ اللہ وما اصابکم من مصیبۃ
فبما کسبت ایدیکم قال علی بن الحسین علیہ السلام
لیست ھذہ الایۃ فینا ان فینا قول اللہ عز وجل
ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا
فی کتاب من قبل ان نبراھا ان ذلک علی اللہ
یسیر ۔

راوی نے بسند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا
کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لاکھڑا کیا ۔ تو
اس نے یہ آیت پڑھی ۔ کہ تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی
ہاتھوں سے آئی ہے ۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ۔ ہمارے بارہ
میں سورہ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر یا تمہارے
نفسوں پر آئی ہے ۔ ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب
میں (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے ۔ یعنی یہ
مصیبت ہمارے ازدیاد مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ
کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے ۔

باب ۲۰۰

خدا عمل کرنے والوں کے صدقہ میں عمل نہ کرنیوالوں کی بلا رد کرتا ہے

۱۔عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ لید فع
بمن یصلی من شیعتنا عمن لا یصلی من شیعتنا ولو
اجمعوا علی ترک الصلوٰۃ لھلکوا وان اللہ لید فع
بمن یزکی من شیعتنا عمن لا یزکی ولو اجمعوا علی
ترک الزکوٰۃ لھلکوا وان اللہ لید فع عمن یحج

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو
نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقہ میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلا کو
رد کرتا ہے ۔ اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں کی
مصیبت رد کرتا ہے ۔ اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے
والوں سے آفت کو دفع کرتا ہے ۔ اور اگر سب کی نماز نہ پڑھیں

من شیعتنا ممن لا یحج من شیعتنا ولو اجمعوا علی ترک الحج لهلکوا وهو قول الله عز وجل ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولکن الله ذو فضل علی العالمین فوالله ما نزلت الا فیکم ولا عنی بها غیرکم

اور زکوٰۃ نہ دیں یا حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ بعض کی وجہ سے اللہ بعض کی مصیبت دور نہ کرتا۔ تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے۔ لیکن اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے۔ واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارہ میں ہے۔ تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

باب ۲۰۱

گناہ کا ترک طلب توبہ سے آسان ہے

۱۔ قال ابو عبد الله علیه السلام قال امیر المومنین علیه السلام ترک الخطیئة ایسر من طلب التوبة وکم من شهوة ساعة ورثت حزنا طویلا والموت فضح الدنیا فلم یترک لذی لب فرحاً۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا خطا توبہ کرنے سے آسان ہے۔ اکثر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث ہو جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقل مند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

باب ۲۰۲

استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب)

۱۔ قال ابو عبد الله ان الله اذا اراد بعبد خیراً فاذنب ذنباً اتبعه نقمة ویذکره الاستغفار واذا اراد بعبد شرا فاذنب ذنباً اتبعه بنعمة لینسیه الاستغفار ویتمادی بها وهو قول الله عز وجل سنستدرجهم من حیث لا یعلمون بالنعم عند المعاصی:

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے۔ تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے۔ خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کسی بندہ کو عذاب کرنا چاہتا ہے۔ تو جب وہ گناہ کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے۔ جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے۔ اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے۔ اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا۔ اس کی صورت یہ ہوگی۔ کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

۲ سئل ابو عبد الله علیه السلام الاستدراج فقال هو العبد ... له ... دله

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے متعلق سوال کیا گیا ... کی صورت یہ ہے کہ ... کوئی گنا

عند ها النعم تلهيه عن الاستغفار عن الذنوب فهو مستدرج من حيث لا يعلمون.

کرتا ہے۔ تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرمار کی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

۳۔ عن سماعة بن مهران قال سألت اباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزوجل سنستدرجهم من حيث لا يعلمون قال هو العبد يذنب الذنب فتجدد له النعمة معه تلهيه تلك النعمة عن الاستغفار من ذلك الذنب.

۴۔ عن ابی عبدالله عليه السلام قال كم من مغرور بما قد انعم الله عليه وكم من مستدرج يستر الله عليه وكم من مفتون بثناء الناس عليه.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور رہیں۔ اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں۔ جو رفتہ رفتہ ہو رہے ہیں۔ اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے۔ اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

باب ۲۰۳

محاسبۃ العمل

۱۔ عن علی بن الحسين عليهما السلام قال كان امير المؤمنين يقول انما الدهر ثلاثة ايام انت فيما بينهن مضى امس بما فيه فلا يرجع ابدا فان كنت عملت فيه خيرا لم تحزن لذهابه وفرحت بما استقبلته منه وان كنت قد فرطت فيه فحسرتك شديدة لذهابه وتفريطك فيه وانت في يومك الذي اصبحت فيه من غد في غرة ولا تدري لعلك لا تبلغه وان بلغته لعل حظك فيه في التفريط مثل حظك في الامس الماضي عنك فيوم من الثلاثة قد مضى انت فيه مفرط ويوم تنتظره لست انت منه على يقين من ترك التفريط وانما يومك

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تیری زندگی کے تین دن ہیں۔ ایک وہ دن جو گذر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا۔ اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا۔ تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے۔ اور خوش ہونا چاہیے۔ کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی۔ تو اس دن کے گذرنے پر تیری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے۔ اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی۔ اور تو جس کل کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جانے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں۔ اور اگر پہنچ بھی گیا۔ تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو۔ جیسی گذشتہ کل میں ہوئی۔ پس تین میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا۔ رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے۔ تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا۔ کہ کوتاہی

الذی اصبحت فیہ وقد ینبغی لک ان عقلت وفکرت فیما فرطت فی الامس الماضی مما فاتک فیہ من حسنات الا تکون اکتسبتہا ومن سیئات الا تکون اقصرت عنہا وانت مع ھذا مع استقبال غد علی غیر ثقۃ من ان تبلغہ وعلی غیر یقین من اکتساب حسنۃ او مرتدع عن سیئۃ محبطۃ فانت من یومک الذی تستقبل علی مثل یومک الذی استدبرت فاعمل عمل رجل لیس یامل من الایام الا یومہ الذی اصبح فیہ ولیلتہ فاعمل اودع واللہ المعین علی ذلک۔

۲۔ عن ابی الحسن الماضی صلوات اللہ علیہ قال لیس منا من لم یحاسب نفسہ فی کل یوم فان عمل حسنا استزاد اللہ وان عمل سیئا استغفر اللہ منہ وتاب الیہ۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یا ابا نعمان لا یغرنک الناس من نفسک فان الامر یصل الیک دونہم ولا تقطع نہارک بکذا وکذا فان معک من یحفظ علیک عملک واحسن فانی لم ار شیئا احسن درکا ولا اسرع طلبا من حسنۃ محدثۃ لذنب قدیم۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اصبروا علی الدنیا فانما ھی ساعۃ فما مضی منہ فلا تجد لہ الما ولا سرورا وما لم یجیٔ فلا تدری ما ھو وانما ھی ساعتک التی انت فیہا فاصبر فیہا علی طاعۃ اللہ واصبر فیہا عن معصیۃ اللہ۔

۵۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام احمل نفسک لنفسک فان لم تفعل لم یحملک غیرک

۶۔ قال ابو عبد اللہ

نہ کرے گا۔ اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی۔ تو اب تجھے غور وفکر کرنا چاہیئے۔ کہ تو نے روز گذشتہ حسنات سے کیا کھویا، کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا۔ اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے۔ حالانکہ اس پر وثوق نہیں۔ کہ تو اس تک پہنچے گا۔ اور نہ اس پر یقین ہے۔ کہ نیکی حاصل ہو ہی جائے گی۔ یا اس کا باطل کرنے والا ہو گا۔ اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے۔ پس آنے والا دن بھی گذرنے والے دن کی طرح بن جائے گا۔ پس اس شخص کا سا عمل کر۔ جو ایام میں صرف اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کرو یا چھوڑ اللہ اس میں مددگار ہے

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے۔ جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے۔ تو اللہ سے زیادتی چاہے۔ اور اگر گناہ کیا ہے تو اللہ سے استغفار کرے۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان تجھی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنا دیں۔ کیونکہ تیرے عمل کا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے اپنا دن اِدھر اُدھر کی لغو باتوں میں نہ گزار۔ کیوں کہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں۔ جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں۔ اور نیکی کر کیوں کہ بلحاظ درک وطلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیکی سے نہیں۔ جو گناہ کہنہ کو برطرف کرنے والی ہو۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبر کرو دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گذرنے، اسے پر نہ الم رہے گا نہ سرور۔ اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے۔ تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو۔ پس اس میں صبر کرو طاعت اللہ پر۔ اور صبر کرو معصیت اللہ پر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کرو۔ تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا

ایک شخص

قد جعلت طبیب نفسک وبین لک الداء وعرفت آیۃ الصحۃ ودللت علی الدواء فانظر کیف قیامک علی نفسک۔

نفس کے طبیب کی طرف پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے تیرا درد اور صحت ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا بھی (گناہوں سے اجتناب) بتلائی پس اب غور کر تجھے اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے۔

۷۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لرجل اجعل قلبک قریناً براً وولداً واصلاً واجعل عملک والداً تتبعہ واجعل نفسک عدواً تجاهدها واجعل مالک عاریۃ تردها۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو۔ اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو جس سے جہاد کرو۔ اور اپنے مال کو عاریتی جانو جس کو روک لیا جائے گا۔

۸۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اقصر نفسک عما یضرها من قبل ان تفارقک واسع فی فکاکها کما تسعی فی طلب معیشتک فان نفسک رهینۃ بعملک۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ۔ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لیے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لیے کرتے ہو۔ تمہارا نفس تمہارے عمل میں گرو ہے۔

۹۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کم من طالب الدنیا لم یدرکها ومدرک لها قد فارقها فلا یشغلنک طلبها عن عملک والتمسها من معطیها ومالکها فکم من حریص علی الدنیا قد صرعتہ واشتغل بما ادرک منها عن طلب آخرتہ حتی فنی عمرہ وادرکہ اجلہ وقال ابو عبد اللہ المسجون من سجنتہ دنیاہ عن آخرتہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کے پانے کے مقام سے جدا ہو گیا پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پرواہ نہ کر دے۔ اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پچھاڑ دیا ہے اور طلب آخرت سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی عمر ختم ہو گئی۔ اور موت نے اس کو پا لیا۔ فرمایا حضرت نے قیدی درحقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال اذا اتت علی الرجل اربعین سنۃ قیل لہ خذ حذرک فانک غیر معذور ولیس ابن الاربعین باحق بالحذر من ابن العشرین فان الذی یطلبهما واحد ولیس براقد فاعمل لما امامک من الهول ودع عنک فضول القول۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے۔ تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کر نہیں۔ اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا احتیاط کرے۔ کیوں کہ موت جوان دونوں کی گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کرو یہ خیال کرتے ہو کہ موت کا خوف سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

۱۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام خذ لنفسک من نفسک خذ منها فی الصحۃ قبل السقم وفی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے لئے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعف

القوة قبل الضعف وفي الحياة قبل الممات

سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان النهار اذا جاء قال یا ابن آدم اعمل فی یومك هذا خیراً اشهد لك به عند ربك یوم القیامة فانی لم آتك فیما مضی ولا آتیك فیما بقی واذا جاء اللیل قال مثل ذلك۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آتا ہے تو وہ کہتا ہے اے ابن آدم آج عمل خیر کر اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گذر گیا۔ اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا۔ اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے (یعنی جو عمل خیر کرنا ہے وہ آج کر گذشتہ اور آئندہ کا خیال چھوڑ) رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۱۳۔ عن بعض اصحابه رفعه قال جاء رجل الی امیر المؤمنین علیه السلام فقال اوصنی بوجه من وجوه البر انجو به قال امیر المؤمنین ایها السائل استمع ثم استفهم ثم استیقن ثم استعمل واعلم ان الناس ثلاثة زاهد وصابر وراغب فاما الزاهد فقد خرجت الاحزان والافراح من قلبه فلا یفرح بشیٔ من الدنیا ولا یاسی علی شیٔ منها فاته فهو مستریح واما الصابر فانه یتمناها بقلبه فاذا نال منها الجم نفسه عنها لسوء عاقبتها وشنآنها لو اطلعت علی قلبه عجبت من عفته وتواضعه وحزمه واما الراغب فلا یبالی من این جاءته الدنیا من حلها ومن حرامها ولا یبالی ما دنس فیها عرضه واهلك نفسه واذهب مروته فهم فی غمرة یضطربون

ایک شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے۔ تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو۔ حضرت نے فرمایا اے سائل کان لگا کر سن سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کہ لوگ تین قسم کے ہیں۔ زاہد صابر راغب۔ زاہد کے دل سے غم اور خوشی نکل جاتی ہے۔ وہ نہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے۔ اور نہ اس کے نہ ملنے پر مایوس اور رنجیدہ وہ آرام سے رہتا ہے۔ اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کی تمنا کرتا ہے اور جب اسے پالیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو۔ اور اسے عیب دے گے۔ اگر تم اس کی دلی حالت پر اطلاع پالو تو تم کو اس کی پاکدامنی تواضع اور دانائی پر تعجب ہوگا۔ اور راغب وہ ہے جو حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا۔ کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی۔ اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا۔ اور مروت برباد ہو جائے گی۔ اور وہ ضلالت کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

۱۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المؤمنین صلوات الله علیه لا یصغر ما ینفع یوم القیامة ولا یصغر ما یضر یوم القیامة فکونوا فیما اخبرکم الله عز وجل کمن عاین۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو۔ جو خبریں اللہ نے تمہیں دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو۔ گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ

۱۵۔ قال سمعت ابا عبد الله یقول ان قدرت ان لا تعرف فافعل وما علیك الا یثنی علیك الناس

فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا نیز اس کی پرواہ کئے سوا کہ لوگ تیری تعریف

وما علیک ان تکون مذموماً عند الناس اذا کنت محموداً عند اللہ ثم قال قال ابی علی بن ابی طالب علیہ السلام لا خیر فی العیش الا لرجلین رجل یزداد کل یوم خیراً ورجل یتدارک منیتہ بالتوبۃ وانی لہ بالتوبۃ واللہ لو سجد حتی ینقطع عنقہ ما قبل اللہ تبارک وتعالی منہ الا بولایتنا اہل البیت الا ومن عرف حقنا ورجا الثواب فینا ورضی بقوتہ نصف مُد فی کل یوم وما ستر عورتہ وما اکن راسہ وہم واللہ فی ذلک خائفون وجلون ودوا انہ حظہم من الدنیا وکذلک وصفہم اللہ عز وجل فقال والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ انہم الی ربہم راجعون ثم قال ما الذی اتوا اتوا واللہ مع الطاعۃ المحبۃ والولایۃ وہم فی ذلک خائفون لیس خوفہم خوف شک ولکنہم خافوا ان یکونوا مقصرین فی محبتنا وطاعتنا۔

نہیں کرتے اور اس کی بھی پرواہ نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں ہے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے۔ اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مرجائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا۔ جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور راضی ہوئے بقدر نصف مُد غذا پر اور بقدر ستر عورت لباس اور اپنے سر پر سایہ کے بقدر پر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترسناک ہیں۔ اور اس کو دوست رکھتے ہیں۔ کہ خدا ان کا بس یہی حصہ ہو۔ خدا نے قرآن میں ان کا وصف بیان کیا ہے وہ وہ لوگ ہیں۔ جو لوگوں کو وہ دیتے ہیں۔ جو انہوں نے خدا و رسول سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا انھوں نے دیا۔ اور تم جانتے ہو انہوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی۔ اور وہ خوف زدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف خوفِ شک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و اطاعت میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۶۔ عن الحکم بن سالم قال دخل قوم فوعظہم ثم قال ما منکم من احد الا وقد عاین الجنۃ وما فیہا وعاین النار وما فیہا ان کنتم تصدقون بالکتاب

راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے بنو۔

۱۷۔ عن سماعۃ قال سمعت ابا الحسن یقول لا تستکثروا کثیر الخیر ولا تستقلوا قلیل الذنوب فان قلیل الذنوب یجتمع حتی یصیر کثیراً وخافوا اللہ فی السر حتی تعطوا من انفسکم النصف وسارعوا الی طاعۃ اللہ واصدقوا الحدیث وادوا الامانۃ فانما ذلک لکم ۔۔۔۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو۔ کیونکہ تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعت خدا کی طرف جلدی کرو۔ اور ہماری حدیث کو سچا جانو۔ امانتوں کو ادا کرو اس میں فائدہ ہے اور تمہارے لئے حلال نہیں اسے ذکر

عليكم.

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انکم فی آجال مقبوضة وایام معدودة والموت یاتی بغتة من یزرع خیراً یحصد غبطة ومن یزرع شراً یحصد ندامة ولکل زارع ما زرع ولا یسبق البطیء منکم حظه ولا یدرک حریص ما لم یقدر له من اعطی خیراً فالله اعطاه ومن وقی شراً فالله وقاه

گرانی میں تمہارا نقصان ہے ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں۔ اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے۔ جس نے نیکی بوئی ہے وہ غبطہ کاٹے گا۔ اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا۔ ہر بونے والا جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے۔ اور جو شر سے بچا ہے تو اللہ نے اسے بچایا ہے ۔

۱۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاء رجل الی ابی ذر فقال یا ابا ذر ما لنا نکرہ الموت فقال لانکم عمرتم الدنیا واخربتم الآخرة فتکرھون ان تنقلوا من عمران الی خراب فقال له فکیف تری قدومنا علی الله فقال اما المحسن منکم فکالغائب یقدم علی اھله واما المسیء منکم فکالآبق یرد علی مولاہ قال فکیف تری حالنا عند الله قال اعرضوا اعمالکم علی الکتاب ان الله یقول ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم قال فقال الرجل فاین رحمة الله قال رحمة الله قریب من المحسنین قال ابو عبد الله علیہ السلام وکتب رجل الی ابی ذر رضی الله عنه یا ابا ذر اطرفنی بشیء من العلم فکتب الیه ان العلم کثیر ولکن ان قدرت ان لا تسیء الی من تحبه فافعل قال فقال الرجل وھل رایت احداً یسیء الی من یحبه فقال له نعم نفسک احب الانفس الیک فاذا انت عصیت الله فقد اسأت الیها۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابوذرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کیا وجہ ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔ فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے۔ اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو۔ فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے سامنے آتا ہے۔ اس نے کہا یہ فرمایئے کہ خدا کے سامنے ہمارا کیا حال ہوگا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کرو۔ وہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ دوزخ میں۔ اس نے کہا رحمت خدا کہاں ہے۔ فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے۔ اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے۔ تو ایسا کر اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ فرمایا ہاں تیرا نفس تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی ۔

۲۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعته یقول اصبروا علی طاعة الله وتصبروا عن

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعت خدا میں مشقت برداشت کرو۔ اور ترک معصیت میں اس سے زیادہ

معصیة الله وانما الدنیا ساعة فما مضی فلیس تجد له سروراً ولا حزناً وما لم یات فلیس تعرفه فاصبر علی تلک الساعة التی انت فیها فکانک قد اغتبطت

۲۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول قال الخضر لموسیٰ یا موسیٰ ان اصلح یومیک الذی هو امامک فانظر ای یوم هو واعد له الجواب فانک موقوف ومسئول وخذ موعظتک من الدهر فان الدهر طویل قصیر فاعمل کانک تری ثواب عملک لیکون اطمع لک فی الآخرة فانما هو آت من الدنیا کما هو قد ولی منها.

۲۴ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قیل لامیر المومنین علیه السلام عظنا واوجز فقال الدنیا حلالها حساب وحرامها عقاب وانی لکم بالروح ولما تاسوا بسنة نبیکم تطلبون ما یطغیکم ولا ترضون ما یکفیکم.

تکلیف اٹھاؤ کیونکہ اطاعت سے کہیں زیادہ ترک معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دُنیا ایک ساعت کی برابر ہے۔ جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو۔ اس پر قناعت کرو۔ گویا تم قابل غبطہ ہو۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خضر نے موسیٰ سے کہا۔ تمہارے دو دنوں میں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کونسا دن ہے۔ اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیوں کہ ایک دن تم پیش خدا کھڑے ہوگے۔ اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دُنیا سے نصیحت حاصل کرو۔ زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی عمل کرو یہ سمجھ کر کہ تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تمہیں طمع ہو۔ دُنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

کسی نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا ہمیں نصیحت کیجیے مگر مختصر فرمایا دُنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب اور تمہارے لئے دُنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش ہو۔ اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمہیں کفایت کرے۔

باب ۲۰۴

عیب جوئی

۱- عن ابی جعفر علیه السلام قال ان اسرع الخیر ثواباً البر وان اسرع الشر عقوبة البغی وکفی بالمرء عیباً ان یبصر من الناس ما یعمی عنه من نفسه او یعیر الناس بما لا یستطیع ترکه او یوذی جلیسه بما لا یعنیه.

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے۔ وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا۔ اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا۔ اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدہ کے ستاتا ہے۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال کفی بالمرء عیبا ان یتبصر من عیوب الناس ما یعمی علیہ من امر نفسہ او یعیب علی الناس امرا ھو فیہ لا یستطیع التحول عنہ الی غیرہ او یؤذی جلیسہ بما لا یعنیہ۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے انسان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدے کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر و علی بن الحسین صلوات اللہ علیہم قالا ان اسرع الخیر ثوابا البر و اسرع الشر عقوبۃ البغی و کفی بالمرء عیبا ان ینظر فی عیوب غیرہ ما یعمی علیہ من عیب نفسہ او یؤذی جلیسہ بما لا یعنیہ او ینھی الناس عما لا یستطیع ترکہ۔

باب ۲۰۵

مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

۱۔ عن ابی جعفرؑ قال ان ناسا اتوا رسول اللہ بعد ما اسلموا فقالوا یا رسول اللہ ایؤخذ الرجل منا بما کان عمل فی الجاھلیۃ بعد اسلامہ فقال لھم رسول اللہ من حسن اسلامہ و صح یقین ایمانہ لم یاخذہ اللہ تبارک و تعالیٰ بما عمل فی الجاھلیۃ ومن سخف اسلامہ ولم یصح یقین ایمانہ اخذہ اللہ تعالیٰ بالاول والآخر

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالےٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا۔ ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اول و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

۲۔ عن فضیل بن عیاض قال سألت اباعبد اللہ عن الرجل یحسن فی الاسلام ایؤاخذ بما عمل فی الجاھلیۃ قال فقال قال النبی من احسن فی الاسلام لم یؤاخذ بما عمل فی الجاھلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول والآخر

فضیل کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکل میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس نے اسلام لاکر نیکی کی اس سے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی وہ اس کے اول و آخر دونوں کا ماخوذ ہوگا

باب ۲۰۶

توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من کان مومناً فعمل خیراً فی ایمانہ ثم اصابتہ فتنۃ فکفر ثم تاب بعد کفرہ کتب لہ وحسب بکل شیء کان عملہ فی ایمانہ ولا یبطلہ الکفر اذا تاب بعد کفرہ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے۔ پھر کفر کے بعد توبہ کرے۔ تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا درج ہوگا۔ اور حساب میں آئے گا۔ کفر سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار دیا جائے گا۔

باب ۲۰۷

بلا سے معافی دئے ہوئے

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل ضنائن یضن بہم عن البلاء فیحییہم فی العافیۃ ویرزقہم فی عافیۃ ویمیتہم فی عافیہ ویبعثہم فی عافیۃ ویسکنہم الجنۃ فی عافیہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے۔ ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے۔ عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے۔ عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے۔ اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان اللہ عزوجل خلق خلقاً ضن بہم عن البلاء خلقہم فی عافیہ واماتہم فی عافیہ و ادخلہم الجنۃ فی عافیہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے۔ جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا عافیت میں مارا۔ اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل ضنائن من خلقہ یغذوہم بنعمتہ و یحبوہم بعافیتہ ویدخلہم الجنۃ برحمتہ تمر بہم البلایا والفتن لا تضرہم شیئاً۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کرتا ہے۔ بلائیں اور فتنے ان کو ضرر نہیں پہنچاتے۔

توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زاہد لوگ ہیں۔

باب ۲۰۸

جن چیزوں سے امت رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

۱۔ عن عمرو بن مروان قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول قال رسول الله رفع عن امتی اربع خصال خطاؤها ونسیانها وما اکرهوا علیه وما لم یطیقوا وذلک قول الله عز وجل ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به وقوله الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ چار چیزوں کو میری امت سے اٹھا لیا گیا ہے۔ اول خطائے امت۔ دوسرے نسیان امت تیسرے جس امر پہ مجبور کیا جائے۔ چوتھے جو امر طاقت سے بالا تر ہو۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا۔ اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص (قابل مواخذہ نہیں) جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو۔ اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله وضع عن امتی تسع خصال الخطاء والنسیان وما لا یعلمون وما لا یطیقون وما اضطروا الیه وما استکرهوا علیه والطیرة والوسوسة فی التفکر فی الخلق والحسد ما لم یظهر بلسان او ید۔

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا۔ اول غلطی سے کام کرنا دوسرے بھول چوک تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی چوتھے طاقت سے زیادہ پانچویں مضطر ہو کر جیسے بھوک میں مردار کھانا چھٹے ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا ساتویں فال آٹھویں خلق میں وسوسہ شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں۔ نویں وہ حسد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

باب ۲۰۹

ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

۱۔ عن یعقوب ابن قال قلت لا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکم یعقوب نے پوچھا

علیہما السلام ھل لاحد علی ما عمل ثواب علی اللہ موجب الا المومنین قال لا۔

کہ مومنین کے علاوہ کیا ہر شخص کے عمل کا ثواب دینا اللہ پر واجب ہے، فرمایا نہیں۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال موسی للخضر علیہما السلام قد تحرمت بصحبتک فاوصنی قال له الزم ما لا یضرک شئ کما لا ینفعک مع غیرہ شئ۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضر سے کہا میں آپ کی صحبت میں خوددار ہوگیا (بیجا سوال سے رکنے والا) لہٰذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس شے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہ پہنچاتی جس طرح اسکی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

۳۔ عن یوسف بن ثابت قال سمعت اباعبد اللہ یقول لا یضر مع الایمان عمل ولا ینفع مع الکفر عمل الا تریٰ انه قال وما منعھم ان تقبل منھم نفقاتھم الا انھم کفروا باللہ وبرسولہ وماتوا وھم کافرون

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشا جا سکتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا تم نے غور نہیں کیا۔ کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نفقات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول انکار کریں۔ اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الایمان لا یضر معه عمل وکذلک الکفر لا ینفع معه عمل

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا

۵۔ عن محمد بن مارد قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام حدیث روی لنا انک قلت اذا عرفت فاعمل ما شئت فقال قد قلت ذلک قال قلت وان زنوا او سرقوا او شربوا الخمر فقال لی انا للہ وانا الیه راجعون واللہ ما انصفونا ان نکون اخذنا بالعمل ووضع عنھم انما قلت اذا عرفت فاعمل ما شئت من قلیل الخیر وکثیرہ فانه یقبل منک

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو فرمایا کہا تو ہے میں نے کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملہ میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائے گا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو۔ کم ہو یا زیادہ وہ قبول کیا جائے گا۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین علیه السلام کثیراً ما یقول فی خطبته یا ایھا الناس دینکم دینکم فان السیئة فیه خیر من الحسنة فی غیرہ والسیئة فیه تغفر والحسنة فی غیرہ لا تقبل۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے۔ لوگو دین اسلام کے اندر رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے۔ اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا۔ اور غیر مسلم کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بحمد اللہ کتاب ایمان وکفر کتاب کافی حصہ ۲ ختم ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الدّعاء

از

کافی

تالیف

ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی الرازی

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

کتاب الدُّعاء

باب ۱

فضیلتِ دُعا اور ترغیب دُعا

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل یقول ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین قال ھو الدعاء وافضل عبادۃ الدعاء قلت ان ابراھیم لاواہ حلیم قال الاواہ ھو الدعاء

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیمؑ آواہ و حلیم تھے۔ اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲۔ قلت لابی جعفر ای العبادۃ افضل فقال ما من شیٔ افضل عند اللہ عزوجل من ان یسئل ویُطلب مما عندہ وما احد ابغض الی اللہ عزوجل ممن یستکبر عن ولا یسال ما عندہ

راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کونسی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اُسے نہیں مانگتا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لی یا میسر اُدع ولا تقل ان الامر قد فرغ منہ ان عند اللہ عزوجل منزلۃ لا تنال الا بمسئلۃ ولو ان عبد اللہ سدّ فاہ ولم یسئل لم یعط شیئاً فسل تعط یا میسر انہ لیس من باب یُقرع الا یوشک ان یُفتح لصاحبہ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے میسر دعا کر اور مشیت باری کے متعلق یہ نہ کہو جو امر ایجاد سے متعلق تھا۔ وہ ہو چکا خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کئے نہیں پاتا اگر کوئی اپنا منہ بند کرے۔ اور سوال نہ کرے۔ تو اس کو کچھ نہ ملے گا پس اللہ سے سوال کرو وہ ضرور دے گا۔ اے میسر جو دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من لم یسال اللہ عزوجل من فضلہ فقد افتقر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول اُدع ولا تقل قد فرغ من الامر فان الدعاء ھو العبادۃ ان اللہ عزوجل یقول ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین وقال ادعونی

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا دعا کرو اور قضا و قدر کے بارہ میں یہ نہ کہو۔ جو ہونا تھا ہو چکا دعا عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے۔ اور خدا نے

استجب لکم

۶۔ عن سیف التمار قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام الدعاء ھو العبادۃ التی قال اللہ عز وجل ان الذین یستکبرون عن عبادتی الخ ادع اللہ عز وجل ولا تقل ان الامر قد فرغ منہ قال زرارۃ انما یعنی لا یمنعک ایمانک بالقضاء والقدر ان تبالغ بالدعاء وتجتھد فیہ او کما قال

۷۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام الدعاء ھو العبادۃ التی قال اللہ عز وجل ان الذین یستکبرون عن عبادتی الخ ادع اللہ عز وجل ولا تقل ان الامر قد فرغ منہ قال زرارۃ انما یعنی لا یمنعک ایمانک بالقضاء والقدر ان تبالغ الدعاء وتجتھد فیہ او کما قال۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین احب الاعمال الی اللہ عز وجل فی الارض الدعاء وافضل العبادۃ العفاف قال وکان امیر المومنین علیہ السلام رجلاً دعاءً

فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

فرمایا صادق آل محمد علیہم السلام نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو۔ اور یہ نہ کہو جو ہونا تھا ہو چکا۔ زرارہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے خاطر میں تکرار دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکے۔ یا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔



فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامنی ہے۔ اور امیر المومنین علیہ السلام سب سے زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

باب ۲

دُعا مومن کا ہتھیار ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الدعاء سلاح المومن وعمود الدین ونور السموٰت والارض۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اور دین کا ستون ہے۔ اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

۲۔ قال امیر المومنین علیہ السلام الدعاء مفاتیح النجاح ومقالید الفلاح وخیر الدعاء ما صدر عن صدر نقی وقلب تقی وفی المناجاۃ سبب النجاۃ وبالاخلاص یکون الخلاص فاذا اشتد الفزع

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کنجی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور مناجات میں فرمایا ہے کہ نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی

تالی الله المفزع

۳- قال النبی صلعم الا ادلکم علی سلاح ینجیکم من اعدائکم ویدر ارزاقکم قالوا بلی قال تدعون ربکم باللیل والنهار فان سلاح المومن الدعاء

۴- عن ابی عبد الله قال قال امیر المومنین الدعاء ترس المومن ومتی تکثر قرع الباب یفتح لک

۵- عن الرضا علیه السلام انه کان یقول لاصحابه علیکم بسلاح الانبیاء فقیل وما سلاح الانبیاء قال الدعاء وقال الدعاء انفذ من السنان وقال الدعاء انفذ من سنان الحدید

ہے۔ اور جب خوف زیادہ ہو تو پناہ اللہ کی طرف ہے

فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو، کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سپر ہے اور جب بار بار دق الباب کروگے تو کھلے ہی گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرلو۔ انبیاء کے ہتھیار کو۔ پوچھا وہ کیا ہے فرمایا دعا۔ اور فرمایا دعا سنان سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا دعا لوہے کی بھالے سے زیادہ تیز ہے

باب ۳

دعا رد بلا و قضا ہے

۲- قال ابا الحسن علیه السلام ان الدعاء یرد ما قد قدر وما لم یقدر قلت وما قد قد عرفته فما لم یقدر قال حتی لا یکون.

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول ان الدعاء یرد القضاء ینقضه کما ینقض السلک وقد ابرم ابراماً.

۳- عن ابی عبد الله قال ان الدعاء یرد القضاء وقد نزل من السماء وقد ابرم ابراماً

۴- عن الرضا علیه السلام قال قال علی بن الحسین ان الدعاء والبلاء لیترافقان الی یوم القیامه ان الدعاء لیرد البلاء وقد ابرم ابراماً

۵- عن ابی الحسن قال کان علی بن الحسین علیهما السلام

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی۔ اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی راوی نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دعا نازل ہونے والی بلا کو اسی طرح توڑ دیتی ہے۔ جیسے تاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا قضا کو رد کرتی ہے۔ اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ استحکام بھی رکھتی ہو۔

فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ہیں دعا بلا کو رد کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد

یقول الدعاء یدفع البلاء النازل وما لم ینزل۔

کرتی ہے خواہ وہ نازل ہونے والی ہو یا نہ نازل ہونے والی ہو

۲۔ عن زرارة عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال الا دلک علی شیٔ لم یستثن فیہ رسول اللہ قلت بلی قال الدعاء یرد القضاء وقد ابرم ابراماً وضم اصابعہ۔

زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں میں نے کہا ضرور۔ فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے چاہے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

۷۔ عن عبد اللہ بن سنان قال سمعت ابا عبد اللہ یقول الدعاء یرد القضاء بعد ما ابرم ابراماً فاکثر من الدعاء فانہ مفتاح کل رحمة ونجاح کل حاجة ولا ینال ما عند اللہ عزوجل الا بالدعاء وانہ لیس باب یکثر قرعہ الا یوشک ان یفتح لصاحبہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اکثر دعا کیا کرو وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی کنجی ہے خدا سے کچھ نہیں مل سکتا بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

۸۔ قال ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام علیکم بالدعاء فان الدعاء للہ والطلب الی اللہ یرد البلاء وقد قدر وقضی ولم یبق الا امضاءہ فاذا دعی اللہ عزوجل وسئل صرف البلاء صرفہ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ اور اللہ سے طلب کرو۔ کہ یہ طلب بلا کو رد کرے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا۔ تو ضرور ہٹا دی جائیگی

۹۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ عزوجل لیدفع بالدعاء الامر الذی علمہ ان یدعیٰ لہ فیستجیب ولولا ما وفق العبد من ذلک الدعاء لاصابہ منہ ما یجثہ من جدید الارض۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اُسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی۔ لہٰذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کو سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت و سرقہ وغیرہ۔

باب ۳

دُعا شفائے ہر مرض ہے

۱۔ عن علاء بن کامل قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام علیک بالدعاء فانہ شفاء من کل داء

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دُعا ہے۔

باب ۵
جس نے دُعا کی قبول ہوئی

۱۔ عن عبد اللہ علیہ السلام قال الدعاء کھف الاجابۃ کما ان السحاب کھف المطر

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما ابرز عبد یدہ الی اللہ العزیز الجبار الا استحیا اللہ عز وجل ان یردھا صفراً حتی یجعل فیھا من فضل رحمتہ ما یشاء فاذا دعا احدکم فلا یرد یدہ حتی یمسح علی وجھہ و راسہ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عزیز وجبار کے سامنے دُعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ اپنی رحمت سے جو چاہتا ہے اُسے دے دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دُعا کو رد نہیں کرتا۔

باب ۶
الہام الدعا

۱۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام ھل تعرفون طول البلاء من قصرہ قلنا لا قال اذا الھم احدکم الدعاء عند البلاء فاعلموا ان البلاء قصیر

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے۔ فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا الہام ہوتا ہے۔ تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہوگی۔

۲۔ عن ابی ولاد قال قال ابوالحسن موسیٰ ما من بلاء ینزل علی عبد مومن فیلھمہ اللہ عز وجل الدعاء الا کان کشف ذلک البلاء وشیکاً وما من بلاء ینزل علی عبد مومن فیمسک عن الدعاء الا کان ذلک البلاء طویلاً فاذا نزل البلاء فعلیکم بالدعاء والتضرع الی اللہ عز وجل۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندہ مومن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا ڈالتا ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو۔ اور جب بندہ مومن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے۔ اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو۔ تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ اور خدا کے سامنے الحاح وزاری کرو۔

باب ۲۰

دُعا میں تقدّم

عن ابی عبد الله علیہ السلام قال من تقدم فی الدعاء استجیب له اذا نزل به البلاء وقیل صوت معروف ولم یحجب عن السماء ومن لم یتقدم فی الدعاء لم یستجب له اذا نزل به البلاء وقالت الملائکه ان ذا الصوت لا نعرفه

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں سبقت کرتا ہے اس کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلاء کے نازل ہونے پر وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے۔ اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعا میں تقدم نہیں کرتا نزول بلا کے وقت اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

عن ابی عبد الله علیہ السلام قال من تخوف من بلاء یصیبه فتقدم فیه بالدعاء لم یره الله عز وجل ذلک البلاء ابداً

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزول بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرنی چاہیئے اس صورت میں کبھی اللہ اُسے اس بلا کی صورت دکھائے گا

عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ان الدعاء فی الرخاء یستخرج الحوائج فی البلاء

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

قال ابو عبد الله علیہ السلام من سرّه ان یستجاب له فی الشدة فلیکثر الدعاء فی الراحة۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہے سختی کے وقت اسے چاہیئے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

عن ابی عبد الله علیہ السلام قال کان جدی یقول تقدموا فی الدعاء فان العبد اذا کان دعّاءً فنزل به البلاء فدعا قیل صوت معروف واذا لم یکن دعّاءً فنزل به بلاء فدعا قیل این کنت قبل الیوم۔

فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے میرے جد نے فرمایا دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے۔ تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔ اور نزول بلا کے وقت دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

عن ابی الحسن الاول عن ابیه علیهم السلام قال کان علی بن الحسین علیهما السلام یقول الدعاء بعد ما ینزل البلاء لا ینتفع به۔

فرمایا امام موسےٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ نزول بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی:

باب ۸
دُعا پر یقین

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا دعوت فظن ان حاجتک بالباب

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

باب ۹
دُعا میں رجوعِ قلب

۱۔ عن سلیمان بن عمرو قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ عز وجل لا یستجیب دعاء بظهر قلب ساه فاذا دعوت فاقبل بقلبک ثم استیقن بالاجابة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دُعا کو قبول نہیں کرتا جبکہ باطن میں غفلت ہو جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو۔ اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ لا یقبل اللہ عز وجل دعاء قلب لاه وکان علی علیہ السلام یقول اذا دعا احدکم للمیت فلا یدعو له وقلبه لاه عنه ولکن لیجتهد له فی الدعاء۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کو بے پرواہ دل سے کرے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دُعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے۔ مردہ کے لئے دعا میں اس کا وجود سامنے ہو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا دعوت فاقبل بقلبک وظن حاجتک بالباب۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کرو۔ اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب اجابت پر پہنچ گئی۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز وجل لا یستجیب دعاء بظهر قلب قاس

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما استسقی رسول اللہ صلعم وسقی الناس حتی قالوا انه الغرق وقال رسول اللہ بیده وردها اللهم حوالینا ولا علینا قال فتفرق السحاب فقالوا یا رسول اللہ استسقیت لنا فلم نسق ثم استسقیت لنا فسقینا قال انی دعوت ولیس لی فی ذلک نیة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باراں سے سیلاب آجائے گا۔ اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے ادہر اُدہر بادل کو ہٹنے کے لئے اشارہ کر کے فرمایا۔ خدایا ہمارے آس پاس برسا۔ ہمارے نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے

ثم دعوت ولی فی ذلک نیۃ۔

دعائے باراں کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپ نے دوبارہ دعا کی، تو ہم سیراب ہوئے فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے نیت نہ تھی۔ پھر دعا کی تو نیت کے ساتھ۔

باب ۱۰

دعا میں الحاح وزاری اور درنگ کرنا

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان العبد اذا دعا لم یزل اللہ تبارک وتعالی فی حاجتہ مالم یستعجل۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے۔ تو خدا اس کی حاجت برلانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے۔ کہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

• عبد العزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان العبد اذا عجل فقام لحاجتہ یقول اللہ تبارک وتعالی اما یعلم عبدی انی انا اللہ الذی اقضی الحوائج

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت براری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں

۳۔ سمعت ابا جعفرؑ یقول واللہ لا یلح عبد مومن علی اللہ عزوجل فی حاجتہ الا قضاھا اللہ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح وزاری کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل کرہ الحاح الناس بعضھم علی بعض فی المسئلۃ واحب ذلک لنفسہ ان اللہ عزوجل یحب ان یسئل ویطلب ما عندہ۔

فرمایا صادق آل محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح وزاری کریں، بلکہ اس کو وہ اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے۔ کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے۔

۵۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لا واللہ لا یلح عبد علی اللہ عزوجل الا استجاب لہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح وزاری کرتا ہے۔ تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہؐ رحم اللہ عبداً طلب من اللہ عزوجل حاجۃ فالح فی الدعاء استجیب لہ اولم یستجب لہ وتلا ھذہ الایۃ وادعو ربی عسیٰ الا اکون بدعاء ربی شقیا

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔ اور دعا میں الحاح وزاری کرے۔ خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے پھر یہ آیت پڑھی اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں بختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

باب ۱۱
وقتِ دعا اپنی حاجت کا ذکر

۱۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ یعلم ما یرید العبد اذا دعاہ و لکنہ یحب ان تبث الیہ الحوائج فاذا دعوت فسم حاجتک وفی حدیث آخر قال قال ان اللہ عزوجل یعلم حاجتک وما ترید ولکن یحب ان تبث الیہ الحوائج۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

باب ۱۲
دعا کا اخفاء

۱۔ عن ابی الحسن الرضا قال دعوۃ العبد سراً دعوۃ واحدۃ تعدل سبعین دعوۃ علانیۃ وفی روایۃ اخری دعوۃ تخفیھا افضل عند اللہ من سبعین دعوۃ تظھرھا۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے خدا کے نزدیک ایسی ستر دعاؤں سے جو باواز کی جائیں۔

باب ۱۳
وہ اوقات وحالات جن میں قبولیت دعا کی اُمید کی جاتی ہے

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اطلبوا الدعاء فی اربع ساعات عند ھبوب الریاح وزوال الافیاء ونزول القطر واول قطرۃ من دم القتیل المؤمن فان ابواب السماء تفتح عند ھذہ الاشیاء۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت سایوں کے ڈھلتے وقت۔ بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

۲۔ قال ابو عبدالله علیه السلام یستجاب الدعاء فی اربعة مواطن فی الوتر وبعد الفجر وبعد الظهر وبعد المغرب

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے۔ نماز وتر کے وقت بعد فجر۔ بعد ظہر بعد مغرب

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام اغتنموا الدعاء عند اربع عند قراءة القرآن وعند الاذان وعند نزول الغیث وعند التقاء الصفین للشهادة

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ دعا چار وقتوں میں کرو۔ وقت قرات قرآن، وقت اذان وقت نزول باراں اور وقت دو لشکروں کے ملنے کے کسی مومن کی شہادت پر۔

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال کان ابی اذا کانت له الی الله حاجة طلبها فی هذه الساعة یعنی زوال الشمس۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی۔ تو زوال شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا رق احدکم فلیدع فان القلب لا یرق حتی یخلص۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو۔ کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله خیر وقت دعوتم الله عز وجل فیه الاسحار وتلا هذه الایه فی قول یعقوب سوف استغفر لکم ربی وقال اخرهم الی السحر

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے۔ اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے۔ عنقریب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔ امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کی وقت سحر آنے تک۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان ابی اذا طلب الحاجة طلبها عند زوال الشمس فاذا اراد ذلک قدم شیئا فتصدق به وشم شیئا من طیب وراح الی المسجد ودعا فی حاجته بما شاء الله

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوال شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے۔ جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ صدقہ دیتے اور مسجد کی طرف چلے جاتے۔ اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اقشعر جلدک ودمعت عیناک فدونک دونک فقد قصد قصدک۔

فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوف خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آجائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الله عز وجل یحب من عباده المومنین کل عبد دعاء فعلیکم بالدعاء فی

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا بنے پس دعا کرتے رہو سحر کا   صبح سے   تک ہے اس وقت

فیها ابواب السماء وتقسم فیها الارزاق وتقضی فیها الحوائج العظام

میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ رزق تقسیم ہوتے ہیں۔ اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰۔ قال سمعت ابا عبد الله یقول ان فی اللیل الساعة ما یوافقها عبد مسلم ثم یصلی ویدعو الله عز وجل فیها الا استجاب له فی کل لیلة قلت اصلحک الله وای ساعة هی من اللیل قال اذا مضی نصف اللیل وهی السدس الاول من اول النصف۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ موفق نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے۔ فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اول نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

باب ۱۴

رغبت فعل نافع، خواہش ترک مضر، گریہ و زاری، توجہ الی اللہ، دعائے خالص، پناہ طلبی اور سوال

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال الرغبة ان تستقبل ببطن کفیک الی السماء والرهبة ان تجعل بظهر کفیک الیه وقوله وتبتل الیه تبتیلا قال الدعاء باصبع واحدة تشیر بها والتضرع تشیر باصبعیک وتحرکهما والابتهال رفع الیدین وتمدهما وذلک عند الدمعة ثم ادع۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھاؤ (یعنی جو آسمان سے نازل ہو گویا اسے لینے والے ہو) اور رہبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے (گویا جو مصیبت آسمان سے نازل ہونے والی ہو۔ اسے دونوں ہاتھوں سے دفع کر رہا ہے) اور تبتل یہ ہے ایک انگلی (انگشت شہادت کو اٹھا کر اشارہ کرنا) یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی اور تضرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادھر ادھر حرکت دینا اور ابتہال کے معنی ہیں، دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آنسو بہاتی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا۔

۲۔ سالته اباجعفر علیه السلام عن قول الله عز وجل فما استکانوا لربهم وما یتضرعون فقال الاستکانة هو الخضوع والتضرع هو رفع الیدین والتضرع بهما۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع نہ کی۔ کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور فروتنی اور تضرع سے مراد ہے۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاج وزاری کرنا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ذکر الرغبة وابرز باطن راحتیه الی السماء وهکذا الرهبة وجعل ظهر کفیه الی السماء وهکذا

راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہبہ ہے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان

التضرع وحرك اصابعه يميناً وشمالاً وهكذا التبتل ويرفع اصابعه مرة ويضعها مرة وهكذا الابتهال مد يده تلقاء وجهه الى القبلة ولا يبتهل حتى تجري الدمعة۔

کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو داہنی بائیں طرف حرکت دی اور تبتل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابتہال کی یہ صورت بتائی کہ روبقبلہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے۔ اور رونے آنسو جاری ہو گئے

۴۔ سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول مر بي رجل وانا ادعو في صلاتي بيساري فقال يا عبد الله بيمينك فقلت يا عبد الله ان الله تبارك وتعالىٰ حقاً على هذه كحقه على هذه؟ قال الرغبة تبسط يديك وتظهر باطنهما والرهبة تبسط يديك تظهر ظهرهما والتضرع تحرك السبابة اليمنى يميناً وشمالاً والتبتل تحرك السبابة اليسرى ترفعها في السماء رسلاً وتضعها والابتهال تبسط يديك وذراعيك الى السماء والابتهال حين ترى اسباب البكاء

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نماز میں بایاں ہاتھ اٹھائے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا اے بندہ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر۔ میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے۔ اور حضرت نے فرمایا طریقہ رغبت یہ ہے کہ تو دونوں ہاتھوں کو پھیلائے۔ اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے۔ اور تضرع کی حالت میں داہنی انگشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور تبتل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ہلکے سے نیچے لائے اور ابتہال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلائیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے۔ اور ابتہال اسی وقت اچھا ہے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الدعاء ورفع اليدين فقال على اربعة اوجه اما التعوذ فتستقبل القبلة بباطن كفيك واما الدعاء في الرزق فتبسط كفيك وتفضي بباطنهما الى السماء واما التبتل فايماء باصبعك السبابة واما الابتهال فرفع يديك تجاوز بهما راسك ودعاء التضرع ان تحرك اصبعك السبابة مما يلي وجهك وهو دعاء الخيفة

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دعا اور رفع الیدین کے متعلق پوچھا فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے روبقبلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے۔ اور رزق کی دعا کے وقت دونو ہاتھ پھیلائے۔ اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے۔ اور تبتل کے لئے اشارہ کرے انگشت شہادت سے اپنے ہاتھ کو سر کے مقابل لائے۔ اور تضرع میں چہرہ کے مقابل لا کر انگشت شہادت کو حرکت دے۔ یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

سألت ابا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل فما استكانوا لربهم وما يتضرعون قال الاستكانة هي الخضوع والتضرع رفع

میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے۔ تضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و

الیدین والتضرع بھما۔

وزاری کرتا ہے۔

۴۔ عن محمد بن مسلم وزرارۃ قالا قلنا لابی عبد اللہ علیہ السلام کیف المسئلۃ الی اللہ عز وجل قال تبسط کفیک قلنا کیف الاستعاذۃ قال تفضی بکفیک والتبتل الایماء بالاصبع والتضرع تحریک الاصبع والابتہال ان تمد یدیک جمیعاً۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ۔ ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبلہ کی طرف ہو۔ اور تبتل میں انگلی سے اشارہ کرو۔ اور تضرع میں انگلی کو حرکت دو اور ابتہال میں اپنے دونو ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

باب ۱۵

بکاء

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من شیٔ الا ولہ کیل ووزن الا الدموع فان القطرۃ تطفی بحاراً من نار فاذا اغرورقت العین بمائہا لم یرھق وجھا قتر ولا ذلۃ فاذا فاضت حرمہ اللہ علی النار وان باکیاً بکی فی امۃ لرحموا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا آئے گی، روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حساب ہوگی۔ نہ ذلت جب آنسو بہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دے گا۔ اور اگر کوئی رونے والا پوری قوم کے لئے روئے گا۔ تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من عین الا وھی باکیۃ یوم القیامۃ الا عینا بکت من خوف اللہ وما اغرورقت عین بمائہا من خشیۃ اللہ عز وجل الا حرم اللہ عز وجل سائر جسدہ علی النار ولا فاضت علی خدہ فرھق ذلک الوجہ قتر ولا ذلۃ وما من شیٔ الا ولہ کیل ووزن الا الدمعۃ فان اللہ عز وجل یطفی بالیسیر منہا البحار من النار فلو ان عبدا بکی فی امۃ لرحم اللہ عز وجل تلک الامۃ ببکاء ذلک العبد

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی، سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے۔ تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آ جاتے ہیں۔ تو روز قیامت نہ اس پر تیرگی ہو گی اور نہ ذلت ہر شے کے لئے ناپ اور وزن ہے، سوائے آنسوؤں کے اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے روئے۔ تو اللہ ان سب پر رحم کرتا ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قطرۃ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک

احب الى الله عز وجل من قطرة دموع فى سواد الليل مخافة من الله لا يراد فيها غيره

۴۔عن ابى عبد الله عليه السلام قال كل عين باكية يوم القيامة الا ثلاثة عين غضت عن محارم الله وعين سهرت فى طاعة الله وعين بكت فى جوف الليل من خشية الله

۵۔سمعت ابا عبد الله يقول ما من شئ الا وله كيل ووزن الا الدموع فان القطرة منها تطفئ بحارًا من النار فاذا اغرورقت العين بمائها لم يرهق وجهه قتر ولا ذلة فاذا فاضت حرمه الله على النار ولو ان باكيا بكى فى امة لرحموا

۶۔قال ابو عبد الله عليه السلام اوحى الله عز وجل الى موسى ان عبادى لم يتقربوا الى بشئ احب الى من ثلاث خصال قال موسى يا رب ومن هى قال يا موسى الزهد فى الدنيا والورع عن المعاصى والبكاء من خشيتى قال موسى يا رب فما لمن صنع ذا فاوحى الله عز وجل اليه يا موسى اما الزاهدون فى الدنيا ففى الجنة واما البكاؤن من خشيتى ففى الرفيع الاعلى لا يشاركهم احد واما الورعون عن معاصى فانى افتش الناس ولا افتشهم .

۷۔عن اسحاق بن عمار قال قلت لابى عبد الله عليه السلام اكون ادعو فاشتهى البكاء ولا يجيئنى وربما ذكرت بعض من مات من اهلى فارق وابكى فهل يجوز ذلك فقال نعم فتذكرهم فاذا رققت فابك وادع ربك تبارك وتعالى .

۸۔قال ابو عبد الله عليه السلام ان لم تكن بكاء فتباك .

کوئی قطرہ ان آنسوؤں سے زیادہ پیارا نہیں جو تاریکی شب میں صرف خدا کے خوف میں نکالے جائیں۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ جس نے امر حرام کے دیکھنے سے بند رہی۔ دوسرے جو طاعت خدا میں رات کو جاگی تیسرے وہ جو نصف شب میں خوف خدا میں روئی۔

[illegible]

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصلتیں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعہ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا وہ ہیں زہد فی الدنیا۔ گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے رونا۔ موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیا ہے فرمایا زاہدوں کے لئے جنت رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ۔ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔ اور گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب وکتاب داخل جنت کروں گا۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں دعا کے وقت رونے کی خواہش رکھتا ہوں۔ لیکن رونا آتا نہیں۔ اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں۔ تو دل نرم ہوجاتا ہے۔ اور رونے لگتا ہوں آیا یہ درست ہے فرمایا، ہاں یاد کرو اور جب قلب نرم ہوجائے۔ تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کر۔

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تجھے رونا نہ آئے۔ تو رونے والوں کی صورت بنا

۹۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اتباکی فی الدعاء ولیس لی بکاء قال نعم ولو مثل راس الذباب۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں بتکلف دعا میں روتا ہوں۔ وہ بکا نہیں ہوتی۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اگر مکھی کے سر کی برابر بھی آنسو نکل جائے۔

۱۰۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لابی بصیر ان خفت امرا او حاجۃ تریدھا فابدأ باللہ عزوجل واثن علیہ کما ھو اھلہ وصل علی النبی وسل حاجتک وتباک ولو مثل راس الذباب ان ابی کان یقول ان اقرب مایکون العبد من الرب عزوجل وھو ساجد باک۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوبصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کی لائق اس کی حمد وثنا کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب کر اگرچہ بقدر سر مگس آنسو نکلے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے۔ جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان لم یجئک البکاء فتباک فان خرج منک مثل راس الذباب فبخ بخ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلیف روو۔ اگر بقدر سر مگس آنسو نکل گیا تو مبارک ہو مبارک ہو۔

باب ۱۶
ثناء الٰہی قبل دُعا

۱۔ عن الحارث بن المغیرۃ قال سمعت ابا عبد اللہ یقول ایاکم اذا اراد احدکم ان یسال من ربہ شیئاً من الحوائج الدنیا والاخرۃ حتی یبدأ بالثناء علی اللہ عزوجل والمدح لہ والصلاۃ علی النبی ثم یسئل اللہ حوائجہ

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دُنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد وثنا کرو۔ اور رسول اللہ پر درود بھیجو۔ پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان فی کتاب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ان المدحۃ قبل المسئلۃ فاذا دعوت اللہ عزوجل فمجدہ قلنا کیف المجدہ قال تقول یامن ھو اقرب الی من حبل الورید یا فعالا لما یرید یامن یحول بین المرء وقلبہ یا ھو بالمنظر الاعلیٰ یا ۔ لیس کمثلہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المومنین علیہ السلام میں ہے۔ کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیئے جب دعا کرو۔ تو خدا کی تمجید کرو۔ اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے اے وہ جو رہتا ہے انسان اور اس کے قلب کے درمیان اے وہ ذات جس کی قدرت

شئ۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انما ھی المدحة ثم الثناء ثم الاقرار بالذنب ثم المسئلة انہ واللہ ما خرج عبد من ذنب الا بالاقرار۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہ الا انہ قال ثم الثناء ثم الاعتراف بالذنب۔

۵۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا اردت ان تدعو فمجد اللہ عز وجل واحمدہ وسبحہ وھللہ واثن علیہ وصل علی محمد ثم سل تعط۔

۶۔ قال ابو عبد اللہ اذا طلب احدکم الحاجة فلیثن علی ربہ ولیمدحہ فان الرجل اذا طلب الحاجة من السلطان ھیالہ من الکلام احسن ما یقدر علیہ فاذا طلبتم الحاجة فمجدوا اللہ العزیز الجبار وامدحوہ واثنوا علیہ تقول یا اجود من اعطی ویا خیر من سئل یا ارحم من استرحم یا احد یا صمد یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یا من لم یتخذ صاحبة ولا ولدا یا من یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید ویقضی ما احب یا من یحول بین المرء وقلبہ یا من ھو بالمنظر الاعلی یا من لیس کمثلہ شئ یا سمیع یا بصیر واکثر من اسماء اللہ عز وجل فان اسماء اللہ کثیرة وصل علی محمد والہ وقال اللھم اوسع علی من رزقک الحلال ما اکف بہ وجھی واودی بہ عن امانتی واصل بہ رحمی ویکون عونا لی فی الحج والعمرة وقال ان رجلا دخل المسجد فصلی رکعتین ثم سأل اللہ عز وجل فقال رسول اللہ عجل العبد ربہ وجاء اخر فصلی رکعتین ثم اثنی علی اللہ عز وجل وصلی علی النبی والہ فقال رسول اللہ سل تعط۔

بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مثل کوئی نہیں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اول مدح و ثنائے الٰہی کی جائے پھر اپنے گناہ کا اقرار پھر اس سے سوال ہو۔ واللہ اقرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اول ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تمجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو۔ اس کی ثنا کرو محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو۔ تمہیں مل جائے گا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد و ثنا کرے کیونکہ جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے۔ وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے۔ لہٰذا جب حاجت طلب کرو۔ تو عزیز و جبار خدا کی مدح و ثنا کرو۔ اور کہو اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے۔ اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر اے احد و صمد اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ بی بی ہے نہ اولاد جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے۔ اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے۔ اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے۔ اے وہ جس کی مثل کوئی نہیں اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الٰہی ذکر کرے محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور کہے یا اللہ میرے رزقِ حلال میں زیادتی کر تاکہ میں اس سے اپنی آبرو بچاؤں اور امانت کو ادا کر دوں اور صلۂ رحم کروں۔ اور میری مدد کر حج و عمرہ میں اور فرمایا ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اس نے اپنے رب سے مانگنے میں جلدی کی دوسرا آیا۔ نماز پڑھی۔ اور خدا

کی حمد وثنا کی۔ اور نبی پر درود بھیجا۔ رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷۔ عن ابی کہمس قال سمعت ابا عبد اللہ یقول دخل رجل المسجد فابتدا قبل الثناء علی اللہ والصلوٰۃ علی النبی فقال رسول اللہ عجل العبد ربہ ثم دخل الاخر فصلی واثنی علی اللہ عزوجل وصلی علی رسول اللہ فقال رسول اللہ سل تعط ثم قال ان فی کتاب علی ان الثناء علی اللہ والصلوٰۃ علی رسولہ قبل المسئلۃ وان احدکم لیاتی الرجل یطلب الحاجۃ فیحب ان یقول لہ خیرا قبل ان یسالہ حاجتہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا۔ اس نے حمد وثنا اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کر دی رسول اللہ نے فرمایا۔ اس نے دعا میں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد وثنا کی۔ اور رسول اللہ پر درود بھیجا۔ حضرت نے فرمایا اب سوال کر تجھے ملے گا۔ پھر فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں ہے۔ اللہ کی تعریف اور محمد وآل محمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیئے۔ جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جاتے ہو۔ تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت آیتان فی کتاب اللہ عزوجل اطلبہما فلا اجدہما قال وما ہما قلت قول اللہ عزوجل ادعونی استجب لکم فندعوہ ولا نری اجابۃ قال افتری اللہ عزوجل اخلف وعدہ قلت لا قال فمم ذلک قلت لا ادری قال لکنی اخبرک من اطاع اللہ عزوجل فیما امرہ ثم دعاہ من جہۃ الدعا اجابہ قلت وما جہۃ الدعاء قال تبدا فتحمد اللہ وتذکر نعمہ عندک ثم تشکرہ ثم تصلی علی النبی ثم تذکر ذنوبک فتقر بہا ثم تستعیذ منہا فہذہ جہۃ الدعاء ثم قال وما الآیۃ الاخری قلت قول اللہ عزوجل وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ وہو خیر الرازقین وانی انفق ولا اری خلفا قال افتری اللہ عزوجل اخلف وعدہ قلت لا قال فمم ذلک قلت لا ادری قال لو ان احدکم اکتسب المال من حلہ وانفقہ فی حلہ لم ینفق درہما الا اخلف علیہ

مروی ہے ابو عبد اللہ سے جبکہ راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں۔ کہ میں ان کا مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے۔ کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے راوی نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے۔ اس نے کہا معلوم نہیں۔ فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس نے حکم خدا کی اطاعت کی۔ اور طریقہ سے دعا مانگی۔ تو ضرور قبول ہوئی۔ راوی نے پوچھا وہ طریقہ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا کر حمد خدا سے اور اس کی نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کر۔ اور درود بھیج نبی پر پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر پھر خدا سے پناہ مانگ یہ ہے طریقہ دعا کا۔ پھر فرمایا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا جو تم راہ خدا میں خرچ کرتے ہو۔ وہ لوٹ کر آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہ خدا میں

خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی خرچ کرے گا۔ تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من سرّہ ان یستجاب لہ دعوتہ فلیطب مکسبہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو۔ اس کو چاہیئے کہ پاک کمائی کرے۔

باب ۱۷
لوگوں کو مل کر دعا کرنا

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من رھط اربعین رجلاً اجتمعوا فدعوا اللہ عزوجل فی امر الا استجاب لھم فان لم یکونوا اربعین فاربعۃ یدعون اللہ عزوجل عشر مرات الا استجاب لھم فان لم یکونوا اربعۃ فواحد یدعو اللہ اربعین مرۃ فیستجیب اللہ العزیز الجبار لہ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے۔ تو خدا انہیں کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں، تو وہ دس دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں۔ اور چار نہ ہوں۔ تو صرف ایک آدمی چالیس بار دعا کرے۔ خدائے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما اجتمع اربعۃ رھط قط علی امر واحد فدعوا اللہ الا تفرقوا عن اجابۃ۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابیؑ اذا حزنہ امر جمع النساء والصبیان ثم دعا وامنوا۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں۔ اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الداعیؑ والمومن فی الاجر شریکان۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے۔ دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

باب ۱۸
مومنین کو اپنی دعا میں شریک کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اذا دعا احدکم فلیعم فانہ اوجب

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے۔ تو عام مومنین کو اس

للدعاء

میں شریک کرے۔ کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والا ہے

باب ۱۹

سبب تاخیر اجابتِ دُعا

۱۔ عن ابی نصیر قال قلت لابی الحسن علیہ السلام جعلت فداک انی قد سالت اللہ حاجۃ منذ کذا وکذا سنۃ وقد دخل قلبی من ابطائھا شئ فقال یا احمد ایاک والشیطان ان یکون لہ علیک سبیل حتی یقنطک ان ابا جعفر صلوات اللہ علیہ کان یقول ان المومن یسأل اللہ عزوجل حاجتہ فیوخر عنہ تعجیل اجابتہ حبا لصوتہ واستماع نحیبہ ثم قال واللہ ما اخر اللہ عزوجل عن المومنین ما یطلبون من ھذہ الدنیا خیر لھم مما عجل لھم فیھا وای شئ الدنیا ان ابا جعفر کان یقول ینبغی للمومن ان یکون دعاؤہ فی الرخاء نحواً من دعائہ فی الشدۃ لیس اذا اعطی فتر فلا تمل الدعاء فانہ من اللہ عزوجل بمکان وعلیک بالصبر وطلب الحلال وصلۃ الرحم وایاک ومکاشفۃ الناس فانا اھل بیت نصل من قطعنا ونحسن الی من اساء الینا فنری واللہ فی ذلک العاقبۃ الحسنۃ ان صاحب النعمۃ فی الدنیا اذا سأل فاعطی طلب غیر الذی سأل وصغرت النعمۃ فی عینہ فلا یشبع من شئ واذا کثرت النعم کان المسلم من ذلک علی خطر للحقوق التی تجب علیہ وما یخاف من الفتنۃ فیھا اخبرنی عنک لو انی قلت لک قولاً اکنت تثق بہ

ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی۔ اس تاخیر سے میرے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہُوا حضرت نے فرمایا۔ اے احمد اپنے کو شیطانی کید و مکاری سے بچاؤ۔ اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو۔ کہ وہ تمہیں رحمت خدا سے مایوس بنادے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی آواز اور گریہ زاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا۔ اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دُنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو۔ اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا۔ اور حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مومن کو چاہیے جس طرح وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے۔ اسی طرح راحت کے وقت بھی پکارے۔ مومن کو چاہیے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو۔ کہ خدا حسب مصلحت کام کرتا ہے۔ تم کو صبر کرنا چاہیے۔ حلال روزی طلب کرو صلہ رحم کرو۔ لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت صلہ رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرتے اس پر جو ہم سے بُرائی کرے ہم اس میں اپنے لئے اچھا انجام دیکھتے ہیں۔ مالدار دنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا ہے۔ اور نعمت خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا۔ اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا

منّی فقلت له جعلت فداك اذا لم أثق بقولك فبمن أثق وانت حجة الله على خلقه قال فكن بالله أوثق فانك على موعد من الله أليس الله عز وجل يقول واذا سألك عبادی عنی فانی قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان وقال لا تقنطوا من رحمة الله وقال والله يعدكم مغفرة منه وفضلاً فكن بالله عزوجل أوثق منك بغيره ولا تجعلوا فی انفسكم الا خيراً فانه مغفور لكم۔

حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور پیدا ہونے والے فتنوں سے نہیں ڈرتا۔ اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں تو تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا۔ تو اور کس کی بات پر کروں گا۔ جبکہ آپ خلق اللہ پر حجت خدا ہیں فرمایا تو سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسول جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو تم ان سے کہہ دو میں تو تمہارے قریب ہی ہوں میں دعا کرنے والے جب مجھے پکارتے ہیں۔ تو ان کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمت خدا سے مایوس نہ ہو۔ اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے۔ پس تم کو چاہیے۔ کہ سب سے زیادہ اسی پر بھروسہ کرو۔ اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

۲۔ **عن** منصور الصيقل قال قلت لابی عبد الله عليه السلام ربما دعا الرجل بالدعاء فاستجيب له ثم اخّر ذلك الی حين قال فقال نعم قلت ولم ذلك ليزداد من الدعاء قال نعم

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے فرمایا ہاں۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال ان العبد ليدعوا فيقول الله عزوجل للملكين قد استجبت له ولكن احبسوه بحاجته فانی أُحبُّ ان اسمع صوته وان العبد ليدعوا فيقول الله تبارك وتعالى عجلوا له حاجته فانی ابغض صوته

فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے۔ تو خدا دو فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا۔ لیکن ابھی اس کی حاجت بر لانے میں دیر کرو۔ میں اس کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں۔ اور ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیوں کہ مجھے اس کی آواز بری معلوم ہوتی ہے

۴۔ **عن** اسحاق بن عمار قال قلت لابی عبد الله عليه السلام يستجاب للرجل الدعاء ثم يوخر قال نعم عشرين سنة

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے فرمایا۔ ہاں بیس سال تک۔

عن ابی عبد الله عليه السلام قال كان بين قول الله عزوجل قد اجيبت دعوتكما وبين اخذ فرعون اربعين عاماً

اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں۔ اس کے اور فرعون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے

۶۔ عن ابی بصیر قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان للمومن لیدعو فیؤخر حاجتہ الی یوم الجمعۃ

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرتی چاہیئے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی ۔

۷۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان العبد الولی للہ یدعو اللہ عزوجل فی الامر ینوبہ فیقول للملک الموکل بہ اقض لعبدی حاجتہ ولا تعجلها فانی اشتھی ان اسمع نداءہ وصوتہ وان العبد العدو للہ عزوجل فی الامر ینوبہ فیقال للملک الموکل بہ اقض لعبدی حاجتہ وعجلها فانی اکرہ ان اسمع نداءہ وصوتہ قال فیقول الناس ما اعطی ھذا الا لکرامتہ ولا منع ھذا الا لھوانہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر موکل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی پکار اور آواز کو سننا چاہتا ہوں ۔ اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کر دے کیوں کہ میں اس کی زیادہ اور آواز کو سننا پسند نہیں کرتا ۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی دعا اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوتی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہوگئی ۔ (حالانکہ بات دوسری ہے)

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یزال المومن بخیر ورجاء ورحمۃ من اللہ عزوجل مالم یستعجل فیقنط ویترک الدعاء قلت لہ کیف یستعجل قال یقول قد دعوت منذ کذا وکذا ومااری الاجابۃ

فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے ۔ اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے مایوس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے ۔ راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے ۔ فرمایا یہ کہنا کہ میں اتنے عرصہ سے دعا کر رہا ہوں ۔ مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے)

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان المومن لیدعو اللہ عزوجل فی حاجتہ فیقول اللہ عزوجل اخروا اجابتہ شوقاً الی صوتہ ودعائہ فاذا کان یوم القیامۃ قال اللہ عزوجل عبدی دعوتنی فاخرت اجابتک وثوابک کذا وکذا قال فیتمنی المومن انہ لم یستجب لہ دعوۃ فی الدنیا مما یری من حسن الثواب

فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت برآری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا کے قبول کرنے میں تاخیر کرو میں اس کی دعا اور آواز کا مشتاق ہوں ۔ روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا ۔ میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی ۔ تیرا ثواب اتنا اتنا ہے ۔ اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کہے گا ۔ اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی ۔

باب ۲۰

محمدؐ و آل محمدؐ پر درود

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یزال

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے

الدعا محجوباً حتی یصلی علی محمد وآل محمد

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من دعا لم یذکر النبی صلعم رفرف الدعاء علی راسہ فاذا ذکر النبی رفع الدعاء۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلاً اتی النبی فقال یا رسول اللہ انی اجعل لک ثلث صلواتی بل اجعل لک نصف صلواتی لا بل اجعلہا کلہا لک فقال رسول اللہ اذا تکفی موونۃ الدنیا والاخرۃ۔

۴۔ عن ابی بصیر قال سئلت ابا عبد اللہ ما معنی اجعل صلواتی کلہا لک فقال یقدمہ بین یدی کل حاجۃ فلا یسئال اللہ شیئاً حتی یبدأ بالنبی صلی علیہ ثم یسال اللہ حوائجہ۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ لا تجعلونی کقدح الراکب فان الراکب یملأ قدحہ فیشربہ اذا شاء اجعلونی فی اول الدعاء وفی آخرہ ووسطہ

۶۔ عن ابی عبد اللہ قال اذا ذکر النبی فاکثروا الصلوۃ علیہ فانہ من صلی علی النبی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ الف صلاۃ فی الف صف من الملائکۃ ولم یبق شیٔ مما خلقہ اللہ الا صلی علی العبد لصلاۃ اللہ علیہ وصلاۃ ملائکتہ فمن لم یرغب فی ھذا فھو جاھل مغرور قد بری اللہ منہ ورسولہ واھل بیتہ

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ من صلی علیّ صلی اللہ علیہ وملائکتہ و من شاء فلیقلل ومن شاء فلیکثر

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الصلوۃ علیّ وعلی اہل بیتی تذھب بالنفاق

رکی رہے گی۔ جب تک محمد وآل محمد پر درود نہ ہو۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پہ منڈلاتی رہتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا۔ میری دعا میں ایک تہائی آپ پر صلوۃ ہوتی ہے۔ بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپ پر صلوات ہوتی ہے۔ فرمایا یہ دنیا وآخرت کی بہتری کے لیے کافی ہے۔

ابو بصیر نے صادق آل محمد سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں۔ کہ کل صلوات آپ کے لئے فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوۃ کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتدا نبی پر درود سے کرتا ہے۔ پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے سے پیالہ کی طرح قرار نہ دو (جس کو وہ اپنے پیچھے سواری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اول وآخر اور درمیان میں یاد کرو۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو۔ جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالی اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا۔ جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلوات کے بعد اس بندہ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو۔ جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا۔ وہ جاہل اور مغرور ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اور رسول کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا۔ اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔ پس جس کا جی چاہے کم بھیجے۔ جس کا دل چاہے زیادہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

۹ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قال یا رب صل علی محمد وال محمد مائة مرة قضیت له مائة حاجة ثلاثون للدنیا والباقی للاخرة

۱۰ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کل دعاء یدعی الله عز وجل به محجوب عن السماء حتی یصلی علی محمد وال محمد

۱۱ عن ابی بکر الحضرمی قال حدثنی من سمع ابا عبد الله یقول جاء رجل الی رسول الله فقال اجعل نصف صلوتی لک قال نعم ثم قال اجعل صلوتی کلها لک قال نعم فلما مضی قال رسول الله کفی هم الدنیا والاخرة

۱۲ قال ابو عبد الله علیه السلام ان رجلا اتی رسول الله فقال یا رسول الله انی جعلت ثلث صلواتی لک فقال له خیراً فقال یا رسول الله جعلت نصف صلواتی لک فقال له ذاک افضل فقال انی جعلت کل صلواتی لک فقال اذا یکفیک الله عز وجل ما اهمک من امر دنیاک واخرتک فقال له رجل اصلحک الله کیف یجعل صلاته له فقال ابو عبد الله علیه السلام لا یسأل الله عز وجل شیئا الا بدأ بالصلوٰۃ علی محمد وال محمد

۱۳ قال سمعت عن ابی عبد الله یقول قال رسول الله ارفعوا اصواتکم بالصلاة علی فانها تذهب النفاق

۱۴ قال قال ابو عبد الله علیه السلام یا اسحق بن فروخ من صل علی محمد وال محمد عشرا صلی الله علیه و ملائکته مائة مرة ومن صلی علی محمد وال محمد مائة مرة صلی الله علیه وملائکته الفا اما تسمع قول الله عز وجل هو الذی یصلی علیکم وملائکته لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمومنین رؤفا رحیما۔

۱۵ عن احدهما علیهما السلام قال ما فی المیزان شی اثقل من الصلاة علی محمد الله وال محمد وان الرجل لتوضع

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کہے رب صل علی محمد وآل محمد سو بار خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے ہر دعا جب تک محمد وآل محمد پر درود نہ ہو رکی رہتی ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوات ہوتی ہے۔ حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کل دعا یہی ہے۔ فرمایا اچھا جب وہ چلا تو فرمایا دُنیا وآخرت کا غم دور کرنے کے لئے یہ کافی ہے

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میری ایک تہائی دعا آپ پر صلوات ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوت ہوتی ہے۔ فرمایا تب تو خدا تیری دنیا وآخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوٰۃ کی کیا صورت تھی۔ فرمایا جب دعا کا آغاز کرے۔ تو محمد وآل محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد وآل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا (سورہ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جائے۔ اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے

حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد وآل محمد پر صلوات سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔

اعماله فی المیزان فتمیل به فیخرج الصلوٰة علیه فیضعها فی میزانه فیرجح۔

ایک شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے۔ تو پلڑا جھک جائے گا لیکن جب درود کو نیکی کے پلڑے میں رکھیں گے۔ تو وہ زیادہ رہے گا۔

۱۶۔ قال ابوعبد الله علیه السلام من کانت له الی الله عزوجل حاجة فلیبدأ بالصلوٰة علی محمد وآل محمد ثم یسئل حاجته ثم یختم بالصلوٰة علی محمد وآل محمد وان الله عزوجل اکرم من ان یقبل الطرفین ویدع الوسط اذا کانت الصلوٰة علی محمد وآل محمد لا تحجب

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی خدا سے حاجت ہو اُسے چاہئے کہ وہ اس کی ابتدا محمد وآل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرکے آخر میں پھر درود بھیجے اللہ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ اول وآخر حصہ کو تو قبول کرلے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد وآل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷۔ عن عبد السلام بن نعیم قال قلت لابی عبد الله انی دخلت البیت ولم یحضرنی شیء من الدعاء الا الصلوٰة علی محمد وآل محمد فقال اما انه لم یخرج احد افضل مما خرجت

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد وآل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کعبہ سے برآمد نہیں ہوا۔

۱۸۔ عن عبد الله بن عبد الله الدهقان قال دخلت علی ابی الحسن الرضا فقال لی ما معنی قوله وذکر اسم ربه فصلی قلت کلما ذکر اسم ربه قام فصلی فقال لی لقد کلف الله عزوجل هذا شططا فقلت جعلت فداک فکیف هو فقال کلما ذکر اسم ربه صلی علی محمد وآل محمد

راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں۔ اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فصل میں نے کہا یہ معنی ہیں۔ کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا۔ اور نماز پڑھی فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالایطاق دی ہیں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد وآل محمد پہ درود بھیجا۔

۱۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا صلی احدکم ولم یذکر النبی وآله فی صلاته یسلک بصلاته غیر سبیل الجنة وقال رسول الله من ذکرت عنده فنسی الصلوٰة علیّ خطی به طریق الجنة۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد وآل محمد پر درود نہ بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا۔ تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلعم من ذکرت عنده فنسی ان یصلی علیّ خطا الله طریق الجنة

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا۔ اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمع ابی رجلاً متعلقاً بالبیت وهو یقول اللهم صل علی محمد

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے سنا

فقال له ابی یا عبد الله لا تبترها لا تظلمنا حقنا قل اللهم صل علی محمد واهل بیته۔

یا اللہ محمد پر درود بھیج میرے والد نے اس سے فرمایا اے بندہ خدا قطع صلوٰت نہ کر اور ہمارے حق پر ظلم نہ کر۔ یوں کہو اللہم صل علی محمد واہل بیتہ۔

باب ۲۱

ہر مجلس میں جو ذکر خدا واجب ہے

۱۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ما من مجلس یجتمع فیه ابرار و فجار فیقومون علی غیر ذکر الله عز وجل الا کان حسرة علیهم یوم القیامة۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس جلسہ میں نیک و بد جمع ہوں اور وہ بے ذکر خدا اٹھ کھڑے ہوں تو وہ روز قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما اجتمع فی مجلس قوم لم یذکروا الله عز وجل ولم یذکرونا الا کان ذلك المجلس حسرة علیهم یوم القیامة ثم قال قال ابو جعفرؑ ان ذکرنا من ذکر الله وذکر عدونا من ذکر الشیطان

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہمارا تو روز قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی راوی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے۔ اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

۳۔ قال ابو جعفر علیه السلام من اراد ان یکتال بالمکیال الاوفی فلیقل اذا اراد ان یقوم من مجلسه سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پیمانہ بھر لے اس کو چاہیئے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون سلام علی المرسلین

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال مکتوب فی التوراة التی لم تغیر ان موسیٰ سال ربه فقال یا رب اقریب انت منی فاناجیك ام بعید فانادیك فاوحی الله عز وجل الیه یا موسیٰ انا جلیس من ذکرنی فقال موسیٰ فمن فی سترك یوم لا ستر الا سترك فقال الذین یذکروننی فاذکرهم ویتحابون فیَّ فاحبهم فاولئك الذین اذا اردت ان اصیب اهل الارض بسوء ذکرتهم فدفعت عنهم بهم۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا۔ آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں خدا نے وحی کی میں اس کے پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا وہ کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا۔ اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین پر ان کے برے ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں۔ تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ما من قوم اجتمعوا فی مجلس فلم یذکروا اسم اللہ عزوجل ولم یصلوا علی نبیھم الا کان ذلک المجلس حسرۃ ووبالاً علیھم

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کا نام ذکر نہ کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس بذکر اللہ وانت تبول فان ذکر اللہ عزوجل حسن علی کل حال فلا تسام من ذکر اللہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت بول (پیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اوحی اللہ عزوجل الی موسیٰ یا موسیٰ لا تفرح بکثرۃ المال ولا تدع ذکری علی کل حال فان کثرۃ المال تنسی الذنوب وان ترک ذکری یقسی القلوب۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ ہو اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے۔ اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال مکتوب فی التوراۃ التی لم تغیر ان موسیٰ سال ربہ فقال الٰہی انہ یاتی علیّ مجالس اعزک واجلک ان اذکرک فیھا قال یا موسیٰ ان ذکری حسن علی کل حال

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے۔ کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر ہوتا ہوں۔ (جیسے بیت الخلا) کہ عزت و جلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا اے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ قال قال اللہ عزوجل لموسیٰ اکثر ذکری باللیل والنھار وکن عند ذکری خاشعاً وعند بلائی صابراً واطمئن عند ذکری واعبدنی ولا تشرک بی شیئاً الی المصیر یا موسیٰ اجعلنی ذخرک وضع عندی کنزک من الباقیات الصالحات۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو۔ اور میرا ذکر خضوع و خشوع سے کرو۔ اور میرے امتحان پر صبر کرو۔ اور میرے ذکر پر مطمئن رہو میری ہی عبادت کرو۔ اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ۔ اور سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے۔ اے موسیٰ اپنا ذخیرہ مجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرے پاس جمع کرو۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ عزوجل لموسیٰ اجعل لسانک من وراء قلبک تسلم واکثر ذکری باللیل والنھار ولا تتبع الخطیئۃ فی معدنھا فتندم فان الخطیئۃ موعد اھل النار۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ۔ صحیح سلامت رہو گے۔ اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو۔ اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہوگے۔ کیوں کہ گناہ دوزخیوں کی وعدہ گاہ ہے۔

۱۱۔ وباسنادہ قال فیما ناجی اللہ بہ موسیٰ قال یا موسیٰ لا تنسنی علی کل حال فان نسیانی یمیت القلب

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کر کیوں کہ مجھے بھلا دینا قلب کو مار دے گا

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ قال قال اللہ عز وجل یا ابن آدم اذکرنی فی ملاء اذکرک فی ملاء خیر من ملائک

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میرا ذکر اپنے گروہ میں کر میں تیرا ذکر ملائکہ کے بہتر گروہ میں کروں گا۔

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ عز وجل من ذکرنی فی ملاء من الناس ذکرتہ فی ملاء من الملائکہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا جس نے میرا ذکر لوگوں کے مجمع میں کیا میں نے اس کا ذکر ملائکہ کے مجمع میں کیا۔

باب ۲۲

ذکرِ خدا کثرت سے کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من شی الا ولہ حد ینتھی الیہ الا الذکر فلیس لہ حد ینتھی الیہ فرض اللہ عز وجل الفرائض فمن اداھن فھو حدھن وشھر رمضان فمن صامہ فھو حدہ والحج فمن حج فھو حدہ الا الذکر فان اللہ عز وجل لم یرض منہ بالقلیل ولم یجعل لہ حداً ینتھی الیہ ثم تلا ھذہ الایہ یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً وسبحوہ بکرۃ واصیلا فقال لم یجعل اللہ عز وجل لہ حداً ینتھی الیہ قال وکان ابی کثیر الذکر لقد کنت امشی معہ وانہ لیذکر اللہ واکل معہ الطعام وانہ لیذکر اللہ ولقد کان یحدث القوم ما یشغلہ ذلک عن ذکر اللہ وکنت اری لسانہ لازقاً بحنکہ یقول لا الہ الا اللہ وکان یجمعنا فیامرنا بالذکر حتی تطلع الشمس ویامر بالقراءۃ من کان یقرأ منا ومن کان لا یقرأ منا امرہ بالذکر والبیت الذی یقرأ فیہ القرآن ویذکر اللہ عز

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شے کی ایک حد ہوتی ہے جس پر جا کر وہ ختم ہو جاتی ہے سوائے ذکر خدا کے کہ اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ اللہ نے بندوں پر کچھ فرض عائد کئے ہیں۔ پس جس نے ان کو ادا کیا۔ تو یہی ان کی حد ہے ماہ رمضان کے روزے جس نے رکھ لئے تو یہ اس کی حد ہے اور حج جس نے کر لیا تو یہ اس کی حد ہے۔ مگر ذکر خدا کی حد نہیں وہ قلیل ذکر پر راضی نہیں ہوتا اور نہ اس کی کوئی حد مقرر کی ہے کہ اس پر جا کر ختم ہو جائے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اے ایمان والو اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ امام نے فرمایا۔ خدا نے اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی اور حضرت نے فرمایا میرے والد کثیر الذکر تھے میں ان کے ساتھ چلتا تھا تو ذکر خدا کرتے جاتے تھے۔ جب وہ لوگوں سے باتیں کرتے تھے تب بھی ذکر سے نہ رکتے تھے۔ میں دیکھتا تھا۔ ان کی زبان تالو سے لگ جاتی تھی اور فرماتے تھے۔ لا الہ الا اللہ اور ہم کو جمع کر کے ذکر الٰہی کا حکم دیتے تھے۔ یہاں تک کہ سورج نکل آتا تھا۔ اور قرأت قرآن کا حکم دیتے تھے۔ ان بڑوں کو جو قرآن پڑھ سکتے تھے۔ اور ان بچوں کو بھی جو نہ پڑھ سکتے تھے۔ ذکر خدا کا حکم دیتے تھے جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور ذکر خدا کیا جاتا

وجل فیه تکثر برکته وتحضره الملائکة و
تهجره الشیاطین ویضیئ لاهل السماء کما یضیئ
الکوکب الدری لاهل الارض والبیت الذی لا
یقرء فیه القران ولا یذکر الله فیه تقل برکته و
تهجره الملائکه وتحضره الشیاطین وقال رسول
الله صلعم الا اخبرکم بخیر اعمالکم لکم ارفعها فی درجاتکم
وازکاها عند ملیککم وخیر لکم من الدینار والدرهم
وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتقتلوهم فقالوا بلی
قال ذکر الله عزوجل کثیراً ثم قال جاء رجل الی
النبی فقال من خیر اهل المسجد فقال اکثرهم لله
ذکراً وقال رسول الله من اعطی لساناً ذاکراً فقد
اعطی خیر الدنیا والاخرة وقال فی قوله تعالیٰ ولا تمنن
تستکثر قال لا تستکثر ما عملت من خیر لله

ہے اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آتے ہیں اور شیاطین دور رہتے ہیں اور وہ گھر آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے جیسے کوکب دری زمین والوں کے لئے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے۔ اور ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان آموجود ہوتے ہیں۔ اور رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل خیر بتاؤں۔ جو تمہارے درجات کو بلند کردے۔ اور جو تمہارے بادشاہ (خدا) کے نزدیک زیادہ پاک صاف ہے اور تمہارے لئے دینار و درہم سے بہتر ہے۔ اور اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کو پاکر قتل کردو۔ لوگوں نے کہا ضرور بتائیے فرمایا اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ پھر امام نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ اہل مسجد میں سب سے بہتر کون ہے۔ فرمایا جو ذکر خدا زیادہ کرے۔ اور رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ جس کو ذکر کرنے والی زبان دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بہتری دی گئی ہے۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ اور سست مت ہو عمل خیر کو زیادہ سمجھ کر امام نے فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے۔ کہ جو عمل نیک تو نے خدا کے لئے کیا ہے۔ اسے زیادہ خیال نہ کر۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال شیعتنا الذین اذا خلوا ذکروا الله کثیراً

فرمایا حضرت صادق آل محمد نے ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ خلوت میں بہت زیادہ ذکر خدا کریں۔

۲. عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله من اکثر ذکر الله عزوجل احبه الله ومن ذکر الله کثیراً کتبت له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ذکر خدا زیادہ کرتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے دو چیزوں سے برأت لکھی جاتی ہے نار دوزخ سے اور نفاق سے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال تسبیح فاطمه الزهرا علیها السلام من الذکر الکثیر الذی قال الله عزوجل اذکروا الله ذکراً کثیراً

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام وہ ذکر کثیر ہے۔ جس کے لئے خدا فرماتا ہے۔ اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔

عن ابی عبد الله علیه السلام مثله۔

ایک دوسری روایت میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی حدیث ہے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اکثر

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی خدا کا

ذکر الله عزوجل اظله الله فی جنته

ذکر زیادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جنت کے سایہ میں رکھے گا

باب ۲۳
بجلی ذکرِ خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال یموت المؤمن بکل میتة الا بالصاعقة لا تاخذه وهو یذکر الله عزوجل۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے۔ سوائے بجلی گرنے کے درانحالیکہ وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

۲۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ان الصواعق لا تصیب ذاکراً قال قلت وما الذاکر قال من قرأ مائة آیة

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ذاکر پر بجلی نہیں گرتی۔ راوی نے کہا ذاکر کون ہے فرمایا جو قرآن کی سو آیتیں پڑھے۔

۳۔ عن ابی بصیر قال سألت ابا عبد الله عن میتة قال یموت المؤمن بکل میتة غرقاً ویموت بالهدم ویبتلی بالسبع ویموت بالصاعقة ولا تصیب ذاکراً لله عزوجل۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ سے موت کے متعلق پوچھا فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتا ہے۔ غرق ہونے سے، عمارت کے گرنے سے، درندہ کے پھاڑ کھانے سے اور بجلی گرنے سے لیکن بجلی سے نہیں مرتا اللہ کا ذکر کرنے والا۔

باب ۲۴
ذکرِ خدا میں مشغولیت

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله عزوجل یقول من شغل بذکری عن مسألتی اعطیته افضل ما اعطی من سألنی۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کر پایا۔ تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان العبد لیکون له الحاجة الی الله عزوجل فیبدأ بالثناء علی الله والصلوة علی محمد وآل محمد حتی ینسی حاجته فیقضیها الله له من غیر ان یسأله ایاها

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت کر دیتا ہے۔

باب ۲۵

ذکرِ خدا خفیہ کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ عز وجل من ذکرنی سرًا ذکرتہ علانیۃ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲۔ عن ابی المغرا الخصاف رفعہ قال قال امیر المؤمنین من ذکر اللہ عز وجل فی السر فقد ذکر اللہ کثیرًا ان المنافقین کانوا یذکرون اللہ علانیۃ ولا یذکرونہ فی السر فقال اللہ عز وجل یراؤون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا منافقین ظاہر میں تو اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مگر باطن میں نہیں۔ خدا نے فرمایا وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں۔

۳۔ عن ابن فضال قال اللہ عز وجل یا عیسیٰ اذکرنی فی نفسک اذکرک فی نفسی واذکرنی فی ملأک اذکرک فی ملاء خیر من ملاء الآدمیین یا عیسیٰ الن لی قلبک واکثر ذکری فی الخلوات واعلم ان سروری ان تبصبص الیّ وکن فی ذلک حیًّا ولا تکن میتًا

اللہ نے حضرت عیسیٰ سے کہا تم مجھے اپنے دل میں یاد کرو۔ میں تمہیں مخفی طور پر یاد کروں گا۔ تم مجھے اپنے آدمیوں میں یاد کرو میں تمہیں آدمیوں سے بہتر گروہ میں یاد کروں گا اے عیسیٰ تم اپنے دل کو نرم کرو۔ اور تنہائی میں میرا ذکر زیادہ کرو۔ اور یہ جان لو کہ میری خوشی اس میں ہے کہ تم تملق کے ساتھ میرے طرف آؤ اسی حالت میں زندہ رہو اور مردہ نہ ہو۔

۴۔ عن احدھما علیھما السلام قال لا یکتب الملک الا ما سمع وقال اللہ عز وجل واذکر ربک فی نفسک تضرعًا وخیفۃ فلا یعلم ثواب ذلک الذکر فی نفس الرجل غیر اللہ عز وجل لعظمتہ۔

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا فرشتہ نہیں لکھتا مگر جو سنتا ہے خدا فرماتا ہے اپنے رب کا ذکر دل میں خضوع و خشوع اور خوف سے کرو۔ خدا کے سوا اس خفیہ ذکر کے عظیم ثواب کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔

باب ۲۶

اللہ عز و جل کا ذکر غافلین میں

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام الذاکر اللہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا

عزوجل فی الغافلین کالمقاتل فی المحاربین

ایسا ہے، جیسے دشمنان دین سے لڑنے والا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ذاکر اللہ فی الغافلین کالمقاتل عن الفارین والمقاتل عن الفارین لہ الجنۃ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غافلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے، جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور فرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے۔

باب ۲۷
تحمید و تمجید

۱۔ عن المفضل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام جعلت فداک علمنی دعاءً جامعاً فقال لی احمد اللہ فانہ لایبقیٰ احد یصلی الا دعا لک یقول سمع اللہ لمن حمدہ

مفضل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شرائط اجابت کی جامع ہو فرمایا اللہ کی حمد کر کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعا میں نہ کہتا ہو۔ اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲۔ عن محمد بن مروان قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ای الاعمال احب الی اللہ عزوجل فقال ان تحمدہ۔

راوی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ یحمد اللہ فی کل یوم ثلاث مائۃ مرۃ وستین مرۃ عدد عروق الجسد یقول الحمد للہ رب العالمین کثیراً علی کل حال

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار مطابق عروق جسد حمد خدا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین کثیراً علی کل حال۔

۴۔ عن یعقوب بن شعیب قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قال رسول اللہ ان فی ابن ادم ثلاثمائۃ وستین عرقاً منہا مائۃ وثمانون ساکنۃ فلو سکن المتحرک لم ینم ولو تحرک الساکن لم ینم وکان رسول اللہ اذا اصبح قال الحمد للہ رب العالمین کثیراً علی کل حال ثلاثمائۃ وستین مرۃ واذا امسیٰ قال مثل ذٰلک۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول نے فرمایا کہ اولاد آدم کے اندر تین سو ساٹھ رگیں ہیں ان میں ایک سو اسی ساکن ہیں۔ اگر ان میں سے سکون والی متحرک ہو جائیں تو آدمی سو نہیں سکتا۔ اور اگر متحرک رگیں ساکن ہو جائیں۔ تو بھی نہیں سو سکتا۔ اور رسول اللہ کا یہ معمول تھا۔ کہ ہر صبح کو فرماتے۔ الحمد للہ رب العالمین کثیراً علی کل حال تین سو بار اسی طرح شام کو ساٹھ مرتبہ۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من قال

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جو صبح کو چار بار کہے الحمد

اربع مرات اذا اصبح الحمد لله رب العالمين فقد ادی شکر یومه ومن قالها اذا امسی فقد ادّی شکر لیلته۔

للہ رب العالمین تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جو اسی طرح شام کو کہے۔ تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

۶۔ عن ابی عبد الله قال کل دعاء لایکون قبله تحمید فهو ابتر انما التحمید ثم الثناء قلت ما ادری ما یجزی من التحمید والتمجید قال یقول اللهم انت الاول فلیس قبلك شی وانت الاخر فلیس بعدك شی وانت الظاهر فلیس فوقك شی وانت الباطن فلیس دونك شی وانت العزیز الحکیم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس دعا کے پہلے حمد نہ ہو وہ ابتر ہے اول حمد ہو پھر ثنا ہو۔ میں (راوی) نے تحمید و تمجید کیوں کر کی جائے فرمایا کہو تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

۷۔ قال سالت ابا عبد الله ما ادنی ما یجزی من التحمید قال تقول الحمد لله الذی علا فقهر والحمد لله الذی ملك فقدر والحمد لله الذی بطن فخبر والحمد لله الذی یمیت الاحیاء ویحیی الموتی وهو علی کل شی قدیر۔

راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیا ہے فرمایا کہو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو باطن سے باخبر ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

باب ۲۸

استغفار

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله خیر الدعاء الاستغفار

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے

۲۔ قال ابوعبد الله علیه السلام اذا اکثر العبد من الاستغفار رفعت صحیفته وهی یتلالؤ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفہ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے

۳۔ عن الرضا علیه السلام قال مثل الاستغفار مثل ورق علی شجرة تحرك فیتناثر والمستغفر من ذنب ویفعله کالمستهزی بربه

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے استغفار کی مثال ایسی ہے جیسے موسم خزاں میں درخت کے حرکت کرنے سے پتے گر جاتے ہیں اور استغفار گناہوں سے کر کے پھر گناہ کرنا رب سے مذاق کرنا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام ان رسول الله کان لا یقوم من مجلس وان خف حتی یستغفر الله

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ جب کسی مجلس سے اٹھتے تھے خواہ وہ تھوڑی ہی دیر رہی ہو تو خدا سے خدرہ مار

عزوجل خمساً وعشرين مرة

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال كان رسول اللہ يستغفر اللہ عزوجل فی كل يوم سبعين مرة ويتوب الى اللہ عزوجل سبعين مرة قال قلت كان يقول استغفر اللہ واتوب اليه قال كان يقول استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ سبعين مرة ويقول اتوب الى اللہ اتوب الى اللہ سبعين مرة

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستغفار وقول لا الہ الا اللہ خير العبادة قال اللہ العزيز الجبار فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبك۔

استغفار کرتے تھے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور ستر بار خدا سے توبہ کرتے تھے میں نے کہا کیا وہ یہ کہتے تھے استغفر اللہ واتوب الیہ فرمایا کہا کرتے تھے استغفر اللہ استغفر اللہ ستر بار اور اتوب الی اللہ ستر بار۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ استغفار فرماتے تھے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہنا خیر العبادت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جان تو کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ (یعنی امت کے گناہ کی)

باب ۲۹
تسبیح تہلیل و تکبیر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاء الفقراء الی رسول اللہ ان الاغنياء لهم ما يعتقون وليس لنا ولهم ما يحجون وليس لنا ولهم ما يتصدقون وليس لنا ولهم ما يجاهدون وليس لنا فقال رسول اللہ من كبر اللہ عزوجل مائة مرة كان افضل من عتق مائة رقبة ومن سبح اللہ مائة مرة كان افضل من سياق مائة بدنة ومن حمد اللہ مائة مرة كان افضل من حملان مائة فرس فی سبيل اللہ بسرجها ولجمها وركبها ومن قال لا الہ الا اللہ مائة مرة كان افضل الناس عملا ذلك اليوم الا من زاد قال فبلغ ذلك الاغنياء فصنعوه قال فعاد الفقراء الى النبی فقالوا يا رسول اللہ قد بلغ الاغنياء ما قلت فصنعوه فقال رسول اللہ ذلك فضل اللہ يؤتيه من يشاء

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کچھ فقراء رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ جہاد کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرنے سے اور جس نے سبحان اللہ کہا سو بار تو یہ بہتر ہے سو قربانی کے اونٹ لے جانے سے اور جس نے الحمد للہ سو بار کہا تو یہ بہتر ہے سو گھوڑے ایسے راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جن پر زین کسی ہو لگام ہو اور رکابیں ہوں اور جس نے لا الہ الا اللہ سو بار کہا تو وہ شخص اس دن عملاً افضل الناس ہوگا۔ سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کہے جب اغنیا کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ایسا ہی کیا فقرا نے یہ خبر رسول سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے

۲- عن احدهما عليهما السلام قال سمعته يقول اكثروا من التهليل والتكبير فانه ليس شيء احب الى الله عز وجل من التهليل والتكبير

امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ تہلیل و تکبیر کو زیادہ کرو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تہلیل و تکبیر ہے۔

۳- عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المؤمنین علیه السلام التسبیح نصف المیزان والله اکبر یملاً ما بین السماء والارض

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے تسبیح نصف میزان ہے یعنی روز قیامت میزان اعمال کے نصف پلہ کو پُر کرنے والی ہے اور اللہ اکبر کی عظمت سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ پر ہے

عن ابی جعفر علیه السلام قال مر رسول الله رجل یغرس غرساً فی حائط له فوقف له وقال الا ادلك على غرس اثبت اصلاً واسرع ايناعاً واطيب ثمراً وابقى قال بلى فدلني يا رسول الله فقال اذا اصبحت وامسيت فقل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر فان لك ان قلته بكل تسبيحة عشر شجرات في الجنة من انواع الفاكهة وهن من الباقيات الصالحات قال فقال الرجل فاني اشهدك يا رسول الله ان حائطي هذا صدقة مقبوضة على فقراء المسلمين اهل الصدقة فانزل الله عز وجل آيات من القرآن فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ایک شخص کی طرف سے گزرے جو اپنے باغ میں درخت لگا رہا تھا حضور وہاں کھڑے ہو گئے اور اس سے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسا درخت بتاؤں جس کی جڑ مضبوط ہو۔ جلدی سے پھل لے آئے اس کا ثمر خوش مزہ اور دیرپا ہو اس نے کہا یا رسول اللہ حضور بتائیے فرمایا صبح و شام کہا کر سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اگر تو ایسا کہے گا تو ہر تسبیح کے بدلے تجھے جنت میں ایسے دس درخت ملیں گے جن کے پھل مختلف ذائقوں کے ہوں گے اور وہ تیرے لیے باقیات صالحات سے ہوں گے امام نے فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میرا یہ باغ آج سے صدقہ مقبوضہ ہے فقرائے مسلمین پر جو مستحق صدقہ ہوں خدا نے یہ آیت نازل کی جس نے راہ خدا میں دیا۔ اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھا صدقہ دیا۔ ہم جلدی اس کو مستطیع بنا دیں گے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال رسول الله خیر العبادة قول لا اله الا الله

فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے بہترین عبادت لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

باب ۳۰

اپنے مومن بھائیوں کے لیے غائبانہ دعا

عن ابی جعفر علیه السلام قال اوشك دعوة واسرع اجابة دعاء المرء لاخيه بظهر الغيب.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو پوشیدہ طور پر برادر مومن کے لیے کی جائے تاکہ اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال دعاء المرء لاخیہ بظھر الغیب یدر الرزق ویدفع المکروہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خفیہ طور سے برادر مومن کے لئے دعا کرنا رزق کو کھینچتا ہے اور امر مکروہ کو دفع کرتا ہے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تبارک وتعالی ویستجیب الذین امنوا وعملوا الصالحات ویزیدھم من فضلہ قال ھو المومن یدعو لاخیہ بظھر الغیب فیقول لہ الملک آمین ویقول اللہ العزیز الجبار ولک مثلا ما سالت وقد اعطیت ما سالت بحبک ایاہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں اور اپنے فضل سے ان کے رزق میں زیادتی کرتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ بندہ مومن ہے۔ جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے آمین اور خدا فرماتا ہے جو تو نے برادر مومن کے لئے مجھ سے مانگا ہے اس کا دونا تیرے لئے ہے چونکہ تجھے اپنے بھائی سے محبت ہے اس لئے جو سوال تو نے کیا ہے میں نے اسے پورا کیا

۴۔ قال ابو جعفر علیہ السلام اسرع الدعاء نجحا للاجابۃ دعاء الاخ لاخیہ بظھر الغیب یبدء بالدعاء لاخیہ فیقول لہ ملک موکل بہ آمین ولک مثلاہ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے جلد قبول ہونے والی وہ دعا ہے۔ جو اپنے کسی بھائی کے لئے خفیہ طور سے کرتا ہے جب وہ دعا شروع کرتا ہے تو اس پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ تیرے لئے اس سے دونا ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ما من مومن دعا للمومنین والمومنات الا رد اللہ عز وجل علیہ مثل الذی دعا لھم بہ من کل مومن ومومنۃ مضی من اول الدھر او ھو آت الی یوم القیامۃ ان العبد لیومر بہ الی النار یوم القیامۃ فیسحب فیقول المومنون والمومنات یارب ھذا الذی کان یدعو لنا فشفعنا فیہ فیشفعھم اللہ عز وجل فیہ فینجو۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو کوئی دعا کرتا ہے مومنین و مومنات کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیتا ہے جس کی دعا اس نے کی ہے۔ ہر اس مومن کی طرف سے جو دنیا کی ابتداء سے اب تک ہو چکے یا قیامت تک ہونے والے ہیں۔ روز قیامت ایک بندہ کو کھینچتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے پس مومنین و مومنات کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی پس اس کے بارہ میں ہماری سفارش قبول کر خدا قبول کرے گا اور نجات دے گا۔

۶۔ علیؒ عن ابیہ رایت عبد اللہ بن جندب فی الموقف فلم ار موقفا کان احسن من موقفہ ما زال مادا یدیہ الی السماء ودموعہ تسیل علی خدیہ حتی تبلغ الارض فلما صدر الناس قلت لہ یا ابا محمد ما رایت موقفا قط احسن من موقفک قال واللہ

راوی کہتا ہے میں نے عبد اللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھا اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ کہ زمین تر ہو گئی۔ جب لوگ ہٹ گئے۔ تو میں نے کہا۔ اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیرے

مادعوت الا لاخوانی و ذلك ان ابا الحسن موسیٰ علیه السلام اخبرنی ان من دعا لاخیه بظهر الغیب نودی من العرش ولك مائة الف ضعف فکرهت ان ادع مائة الف مضمونة لواحدة لا ادری تستجاب ام لا

مقام سے بہتر نہیں پایا اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سُنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش سے ندا آتی ہے۔ کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ایک لاکھ کو اپنی اس دعا کے لئے چھوڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہوگی یا نہیں

۸۔ عن ابی عبیدہ عن ثویر قال سمعت علی بن الحسین علیهما السلام یقول ان الملائکة اذا سمعوا المومن یدعو لاخیه المومن بظهر الغیب او یذکره بخیر قالوا نعم الاخ انت لاخیك تدعو له بالخیر وهو غائب عنك و تذکره بخیر قد اعطاك الله عزوجل مثلی ما سالت له و اثنی علیك مثلی ما اثنیت علیه ولك الفضل علیه واذا سمعوه یذکر اخاه بسوء و یدعو علیه قالوا له بئس الاخ انت لاخیك کف ایها المستر علی ذنوبه وعورته واربع علی نفسك واحمد الله الذی ستر علیك واعلم ان الله عزوجل اعلم بعبده منك۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن الحسینؑ سے سُنا کہ ملائکہ جب بھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر خیر کرتے سنتے ہیں۔ تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے۔ تو غائبانہ اس کے لئے دعائے خیر کرتا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے تجھے اس سے دوگنا دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا۔ اور تیری تعریف اس سے دوگنی کرتا ہے جتنی تو نے اس کی کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بددعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو۔ اور اپنے نفس کا محاسبہ کر اور حمد کر اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے۔ کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندہ کے حال کا جاننے والا ہے۔

باب ۳۱

کس کی دُعا قبول ہوتی ہے

۱۔ عن عیسیٰ بن عبد الله القمی قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ثلاثة دعوتهم مستجابة الحاج فانظروا کیف تخلفونه الغازی فی سبیل الله فانظروا کیف تخلفونه والمریض فلا تغیظوه و لا

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پہلے حج کرنے والے کی اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کا خیال رکھو۔ دوسرے راہ میں جہاد کرنے والا تم اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کے نگران رہو تیسرے مریض تم

بضجروہ

اُسے خشم آلود اور دل گرفتہ نہ کرو۔

۲۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال کان ابی یقول خمس دعوات لا تحجبن عن الرب تبارك وتعالیٰ دعوة الامام المقسط ودعوة المظلوم یقول الله عزّ وجل لانتقمن لك ولو بعد حین ودعوة الولد الصالح لوالدیہ ودعوة الوالد الصالح لولدہ ودعوة المومن لاخیہ بظهر الغیب فیقول ولك مثلہ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے والد ماجد فرماتے تھے پانچ دعائیں بارگاہ الٰہی سے رد نہیں ہوتیں اول امام عادل کی دعا دوسرے مظلوم کی دعا خدا کہتا ہے میں تیرا بدلہ لوں گا چاہے دیر ہی سے ہو۔ تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں چوتھے نیک والدین کی دعا اولاد کے حق میں اور مومن کی دُعا خفیہ طور پر اپنے بھائی کے حق میں خُدا کہتا ہے تیرے لئے اس کی مثل ہے۔

۳۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال قال رسول الله ایاکم ودعوة المظلوم فانها ترفع فوق السحاب حتی ینظر الله الیها فیقول ارفعوها استجیب لہ وایاکم ودعوة الوالد فانها احدّ من السیف۔

رسول اللہ نے فرمایا مظلوم کی بد دعا سے بچو وہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بد دعا سے بچاؤ۔ کیوں کہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

۴۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال من قدم اربعین من المومنین ثم دعا استجیب لہ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں چالیس مومنوں کو مقدم رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال کان ابی یقول اتقوا الظلم فان دعوة المظلوم تصعد الی السماء

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے والد فرماتے تھے ظلم سے بچو کیوں کہ مظلوم کی دعا آسمان تک بلند ہوتی ہے۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال رسول الله اربعة لا ترد لهم دعوة حتی تفتح لهم ابواب السماء او یصیر الی العرش الوالد لولدہ والمظلوم علی من ظلمہ والمعتمر حتی یرجع والصائم حتی یفطر

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اول باپ کی دعا بیٹے کے حق میں دوسرے مظلوم کی بد دعا ظالم کے لئے تیسرے عمرہ کرنے والے کی واپسی تک چوتھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک

۷۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال النبی لیس شیٔ اسرع اجابة من دعوة غائب للغائب۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی دعا اس دُعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔

۸۔ عن ابیعبد الله علیہ السلام قال قال رسول الله دعا موسیٰ وامن هارون وامنت الملائکة

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا موسیٰ نے دُعا کی اور ہارون نے آمین کہی پھر ملائکہ نے آمین

علیهم السلام فقال الله تبارک و تعالیٰ قد اجیبت دعوتکما فاستقیما و من غزی فی سبیل الله استجیب له کما استجیب لکما یوم القیامة

کہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں کی دُعا قبول ہوئی پس اپنے موقف پر قائم رہو۔ اور جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا۔ تو اس کی دُعا بھی اسی طرح قبول ہوگی۔ روز قیامت جس طرح تمہاری دعا قبول کی گئی ہے۔

باب ۴۲

کس کی دُعا قبول نہیں ہوتی

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال صحبته بین مکة والمدینة فجاء سائل فامر ان یعطی ثم جاء اخر فامر ان یعطی ثم جاء اخر فامر ان یعطی ثم جاء الرابع فقال ابو عبد الله ع یشبعک الله ثم التفت الینا فقال اما عندنا ما نعطیه ولکن اخشی ان نکون کاحد الثلاثة الذین لا یستجاب لهم دعوة رجل اعطاه الله مالاً فانفقه فی غیر حقه ثم قال اللهم ارزقنی فلا یستجاب له و رجل یدعو علی امراته ان یریحه منها وقد جعل الله عز و جل امرها الیه و رجل یدعو علی جاره وقد جعل الله عز و جل له السبیل الی ان یتحول عن جاره و یبیع داره

راوی کہتا ہے۔ کہ میں صادق آل محمد کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان تھا ایک سائل آیا اس نے حکم دیا کہ اسے دیا جائے پھر دوسرا آیا۔ فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر تیسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر چوتھا آیا فرمایا اللہ تجھے سیر کرے اور ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا ہمارے پاس ابھی دینے کے لئے ہے تو مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ ہم کہیں ان تین میں سے نہ ہو جائیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی پہلے وہ جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کو غیر مستحق امور میں خرچ کر دے اور پھر خدا سے دُعا کرے۔ کہ مجھے رزق دے۔ تو اس کی دُعا قبول نہ ہوگی۔ دوسرے جو اپنی بی بی کے لئے دعا کرے کہ وہ ہلاک ہو جائے۔ حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے۔ اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بد دُعا کرے حالانکہ اللہ نے اسے یہ قدرت دی ہے۔ کہ وہ اس کی ہمسائیگی کو چھوڑ دے اور اپنا مکان بیچ ڈالے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اربعة لا تستجاب لهم دعوة رجل جالس فی بیته یقول اللهم ارزقنی فیقال له الم آمرک بالطلب و رجل کانت له امراة فدعا علیها فیقال له الم اجعل امرها الیک و رجل کان له مال فافسده فیقول اللهم ارزقنی فیقال له الم آمرک بالاقتصاد الم آمرک بالاصلاح و رجل کان له مال فاذانه

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوندا! مجھے رزق دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تلاش رزق کا حکم نہیں دیا۔ دوسرے جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے۔ اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے طلاق کی اجازت نہیں دی تھی۔ تیسرے جس نے اپنا مال غلط طریقہ سے صرف کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے۔ اس سے کہا جائے گا۔ کیا میں نے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا

بغیر بینۃ فیقال لہ الم آمرک بالشہادۃ

تھا۔ وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا، کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عن عمرو بن عاصم عن ابی عبد اللہ مثلہ

عمرو بن عاصم سے ایسی ہی حدیث اور ہے۔

۳۔ عن الولید بن صبیح قال سمعتہ یقول ثلاثۃ ترد علیھم دعوتھم رجل رزقہ اللہ مالاً فانفقہ فی غیر وجھہ ثم قال یا رب ارزقنی فیقال لہ الم ارزقک ورجل دعا علی امراتہ وھو لھا ظالم فیقال لہ الم اجعل امرھا بیدک ورجل جلس فی بیتہ وقال یا رب ارزقنی فیقال لہ الم اجعل لک السبیل الی طلب الرزق

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سُنا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رَد کی جاتی ہیں (۱) جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے صرف کر کے پھر روزی طلب کرے۔ اس سے کہا جائے گا۔ کیا میں نے تجھے رزق نہیں دیا تھا۔ جو اپنی عورت کی ہلاکت کے لئے بد دعا کرے۔ اس سے کہا جائے گا، کیا میں نے اس کی طلاق کا اختیار تجھے نہیں دیا ہے۔ جو اپنے گھر میں بیٹھا بیٹھا طلب رزق کرے۔ اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلب رزق کی صورتیں تجھے نہیں بتائیں۔

باب ۳۳

دُشمن کے لئے بَد دُعا

۱۔ عن اسحق بن عمار قال شکوت الی ابی عبد اللہ جاراً لی وما القی منہ قال فقال لی ادع علیہ قال ففعلت فلم ار شیئاً فعدت الیہ فشکوت الیہ فقال لی ادع علیہ قلت جعلت فداک قد فعلت فلم ار شیئاً فقال کیف دعوت علیہ قلت اذا لقیتہ دعوت علیہ قال فقال ادع علیہ اذا ادبر واذا استدبر ففعلت فلم البث حتی اراح اللہ منہ۔

اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے ایک پڑوسی کے ظلم کی شکایت کی فرمایا اس کے لئے بد دعا کرو میں نے کی لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ میں پھر حضرت کے پاس آیا اور شکایت کی فرمایا بد دعا کر میں نے کہا کی تھی۔ کوئی اثر نہ ہوا۔ فرمایا کیسے کی تھی۔ میں نے کہا جب وہ ملا میں نے اس پر نفرین کی فرمایا جب وہ تیری طرف سے پشت پھیرنے لگے تب نفرین کر اور جب پیٹھ پھیرے تب نفرین کر۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور مجھے اس سے نجات مل گئی۔

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال اذا احد کم علی احد قال اللھم اطرقہ ببلیۃ لا اخت لھا وابح حریمہ

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی کسی کے لئے بد دعا کرے تو کہے خدایا اس کی سرکوبی ایسی بلا سے کر جس کا مثل نہ ہو۔ اور اس کی ملکیت کو فنا کر دے۔

۳۔ عن یونس بن عمار قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان لی جاراً من قریش من آل محرز قد نوّہ باسمی و شہرنی کلما مررت بہ قال ہذا الرافضی یحمل الاموال الی جعفر بن محمد قال فقال لی فادع اللہ علیہ اذا کنت فی صلاۃ اللیل وانت ساجد فی السجدۃ الاخیرۃ من الرکعتین الاولیین فاحمد اللہ عزوجل ومجدہ وقل

اللہم ان فلان بن فلان قد شہرنی
ونوّہ بی وغاظنی وعرضنی للمکارہ
اللہم اضربہ بسہم عاجل تشغلہ
بہ عنی اللہم وقرب اجلہ واقطع
اثرہ وعجل ذلک یا رب الساعۃ
الساعۃ

قال فلما قدمنا الکوفۃ قدمنا لیلاً فسألت اہلنا عنہ قلت ما فعل فلان فقالوا ہو مریض فما انقضی آخر کلامی حتی سمعت الصیاح من منزلہ وقالوا قد مات

۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آل محرز سے ہے مجھے بدنام کرتا اور طنزیہ باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گذرتا ہوں کہتا ہے کہ یہ رافضی ہے اپنے اموال کو جعفر بن محمد تک پہنچاتا ہے فرمایا اس کے لئے بددعا کرو جب تم نماز شب کے سجدہ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہو

یا اللہ فلاں ابن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مصیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خداوندا جلد اپنے عذاب کا ایک تیر اسے مار کہ یہ میری طرف سے بے پرواہ ہو جائے خداوندا اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو قطع کر لو اے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ عن یعقوب بن سالم قال کنت عند ابی عبد اللہ فقال لہ العلاء بن کامل ان فلاناً یفعل بی ویفعل فان رأیت ان تدعو اللہ عزوجل فقال ہذا ضعف بک.

قل اللہم انک تکفی من کل شیء ولا یکفی
منک شیء فاکفنی امر فلان بم شئت
وکیف شئت ومن حیث شئت و
انی شئت

یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ علاء بن کامل نے آنحضرت سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں فرمایا یہ تیری کمزوری ہے معرفت خدا میں کہ خود نہیں کہتا

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے
تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں پس
فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جیسے تو چاہے
جس حیثیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

۵۔ عن المسمعی قال لما قتل داود بن علی المعلی بن خنیس قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لادعون اللہ علی من قتل مولای واخذ مالی فقال لہ داود بن علی انک لتہددنی بدعائک قال حماد قال المسمعی فحدثنی معتب ان ابا عبد اللہ لم یزل

مسمعی سے مروی ہے کہ داؤد بن علی نے جب معلی بن خنیس کو قتل کیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے غلام کو قتل کیا ہے میں خدا سے اس کے لئے بددعا کروں گا۔ داؤد بن علی نے کہا کیا آپ مجھے اپنی بددعا سے ڈراتے ہیں۔ مسمعی نے کہا کہ مجھ سے معتب نے بیان کیا کہ حضرت رات بھر رکوع و سجود کرتے رہے صبح

ليلته ركعتين فسجد فلما كان في السحر سمعته يقول وهو ساجد اللهم اني اسألك بقوتك القوية وبجلالك الشديد الذي كل خلقك له ذليل ان تصلي على محمد واهل بيته وان تاخذه الساعة الساعة فما رفع راسه حتى سمعنا الصيحة في دار داود بن علي فرفع ابو عبد الله راسه وقال اني دعوت الله بدعوة بعث الله عزوجل ملكا فضرب راسه بمرزبة من حديد انشقت منها مثانته

ہوئی۔ تو آپ نے سجدہ میں فرمایا۔
خداوندا! میں تیری سب سے بالاتر قوت سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اس عظیم الشان اجلال سے جس کے سامنے تیری ہر مخلوق ذلیل ہے۔ کہ محمد وآل محمد پر درود بھیج اور میرے دشمن کو جلد سے جلد گرفت کرلے۔
ابھی حضرت نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا تھا۔ کہ داؤد بن علی کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آنے لگی حضرت نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی خدا نے ایک فرشتہ کو بھیجا اس نے لوہے کی ایک سلاخ اس کے سر پر ماری جس سے اس کا شانہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

باب ۳۴

مباہلہ

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت انا نكلم الناس فنحتج عليهم بقول الله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فيقولون نزلت في امراء السرايا فنحتج عليهم بقوله عزوجل انما وليكم الله ورسوله الى آخر الآية فيقولون نزلت في المؤمنين ونحتج عليهم بقول الله عزوجل قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى فيقولون نزلت في قربى المسلمين قال فلم ادع شيئا مما حضرني ذكره من هذه وشبهه الا ذكرته فقال لي اذا كان ذلك فادعهم الى المباهلة قلت وكيف اصنع قال اصلح نفسك ثلاثا واظنه قال وصم واغتسل وابرز انت وهو الى الجبان فشبك اصابعك من يدك اليمنى في اصابعه ثم انصفه وابدأ بنفسك وقل اللهم رب السماوات السبع ورب الارضين السبع عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم ان كان فلان جحد حقا وادعى باطلا فانزل عليه حسبانا من السماء او عذابا اليما ثم رد الدعوة

ابو مسروق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے لاتے ہیں آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم سے تو وہ کہتے ہیں اولی الامر سے مراد امرائے سرایا ہیں پھر حجت لاتے ہیں انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ سے تو وہ کہتے ہیں یہ عام مومنین کے بارہ میں ہے ہم دلیل لاتے ہیں آیہ مودت سے تو وہ کہتے ہیں۔ اس سے مراد مومنین کے رشتہ دار ہیں مجھے جو معلوم تھا۔ اس قسم کی آیات وغیرہ کے متعلق سب بیان کیں۔ مگر وہ نہ مانے۔ حضرت نے فرمایا جب ایسی صورت پیش آئے۔ تو ان کو مباہلہ کی دعوت دینا میں نے کہا مباہلہ کیسے کروں فرمایا پہلے تین روز اپنے نفس کی اصلاح عبادت سے کرو اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا روزہ رکھ غسل کر اور تو اور تیرا مخالف دونوں ایک بلند مقام پر جائیں اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اس کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے یعنی اپنی طرف سے کہنا شروع کر اے خدا آسمانوں و زمینوں کے پروردگار اے ظاہر و غائب کے جاننے والے اے رحمن و رحیم اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی

علیہ فقل ان کان فلان جحد حقاً او ادعی باطلاً فانزل علیہ حسباناً من السماء او عذاباً الیماً ثم قال لی فانک لا تلبث ان تری ذلک فیہ فو اللہ ما وجدت خلقاً الیہ۔

ہے تو تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پھر یہی الفاظ اپنے مخالف سے کہلوا کہ اگر فلاں شخص نے حق سے کہلوا کہ اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پس بے تاخیر تو اس کو بلا میں مبتلا دیکھے گا خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مباہلہ کرنا چاہا۔ تو اس نے اس کو قبول نہ کیا۔

۲۔ عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال الساعۃ التی تباھل فیھا ما بین طلوع الفجر الی طلوع الشمس

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مباہلہ کا وقت طلوع سحر سے طلوع آفتاب کے درمیان ہے۔

(ایک دوسری روایت میں بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت ہے)

۳۔ عن بعض اصحابنا فی المباھلۃ قال تشبک اصابعک فی اصابعہ ثم تقول اللھم ان کان فلان جحد حقاً فاصبہ بحسبان من السماء او بعذاب من عندک وتلاعنہ سبعین مرۃ۔

ہمارے بعض اصحاب نے مباہلہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ مخالف کی انگلیوں میں انگلیاں ڈالو اور کہو خداوندا اگر فلاں شخص منکر حق ہے تو آسمان سے پورا پورا عذاب اس پر نازل کر یا اپنی طرف سے بھیجی ہوئی بلا میں مبتلا کر پھر ستر بار اس پر لعن کرے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ فی المباھلۃ قال تشبک اصابعک فی اصابعہ ثم تقول اللھم ان کان فلان جحد حقاً او اقر بباطل فاصبہ بحسبان من السماء او بعذاب من عندک وتلاعنہ سبعین مرۃ

۵۔ عن بعض اصحابہ قال اذا جحد الرجل الحق فان اراد ان یلاعنہ قال اللھم رب السموات السبع ورب الارضین السبع ورب العرش العظیم ان کان فلان جحد الحق وکفر بہ فانزل علیہ حسباناً من السماء او عذاباً الیماً۔

بعض اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی امر حق سے انکار کرے۔ اور اس کو لعن کرنا چاہے تو کہے اے سات آسمانوں اور سات زمینوں کے رب اے عرش کے رب اگر فلاں منکر حق ہے اور کفر پر ہے تو اس پر پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا کسی دردناک بلا میں مبتلا کر۔

باب ۳۵
تمجید باری تعالےٰ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز وجل ثلاث ساعات فی اللیل وثلاث ساعات فی النھار

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات کی تین ساعتیں اور دن کی تین ساعتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ اپنی حمد و ثنا کرتا ہے

یمجد فیھن نفسہ فاول ساعات النھار حین تکون الشمس هذا الجانب یعنی من المشرق مقدارها من العصر یعنی من المغرب الی صلوٰۃ الاولیٰ واول ساعات اللیل فی الثلث الباقی من اللیل الی ان ینفجر الصبح یقول انی انا اللہ رب العالمین انی انا اللہ العلی العظیم انی انا اللہ العزیز الحکیم انی انا اللہ الغفور الرحیم انی انا اللہ الرحمن الرحیم انی انا اللہ مالک یوم الدین انی انا اللہ لم ازل ولا ازال انی انا اللہ خالق الخیر انی انا اللہ خالق الجنۃ والنار انی انا اللہ بدی کل شیء والی یعود انی انا اللہ الواحد الصمد انی انا اللہ عالم الغیب والشھادۃ انی انا اللہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر انی انا اللہ الخالق الباری المصور لی الاسماء الحسنیٰ انی انا اللہ الکبیر المتعال۔

اول ساعات نہار وہ ہے جب سورج مشرق سے طلوع ہو اور اس کی مقدار عصر سے یعنی مغرب سے علاوہ اولیٰ تک ہے اور اول ساعات شب تین تہائی رات باقی رہنے سے صبح کے طلوع ہونے تک ہے فرماتا ہے۔

میں اللہ رب العالمین ہوں میں اللہ بزرگ و برتر ہوں میں اللہ عزت والا اور حکمت والا ہوں میں غفور و رحیم ہوں میں رحمٰن و رحیم ہوں میں روز قیامت کا مالک ہوں میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا میں خالق خیر ہوں میں خالق جنت و نار ہوں میں اللہ ہوں میرے ہاتھ میں ہر شے اور میری طرف ہر شے کو لوٹنا ہے میں واحد و صمد ہوں غائب و حاضر کا جاننے والا ہوں میں ملک القدوس السلام المومن المھیمن عزیز الجبار المتکبر ہوں میں خالق باری و مصور ہوں میرے لئے اسماء حسنیٰ ہیں میں سب سے بزرگ و برتر ہوں

قال ثم قال ابو عبد اللہ من عنی لا والکبریاء ردائی فمن نازعہ شیئاً من ذلک اکبہ اللہ فی النار ثم قال مامن عبد مومن یدعوھن مقبلاً بقلبہ الی اللہ عزوجل الاقضی حاجتہ ولوکان شقیاً رجوت ان یحول سعیداً۔

پھر امام نے اپنی طرف سے فرمایا کبر اس کی رداء ہے جو اس میں اس کا مقابلہ کرے گا وہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دے گا۔ پھر فرمایا جو بندہ مومن مذکورہ بالا حمد الٰہی کے ساتھ دعا مانگے گا۔ درانحالیکہ اس کے دل کی رجوع اللہ کی طرف ہو تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی اگرچہ وہ شقی ہو۔ میں امید کرتا ہوں وہ سعید بن جائے گا۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ یمجد نفسہ فی کل یوم ولیلۃ ثلاث مرات فمن مجد اللہ بما مجد بہ نفسہ ثم کان فی حال شقوۃ حولہ اللہ الی سعادۃ یقول

انت اللہ لا الہ الا انت رب العالمین انت اللہ لا الہ الا انت الرحمن الرحیم انت اللہ لا الہ الا انت العزیز الکبیر انت اللہ لا الہ الا انت مالک یوم الدین۔ انت اللہ لا الہ الا انت الغفور الرحیم انت

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خداوند عالم اپنے نفس کی تعریف ہر رات اور دن میں تین بار کرتا ہے پس جو خدا کی حمد اس طرح کرے گا جیسے اس نے خود کی ہے اور وہ شقی ہوگا تو خدا اس کی شقاوت کو سعادت سے بدل دے گا کہے

تو اللہ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو تمام عالموں کا پالنے والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو رحمٰن رحیم ہے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو عزت والا اور بزرگی والا ہے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو قیامت کے دن کا مالک ہے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی

اللہ لا الٰہ الا انت العزیز الحکیم انت اللہ لا الٰہ الا انت منک بدء الخلق والیک یعود انت اللہ الذی لا الٰہ الا انت لم تزل ولا تزال انت اللہ الذی لا الٰہ الا انت خالق الخیر والشر انت اللہ لا الٰہ الا انت خالق الجنۃ و النار انت اللہ لا الٰہ الا انت احدٌ صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد انت اللہ لا الٰہ الا انت الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السماوات والارض و ھو العزیز الحکیم انت اللہ لا الٰہ الا انت

معبود نہیں تو غفور و رحیم ہے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں خلق کی ابتدا بھی تجھی سے ہے اور انتہا بھی تجھی سے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا۔ نہ تو کسی سے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بادشاہ ہے۔ تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے۔ تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو صورت دینے والا ہے تیرے لیے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں، تو عزیز و حکیم ہے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بزرگی والا ہے تکبر تیری ہی ردا ہے

باب ۳۶

جو لا الٰہ الا اللہ کہے

عن ابی حمزۃ قال سمعت ابا جعفر یقول ما من شیء اعظم ثواباً من شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ ان اللہ عزوجل لا یعدلہ شیء ولا یشرکہ فی الامور احدٌ

ابو حمزہ سے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ از روئے ثواب کوئی چیز لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں خدا کی مثل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں کوئی اس کا شریک ہے۔

عن عبید اللہ بن الولید الوصافی رفعہ قال قال رسول اللہ من قال لا الٰہ الا اللہ غرست لہ شجرۃ فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء منبتھا فی مسک ابیض احلی من العسل واشد بیاضاً من الثلج واطیب ریحاً من المسک فیھا امثال ثدی الابکار تعلو عن سبعین

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس کے لیے یاقوت سرخ کا ایک درخت جنت میں بویا جاتا ہے جس کے پھل مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھے، اور برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار باکرہ عورتوں کے پستان کی طرح خوشنما جن کی حفاظت کے لئے

حملۃ وقال رسول اللہ خیر العبادۃ قول لا الٰہ الا اللہ وقال خیر العبادۃ الاستغفار وذلک قول اللہ عز وجل فی کتابہ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک۔

ستر غلاف چڑھے ہوئے ہوں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا بہترین عبادت لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور بہترین عبادت استغفار ہے جیسا خدا فرماتا ہے اے رسول جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کرو۔

باب ۳۷

جس نے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثمن الجنۃ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، جنت کی قیمت لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ہے۔

باب ۳۸

جس نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جبرئیل لرسول اللہ طوبیٰ لمن قال من امتک لا الٰہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ

جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ سے کہا، خوشخبری ہو آپ کی امت سے اس شخص کے لیے جو لا الٰہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہے

باب ۳۹

جو کوئی دس بار لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ کہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من قال عشر مرات قبل ان تطلع الشمس وقبل غروبہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویحیی وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدیر کانت کفارۃ لذنوبہ ذلک الیوم۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملک اسی کا ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں۔ اور اس کے ید قدرت میں نیکی ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ من صلی الغداۃ فقال قبل ان ینقض رکبتہ عشر مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و یحیی و یمیت و یمیت و یحیی و ھو حی لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر و فی المغرب مثلھا لم یلق اللہ عزوجل عبد بعمل افضل من عملہ الا من جاء بمثل عملہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے دس بار کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی و ھو حی لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر اور اسی طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے نہ ملے۔ مگر وہ کہ جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

باب ۴۰

جو کوئی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہے

عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ کتب اللہ لہ الف حسنۃ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کہے تو خدا اس کے نام پر ایک ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔

باب ۴۱

جو دس بار ہر روز اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھاً واحداً احداً لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً کہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من قال فی کل یوم عشر مرات اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً کتب اللہ لہ خمسۃ واربعین الف حسنۃ ومحی عنہ خمسۃ واربعین الف سیئۃ ورفع لہ خمسۃ واربعین الف درجۃ و فی روایۃ اخری وکن لہ حرزاً فی یومہ من الشیطان والسلطان ولم تحط بہ کبیرۃ من الذنوب۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز دس بار یہ کلمات کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً۔ تو اللہ تعالی اس کے نام لکھتا ہے پینتالیس ہزار نیکیاں اور مٹاتا ہے ۴۵ ہزار برائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے ۴۵ ہزار درجے

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات حرز ہوتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

باب ۴۲

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

۱۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال من قال یا اللہ یا اللہ عشر مرات قیل لہ لبیک ما حاجتک

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کہا دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جائے گا لبیک تیری حاجت کیا ہے۔

باب ۴۳

جو لاالہ الا اللہ حقاً حقاً کہے

۱۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال من قال فی کل یوم لا الہ الا اللہ حقاً حقاً لا الہ الا اللہ عبودیۃ ورقاً لا الہ الا اللہ ایماناً و صدقاً اقبل اللہ علیہ بوجہہ ولم یصرف وجھہ عنہ حتی یدخل الجنۃ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ہر روز یہ کلمات کہے لا الہ الا اللہ حقاً حقاً لا الہ الا اللہ عبودیۃ ورقاً لا الہ الا اللہ ایماناً و صدقاً تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

باب ۴۴

جو یارب یارب کہے

۱۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال من قال عشر مرات یا رب یا رب قیل لہ ما حاجتک۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دس بار یارب کہے تو اس سے کہا جاتا ہے تیری کیا حاجت ہے۔

۲۔ عن محمد بن حمران قال مرض اسمعیل بن ابی عبد اللہ فقال لہ ابو عبد اللہ قل یا رب یا رب عشر مرات فان من قال ذلک نودی لبیک ما حاجتک

راوی کہتا ہے کہ اسماعیل بن ابو عبد اللہ علیہ السلام بیمار ہوئے تو حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہو یارب یارب دس بار جو کوئی ایسا کہے گا اس سے کہا جائے گا۔ ہاں جو حاجت ہو بیان کر

۳۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام من قال یا رب یا رب یا اللہ حتی ینقطع نفسہ قیل لہ لبیک ما حاجتک۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ایک سانس بھر یارب یارب یا اللہ کہے اس سے کہا جائے گا۔ بیان کر تیری کیا حاجت ہے

باب ۴۵

جو لا الٰہ الا اللہ خلوص سے کہے

۱۔ عن ابان بن تغلب عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یا ابان اذا قدمت الکوفۃ فاروِ هذا الحدیث من شهد ان لا الٰه الا الله مخلصاً وجبت له الجنة قال قلت له انه یاتینی من کل صنف من الاصناف فاروی لهم هذا الحدیث قال نعم یا ابان انه اذا کان یوم القیامة وجمع الله الاولین والآخرین فتسلب لا الٰه الا الله منهم الا من کان علی هذا الامر

فرمایا حضرت صادق آلِ محمد نے اے ابان جب تم کوفہ جاؤ تو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہے۔ میں نے کہا میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں فرمایا ہاں اے ابان روز قیامت جب خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا۔ تو ان سے لا الٰہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں۔

توضیح۔ صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک اقرار امامت نہ ہو۔ امام رضا علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا تھا لکن بشرطها وشروطها وانا من شروطها یعنی جنت میں جانا مشروط بشرائط ہے اور ان شرائط میں ایک شرط ہماری پیروی ہے۔

باب ۴۶

جو ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا دعا الرجل فقال بعد ما دعا ما شاء الله لا حول ولا قوة الا بالله قال الله استبسل عبدی واستسلم لامری اقضوا حاجته۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو فرماتا ہے میرے بندہ نے اقرار عجز کیا اور میرے امر کو اپنا معاملہ سپرد کر دیا پس اے ملائکہ اس کی حاجت بر لاؤ۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول من قال ما شاء الله لا حول ولا قوة الا بالله سبعین مرة صرف عنه سبعین نوعاً من انواع البلاء ایسر ذلک الخنق قلت جعلت فداک وما الخنق قال لا یعتل بالجنون فیخنق

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی ستر بار ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اس سے مختلف قسم کی ستر بلائیں رد کر دی جاتی ہیں جن میں سب سے کم درجہ خنق ہے راوی نے کہا میں آپ پر فدا ہوں خنق کیا ہے۔ فرمایا وہ جنون کے عارضہ میں گرفتار نہ ہوگا۔

باب ۴۷

جو کوئی استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا اللہ ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام و اتوب الیہ، کہے

ا۔عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قال فی دبر صلوٰۃ الفریضۃ قبل ان یثنی رجلیہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام و اتوب الیہ ثلاث مرات غفر اللہ عزوجل لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز فریضہ کے اپنا زانو بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ کف دریا کی مثل ہوں۔

باب ۴۸

صبح و شام کی دُعا

ا۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ تبارک و تعالیٰ وظلالھم بالغدو والاصال قال ھو الدعاء قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا وھی ساعۃ اجابۃ۔

آیہ وظلالھم بالغدو والاصال کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد دعا ہے صبح و شام کی قبل طلوع شمس اور قبل غروب اور یہی ساعت اجابت ہے

۲۔عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان ابلیس علیہ لعائن اللہ یبث جنود اللیل من حیث تغیب الشمس وتطلع فاکثروا ذکر اللہ عزوجل فی ھاتین الساعتین وتعوذوا باللہ من شر ابلیس وجنودہ وعوذوا صغارکم فی تلک الساعتین فانھما ساعتا غفلۃ

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ابلیس لعنۃ اللہ علیہ غروب شمس اور طلوع شمس کے وقت اپنے لشکر بھیجتا ہے پس ان دونوں ساعتوں میں اللہ عزوجل کا ذکر زیادہ کرو اور ابلیس اور اس کے لشکر سے خدا کی پناہ مانگو اور ان دونوں ساعتوں میں اپنے چھوٹے بچوں کو بچانے کے لئے خدا سے پناہ مانگو کیونکہ یہ دونوں گھڑیاں غفلت کی ہوتی ہیں۔

۳۔عن رزین صاحب الانماط عن احدھما علیھما السلام قال من قال اللھم انی اشھدک و اشھد ملائکتک المقربین وحملۃ عرشک المصطفین انک انت اللہ لا الٰہ الا انت الرحمن الرحیم وان

راوی نے بیان کیا کہ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جو کوئی کہے خداوندا میں تجھے اور تیرے مقرب ملائکہ اور برگزیدہ حاملان عرش کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔ تو رحمٰن و رحیم ہے اور محمد تیرے عبد و رسول

محمداً عبدك ورسولك وان فلان بن فلان امامی وولیی وان اباه رسول الله وعلیا والحسن والحسین وفلانا وفلانا حتی ینتهی الیه ائمتی واولیائی علی ذلك احیا وعلیه اموت وعلیه ابعث یوم القیامة وابرأ من فلان وفلان وفلان فان مات فی لیلته دخل الجنة۔

ہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حجت بن الحسن علیہ السلام میرے امام وولی ہیں۔ اور ان کے آباء واجداد حضرت رسول خدا اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین اور فلاں فلاں تا اینکہ امام حسن عسکری علیہ السلام تک پہنچے یہ میرے امام میرے اولیاء ہیں۔ میری زندگی میری موت اور روز قیامت میرا اٹھنا انہی سے وابستہ ہے اور میں فلاں فلاں فلاں سے بیزار ہوں۔ اگر یہ کہنے والا اسی رات کو مر جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

عن ابیعبد الله او عن ابی جعفر علیهما السلام قال تقول اذا اصبحت اصبحت بالله مومناً علی دین محمد وسنته ودین علی وسنته ودین علی وسنته ودین الاوصیاء وسنتهم امنت بسرهم وعلانیتهم وشاهدهم وغائبهم واعوذ بالله مما استعاذ منه رسول الله صلی الله علیه واله وعلی علیه السلام والاوصیاء وارغب الی الله فیما رغبوا الیه ولاحول ولاقوة الا بالله۔

راوی نے حضرت امام جعفر صادقؑ یا امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا جب صبح کرو۔ تو کہو کہ میں نے امن وامان سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور علانیہ باتوں پر اور ان کے حاضر پر اور ان کے غائب پر اور پناہ مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہؐ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں۔ میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

۵۔ قال ابوعبد الله علیه السلام ان علی بن الحسین صلوات الله علیهما کان اذا اصبح قال ابتدئ یومی هذا بین یدی نسیانی وعجلتی بسم الله وماشاء الله فاذا فعل ذلك العبد اجزاه الله مما نسی فی یومه۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے۔ میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھولنے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس روز یاد دلا دے گا ہر اس بات کو جو بھول گیا ہوگا۔

۶۔ عن ابیعبد الله علیه السلام قال من قال هذا حین یمسی حُفّ بجناح من اجنحة جبرئیل حتی یصبح استودع۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا۔ تو جبرئیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گے۔

استودع الله العلی الاعلی الجلیل العظیم نفسی ومن یعنینی امره استودع الله نفسی المرهوب المخوف المتضعضع لعظمته کل شیء — ثلاث مرات

بلند و برتر جلیل و عظیم خدا کی سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف میں ڈالتا ہے اور اللہ کی سپرد کرتا ہوں۔ اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بندگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا امسیت قل اللھم انی اسئلک عند اقبال لیلک و ادبار نہارک وحضور صلواتک واصوات دعاتک ان تصلی علی محمد وال محمد وادع ما احببت۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب شام ہو تو کہو خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جانے کے وقت اور جب لوگ تیری نماز میں حاضر ہوں۔ اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد وآل محمد پہ درود بھیج اس کے بعد دعا کرو جو چاہے۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من یوم یاتی علی ابن ادم الا قال له ذلك الیوم یابن ادم انا یوم جدید وانا علیك شهید فقل فی خیراً واعمل فی خیراً اشهد لك به یوم القیامه فانك لن ترانی بعدها ابداً وکان علی علیه السلام اذا امسی یقول مرحباً باللیل الجدید والکاتب الشهید کتبها علی اسم الله ثم یذکر الله عز وجل

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے لئے جو دن آتا ہے یہ کہتا آتا ہے۔ اے ابن آدم میں نیا دن ہوں اور تیرے اوپر گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر نیک بات کہو اور نیک عمل کرو میں روز قیامت تیری گواہی دوں گا تو اس کے بعد مجھے کبھی نہ دیکھے گا۔ حضرت علی علیہ السلام ہر شام کو کہتے خوشحال تیرا اے نئی رات اور کاتب (فرشتہ) حاضر ہے دعا اللہ کا نام لے کر لکھتا ہے۔ پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عن شهاب بن عبد ربه سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول اذا تغیرت الشمس فاذکروا الله عز وجل وان کنت مع قوم یشغلونك فقم وادع۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جب سورج ہونے لگے۔ تو اللہ کو یاد کرو۔ اور اگر لوگ تمہیں روکنا چاہیں۔ تو اٹھ کھڑے ہو۔ اور خلوت میں دعا کرو۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ثلث تناسخها الانبیاء من ادم حتی وصلن الی رسول الله کان اذا اصبح یقول اللهم انی اسئلك ایماناً تباشر به قلبی ویقیناً حتی اعلم انه لایصیبنی الا ما کتبت لی ورضاً بما قسمت لی۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین کلمات ایسے ہیں۔ کہ میراث میں پہنچے ہیں انبیاء کو آدم سے حضرت رسول خدا تک آنحضرت صبح کو فرماتے تھے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان کا تاکہ تو ملاقات کرے اس کی وجہ سے میرے دل سے اور سوال کرتا ہوں یقین کا تاکہ میں جانوں کہ جو مصیبت آتی ہے وہ وہی ہوتی ہے۔ جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور تجھ سے طلب توفیق کرتا ہوں۔ راضی ہونے کے لئے اس چیز پر جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے۔

ورواه بعض اصحابنا وزاد فیه حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت یاحی یاقیوم برحمتك استغیث اصلح لی

اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے یہاں تک کہ میں نہ جلدی کروں اس امر میں جس میں تو نے تاخیر کی ہے اور نہ تاخیر کروں۔ اس میں جس میں تو نے جلدی کی ہے اے

شأنی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ابداً وصلی اللہ علی محمد وآلہ ۔

گی وقیوم میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں میرے حالت کی پوری پوری اصلاح کر اور توفیق دے کہ میں اپنے نفس پر ایک آن واحد کے لئے بھی کبھی اعتماد نہ کروں اور اللہ کی رحمت ہو محمد و آل محمدؐ پر

۱۱۔ **وروی** عن ابی عبد اللہ علیہ السلام الحمد للہ الذی اصبحنا والملک لہ واصبحت عبدک وابن عبدک وابن امتک فی قبضتک اللھم ارزقنی من فضلک رزقاً من حیث احتسب ومن حیث لا احتسب واحفظنی من حیث احتفظ ومن حیث لا احتفظ اللھم ارزقنی من فضلک ولا تجعل لی حاجۃ الی احد من خلقک اللھم البسنی العافیۃ وارزقنی علیھا الشکر یا واحد یا احد یا صمد یا اللہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا مالک الملک ورب الارباب وسید السادات ویا اللہ لا الٰہ الا انت اشفنی بشفائک من کل داءٍ فانی عبدک وابن عبدک اتقلب فی قبضتک ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حمد ہے خدا کی اس پر کہ ہم نے صبح کی ملک اسی کا ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں تیری کنیز کا فرزند ہوں تیرے قبضہ قدرت میں ہوں۔ خدایا اپنے فضل سے مجھے رزق دے جہاں سے ملنے کا مجھے گمان ہو۔ اور جہاں سے ملنے کا نہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں ۔ خدا مجھے اپنے فضل سے رزق دے۔ اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا خدایا مجھے صحت وعافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے۔ اے واحد اے احد اے اللہ اے رحمن ورحیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر درد کی شفا تو ہی ہے، میں تیرا بندہ ہوں۔ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں ۔

۱۲۔ **عنہ** عن محمد بن علی رفعہ الی امیر المومنین علیہ السلام انہ کان یقول اللھم ان ھذا النہار خلق من خلقک اللھم لا تبتلنی بہ ولا تبتلہ بی اللھم ولا ترہ منی جرأۃ علی معاصیک ولا رکوباً لمحارمک اللھم اصرف عنی الازل واللأواء والبلوی وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء ومنظر السوء فی نفسی ومالی

امیر المومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدایا اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہے، خداوندا نہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری معصیت میں خداوندا اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو کھانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے حبس اور سختی اور رانذوہ کو اور بری موت کو اور شماتت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے ۔

قال وما من عبد یقول حین یمسی ویصبح رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیاً وبالقرآن بلاغاً وبعلی اماماً ثلاثاً الا کان حقاً علی اللہ

جو کوئی صبح وشام کہے۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر محمد کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار، تو خدائے عزیز وجبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت

العزیز الجبار ان یرضیہ یوم القیامۃ ۔

قال وکان یقول اذا امسیٰ اصبحنا لله شاکرین وامسینا لله حامدین فلك الحمد کما امسینا لك مسلمین سالمین ۔

قال واذا اصبح قال امسینا لله شاکرین واصبحنا لله حامدین والحمد لله کما اصبحنا لك مسلمین سالمین ۔

۱۳۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال کان ابی یقول اذا اصبح بسم الله وبالله والی الله وفی سبیل الله وعلی ملۃ رسول الله اللھم الیك اسلمت نفسی والیك فوضت امری وعلیك توکلت یارب العالمین اللھم احفظنی بحفظ الایمان من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی ومن قبلی لا الہ الا انت لاحول ولاقوۃ الا بالله نسألك العفو والعافیۃ من کل سوء وشر فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من سطوات اللیل والنھار اللھم رب المشعر الحرام ورب البلد الحرام ورب الحل والحرام ابلغ محمداً وآل محمد عنی السلام اللھم انی اعوذ بدرعك الحصینۃ واعوذ بجمعك ان تمیتنی غرقاً وحرقاً اوشرقاً اوقوداً اوصبراً او سماً اوتردیاً فی بئر اواکیل السبع اوموت الفجاۃ اوبشیٔ من میتات السوء ولکن امتنی علی فراشی فی طاعتك وطاعۃ رسولك

اس سے راضی ہو

راوی نے کہا اور جب شام ہوتی۔ تو فرماتے ہم نے صبح کی درانحالیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی درآنحالیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں

اور جب صبح ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی شکرگزاری میں اور صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی مسلمان ہونے کی حالت میں صحیح سالم۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار صبح کو فرمایا کرتے تھے اللہ کے نام سے شروع اللہ کے ساتھ اللہ کی طرف اللہ کی راہ میں ملت رسول پر ہو کر کہتا ہوں خدایا میں نے اپنے نفس کو تیری کر دیا ہے اور اپنے معاملہ کو تیری تفویض میں دے دیا ہے اے رب العالمین تیرے اوپر توکل ہے یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے داہنے سے میرے بائیں سے میرے اوپر سے میرے نیچے سے اور میری ہر طرف سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے سوا کسی سے مدد اور قوت درکار نہیں تجھ سے بخشش اور عافیت کا خواستگار ہوں دنیا و آخرت کی ہر برائی اور شر میں۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے اے مشعر الحرام کے رب اے حرمت والے شہر کے رب اے مقدم حل وحرم کے رب میرا سلام محمد و آل محمد تک پہنچا دے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری مستحکم زرہ میں اور ان اسمائے حسنیٰ میں جو تو نے جمع کئے ہیں۔ اپنے خاص بندوں میں مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قصاص یا محبوس ہو کر مرنے یا زہر سے جلنے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے پھاڑ کھانے یا ناگہانی موت یا کوئی اور بری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت

ہیں۔

مصیباً للحق غیر مخطئ او فی الصف الذی نعتهم فی کتابک کانهم بنیان مرصوص اعیذ نفسی وولدی وما رزقتنی ربی بقل اعوذ برب الناس حتی یختم السورة۔

اور بغیر خطا کے حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تو نے اپنی کتاب میں یوں فرمائی ہے کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے۔

ویقول الحمد لله عدد ما خلق الله والحمد لله مثل ما خلق والحمد لله ملء ما خلق الله والحمد لله مداد کلماته والحمد لله زنة عرشه والحمد لله رضا نفسه ولا اله الا الله الحلیم الکریم ولا اله الا الله العلی العظیم سبحان الله رب السموات والارضین وما بینهما ورب العرش العظیم اللهم انی اعوذ بک من درک الشقاء ومن شماتة الاعداء واعوذ بک من الفقر والوقر واعوذ بک من سوء المنظر فی الاهل والمال والولد ویصلی علی محمد وآل محمد عشر مرات

خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز کے جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا ہے اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیاہی کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزن عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رضا کے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ کوئی اس کے سوا معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاک ذات ہے۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شقاوت کے پانے اور دشمنوں کی شماتت سے اور پناہ مانگتا ہوں۔ فقر سے اور گرانی گوش سے جو حق بات کو نہ سنے اور پناہ مانگتا ہوں کسی بری صورت کے پیش آنے سے خاندان والوں میں مال میں یا اولاد میں۔ اور پھر حضرت دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجتے تھے۔

۴۔ عنہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما من عبد یقول اذا اصبح قبل طلوع الشمس الله اکبر الله اکبر کبیراً وسبحان الله بکرة واصیلاً والحمد لله رب العالمین کثیراً لا شریک له وصلی الله علی محمد وآله الا ابتدرهن ملک وجعلهن فی جوف جناحه وصعد بهن الی السماء الدنیا فتقول الملائکة ما معک فیقول معی کلمات قالهن رجل من المؤمنین وهی کذا وکذا فیقولون رحم الله من قال هولاء الکلمات وغفر له قال وکلما مر بسماء قال لاهلها

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوع شمس سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور صبح و شام کہتا ہے سبحان اللہ اور بہت زیادہ الحمد للہ رب العالمین لاشریک لہ کہتا ہے اور درود بھیجتا ہے محمد و آل محمد پر تو ان کلمات کو ایک فرشتہ اپنے پروں کے درمیان لے لیتا ہے۔ اور انہیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے ملائکہ کہتے ہیں۔ یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ایسے ہیں وہ کہتے ہیں۔ اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے۔ امام نے فرمایا۔ پس جب آسمان پر جائے گا

مثل ذلک فیقولون رحم اللہ من قال ھولاء الکلمات وغفر لہ حتی ینتھی بھن الی حملۃ العرش فیقول لھم ان معی کلمات تکلم بھن رجل من المومنین وھی کذا وکذا فیقولون رحم اللہ ھذا العبد وغفر لہ انطلق بھن الی حفظۃ کنوز مقالۃ المومنین فان ھولاء کلمات الکنوز حتی تکتبھن فی دیوان الکنوز

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اصبحت فقل اللھم انی اعوذ بک من شر ما خلقت وذرأت وبرأت فی بلادک وعبادک اللھم اسئلک بجلالک وحلمک وکرمک کذا وکذا۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان علیا صلوات اللہ علیہ وآلہ کان یقول اذا اصبح سبحان اللہ الملک القدوس ثلاثاً۔ اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک ومن تحویل عافیتک ومن فجاءۃ نقمتک ومن درک الشقاء ومن شر ما سبق فی اللیل اللھم انی اسئلک بعزۃ ملکک وشدۃ قوتک وبعظیم سلطانک وبقدرتک علی خلقک ثم سل حاجتک۔

۷۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃ دون الجھر من القول عند المساء لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وھو علی کل شیء قدیر قال قلت بیدہ الخیر قال بیدہ الخیر ولکن قل کما اقول لک عشر مرات واعوذ باللہ السمیع العلیم حین تطلع الشمس وحین تغرب عشر مرات۔

اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچے گا اور ان سے کہے گا۔ میرے پاس وہ کلمات ہیں۔ جو ایک مرد مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں۔ وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر رحم کرے اور اس کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچی کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوز سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفتر میں لکھ لے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح ہو تو کہو خدایا میں پناہ مانگتا ہوں ہیں ان سب سے جن کو تو نے پیدا کیا ہے اپنے شہروں میں اور اپنے بندوں میں اور یا اللہ میں تیرے جلال و حلم و کرم سے یہ یہ سوال کرتا ہوں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب علی علیہ السلام صبح کو فرماتے تھے۔ پاک ہے وہ اللہ جو ملک وقدوس ہے (تین بار) خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور صحت و عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک تیرے عذاب سے اور بدبختی کے پانے سے اور گزشتہ رات میں جو برائی ہو چکی ہو اس سے خدایا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری بادشاہت کی عزت کے واسطہ ہے تیری بے انتہا قوت سے تیری عظیم سلطنت و قدرت سے جو تجھے اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔ پھر اپنی حاجت بیان کر۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود یکتا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ مارتا ہے اور جلاتا ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بیدہ الخیر بھی کہوں۔ فرمایا بے شک اس کے ہاتھ میں خیر ہے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اعوذ باللہ السمیع العلیم طلوع و غروب آفتاب کے وقت دس بار۔

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال یقول بعد الصبح الحمد لرب الصباح الحمد لفالق الاصباح (ثلاث مرات) اللهم افتح لی باب الامر الذی فیہ الیسر والعافیۃ اللهم هیئ لی سبیلہ وبصّرنی مخرجہ اللهم ان کنت قضیت لاحد من خلقک علی مقدرۃ بالشر فخذہ من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن تحت قدمیہ ومن فوق راسہ واکفنیہ بما شئت ومن حیث شئت وکیف شئت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے حمد ہے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر حمد ہے صبح کو شگافتہ کرنے والے خدا پر (تین بار) خداوندا اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو۔ خداوندا میرے لئے اس کا راستہ مہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے۔ تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ خداوندا اگر قضاو قدر میں یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو، تو اس کو پکڑ لے۔ اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے بچالے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

۱۹۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قال اذا صبح اللهم انی اصبحت فی ذمتک وجوارک اللهم انی استودعک دینی ونفسی ودنیای واخرتی واهلی ومالی واعوذ بک یا عظیم من شر خلقک جمیعاً واعوذ بک من شر ما یبلس بہ ابلیس وجنودہ اذا قال هذا الکلام لم یضرہ یومہ ذلک شئ واذا امسیٰ فقالہ لم یضرہ تلک اللیلۃ شئ ان شاء اللہ تعالیٰ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی صبح کو کہے خدایا میں نے صبح کی ہے تیری حفاظت میں تیری قربت میں خداوندا میں نے سونپ دیا اپنا دین اپنا نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اپنے اہل و مال کو تیری سپرد کردیا۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اے عظیم الشان ذات تیری تمام مخلوق کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر کی فریب کاری سے۔ جب یہ کلمات کہے گا۔ تو اس روز کوئی شے اُسے نقصان نہ دے گی۔ اور اگر شام کو کہے گا۔ تو انشاء اللہ اس رات کوئی شے اسے نقصان نہ دے گی

۲۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا صلیت المغرب والغداۃ فقل بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سبع مرات فانہ من قال لم یصبہ جذام ولا برص ولا جنون ولا سبعون نوعاً من انواع البلاء قال وتقول اذا اصبحت وامسیت الحمد لرب الصباح الحمد لفالق الاصباح مرتین الحمد للہ الذی اذھب اللیل بقدرتہ وجاء بالنہار برحمتہ ونحن فی عافیۃ وتقرأ آیۃ الکرسی وآخر الحشر وعشر آیات من الصافات وسبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم مغرب یا صبح کی نماز پڑھو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سات بار جو ایسے کہے گا تو اس کو نہ جذام ہوگا نہ برص نہ جنون نہ ستر قسم کی بیماریوں میں سے کوئی اور فرمایا کہو جب صبح یا شام کا وقت ہو۔ الحمد للہ لرب الصباح الحمد لفالق الاصباح دو بار الحمد للہ الذی

حمد ہے اس اللہ کی جس نے اپنی قدرت سے رات کو ہٹایا اور اپنی رحمت سے دن کو نکالا اور ہم خیر و عافیت سے ہیں پھر پڑھے آیت الکرسی اور سورہ حشر کی آخری آیات اور سورہ صافات کی دس

على المرسلين والحمد لله رب العالمين فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ويحي الارض بعد موتها وكذلك تخرجون سبوح قدوس رب الملائكة والروح سبقت رحمتك غضبك لا اله الا انت سبحانك اني عملت سوءا وظلمت نفسي فاغفر لي وارحمني وتب علي انك انت التواب الرحيم ۔

آئیں اور کہیں سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین پاک ہے۔ وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں ظلمت کو اور دن کو اسی کے لیے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مرنے کے بعد زمین کو پھر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا۔ وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے۔ اس کی رحمت اس کے غضب سے پہلے ہے اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو قابل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے۔ اور مجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

٢١- عن ابي عبد الله عليه السلام اللهم لك الحمد احمدك واستعينك وانت ربي وانا عبدك اصبحت على عهدك ووعدك واومن بوعدك واوفي بعهدك ما استطعت ولا حول ولا قوة الا بالله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله اصبحت على فطرة الاسلام وكلمة الاخلاص وملة ابراهيم ودين محمد على ذلك احيا واموت ان شاء الله اللهم احيني ما احييتني به وامتني اذا امتني على ذلك وابعثني اذا بعثتني على ذلك ابتغي بذلك رضوانك واتباع سبيلك اليك الجأ ظهري واليك فوضت امري آل محمد ائمتي ليس لي ائمة غيرهم بهم ائتم واياهم اتولى وبهم اقتدي اللهم اجعلهم اوليائي في الدنيا والآخرة والحقني بالصالحين وآبائي معهم

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یوں دعا کرو۔ خدایا حمد تیری ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی۔ اور تیرے وعدہ پر ہوں۔ اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بھر تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں۔ مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے۔ جو وحدہ لاشریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عبد و رسول ہیں۔ میں فطرت اسلام۔ کلمہ اخلاص ملت ابراہیم اور دین محمد پر ہوں۔ انشاءاللہ اسی پر میرا جینا ہے اور اسی پر میرا مرنا ہے۔ خدایا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا۔ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں۔ اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میری پشت پناہ تو ہی ہے۔ تیرے ہی سپرد میرا معاملہ ہے۔ آل محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں۔ انہی کی اقتدا کرتا ہوں۔ خدایا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے۔ اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے آباؤ اجداد انہی کے ساتھ ہوں۔

٢٢- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت علمني

راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے

شیئاً اتوله اذا اصبحت واذا امسیت فقال قل الحمد لله الذی یفعل مایشاء ولا یفعل مایشاء غیره الحمد لله کما یحب الله ان یحمد الحمد لله کما هو اهله اللهم ادخلنی فی کل خیر ادخلت فیه محمداً وآل محمد واخرجنی من کل سوء اخرجت منه محمداً وآل محمد وصلی الله علی محمد وآل محمد۔

۳۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال مهما ترکت من شیء فلا تترک ان تقول فی کل صباح و مساء اللهم انی اصبحت استغفرک فی هذا الصباح وفی هذا الیوم لاهل رحمتک وابرأ الیک من اهل لعنتک اللهم انی اصبحت ابرأ الیک فی هذا الیوم وفی هذا الصباح ممن نحن بین ظهرانیهم من المشرکین وفما کانوا یعبدون انهم کانوا قوم سوء فاسقین۔

اللهم اجعل ما انزلت من السماء الی الارض فی هذا الصباح وفی هذا الیوم برکة علی اولیائک وعقاباً علی اعدائک۔

اللهم وال من والاک وعاد من عاداک اللهم اختم لی بالامن والایمان کلما طلعت شمس اوغربت۔

اللهم اغفر لی ولوالدی وارحمهما کما ربیانی اللهم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منهم والاموات۔

اللهم انت تعلم منقلبهم ومثواهم اللهم احفظ امام المسلمین بحفظ الایمان وانصره نصراً عزیزاً وافتح له فتحاً یسیراً واجعل له ولنا من لدنک سلطاناً نصیراً۔

دعا ایسی بتایئے کہ صبح وشام پڑھا کروں فرمایا کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لائق ہے۔ جس طرح وہ پسند کرے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جو اس کا اہل ہے خداوندا مجھے داخل کر ہر اس نیکی میں جس میں تونے محمدؐ وآل محمدؐ کو داخل کیا ہے۔ اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تونے محمدؐ وآل محمد کو نکالا ہے۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امور نافلہ میں سے کوئی بات چھوڑ دو۔ تو چھوڑ دو۔ لیکن ہر صبح وشام یہ کہنا نہ چھوڑو۔ یا اللہ میں اس صبح کو اور اس دن تجھ سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برات ظاہر کرتا ہوں۔ ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہ ہم جن مشرکین کی سلطنت میں ہیں۔ اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خداوندا اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خداوندا دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خداوندا سورج کے طلوع سے غروب آفتاب تک، امن وایمان کو ہمارے لئے قائم رکھ۔

خداوندا میرے والدین کو بخش دے۔ اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ہے۔ اور بخشش دے مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خداوندا تو جانتا ہے ان کے پلٹ کر جانے کی جگہ اور مقام کو خدایا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتح دے۔ اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مددگار بادشاہ دے۔

اللهم العن فلاناً وفلاناً والفرق المختلفة على رسولك وولاة الامر بعد رسولك والائمة من بعده و شيعتهم واسئلك الزيادة من فضلك والاقرار بما جاء من عندك والتسليم لامرك والمحافظة على ما امرت به لا ابتغي به بدلاً ولا اشترى به ثمناً قليلاً

خداوندا فلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنہوں نے تیرے رسول کی اور رسول کے بعد والیان امر کی مخالفت کی۔ اور ان کے بعد جو آئمہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں۔ اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور جو تو نے حکم دیا ہے۔ اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا۔ اور نہ اپنے ایمان کو تھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

اللهم اهدني فيمن هديت وقني شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك ولا يذل من واليت تباركت وتعاليت سبحانك رب البيت تقبل مني دعائي وما تقربت به اليك من خير فضاعفه لي اضعافاً مضاعفة كثيرة واتنا من لدنك رحمة اجراً عظيماً رب ما احسن ما ابليتني واعظم ما اعطيتني واطول ما عافيتني واكثر ما سترت علي فلك الحمد يا الهي كثيراً طيباً مباركاً عليه ملاء السموات ملاء الارض وملاء ما شاء ربي كما يحب ويرضى وكما ينبغي لوجه ربي ذي الجلال والاكرام

خدایا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچا لے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے میرے لیے فیصلہ کیا ہے۔ تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا تیری ذات صاحب برکت و برتری ہے اے پاک ذات رب بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے۔ اسے کئی گنا بڑھا دے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم یا رب تو کتنا اچھا ہے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔ اور کتنا گراں قدر ہے وہ عطیہ جو تو نے مجھے دیا ہے۔ اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے اکثر گناہوں کو چھپایا اے خدا تیرے لیے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پُر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لیے ہے۔

۲۴۔ عن حماد بن عثمان قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول من قال ما شاء الله كان ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم مائة مرة حين يصلي الفجر لم ير يومه ذلك شيئاً يكرهه۔

راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ ما شاء اللہ کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

۲۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال من قال في دبر صلوٰة المغرب سبع مرات بسم الله الرحمن الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العظيم دفع الله عز وجل عنه سبعين نوعاً من انواع البلاء اهونها

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خدا اس سے ستر بلاؤں کو دور رکھے گا۔ جن میں کم سے کم استسقاء برص اور جنون ہے

البرص والجنون ان كان شقياً محى من الاشقياء وكتب فى السعداء

۲۶- عن ابی عبد الله علیه السلام مثله الا انه قال اهونه الجنون والجذام والبرص ان شقياً رجوت ان يحول الله عز وجل الى السعادة

۲۷- عن ابی الحسن مثله الا انه قال يقولها ثلاث مرات حين يصبح وثلاث مرات حين يمسى لم يخف شيطاناً ولا سلطاناً ولا برصاً ولا جذاماً ولم يقل سبع مرات قال ابو الحسن وانا اقولها مائة مرات.

۲۸- عن ابی عبد الله عليه السلام قال اذا صليت الغداة والمغرب فقل بسم الله الرحمن الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم - سبع مرات فانه من قالها لم يصبه جنون ولا جذام ولا برص ولا سبعون نوعاً من انواع البلاء.

۲۹- قال ابو الحسن عليه السلام اذا صليت المغرب فلا تبسط رجلك ولا تكلم احداً حتى تقول مائة مرة بسم الله الرحمن الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم. ومائة مرة فى الغداة فمن قال دفع الله عنه مائة نوع من انواع البلاء ادنى نوع منها البرص والجذام والشيطان والسلطان.

۳۰- سمعت ابا الحسن عليه السلام يقول اذا امسيت فنظرت الى الشمس فى غروب وادبار فقل بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى لم يتخذ ولداً ولم يكن له شريك فى الملك الحمد لله الذى يصف ولا يوصف ويعلم ولا يعلم ويعلم خائنة الاعين وما تخفى الصدور واعوذ بوجه الله الكريم

اگر وہ مرد شقی ہوگا۔ تو خدا فردِ اشقیاء سے اس کا نام کاٹ کر فردِ سعداء میں داخل کر دے گا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم ان بیماریوں میں جنون وجذام وبرص ہے۔ اگر وہ شقی ہوگا۔ تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو لو یعنی تین بار شام کو کہے اور نہ شیطان سے ڈرے نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ جو کہے گا۔ اس کو نہ جنون ہوگا۔ نہ جذام وبرص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ لو۔ تو بغیر پیر کو پھیلائے۔ اور کسی سے کلام کئے سو مرتبہ کہو۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا۔ اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا۔ جن میں گھٹیا برص و جذام اور شر شیطان وسلطان ہے۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے اور حمد ہو اس خدا کے لئے جو ہر چیز کی ذات وصفات کو جانتا ہے۔ اور کوئی اس کی ذات وصفات کو نہیں بیان کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق

ویا سم اللہ العظیم من شر ما ذرأ وما برأ ومن شر ما تحت الثری ومن شر ما ظهر وما بطن ومن شر ما کان فی اللیل والنهار ومن شر ابی مرة وما ولد ومن شر الرسیس ومن شر ما وصفت وما لم اصف والحمد للہ رب العالمین ۔

علم نہیں رکھتا وہ جانتا ہے۔ دزدیدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے۔ اور دن میں ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے۔ اور نہیں بیان کیا۔ اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے ۔

ذکر انها امان من السبع ومن الشیطان الرجیم ومن ذریته قال وکان امیر المومنین علیه السلام یقول اذا اصبح سبحان اللہ الملک القدوس ثلاثاً اللهم انی اعوذ بک من زوال نعمتک ومن تحول عافیتک ومن فجاءة نقمتک ومن درک الشقاء ومن شی ما سبق فی الکتاب اللهم انی اسئلک بعزة ملکک وشدة قوتک وبعظیم سلطانک وبقدرتک علی خلقک

ان اسمائے الٰہی کا ذکر امان ہے۔ درندہ سے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے۔ امام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے "سبحان اللہ الملک القدوس" (تین بار) خدایا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آنے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب میں ہو چکا ہے۔ خدایا میں تیری عزت سلطنت اور شدید قوت اور عظیم الشان حکومت اور خلق پر تیری قدرت سے سوال کرتا ہوں۔

۳۱۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال ان الدعاء قبل طلوع الشمس وقبل غروبها سنة واجبة مع طلوع الفجر والمغرب یقول لا اله الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شی قدیر عشر مرات وتقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من همزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ان اللہ هو السمیع العلیم عشر مرات قبل طلوع الشمس قبل الغروب فان نسیت قضیت کما تقضی الصلوٰة اذا نسیتها ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طلوع فجر اور وقت مغرب کے کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے دس مرتبہ اور کہو میں سمیع و علیم خدا سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اور اگر بھول جاؤ تو اسی طرح ادا کرو جیسے نماز بھول جانے پر ادا کرتے ہو۔

۳۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قل
استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم واعوذ باللہ
ان یحضرون ان اللہ ھو السمیع العلیم وقل لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یحیی ویمیت وھو
علی کل شیء قدیر قال فقال لہ رجل مفروض ھو
قال نعم مفروض محدود تقولہ قبل طلوع الشمس
وقبل الغروب عشر مرات فان فاتک شیء فاقضہ
من اللیل والنہار۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محدود ہے یہ کہو قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو اس کو کہو رات میں یا دن میں رجب یاد آئے۔

۳۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان من الدعاء
ما ینبغی لصاحبہ اذا نسیہ ان یقضیہ یقول بعد
الغداۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وھو حی لا
یموت بیدہ الخیر کلہ وھو علی کل شیء قدیر عشر
مرات ویقول اعوذ باللہ السمیع العلیم عشر مرات
فاذا نسی من ذلک شیئاً کان علیہ قضاءہ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے صبح کو دس بار کہے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ

اور دس بار کہے۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم اگر بھول جائے تو اس قضا کو ادا کرے۔

۳۴۔ عن محمد بن مسلم قال سألت ابا جعفر
علیہ السلام عن التسبیح فقال ما علمت شیئاً موظفاً
غیر تسبیح فاطمۃ علیہا السلام وعشر مرات بعد الفجر
تقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و
لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ویسبح ما شاء تطوعاً

راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہ سے بہتر وظیفہ میں کوئی تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وہو علے کل شیء قدیر۔ اس کے علاوہ خوشنودی خدا کے لیے جو چاہو پڑھو۔

۳۵۔ قال ابو جعفر علیہ السلام من قال حین
یطلع الفجر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وھو حی لا
یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات
وصلی علی محمد وآل محمد عشر مرات وسبح خمساً و
ثلاثین مرۃ وھلل خمساً وثلاثین مرۃ وحمد اللہ
خمساً وثلاثین مرۃ لم یکتب فی ذلک الصباح من الغافلین

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے۔

اور دس بار محمد وآل محمد پر درود بھیجے۔ اور ۳۵ بار سبحان اللہ کہے اور ۳۵ بار لا الہ الا اللہ کہے اور ۳۵ بار الحمد للہ۔ تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور اگر شام کو پڑھے

واذا قالها فی المساء لم یکتب فی تلک اللیلة من الغافلین.

۳۶۔ عن محمد بن الفضیل قال کتبت الی ابی جعفر الثانی اسأله ان یعلمنی دعاءً فکتب الیّ تقول اذا اصبحت وامسیت الله الله ربی الرحمن الرحیم لا اشرک به شیئاً وان زدت علی ذلک فهو خیر ثم تدعو بما بدا لک فی حاجتک فهو لکل شیء باذن الله تعالیٰ یفعل الله ما یشاء

۳۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تدع ان تدعو بهذا الدعاء ثلاث مرات اذا اصبحت و ثلاث مرات اذا امسیت اللهم اجعلنی فی درعک الحصینة التی تجعل فیها من ترید فان ابی علیه السلام یقول هذا من الدعاء المخزون.

۳۸۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له ما عنیٰ بقوله وابراهیم الذی وفیٰ قال کلمات بالغ فیهن قلت وما هن قال کان اذا اصبح قال اصبحت وربی محمود اصبحت لا اشرک بالله شیئاً ولا ادعو معه الٰهاً ولا اتخذ من دونه ولیاً ثلاثاً واذا امسی قالها ثلاثاً قال فانزل الله عز وجل فی کتابه وابراهیم الذی وفیٰ قلت فما عنیٰ بقوله فی نوح انه کان عبداً شکوراً قال کلمات بالغ فیهن قلت وما هن قال کان اذا اصبح قال اصبحت اشهدک ما اصبحت بی من نعمة او عافیة فی دین او دنیا فانها منک

قال کلمات بالغ فیهن قلت وما هن قال کان اذا اصبح قال اصبحت اشهدک ما اصبحت بی من نعمة او عافیه فی دین او دنیا فانها منک وحدک لا شریک لک فلک

گا تو اس رات کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔ انہوں نے کہا صبح و شام کہا کرو۔
اللہ اللہ ربی الرحمن الرحیم لا اشرک بہ شیئاً
اگر اس پر کچھ اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ پھر اپنی حاجت بیان کرو۔ ہر شے اذن خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت ترک کرو اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو
اللهم اجعلنی فی درعک الحصینة التی تجعل فیها من ترید۔
میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے۔ یہ دعا خزانہ الٰہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔ فرمایا وہ چند کلمات تھے تعریف الٰہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا میں نے پوچھا وہ کیا تھے۔ فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے۔ میں نے صبح کی درآنحالیکہ میرا رب معبود ہے۔ میں نے صبح کی درآنحالیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں۔ اور نہ میں اس کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں۔ اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (تین بار) اور جب شام ہوتی تو یہی تین بار کہتے۔ اس پر خدا نے قرآن میں نازل کیا۔ وابراہیم الذی وفیٰ۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارہ میں فرمایا ہے۔ انہ کان عبداً شکورا فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے فرمایا صبح کو کہتے تھے۔ میں نے اس گواہی کے ساتھ صبح کی۔ کہ دین اور دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے وحدہ لاشریک یہ سب تیری طرف سے ہے۔ اس پر میں

الحمد علی ذلک ولک الشکر کثیرا کان یقولها اذا اصبح ثلاثا واذا امسی ثلاثا قلت فما عنی بقوله فی یحیی وحنانا من لدنا وزکاۃ قال تحنن الله قال قلت فما بلغ من تحنن الله علیه قال کان اذا قال یارب قال الله عز وجل لبیک یا یحیی

تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہے۔ "حنانا من لدنا وزکوٰۃ" فرمایا اللہ کی ان پر مہربانی تھی۔ میں نے کہا وہ کس شان سے تھی فرمایا جب وہ کہتے تھے یارب تو خدا کہتا تھا لبیک اے یحییٰ۔

باب ۴۹

سوتے اور جاگتے وقت کی دُعا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قال حین یاخذ مضجعه ثلاث مرات الحمد لله الذی علا فقهر والحمد لله الذی بطن فخبر والحمد لله الذی ملک فقدر والحمد لله الذی یحیی الموتی ویمیت الاحیاء وهو علی کل شیء قدیر خرج من الذنوب کهیئة یوم ولدته امه۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا۔ الحمد للہ الذی الخ

تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ آج ہی بطنِ مادر سے نکلا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اوی احدکم الی فراشه فلیقل اللهم انی احتبست نفسی عندک فاحتبسها فی محل رضوانک ومغفرتک وان رددتها فارددها مومنة عارفة بحق اولیائک حتی تتوفاها علی ذلک۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی بستر خواب پر جائے تو کہے۔ خداوندا میں نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو۔ اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹا کہ ایمان لانے والی ہو۔ اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو۔ اور اسی حالت پر اس کو موت دینا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه کان یقول عند منامه امنت بالله وکفرت بالطاغوت اللهم احفظنی فی منامی وفی یقظتی

امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ اور شیطان سے بیزار ہوں۔ یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

۴۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام الا اخبرکم بما کان رسول اللہ یقول اذا اوی الی فراشہ قلت بلی قال کان یقرء آیۃ الکرسی ویقول بسم اللہ آمنت باللہ وکفرت بالطاغوت اللہم احفظنی فی منامی وفی یقظتی۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور ہی فرمائیے فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر فرماتے تھے بسم اللہ میں اللہ پر ایمان لایا۔ اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی، خداوندا میری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین صلوات اللہ علیہ یقول اللہم انی اعوذ بک من الاحتلام ومن سوء الاحلام وان یلعب بی الشیطان فی الیقظۃ والمنام۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جنب ہونے سے اور بد خوابوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال تسبیح فاطمۃ الزہراء علیہا السلام اذا اخذت مضجعک فکبر اللہ اربعاً وثلاثین واحمدہ ثلاثاً وثلاثین وسبحہ ثلاثاً وثلاثین وتقرء آیۃ الکرسی والمعوذتین وعشر آیات من اول الصافات وعشراً من آخرہا

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو اور پھر آیت الکرسی پڑھو۔ اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو اور پھر سورہ والصافات کی دس اول کی اور دس آخر کی آیات پڑھو

۷۔ عن داؤد بن فرقد عن اخیہ ان شہاب بن عبد ربہ سالہ ان یسأل ابا عبداللہ علیہ السلام وقال قل لہ ان امرأۃ تفزعنی فی المنام باللیل فقال قل لہ اجعل مسباحاً وکبر اللہ اربعاً وثلاثین تکبیراً وسبح اللہ ثلاثاً وثلاثین تسبیحۃ واحمد اللہ ثلاثاً وثلاثین و قل لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویحیی بیدہ الخیر ولہ اختلاف اللیل والنہار وھو علی کل شئ قدیر۔ عشر مرات۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح لو اور اس پر ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھو۔ اور ۳۳ بار الحمدللہ ۳۳ بار سبحان اللہ، اور پھر کہو۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی بیدہ الخیر ولہ اختلاف اللیل والنہار وھو علی کل شئ قدیر دس بار

۸۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ اتی لہ لیلۃ فقال لہ یا ابہ ارید ان انام فقال یا بنی قل اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اعوذ بعظمۃ اللہ واعوذ بعزۃ اللہ واعوذ بقدرۃ اللہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے ایک رات آپ کے پاس آئے۔ اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اللہ پناہ مانگتا ہوں۔ خدا کی عظمت

واعوذ بجلال الله واعوذ بسلطان الله ان الله على كل شئ قدير واعوذ بالله بعفو الله واعوذ بغفران الله واعوذ برحمة الله من شر السامة والهامة ومن شر كل دابة صغيرة او كبيرة بليل او نهار ومن شر فسقة الجن والانس ومن شر فسقة العرب والعجم ومن شر الصواعق والبرد اللهم صل على محمد عبدك ورسولك قال معاوية بن وهب فيقول الصبي الطيب عند ذكر النبي الطيب المبارك قال نعم يا بنى الطيب المبارك .

وعزت وقدرت سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہر گزندہ اور ضرر رساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا۔ دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے۔ اور بجلیوں اور برف کے شر سے۔ یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہتا ہے کہ انہوں نے کہا اے بابا جان کیا ذکر رسول کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں۔ فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹۔ عن المفضل بن عمر قال قال لى ابو عبد الله ان استطعت ان لا تبيت ليلة حتى تعوذ باحد عشر حرفا قلت اخبرنى بها قال قل اعوذ بعزة الله واعوذ بقدرة الله واعوذ بجلال الله اعوذ بسلطان الله واعوذ بجمال الله واعوذ بدفع الله واعوذ بمنع الله واعوذ بجمع الله واعوذ بملك الله واعوذ بوجه الله واعوذ برسول الله من شر ما خلق وبرأ وذرأ وتعوذ به كلما شئت .

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے ان گیارہ کلمات سے۔ پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے۔ قدرت خدا سے جلالِ خدا سے۔ قوتِ خدا سے۔ جمال خدا سے جلالِ خدا سے دفع خدا سے۔ منع خدا سے۔ جمع خدا سے سطوت خدا سے وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا۔ اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگے۔

۱۰۔ قال كان ابو عبد الله يقول اذا اويت الى فراشك فقل بسم الله وضعت جنبى لله على ملة ابراهيم حنيفا مسلما وما انا من المشركين .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لیے لیٹو۔ تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا داہنا پہلو اللہ کی خوشنودی کے لیے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱۔ عن ابى عبد الله عليه السلام قال اذا قام احدكم من الليل فليقل سبحان رب النبيين واله المرسلين ورب المستضعفين والحمد لله الذى يحيى الموتى وهو على كل شئ قدير يقول الله عز وجل صدق عبدى وشكر .

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیے۔ اے نبیوں کے رب اے مرسلین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لیے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

١٢۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا قمت باللیل من منامک فقل الحمد للّٰہ الذی رد علیّ روحی لاحمدہ واعبدہ فاذا سمعت صوت الدیک فقل سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح سبقت رحمتک غضبک لا الٰہ الا انت وحدک عملت سوءًا وظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فاذا قمت فانظر فی آفاق السماء وقل اللّٰھم لا یواری منک لیل داج ولا سماء ذات ابراج ولا ارض ذات مھاد ولا ظلمات بعضھا فوق بعض ولا بحر لجی تدلج بین یدی المدلج من خلقک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور غارت النجوم ونامت العیون وانت الحی القیوم لا تاخذک سنۃ ولا نوم سبحان ربی رب العالمین والٰہ المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے جاگو، تو کہو حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اسی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو، تو کہو سبوح قدوس رب الملائکہ والروح اس کی رحمت اس کے غضب سے آگے ہے۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو واحد و یکتا ہے میں نے بداعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوندا نہیں چھپاتی تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ برجوں والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہیں۔ اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے اے خدا تو آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اے حی و قیوم رات کو تو نہ اونگھتا ہے۔ اور نہ تو سوتا ہے۔ پاک ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے۔ اور رسولوں کا معبود ہے۔ اور حمد کا سزاوار ہے۔ وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

١٣۔ عن عبد الرحمن بن الحجاج قال کان ابو عبد اللّٰہ علیہ السلام اذا قام آخر اللیل یرفع صوتہ حتی یسمع اھل الدار ویقول اللّٰھم اعنّی علی ھول المطلع ووسع علیّ ضیق المضجع وارزقنی خیر ما قبل الموت وارزقنی خیر ما بعد الموت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لیے رات کے آخر حصہ میں کھڑے ہوتے تو اتنی بلند آواز سے جسے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے۔ خدایا میری مدد کرنا قبر سے نکلتے ہوئے اور میرے لیے تنگی قبر کو کشادہ کر دینا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

١٤۔ عن بعض اصحابہ رفعہ قال یقول اذا اردت النوم اللّٰھم انی امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدایا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کرنا

١٥۔ عن ابی اسامہ قال سمعت ابا عبد اللّٰہ علیہ السلام یقول من قرء قل ھو اللّٰہ احد مائۃ مرۃ حین یاخذ مضجعہ غفر لہ ما قبل ذلک خمسین

ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جبکہ سونا چاہے تو خدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یحییٰ نے

علما قال يحيى فسالت سماعة عن ذلك فقال حدثني ابو بصير قال سمعت اباعبد الله يقول ذلك وقال يا ابا محمد اما انك ان جربته وجدته سديدا

کہا سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد اگر تم اس کا تجربہ کروگے تو ٹھیک پاؤگے۔

توضیح۔ صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گذارے ہوں۔ اس عمل سے پہلے تو جب یہ عمل کرے گا۔ تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ جو نہ بخشے ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۂ شوریٰ میں ہے۔ جو مصیبت تم کو پہنچی ہے۔ وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے پہنچی ہے۔

۱۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله اذا اوى الى فراشه قال اللهم باسمك احياء وباسمك اموت فاذا قام من نومه قال الحمد لله الذي احياني بعد ما اماتني واليه النشور وقال قال ابو عبد الله عليه السلام من قرأ عند منامه اية الكرسي ثلاث مرات والاية التي في ال عمران شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واية السخرة واية السجدة وكل به شيطانان يحفظانه من مردة الشياطين شاؤا اوابوا ومعهما من الله ثلاثون ملكا يحمدون الله عزوجل ويسبحونه ويهللونه ويكبرونه ويستغفرون له الى ان ينتبه ذلك العبد من نومه وثواب ذلك له۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے۔ تو فرماتے خدایا تیرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں۔ اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں۔ اور جب سو کر اٹھتے تو کہتے حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا۔ اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ اور حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو کوئی تین مرتبہ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور سورہ آل عمران کی یہ آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط اور آیہ سخریہ اسورت اعراف ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین اور سورۂ سجدہ کی آخری آیت پڑھے۔ تو اس کی حفاظت کے لیے دو شیطان مقرر کیے جاتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ سرکش چاہیں نہ چاہیں۔ غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظ دیکھیں گے۔ تو بہت زیادہ غمناک ہوں گے ایسے ہی موقعہ کے لیے کہا گیا ہے۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لیے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو۔ اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

۱۷۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما من احد يقرأ آخر الكهف عند النوم الا تيقظ في الساعة التي يريد۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے۔ تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۱۸۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال النبي من اراد شيئا من قيام الليل واخذ مضجعه

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لیے بستر چھوڑنا

فیجعل بسم الله اللهم لا تؤمنی مکرک ولا تنسنی ذکرک ولا تجعلنی من الغافلین اقوم ساعۃ کذا وکذا الا وکل الله عزوجل بہ ملکا ینبھہ تلک الساعۃ۔

چاہتا ہو اس کو کہنا چاہیے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف نہ کر اپنی تدبیر سے اور مت بھلا مجھے اپنا ذکر کراور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے۔ میں فلاں وقت بیدار ہو جاؤں۔ خدا ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے تاکہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

باب ۵۰
گھر سے باہر نکلتے وقت کی دُعا

۱۔ عن ابی حمزۃ قال رایت اباعبدالله علیہ السلام یحرک شفتیہ حین اراد ان یخرج وھو قائم علی الباب فقلت انی رایتک تحرک شفتیک حین خرجت شیئاً قال نعم ان الانسان اذا خرج من منزلہ قال حین یرید ان یخرج الله اکبر الله اکبر ثلاثاً بالله اخرج وبالله ادخل وعلی الله اتوکل ثلاث مرات اللھم افتح لی فی وجھی ھذا بخیر، واختم لی بخیر وقنی شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم۔ لم یزل فی ضمان الله عزوجل حتی یردہ الی المکان الذی کان فیہ۔

ابو حمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ پر آئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تین بار میں نکلتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (تین بار) پھر کہے خداوندا میرے اوپر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر۔ اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے۔ بےشک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔ وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا۔ جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے۔

عن ابی ایوب وعن ابی حمزۃ مثلہ

ایسی ہی ایک اور روایت ابوایوب سے مروی ہے

۲۔ عن ابی حمزۃ الثمالی قال اتیت علی باب علی بن الحسین علیھما السلام فوافقتہ حین خرج من الباب فقال بسم الله امنت بالله وتوکلت علی الله ثم قال یا اباحمزۃ ان العبد اذا خرج من منزلہ عرض لہ الشیطان فاذا قال بسم الله قال الملکان کفیت فاذا قال امنت بالله

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور جب دروازہ سے نکلنے لگے میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لایا اسی پر توکل ہے۔ اے ابوحمزہ جب کوئی گھر سے نکلتا ہے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتا ہے۔ بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب پورا ہوا۔ اور

قالا هديت واذا قال توكلت على الله قالا وقيت فيتنحى الشيطان فيقول بعضهم لبعض كيف لنا بمن هدي وكفي ووقي قال ثم قال اللهم ان عرضي لك اليوم ثم قال يا ابا حمزة ان تركت الناس لم يتركوك وان رفضتهم لم يرفضوك قلت فما اصنع قال اعطهم من عرضك ليوم فقرك و

جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی۔ اور جب وہ کہتا ہے۔ توکلت علی اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی۔ اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے قابو پائیں۔ جو ہدایت یافتہ ہو جس کی مہم پوری ہو گئی ہو۔ اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا: کہ اے خداوندا آج میری یہ غرض تجھ سے ہے۔ اے ابوحمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑ دو گے۔ تو وہ تم کو نہ چھوڑیں گے۔ اگر تم ان کو ترک کرو گے۔ تو وہ نہ کریں گے۔ یعنے تمہارے مخالفین درپے آزار رہیں گے۔ اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام کئے ہی جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بدبختوں کی نذر کر دو۔ اور فکر و فاقہ میں بسر کرو۔ واللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

۳۔ عن ابي حمزة قال استاذنت على ابي جعفر فخرج الي وشفتاه تتحركان فقلت له فقال انطنت لذلك يا ثمالي قلت نعم جعلت فداك قال اني والله تكلمت بكلام ما تكلم به احد قط الا كفاه الله ما اهمه من امر دنياه وآخرته قال قلت له اخبرني به قال نعم من قال حين خرج من منزله بسم الله حسبي الله توكلت على الله اللهم اني اسالك خير اموري كلها واعوذ بك من خزي الدنيا وعذاب الآخرة كفاه الله ما اهمه من امر دنياه وآخرته

ابوحمزہ کہتے ہیں، کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا، حضرت تشریف لائے۔ درانحالیکہ آپ کے دونوں ہونٹ ہلتے تھے۔ میں نے ان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ثمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا میں نے کہا ہاں۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا اے ابوحمزہ جو اللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں۔ جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کہے۔ مگر یہ کہ اللہ نے اس کی وہ مراد پوری کی۔ جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو۔ میں نے کہا مجھے بھی بتائیے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں۔ اور پناہ مانگتا ہوں، دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے۔ تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہوگی برلائے گا۔

۴۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال من قال حين يخرج من باب داره اعوذ بما عاذت به ملائكة الله من شر هذا اليوم الجديد الذي اذا غابت شمسه لم يعد على شر نفسي ومن شر

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازہ سے نکلے اسے چاہیے کہ کہے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی۔ ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس

غیری ومن شر الشیاطین ومن شر من نصب
لاولیاء اللہ ومن شر الجن والانس ومن شر
السباع والھوام ومن شر رکوب المحارم کلھا
اجیر نفسی باللہ من کل شر غفر اللہ لہٗ و
تاب علیہ وکفاہ الھم وحجزہ عن السوٓ
وعصمہ من الشر۔

کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیاطین کے شر سے اور ان لوگوں
کے شر سے جو اولیائے خدا کے دشمن ہیں۔ اور جن وانس کے شر
سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجالانے
سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اپنے نفس کو ہر اس
شر سے جسے اللہ بخش دے۔ اور توبہ قبول کرے۔ اور وہ یہ کہ وہ
میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے۔ اور مجھے
شر سے بچائے رکھے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا
خرجت من بیتک تقول بسم اللہ توکلت علی اللہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ اللھم انی اسئلک خیر ما
خرجت لہٗ واعوذ بک من شر ما خرجت لہٗ اللھم اوسع
علی من فضلک واتمم علی نعمتک واستعملنی فی طاعتک
واجعل رغبتی فیما عندک وتوفنی علی ملتک وملۃ رسولک

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر
سے نکلو تو کہو میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ
پر ہے۔ اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوندا میں تجھ
سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس نکلنے میں میرے لئے بہتر
ہو۔ اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو۔ یا اللہ
اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر
اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی قوت دے۔ اور مجھے رغبت دے۔ ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہوں۔ اور مجھے اپنے
دین پر موت دے۔ اور اپنے رسول کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

۶۔ کان ابو عبد اللہ ع اذا خرج یقول اللھم
بک خرجت ولک اسلمت وبک امنت وعلیک
توکلت اللھم بارک لی فی یومی ھذا وارزقنی فوزہ
وفتحہ ونصرہ وطھورہ وھداہ وبرکتہ واصرف
عنی شرہ وشر ما فیہ بسم اللہ وباللہ واللہ
اکبر والحمد للہ رب العالمین اللھم انی قد
خرجت فبارک لی فی خروجی وانفعنی بہ قال واذا دخل
فی منزلہ قال ذلک۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے
یا اللہ تیری مدد سے میں نکلا ہوں۔ میں نے تیری فرمانبرداری قبول
کی ہے۔ تجھ پر ایمان لایا ہوں۔ اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوندا
آج کے دن مجھے برکت دے۔ اور کامیابی۔ فتح ونصرت۔ پاکیزگی اور
ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ بسم اللہ
اللہ۔ واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں
پس میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے۔ اور فرمایا جب
گھر میں داخل ہو۔ تو بھی یہی کہے۔

۷۔ قال کان ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا
خرج من منزلہ قال بسم اللہ الرحمن الرحیم
خرجت بحول اللہ وقوتہ لا بحول منی ولا قوتی
بل بحولک وقوتک یارب متعرضا لرزقک فاتنی

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں۔ اللہ کی مدد اور قوت
سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اے خدا تیری مدد اور قوت
سے تیرے رزق کی جستجو میں پس عافیت کے ساتھ مجھے

بہ فی عافیۃ۔

۸۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من قراء قل ھو اللہ احد حین یخرج من منزلہ عشر مرات لم یزل فی حفظ اللہ عزوجل وکلائتہ حتی یرجع الی منزلہ

۹۔ قال ابو الحسن علیہ السلام اذا اردت السفر فقف علی باب دارک واقرأ فاتحۃ الکتاب امامک وعن یمینک وعن شمالک وقل اعوذ برب الفلق امامک وعن یمینک وعن شمالک ثم قل اللھم احفظنی واحفظ ما معی وسلمنی وسلم ما معی وبلغنی وبلغ ما معی بلاغاً حسنا ثم قل اما رایت الرجل یحفظ ولا یحفظ ما معہ ویسلم ولا یسلم ما معہ ویبلغ ولا یبلغ ما معہ۔

۱۰۔ عن ابی جعفر انہ کان اذا خرج من البیت قال بسم اللہ خرجت وعلی اللہ توکلت لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۱۱۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال یا صباح لو کان الرجل منکم اذا اراد سفراً قام علی باب دارہ تلقاء وجھہ الذی یتوجہ لہ فقراء الحمد امامہ وعن یمینہ وعن شمالہ وآیۃ الکرسی امامہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال اللھم احفظنی واحفظ ما معی وسلمنی وسلم ما معی وبلغنی وبلغ ما معی ببلاغک الحسن الجمیل لحفظہ اللہ وحفظ ما معہ وبلغ وبلغ ما معہ اما رایت الرجل یحفظ ولا یحفظ ما معہ ویبلغ ولا یبلغ ما معہ ویسلم ولا یسلم ما معہ۔

عطا کر۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلتے وقت دس بار پڑھے۔ تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ گھر واپس آنے تک۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو۔ تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد للہ اپنے سامنے اور داہنے اور بائیں پڑھو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور پھر کہو خداوندا مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ۔ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں اور ہدایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں خود محفوظ رہتا ہے۔ اور جو اس کے پاس ہو وہ محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو وہ سلامت نہیں رہتا۔ اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کہے میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں۔ اور اسی پر توکل کیا ہے اور سوائے اللہ کے اور کسی سے مدد اور قوت درکار نہیں۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صباح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے اور پھر آیۃ الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے۔ اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہے پھر فرمایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا۔ کہ خود تو بچ گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا ہو۔ اور وہ اپنی جگہ پر صحیح و سالم پہنچا ہو۔ اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

[illegible]

۱۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال اذا خرجت من منزلک فی سفر او حضر فقل بسم اللہ آمنت باللہ توکلت علی اللہ ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ فتلقاہ الشیاطین فتنصرف وتضرب الملائکۃ وجوھھا وتقول ما سبیلکم علیہ وقد سمی اللہ وآمن بہ وتوکل علیہ وقال ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو، سفر میں ہو یا حضر میں تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے مل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں۔ ملائکہ ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں۔ تم کو اس پر قابو نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے۔ اور کہا ہے ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

باب ۵۱

نماز سے پہلے کی دُعا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین علیہ السلام یقول من قال ھذا القول کان مع محمد وآل محمد اذا قام قبل ان یستفتح الصلوۃ

اللھم انی اتوجہ الیک بمحمد وآل محمد و اقدمھم بین یدی صلاتی واتقرب بھم الیک فاجعلنی بھم وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین مننت علیّ بمعرفتھم فاختم لی بطاعتھم ومعرفتھم وولایتھم فانھا السعادۃ واختم لی بھا فانک علی کل شیء قدیر ثم تصلی۔

فاذا انصرفت قلت اللھم اجعلنی مع محمد و آل محمد فی کل عافیۃ وبلاء واجعلنی مع محمد وآل محمد فی کل مثوای ومنقلب اللھم اجعل محیای محیاھم ومماتی

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جو یہ کہے گا۔ وہ روز قیامت محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ساتھ ہوگا۔ جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں۔ میں ان کو مقدم کرتا ہوں۔ اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر قادر ہے پھر نماز پڑھے۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہو یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ساتھ رکھو۔ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں۔ یا اللہ میری زندگی اور میری موت محمدؐ و آلِ محمدؐ کی سی زندگی و موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر

مماتهم واجعلني معهم في المواطن كلها ولا تفرق بيني وبينهم انك على كل شيء قدير.

میں اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ نہیں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ عن بعض اصحابنا رفعه قال تقول قبل دخولك في الصلاة اللهم اني اقدم محمداً نبيك بين يدي حاجتي واتوجه به في طلبتي فاجعلني بهم في الدنيا والآخرة ومن المقربين اللهم اجعل صلاتي بهم متقبلة وذنبي بهم مغفورا ودعائي مستجابا يا ارحم الراحمين.

اور ایک روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمد کو جانتا ہوں۔ اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے۔ یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر اور میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے۔ اور ارحم الراحمین میری دعا قبول کر۔

۳۔ عن صفوان الجمال قال شهدت ابا عبد الله عليه السلام واستقبل القبلة قبل التكبير وقال اللهم لا تؤيسني من روحك ولا تقنطني من رحمتك ولا تؤمني مكرك فانه لا يأمن مكر الله الا القوم الخاسرون قلت جعلت فداك ما سمعت بهذا من احد قبلك فقال من اكبر الكبائر عند الله اليأس من روح الله والقنوط من رحمة الله والامن من مكر الله

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کئے فرما رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گھاٹا پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلہ لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یہ سن کر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے اس سے پہلے کسی کو ایسا کہتے نہیں سنا۔ فرمایا سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونا ہے۔ اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

باب ۵۲

دعا بعد نماز

عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان امير المؤمنين عليه السلام يقول اذا فرغ من النوافل اللهم اني اتقرب اليك بجودك وكرمك واتقرب اليك بمحمد عبدك ورسولك واتقرب اليك بملائكتك المقربين وانبيائك المرسلين وبك اللهم انت الغني

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے۔ یا اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں۔ تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ

عنی وبی الفاقة الیك انت الغنی وانا الفقیر الیك اقلتنی عثرتی وسترت علی ذنوبی فاقض الیوم حاجتی ولا تعذبنی بقبیح ما تعلم منی بل عفوك وجودك یسعنی۔

تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں. تو غنی ہے اور میں تیری طرف حاجت مند ہوں۔ تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے۔ اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے۔ پس آج میری حاجت برلا۔ اور جو برائی مجھ میں دیکھے اس پر عذاب نہ کر بلکہ اپنے عفو وکرم سے معاف کر۔

قال ثم یخر ساجدا ویقول یا اهل التقوی ویا اهل المغفرة یا بر یا رحیم انت ابر بی من ابی وامی ومن جمیع الخلائق اقلبنی بقضاء حاجتی مجابا دعائی مرحوما صوتی قد کشفت انواع البلاء عنی۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا اے نگاہداری کرنے والے پرہیزگاروں کی۔ اے گناہوں کو بخشنے والے اے نیکی کرنے والے اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے۔ اور تمام مخلوق سے زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما میری دعا قبول فرما۔ اور میری آواز پر رحم کر اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قال اذا صلی المغرب ثلاث مرات الحمد لله الذی یفعل ما یشاء ولا یفعل ما یشاء غیره اعطی خیرا کثیرا

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب تین بار کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

۳۔ عن احمد بن محمد بن خالد عن ابیه رفعه یقول بعد العشائین اللهم بیدك مقادیر اللیل والنهار ومقادیر الدنیا والآخرة ومقادیر الموت والحیاة ومقادیر الشمس والقمر ومقادیر النصر والخذلان ومقادیر الغنی والفقر اللهم بارك لی فی دینی ودنیای وفی جسدی واهلی وولدی اللهم ادرأ عنی فسقة العرب والعجم والجن والانس واجعل منقلبی الی خیر دائم ونعیم لا یزول۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغربین کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں۔ اور دنیا وآخرت موت وحیات آفتاب ومہتاب اور نصرت اور رسوائی اور فقیری اور مالداری سب کی مقداروں کو جانتا ہے۔ بلحاظ میرے جسم میرے خاندان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما۔ دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بازگشت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

۴۔ عن بعض اصحابه رفعه قال من قال بعد کل صلاة وهو آخذ بلحیته بیده الیمنی یا ذا الجلال والاکرام ارحمنی من النار ثلاث مرات ویده الیسری مرفوعة بطنها الی ما یلی السماء

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے۔ اے عزت وبزرگی والے دوزخ سے بچائے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچا

ثم يقول اجرني من العذاب الاليم ثلاث مرات ثم يوخر يده عن لحيته ثم يرفع يده ويجعل بطنهما يلي السماء ثم يقول يا عزيز يا كريم يا رحمن يا رحيم ويقلب يديه ويجعل بطونهما يلي السماء ثم يقول اجرني من العذاب الاليم (ثلاث مرات) صل على محمد وال محمد والملائكة والروح غفر له ورضي عنه ووصل بالاستغفار له حتى يموت جميع الخلائق الا الثقلين الجن والانس قال فاذا فرغت من تشهدك فارفع يديك وقل اللهم اغفر لي مغفرة عزماً لا تغادر ذنباً ولا ارتكب بعدها محرماً ابداً وعافني معافاة لا ابلوى بعدها ابداً واهدني هدى لا اضل بعده ابداً وانفعني يارب بما علمتني واجعله لي ولا تجعله علي وارزقني كفافاً ورضني به يا رباه وتب علي يا الله يا الله يا الله يا رحمن يا رحمن يا رحمن يا رحيم يا رحيم يا رحيم ارحمني من النار ذات السعير وابسط علي من سعة رزقك واهدني لما اختلف من الحق باذنك واعصمني من الشيطان الرجيم وابلغ محمداً عني تحية كثيرة وسلاماً واهدني بهداك واغنني بغناك واجعلني من اوليائك المخلصين وصلى الله على محمد وال محمد آمين قال من قال هذا بعد كل صلاة رد الله عليه روحه في قبره وكان حياً مرزوقاً الى يوم القيامة۔

(تین بار) پھر اپنا ہاتھ ڈاڑھی پر سے جانے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کرکے کہے اے عزیز! اے کریم! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرکے کہے یا اللہ! مجھے دردناک عذاب سے بچائے (تین بار) اور درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ملائکہ اور روح بھی درود بھیجیں گے۔ اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور خدا اس سے راضی ہوگا۔ اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی۔[۴] پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونو ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو۔ اور ایسی عافیت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے۔ اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت بھی گمراہ نہ ہوں۔ اور اے میرے رب اور نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدہ کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں۔ اور بقدر ضرورت مجھ کو رزق دے۔ اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا۔ اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ اے رحمٰن اے رحمٰن اے رحمٰن اے رحیم اے رحیم اے رحیم دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے۔ اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں۔ ان میں میری رہنمائی کر۔ اور شیطان رجیم کے فریب سے بچالے۔ اور محمدؐ کو میرا درود و سلام پہنچا دے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ۔ اور میرا دل غنی کر دے۔ اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے۔ اور درود ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر آمین امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے گا۔ خدا اس کے مرنے کے بعد اس کی روح کو اس قبر میں لوٹا دے گا۔ اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵۔ عن بعض اصحابه رفعه قال تقول بعد الفجر
اللهم لك الحمد حمداً خالداً مع خلودك ولك
الحمد حمداً لا منتهى له دون رضاك ولك الحمد
حمداً لا امد له دون مشيتك ولك الحمد حمداً لا
جزاء لقائله الا رضاك اللهم لك الحمد واليك
المشتكى وانت المستعان اللهم لك الحمد كما انت
اهله الحمد لله بمحامده كلها على نعمائه كلها
حتى ينتهي الحمد الى حيث ما يحب ربي ويرضى و
تقول بعد الفجر قبل ان تتكلم الحمد لله ملء
الميزان ومنتهى الرضا وزنة العرش وسبحان
الله ملء الميزان ومنتهى الرضا وزنة العرش
والله اكبر ملء الميزان ومنتهى الرضا وزنة العرش
ولا اله الا الله من الميزان ومنتهى الرضا وزنة العرش
تعيد ذلك اربع مرات ثم تقول اللهم اسالك مسالة
العبد الذليل ان تصلي على محمد وال محمد
وان تغفر لنا ذنوبنا وتقضي لنا حوائجنا في الدنيا
والاخرة في يسر منك وعافية۔

۶۔ عن محمد بن الفرج قال كتب الى ابوجعفر
ابن الرضا عليهما السلام بهذا الدعاء وعلمنيه وقال
من قاله في دبر صلاة الفجر لم يلتمس الا تيسرت له
بسم الله وبالله وصلى الله على محمد واله وافوض
امري الى الله ان الله بصير بالعباد فوقاه الله سيئات
ما مكروا لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين
فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذلك ننجي المومنين
حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل
لم يمسسهم سوء ما شاء الله لا حول ولا قوة الا بالله
العلي العظيم ما شاء الله لا ما شاء الناس ما شاء الله

اور بعض اصحاب امام نے روایت کی ہے۔
یا اللہ تیرے لیے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لیے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا اور کچھ نہیں اور تیرے لیے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جو کہ قائل کی جزا صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لیے حمد ہے اور تجھی سے شکایت ہے اور تو ہی مددگار ہے۔ یا اللہ حمد تیرے ہی لیے ہے اور تو ہی اس کا اہل ہے۔ حمد اپنے پورے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لیے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کے شکریہ میں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا رب پسند کرے۔ اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کہے بغیر کلام کئے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن یعنی جس کی حد و حساب نہیں۔ اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن (چار بار) خداوندا میں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت اور خیریت کے ساتھ پورا کر

محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا۔ اور زبانی بھی تعلیم دی۔ فرمایا جو کوئی بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ اور ہر ضرورت بر آئے گی۔
اللہ کے نام سے آغاز محمدؐ و آل محمدؐ پر درود۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بری تدبیروں سے اللہ نے اسے بچا لیا ہے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (نجات شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی۔ اور اسے نجات دی رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی بچاتے ہیں۔ اللہ خلا میں ہمارے لئے کافی ہے۔ اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی

فان کرہ الناس حسبی الرب من المربوبین وحسبی الخالق من المخلوقین وحسبی الرازق من المرزوقین

حسبی الذی لم یزل حسبی منذ قط. حسبی اللہ الذی لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

وقال اذا انصرفت من صلاۃ مکتوبۃ فقل رضیت باللہ ربا وبمحمد نبیاً وبالاسلام دیناً وبالقرآن کتاباً وبفلان وفلان ائمۃ اللھم ولیک فلان فاحفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن فوقہ ومن تحتہ وامدد لہ فی عمرہ واجعلہ القائم بامرک والمنتصر لدینک وارہ ما یحب وما تقر بہ عینہ فی نفسہ وذریتہ وفی اھلہ ومالہ وفی شیعتہ وفی عدوہ وارھم منہ ما یحذرون وارہ فیھم ما یحب وتقر بہ عینہ و

قال وکان النبی یقول اذا فرغ من صلاتہ اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما علنت واسرافی علی نفسی و انت اعلم بہ منی اللھم انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت بعلمک الغیب وبقدرتک علی الخلق اجمعین ما علمت الحیاۃ خیراً لی فاحینی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیراً لی. اللھم انی اسئلک خشیتک فی السر والعلانیۃ وکلمۃ الحق فی الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنی واسئلک نعیماً لا ینفد وقرۃ عین لا ینقطع واسالک الرضا بالقضاء وبرکۃ الموت بعد العیش وبرد العیش بعد الموت ولذۃ المنظر الی وجھک وشوقاً الی رویتک ولقائک من غیر ضراء

نصرت اور فضل سے ایسی حالت میں ہوگئے۔ کہ کوئی مصیبت ان تک نہ پہنچی جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ نہیں ہے مدد اور قوت مگر علی و عظیم خدا سے۔ اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہتا ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے برا سمجھیں خدا میرے لیے کافی ہے مخلوق کے بجائے میرے لیے خالق کافی ہے نہ کہ اس بندے۔ اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پانے والی مخلوق۔

ہمیشہ کے لیے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اسی کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے

فرمایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمدؐ کے نبی قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے۔ تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ۔ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر۔ اور اسے دکھاوے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اور اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے اور اس کے شیعہ اماں میں

حضرت رسولِ خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی ہو اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو۔ یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے بھی ہے اور سب سے آخر بھی جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لئے بہتر موت ہو۔ وہ موت دے۔ یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں۔ اور غصہ ہو یا رضامندی ہر حالت میں کلمہ حق میری زبان پر جاری رہے۔ اور فقیری ہو یا تونگری میانہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں۔ جو ختم نہ ہو۔ اور وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو۔ اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں۔ اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو۔ اور مرنے کے بعد خوش گوار عیش اور تیرے

مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھدیین اللھم

دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے خداوند زیور ایمان سے ہمیں سجا دے اور اپنے بارگاہ سے ہدایت یافتہ ہادی بنا۔

اللھم اھدنا فیمن ھدیت اللھم انی اسئلک عزیمۃ الرشاد والثبات فی الامر والرشد واسئلک شکر نعمتک وحسن عافیتک واداء حقک واسئلک یا رب قلباً سلیماً ولساناً صادقاً واستغفرک لما تعلم و اسألک خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم فانک تعلم ولا نعلم وانت علام الغیوب۔

خداوندا ہماری ہدایت کر ان لوگوں کی سی جن کو تُو نے ہدایت کی ہے۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال نیک ارادہ کا کرتا اور تیرے حکم وہدایت پر ثبات وقرار کی اور تجھ سے دعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کو ادا کرنے کی اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے۔ اور جو جانتا ہے (میری لغزشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے

۷۔ **سمعت** ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول جاء جبریل الی یوسف فی السجن فقال لہ یا یوسف قل فی دبر کل صلاۃ اللھم اجعل لی فرجاً ومخرجاً وارزقنی من حیث احتسب ومن حیث لا احتسب۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبریل امین قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور کہا اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوندا میرے لیے اس زندان سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے۔ اور ہر اس مقام سے جو میرے گمان میں ہے اور نہیں ہے

۸۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من قال ھذہ الکلمات عند کل صلاۃ مکتوبۃ حفظ فی نفسہ ودارہ ومالہ وولدہ اجیر نفسی ومالی وولدی و اھلی وداری وکل ما ھو منی باللہ الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد واجیر نفسی ومالی وولدی وکلما ھو منی برب الفلق من شر ما خلق الی اخرھا وبرب الناس

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان ومکان ومال اور اولاد حفظ وامان میں رہے گی۔ میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل وعیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد واحد وصمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے۔ نہ باپ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے اور میں اپنے نفس ومال واولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورۃ تک پڑھے۔ اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

۹۔ **عن** معاویۃ بن عمار قال من قال فی دبر الفریضۃ یا من یفعل ما یشاء ولا یفعل ما یشاء احد غیرہ ثلاثاً ثم سأل اعطی ما سأل

فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جس نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا۔ اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ دیا جائے گا

۱۰۔ **قال** ابوعبد اللہ علیہ السلام اذا صلیت المغرب فامرر یدک علی جبھتک وقل بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن۔ ثلاث مرات

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب وحاضر کا جاننے والا ہے۔ رحمٰن ورحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر (تین بار)

۱۱۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کنت کثیراً ما اشتکی عینی فشکوت ذلک الی ابی عبد اللہ علیہ السلام فقال الا اعلمک دعاءً لدنیاک و اخرتک وبلاغاً لوجع عینک قلت بلیٰ قال تقول فی دبر الفجر و دبر المغرب۔

اللھم انی اسالک بحق محمد وال محمد علیک ان تصلی علی محمد وال محمد واجعل النور فی بصری والبصیرۃ فی دینی و الیقین فی قلبی والاخلاص فی عملی والسلامۃ فی نفسی والسعۃ فی رزقی والشکر لک ابداً ما ابقیتنی

فرمایا صادق آل محمد نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی۔ کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا وآخرت میں بھلائی کا باعث ہو۔ اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے۔ نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمد وآل محمد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین ویقین کی روشنی پیدا کر۔ اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے۔ مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

۱۲۔ **حدثنی** ابو جعفر الشامی قال حدثنی رجل بالشام یقال لہ ھلقام ابن ابی ھلقام قال اتیت ابا ابراھیم علیہ السلام فقلت لہ جعلت فداک علمنی دعاءً جامعاً للدنیا والاخرۃ واوجز فقال قل فی دبر الفجر الی ان تطلع الشمس۔

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ واسالہ من فضلہ قال ھلقام لقد کنت من اسوء اھل بیتی حالاً فما علمت حتی اتانی میراث من قبل رجل ما ظننت ان بینی وبینہ قرابۃ وانی الیوم لمن ایسر اھل بیتی وما ذلک الا بما علمنی مولای العبد الصالح علیہ السلام۔

ابو جعفر شامی سے روایت ہے کہ ایک مرد شامی ہلقام نامی نے بیان کیا۔ کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا۔ اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں۔ کوئی ایسی جامع دعا تعلیم فرمائیے جس سے دنیا وآخرت میں بھلا ہو اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سے سورج نکلنے تک کہو

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ واسالہ من فضلہ۔ ہلقام نے بیان کیا۔ میں بہت ہی زبوں حال و تنگ دست تھا۔ مجھے ایک ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قرابت دار بھی نہ جانتا تھا۔ اب میں اپنے خاندان میں ایک مالدار آدمی ہوں۔ یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھے میرے مولا عبد صالحؑ سے ملی۔

باب ۵۳

دعائے رزق

۱۔ عن معاویہ ابن عمار قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام ان یعلمنی دعاء للرزق فعلمنی دعاء ما رأیت اجلب للرزق منہ قال قل: اللّٰھم ارزقنی من فضلک الواسع الحلال الطیب رزقاً واسعاً حلالاً طیباً بلاغاً للدنیا والآخرۃ صباً صباً ھنیئاً مریئاً من غیر کد ولا من من احد من خلقک الا سعۃ من فضلک الواسع فانک قلت واسئلوا اللہ من فضلہ فمن فضلک اسئل ومن عطیتک اسئل ومن یدک الملأ اسئل۔

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتایئے۔ حضرت نے بتائی میں نے حصول رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہو یا اللہ اپنے فضل سے حلال اور پاک رزق میں وسعت دے۔ اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوش گواری کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے بس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگتا ہوں تیرے فضل اور تیری عطا سے اور تیرے ہی بھرپور ہاتھ سے۔

۲۔ عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام لقد استبطأت الرزق فغضب ثم قال لی قل اللّٰھم انک تکفلت برزقی ورزق کل دابۃ یا خیر مدعو ویا خیر من اعطی ویا خیر من سئل ویا افضل مرتجی افعل بی کذا وکذا۔

ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کم پا رہا اور سست رفتار پا رہا ہوں۔ یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا۔ اور فرمایا۔ کہو۔ یا اللہ تو ہر زمین پر چلنے والے کے رزق کا ضامن ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر۔ اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر اور جن سے امید کی جاتی ہے۔ ان سب سے افضل میری یہ حاجت بر لا۔

۳۔ عن اسماعیل بن عبد الخالق قال ابطا رجل من اصحاب النبی عنہ ثم اتاہ فقال لہ رسول اللہ ما ابطا بک عنا فقال السقم والفقر فقال لہ افلا اعلمک دعاء یذھب اللہ عنک بالسقم والفقر قال بلی یا رسول اللہ فقال قل لاحول ولاقوۃ الا باللہ توکلت علی الحی الذی لایموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا

راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی انہوں نے کہا بیماری و ناداری۔ فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ نہ مرض رہے نہ تنگدستی۔ اس نے کہا ضرور بتایئے۔ فرمایا کہو۔ نہیں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں۔ حمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے۔ اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو

قال فما لبث ان عاد الی النبی فقال یارسول اللہ قد اذھب اللہ عنی السقم والفقر۔

سب سے بڑا جانو۔ چند روز نہ گزرے تھے۔ کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ادع فی طلب الرزق فی المکتوبۃ وانت ساجد یا خیر المسؤولین یا خیر المعطین ارزقنی وارزق عیالی من فضلک الواسع فانک ذو الفضل العظیم۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اثنائے نماز فریضہ میں بحالت سجدہ کہو۔

اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر۔ اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

۵۔ عن ابی بصیر قال شکوت الی ابی عبد اللہ علیہ السلام الحاجۃ وسالتہ ان یعلمنی دعاءً فی طلب الرزق فعلمنی دعاءً ما احتجت منذ دعوت بہ قال قل فی صلاۃ اللیل وانت ساجد یا خیر مدعو ویا خیر مسؤول ویا اوسع من اعطی ویا خیر مرتجی ارزقنی واوسع علی من رزقک وسبب لی رزقاً من قبلک انک علی کل شیء قدیر۔

ابو بصیر سے مروی ہے۔ میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی۔ اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔ حضرت نے تعلیم کی۔ جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا۔ فرمایا کہو بحالت سجدہ نماز شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر اے سوال کئے ہوؤں میں سب سے بہتر اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے اے امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے۔ اور اپنی طرف سے میرے لیے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شے پر قادر ہے۔

۶۔ عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر قال جاء رجل الی النبی فقال یارسول اللہ انی ذو عیال وعلی دین وقد اشتدت حالی فعلمنی دعاءً ادعو اللہ عز وجل بہ لیرزقنی واقضی بہ دینی واستعین بہ علی عیالی فقال رسول اللہ یا عبد اللہ توضاء واسبغ وضوئک ثم صل رکعتین تتم الرکوع والسجود ثم قل یا ماجد یا واحد یا کریم اتوجہ الیک بمحمد نبیک نبی الرحمۃ یا محمد یارسول اللہ انی اتوجہ بک الی ربک وربی ورب کل شیء ان تصلی علی محمد واھل بیتہ واسئلک نفحۃ کریمۃ من نفحاتک وفتحاً یسیراً ورزقاً واسعاً الم بہ شعثی واقضی بہ دینی واستعین بہ علی عیالی

ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں۔ میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی تعلیم فرمایئے۔ کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے۔ اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندہ خدا پورا وضو کر (مع مستحبات) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجا لا کر کہو اے صاحب مجد و بزرگی اے ذات واحد اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمدؐ کے جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمدؐ! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا بھی رب ہے میرا بھی رب ہے اور ہر شے کا رب ہے۔ اے خدا درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میں انعام مانگتا ہوں۔ تیرے انعاموں میں سے اور بآسانی کشادگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کو جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں

اور ضروریات میں اپنے اہل و عیال کی مدد کروں ۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال علّم رسول الله هذا الدعاء یا رازق المقلّین یا راحم المساکین یا ولی المؤمنین یا ذا القوة المتین صل علی محمد واهل بیته وارزقنی وعافنی واکفنی ما اهمنی ۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تعلیم فرمائی رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اے غریبوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں کے سردار اے مومنوں کے ولی اے زبردست قوت والے۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج۔ اور مجھے رزق دے اور عافیت عطا کر اور میری مہم پورا کر۔

۸۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال سمعته یقول قال ابو جعفرؑ الی رجل وهو یقول اللهم انی اسئلك من رزقك الحلال فقال ابو جعفرؑ سألت قوت النبیین قل اللهم انی اسألك رزقاً واسعاً طیباً من رزقك ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزق حلال کا حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تو نے قوت انبیا کا سوال کیا پس یوں کہو خداوندا میں سوال کرتا ہوں تیرے ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو

۹۔ عن احمد بن محمد بن ابی النصر قال قلت للرضا علیه السلام جعلت فداك ادع الله عز وجل ان یرزقنی الحلال فقال اتدری ما الحلال قلت الذی عندنا الکسب الطیب فقال کان علی بن الحسین علیهما السلام یقول الحلال هو قوت المصطفین ثم قال قل اسألك من رزقك الواسع

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزق حلال دے فرمایا تو جانتا ہے رزق حلال کیا ہے میں نے کہا جو پاک کمائی ہو۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے روزی حلال برگزیدگان خدا کی ہے (یعنی قوت لایموت) پھر امام نے فرمایا۔ تم یوں سوال کرو کشادہ رزق دے

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قل اللهم اوسع علیّ فی رزقی وامدد لی فی عمری واجعل لی ممن تنتصر به لدینك ولا تستبدل بی غیری ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے۔ اور میری عمر دراز کر۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد لیتا ہے۔ اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لا۔ یعنی وہ مطیع ہو اور میں نافرمان بردار۔

۱۱۔ عن ابی ابراهیم علیه السلام دعاء فی الرزق یا الله یا الله یا الله اسألك بحق من حقه علیك عظیم ان تصلی علی محمد وال محمد وان ترزقنی العمل بما علمتنی من معرفة حقك وان تبسط علی ما حظرت من رزقك ۔

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لئے یوں دعا کرو۔ یا اللہ یا اللہ یا اللہ میں اس کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے۔ اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے۔ اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲۔ عن ابی بصیر قلت لابی عبد الله علیه السلام انا قد استبطأنا الرزق فغضب ثم قال قل اللهم انك تکفلت برزقی ورزق کل دابة فاخیر من دعی

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رفتار ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا۔ یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن

ویا خیر من سئل ویا خیر من اعطی ویا افضل مرتجی افعل بی کذا و کذا۔

۱۳۔ ابو بصیر عن ابو عبد اللہ علیہ السلام کان علی بن الحسین علیہما السلام یدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک حسن المعیشۃ معیشۃً اتقوی بہا علی جمیع حوائجی واتوسل بہا فی الحیاۃ الی اخرتی من غیر ان تترفنی فیہا فاطغی او تقتر بہا علی فاشقی اوسع علی من حلال رزقک وافضل علی من سیب فضلک نعمۃ منک سابغۃ وعطاء غیر ممنون ثم لا تشغلنی عن شکر نعمتک باکثار منہا تلہینی بہجتہ وتفتننی زہرات زہوتہ ولا باقلال علی منہا یقصر بعملی کدہ ویملا صدری ہمہ اعطنی من ذلک یا الہی غنی عن شرار خلقک وبلاغاً انال بہ رضوانک و اعوذ بک یا الہی من شر الدنیا وشر ما فیہا لا تجعل علی الدنیا سجناً ولا فراقہا علی حزناً اخرجنی من فتنتہا مرضیاً عنی مقبولاً فیہا عملی الی دار الحیوان و ساکن الاخیار وابدلنی بالدنیا الفانیۃ نعیم الدار الباقیۃ۔

ہے۔ اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

ابو بصیر سے مروی ہے۔ کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں۔ اور اپنی زندگی میں اس سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے۔ کہ میں سرکشی کرنے لگوں۔ نہ اتنا کم کہ میں بدبخت قرار پاؤں۔ میرے لئے رزق حلال میں کشادگی عطا کر اور اپنے فضل وکرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے۔ ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو۔ اور اتنی زیادتی نہ ہو۔ کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں۔ اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے۔ اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے۔ اور نہ اتنا کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے۔ اور میرا سینہ غم سے بھر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے۔ اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواستگار بن جاؤں۔ خدایا میں دنیا وما فیہا کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ دنیا کو میرے لیے قید خانہ نہ بنا۔ اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے تا کہ تو مجھ سے راضی ہو۔ اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مساکن اخیار میں مجھے جگہ ملے۔ اور دنیائے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

اللہم انی اعوذ بک من ازلہا و زلزالہا وسطوات شیاطینہا وسلاطینہا ونکالہا ومن بغی من بغی علی فیہا۔ اللہم من کادنی فکدہ ومن ارادنی فاردہ و فل عنی حد من نصب لی حدہ واطف عنی نار من شب لی وقودہ واکفنی مکر المکرۃ وافقأ عنی عیون الکفرۃ واکفنی ہم من ادخل علی ہمہ وادفع عنی شر الحسدۃ واعصمنی من ذلک بالسکینۃ

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے۔ اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو سزا دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے۔ اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنانا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے

والبسني درعك الحصينة واخبأني في سترك الباقي واصلح لي حالي وصدق قولي بفعالي وبارك لي في اهلي ومالي

پھیر دے اور جو رنج وغم میں مجھے پھنسانا چاہتا ہو اس سے بچا لے. حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ. اور اطمینان کے ساتھ مجھ کو بچائے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوط زرہ مجھے پہنا دے۔ اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ لے میرے حال کی اصلاح کر قول وفعل میں صداقت دے۔ اور برکت دے اہل ومال میں۔

باب ۵۴

ادائے قرض کی دعا

۱۔عن ولید بن صبیح قال شکوت الی ابی عبد الله علیه السلام دینا لی علی اناس فقال قل اللهم لحظة من لحظاتك تیسر علی غرمائی بها القضاء وتیسر لی بها الاقتضاء انك علی كل شیء قدیر۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی۔ کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے. فرمایا یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے لحظات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لئے قرض ادا کرنا اور میرے لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔عن ابی عبد الله علیه السلام قال اتی النبی صلی الله علیه واله وسلم رجل فقال یا نبی الله الغالب علی الدین ووسوسة الصدر فقال له النبی قل توكلت علی الحی الذی لا یموت الحمد لله الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولم یكن له شریك فی الملك ولم یكن له ولی من الذل وكبره تكبیرا قال فصبر الرجل ما شاء الله ثم مر علی النبی فهتف به فقال ما صنعت فقال ادمنت ما قلت لی یا رسول الله فقضی الله دینی واذهب وسواس صدری

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول خدا کے پاس آکر کہنے لگا۔ یا نبی اللہ میرے اوپر قرض ہے. اور امر قضا وقدر کے متعلق سینہ میں وسوسہ ہے. فرمایا یوں دعا کر۔ توکلت علی الحی الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے جب تک اللہ نے چاہا۔ اس نے صبر کیا۔ ایک دن وہ رسول خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر فرمایا کہو کیا ہوا اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا وسوسہ بھی مٹا دیا۔

۳۔عن ابی حمزة الثمالی عن ابی عبد الله علیه السلام قال جاء رجل الی النبی فقال یا رسول الله لقد لقیت شدة من وسوسة الصدر وانا رجل مدین معیل محوج فقال له كرر هذه الكلمات توكلت علی الحی الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولم یكن له شریك فی الملك ولم یكن له ولی من الذل وكبره تكبیرا۔ فلم یلبث ان جاءه فقال اذهب الله عنی وسوسة صدری وقضی عنی دینی ووسع علی رزقی۔

ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا۔ میرے دل میں وسوسے شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں. میں مقروض ہوں عیال دار ہوں۔ صاحب احتیاج ہوں حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا - اللہ نے میرے وسوسے بھی دور کر دیئے۔ اور قرض ادا کر کے رزق میں وسعت دے دی۔

۴۔عن ابی ابراهیم كان كتبه لی فی قرطاس اللهم

راوی کہتا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر

اردد الی جمیع خلقک مظالمهم التی قبلی صغیرها وکبیرها فی یسر منک وعافیه ومالم تبلغه قوتی ولم تسعه ذات یدی ولم یقو علیه بدنی ویقینی ونفسی فاده عنی من جزیل ما عندک من فضلک ثم لا تخلف علی منه شیئاً تقضیه من حسناتی یا ارحم الراحمین اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان الدین کما شرع وان الاسلام کما وصف وان الکتاب کما انزل وان القول کما حدث وان الله هو الحق المبین ذکر الله محمداً واهل بیته بخیر وحیا محمداً واهل بیته بالسلام۔

یہ دعا بھی مجھے لکھ کر بھیجی یا اللہ عافیت اور سہولت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام مظالم مجھ سے ہٹا لے جو امر میری قوت سے باہر ہے اور جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اے ارحم الراحمین میرے حسنات میں کمی نہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے عبد و رسول ہیں۔ اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء تھا۔ اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی ہے۔ اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی ہے اور اللہ سراسر حق ہے۔ اور خدا نے محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کیا اور ان کو ہدیہ دیا سلام کا۔

باب ۵۵

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

۱۔ عن ابی حمزة قال قال محمد بن علی علیهما السلام یا ابا حمزة ما لک اذا اتی بک امر تخافه ان لا توجه الی بعض زوایا بیتک یعنی القبلة فتصلی رکعتین ثم تقول یا ابصر الناظرین ویا اسمع السامعین ویا اسرع الحاسبین ویا ارحم الراحمین سبعین مرة کلما دعوت بهذه الکلمات مرة سألت حاجة

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ ثمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعث خوف ہو۔ کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کر سکو۔ تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اے رب سے زیادہ دیکھنے والے اے سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے جلد حساب کرنے والے اے رب سے زیادہ رحم کرنے والے ستر بار۔ جب ان کلمات کا ورد کرو تو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲۔ عن اسماء قالت قال رسول الله من اصابه همّ او غمّ او کرب او بلاء فلیقل

الله ربی لا اشرک به شیئاً توکلت
علی الحی الذی لا یموت۔

اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو۔ تو یہ کلمات کہو

اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے۔ جو حی لا یموت ہے۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا نزل برجل نازلة او شدیدة او کربه امر فلیکشف عن رکبتیه وذراعیه ولیلصقهما بالارض ولیلزق جؤجؤه بالارض ثم لیدع بحاجته وهو ساجد۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا اٹھائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے ملا دے اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما طرح اخوۃ یوسف فی الجب اتاہ جبرئیل فدخل علیہ فقال یا غلام ما تصنع ھھنا فقال ان اخوتی القونی فی الجب قال فتحب ان تخرج منہ قال الی اللہ عز وجل ان شاء اخرجنی قال فقال لہ ان اللہ تعالیٰ یقول لک ادعنی بھذا الدعاء حتی اخرجک من الجب فقال لہ وما الدعاء فقال قل "اللھم انی اسئلک ان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموت والارض ذوالجلال والاکرام ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل لی مما انا فیہ فرجاً و مخرجاً" قال ثم کان من قصتہ ما ذکر اللہ فی کتابہ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تو جبرئیلؑ ان کے پاس آئے اور فرمایا اے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا ہے۔ جبرئیل نے کہا اس سے نکلنا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا۔ جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو میں تمہیں کنوئیں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا، یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ سزاوار حمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت وجلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر۔ امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان الذی دعا بہ ابوعبد اللہ علیہ السلام علی داود بن علی حین قتل معلی بن خنیس واخذ مال ابی عبد اللہ اللھم انی اسئلک بنورک الذی لا یطفی وبعزائمک التی لا تخفی وبعزک الذی لا ینقضی وبنعمتک التی لا تحصی وبسلطانک الذی کففت بہ فرعون عن موسی

جب داود بن علی نے معلی ابن خنیس کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا۔ تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بددعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں میں تیرے اس نور سے جو بجھنے والا نہیں۔ اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں۔ اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں۔ اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰ کو فرعون کو غالب کیا۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الھم قال تغتسل وتصلی رکعتین وتقول یا فارج الھم یا کاشف الغم یا رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمھما فرج ھمی واکشف غمی یا اللہ الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد واعصمنی وطھرنی واذھب ببلیتی۔ واقرأ آیۃ الکرسی والمعوذتین۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو۔ تو غسل کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور کہو۔ اے غموں کو دور کرنے والے اے مصیبت کو رفع کرنے والے اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد اے واحد و صمد اے وہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا۔ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچا اور گناہوں سے پاک کر دے۔ اور میری بلا دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا خفت امراً فقل اللھم انک لا یکفی منک احد وانت تکفی من کل احد من خلقک فاکفنی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو۔ تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی مشکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں

کن او کن ا

وفی حدیث اخر قال تقول یا لا نیاً من کل شیء ولا یکفی منک شیء فی السموٰت والارض اکفنی ما اھمنی من امر الدنیا والاخرۃ وصلی اللہ علی محمد والہ

وقال ابو عبد اللہ من دخل علی سلطان یھابہ فلیقل باللہ استفتح وباللہ استنجح وبمحمد اتوجہ اللھم ذلل لی صعوبتہ وسھل لی حزونتہ فانک تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب وتقول ایضاً حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم وامتنع بحول اللہ وقوتہ من حولھم وقوتھم وامتنع برب الفلق من شر ما خلق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

فلاں حاجت برلا۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کو پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا اور آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درود ہو محمد و آل محمد پر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے سامنے جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ کامیابی دے نجات دے میں محمد صلعم کے واسطہ سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اس کو آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچا رہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبح کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا۔ مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان من دعاء ابی علیہ السلام فی الامر یحدث اللھم صل علی محمد وال محمد واغفر لی وارحمنی وزک عملی ویسر منقلبی واھد قلبی وامن خوفی وعافنی فی عمری کلہ وثبت حجتی واغفر خطایای وبیض وجھی واعصمنی فی دینی وسھل مطلبی ووسع علی فی رزقی فانی ضعیف وتجاوز عن سیٔ ما عندی بحسن ما عندک ولا تفجعنی بنفسی ولا تفجع لی حمیماً وھب لی یا الھی لحظۃ من لحظاتک تکشف عنی جمیع ما بہ ابتلیتنی وترد بھا علی ما ھو احسن عاداتک عندی فقد ضعف قوتی وقلت حیلتی وانقطع من خلقک رجائی ولم یبق الا رجاؤک وتوکلی علیک وقدرتک علی یا رب

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا۔ یا اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بازگشت کو آسان بنا اور میرے قلب کو ہدایت کر اور میرے خوف کو دور کر اور مجھے پوری عمر امن عطا فرما اور میری حجت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش دے اور میرے چہرہ کو نورانی بنا اور دینی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے مطلب کو آسان کر میرے گناہوں سے درگزر کر میرے نفس کو اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملہ میں تکلیف نہ ہو۔ یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے۔ اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر میری قوت کمزور ہو گئی ہے میری تدبیر شکست ہو گئی۔ تیری مخلوق کی طرف

ان ترحمنی و تعافنی لقد رتك علی ان تعذبنی
و تبتلنی الٰھی ذکر عوائدك یونسنی والرجاء
لانعامك یقوینی ولم اخل من نعمك منذ خلقتنی
وانت ربی وسیدی و مفزعی و ملجئی والحافظ لی
والذاب عنی والرحیم بی والمتکفل برزقی وفی
قضاءك وقدرتك کلما انا فیہ فلیکن یاسیدی
ومولای فیما قضیت وقدرت وحتمت تعجیل
خلاصی مما انا فیہ جمیعہ والعافیۃ لی
فانی لا اجد لدفع ذلك احداً غیرك ولا اعتمد فیہ
الا علیك فکن یاذا الجلال عند احسن ظنی بك
ورجائی لك وارحم تضرعی واستکانتی وضعف
رکنی وامنن بذلك علی وعلی کل داعٍ دعاك یاارحم
الراحمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ۔

سے میری اُمید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے میری اُمید
وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے
اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اور اگر عذاب کرے تو
تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مونس ہے اور تیرے انعام کی
امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا۔ تو میرا رب ہے۔ میرا سردار ہے
میرے پناہ کی جگہ ہے میری اُمید کا مقام ہے اور میرا حافظ ہے۔ اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر مہربان
ہے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور جس حالت میں بھی میں
ہوں وہ تیری قضا و قدر کے تحت ہے۔ پس اے میرے سردار میرے
مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے مجھے خلاصی دے اور
مجھے عافیت میں رکھ میری مصیبت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی
نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر اعتماد نہیں پس اے ذوالجلال
میرے ساتھ وہی کر جو میرا حسن ظن ہے اور میری اُمید تجھ سے
وابستہ ہے۔ اور یا اللہ رحم کر میری گریہ و زاری، ذلت اور کمزوری
پر اور میرے اوپر احسان کر اور ہر دعا کرنے والے پر اے ارحم الراحمین
اور درود بھیج محمد و آل محمد پر

۹۔ عن بعض رواۃ قال اذا حزنك امرٌ
فقل فی آخر سجودك یا جبرئیل یا محمد تکرر
ذلك اکفیانی ما انا فیہ فانکما کافیان واحفظانی
باذن اللہ فانکما حافظان۔

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جناب کوئی معاملہ رنجیدہ
نہ کرے تو آخر سجدہ میں کہو اے جبرئیل اے محمد (کئی بار) تم دونوں
میری موجودہ حالت میں مدد کرو۔ تم دونوں کی مدد میرے لئے کافی
ہے تم دونوں میری حفاظت کرو۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں حفاظت
کرنے والے ہو۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال
کان علی بن الحسین یقول ما ابالی اذا قلت ھذہ
الکلمات لو اجتمع علی الانس والجن۔ بسم اللہ و
باللہ ومن اللہ والی اللہ وفی سبیل اللہ وعلی
ملۃ رسول اللہ اللھم الیك اسلمت نفسی و
الیك وجھت وجھی والیك الجات ظھری
والیك فوضت امری اللھم احفظنی بحفظ الایمان
ی خلفی شمالی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین
علیہ السلام نے فرمایا۔ جب میں یہ کلمات کہوں۔ تو اگر تمام جن و انس
میرے خلاف جمع ہوں۔ تو مجھے پرواہ نہ ہو۔ بسم اللہ و باللہ و
من اللہ والی اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ یا اللہ میں
نے اپنے نفس کو تیرا فرمانبردار بنایا اور تیری ذات کی طرف میں
نے توجہ کی اور میری فریاد تجھی سے ہے۔ اور میں نے اپنے معاملہ کو
تیرے سپرد کر دیا۔ یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے
پیچھے میرے داہنے میرے بائیں اور اپنی مدد اور قوت سے

ومن فوقی ومن تحتی ومن قبلی وادفع عنی بحولك وقوتك فانه لاحول ولاقوة الابك۔

میرے دشمنوں کو مجھ سے دور رکھ ۔اور تیرے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں مل سکتی ۔

عن ابی عمیر مثله

یہی حدیث ابن ابی عمیر نے بھی بیان کی ہے

۱۱۔ قال قال ابوعبد الله علیه السلام قال لی رجل ای شیء قلت حین دخلت الی ابی جعفر بالربذة قال قلت اللهم انك تکفی من کل شیء ولایکفی منك شیء فاکفنی بماشئت وکیف شئت ومن حیث شئت والی شئت۔

پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ربذہ میں ابوجعفر (منصور خلیفہ عباسی) کے پاس گئے تھے فرمایا یہ دعا تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے

۱۲۔ قال لماقدم ابوعبد الله علیه السلام علی ابی جعفر اقام ابوجعفر مولی له علی راسه وقال له اذا دخل علی فاضرب عنقه فلما دخل ابوعبد الله نظر الی ابی جعفر واسر شیئا فیما بینه وبین نفسه لایدری ماهو ثم اظهر ..... یامن یکفی خلقه کلهم ولایکفیه احد اکفنی شر عبد الله بن علی۔

جب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے ۔تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت کھڑا کر لیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا جب حضرت آئے ۔تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی ۔ بعد میں ظاہر فرمایا ۔وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ۔مجھے منصور کے شر سے بچالے ۔

قال فصار ابوجعفر لایبصر مولاه وصار مولاه لایبصره فقال ابوجعفر یاجعفر بن محمد لقد عنیتك فی هذا الحر فانصرف فخرج ابوعبد الله من عنده فقال ابوجعفر لمولاه مامنعك ان تفعل ما امرتك به فقال لاوالله ماابصرته ولقد جاء شیء فحال بینی وبینه فقال له ابوجعفر والله لئن حدثت بهذا الحدیث لاقتلنك۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو ۔منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گرمی میں آپ کو فضول تکلیف دی ۔آپ واپس جائیے ۔حضرت کے چلے آنے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجا لایا ۔اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی حائل ہوئی ۔کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا ۔

۱۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال لی الا اعلمك دعاء تدعو به انا اهل البیت اذا کربنا امر وتخوفنا من السلطان امرا لاقبل لنا به ندعو به قلت بلی بابی انت وامی یا ابن رسول الله قال قل یاکائنا قبل کل شیء ویامکون کل شیء ویاباقی بعد کل

راوی کہتا ہے ۔کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا سکھا دوں جس سے تو خدا سے مانگا کرے ہم اہل بیت کو جب کوئی تکلیف دہ امر درپیش ہوتا ہے اور بادشاہ جابر سے خوف ہوتا ہے تو ہم انہی کلمات سے دعا کرتے ہیں ۔میں نے کہا ضرور تعلیم فرمائیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ۔ فرمایا یوں کہا کرو ۔ اے وہ ذات جو ہر شے سے پہلے ہے ۔اے وہ ذات جو ہر شے کو پیدا کرنے والی ہے اور اے وہ ذات جو ہر شے کے بعد باقی [illegible]

سننے والی ہے درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

۱۴۔ عن علی بن مھزیار قال کتب محمد بن حمزة الغنوی الی یسالنی ان اکتب الی ابی جعفر علیہ السلام فی دعاء یعلمہ یرجو بہ الفرج فکتب الی اما ما سئل محمد بن حمزة تعلیمہ دعاءً یرجو بہ الفرج فقل لہ یلزم۔ یا من یکفی من کل شی ولا یکفی منہ شی اکفنی ما اھمنی مما انا فیہ فانی ارجو ان یکفی ما ھو فیہ من الغم ان شاء اللہ تعالیٰ فاعلمتہ ذلک فما اتی علیہ الا قلیل حتی خرج من الحبس۔

علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسی دعا معلوم کروں جو باعث کشودگی کار ہو امام علیہ السلام نے مجھے وہی دعا لکھ کر بھیجی جس کے لیے محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا تھا تحریر فرمایا اس سے کہو یہ دعا پڑھا کرے اے وہ ذات جو کفایت کرتی ہے ہر شے کے بدلے اور اس کے بدلے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی جو مشکل اس وقت مجھے درپیش ہے اسے دور کر میں امید کرتا ہوں کہ اس غم کو تو ہی دور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ میں نے یہ دعا اس کو بتا دی چند ہی روز بعد وہ قید سے رہا ہو گیا۔

۱۵۔ عن ابن ابی حمزة قال سمعت علی بن الحسین علیہما السلام یقول لابنہ یا بنی من اصابہ منکم مصیبة او نزلت بہ نازلة فلیتوضأ ولیسبغ الوضوء ثم یصلی رکعتین او اربع رکعات ثم یقول فی اٰخرھن۔ یا موضع کل شکوی یا سامع کل نجوی و شاھد کل ملاء و عالم کل خفیة و یا دافع ما یشاء من بلیہ یا خلیل ابراھیم و یا نجی موسیٰ و یا مصطفی محمد صلعم ادعوک دعاء من اشتدت فاقتہ و قلت حیلتہ و ضعفت قوتہ دعاء الغریب الغریق المضطر الذی لا یجد لکشف ما ھو فیہ الا انت یا ارحم الراحمین فانہ لا یدعو بہ احد الا کشف اللہ عنہ ان شاء اللہ۔

ابو حمزہ سے بیان کیا میں نے حضرت علی بن الحسین کو کہتے سنا اپنے فرزند سے بیٹا جب کسی مصیبت کا سامنا ہو اور کوئی بلا نازل ہو تو پورا وضو کرو۔ اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو اے وہ ذات جس سے ہر شکایت کی جاتی ہے اے وہ ذات جو ہر کسی کی بات سنتا ہے اے وہ ذات جو ہر گروہ کے پاس موجود ہے اور ہر حقیقت کا جاننے والا ہے اور ہر بلا کا دفع کرنے والا ہے اے ابراہیم کے خلیل اے موسیٰ کو نجات دینے والے اے محمدؐ کو برگزیدہ کرنے والے میں تجھ سے اس شخص کی طرح دعا کرتا ہوں جو فاقہ کی سختی میں مبتلا ہو۔ اور جس کی تدبیر کم ہو گئی ہو۔ اور جس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو۔ دعا کرتا ہوں اس پردیسی کی طرح جو مصیبتوں میں غرق ہو اور مضطر ہو اور جس بلا میں ہو۔ اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو ارحم الراحمین وہ اللہ کے سوا کسی کو غم دور کرنے والا نہیں پاتا۔

۱۶۔ عن سعید بن یسار قال قلت لابی عبد اللہ انہ یدخلنی الغم فقال اکثر من ان تقول اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً فاذا خفت وسوسة او حدیث نفس فقل۔

اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک عدل فی حکمک ماض فی قضائک اللھم

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں غمگین رہتا ہوں۔ فرمایا زیادہ تر یہ دعا پڑھا کرو۔ اللہ میرا دین ہے اس کا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا جب کوئی وسوسہ دل میں آئے یا خود فکر باطل میں پڑ جاؤ تو کہو۔

یا اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے لئے مبنی بر عدل ہے تیرا امر مجھ

ہوں ہر تیرے نام سے جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے یا کسی کو اپنی مخلوق میں تعلیم دی ہے یا تو نے مختص کیا ہے اس کو اپنے علم غیب

على محمد وال محمد وان تجعل القرآن نور بصري وربيع قلبي وجلاء حزني وذهاب همي الله الله ربي لا اشرك به شيئاً۔

سے یہ کہ محمد وآل محمد پر درود بھیج اور یہ کہ قرآن کو میری آنکھوں کا نور قرار دے اور میرے رنج کا دور کرنے والا اور میرے غم کا دفع کرنے والا اے اللہ اے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا

١٧۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال كان دعاء النبي ليلة الاحزاب يا صريخ المكروبين ويا مجيب المضطرين ويا كاشف غمي اكشف عني همي وكربي فانك تعلم حالي وحال اصحابي واكفني حول عدوي۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خندق کی جنگ میں حضرت کی دعا یہ تھی اے بے چینوں کی فریاد سننے والے اے رنج و غم و کرب و اضطراب کو دور کرنے والے تو میرا اور میرے اصحاب کا حال خوب جانتا ہے۔ دشمن کی طاقت کو توڑ کر میری مدد کر۔

١٨۔ عن الرضا عليه السلام قال خرج بجارية لنا خنازير في عنقها فاتاني آت فقال يا علي قل لها فلتقل يا رؤوف يا رحيم يا رب يا سيدي۔ تكرره۔ قال فقالته فاذهب الله عنها قال وقال هذا الدعاء الذي دعا به جعفر بن سليمان۔

امام رضا علیہ السلام کے پاس ایک ایسی کنیز کو لائے جس کی گردن میں خنازیر (ایک بیماری) تھے۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ پڑھ اے مہربان خدا اے رحم کرنے والے اے میرے رب اے میرے سردار اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اسے شفا دی۔ حضرت نے فرمایا یہ وہ دعا ہے جو جعفر بن سلیمان کو تعلیم کی تھی (قید سے رہائی کے لئے)

١٩۔ عن احمد بن محمد عن الحسين قال سالت ابا الحسن دعاء وانا خلفه فقال اني اسئلك بوجهك الكريم واسمك العظيم وبعزة النبي لا ترام وبقدرتك التي لا يمتنع منها شيء ان تفعل بي كذا وكذا قال وكتب الي رقعة بخطه قال يا من علا فقهر وبطن فخبر يا من ملك فقدر يا من يحيي الموتى وهو على كل شيء قدير صل على محمد وال محمد وافعل بي كذا وكذا ثم قل يا لا اله الا الله ارحمني بحق لا اله الا الله ارحمني وكتب الي في رقعة اخرى يامرني ان اقول اللهم ادفع عني بحولك وقوتك اللهم اني اسئلك في يومي هذا وشهري هذا وعامي هذا بركاتك فيها وما ينزل فيها من عقوبة او مكروه او بلاء فاصرفه عني وعن والدي بحولك وقوتك انك على كل شيء قدير اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحويل عافيتك

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جبکہ میں حضرت کے پیچھے چل رہا تھا۔ دعا تعلیم کرنے کی خواہش کی فرمایا کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں۔ تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی۔ کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا۔ اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقعہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار اے وہ ذات جو مالک و قادر ہے۔ جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔ درود بھیج محمد وآل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کر پھر کہو اے وہ معبود نہیں بحق لا الٰہ الا اللہ مجھ پر رحم کر اور ایک دوسرے رقعہ میں لکھا۔ کہ میں کہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس مہینہ میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں۔ اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے۔ مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے اور ہلاک مصیبت کے نزول سے

ومن شر کتاب قد سبق .

اللهم انی اعوذ بك من شر نفسی ومن شر کل دابة انت اخذ بناصیتها انك علی کل شیء قدیر وان الله احاط بکل شیء علماً واحصی کل شیء عددا .

۲۰- عن عمر بن یزید. یا حی یا قیوم یا لا اله الا انت برحمتك استغیث فاکفنی ما اهمنی ولا تکلنی الی نفسی تقوله مائة مرة وانت ساجد۔

۲۱- عن سماعة قال لی ابو الحسن علیه السلام اذا کان لك یا سماعة الی الله عزوجل حاجة فقل اللهم انی اسئلك بحق محمد وعلی فان لهما عندك شاناً من الشان وقدراً من القدر فبحق ذلك الشان وبحق ذلك القدر ان تصلی علی محمد وال محمد وان تفعل بی کذا وکذا فانه اذا کان یوم القیامة لم یبق ملك مقرب ولا نبی مرسل ولا مومن ممتحن الا هو یحتاج الیهما فی ذلك الیوم۔

۲۲- عن معاویه بن عمار والعلاء بن سیابه و ظریف بن ناصح قال لما بعث ابو الدوانیق الی ابو عبد الله رفع یده الی السماء ثم قال اللهم انك حفظت الغلامین بصلاح ابویهما فاحفظنی بصلاح ابائی محمد وعلی والحسن والحسین وعلی بن الحسین ومحمد بن علی اللهم انی اعوذ بك فی نحره واعوذ بك من شره ثم قال للجمال سر فلما استقبله الربیع بباب ابی الدوانیق قال له یا ابا عبد الله ما اشد باطنه علیك لقد سمعته یقول

اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو روز قیامت پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے۔ اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار جانتا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حی و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑ۔ سجدہ میں سو بار کہے۔

سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب خدا سے کوئی حاجت بر آری چاہے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کر بے شک روز قیامت کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی رسول اور کوئی ایسا مومن جس کا امتحان قدرت نے کیا ہو ایسا نہ ہوگا جو ان کی طرف محتاج نہ ہو۔

راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد بلایا۔ تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا خدایا تو نے دونوں یتیم لڑکوں کے خزانوں کی حفاظت کی۔ خضر علیہ السلام نے گرتی دیوار کے نیچے جو یتیم بچوں کا خزانہ تھا۔ دیوار کو سیدھا کر کے بچا لیا تھا ان کے ماں باپ کی نکوکاری کی وجہ سے پس میری بھی حفاظت کر میرے آباؤ اجداد محمدؐ و علیؑ و حسنؑ و حسینؑ علی ابن الحسینؑ اور محمدؐ بن علیؑ کی نیکی کی وجہ سے۔ یا اللہ میں اس کے شر کو دفع کروں۔ اس کے سینہ پر ضرب لگا کر اور اے اللہ مجھے اس کے شر سے بچا لے پھر اونٹ کے ساربان سے فرمایا چل جب بغداد پہنچے تو ربیع نے منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ اس کے دل میں آپ کی طرف سے کینہ ہے۔ میں نے اسے کہتے سنا ہے۔

واللہ لا ترکت لهم نخلاً الا عقرته ولا مالاً الا نهبته ولا ذرية الا سبيتها قال فهمس بشيء خفي وحرك شفتيه فلما دخل سلم وقعد فرد عليه السلام ثم قال اما والله لقد هممت ان لا اترك لك نخلاً الا عقرته ولا مالا الا اخذته فقال ابو عبد الله يا امير المومنين ان الله ابتلى ايوب فصبر واعطى داود فشكر وقدر يوسف فغفر وانت من ذلك النسل ولا يأتي ذلك النسل الا بما يشبهه فقال صدقت قد عفوت عنكم فقال له يا امير المومنين انه لم ينل منا اهل البيت احد دما الا سلبه ملكه فغضب الملك واستشاط فقال على رسلك يا امير المومنين ان هذا الملك كان في آل ابي سفيان فلما قتل يزيد حسيناً سلبه الله ملكه فورثه آل مروان فلما قتل هشام زيداً سلبه الله ملكه فورثه مروان بن محمد فلما قتل مروان ابراهيم سلبه الله ملكه واعطاكموه فقال صدقت هات، ادفعوا اليه فقال الاذن فقال هو في يدك متى شئت فخرج فقال له الربيع قد امرلك بعشرة الاف

واللہ میں ان کے کسی جوان کو بے قتل کئے نہ چھوڑوں گا اور نہ ان کے مال کو بے لوٹے۔ اور نہ ان کی ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا خدا کی قسم میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قتل کئے اور مال کو بے لوٹے۔ اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا۔ تو انھوں نے صبر کیا داؤد کو نعمت دی تو انہوں نے شکر کیا۔ یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی۔ تو انہوں نے معاف کر دیا۔ تم انہی کی نسل سے ہو۔ اس نسل کو وہی کرنا چاہیئے جوان کے عمل سے مشابہ ہو اس نے کہا آپ نے سچ کہا میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو۔ جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا۔ اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھیما کر کے سن۔ یہ ملک اولاد ابو سفیان کے پاس تھا جب یزید نے حسین علیہ السلام کو قتل کیا۔ تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا۔ اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا۔ تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں۔ اس نے کہا آپ کی مرضی۔ حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا لے لیجئے ورنہ وہ برا مانے گا۔ انہیں لے کر تصدیق کر دیجئے۔

۲۳ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان علي بن الحسين عليه السلام يقول لا ابالي اذا قلت هذه الكلمات لو اجتمع عليّ الجن والانس۔ بسم الله وبالله ومن الله والى الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله اللهم احفظني بحفظ الايمان من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي ومن تحتي ومن قبلي وادفع عني بحولك وقوتك فانه لا حول ولا قوة الا بالله۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں۔ تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

باب ۵۶

دعائے امراض

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان یقول عند العلة اللهم انك عیرت اقواماً فقلت قل ادعوا الذین زعمتم من دونه فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا فیا من لا یملك کشف ضری ولا تحویله عنی احد غیره صل علی محمد وال محمد واکشف ضری وحوله الی من یدعو معك الها آخر لا اله غیرك

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت مرض کہو یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے۔ وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت کو دور کرنے پر قادر ہے اور بدلنے پر تیرے اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ درود بھیج محمد وآل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ عن داود بن زربی قال مرضت بالمدینة مرضاً شدیداً فبلغ ذلك ابا عبد الله علیه السلام فکتب الی قد بلغنی علتك فاشتر صاعاً من بر ثم استلق علی قفاك وانثره علی صدرك کیف ما انتثر وقل اللهم انی اسألك باسمك الذی اذا سألك به المضطر کشف ما به من ضر ومکنت له فی الارض وجعلته خلیفتك علی خلقك ان تصلی علی محمد وال محمد وان تعافینی من علتی ثم استو جالساً واجمع البر من حولك وقل مثل ذلك واقسمه مداً مداً لکل مسکین وقل مثل ذلك ففعلت ذلك فکانما نشطت من عقال وقد فعله غیر واحد فانتفع به.

راوی کہتا ہے میں مدینہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہ خبر جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی۔ تو مجھے لکھا کہ ایک صاع دسوا تین سیر گیہوں خرید و۔ اور چت لیٹ کر وہ گیہوں اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلواؤ۔ اور کہو۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جس مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا۔ تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا۔ اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمد وآل محمد پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا۔ اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو۔ اور یہ گیہوں ایک ایک مد (تین پاؤ) مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا جیسے میں قید سے رہا ہو گیا چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

۳۔ عن الحسین بن نعیم عن ابی عبد الله علیه السلام قال اشتکی بعض ولده فقال یا بنی قل اللهم اشفنی بشفائك وداونی بدوائك وعافنی من

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہ دعا پڑھو۔ یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بلا سے نجات دے۔ میں تیرا بندہ ہوں اور تیر

بلاءك فانی عبدك وابن عبدك

۴۔ عن یونس بن عمار قال قلت لابی عبد الله جعلت فداك هذا الذی قد ظهر بوجهی یزعم الناس ان الله عز وجل لم یبتل به عبداً له فیه حاجة فقال لی لا لقد كان مؤمن آل فرعون مكنع الاصابع فكان یقول هكذا ویمد یده ویقول یا قوم اتبعوا المرسلین قال ثم قال اذا كان ثلث الاخیر من اللیل فی اوله فتوضأ وقم الی صلاتك التی تصلیها فاذا كنت فی السجدة الاخیرة من الركعتین الاولیین فقل وانت ساجد یا علی یا عظیم یا رحمن یا رحیم یا سامع الدعوات یا معطی الخیرات صل علی محمد وآل محمد واعطنی من خیر الدنیا والآخرة ما انت اهله واذهب عنی هذا الوجع وسمه فانه قد غاضنی وحزننی والح فی الدعاء قال فما وصلت الی الكوفة حتی اذهب الله عنی كله۔

۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا رأیت الرجل مر به البلاء فقل الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاك به وفضلنی علیك وعلی كثیر ممن خلقه ولا تسمعه

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال تضع یدك علی الموضع الذی فیه الوجع وتقول ثلاث مرات الله الله ربی حقاً لا اشرك به شیئاً اللهم انت لها ولكل عظیمة ففرجها عنی

عن ابی عبد الله علیه السلام للاوجاع تقول بسم الله وبالله كم من نعمة لله فی عرق ساكن وغیر ساكن علی عبد شاكر وغیر شاكر وتاخذ لحیتك

بندہ کا فرزند ہوں۔

راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے چہرہ پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا جس سے حاجت ہو یعنی ایمان والے مسلم ہوں۔ فرمایا ایسا نہیں ہے۔ مومن آل فرعون کی انگلیاں جذام سے گر گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں۔ اس نے لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا رات کے آخری حصے کے اول میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اول کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے۔ تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمٰن والے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو (بیماری کا نام لے) اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنایا ہے۔ اور دعا کے وقت پوری پوری الحاح وزاری کر۔ راوی کہتا ہے۔ میں ابھی کوفہ تک نہ پہنچا تھا۔ کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کسی کو مبتلا دیکھو۔ تو کہو حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں تو مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر۔ یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ نہ سنے نہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے۔ میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب درد کہیں ہو تو کہو بسم اللہ و باللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی۔ پھر اپنی ڈاڑھی کو

بیدک الیمنی بعد صلاۃ مفروضۃ وتقول اللھم فرج عنی کربتی وعجل عافیتی واکشف ضری ثلاث مرات واحرص ان یکون ذلک مع دموع وبکاء۔

اپنے داہنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو۔ خدایا میری تکلیف کو دور اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے تین بار اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

۸۔ قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فشکوت الیہ وجعاً بی فقال قل بسم اللہ ثم امسح یدک علیہ وقل اعوذ بعزۃ اللہ واعوذ بقدرۃ اللہ واعوذ بجلال اللہ واعوذ بعظمۃ اللہ واعوذ بجمع اللہ واعوذ برسول اللہ واعوذ باسماء اللہ من شر ما احذر ومن شر ما اخاف علی نفسی تقولھا سبع مرات قال ففعلت فاذھب اللہ عزوجل بھا الوجع عنی

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیر پھیر کہو۔ میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء سے ہر اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں۔ اور خوف زدہ ہوں اپنے نفس پر (سات بار) میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

۹۔ عن عون قال امر یدک علی موضع الوجع ثم قل بسم اللہ وباللہ ومحمد رسول اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم اللھم امسح عنی ما اجد ثم تمر یدک الیمنی وتمسح موضع الوجع علیہ ثلاثاً

فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدائے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں۔ یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر تین بار مل۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تضع یدک علی موضع الوجع ثم تقول بسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم امسح عنی ما اجد وتمسح الوجع ثلاث مرات۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوندا اس درد کو مجھ سے دور کر۔ پھر مقام درد کو تین بار ملے۔

۱۱۔ عن عمہ قال قلت لہ علمنی دعاءً ادعو بہ لوجع اصابنی قال قل وانت ساجد یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا رب الارباب والہ الالہۃ ویا مالک الملوک ویا سید السادۃ اشفنی بشفائک من کل داء وسقم فانی عبدک اتقلب فی قبضتک۔

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتایئے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو۔ یا اللہ یا رحمن یا رحیم اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے مالک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں۔ اور ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲۔ عن زرارۃ عن احدھما علیھما السلام قال اذا دخلت علی مریض فقل اعیذک باللہ العظیم رب العرش العظیم من شر کل عرق نفار ومن

زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ میں دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے

ثم حر النار - سبع مرات

۱- عن ابی جعفر قال اذا اشتکی الانسان فلیقل بسم الله وبالله ومحمد رسول الله اعوذ بعزة الله واعوذ بقدرة الله علی ما یشاء من شر ما اجد۔

۱- عن ابیعبد الله علیه السلام یا منزل الشفاء ومذهب الداء انزل علی ما بی من داء شفاء۔

عن حسین الخراسانی وکان خبازا قال شکوت الی ابی عبد الله علیه السلام وجعاً لی فقال اذا صلیت فضع یدک موضع سجودک ثم قل بسم الله محمد رسول الله اشفنی یا شافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقماً شفاء من کل داء وسقم

عن ابی جعفر علیه السلام قال مرض علی صلوات الله علیه فاتاه رسول الله فقال له قل اللهم انی اسئلک تعجیل عافیتک وصبراً علی بلیتک وخروجاً الی رحمتک۔

عن ابیعبد الله علیه السلام قال ان النبی کان ینفث بهذا الدعاء تضع یدک علی موضع الوجع وتقول ایها الوجع اسکن بسکینة الله وقر بوقار الله وانحجز بحاجز الله واهدأ بهدء الله اعیذک ایها الانسان مما عاذ الله عزوجل به عرشه وملائکته یوم الرجفة والزلازل تقول ذلک سبع مرات ولا اقل من الثلاث۔

۱- عن ابیعبد الله علیه السلام قال تضع یدک موضع الوجع وتقول اللهم انی اسئلک بحق القرآن العظیم الذی نزل به الروح الامین وهو عندک فی ام الکتاب علی حکیم ان تشفینی بشفائک

شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے۔ بسم اللہ وباللہ ومحمد رسول اللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت وقدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں میں مبتلا ہوں۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو۔ شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے۔ اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی۔ ہر درد دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام بیمار ہوئے۔ تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا۔ یوں دعا کرو۔ خداوندا میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں۔ اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ یہ دعا دم کرتے تھے۔ اپنا ہاتھ مقام درد پہ رکھو۔ اور کہو اے درد تھم جا خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ سے قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی ہے اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ۔ تین بار سے کم نہیں۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قرآن عظیم کے واسطے سے جس کو تو نے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت سے پر ہے۔ کہ مجھ کو

وتداوینی بدوائك وتعافینی من بلائك وتصلی علی محمد وآله۔

پوری پوری شفا دے۔ اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر

۱۹۔ عن ابی حمزہ قال عرض بی وجع فی رکبتی فشکوت ذلك الی ابی جعفر علیه السلام فقال اذا انت صلیت فقل یا اجود من اعطی یا خیر من سئل ویا ارحم من استرحم ارحم ضعفی وقلة حیلتی واعفنی من وجعی قال ففعلته فعوفیت۔

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل دینے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر۔ میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی۔

باب ۵۷

حرز و تعویذ

۱۔ عن ابن المنذر قال ذکرت عند ابی عبد الله الوحشة قال الا اخبرکم بشئ اذا قلتموہ لم تستوحشوا بلیل ولا نهار۔

ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنی وحشت دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اس کے ورد سے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

بسم الله وبالله وتوکلت علی الله وانه من یتوکل علی الله فهو حسبه ان الله بالغ امره قد جعل الله لکل شئ قدرا اللهم اجعلنی فی کنفك وفی جوارك واجعلنی فی امانك وفی منعك فقال بلغنا ان رجلا قال ثلاثین سنة وترکها لیلة فلسعته عقرب۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کر دی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچھو نے کاٹ لیا۔

۲۔ عن ابی بصیر عن ابی عبد الله قال قل اعوذ بعزة الله واعوذ بقدرة الله واعوذ بجلال الله واعوذ بعظمة الله واعوذ بعفو الله واعوذ بمغفرة الله واعوذ برحمة الله واعوذ بسلطان الله الذی هو علی کل شئ قدیر واعوذ بکرم الله واعوذ بجمع

ابوبصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔ میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں۔ عزت خدا۔ قدرت خدا۔ جلال خدا عظمت خدا۔ عفو خدا۔ مغفرت خدا۔ رحمت خدا کی۔ اور اس اللہ کی حکومت کی۔ جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے

اللہ من شر کل جبار عنید وکل شیطان مرید وشر کل قریب وبعید اوضعیف اوشدید ومن شر السامۃ والھامۃ والعامۃ ومن شر کل دابۃ صغیرۃ اوکبیرۃ بلیل اونہار ومن شر فساق العرب والعجم ومن شر فسقۃ الجن والانس۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام رقی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حسنا وحسینا فقال: اعیذ کما بکلمات اللہ التامۃ واسمائہ الحسنی کلھا عامۃ من شر السامۃ والھامۃ ومن شر حاسد اذا حسد ثم التفت النبی الینا فقال ھکذا کان یعوذ ابراھیم اسماعیل واسحاق علیہم السلام

۴۔ عن سلیمان الجعفری قال سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول اذا امسیت ونظرت الی الشمس فی غروب وادبار فقل بسم اللہ وباللہ والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا والحمد للہ الذی یصف ولا یوصف ویعلم ولا یعلم یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور واعوذ بوجہ اللہ الکریم وباسم اللہ العظیم من شر ما برأ وذرأ ومن شر ما تحت الثری ومن شر ما بطن وظھر ومن شر ما وصفت وما لم اصف والحمد للہ رب العالمین ذکر انھا امان من کل سبع ومن شیطان الرجیم وذریتہ وکل ما عض اولسع ولا یخاف صاحبھا اذا تکلم بھا لصا ولا غولا قال قلت لہ انی صاحب صید السبع وانا ابیت فی اللیل فی الخرابات والوحش فقال لی قل اذا دخلتہ بسم اللہ ادخل وادخل رجلک الیمنی واذا خرجت فاخرج رجلک

شر سے اور ہر مردود شیطان سے ہر قریب وبعید اور ضعیف وقوی کے اور شر سے فقراور آزار دہندہ کے قصد اور قحط سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رات میں ہو یا دن میں اور عرب وعجم کے ہر فاسق کے شر سے اور فاسق جن وانس کے شر سے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنایا رسول اللہ نے حسنؑ وحسینؑ کے لئے فرمایا میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں۔ اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے فقر سے ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیمؑ نے تجویز فرمایا تھا۔ اسمٰعیل واسحاق کے لئے۔

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ وباللہ والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا یعنی حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے نہ جورو ہے نہ اولاد اور نہ حکومت میں کوئی اس کا شریک اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اور اس کی بندگی کا اقرار کرو۔ اور حمد ہے اس خدا کی جو ہر ایک کی ذات وصفات کو جانتا ہے۔ اور کوئی اس کی ذات و صفات کو نہیں جانتا۔ وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ اسے کسی چیز کو سکھایا نہیں جاتا۔ وہ دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور جو سینوں میں چھپا ہوتا ہے اس سے واقف ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس کی ذات کریم سے اور اس کے عظیم المرتبت نام سے اور شر سے ہر اس چیز کے جس کو اس نے پیدا کیا ہے۔ اور شر سے اس چیز کے جو زمین کے اندر ہے اور چھپی ہوئی اور ظاہر چیز کے شر سے اور ہر اس شے سے جس کو میں نے بیان کیا اور نہیں بیان کیا۔ اور حمد رب العالمین کے لئے ہے حضرت نے فرمایا۔ یہ دعا امان ہے درندے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے اور ہر اس جانور سے جو کاٹنے والا اور ڈسنے والا ہے۔ اور اس دعا کے کرنے والے کو نہ

الیسریٰ و بسم اللہ فلك لاتری مکروھاً۔

چوروں کا خوف رہتا ہے نہ آسیب کا راوی نے کہا۔ میں درندوں کا شکار کرتا رہتا ہوں۔ اور میں ویرانوں میں رات بسر کرتا ہوں۔ اور خوف طاری رہتا ہے۔ فرمایا جب تم وہاں جاؤ تو کہو۔ اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور پھر داہنا پیر اس جگہ رکھو۔ اور جب نکلو تو پہلے بایاں پیر رکھو۔ اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم کو نہ پہنچے گی۔

۵۔ عن قتیبۃ الاعشیٰ قال علمنی ابوعبد اللہ قال قل بسم اللہ الجلیل اعیذ فلاناً باللہ العظیم من الھامۃ والسامۃ واللامۃ والعامۃ ومن الجن والانس ومن العرب والعجم ومن نفثھم وبغیھم ونفخھم وبایۃ الکرسی ثم تقرا ھا ثم تقول فی الثانیۃ بسم اللہ اعیذ فلاناً باللہ الجلیل حتی تاتی علیہ

راوی کہتا ہے حضرت صادق آل محمدؐ نے مجھے حفاظت کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ شروع کرتا ہوں میں خدائے جلیل کے نام سے اور فلاں شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور فقر سے اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے۔ اور جن وانس کے شر سے اور عرب و عجم کے شر سے اور افسوں شعر سے۔ اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو۔ اور دوبارہ کہو۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

۶۔ عن اسحاق بن عمار قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام جعلت فداك انی اخاف العقارب فقال انظر الی بنات نعش الکواکب الثلاثۃ الوسطی منھا بجنبہ کوکب صغیر قریب منہ تسمیہ العرب السھا ونحن نسمیہ اسلم احدّ النظر الیہ کل لیلۃ وقل ثلاث مرات اللھم رب اسلم صل علی محمد وال محمد وعجل فرجھم وسلمنا قال اسحاق فما ترکتہ منذ دھری الامرۃ واحدۃ

اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بچھو کے کاٹنے کا خوف رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں۔ ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ سہا کہتے ہیں اور ہم اسلم کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور تین بار کہو اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور ان کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صحیح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو بچھو نے کاٹ لیا۔

۷۔ عن سعد الاسکاف قال سمعتہ یقول من قال ھذہ الکلمات فانا ضامن لہ الا یصیبہ عقرب ولا ھامۃ حتی یصبح اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ذرأ ومن شر ما برأ ومن شر ما برا ومن شر کل دابۃ ھو اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم

راوی کہتا ہے۔ کہ صادق آل محمدؐ نے فرمایا جو یہ کلمات کہے میں اس کا ضامن ہوں۔ کہ بچھو اسے نہ کاٹے گا۔ اور نہ صبح تک کوئی شر کا قصد کرے گا۔ کہو میں پناہ مانگتا ہوں۔ خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاوز نہیں کرتا۔ کوئی نیک ہو یا بد۔ اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے۔ اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے۔ بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔

۸۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال کان رسول

حضرت رسول خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے

الله فی بعض مغازیه اذ شکوا الیه البراغیث انها تؤذیهم فقال اذا اخذ احدکم مضجعه فلیقل ایها الاسود الوثاب الذی لا یبالی غلقاً ولا باباً عزمت علیک بام الکتاب لا تؤذینی واصحابی الی ان یذهب اللیل ویجیء الصبح بما جاء والذی نعرفه الی ان یؤوب الصبح متی ما آب

پسوؤں کی شکایت کی، کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں. فرمایا جب سونے کو لیٹو تو یہ کہو. اے سیاہ اچھل کر حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے ڈرے نہ کسی دروازہ سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الکتاب (قرآن) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جانے اور صبح کے آنے تک. جیسے آئے ہم پہچانتے ہیں جیسے وہ آ جائے گی۔

۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام اذا لقیت السبع فقل اعوذ برب دانیال والجب من شر کل اسد مستاسد.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو کہ میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنوئیں سے اور ہر صاحب قوت غضب ور سے

توضیح - بخت نصر نے دانیال کو ایک شیر اور شیرنی کے ساتھ کنوئیں میں ڈال دیا تھا. بقدرت خدا شیرنی نے اپنا دودھ ان کو پلایا پھر ارمیا نبی کھانا اور پانی لے کر کنوئیں پر پہنچے اور دانیال کو دیا. انہوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا. اور چند روز بعد بخیریت باہر آ گئے۔

۱۰۔ عن ابراهیم بن محمد بن هارون انه کتب الی ابی جعفر علیه السلام یسأله عوذة للریاح التی تعرض للصبیان فکتب الیه بخطه بهاتین العوذتین وزعم صالح انه انفذهما الی ابراهیم بخطه

راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بچوں کی مرگی (ام الصبیان) کے لئے ایک تعویذ مانگا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہ دو تعویذ لکھے. صالح کا گمان ہے. کہ حضرت نے ابراہیم (راوی) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ملازم کے ہاتھ بھیجے تھے.

الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله ولا رب لی الا الله له الملک وله الحمد لا شریک له سبحان الله ما شاء الله کان وما لم یشأ لم یکن اللهم ذا الجلال والاکرام رب موسی وعیسی و ابراهیم الذی وفی اله ابراهیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط لا اله الا انت سبحانک مع ما عددت من آیاتک وبعظمتک وبما سالک به النبیون وبانک رب الناس کنت قبل کل شیء وانت بعد کل شیء اسألک باسمک الذی تمسک به السموات ان تقع علی الارض الا باذنک وبکلماتک التامات التی تحیی بها الموتی ان

اللہ اکبر اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں. کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں. اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں. اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا اللہ کے سوا کوئی رب نہیں اسی کے لئے ملک ہے. اور اسی کے لئے حمد اس کا کوئی شریک نہیں قابل تسبیح ہے. وہ ہی ہوتا ہے. جو وہ چاہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا. یا اللہ تو صاحب جلالت و بزرگی ہے موسیٰ و عیسیٰ کا اور وفادار ابراہیم کا رب ہے. اور معبود ہے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط کا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو قابل تسبیح ہے بلحاظ اپنی ان آیات کے جو تو نے بیان کی ہیں. اور بلحاظ اپنی عظمت کے اور اس جلالت کے جس سے انبیاء نے سوال کیا. اور تو ہی سب لوگوں کا پالنے والا ہے تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد اور واسطہ تیرے اس نام کا جس سے آسمان بغیر تیرے اذن کے زمین پر گرنے سے رکے ہوئے ہیں. اور واسطہ تیرے ان

تجیر عبدك فلاناً من شر ما ينزل من السماء وما يعرج اليها وما يخرج من الارض وما يلج فيها وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

کلمات تامات کا جن سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اپنی پناہ میں رکھ اپنے فلاں بندے کو اور بچالے ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو اور آسمان کی طرف جائے۔ اور جو زمین سے نکلے اور زمین کے اندر داخل ہو۔ اور سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے رب العالمین کے لیئے۔

وكتب اليه ايضاً بخطه بسم الله وبالله والى الله وكما شاء الله واعيذه بعزة الله وجبروت الله وقدرة الله وملكوت الله هذا الكتاب من الله شفاء لفلان بن فلان عبدك وابن امتك عبدى الله صلى الله على محمد وآله.

اور دوسرا تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ بھیجا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے۔ جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے سے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اے اللہ تیرا بندہ ہے اور تیری کنیز کا فرزند ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں۔ اور رحمت خدا ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

۱۱۔ قال ابو عبد الله عليه السلام اذا لقيت السبع فاقرأ فى وجهه اية الكرسى وقل له عزمت عليك بعزيمة الله وعزيمة محمد وعزيمة سليمان بن داود وعزيمة امير المؤمنين على بن ابى طالب والائمة الطاهرين من بعده فانه ينصرف عنك انشاء الله قال فخرجت فاذا السبع قد اعترض فعزمت عليه وقلت له الا تنحيت عن طريقنا ولم تؤذنا قال فنظرت اليه قد طأطأ راسه وادخل ذنبه بين رجليه وانصرف.

فرمایا صادق آل محمدؑ نے اگر درندہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھو۔ اور کہو قسم دیتا ہوں۔ تجھ کو اللہ کی عزیمت کی اور محمدؐ و سلیمان بن داود اور امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور آئمہ طاہرینؑ کی عزیمت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا۔ راوی کہتا ہے میں گھر سے نکلا۔ تو ایک درندہ سامنے آگیا میں نے اسے قسم دی۔ اور کہا کیا تو ہمارے راستہ سے ہٹے گا نہیں۔ اور ہماری اذیت سے گریز نہ کرے گا۔ میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکالیا۔ اور اپنی دم اپنے پیروں کے درمیان کر لی۔ اور وہاں سے ہٹ گیا۔

۱۲۔ عن ابى عبد الله عليه السلام قال من قال فى دبر الفريضة استودع الله المرهوب المخوف المتضعضع لعظمته كل شئ نفسى واهلى ومالى وولدى ومن يعنينى امره حُفّ بجناح من اجنحة جبرئيل وحفظ فى نفسه واهله وماله.

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز فرض کہے میں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس میرے اہل میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوف زدہ ہے اور اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کرنے والی ہے۔ تو وہ جبرئیل کے پیروں میں لپٹا ہوگا۔ اور اس کے نفس و اہل و مال حفاظت ہو جائیں گے۔

۱۳۔ **عنہ** رفعہ قال من بات فی دار او بیت وحدہ فلیقرأ آیۃ الکرسی ولیقل اللھم انس وحشتی وآمن روعتی واعنی علی وحدتی۔

اور امام نے فرمایا جو کوئی جگہ یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیئے کہ آیۃ الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو انس سے اور خوف کو امن سے بدل اور میری تنہائی میں میری مدد کر

۱۴۔ **عن** بکیر قال سمعت امیر المومنین علیہ السلام یقول قال لی رسول اللہ یا علی الا اعلمک کلمات اذا وقعت فی ورطۃ او بلیۃ فقل بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم فان اللہ عزوجل یصرف بھا عنک ما یشاء من انواع البلاء

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ جب تم کسی مہلکہ یا بلا میں مبتلا ہو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

باب ۵۸

قرآن پڑھتے وقت کی دُعا

۱۔ **قال** کان ابو عبد اللہ علیہ السلام یدعو عند قراءۃ کتاب اللہ عزوجل اللھم ربنا لک الحمد انت المتوحد بالقدرۃ والسلطان المتین ولک الحمد انت المتعالی بالعز والکبریاء وفوق السموٰت والعرش العظیم ربنا ولک الحمد انت المکتفی بعلمک والمحتاج الیک کل ذی علم ربنا ولک الحمد یا منزل الآیات والذکر العظیم ربنا فلک الحمد بما علمتنا من الحکمۃ والقرآن العظیم المبین اللھم انت علمتنا قبل رغبتنا فی تعلمہ واختصصتنا بہ قبل رغبتنا بنفعہ اللھم فاذا کان ذلک منا منک فضلا وجودا ولطفاً بنا ورحمۃ لنا وامتناناً علینا من غیر حولنا وحیلتنا ولا قوۃ لنا اللھم فحبب الینا حسن تلاوتہ وحفظ آیاتہ وایمانا بمتشابھہ وعملاً بمحکمہ وسبباً فی تاویلہ وھدًی فی تدبیرہ وبصیرۃ بنورہ اللھم وکما

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے۔ حمد تیرے ہی لئے ہے تو واحد ہے اپنی قدرت سطوت پوری قوت سے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان وعرش کے اوپر تیرا جلال چھایا ہوا ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم تیرا محتاج ہے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیات وذکر عظیم کے نازل کرنے والے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور قرآن عظیم مبین کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی۔ اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف رغبت نہ تھی۔ یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل وکرم واحسان سے کیا ہماری طاقت وقوت سے یہ امر باہر تھا۔ یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیات متشابہات

انزلته شفاءً لاولیائك وشقاءً علی اعدائك وعمی علی اهل معصیتك ونوراً لاهل طاعتك اللهم فاجعله لنا حصناً من عذابك وحرزاً من غضبك وحاجزاً عن معصیتك وعصمة من سخطك ودلیلا علی طاعتك ونوراً یوم نلقاك نستضیء به فی خلقك ونجوز به علی صراطك ونهتدی به الی جنتك اللهم انا نعوذ بك من شقوة فی حمله والعمی عن عمله والجور عن حكمه والعلو عن قصده والتقصیر دون حقه اللهم احمل عنا ثقله واوجب لنا اجره واوزعنا شكره واجعلنا نراعیه ونحفظه اللهم اجعلنا نتبع حلاله ونجتنب حرامه ونقیم حدوده ونؤدی فرائضه اللهم ارزقنا حلاوة فی تلاوته ونشاطاً فی قیامه ووجلاً فی ترتیله وقوة فی استعماله فی آناء اللیل واطراف النهار اللهم واشفنا من النوم الیسیر و۔

پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سبب تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شفا ہے تیرے اولیا کے لیے اور بدبختی ہے تیرے دشمنوں کے لیے اور اندھا پن ہے اہل معصیت کے لیے اور نور ہے اہل اطاعت کے لیے خداوندا اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لیے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصہ سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل۔ اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں۔ اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گذر جائیں۔ اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بدبختی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو۔ اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے سے اس کے حکم کے اور جادۂ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینی عمل قرآن کو ہم سے اٹھا لے۔ اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالت شان کی پیروی کریں۔ اور اس کے حرام سے بچیں۔ اور اس کے حدود کو قائم کریں۔ اور اس کے فرائض کو ادا کریں۔ یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چسکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے۔ اور اس کی ترتیل کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوندا ہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بے ہوشوں کی بے ہوشی سے افضل ہے۔ خدا ہمارے قلوب کو زیرکی

وایقظنا فی ساعة اللیل من رقاد الراقدین ونبهنا عند الاحایین التی یستجاب فیها الدعاء من سنة الوسنانین اللهم اجعل لقلوبنا ذكاءً عند عجائبه التی لا تنقضی ولذاذة عند ترديده وعبرة عند ترجیعه ونفعاً بيناً عند استفهامه اللهم انا نعوذ بك من تخلفه فی قلوبنا وتوسده عند رقادنا ونبذه وراء ظهورنا ونعوذ بك من قساوة قلوبنا لما به وعظتنا اللهم

دے قرآن کے ان عجیب اسلوب بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے

انفعنا بما صرفت فیه من الآیات وذکرنا بما ضربت
فیه من المثلات وکفر عنا بتاویله السیئات وضاعف
لنا به جزاء فی الحسنات وارفعنا به ثواباً فی الدرجات
ولقنا البشری بعد الممات اللهم اجعله لنا زاد
تقوینا به فی الموقف وفی الوقوف بین یدیک و
طریقاً واضحاً نسلک به الیک وعلماً نافعاً نشکر به
نعماءک وتخشعاً صادقاً نسبح به اسماءک اللهم
فانک اتخذت به علینا حجة قطعت به عذرنا و
اصطنعت به عندنا نعمة قصر عنها شکرنا اللهم
اجعله لنا ولیاً یثبتنا من الزلل ودلیلاً یهدینا
لصالح العمل وعوناً هادیاً یقومنا من المیل
وعوناً یقوینا من الملل حتی یبلغ بنا افضل الامل
اللهم اجعله لنا شافعاً یوم اللقاء وسلاحاً
یوم الارتقاء وحجیجاً یوم القضاء ونوراً یوم
الظلماء یوم لا ارض ولا سماء یوم یجزی کل
ساع ما سعی اللهم اجعله لنا ریاً یوم الظماء وفوزاً
یوم الجزاء من نار حامیة قلیلة البقیا علی
من بها اصطلی وبحرها تلظی اللهم اجعله لنا
برهاناً علی رؤس الملاء یوم یجمع فیه اهل
الارض واهل السماء اللهم ارزقنا منازل
الشهداء وعیش السعداء ومرافقة الانبیاء
انک سمیع الدعاء

دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے۔ یا اللہ ہم کو نفع دے۔ جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں ان سے اور ہم کو معاف کر دے۔ جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں۔ اور ہمارے حسنات کو کئی گنا کر دے۔ اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زادراہ آخرت قرار دے۔ تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو قوی دل ہو کر آئیں۔ اور ایسے کھلے راستے سے آئیں۔ جو تجھ تک پہنچانے والا ہو۔ اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اور ایسا سچا خضوع و خشوع دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں۔ یا اللہ تو نے اس قرآن سے ہم پر حجت قائم کی ہے اور ہمارے عذر کو قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔
یا اللہ اس قرآن کو ہمارا ولی قرار دے۔ تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں۔ اور ہمارا رہنما بنا۔ تاکہ ہم اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی قوت دے دے۔ اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسب مال کی قوت دے۔ تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں۔ یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں۔ اور یوم حساب اپنے مقصد کے پانے والے ہوں۔ اور ایسا نور قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا۔ کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا۔ یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا۔ پیاس کے دن اور روز قیامت کے لیے نور قرار دے اور بچائے اس بھڑکتی آگ سے جو اشقیاء پر جب بھڑکے گی۔ تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوندا اس قرآن کو دلیل نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیاء کی ہمراہی دے۔ تو دعا کا سننے والا ہے۔

باب ۵۹

دعائے حفظ قرآن

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تقول اللھم انی اسئلک ولم یسئل العباد مثلک بحق محمد نبیک ورسولک وابراھیم خلیلک وصفیک وموسیٰ کلیمک ونجیک وعیسیٰ کلمتک وروحک واسئلک بصحف ابراھیم وتوراۃ موسیٰ وزبور داود وانجیل عیسیٰ وقرآن محمد وبکل وحی اوحیتہ وقضاء امضیتہ وحق قضیتہ وغنی اغنیتہ وضال ھدیتہ وسائل اعطیتہ واسئلک باسمک الذی وضعتہ علی اللیل فاظلم وباسمک الذی وضعتہ علی النہار فاستنار وباسمک الذی وضعتہ علی الارض فاستقرت ودعمت بہ السموٰت فاستقلت ووضعتہ علی الجبال فرست وباسمک الذی بثثت بہ الارزاق واسالک باسمک الذی تحی بہ الموتیٰ واسالک بمعاقد العز من عرشک ومنتھی الرحمۃ من کتابک اسئلک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان ترزقنی حفظ القرآن واصناف العلم وان تثبتھا فی قلبی وسمعی وبصری وان تخالط بھا لحمی ودمی وعظامی ومخی وتستعمل بھا لیلی ونہاری برحمتک وقدرتک فانہ لاحول ولاقوۃ الا بک یا حی یا قیوم۔

قال وفی حدیث آخر زیادۃ۔

واسئلک باسمک الذی دعاک بہ عبادک

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کہو الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا بحق محمد جو تیرے نبی و رسول ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو تیرے کلیم و نجیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحف ابراہیم و توریت موسیٰ اور زبور داود اور انجیل عیسیٰ اور قرآن محمد اور ہر وحی کا واسطہ جو تو نے کی ہے۔ اور ہر حکم جو تو نے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تو نے ادا کیا ہے، اور ہر کشادگی جو تو نے دی ہے، اور ہر گمراہ جسے تو نے ہدایت کی ہے اور ہر سائل جسے تو نے عطا کیا ہے۔ اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تاریک بنایا اور تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے زمین قائم ہے۔ اور آسمان کے لئے اس سے ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے اور پہاڑ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے۔ اور اس نام سے کہ مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی رو سے منتہائے رحمت ہیں۔ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رزق دے حفظ قرآن کا۔ اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ۔ اور مخلوط کر دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت سے ان پر عمل کروں۔ اور نہیں ہے مدد و قوت مگر لے حی و قیوم تجھ سے

اور ایک روایت میں اتنا اور ہے

میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے

الذین استجبت لهم وانبیاؤك فغفرت لهم و رحمتهم واسئلك بكل اسم انزلته فی كتبك وباسمك الذی استقر به عرشك وباسمك الواحد الاحد الفرد الوتر المتعال الذی یملاء الاركان كلها الطاهر الطهر المبارك المقدس الحی القیوم نور السموات والارض الرحمن الرحیم الكبیر المتعال وكتابك المنزل بالحق وكلمات التامات و

بندے دعا کرتے ہیں۔ اور تو تو بہ قبول کرتا ہے۔ اور اپنے انبیاء کے ترک اولیٰ معاف کرتا ہے۔ اور ان پر تُو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تُو نے اور ہر اس نام سے جس کا ذکر تُو نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد واحد و فرد و وتر ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھر دیا ہے۔ تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے۔ تو حی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمٰن و رحیم ہے۔ کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے۔ اور اس میں کلمات تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

وقال فی حدیث اٰخر قال رسول اللهؐ من اراد ان یوعیه الله عز وجل القرآن والعلم فلیكتب هذا الدعاء فی اناء نظیف بعسل ماذی (ابیض) ثم تغسله بماء المطر قبل ان یمس الارض ویشرب به ثلاثة ایام علی الریق فانه یحفظ ذلك ان شاء الله۔

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے۔ اسے چاہیئے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف ظرف پر سفید شہد سے لکھے۔ اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گرا ہو۔ دھوئے اور تین دن روز نہار منہ پیئے۔ انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲ رفعه الی امیر المومنینؑ قال قال رسول الله علمك دعاء لا تنسی القرآن

اللهم ارحمنی بترك معاصیك ابداً ما بقیتنی وارحمنی من تكلف مالا یعنینی وارزقنی حسن المنظر فیما یرضیك عنی والزم قلبی حفظ كتابك كما علمتنی وارزقنی ان اتلوه علی النحو الذی یرضیك عنی اللهم نور بكتابك بصری واشرح به صدری وفرج به قلبی واطلق به لسانی واستعمل به بدنی وقونی علی ذلك واعنی علیه انه لا معین علیه الا انت لا اله الا انت۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں۔ کہ تم قرآن کو بھولو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترک معاصی کروں جب تک زندہ رہوں۔ اور رحم کر مجھ پر تاکہ میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لئے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تعلیم دی ہے۔ اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں۔ جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے۔ اور میرا بدن اور میری قوت اسی میں استعمال ہو اور اس معاملہ میں میری مدد کر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

قال ورواه بعض اصحابنا عن ولید بن صبیح عن حفص الاعور عن ابی عبد الله علیه السلام

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

باب نمبر ۶۰

تمام دُنیا و آخرت کی حاجتوں کیلئے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قل اللھم اجعلنی اخشاک کانی اراک واسعدنی بتقواک ولا تشقنی بنشطی راضیک وخرلی فی قضائک وبارک لی فی قدرک حتی لا احب تاخیر ما عجلت ولا تعجیل ما اخرت واجعل غنائی فی نفسی ومتعنی بسمعی وبصری واجعلھما الوارثین منی وانصرنی علی من ظلمنی وارنی فیہ قدرتک یارب واقربذلک عینی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے اس طرح ڈرنے والا بنا دے گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک بختی دے مجھے اپنے سے ڈرنے کی اور برکت دے معاملات قضاء و قدر میں تاکہ جس امر میں تو نے جلدی کی ہے میں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تو نے تاخیر کی ہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شانِ استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اور اے میرے رب اس بارہ میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲۔ عن ابراھیم بن میمون قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اللھم اعنی علی ھول یوم القیامۃ واخرجنی من الدنیا سالما وزوجنی من الحور العین واکفنی موونتی ومؤونۃ عیالی ومؤونۃ الناس وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچا لے۔ اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ اور حوروں سے میری تزویج کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے۔ اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کر۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قل اللھم انی اسئلک من کل خیر احاط بہ علمک واعوذ بک من کل سوء احاط بہ علمک اللھم انی اسئلک عافیتک فی اموری کلھا واعوذ بک من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کر و یا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس برائی سے جسے تیرا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

۴۔ عن علی بن زیاد قال کتب علی بن بصیر یسالہ ان یکتب لہ فی اسفل کتابہ دعاء یعلمہ ایاہ یدعو بہ من الذنوب جامعاً للدنیا والاخرۃ فکتب علیہ السلام بخطہ ... الرحمن الرحیم یامن اظھر الجمیل

علی بن بصیر نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو حضرت نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر تحریر فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم اے وہ ذات جو نیکیوں کو ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے

وستر القبیح ولم یهتك الستر عنی یا کریم العفو یا حسن التجاوز یا واسع المغفرة یا باسط الیدین بالرحمة یا صاحب کل نجوی یا منتهی کل شکوی یا کریم الصفح یا عظیم المن یا مبتدی کل نعمة قبل استحقاقها یا رباه یا سیداه یا مولاه یا غیاثاه صل علی محمد وآل محمد واسئلك ان لا تجعلنی النار ثم تسال ما بدا لك.

عن ابی عبد الله علیه السلام قال اللهم انت ثقتی فی کل کربة وانت رجائی فی کل شدة وانت ولی فی کل امر نزل بی ثقة وعدة کم من کرب یضعف عنه الفؤاد وتقل فیه الحیلة ویخذل عنه القریب ویشمت به العدو وتعیینی فیه الامور انزلت بك وشکوته الیك راغباً فیه عمن سواك ففرجته وکشفته وکفیتنیه فانت ولی کل نعمة وصاحب کل حاجة ومنتهی کل رغبة فلك الحمد کثیراً ولك المن فاضلاً.

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قل اللهم انی اسئلك بجلالك وجمالك وکرمك تفعل بی کذا وکذا.

عن ابی الحسن علیه السلام قال قال لی اکثر من ان تقول لا تجعلنی من المعارین ولا تخرجنی من التقصیر قال قلت اما المعارین فقد عرفت فما معنی تخرجنی من التقصیر قال کل عمل تفعله ترید وجه الله عز وجل فکن فیه مقصرا عند نفسك فان الناس کلهم فی اعمالهم فیما

اور جس نے میری پردہ دری نہیں کی۔ اے مجھے معاف کرنے والے اے بخشش والے اے کشادہ دست رحمت کے ساتھ اے ہر سرگوشی کے سننے والے اے ہر شکایت کی انتہا اے کریم درگذر کرنے والے اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے اے ہر نعمت پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے لیے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریادرس رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہے کرے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے۔ اور ہر سختی میں میری امید گاہ تو ہے اور ہر امر میں تو میرا ولی ہے۔ اور تجھی پر اعتماد ہے۔ اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے۔ بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کمزور ہو جاتا ہے۔ اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں۔ دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شماتت کرتے ہیں۔ اور معاملات رنج پہنچاتے ہیں پس ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں۔ اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔ اور اس صورت میں تیرے سوا مدد غیر سے نفرت ہے۔ تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر مہم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لانے والا ہے۔ اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے۔ اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو۔ یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں سے نہ بنا۔ (جو چند روز مومن رہ کر پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں سمجھ لیا لیکن لا تخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کرو، یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے کوتاہی ہوئی ہے بہرحال کہ سب لوگ جو اعمال نیک کرتے ہیں ان

بینھم وبین اللہ عزوجل مقصرون ۔

ہیں وہ یقیناً کوتاہی کرنے والے ہوتے ہیں ۔

۸۔ قال ابو جعفرؑ لقد غفر اللہ عزوجل الرجل من اھل البادیۃ بکلمتین دعا بھما قال اللھم ان تعذبنی فاھل لذلک انت فغفر اللہ لہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے ۔ اس نے کہا یا اللہ اگر تو مجھے عذاب دے تو تُو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے ۔

۹۔ عن الرضا علیہ السلام قال یا من دلنی علی نفسہ وذلل قلبی بتصدیقہ اسالک الامن والایمان فی الدنیا والاخرۃ ۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ۔ یہ دعا کرو اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے قلب کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و امان کا سوال کرتا ہوں ۔

۱۰۔ عن محمد بن ابی حمزۃ عن ابیہ قال رایت علی بن الحسین علیھما السلام فی فناء الکعبۃ فی اللیل وھو یصلی فاطال القیام حتی جعل مرۃ یتوکا علی رجلہ الیمنی ومرۃ علی رجلہ الیسری ثم سمعتہ یقول بصوت کانہ باکٍ یا سیدی تعذبنی وحبک فی قلبی واما وعزتک لئن فعلت لتجمعن بینی وبین قوم طال ما عادیتھم فیک

راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت صحن کعبہ میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا ۔ جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا ۔

۱۱۔ عن داود الرقی قال انی کنت اسمع اباعبد اللہ اکثر ما یلح بہ فی الدعاء علی اللہ بحق الخمسۃ یعنی رسول اللہ وامیر المومنین وفاطمۃ والحسن والحسین صلوات اللہ [illegible]

داود رقی نے بیان کیا ۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا ۔ یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی رسول اللہ امیر المومنین فاطمہ ۔ اور حسنؑ و حسینؑ صلوات اللہ علیہم کا ۔

۱۲۔ عن ابراھیم الکرخی قال علمنا ابو عبد اللہ دعاءً وامرنا ان ندعو بہ یوم الجمعۃ اللھم انی تعمدت الیک بحاجتی وانزلت بک الیوم فقری ومسکنتی وانا لمغفرتک ارجا منی لعملی ولمغفرتک ورحمتک اوسع من ذنوبی فتول قضاء کل حاجۃ ھی لی بقدرتک علیھا وتیسر ذلک علیک وفقری الیک فانی لم اصب خیرا قط الامنک ولم یصرف عنی احد شرا قط غیرک و لیس ارجو لاخرتی ودنیای سواک ولا لیوم فقری ویوم یفرد [illegible]

ابراہیم کرخی نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم کی اور حکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں ۔ یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیا ہے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیا ہے مجھے تیری مغفرت کی امید ہے اور میرے گناہوں سے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے ۔ پس اپنی قدرت سے میری تمام حاجتوں کو بر لا ۔ اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج تو تیری ہی طرف ہے ۔ تیرے سوا کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا ۔ میں تیرے سوا دنیا و آخرت میں اور کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ محتاجی کے دن ۔ اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کی سپرد کر دیں گے ۔ تیرے سوا میرا کون ہے ۔ میری احتیاج تو اے میرے رب تیری ہی طرف ہے ۔

۱۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ادع اللہ لنا فقال اللھم ارزقھم صدق الحدیث واداء الامانۃ والمحافظۃ

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خداوندا ان کو سچی بات کی توفیق دے ۔ ادائے امانت کی اور نمازوں کی

على الصلاة اللهم انى احق خلقك ان تفعله بهم اللهم افعله بهم

حفاظت کی یا اللہ میں تیری مخلوق میں یہ کہنے کا زیادہ حق دار ہوں۔ کہ ان کے ساتھ ایسا کر یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے

۱۴۔ عن علی بن الحسین علیہما السلام قال کان امیر المومنین صلوات اللہ علیہ یقول اللهم من على بالتوكل عليك والتفويض اليك بالرضا بقدرك والتسليم لامرك حتى لا احب تعجيل ما اخرت ولا تاخير ما عجلت يارب العالمين۔

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کی سپرد کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں۔ کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہونے والا ہو میں اس میں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں تاخیر کو روا نہ رکھوں اے تمام عالموں کے پالنے والے۔

۱۵۔ عن ابن ابی یعفور قال سمعت اباعبد اللہ یقول وهو رافع يده الى السماء رب لا تكلني الى نفسي طرفة عين ابدا لا اقل من ذلك ولا اكثر قال فما كان باسرع من ان تحدر الدموع من جوانب لحيته ثم اقبل على فقال يا ابن ابي يعفور ان يونس بن متى وكله الله عز وجل الى نفسه اقل من طرفة عين فاحدث ذلك الذنب قلت فبلغ به كفرا اصلحك الله قال لا ولكن الموت على تلك الحال

ابن ابی یعفور نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے میرے رب میرے نفس کو آن واحد کے لئے بھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے۔ پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرمایا اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا۔ ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مر جاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱۶۔ عن احمد بن محمد بن خالد رفعه قال اتى جبرئيل الى النبى فقال له ان ربك يقول لك اذا اردت ان تعبدني يوما وليلة حق عبادتي فارفع يديك الى وقل اللهم لك الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهى له دون علمك ولك الحمد حمدا لا امد له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا اجر لقائله الا رضاك اللهم لك الحمد كله ولك المن كله ولك الفخر كله ولك البهاء كله ولك النور كله ولك العزة كلها ولك الجبروت كلها ولك العظمة كلها ولك الدنيا كلها ولك الاخرة كلها ولك الليل والنهار كله ولك الخلق كله وبيدك الخير كله واليك يرجع الامر كله علانيته وسره اللهم لك الحمد حمدا

فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ رسول خدا کے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر تم رات دن میری پوری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو۔ تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اُٹھاؤ۔ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں۔ بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے حد نہیں بدون تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری پوری حمد تیرے ہی لئے ہے۔ اور مکمل احسان تیرے ہی لئے ہے فخر تیرے ہی لئے ہے شان تیرے ہی لئے ہے نور تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دُنیا اور آخرت کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن و رات بنانے والا تو ہی ہے۔ مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہے ہر امر کی ظاہر

ـد أأنت حسن البلاء جليل الثناء سابغ النعماء عدل القضاء جزيل العطاء حسن الآلاء اله في الارض واله في السماء اللهم لك الحمد في السبع الشداد ولك الحمد في الارض والمهاد ولك الحمد طاقة العباد ولك الحمد سعة البلاد ولك الحمد في الجبال الاوتاد ولك الحمد في الليل اذا يغشى ولك الحمد في النهار اذا تجلى ولك الحمد في الآخرة والاولى ولك الحمد في المثاني والقرآن العظيم وسبحان الله وبحمده والارض جميعاً قبضته يوم القيامة والسماوات مطويات بيمينه سبحانه وتعالى عما يشركون سبحان الله وبحمده كل شيء هالك الا وجهه سبحانك ربنا وتعاليت وتباركت وتقدست خلقت كل شيء بقدرتك وقهرت كل شيء بعزتك وعلوت فوق كل شيء بارتفاعك وغلبت كل شيء بقوتك وابتدعت كل شيء بحكمتك وعلمك وبعثت الرسل بكتبك وهديت الصالحين باذنك وايدت المؤمنين بنصرك وقهرت الخلق بسلطانك لا اله الا انت وحدك لا شريك لك لا نعبد غيرك ولا نسأل الا اياك ولا نرغب الا اليك انت موضع شكوانا ومنتهى رغبتنا والهنا ومليكنا

یا باطن بازگشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے۔ تو جلیل ثنا والا ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔ تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے۔ اور مضبوط پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضہ میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے ید قدرت میں ہوں گے۔ تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو اے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے اے رب تو قابل تسبیح ہے۔ بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی والا ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ اور اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا۔ اور اپنی قوت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا۔ اور اپنے اذن سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نصرت سے اہل ایمان کی مدد کی۔ اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو وحدہ لا شریک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے۔ اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے۔ اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود و مالک ہے

۱۴- عن معاوية بن عمار قال لي ابو عبد الله عليه السلام ابتداءً منه يا معاوية اما علمت ان رجلاً اتى امير المؤمنين صلوات الله عليه فشكى ابطاء عليه في الجواب في دعائه فقال له فاين انت عن الدعاء السريع الاجابة فقال له الرجل ما هو قال قل اللهم اني اسئلك باسمك العظيم الاعظم الاجل الاكرم المخزون المكنون النور الحق البرهان المبين الذي هو نور

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت میں تاخیر کی شکایت کی فرمایا تو کہاں ہے آ میں تجھے سریع الاجابت دعا بتاتا ہوں کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے۔ خزانہ مکنون ہے نور حق ہے روشن دلیل ہے۔ نور ہے جس کے ساتھ نور ہے۔

ونور من نور ونور فی نور ونور علیٰ نور ونور فوق کل نور ونور یضیٔ به کل ظلمة ویکسر به کل شدة و کل شدة وکل شیطان مرید وکل جبار عنید ولا تقر به ارض ولا تقوم به سماء ویامن به کل خائف ویبطل به سحر کل ساحر وبغی کل باغ و حسد کل حاسد ویتصدع لعظمته البر والبحر و یستقل به الفلك حین یتکلم به الملك فلا یکون للموج علیه سبیل وهو اسمك الاعظم الاعظم الاجل الاجل النور الاکبر الذی سمیت به نفسك واستویت به علیٰ عرشك واتوجه الیك بمحمد واهل بیته اسالك بك وبهم ان تصلی علیٰ محمد وآل محمد، وان تفعل بی کذا وکذا۔

اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہوگئی ہے اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے اور ہر شیطان راندہ درگاہ ہے اور ظالم وجابر کا زور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پا سکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا۔ ہر خوف زدہ اسی سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے۔ اور ہر سرکش کی سرکشی اور حاسد کا حسد دور ہوتا ہے۔ اور بر و بحر شگافتہ ہوتے اور دریا کشتی کو نہیں ڈبو سکتا جب موکل فرشتہ اس کا نام لے دے۔ اس کا نام سب سے زیادہ عظمت والا اور صاحب جلالت ہے۔ نور اکبر ہے جو تونے اپنا نام رکھا ہے۔ اور اس سے اپنے عرش پر تا بعض ہے اور تجھے دلاتا ہوں واسطہ محمد وآل محمد کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ رحمت نازل کر محمد وآل محمد پر اور میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

١٨۔ عن عمرو بن ابی مقدام قال املا علی هذا الدعاء ابو عبد الله علیه السلام وهو جامع للدنیا والاخرة تقول بعد حمد الله والثناء علیه۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ دعا مجھے لکھوائی۔ کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو حمد وثنائے اللہ تعالیٰ کے بعد

اللهم انت الله لا اله الا انت الکریم
وانت الله لا اله الا انت العزیز الحکیم
وانت الله لا اله الا انت الواحد القهار
وانت الله لا اله الا انت الملك الجبار
وانت الله لا اله الا انت الرحیم الغفار
وانت الله لا اله الا انت الشدید المحال
وانت الله لا اله الا انت الکبیر المتعال
وانت الله لا اله الا انت السمیع البصیر
وانت الله لا اله الا انت المنیع القدیر
وانت الله لا اله الا انت الغفور الشکور
وانت الله لا اله الا انت الحمید المجید
وانت الله لا اله الا انت الغفور الودود
وانت الله لا اله الا انت الحنان المنان
وانت الله لا اله الا انت الحلیم الدیان
وانت الله لا اله الا انت الجواد الماجد
وانت الله لا اله الا انت الواحد الاحد
وانت الله لا اله الا انت الغائب الشاهد
وانت الله لا اله الا انت الظاهر الباطن
وانت الله لا اله الا انت بکل شیٔ علیم

تم نورك فهدیت وبسطت یدك فاعطیت ربنا وجهك اکرم الوجوه وجهتك خیر الجهات

تیرا نور کامل ہے جس سے تونے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشادہ ہے جس سے تونے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ کرم ہے اور تیری جہت بہترین سمت عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا ہے

وتعصی ربنا فتغفر لمن شئت تجیب المضطرین و
تکشف السوء وتقبل التوبۃ وتعفو عن الذنوب لا
تجازی ایادیک ولاتحصی نعمک ولایبلغ مدحتک قول
قائل اللهم صل علی محمد وال محمد وعجل فرجهم
وروحهم وراحتهم وسرورهم واذقنی طعم فرجهم و
اهلک اعداءهم من الجن والانس واتنا فی الدنیا حسنة
وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار واجعلنی من الذین
لاخوف علیهم ولاهم یحزنون واجعلنی من الذین صبروا
وعلی ربهم یتوکلون وثبتنی بالقول الثابت فی الحیاة
الدنیا وفی الاخرة وبارک لی فی المحیا والممات والموقف
والنشور والحساب والمیزان واهوال یوم القیامة
وسلمنی علی الصراط واجزنی علیه وارزقنی علماً
نافعاً ویقیناً صادقاً وتقیً وبراً وورعاً وخوفاً منک
وفرقاً یبلغنی منک زلفی ولایباعد لی عنک واحببنی
ولاتبغضنی وتولنی ولاتخذلنی واعطنی من جمیع
خیر الدنیا والاخرة ما علمت منه ومالم اعلم
واجرنی من السوء کله بحذافیره ماعلمت
منه ومالم اعلم

۱۹۔ عن معاویه بن عمار قال قلت لابی عبد الله
الاتخصنی بدعاء قال بلی قل۔ یا واحد یاماجد یا احد
یاصمد یامن لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً
احد یاعزیز یاکریم یاحنان یاسامع الدعوات
یااجود من سئل یاخیر من اعطی یا الله یا الله
یاالله قلت ولقد نادینا نوح فلنعم المجیبون۔

ثم قال ابو عبد الله کان رسول الله صلعم یقول
لنعم المجیب انت ولنعم المدعو ونعم المسئول اسئلک

ربا تیری اطاعت کی جائے تو تو شکر گذار ہوتا ہے معصیت کی
جائے تو جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ تو مضطر لوگوں کی دعا قبول
کرتا ہے۔ اور مصیبت کو دور کرتا ہے توبہ کو قبول کرتا ہے۔ گناہوں
کو معاف کرتا ہے۔ تیری نعمتوں کا نہ مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر
سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں۔ یا اللہ محمد وآل
محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور ان کی کشادگی فرحت وراحت وسرور
میں جلدی کر اور مجھے ان کی کشادگی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں
کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا وآخرت میں نیکی عطا کر
اور ہمیں عذاب نار سے بچالے۔ اور ان لوگوں میں قرار دے مجھے جو صبر
والے ہیں۔ اور اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ اور زندگانی دنیا وآخرت میں
اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات وموت وموقف ونشر
وحساب ومیزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور صراط
سے صحیح وسالم گزار دے۔ اور علم نافع یقین صادق۔ پرہیزگاری
نیکی زہد خوف کا رزق دے۔ اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے
تقرب کا باعث ہو۔ اور اپنے سے دور نہ رکھ۔ مجھے دوست رکھ
مجھ سے دشمنی نہ رکھ۔ مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا وآخرت کی تمام نیکیاں
مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے
تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ
سے کہا مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔ فرمایا کہو اے واحد ذات صاحب
مجد اے احد اے صمد اے لم یلد ولم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں
اے عزیز وکریم اے مہربان اے دعاؤں کے سننے والے اے
وہ جواد جس سے سوال کیا جاتا ہے۔ اے سب سے بہتر عطا کرنے
والے یا اللہ یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے۔ جب ہم کو نوح نے
پکارا۔ تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں
پھر حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا
ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور سب سے

بنور وجهك واسئلك بعزتك وقدرتك و جبروتك واسئلك بملكوتك ودرعك الحصينه وبجمعك واركانك كلها وبحق محمد وبحق الاوصياء بعد محمد ان تصلی علی محمد وال محمد وان تفعل بی كذا وكذا

اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے۔ میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں۔ اور تیری عزت و قدرت و جبروت سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمد اور ان کے بعد ہونے اوصیا کے حق سے کہ محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

۲۰۔ عن ابی جعفر رجل من اهل الكوفة كان يعرف بكنيته قال قلت لابی عبد الله عليه السلام علمنی دعاءً ادعو به فقال نعم قل يامن ارجوه لكل خير ويامن امن سخطه عند كل عثرة ويامن يعطی بالقليل الكثير يامن اعطی من ساله تحننا ورحمة يامن اعطی من لم يساله ولم يعرفه صل علی محمد وال محمد واعطنی بمسالتی من جميع خير الدنيا وجميع خير الاخرة فانه غير منقوص ما اعطيتنی وزدنی من سعة.

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔ فرمایا یہ کہا کرو۔ اے وہ ذات جس سے ہر امر نیک کی امید کی جاتی ہے۔ اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔ اور جس کا کم دینا بھی بہت ہے۔ اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے۔ وہ اپنی مہربانی اور رحمت سے اسے دیا دیتا ہے۔ اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور مجھ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے۔ وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر۔

۲۱۔ وعنه رفعه الی ابی جعفر انه علم اخاه عبد الله بن علی هذا الدعا اللهم ارفع ظنی صاعداً ولا تطمع فی عدوا ولا حاسداً واحفظنی قائماً وقاعداً ويقظاناً وراقداً اللهم اغفر لی و ارحمنی واهدنی سبيلك الاقوم وقنی حر جهنم واحطط عنی المغرم والماثم واجعلنی من خيار العالم.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبداللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔ یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طمع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے۔ میری حفاظت کر خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں۔ سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہ بخش دے۔ اور مجھ پر رحم کر اور صحیح راستہ پر ثابت قدم رکھ۔ اور آتش دوزخ سے بچا لے۔ اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہوں کا بوجھ کم کر۔ اور مجھے دنیا کے نیکوں میں قرار دے۔

۲۲ قال سمعت ابا عبد الله يقول ارحمنی مما لا طاقة لی به ولا صبر لی عليه.

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر میں صبر نہیں کر سکتا۔

۲۳۔ عن محمد بن مسلم قال قلت له علمنی دعاءً فقال فاين انت من دعاء الالحاح قال وما دعاء الالحاح

راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے دعا تعلیم کیجئے۔ فرمایا دعائے الحاح کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا

فقال اللهم رب السموٰت السبع وما بينهن ورب العرش العظيم ورب جبرئيل وميكائيل واسرافيل ورب القرآن العظيم ورب محمد خاتم النبيين انی اسئلك بالذی تقوم به السماء وبه تقوم الارض وبه تفرق بين الجمع وبه تجمع بين المتفرق وبه ترزق الاحياء وبه احصيت عدد الرمال ووزن الجبال وكيل البحور ثم تصلی علی محمد وال محمد ثم تسأله حاجتك والح فی الطلب۔

وہ کیا ہے فرمایا کہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو اُن کے درمیان ہے۔ کے پالنے والے اے عرش عظیم کے رب اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے قرآن عظیم کے رب اے محمد خاتم النبیین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ ہو۔ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے۔ اور جس سے ریت کے ذرے گنے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے۔ سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر کے الحاح و زاری کرو۔

۲۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه كان يقول اللهم املأ قلبی حباً لك وخشية منك وتصديقاً وايماناً بك وفرقاً منك وشوقاً اليك يا ذا الجلال والاكرام اللهم حبب الی لقاءك واجعل لی فی لقاءك خير الرحمة والبركة والحقنی بالصالحين ولا تؤخرنی مع الاشرار والحقنی بصالح من مضی واجعلنی مع صالح من بقی وخذ بی سبيل الصالحين واعنی علی نفسی بما تعين به الصالحين علی انفسهم ولا تردنی فی سوء استنقذتنی منه يا رب العالمين اسئلك ايماناً لا اجل له دون لقاءك تحيينی وتميتنی عليه وتبعثنی عليه اذا بعثتنی وابرء قلبی من الرياء والسمعة والشك فی دينك اللهم اعطنی نصراً فی دينك وقوة فی عبادتك وفهماً فی خلقك وكفلين من رحمتك وبيض وجهی بنورك واجعل رغبتی فيما عندك وتوفنی فی سبيلك علی ملتك وملة رسولك۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے۔ اور اپنے خوف سے بھر دے۔ اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تیرے خوف سے اور شوق ہو تیری طرف اے ذوالجلال والاکرام یا اللہ اپنی لقا کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی لقا کو میرے لئے باعث رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار دے اور مجھے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے مر چکے ہیں اور جو باقی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ اور نیکوں کی اختیار کرتے ہیں میری مدد کر۔ اور جن برائیو سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا۔ اے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں۔ جس کے لئے مدت نہ ہو۔ اپنی لقا کے شوق میں زندہ رہوں اور مروں اور اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریا سے۔ ریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی قوت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دہرا حصہ دے۔ اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے۔ اور اپنی قضا و قدر کی طرف مجھے راغب کر۔ اور اپنی راہ یعنی اور اپنے رسول کی ملت پر موت دے۔

اللهم انی اعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والبخل والغفلة والقسوة والفترة والمسكنة واعوذ بك يا رب من نفس لا تشبع ومن قلب لا يخشع ومن دعاء لا يسمع ومن صلاة لا تنفع۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے نامردی سے بخل غفلت سے سخت دلی سے تعطل سے تہیدستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔ اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے۔

واعیذ بک نفسی واهلی وذریتی من الشیطان الرجیم
اللهم انه لا یجیرنی منک احد ولا اجد من دونک
ملتحدا فلا تخذلنی ولا تردنی فی هلکة ولا تردنی بعذاب
اسالک الثبات علی دینک والتصدیق بکتابک و
اتباع رسولک اللهم اذکرنی برحمتک ولا تذکرنی
بخطیئتی وتقبل منی وزدنی من فضلک انی الیک
راغب اللهم اجعل ثواب منطقی وثواب مجلسی رضاک
عنی واجعل عملی ودعائی خالصاً لک واجعل ثوابی
الجنة برحمتک واجمع لی جمیع ما سالتک وزدنی من
فضلک انی الیک راغب اللهم غارت النجوم ونامت
العیون وانت الحی القیوم لا یواری منک لیل ساج
ولا سماء ذات ابراج ولا ارض ذات مهاد ولا
بحر لجی ولا ظلمات بعضها فوق بعض تدلج الرحمة
علی من تشاء من خلقک تعلم خائنة الاعین
وما تخفی الصدور اشهد بما شهدت به علی نفسک
وشهدت ملائکتک واولوا العلم فاکتب شهادتی
مکان شهادتهم اللهم انت السلام ومنک السلام اسالک
یا ذا الجلال والاکرام ان تفک رقبتی من
النار۔

اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد
کو شیطان رجیم سے۔ خداوندا تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں
پس مجھے ذلیل نہ کر۔ اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب
میں مبتلا کر۔ میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر
ثابت قدم رہنے کی۔ اور اپنی کتاب کی تصدیق کی۔ اور تیرے رسول
کے اتباع کی۔ یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر۔ میری خطا کے
ساتھ یاد نہ کر۔ اور میرے عمل کو قبول کرلے۔ اور اپنے فضل کو زیادہ
کر۔ میری توجہ ہی تیری طرف ہے خداوندا مجھے ثواب عطا کر میری
گفتگو کا۔ اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے
ہو۔ اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے ہی لئے قرار دے
اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے۔ اور جو سوال میں نے
تجھ سے کئے ہیں۔ ان میں مجھے دل جمعی عطا کر اور اپنے فضل و
کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں۔ یا اللہ ستارے جھلملانے
لگے۔ سونے والے سو گئے۔ تو حی و قیوم ہے۔ نہ تجھے تاریک رات
ڈھانپتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے۔
نہ گہوارہ والی زمین اور نہ گہرے سمندر جو متلاطم ہوں اور نہ وہ تاریکیاں
جو تہ بتہ ہوں۔ تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو
تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی دزدیدہ نگاہوں کو جانتا
ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں۔ وہ تیرے علم میں ہیں۔ میں وہی گواہی
دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے
اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھی سے ہے اے صاحب عظمت و جلالت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان اباذر
اتی رسول الله ومعه جبرئیل فی صورة دحیة الکلبی
وقد استخلاه رسول الله فلما رآهما انصرف عنهما
ولم یقطع کلامهما فقال جبرئیل یا محمد هذا
ابوذر قد مر بنا ولم یسلم علینا اما لو سلم لرددنا
علیه یا محمد ان له دعاء یدعو به معروفاً

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابوذر ایک روز رسول
خدا کے پاس گئے دیکھا کہ جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت میں حضرت کے
پاس ہیں اور آنحضرت ان سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ
کر وہ لوٹ گئے۔ اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے
کہا ابوذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا۔ اگر یہ سلام
کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے۔ اے محمد ان کی ایک دعا ہے

عند اهل السماء فسأله عنه اذا عرجت الى السماء
فلما ارتفع جبرئيل جاء ابو ذر الى النبی فقال له
رسول الله ما منعك يا ابا ذر ان تكون سلمت علينا
حين مررت بنا فقال ظننت يا رسول الله ان الذی
كان معك دحية الكلبی قد استخليته لبعض شانك
فقال ذاك جبرئيل يا ابا ذر وقد قال اما لو سلم
علينا لرددنا عليه فلما علم ابو ذر انه كان
جبرئيل دخله من الندامة حيث لم يسلم عليه
ما شاء الله فقال له رسول الله ما هذا الدعاء الذی
تدعو به فقد اخبرنی جبرئيل ان لك دعاء تدعو به
معروفا فی السماء فقال نعم يا رسول الله اقول۔

اللهم انی اسالك الامن والايمان والتصديق
بنبيك والعافية من جميع البلاء والشكر على
العافية والغنى عن شرار الناس۔

۲۶۔ عن ابی حمزة قال اخذت هذا الدعاء من
ابی جعفر محمد بن علی عليهما السلام قال وكان
ابو جعفر يسميه الجامع۔

بسم الله الرحمن الرحيم اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده
ورسوله امنت بالله وبجميع رسله وبجميع
ما انزل به على جميع الرسل وان وعد الله حق
وصدق الله وبلغ المرسلون والحمد لله رب
العالمين وسبحان الله كلما سبح الله شیء وكما
يحب الله ان يسبح والحمد لله كلما حمد الله شیء
كما يحب الله ان يحمد ولا اله الا الله كلما هلل
الله شیء وكما يحب الله ان يهلل۔

جو اہل آسمان میں مشہور ہے۔ جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں
تو تم ان سے پوچھنا جب جبرئیل چلے گئے۔ تو ابوذر آنحضرتؐ کی
خدمت میں آئے حضرتؐ نے کہا اے ابوذر تم نے ہم پر سلام کیوں
نہ کیا تھا۔ جب تم ادھر سے گذر رہے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے
گمان کیا۔ کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ دحیہ کلبی ہیں۔ آپ ان
سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں۔ فرمایا ابوذر وہ جبرئیل
تھے۔ انہوں نے کہا اگر ابوذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے
یہ سن کر ابوذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے۔ حضرت نے فرمایا وہ
دعا کیا ہے جو تم کیا کرتے ہو۔ جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو دعا
تم کرتے ہو۔ وہ اہل آسمان میں مشہور ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا
یا رسول اللہ میں یہ دعا کیا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ امن و ایمان اور تیرے
نبی کی تصدیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کا۔ اور ان بلاؤں
پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کا۔

ابو حمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔ اور حضرت نے اس دعا کا نام جامع
رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ وحدہٗ لا
شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں میں ایمان لایا ہوں اللہ
پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں
پر نازل ہوئیں۔ اور یہ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اللہ نے سچ فرمایا
ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے
حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے۔ جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس
طرح کرے۔ جسے خدا پسند کرتا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب
تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا اس
طرح کہے۔ جو خدا کو پسند ہے۔

والله اکبر کلما کبر الله شیء وکما یحب الله ان یکبر اللهم انی اسئلك مفاتیح الخیر وخواتیمه وسوابغه وفوائده وبرکاته وما بلغ علمه علمی وما قصر عن احصائه حفظی اللهم انهج لی اسباب معرفته وافتح لی ابوابه وغشنی برکات رحمتك ومن علی بعصمة عن الازالة عن دینك وطهر قلبی من الشك ولا تشغل قلبی بدنیای وعاجل معاشی عن اجل ثواب آخرتی واشغل قلبی بحفظ ما لا تقبل منی جهله وذلل لکل خیر لسانی وطهر قلبی من الریا ولا تجره فی مفاصلی واجعل عملی خالصا لك اللهم انی اعوذ بك من الشر وانواع الفواحش کلها ظاهرها وباطنها و غفلاتها وجمیع ما یرید بی به الشیطان الرجیم وما یرید بی به السلطان العنید مما احطت بعلمه وانت القادر علی صرفه عنی اللهم انی اعوذ بك من طوارق الجن والانس وزوابعهم وبوائقهم ومکائدهم ومشاهد الفسقة من الجن والانس وان استزل عن دینی فتفسد علی آخرتی وان یکون ذلك منهم ضررا علی فی معاشی او یعرض بلاء یصیبنی منهم لا قوة لی به ولا صبر لی علی احتماله فلا تبتلنی یا الهی بمقاساته فیمنعنی ذلك عن ذکرك ویشغلنی عن عبادتك انت العاصم المانع الدافع الواقی من ذلك کله

اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیکی کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد اور برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے ۔ اور جس کے احصا سے میرا علم قاصر رہا ہے ۔ یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے دروازے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر بچا لینے سے اپنے دین کے زائل ہونے سے اور شک سے میرے قلب کو پاک کر دے ۔ اور میرے دل کو امور دنیا میں مشغول رہنے سے بچا لے اور اس سے بھی کہ دنیا کی معاش میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں ۔ اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور ریا سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر ۔ اور میرے عمل کو خالص بنا دے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے ۔ اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے روکنے پر تو ہی قادر ہے ۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہوں ۔ آنے والے جن وانس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاریوں سے اور شر انگیزیوں سے اور فاسق جن وانس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کر دیں ۔ اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے ۔ یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھے طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے ۔ خدایا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے ۔ تو ہی بچانے والا ۔ منع کرنے والا ۔ دفع کرنے والا ۔ اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے

اسئلك اللهم الرفاهیة فی معیشتی ما ابقیتنی معیشة اقوی بها علی طاعتك وابلغ بها رضوانك واصیر بها

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری

الی دار الحیوان غداً ولا ترزقنی رزقاً یطغینی ولا تبتلنی بفقر اشقی به مضیقاً علیّ اعطنی حظاً وافراً فی آخرتی ومعاشاً واسعاً هنیئاً مریئاً فی دنیای ولا تجعل الدنیا علیّ سجناً ولا تجعل فراقها علیّ حزناً اجرنی من فتنتها واجعل عملی فیها مقبولاً وسعیی فیها مشکوراً اللهم ومن ارادنی بسوء فارده ومن کادنی فیها فکده واصرف عنی هم من ادخل علیّ همه وامکر بمن مکر بی فانک خیر الماکرین وافقأ عنی عیون الکفرة الظلمة والطغاة الحسدة اللهم وانزل علیّ منک سکینة والبسنی درعک الحصینة واحفظنی بسترک الواقی وجللنی عافیتک النافعة وصدق قولی وفعلی وبارک لی فی ولدی واهلی ومالی، اللهم ما قدمت وما اخرت وما اغفلت وما تعمدت وما توانیت وما اعلنت وما اسررت فاغفره لی یا ارحم الراحمین

مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں، اور ایسی روزی نہ دے جس سے میں سرکش ہو جاؤں۔ اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان ناجیرن ہو جائے۔ اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے۔ اور دنیا میں وسیع اور گوارا معاش دے۔ دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا۔ اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ۔ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے۔ تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنانا چاہے۔ اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے۔ تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک۔ اور اپنی طرف سے مجھے سکون واطمینان دے۔ اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنا دے۔ اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپا لے اور نفع دینے والی عافیت کا لباس مجھے پہنا دے۔ اور میرے قول و فعل میں صداقت دے۔ اور میری اولاد۔ اہل وعیال اور مال میں اپنی برکت نازل کر۔ اور جو گناہ مجھ سے پہلے ہوئے ہوں۔ یا میں ہوں غفلت میں ہوں یا قصداً ظاہر ہوں یا مخفی اے ارحم الراحمین ان کو بخش دے۔

۲۷۔ عن ابی جعفر قال قل اللهم اوسع علیّ فی رزقی وامدد لی فی عمری واغفر لی ذنبی واجعلنی ممن تنتصر به لدینک ولا تستبدل بی غیری.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہو خدایا! رزق زیادہ کر میری عمر دراز کر۔ میرے گناہ بخش دے۔ اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنا دے اور میری جگہ غیر کو نہ لا۔

۲۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه کان یقول یا من یشکر الیسیر ویعفو عن الکثیر وهو الغفور الرحیم اغفر لی الذنوب التی ذهبت لذتها وبقیت تبعتها.

حضرت صادق آل محمد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اپنی مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہونا ہے بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی۔ مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹۔ عن یعقوب بن شعیب عن ابی عبد الله قال کان من دعائه یقول یا نور یا قدوس یا اول الاولین یا آخر الآخرین یا رحمن یا رحیم اغفر لی الذنوب التی

امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے نور اے پاک ذات اے ہر اوّل سے اوّل۔ اے آخر سے آخر۔ اے رحمن اے رحیم میرے وہ گناہ بخش دے

تغیر النعم واغفر لی الذنوب التی تحل النقم واغفر لی الذنوب التی تهتک العصم واغفر لی الذنوب التی تنزل البلاء واغفر لی الذنوب التی تدیل الاعداء واغفر لی الذنوب التی تعجل الفناء واغفر لی الذنوب التی تکشف الغطاء واغفر لی الذنوب التی ترد الدعاء واغفر لی الذنوب التی ترد غیث السماء

جنہوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے۔ اور جنہوں نے عذاب کو لا اتارا ہے۔ اور بخش دے وہ گناہ جنہوں نے عصمت کی پردہ دری کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی۔ اور میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا۔ اور جنہوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنہوں نے پردہ کشائی کی۔ اور دعاؤں کو رد کرایا۔ اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

عن ابی عبد الله علیه السلام یا عدتی فی کربتی یا صاحبی فی شدتی یا ولیی فی نعمتی یا غیاثی فی رغبتی قال وکان من دعاء امیر المؤمنین علیه السلام اللهم کتبت الآثار وعلمت الاخبار واطلعت علی الاسرار فحلت بیننا وبین القلوب فالسر عندک علانیة والقلوب الیک مفضاة انما امرک لشیء اذا اردته ان تقول له کن فیکون فقل برحمتک لمعصیتک ان تخرج من کل عضو من اعضائی ولا تفارقنی حتی القاک قنی من الدنیا وزهدنی فیها ولا تزوها عنی ورغبتی فیها یا رحمٰن.

امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے اے وقت مصیبت میں میری تسلی کا سامان اے شدت بلا میں میرا ساتھی اے نعمت میں میرا سرپرست اے رغبت میں میرا فریاد رس۔

اور حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تونے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے۔ اور خبروں کو بتادیا ہے۔ اور تجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے قلوب کے درمیان حائل ہے پوشیدہ بھید تیرے لیے ظاہر ہے اور قلوب تیرے لیے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو کہتا ہے ہو جا۔ پس وہ وجود میں آجاتی ہے۔ یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی ملاقات کے وقت تک جدا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے۔ اور اسے مجھ سے دور کر دے۔ اور اے رحمن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عن عبد الرحمن بن سیابة قال اعطانی عبد الله علیه السلام هذا الدعاء.

راوی کہتا ہے۔ یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

الحمد لله ولی الحمد واهله ومنتهاه ومحله اخلص من وحده واهتدى من عبده وفاز من اطاعه وامن المعتصم به اللهم یا ذا الجود والمجد والثناء الجمیل

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے۔ اس کا اہل ہے اور اسی کا نقطہ آخر اور اس کا محل خلوص اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یافتہ ہے جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے۔ جس نے اس سے تعلق رکھا اے صاحب جود و کرم وعظمت اے ثنائے جمیل کے مستحق اور

والحمد لله اسئلک مسئلة من خضع لک برقبته ورغم

حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح

لك انفه واغفر لك وجهه وذلّل لك نفسه وفاضت
من خوفك دموعه وترددت عبرته واعترف لك
بذنوبه وفضحته عندك خطيئته وشانته
عندك جريرته وضعف عند ذلك قوته وقلت حيلته
وانقطعت عنه اسباب خدائعه واضمحل
عنه كل باطل والجأته ذنوبه الى ذل مقامه بين
يديك وخضوعه لديك وابتهاله اليك اسألك
اللهم سؤال من هو بمنزلته ارغب اليك كرغبته
واتضرع اليك كتضرعه وابتهل اليك كاشد ابتهاله
اللهم فارحم استكانة منطقي وذلّ مقامي و
مجلسي وخضوعي اليك برقبتي اسئلك اللهم الهدى
من الضلالة والبصيرة من العمى والرشد من الغواية
واسئلك اللهم اكثر الحمد عند الرخاء واجمل
الصبر عند المصيبة وافضل الشكر عند موضع
الشكر

جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے آگے رگڑی ہوئی ہے۔ اور ندامت سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے۔ اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو۔ اس کے حیلے کم ہو گئے ہوں۔ اور فریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں۔ اور ہر امر باطل اس سے مضمحل ہو گیا ہو اور اس کے گناہ اسے مجبور کر کے تیرے سامنے مقام ذلت میں لے آئے ہوں۔ اور وہ تیرے سامنے اظہار بے زاری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا۔ میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں۔ اور اظہار عجز و نیاز کرتا ہوں۔ اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ۔ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ ضلالت سے بچا کر ہدایت کی اور کورِ باطنی سے بچا کر روشن دلی اور گمراہی سے بچا کر صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں۔ اکثر تیری حمد کرنے کا بحالت عیش اور مصیبت میں پوری طرح صبر کرنے کا اور مقام شکر میں بہترین شکر کرنے کا۔

والتسليم عند الشبهات واسئلك القوة في طاعتك
والضعف عن معصيتك والهرب اليك منك و
التقرب اليك رب لترضى والتحري لكل ما يرضيك
عني في اسخاط خلقك التماسا لرضاك رب من
ارجوه ان لم ترحمني او من يعود علي ان اقصيتني
او من ينفعني عفوه ان عاقبتني او من امل عطاياه
ان حرمتني او من يملك كرامتي ان اهنتني او من
يضرني هوانه ان اكرمتني

اور شبہات کے وقت رسول اور اوصیائے رسول کی بات کو ماننا۔ میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور معصیت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف بھاگنے کا سوال کرتا کرتا ہوں۔ اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مخلوق کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور لے میرے تیری رضا کا خواستگار رہوں۔ اگر تو رحم نہ کرے۔ تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور رکھے گا تو پھر کس سے مہربانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا۔ تو پھر عفو کون کرے گا۔ اگر تو نے محروم کر دیا۔ تو پھر بخشش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عزت کون دے گا۔ اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

رب ما اسوء فعلی وما اقبح عملی واقسی قلبی واطول
املی واقصر اجلی واجرانی علی عصیان من خلقنی رب
وما احسن بلاءك عندی واظهر نعماءك علی کثرت
علی منك النعم فما احصیها وقل منی الشکر فیما
ابتلیتنی فبطرت بالنعم وتعرضت للنقم وسهوت عن
الذکر ورکبت الجهل بعد العلم وجزت من العدل
الی الظلم وجاوزت البر الی الاثم وصرت الی الهرب
من الخوف والحزن فما اصغر حسناتی واقلها فی
کثرة ذنوبی وما اکثر ذنوبی واعظمها علی قدر
صغر خلقی وضعف رکنی رب وما اطول املی فی
قصر اجلی واقصر اجلی فی بعد املی وما اقبح سریرتی فی علانیتی
رب لا حجة لی ان احتججت ولا عذر لی ان اعتذرت
ولا شکر عندی ان ابلیت واولیت ان لم تعنی علی شکرہ
ما اولیت رب ما اخف میزانی غدا ان لم ترجحه و
ازل لسانی ان لم تثبته واسود وجهی ان لم تبیضه
رب کیف لی بذنوبی التی سلفت منی قد هدت
لها ارکانی رب کیف اطلب شهوات الدنیا وابکی علی
خیبتی فیها ولا ابکی وتشتد حسراتی علی عصیانی
وتفریطی رب دعتنی دواعی الدنیا فاجبتها سریعاً
ورکنت الیها طائعا ودعتنی دواعی الآخرة فتثبطت
عنها وابطأت فی الاجابة

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہوگیا ہے اور میرا
قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر
کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر مجھے کتنی جرات ہے اے
میرے رب تیری نازل کی ہوئی میرے لئے کتنی اچھی ہے اور تیری
نعمتیں میرے اوپر کیسی کھلی ہوئی ہیں۔ اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان
کا شمار نہیں کرسکتا۔ تونے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ
سے بہت ہی کم ہے۔ اور میں نعمتیں پاکر اترا گیا اور اپنے کو تیرے
عذاب کے لئے پیش کرنے لگا۔ تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے
لگی۔ اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی۔ اور عدل کو چھوڑ کر
ظلم اختیار کیا۔ اور گناہوں کے وادی طے کئے اور خوف و
حزن کے باعث تجھ سے بھاگا۔ آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں
اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں۔ اور میرے گناہ بلحاظ میری
چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے
ہیں۔ اے میرے رب میری امیدیں کتنی طولانی ہیں۔ اور مدت عمر
کس قدر کم ہے۔ اور میرے عادات وخصائل کھلم کھلا کس قدر
بدنما ہیں۔ اگر میں کوئی حجت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی
حجت نہیں۔ اور اگر کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں۔
جو نعمتیں تونے دی ہیں۔ اگر تو میری مدد نہ کرے۔ تو میں ان کا
شکر ادا نہیں کرسکتا۔ اے میرے پروردگار روز قیامت میری
نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا۔ اگر تو اسے بھاری نہ بنائے۔ میری زبان
لغزش سے بچ نہیں سکتی۔ اگر تو اسے نہ روکے۔ اور میرا منہ کالا ہو جائے
اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا۔ اے میرے رب میرا کیا حال ہوگا۔ ان گناہوں کی بدولت جو میں کرچکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو
لرزا دیا ہے۔ اے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دُنیا میں ایسا مبتلا ہوں۔ کہ ان کی ناکامی پر روتا ہوں۔ اور نہیں روتا
اپنے گناہوں کی کثرت وشدت پر اور اپنی کوتاہی پر۔ اے میرے رب دُنیا کے ساز وسامان نے مجھے بلایا۔ تو میں جلدی سے ان کی طرف
بھاگا۔ اور ان پر بھروسہ کیا۔ اور جب آخرت کے ساز وسامان نے اپنی طرف بلایا۔ تو سستی برتی۔ اور قبولیت میں تاخیر کی۔

ولم اسارع الیها کما سارعت الی دواعی الدنیا وحطامها
الهامد وهشیمها البائد وسرابها الذاهب۔ رب

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی
طرف جو کہنہ اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں

خوفتنی وشوقتنی واحتججت علی برقی وکفلت لی برزقی فامنت من خوفک وتثبطت عن تشویقک ولم اتکل علی ضمانک وتهاونت علی باحتجاجک اللهم فاجعل امنی منک فی هذه الدنیا خوفاً وحول تثبطی شوقاً و تهاونی بحجتک فرقاً منک ثم رضنی بما قسمت لی من رزقک یاکریم اسئلک باسمک العظیم رضاک عند السخطة والفرجة عند الکربة والنور عند الظلمة والبصیرة عند تشبهه الفتنة رب اجعل جنتی من خطایای حصینة ودرجاتی فی الجنان رفیعة واعمالی کلها متقبلة وحسناتی مضاعفة زاکیه اعوذ بک من الفتن کلها ما ظهر منها وما بطن ومن رفیع المطعم والمشرب ومن شر ما اعلم ومن شر ما لا اعلم واعوذ بک من ان اشتری الجهل بالعلم والجفاء بالحلم والجور بالعدل والقطیعة بالبر والجزع بالصبر والهدی بالضلالة والکفر بالایمان

رواں سراب کی مانند ہے۔ اے میرے رب تُو نے عذاب آخرت سے خوف دلایا۔ اور اجر و ثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں ہوا اور میں تیری لقا کے شوق میں سستی کی۔ اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا۔ اور تیری سستی و کوتاہی کو شوق میں بدل دے۔ اور اپنی حجت کے بارہ میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پر مجھے راضی کر۔ اے کریم میں تیرے اسم اعظم کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں۔ کہ تو اپنے غصہ کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سختی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاریکی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بصیرت دے اے میرے رب گناہوں سے میری سپر کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمال سیئہ کو بدل دے۔ اور میرے حسنات کو زیادہ کر۔ میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور کھانے پینے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں۔ اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ جس کو جانتا ہوں۔ یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس بات سے کہ علم کے بدلے جہالت کو خریدوں۔ اور جفا کو حلم کے بدلے۔ اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے

بن محبوب عن جمیل بن صالح انه ذکر ایضاً مثله و ذکر انه دعا علی بن الحسین صلوٰت الله علیهما وزاد فی اٰخره اٰمین رب العالمین۔

اور جمیل بن صالح نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسین بھی اسی طرح دعا کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین

۳۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ادع بهذا الدعاء اللهم انی اسئلک برحمتک التی لا تنال منک الا برضاک والخروج من جمیع معاصیک الا برضاک والدخول فی کل ما یرضیک والنجاة من کل ورطة والمخرج من کل کبیرة اتی بها منی ابداً وزل بها منی خطاء او خطی بها علی خطرات الشیطان اسئلک خوفاً توقفنی به علی حدود رضاک واشعب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں۔ ہر مہلکہ سے اور نکلنا چاہتا ہوں۔ ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے صدور خطا کا باعث ہوا اور جس سے میرے دل میں وساوس

بہ عنی کل شہوۃ خطر بہ ھوای واستزل بہ رائی لیجاوز حد حلالك اسئلك اللھم الاخذ باحسن ماتعلم وترك سیئ کل ماتعلم واخطی من حیث لا اعلم او من حیث اعلم اسالك السعۃ فی الرزق و الزھد فی الکفاف والمخرج بالبیان من کل شبھۃ والصواب فی کل حجۃ والصدق فی جمیع المواطن و انصاف الناس فی نفسی فیما علیّ ولی والتذلل فی اعطاء النصف من جمیع مواطن السخط والرضا وترك قلیل البغی وکثیرہ فی القول منی والفعل وتمام نعمتك فی جمیع الاشیاء والشکر لك علیھا لکی ترضی وبعد الرضا واسئلك الخیرۃ فی کل ما یکون فیہ الخیرۃ میسورا الامور کلھا لا بمعسورھا یاکریم یاکریم یاکریم وافتح لی باب الامر الذی فیہ العافیہ والفرج وافتح لی بابہ ویسر لی مخرجہ ومن قدرت لہ علی مقدرۃ من خلقك .

شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھ کو تیری حدود و رضا میں رہنے کی اور پراگندہ کر دے ہر اس بری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہو اور میری رائے میں لغزش پیدا کر دے تاکہ میں حد حلال سے تجاوز کر جاؤں۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس اچھی چیز کے لینے کا جس کو تو جانتا ہے اور ہر اس برائی کے ترک کا جس سے تو واقف ہے اور میں اس میں خطا کرتا ہوں نہ جان کر یا جان کر اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کشادگی رزق کا اور روزی میں زہد کا اور نکلنے کا بیان کے ہر شبہ سے اور راہ صواب کا ہر حجت میں اور صدق کا تمام مواقع میں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کا اپنے نفس میں خواہ میرے لئے مفید ہو یا مضر اور تمام غصہ اور رضا کے مواقع پر مجھے انصاف سے کام لینے کی قوت عطا کر اور بغاوت ترک کرنے کی توفیق دے قول و فعل میں خواہ کم ہو یا زیادہ اور تمام اشیاء میں پورا پورا حصہ مجھے دے اور اور اس پر شکر کی توفیق دے تاکہ تو راضی ہو اور راضی ہونے کے بعد بھی یہ توفیقات باقی رکھ اور سوال کرتا ہوں بھلائی کا ہر اس امر میں جو بھلائی کا سبب ہو آسانی کے ساتھ نہ کہ دشواری سے اے کریم اے کریم اور جس دروازہ میں عافیت اور کشادگی ہو وہ میرے لئے کھول دے۔ اور وہ دروازہ بھی کھول اور اس سے نکلنا میرے لئے آسان کر۔ اور اپنی مخلوق میں جس کو تو نے مجھ پر قدرت دی ہے

فخذ عنی بسمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ وخذہ عن یمینہ وعن یسارہ ومن خلفہ ومن قدامہ وامنعہ ان یصل الی بسوء عز جارك وجل ثناء وجھك ولا الہ غیرك انت ربی وانا عبدك اللھم انت رجائی فی کل کربۃ وانت ثقتی فی کل شدۃ وانت لی فی کل امر نزل بی ثقۃ وعدۃ فکم من کرب یضعف عنہ الفؤاد وتقل فیہ الحیلہ ویشمت فیہ العدو وتعیی فیہ الامور انزلتہ بك وشکوتہ الیك

پس مجھ سے اس کے کان آنکھ زبان اور ہاتھ روک دے اور پکڑ لے اس کو داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے اور پیچھے سے اور سامنے سے اور روک دے اس کی برائی کو تیرا ہمسایہ عزیز ہے اور تیری ذات لائق ثنا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ یا اللہ تو ہر مصیبت میں میری امیدگاہ ہے اور ہر شدت میں میرا معتمد ہے ہر معاملہ میں میرے لئے تو ہی ہے ثقہ اور میرا مددگار ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیر ناکافی ثابت ہوتی ہے اور دشمن شماتت کرتا ہے اور امور ان میں عاجز ہو جاتے ہیں میں ان کے لئے تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔ اور

راغباً الیک فیہ عمن سواک قد فرجتہ وکفیتہ فانت ولی کل نعمۃ وصاحب کل حاجۃ ومنتھی کل رغبۃ فلک الحمد کثیراً ولک المن فاضلاً

تیری ہی طرف میری توجہ ہے نہ کہ تیرے غیر کی طرف تو نے ہی ان مصیبتوں کو دور کیا، اور میری حمایت کی، تو ہر نعمت میں میرا ولی ہے، اور ہر ضرورت میں میرا ساقی، پس حمد کثیر اور احسان عظیم تیرے ہی لئے ہے۔

۴۳۔ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قل اللھم انی اسئلک قول التوابین وعملھم ونور الانبیاء وصدقھم ونجاۃ المجاھدین وثوابھم وشکر المصطفین ونصیحتھم وعمل الذاکرین ویقینھم وایمان العلماء وفقھھم وتعبد الخاشعین وتواضعھم وحکم الفقھاء وسیرتھم وخشیۃ المتقین ورغبتھم وتصدیق المومنین وتوکلھم ورجاء المحسنین وبرھم اللھم انی اسئلک ثواب الشاکرین ومنزلۃ المقربین ومرافقۃ النبیین اللھم انی اسئلک خوف العاملین لک وعمل الخائفین منک وخشوع العابدین لک ویقین المتوکلین علیک وتوکل المومنین بک اللھم انک بحاجتی عالم غیر معلم وانت لھا واسع غیر متکلف انت الذی لا یحفیک سائل ولا ینقصک نائل ولا یبلغ مدحتک قول قائل انت کما تقول وفوق ما نقول اللھم اجعل لی فرجاً قریباً واجراً عظیماً وستراً جمیلاً

ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، توبہ کرنے والوں کے قول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی، اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی اور برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی، اور علماء کے ایمان اور ان کے علم کی، اور خضوع وخشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہا کے حکم اور سیرت کی، متقیوں کے خوف اور رغبت کی، اور مومنوں کی تصدیق اور توکل کی، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقربین کی منزلت، نبیوں کی مدارات یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل، اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل۔ خدایا تو میری حاجت کو جانتا ہے، تجھے بتلانے کی ضرورت نہیں، تیری رحمت اس کا دور کرنے والا ہے، اور تو وہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا، اور نہ پانے والا کمی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے، تو ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے، اور اس سے کہیں بڑھ کر ہے جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کشادگی دے، اور اجر عظیم دے، اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

اللھم انک تعلم انی علی ظلمی لنفسی واسرافی علیھا لم اتخذ لک ضداً ولا نداً ولا صاحبۃ ولا ولداً یا من لا تغلطہ المسائل یا من لا یشغلہ شیء عن شیء ولا سمع عن سمع ولا بصر عن بصر ولا یبرمہ الحاح الملحین اسئلک ان تفرج عنی فی ساعتی ھذہ

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں، لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ کوئی تیری ضد ہے، اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغالطے میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی ہے، نہ ایک آواز کے سننے

من حيث احتسبته لا احتسب انك تحيى العظام وهي
رميم وانك على كل شي قدير

سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے
اور بیقراری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے ملول نہیں کرتیں
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دور کردے۔ جہاں سے دور ہونے کا میرا گمان ہے۔ اور جہاں سے
نہیں بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

يامن قل شكري فلم يحرمني وعظمت خطيئتي
فلم يفضحني ورآني على المعاصي فلم يجبهني وخلقني
للذي خلقني له فضيعت غير الذي خلقتني له
فنعم المولى انت ياسيدي وبئس العبد انا
وجدتني ونعم الطالب انت ربي وبئس المطلوب
انا القيتني عبدك ابن عبدك ابن امتك بين
يديك ما شئت صنعت بي اللهم هدأت الاصوات
وسكنت الحركات وخلا كل حبيب بحبيبه وخلوت
بك انت المحبوب الي فاجعل خلوتي منك الليلة
العتق من النار يامن ليست لعالم فوقه صفة
يامن ليس لمخلوق دونه منعة يا اول قبل كل
شي ويا اخر بعد كل شئ۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے
اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا۔ اور میرے گناہ عظیم الشان ہیں۔ مگر
رسوا نہیں کرتا۔ اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے
دھکیلتا نہیں۔ اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے
غرض خلقت کو ضائع کیا۔ اے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور
میں تیرا برا غلام تو اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں
کیسا برا مطلوب ہوں میں نے پایا اپنے کو تیرا بندہ تیرے بندہ کا
بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سامنے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کر
یا اللہ آوازیں (ذات ہیں) بیٹھ گئیں۔ اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا
اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری
خلوت میں ہوں۔ تو میرا محبوب ہے۔ تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے یہ
ذات نار جہنم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس
سے بالاتر صفت نہیں۔ اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک
پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اول اے ہر شے سے آخر

يامن ليس له عنصر ويامن ليس لاخره فناء ويا اكمل
منعوت ويا اسمح المعطين ويامن يفقه بكل لغة
يدعى بها ويامن عفوه قديم وبطشه شديد
وملكه مستقيم اسئلك باسمك الذي شافهك به
موسى يا الله يا رحمن يا رحيم لا اله الا انت اللهم انت
الصمد اسئلك ان تصلي على محمد وآل محمد و
ان تدخلني الجنة برحمتك۔

اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں اے وہ جس کے لئے فنا نہیں
اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر پکارنے
والے کی بولی سمجھتا ہے۔ اس کا عفو قدیم ہے۔ غصہ سخت ملک برقرار
میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ
اے رحمن و رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز
ہے میں سوال کرتا ہوں۔ کہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور اپنی
رحمت سے مجھے داخل جنت کر۔

۲۵۔ عن يونس قال قلت للرضا علمني دعاء اوجز فقال
قل يامن دلني على نفسه وذلل قلبي بتصديقه اسئلك

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم
فرمایئے فرمایا کہو اے وہ ذات جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے

الامن والایمان

۲۳۴۔ عنہ، ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلا اتی
امیر المومنین علیہ السلام فقال یا امیر المومنین کان لی
مال ورثتہ ولم انفق منہ درھما فی طاعۃ اللہ عزوجل
ثم اکتسب منہ مالا فلم انفق منہ درھما فی طاعۃ اللہ
فعلمنی دعاء یخلف علی ما مضی ویغفر لی ما عملت بیاض
او عملا اعملہ قال قل وای شیء اقول یا امیر المومنین قال قل
یا نوری فی کل ظلمۃ ویا انسی فی کل وحشۃ ویا رجائی
فی کل کربۃ ویا ثقتی فی کل شدیدۃ ویا دلیلی فی الضلالۃ
انت دلیلی اذا انقطعت دلالۃ الادلاء فان دلالتک لا
تنقطع ولا یضل من ھدیت انعمت علی فاسبغت
ورزقتنی فوفرت وغذیتنی فاحسنت غذائی واعطیتنی
فاجزلت بلا استحقاق لذلک بفعل منی ولکن ابتداء
منک لکرمک وجودک فتقویت بکرمک علی
معاصیک وتقویت برزقک علی سخطک وافنیت
عمری فیما لا تحب فلم یمنعک جرأتی علیک ورکوبی
لما نھیتنی عنہ ودخولی فیما حرمت علی ان عدت
علی بفضلک ولم یمنعنی حلمک عنی وعودک
علی بفضلک وان عدت فی معاصیک فانت العواد
بالفضل وانا العواد بالمعاصی فیا اکرم من اقر لہ
بذنب واعز من خضع لہ بذل لکرمک اقررت بذنبی
ولعزک خضعت بذلی فما انت صانع بی فی کرمک
واقراری بذنبی وعزک وخضوعی بذلی افعل بی ما
انت اھلہ ولا تفعل بی ما انا اھلہ۔

ہدایت کی، اور اپنی تصدیق کے لیے میرے دل کو نرم کیا۔ اور میں تجھ سے امن وایمان چاہتا ہوں۔

ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا۔ اس میں سے ایک درہم بھی راہ خدا میں صرف نہ ہوا۔ پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہ خدا میں خرچ نہ ہوا۔ پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمایئے جس سے تلافی مافات ہو۔ اور گذشتہ عمل بخشا جائے اور میں صحیح عمل کروں۔ حضرت نے فرمایا۔ کہو جیسے میں کہتا ہوں۔

اے ہر تاریکی میں میرے نور اے ہر وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے گمراہی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی۔ اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے۔ تو نے مجھ پر لگاتار نعمتیں نازل کیں اور کافی رزق دیا۔ اور اچھی سے اچھی غذا دی۔ اور بلا استحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں۔ تو نے کرم کی ابتدا اپنی طرف سے کی۔ اور تیرے کرم ہی کی وجہ مجھے گناہ کی جرأت ہوئی۔ اور تیرے غصہ کو سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں گزری جو تجھے پسند نہیں۔ تو نے چونکہ نہ روکا۔ اس لئے جرأت بڑھ گئی۔ اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے نہی کی تھی اور جو تو نے حرام کیا تھا۔ اور وہ بجا لایا اور تیرے علم نے نہ روکا۔ میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا۔ اور تو فضل دکھاتا رہا۔ پس اے گناہ کے مقر پر سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ اور اے خضوع وخشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب فضل القرآن

از

کتاب مستطاب

اصول کافی جلد دوم

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نقوی امروہوی

بنام

الشافی

باب ۱

توضیح ۔ قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ بطور استعارہ تمثیلہ ہے نہ کہ حقیقت یعنے اگر قرآن وجود ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱۔ عن سعد الخفاف، عن ابی جعفرؑ قال یا سعد تعلموا القرآن فان القرآن یاتی یوم القیامة فی احسن صورة نظر الیها الخلق والناس صفوف عشرون و مائة الف صف ثمانون الف صف امة محمد واربعون الف صف من سائر الامم فیاتی علی صف المسلمین فی صورة رجل فیسلم فینظرون الیه ثم یقولون لا اله الا الله الحلیم الکریم ان هذا الرجل من المسلمین نعرفه بنعته وصفته غیر انه کان اشد اجتهاداً منا فی القرآن فمن هناك اعطی من البهاء والجمال والنور مالم نعطه ثم یجاوز حتی یاتی علی صف الشهداء فینظر الیه الشهداء ثم یقولون لا اله الا الله الرب الرحیم ان هذا الرجل من الشهداء نعرفه بسمته وصفته غیر انه من شهداء البحر فمن هناك اعطی من البهاء والفضل مالم نعطه قال فیتجاوز حتی یاتی صف شهداء البحر فی صورة شهید فینظر الیه شهداء البحر فی صورة شهید فینظر الیه شهداء البحر فیکثر تعجبهم ویقولون ان هذا من شهداء البحر نعرفه بسمته وصفته غیر ان الجزیرة التی اصیب فیها کانت اعظم هولاً من الجزیرة التی اصبنا فیها فمن هناك اعطی من البهاء والجمال والنور مالم نعطه حتی یاتی صف النبیین والمرسلین فی صورة نبی مرسل فینظر النبیون والمرسلون الیه فیشتد لذلك تعجبهم ویقولون لا اله الا الله الحلیم الکریم ان هذا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد سے فرمایا قرآن کے معانی ومطالب کو حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا۔ لوگ اسے دیکھیں گے۔ لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی۔ جن میں اسی ہزار صفیں تو امت محمدؐ کی ہوں گی۔ اور چالیس ہزار تمام امتوں کی۔ قرآن مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا۔ اور سلام کرے گا۔ لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جدوجہد کی۔ اسی لئے اسے حسن وجمال اور نور دیا گیا جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہ وہاں سے بڑھ کر صف شہدا کی طرف آئے گا۔ شہدا اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب الرحیم یہ شخص شہداؤں میں سے ہے۔ ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہدائے بحر سے ہے جس کو یہ حسن وفضیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی پھر وہ شہدائے بحر کے پاس آئے گا بصورت شہید۔ شہدائے بحر اسے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہدائے بحر سے کیونکہ ہم اس کی علامت وخصوصیت جانتے ہیں۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہوگا۔ جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہوگا۔ جہاں ہم شہید ہوئے اسی وجہ سے اس کا حسن وجمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاء ومرسلین کی صف کی طرف آئے گا۔ وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے۔ اور کہیں گے۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم یہ ضرور نبی مرسل ہے۔ کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں۔ مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے

نبی مرسل نعرفہ بسمتہ وصفتہ غیر انہ اعطی
فضلاً کثیرا قال فیجتمعون فیاتون رسول اللہ
فیاتونہ ویقولون یا محمد من ھذا فیقول لھم
اوما تعرفونہ فیقولون ما نعرفہ ھذا ممن لم یغضب
اللہ علیہ فیقول رسول اللہ ھذا حجۃ اللہ علی
خلقہ فیسلم ثم یجاوز حتی یاتی صف الملائکۃ فی
صورۃ ملک مقرب فتنظر الیہ الملائکۃ فیشتد
تعجبھم ویکبر ذلک علیھم لما یرون من فضلہ ویقولون
تعالی ربنا وتقدس ان ھذا العبد من الملائکۃ نعرفہ
بسمتہ وصفتہ غیر انہ کان اقرب الملائکۃ الی اللہ عز وجل
مقاماً من ھناک البس من النور والجمال مالم نلبس
ثم یجاوز حتی ینتھی الی رب العزۃ تبارک وتعالی فیخر
تحت العرش فینادیہ تبارک وتعالی یا حجتی فی الارض
وکلامی الصادق الناطق ارفع راسک وسل تعط
واشفع تشفع فیرفع راسہ فیقول اللہ تبارک وتعالی
کیف رایت عبادی فیقول یارب منھم من صاننی
وحافظ علی ولم یضیع شیئاً ومنھم من ضیعنی
واستخف بحقی وکذب بی وانا حجتک علی جمیع
خلقک فیقول اللہ تبارک وتعالی وعزتی وجلالی
وارتفاع مکانی لاثیبن علیک احسن الثواب
ولاعاقبن علیک الیوم الیم العقاب۔

پھر امامؑ نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسول اللہ کے پاس آ کر کہیں گے۔ یا محمدؐ یہ کون ہے۔ حضرتؐ فرمائیں گے۔ کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے۔ یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں۔ رسولؐ فرمائیں گے یہ مخلوق خدا کی حجت ہے۔ پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا۔ اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صف ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے۔ اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے۔ اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفتوں سے پہچان گئے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہ رب العزت تک پہنچے گا۔ پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت۔ اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سر اٹھا اور سوال کر تیرا سوال پورا ہوگا۔ سفارش کر قبول ہوگی۔ وہ اپنا سر اٹھائے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایا۔ وہ کہے گا پروردگار کچھ تو ان میں ایسے تھے۔ جنہوں نے میری حفاظت کی۔ اور مجھے حفظ یاد رکھا۔ اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی۔ اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے ضائع کیا۔ اور میرے حق کو ہلکا سمجھا۔ اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا۔ خدائے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلندی مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں آج تیرے حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دوں گا۔ اور نہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

قال فیرجع القرآن راسہ فی صورۃ اخری قال فقلت
یا اباجعفر فی ای صورۃ ترجع قال فی صورۃ رجل
شاحب متغیر یبصرہ اھل الجمع فیاتی رجل من
شیعتنا الذی کان یعرفہ ویجادل بہ اھل الخلاف

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا۔ راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی۔ فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکان سفر سے متغیر ہو گیا۔ اہل محشر اس کو دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شیعوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا

فيقوم بين يديه فيقول ما تعرفني فينظر اليه الرجل فيقول ما اعرفك يا عبد الله قال فيرجع في صورته التي كانت في الخلق الاول ويقول ما تعرفني فيقول نعم القرآن انا الذي اسهرت ليلك وانصبت عيشك في سمعت الاذى ورجمت بالقول في الا وان كل تاجر قد استوفى تجارته وانا وراءك اليوم قال فينطلق به الى رب العزة تبارك وتعالى فيقول يا رب عبدك وانت اعلم قد كان نصباً بي مواظباً علي يعادي بسببي ويحب في ويبغض فيقول الله عز وجل ادخلوا عبدي جنتي واكسوه حلة من حلل الجنة وتوجوه بتاج

اور وہ مخالفین قرآن سے اس کے بارہ میں بحث کیا کرتا تھا۔ وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہے گا۔ تو نے مجھے نہیں پہچانا۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا۔ اے بندہ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا تب قرآن اپنی اصل صورت میں آ کر کہے گا۔ تو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راتوں جاگا تھا۔ اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا۔ اور میرے بارہ میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ جب تاجروں نے اپنی تجارت کا نفع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے سامنے آئے گا۔ اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے اور تو اس کا حال بہتر جاننے والا ہے۔ اس نے میری وجہ سے بڑی تکلیف اٹھائی۔ اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنایا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کی۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو۔ اور جنت کا لباس اسے پہنا اور اس کے سر پر تاج رکھو۔

فاذا فعل به ذلك عرض على القرآن فيقال له هل رضيت ما صنع بوليك فيقول يا رب اني استقل هذا له فزده مزيد الخير كله فيقول وعزتي وجلالي وعلوي وارتفاع مكاني لانحلن له اليوم خمسة اشياء مع المزيد له ولمن كان بمنزلته الا انهم شباب لا يهرمون واصحاء لا يسقمون واغنياء لا يفتقرون ثم تلا هذه الاية لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى۔

جب یہ ہو چکے گا۔ تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا۔ جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا۔ اس پر تو راضی ہے وہ کہے گا۔ پروردگارا یہ تو کم ہے اس پر اور زیادہ کر۔ خدا فرمائے گا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لیے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے۔ بوڑھے نہ ہوں گے۔ تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے۔ خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے۔ زندہ رہیں گے مریں گے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

قال قلت يا ابا جعفر وهل يتكلم القرآن فتبسم وقال رحم الله الضعفاء من شيعتنا انهم اهل تسليم ثم قال نعم يا سعد والصلوة تتكلم ولها صورة

میں نے کہا اے ابو جعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے ضعیف الایمان شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد! نماز بھی بولتی ہے۔ اس کی

وخلق وتنهى قال سعد فتغير لذلك لونى وقلت هذا شئ لا استطيع اتكلم به فى الناس فقال ابو جعفر وهل الناس الا شيعتنا فمن لم يعرف الصلوٰة فقد انكر حقنا ثم قال يا سعد اسمعك كلام القرآن قال سعد فقلت بلى صلى الله عليك فقال الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر ولذكر اكبر فالنهى كلام والفحشاء والمنكر رجال ونحن ذكر الله ونحن اكبر.

صورت وخلقت ہے وہ روکتی ہے۔ سعد نے کہا۔ یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے۔ کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھدار لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں۔ جس نے نماز کو نہ پہچانا۔ اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور۔ فرمایا نماز بدکاری اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ پس نہی کلام ہی تو ہے۔ اور فحشا ومنکر کے مصداق عام لوگ ہیں۔ اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں۔ اور ہم اکبر ہیں۔

عن ابیعبد الله عن اباءه علیهم السلام قال قال رسول الله ایها الناس انکم فی دار هدنة و انتم على ظهر سفر والسير بكم سريع وقد رايتم الليل والنهار والشمس والقمر يبليان كل جديد و تقربان كل بعيد ويأتيان بكل موعود فاعدوا الجهاز لبعد المجاز.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ تم ہدنہ کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو۔ اور تم دیکھ رہے ہو۔ کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہنہ بنا رہے ہیں۔ اور ہر بعید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لا رہے ہیں۔ پس راستہ دور ہے۔ اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

قال فقام مقداد بن الاسود فقال یا رسول الله وما دار الهدنة قال دار بلاغ وانقطاع فاذا التبست عليكم الفتن كقطع الليل المظلم فعليكم بالقرآن فانه شافع مشفع وماحل مصدق.

مقداد بن اسود نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ہدنہ کیا ہے۔ فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے۔ اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اور پرشتبہ ہو جائیں۔ اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو۔ وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعۃ بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

ومن جعله امامه قاده الى الجنة ومن جعله خلفه ساقه الى النار وهو الدليل يدل على خير سبيل وهو كتاب فيه تفصيل وبيان وتحصيل هو الفصل ليس بالهزل وله ظهر وبطن وظاهره حكم وباطنه علم ظاهره انيق وباطنه عميق له نجوم وعلى نجومه نجوم لاتحصى عجائبه ولاتبلى غرائبه مصابيح الهدى ومنار الحكمة ودليل على المغفرة

جس نے اس کو آگے رکھا۔ وہ اسے جنت کی طرف لے گیا۔ اور جس نے اسے پیچھے ڈالا۔ تو وہ اس کو دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا۔ وہ ایسا رہنما ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں محکم اور متشابہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔ اور جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحب فضل ہے بکواس نہیں ہے۔ اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ظاہر میں حکم قطع وفصل ہے اور باطن میں علم ہے ظاہر اس کا نہایت

لمن عرف الصفة فليجل جال بصره وليبلغ الصفة نظره ينج من عطب ويتخلص من نشب فان التفكر حياة قلب البصير كما يمشي المستنير في الظلمات بالنور فعليكم بحسن التخلص وقلة التربص .

خوش نما، اور باطن بہت گہرا ہے۔ قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں۔ (معانی قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں۔ اس کے عجائب شمار میں نہیں آتے۔ اور اس کے غرائب کہنہ نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں۔ اور حکمت کے منارے ہیں۔ اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا، وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا پس لازم ہے کہ آنکھیں اس سے روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دام فریب سے آزاد رہا۔ احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے۔ اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے۔ جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا پس تم کو چاہیئے کہ شبہات سے الگ رہو۔ اور اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظام کم کرو۔

۳۔ عن سماعة بن مهران قال قال ابوعبد الله عليه السلام ان العزيز الجبار انزل عليكم كتابه وهو الصادق البار فيه خبركم وخبر من قبلكم وخبر من بعدكم وخبر السماء والارض ولو اتاكم من يخبركم عن ذلك لتعجبتم.

راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عزیز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور وہ سچا اور خیر پسند ہے۔ اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی۔ اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی اگر کوئی تمہارے پاس آ کر یہ خبریں بیان کرتا تو کیا تم تعجب نہ کرتے۔

۴۔ عن ابي الجارود قال قال ابوجعفرؑ قال رسول اللهؐ انا اول وافد على العزيز الجبار يوم القيامة وكتابه واهل بيتي ثم امتي ثم اسئلهم ما فعلتم بكتاب الله واهل بيتي

ابوجارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت رب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا۔ اور خدا کی کتاب آئے گی۔ اور میرے اہلبیت پھر میری امت میں ان سے پوچھوں گا کہ تم نے کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان هذا القرآن فيه منار الهدى ومصابيح الدجى فليجل جال بصره ويفتح للضياء نظره فان التفكر حياة قلب البصير كما يمشي المستنير في الظلمات بالنور.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قرآن میں ہدایت کے منارے ہیں، تاریکی کے لئے چراغ ہیں۔ چاہیئے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے۔ اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے۔ اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلنا ہے جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا

۶۔ قال قال ابوعبد الله عليه السلام كان في وصية امير المؤمنين عليه السلام اصحابه اعلموا ان القرآن هدى النهار ونور الليل المظلم على ما كان من جهد وفاقة

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی۔ آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریک راتوں میں اور بے پروا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

۷۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال شكا رجل

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے حضرت

الی النبی صلعم وجعاً فی صدرہ فقال استشف بالقرآن فان اللہ عزوجل یقول وشفاء لما فی الصدور۔

رسولِ خدا سے سینہ کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے۔ قرآن شفا ہے۔ اس مرض کے لیے جو سینوں کے اندر ہے۔

۸۔ **قال** ابو عبد اللہ علیہ السلام لا واللہ لا یرجع الامر والخلافۃ الی ال ابی بکر وعمر ابداً ولا الی بنی امیہ ابداً ولا فی ولد طلحۃ والزبیر ابداً وذلک انھم بنذوا القرآن وابطلوا السنن وعطلوا الاحکام وقال رسول اللہ القرآن ھدی من الضلالۃ و تبیان من العمی واستقالۃ من العثرۃ ونور من الظلمۃ وضیاء من الاحداث وعصمۃ من الھلکۃ ورشد من الغوایۃ وبیان من الفتن وبلاغ من الدنیا الی الاخرۃ وفیہ کمال دینکم وما عدل احد عن القرآن الا الی النار۔

فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے واللہ امرِ امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولادِ ابوبکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی اُمیہ کی طرف کبھی اور نہ اولادِ طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتابِ خدا کو پسِ پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا۔ اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔ کہ قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے اندھاپن کو امورِ شرعیہ بیان کرنے والا ہے غلط کاریوں سے نجات ہے۔ ظلمتِ کفر میں نور ہے۔ اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے حدودِ خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے

۹۔ **سمعت** ابا عبد اللہ یقول ان القرآن زاجر وامر یامر بالجنۃ ویزجر عن النار۔

میں نے ابو عبد اللہؑ سے سنا کہ قرآن نہی منع کرتا ہے بُرے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا۔ وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

۱۰۔ **قال** رسولؐ اللہ اعطیت السور الطول مکان التوراۃ واعطیت المئین مکان الانجیل واعطیت المثانی مکان الزبور وفضلت بالمفصّل ثمان وستون سورۃ وھو مھیمن علی سایر الکتب فالتوراۃ لموسیٰ والانجیل لعیسیٰ والزبور لداؤد علیہ السلام۔

فرمایا رسول اللہؐ نے مجھے توریت کی بجائے لمبے لمبے سورے دیئے گئے ہیں۔ اور انجیل کی جگہ دو سو آیتوں والے اور دو بار نازل ہونے والے زبور کی جگہ۔ اور مجھے فضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سورے دے کر اور وہ تمام آسمانی پر حاوی ہیں۔ یعنی موسےٰؑ کی توریت۔ عیسیٰؑ کی انجیل اور داؤدؑ کی زبور۔

۱۱۔ **عن** ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یجیی القرآن یوم القیامۃ فی احسن منظور الیہ صورۃ فیمر بالمسلمین فیقولون ھذا الرجل منا فیجاوزھم الی النبیین فیقولون ھو منا فیجاوزھم الی الملائکۃ

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روزِ قیامت نہایت اچھی صورت میں آئے گا۔ جب مسلمانوں کی طرف سے گزرے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا۔ وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ

المقربين فيقولون هو منا حتى ينتهي الى رب العزة عز وجل فيقول يا رب فلان بن فلان اظمأت هواجره واسهرت ليله في دار الدنيا وفلان ابن فلان لم اظمئ هواجره ولم اسهر ليله فيقول تبارك وتعالى ادخلهم الجنة على منازلهم فيقوم فيتبعونه فيقول للمومن اقرأ وارقه قال فيقرأ ويرقا حتى يبلغ كل رجل منهم منزلته فينزلها.

مقربین کی طرف آئے گا۔ وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے۔ پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا۔ اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا۔ اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نہ گرمی میں میرے احکام بجا لانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا۔ خدا فرمائے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا۔ وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے۔ وہ مومن سے کہے گا۔ کہ قرآن کی آیت پڑھ اور اوپر چل امام نے فرمایا۔ وہ پڑھے گا اور بلند ہو گا۔ یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا۔ اور وہاں قیام پذیر ہو گا۔

۱۲۔ قال ابو عبد الله عليه السلام ان الدواوين يوم القيامة ثلاثة ديوان فيه النعم وديوان فيه الحسنات وديوان فيه السيئات فيقابل بين ديوان النعم وديوان الحسنات فتستغرق النعم عامة الحسنات ويبقى ديوان السيئات فيدعى يا ابن ادم المومن للحساب فيتقدم القرآن امامه في احسن صورة يقول يا رب انا القرآن وهذا عبدك المومن قد كان يتعب نفسه بتلاوتي ويطيل ليله بترتيلي وتفيض عيناه اذا تهجد فارضه كما ارضاني قال فيقول العزيز الجبار عبدي ابسط يمينك فيملأها من رضوان الله العزيز الجبار ويملأ شماله من رحمة الله ثم يقال هذه الجنة مباحة لك فاقرأ واصعد فاذا قرأ آية صعد درجة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت تین دفتر ہوں گے۔ ایک نعمتوں کا دیوان ہو گا۔ دوسرا حسنات کا اور تیسرا گناہوں کا۔ نعمتوں اور حسنات کے دفتروں میں مقابلہ ہو گا۔ نعمتوں کی تعداد حسنات سے بڑھ جائے گی۔ اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا۔ پس پکارا جائے گا۔ اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس وقت اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کہے گا۔ اے پروردگار میں قرآن ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کر کے اور طولانی رات گزاری۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے۔ تو اس سے راضی ہو۔ جیسے میں اس سے راضی ہوا۔ خدا فرمائے گا۔ میرے بندے اپنا داہنا ہاتھ پھیلا پس اس کو رضوان خدائے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کہے گا بایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچ پس جب وہ آیت پڑھے گا۔ تو وہ درجہ بلند حاصل ہو گا۔

۱۳۔ عن الزهري قال قال علي بن الحسين عليهما السلام لو مات من بين المشرق والمغرب لما استوحشت بعد ان يكون القرآن معي وكان اذا قرأ مالك يوم الدين يكررها حتى كاد ان يموت

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں تنہائی سے ذرا متوحش نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مالک یوم الدین پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے۔ اور مرنے کے قریب نظر آتے ہیں۔

۱۴۔ قال ابو عبد الله اذا جمع الله عز وجل الاولين

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب

والاخرین اذاھم بشخص قد اقبل لم یر قط احسن صورۃ منہ فاذا نظر الیہ المومنون وھو القرآن قالوا ھذا منا ھذا احسن شئ رأینا فاذا انتھی الیھم جازھم ثم ینظر الیہ الشھداء حتی اذا انتھی الی اخرھم جازھم یقولون ھذا القرآن فیجوزھم حتی اذا انتھی الی المرسلین فیقولون ھذا القرآن فیجوزھم حتی ینتھی الی الملائکۃ فیقولون ھذا القرآن فیجوزھم ثم ینتھی حتی یقف عن یمین العرش فیقول الجبار وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لاکرمن الیوم من اکرمک ولاھینن من اھانک۔

اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا۔ ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا۔ جب مومن اس شخص کو جو درحقیقت قرآن ہوگا۔ دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب وہ ان سے آگے بڑھے گا۔ تو شہداء اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا۔ تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا رسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا۔ وہ کہیں گے یہ قرآن ہے۔ یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہوگا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی۔ میں آج اس کی عزت کروں گا۔ جس نے تیری عزت کی۔ اور اس کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی۔

باب ۲
فضیلت حامل قرآن

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان اھل القرآن فی اعلی درجۃ من الآدمیین ما خلا النبیین والمرسلین فلا تستضعفوا اھل القرآن حقوقھم فان لھم من اللہ العزیز الجبار لمکانا علیا۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو۔ ان کے لئے خدائے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحافظ للقرآن العامل بہ مع السفرۃ الکرام البررۃ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نکوکاری پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ تعلموا القرآن فانہ یاتی یوم القیامۃ صاحبہ فی صورۃ شاب جمیل شاحب اللون فیقول لہ القرآن انا الذی کنت اسھرت لیلک واظمأت ھواجرک و اجففت ریقک واسلت دمعتک اؤول معک حیثما

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قرآن حاصل کرو وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا اور اس سے کہے گا میں وہی قرآن ہوں جس نے راتوں تجھے جگایا تھا۔ اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا۔ اور تیرا لعاب دہن خشک ہو گیا

الت وکل تاجر من وراء تجارته وانا الیوم لك من وراء تجارة کل تاجر وسیاتیك کرامة من الله عزوجل فابشر فیوتی بتاج فیوضع علی راسه و یعطی الامان بیمینه والخلد فی الجنان بیساره ویکسا حلتین ثم یقال له اقرأ وارق فکلما قرأ آیة صعد درجة ویکسا ابواه حلتین ان کانا مؤمنین ثم یقال لهما هذا لما علمتماه القرآن

تھا۔ تیرے آنسو بہہ رہے تھے جہاں تو جائے گا میں تیرے ساتھ جاؤں گا۔ ہر تاجر اور سابقہ کا اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں۔ اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوش خبری ہو پھر ایک تاج لاکر اس کے سر پر رکھا جائے گا اور پروانہ امان داہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم بائیں ہاتھ میں ہوگا۔ اور دو جنت کے حلے بر میں ہوں گے۔ اور اس سے کہا جائے گا۔ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا۔ تو اس کی روح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو حلے پہنے ہوں گے۔ اگر مومن ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا۔ یہ نتیجہ ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من قرأ القرآن وهو شاب مؤمن اختلط القرآن بلحمه ودمه وجعله الله عزوجل مع السفرة الکرام البررة وکان القرآن حجیزاً عنه یوم القیامة یقول یارب ان کل عامل قد اصاب اجر عمله غیر عاملی فبلغ به اکرم عطایاك قال فیکسوه الله العزیز الجبار حلتین من حلل الجنة ویوضع علی راسه تاج الکرامة ثم یقال له هل ارضیناك فیه فیقول القرآن یارب قد کنت ارغب له فیما هو افضل من هذا فیعطی الامن بیمینه والخلد بیساره ثم یدخل الجنة فیقال له اقرأ واصعد درجة ثم یقال له هل بلغنا به وارضیناك فیقول نعم قال ومن قرأه کثیراً وتعاهده بمشقة من شدة حفظه اعطاه الله عزوجل اجر هذا مرتین۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو مومن بحالت جوانی قرآن پڑھے گا۔ قرآن اس کے گوشت و خون میں داخل ہو جائے گا۔ اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ اس کو رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا۔ اور وہ کہے گا۔ اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سوائے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو اپنی بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دو حلے پہنائے گا۔ اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا۔ آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں۔ پس خدا اس کو اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا۔ اور خلد کو بائیں ہاتھ میں۔ پھر وہ داخل جنت ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا۔ قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا۔ اور تجھے راضی کر دیا۔ وہ کہے گا ہاں۔ خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا۔ اور اس کے یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا۔ تو خدا اس کو دوہرا اجر کرامت فرمائے گا۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال رسول الله ان احق الناس بالتخشع فی السر والعلانیة لحامل القرآن وان احق الناس فی السر والعلانیة بالصلوٰة والصوم لحامل القرآن ثم نادی باعلی صوته یا حامل

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ مستحق ظاہر و باطن میں نماز و روزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا۔ اے حامل قرآن قرآن کے

القرآن تواضع به يرفعك الله ولا تعزز به فيذلك الله يا حامل القرآن تزين به لله يزينك الله به ولا تزين به للناس فيشينك الله به من ختم القرآن فكانما ادرجت النبوة بين جنبيه ولكنه لا يوحى اليه ومن جمع القرآن فينبغي له لا يجهل مع من يجهل عليه ولا يغضب فيمن يغضب عليه ولا يحد فيمن يحد ولكنه يعفو ويصفح ويغفر ويحلم لتعظيم القرآن ومن اوتي القرآن فظن ان احداً من الناس اوتي افضل مما اوتي فقد عظم ما حقر الله وحقر ما عظم الله

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال الناس اربعة فقلت جعلت فداك وماهم فقال رجل اوتي الايمان ولم يوت القرآن ورجل اوتي القرآن ولم يوت الايمان ورجل اوتي القرآن واوتي الايمان ورجل لم يوت القرآن ولا الايمان قال قلت جعلت فداك فسرلي حالهم فقال اما الذي اوتي الايمان ولم يوت القرآن فمثله كمثل التمرة طعمها حلو ولا ريح لها واما الذي اوتي القرآن ولم يوت الايمان فمثله كمثل الآس ريحها طيب وطعمها مر واما الذي اوتي القرآن و الايمان فمثله الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب واما الذي لم يوت القرآن ولا الايمان فمثله كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها.

عن الزهري قال قلت لعلي بن الحسين عليهما السلام اي الاعمال افضل قال الحال المرتحل قلت

ذریعہ سے تواضع کر اللہ تیرا مرتبہ بلند کرے گا۔ اور قرآن کے ذریعہ سے دنیوی عزت نہ چاہو۔ ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کردے گا۔ اے حامل قرآن رضائے الٰہی کے لئے اپنی آرائش قرآن سے کر اللہ اس سے تیری زینت کرے گا۔ لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ ہو۔ ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنادے گا۔ جس نے قرآن ختم کیا۔ گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحب وحی نہ ہوگا۔ اور جس نے قرآن جمع کیا۔ اس لئے سزاوار ہوگا۔ کہ جو اس سے جاہلانہ بات کرے۔ تو وہ جہالت سے کام نہ لے۔ اور جو اس پر غصہ کرے جواب میں۔ یہ اس پر غصہ نہ کرے اور جو اس سے تندی پیش آئے۔ اس سے خود ایسا نہ کرے بلکہ عفو کرے۔ درگزر کرے۔ اور تعظیم قرآن کو مدنظر رکھ کر حلم سے کام لے۔ اور جسے علم قرآن دیا گیا۔ اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیر چیز کو بھی بڑا سمجھا۔ اور جس چیز کو (عبادت) کو اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فدا وہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا۔ اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا۔ اور ایمان نہ دیا گیا۔ ایک وہ ہے جسے قرآن اور ایمان دونوں دیئے گئے۔ ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا ہے نہ قرآن۔ میں نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمایئے۔ فرمایا جسے ایمان ملا۔ اور قرآن نہ ملا۔ اس کی مثال اس پھل کی سی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور جسے قرآن ملا اور ایمان نہ ملا۔ اس کی مثال چنبیلی کے پھول کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی مزہ کڑوا۔ اور جسے قرآن و ایمان دونوں ملے۔ اس کی ترنج کی سی ہے۔ خوش ذائقہ بھی ہے۔ اور خوشبودار بھی اور جسے قرآن نہ ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی سی ہے۔ مزہ کڑوا خوشبو ندارد۔

زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا حال ومرتحل۔ میں نے کہا اس سے مراد

مما الحال المرتحل قال فتح القرآن وختمه كلما جاء باوله ارتحل فى اخره وقال قال رسول الله من اعطاه الله القرآن فرأى ان رجلاً اعطى افضل مما اعطى فقد صغر عظيماً وعظم صغيراً

کیا ہے - فرمایا قرآن شروع کرو اور اسے ختم کرو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا. اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل چیز مل گئی۔ اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا. اور امر صغیر کو عظیم جانا۔

۸۔ قال لی ابو عبد الله علیه السلام من قرأ القرآن فهو غنی ولا فقر بعده والا ما به غنی.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے۔ اس کے بعد فقیری نہیں. اور اگر اس کے بعد بھی فقیری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلعم یا معاشر قرّاء القرآن اتقوا الله عزّ وجلّ فیما حملکم من کتابه فانی مسئول عن تبلیغ الرسالة واما انتم فتسألون عمّا حملتم من کتاب الله وسنتی.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا. کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ اے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو۔ اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اُسے پورا کرو تبلیغ رسالت کے متعلق مجھ سے سوال ہو گا۔ اور جو فرائض تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہو گا۔ وہ اعمال متعلق ہوں گے۔ اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

۱۰۔ قال سمعت موسی بن جعفر یقول لرجل اتحب البقاء فی الدنیا فقال نعم فقال ولم قال لقراءة قل هو الله احد فسکت عنه فقال له بعد ساعة یا حفص (راوی) من مات من اولیاءنا وشیعتنا ولم یحسن القرآن علم فی قبره لیرفع الله به من درجته فان درجات الجنة علی قدر آیات القرآن یقال له اقرأ وارق فیقرأ ثم یرقی قال حفص فما رایت احداً اشد خوفاً علی نفسه من موسی بن جعفر ولا ارجا الناس منه وکانت قراءته حزناً فاذا قرأ فکانه یخاطب انساناً.

حفص راوی کہتا ہے. کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا (یہ شخص سوائے سورہ قل ھو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے بقا چاہتا ہے۔ اس نے کہا ہاں فرمایا کیوں؟ اس نے کہا تاکہ سورہ قل ھو اللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے. پھر ایک گھڑی بعد فرمایا. اے حفص ہمارے محبوں اور شیعوں میں سے جو کوئی مرجائے۔ اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو۔ تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے۔ بقدر آیات قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا۔ پھر حفص نے کہا. میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا. اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا. وہ بڑے دردناک لہجہ میں پڑھتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گو کسی سے مخاطب ہیں۔

۱۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله حملة القرآن عرفاء اهل الجنة والمجتهدون

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہل جنت کے عارفین ہوں گے اور

قراء اهل الجنة والرسل سادات اهل الجنة

مجتہد لوگ اہل جنت کے پیش رو اور مرسلین اہل جنت کے سردار ہیں۔

باب ۳

بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول ان الذی یعالج القرآن ویحفظه بمشقة منه و قلة حفظ له اجران

فرمایا صادق آل محمدؐ نے جو کوئی قرآن کے پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے۔ اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کرکے تھوڑا سا حفظ بھی کر لیتا ہے پس خدا اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

۲۔ قال سمعت ابا عبد الله یقول من شدد علیه فی القرآن کان له اجران ومن یسر علیه کان مع الاولین۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس پر قرآن کا حفظ کرنا دشوار ہے اس کو دہرا اجر ملے گا۔ اور جس پر آسان ہو، وہ مرسلین اولین کے ساتھ محشور ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ینبغی للمؤمن ان لا یموت حتی یتعلم القرآن او یکون فی تعلیمه۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے واسطے سزاوار ہے کہ مرنے سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

باب ۴

جو قرآن کو حفظ کرے اور بھول جائے

۱۔ عن یعقوب الاحمر قال قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداك انی کنت قرأت القرآن فتفلت منی فادع الله عز وجل ان یعلمنیه قال فکانه فزع لذلك فقال علمك الله هو وایانا جمیعاً قال ونحن نحو من عشرة ثم قال السورة تکون مع الرجل قد قرأها ثم ترکها فتاتیه یوم القیامة فی احسن صورة وتسلم علیه فیقول من انت فتقول انا سورة کذا وکذا فلو انك تمسکت بی واخذت بی لانزلتك هذه الدرجة فعلیکم بالقرآن ثم قال ان من

یعقوب احمر کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں قرآن پڑھا کرتا تھا۔ پس اس کی مزاولت کم ہوگئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے فرمایا مجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو اس وقت گھر کے اندر ہم تقریباً دس آدمی تھے (امام نے سب کی تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا۔ وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی۔ اور سلام کرے گی۔ وہ کہے گا تو کون ہے تو کہے گی میں فلاں سورت ہوں۔ وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا۔ امام نے فرمایا قرآن

الناس من یقرء القرآن لیقال فلان قاری ومنهم من یقراء القرآن لیطلب به الدنیا ولاخیر فی ذلك منهم من یقرا القرآن لینتفع به فی صلاته ولیله ونهاره ۔

کر اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ وہ قاری کہلاتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں ان کو کوئی نیکی نہ ملے گی۔ بعض اس لئے پڑھتے ہیں۔ کہ فائدہ پائیں نمازیں دن میں رات میں

۲۔ عن ابی بصیر قال قال ابو عبد الله علیه السلام من نسی سورة من القرآن مثلت له فی صورة حسنة ودرجة رفیعة فی الجنة فاذا رآها قال ما انت ما احسنك لیتك لی فیقول اما تعرفنی انا سورة كذا وكذا ولو لم تنسنی رفعتك الی هذا

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کردی۔ تو وہ ایک حسین صورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا۔ جب وہ اسے دیکھے گا۔ تو کہے گا۔ تو کون ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا۔ تو نے مجھے نہیں پہچانا میں فلاں سورہ ہوں۔ اگر تو مجھے ترک نہ کرتا۔ تو میں تجھے بلند مرتبہ پر فائز کرتا۔

۳۔ عن یعقوب الاحمر قال قلت لابی عبد الله انّ علیّ دیناً كثیراً وقد دخلنی ما كان القرآن ینقلب منی فقال ابو عبد الله لاتتركنّ القرآن انّ الآیة من القرآن والسورة لتجیء یوم القیامة حتی تصعد الف درجة یعنی فی الجنة فیقول لو حفظتنی لبلغت بك ههنا۔

یعقوب بن احمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندوہ وغم ہے۔ کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن کو ترک نہ کرو۔ اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا۔ اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا۔ اور کہے گا۔ اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی۔ تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

۴۔ قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ان الرجل اذا كان یعلم السورة ثم نسیها او تركها ودخل الجنة اشرفت علیه من فوق فی احسن صورة فیقول تعرفنی فیقول لا فتقول انا سورة كذا وكذا لم تعمل بی وتركتنی اما والله لو عملت بی لبلغت بك هذه الدرجة واشارت بیدها الی فوقها۔

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کرکے پھر اسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے۔ تو جب وہ داخل جنت ہوگا۔ تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر لہلہاتا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا وہ کہے گا۔ نہیں وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں۔ تو نے مجھے جاری نہ رکھا۔ اور پڑھنا ترک کر دیا خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا میرے ساتھ اور آج اس مقام پہ ہوتا۔ اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے اوپر کی منزل کو بتائے گا۔

۵۔ قال سألت ابا عبد الله عن رجل قرأ القرآن ثم نسیه فرددت علیه ثلاثا اعلیه فیه حرج قال لا۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا۔ پھر عدم مزاولت کی وجہ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا۔ اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں

۶۔ عن یعقوب الاحمر قال قلت لابی عبد الله ع

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے

جعلت فداك انه اصابتني هموم واشياء لم يبق شئ من الخير الا وقد تفلت مني منه طائفة حتى القرآن لقد تفلت مني طائفة منه قال ففزع عند ذلك حين ذكرت القرآن ثم قال ان الرجل لينسى السورة من القرآن فتاتيه يوم القيامة حتى تشرف عليه من درجة من بعض الدرجات فيقول السلام عليك فيقول عليك السلام من انت فتقول انا سورة كذا وكذا ضيعتني وتركتني اما لو تمسكت بي بلغت بك هذه الدرجة ثم اشار باصبعه ثم قال عليكم بالقرآن تتعلموه فان من الناس من يتعلم القرآن ليقال فلان قارى ومنهم من يتعلمه فيطلب به الصوت فيقال فلان حسن الصوت وليس في ذلك خير ومنهم من يتعلمه فيقوم به في ليله ونهاره ولا يبالي من علم ذلك ومن لم يعلمه

کہا میں آپ پر فدا ہوں میں رنج و غم سے دوچار اور قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا جزو ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا۔ یہ سن کر امام پر اضطراب لاحق ہوا۔ پھر فرمایا۔ ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے۔ روز قیامت اس کے پاس آئے گا۔ سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو۔ تو کون ہے وہ کہے گا۔ میں فلاں سورہ ہوں۔ تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا۔ اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا۔ اور ترک نہ کرتا۔ تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا۔ پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ بلند درجہ کی طرف پھر فرمایا۔ لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں۔ بعض اس لئے کہ قاری صاحب کہلائے جائیں۔ بعض اس لئے کہ خوش آواز نہیں۔ اور محفلوں میں پڑھ کر روپیہ حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات اور دن اس کی تلاوت کریں۔ اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

باب ۵

قرأت قرآن

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال القرآن عهد الله الی خلقه فقد ینبغی للمرء المسلم ان ینظر فی عهده وان یقرأ منه فی کل یوم خمسین آیة.

۲۔ سمعت علی بن الحسین علیه السلام یقول آیات القرآن خزائن فکلما فتحت خزانة ینبغی لك ان تنظر ما فیها.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیئے۔ کہ خدا معاہدہ پر نظر رکھے۔ اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا کہ آیات قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولو تو یہ بھی تو دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

باب ۶

وہ گھر جن میں قرآن پڑھا جاتا ہے

۱۔ قال النبی نوروا بیوتکم بتلاوة القرآن ولا تتخذوها

فرمایا حضرت رسول خدا نے اپنے گھروں کو تلاوت قرآن

قبوراً كما فعلت اليهود والنصارى صلوا في الكنائس والبيع وعطلوا بيوتهم ان البيت اذا كثر فيه تلاوة القرآن كثر خيره واتسع اهله واضاء لاهل السماء كما تضئ نجوم السماء لاهل الدنيا۔

سے منور کرو۔ اور یہود و نصاریٰ کی طرح ان کو قبریں نہ بناؤ کہ وہ کلیساؤں اور دیروں میں عبادت کرتے تھے۔ اور گھروں کو خالی چھوڑ دیا تھا وہ گھر جس میں تلاوت زیادہ ہو، تو اس کی نیکی زیادہ ہوگی۔ اور اہل و عیال میں وسعت رزق ہوگی۔ اور وہ اہل آسمان کے لئے اسی طرح روشنی دے گا۔ جیسے اہل دنیا کے لئے ستارے۔

۲۔ عن ابی عبد الله قال ان البيت اذا كان فيه المرء المسلم يتلو القرآن يتراءاه اهل السماء كما يتراءى اهل الدنيا الكوكب الدري۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس گھر میں مرد مسلمان قرآن پڑھتا ہے۔ تو اہل آسمان اس کو اسی شوق بھری نظروں سے دیکھتے ہیں جس طرح زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امير المؤمنين البيت الذي يقرأ فيه القرآن ويذكر الله عز وجل فيه تكثر بركته وتحضره الملائكة وتهجره الشياطين ويضئ لاهل السماء كما يضئ الكواكب لاهل الارض وان البيت الذي لا يقرأ فيه القرآن ولا يذكر الله عز وجل فيه تقل بركته وتهجره الملائكة وتحضره الشياطين۔

بروایتے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا۔ تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے۔ اور وہ گھر اہل آسمان کے لئے اس طرح چمکے گا۔ جیسے اہل زمین کے لئے ستارے۔ اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی۔ اور ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے۔ اور شیاطین گھس جائیں گے۔

باب ۷

ثواب قرأت قرآن

۱۔ عن ابی جعفر قال من قرأ القرآن قائماً في صلاته كتب الله له بكل حرف مائة حسنة ومن قرأ في صلاته جالساً كتب الله له بكل حرف خمسين ومن قرأ في غير صلاته كتب الله له بكل حرف عشر حسنات قال ابن محبوب وقد سمعته عن معاذ على نحو مما رواه ابن سنان۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں قرآن پڑھے گا۔ اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنہ ملیں گے۔ اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا۔ تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنہ ملیں گے۔ اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا۔ تو ہر حرف کے بدلے دس حسنہ ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے وہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما يمنع التاجر منكم المشغول في سوقه اذا رجع الى منزله ان

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازاری مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس سے روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے

لا ينام حتى يقرأ سورة من القرآن فيكتب له مكان كل آية يقرؤها عشر حسنات ويمحى عنه عشر سيئات

تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھ لے اس کے نام ہر ہر آیت کی قراءت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس گناہ محو ہوں گے

۳۔ عن علي بن الحسين عليهما السلام قال من قرأ آية من كتاب الله عز وجل في صلاته قائماً يكتب له بكل حرف مائة حسنة فاذا قرأها في غير صلاة كتب الله له بكل حرف عشر حسنات وان استمع القرآن كتب الله له بكل حرف حسنة وان ختم القرآن ليلاً صلت عليه الملائكة حتى يصبح وان ختمه نهاراً صلت عليه الحفظة حتى يمسي وكانت له دعوة مجابة وكان خيراً له مما يقرأ قال يا اخا بني اسد ان الله جواد ماجد كريم اذا قرأ ما معه اعطاه الله ذلك ۔

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھے جائیں گے۔ اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور اگر ختم قرآن رات کو کرے گا۔ تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے۔ اور اگر دن میں ختم کرے گا۔ تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اور اس کی دعا قبول ہوگی۔ اور زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیکی ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنا اتنا ثواب ہے اور جو نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے۔ فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے۔ بزرگ ہے کریم ہے۔ اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد ہے۔ تو اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

۴۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال من ختم القرآن بمكة من جمعة الى جمعة او اقل من ذلك او اكثر وختمه في يوم جمعة كتب له من الاجر والحسنات من اول جمعة كانت في الدنيا الى آخر جمعة تكون فيها وان ختمه في ساير الايام فكذلك ۔

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے جو کوئی مکہ میں جمعہ سے جمعہ تک قرآن ختم کرے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جمعہ تک برابر حسنات لکھے جاتے رہیں گے۔ اور اگر اور ایام میں تمام کرے تب بھی اسی طرح ثواب ملے گا۔ (اگرچہ کم ہو)

۵۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله من قرأ عشر آيات في ليلة لم يكتب من الغافلين ومن قرأ خمسين آية كتب من الذاكرين ومن قرأ مائة آية كتب من القانتين ومن قرأ مائتي آية كتب من الخاشعين ومن قرأ ثلاث مائة آية كتب من الفائزين ومن قرأ خمسمائة آية كتب من المجتهدين ومن قرأ الف آية كتب له قنطار من برالقنطار خمسة عشر الف مثقال من ذهب والمثقال

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا جو ایک رات میں دس آیتیں پڑھے گا۔ اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا۔ اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا۔ اور جو سو پڑھے گا وہ قانتین میں محسوب ہوگا۔ دو سو پڑھنے والا خاشعین میں تین سو پڑھنے والا فائزین میں ہوگا۔ پانچ سو پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا۔ اور ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے نیکوں کا قنطار ہوگا۔ اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۲۴ قیراط کا ہوگا۔ اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر

اربعة وعشرون قيراطاً اصغرها مثل جبل احد واكبرها ما بين السماء الى الارض۔

ہوگا۔ اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پُر ہو۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال وقد روی هذا الحديث عن ابی عبد الله عليه السلام قال من استمع حرفاً من كتاب الله عزوجل من غير قراءة كتب الله له حسنة ومحا عنه سيئة ورفع له درجة ومن قرأ نظراً من غير صوت كتب الله له بكل حرف حسنة و محا عنه سيئة ورفع له درجة ومن تعلم منه حرفاً ظاهراً كتب الله له عشر حسنات ورفع له عشر درجات قال لا اقول بكل اية ولكن بكل حرف باء او تاء او شبههما قال ومن قرء حرفاً ظاهراً وهو جالس فی صلاته كتب الله له خمسين حسنة ومحا عنه خمسين سيئة ورفع له خمسين درجة ومن قرء حرفاً وهو قائم فی صلاته كتب الله له بكل حرف مائة حسنة و محا عنه مائة سيئة ورفع له مائة درجة ومن ختمه كان له دعوة مستجابة مؤخرة او معجلة قال قلت جعلت فداك ختمه كله قال ختمه كله۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب خدا کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے بغیر قرات تو اللہ اس کے نام ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو بغیر پڑھے صرف نظر کرے۔ اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے۔ اور دس درجہ بلند کرتا ہے۔ فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف ب یا ت وغیرہ کے بدلہ میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنہ لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے۔ اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے۔ تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھتا ہے۔ اور سو گناہ محو کرتا ہے۔ اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے۔ بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ پورا قرآن ختم کرے فرمایا۔ ہاں پورا۔

۷۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال سمعت ابی عليه السلام يقول قال رسول الله صلعم ختم القرآن الی حيث تعلم۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

باب ۸

قرآن کا پڑھنا مصحف میں

۱۔ عن ابی عبد الله عليه السلام قال من قرء القرآن فی المصحف متع ببصره وخفف على والديه

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے۔ اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اور اس کے والدین پر تخفیف

وان کانا کافرین

عذاب ہوگی ۔ اگرچہ وہ کافر ہوں ۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال انه لیعجبنی ان یکون فی البیت مصحف یطرد الله عز وجل به الشیاطین

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے ۔ کہ گھر میں قرآن ہو ۔ تاکہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے ۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ثلاثة یشکون الی الله عز وجل مسجد خرابٌ لا یصلی فیه اهله وعالم بین جهال ومصحف معلق قد وقع علیه الغبار لا یقرأ فیه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی ۔ اول وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو ۔ اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قراءة القرآن فی المصحف تخفف العذاب عن الوالدین ولو کانا کافرین

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں ۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له جعلت فداك انی احفظ القرآن علی ظهر قلبی فاقرؤه علی ظهر قلبی افضل او انظر فی المصحف فقال لی اقرأه وانظر فی المصحف فهو افضل اما علمت ان النظر فی المصحف عبادة .

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں ۔ پس آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے ۔ یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے ۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے ۔

باب ۹

خوش الحانی سے قرآن پڑھنا

عن عبد الله بن سلیمان قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عز وجل ورتل القرآن ترتیلا قال قال امیر المؤمنین علیه السلام بینه تبیاناً ولا تهذه هذ الشعر ولا تنثره نثر الرمل ولکن افزعوا قلوبکم القاسیة ولا یکن هم احدکم آخر السورة ۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو ۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو ۔ اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو ۔ اور نہ ریل دیجہ برا پراگندہ کی طرح رجو زینت تخت میں کام آئیں الفاظ کو پراگندہ نہ کرو ۔ بلکہ اس طرح پڑھو ۔ کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں ۔ کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو ۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال القرآن نزل بالحزن فاقرؤه بالحزن .

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتی ہے ۔

پس قرآن کو دل گداز لہجہ میں پڑھو۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال رسول الله صلعم اقرؤا القرآن بالحان العرب واصواتها وایاکم ولحون اهل الفسق واهل الکبائر فانه سیجی من بعدی اقوام یرجعون القرآن ترجیع الغناء والنوح والرهبانیة لا یجوز تراقیهم قلوبهم مقلوبة وقلوب من یعجبه شأنهم۔

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو۔ اور بچاؤ اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے یعنی گویوں، بغول سرائوں وغیرہ کے لہجوں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے۔ کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے لوٹ پھیر (دگنگری) کے ساتھ پڑھیں گے۔ یا نوحہ خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے غمگیں لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہ الہی میں مقبول نہیں۔ ان کے دل اُلٹ چکے ہیں۔ اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوع قراءت پسند ہے۔

۴۔ عن ابی الحسن قال ذکرت الصوت عنده فقال ان علی بن الحسین علیهما السلام کان یقرأ فربما مر به المار فصعق من حسن صوته وان الامام لو اظهر من ذلك شیئاً لما احتمله الناس من حسنه قلت ولم یکن رسول الله یصلی بالناس ویرفع صوته بالقرآن فقال ان رسول الله کان یحمل الناس من خلفه ما یطیقون

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے سامنے حسن صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا۔ کہ اُدھر سے گذرنے والا آپ کی خوش الحانی سے بے ہوش ہوجاتا تھا راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے۔ تو کیا ہوتا تھا۔ فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال اعرب القرآن فانه عربی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج سے نکال کر پڑھو کیوں کہ قرآن عربی ہے۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ان الله عزوجل اوحی الی موسی بن عمران اذا وقفت بین یدی فقف موقف الذلیل الفقیر واذا قرأت التوراة فاسمعنیها بصوت حزین

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو۔ تو اس طرح جیسے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب توریت پڑھو۔ تو مجھے دردناک آواز سے سنا۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال رسول الله لم یعط امتی اقل من ثلاث الجمال والصوت الحسن والحفظة

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری اُمت کو کم سے کم تین چیزیں دی گئیں ہیں۔ ایک جمال دوسرے اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قال

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا!

النبی ان من اجمل الجمال الشعر الحسن ونغمة الصوت الحسن .

جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال النبی لکل شئ حلیة وحلیة القرآن الصوت الحسن۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر شے کا ایک زیور ہے۔ قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما بعث اللہ عزوجل نبیاً الا حسن الصوت ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ احسن الناس صوتاً بالقرآن وکان السقاؤون یمرون فیقفون ببابه یسمعون قرأته (وکان ابو جعفر احسن الناس صوتاً)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا۔ جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرأت کے سننے کے لئے سقے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے۔ (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے)

۱۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یکرہ ان یقرأ قل ھو اللہ احد بنفس واحد ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے یہ کہ آپ سورہ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں

۱۳۔ عن ابی بصیر قال قلت لابی جعفر اذا قرأت القرآن فرفعت به صوتی جاءنی الشیطان فقال انما ترائی بهذا اهلك والناس قال یا ابا محمد اقرأ قراءة ما بین القراءتین تسمع اهلك ورجع بالقرآن صوتك فان اللہ عزوجل یحب الصوت الحسن یرجع فیه ترجیعاً ۔

ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا جب میں قرآن پڑھتا ہوں۔ اور میری آواز بلند ہوتی ہے۔ تو شیطان میرے پاس آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اپنے اہل وعیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کرو۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) قرآن پڑھتے وقت میانہ روی کا لحاظ رکھو۔ نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ۔ اور اپنی آواز میں لوچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔ جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

باب ۱۰

اس کے بارہ میں جو قرآن کی قرأت پر بیہوش ہوجاتا ہے

۱۔ عن جابر عن ابی جعفر قال قلت ان قوماً اذا ذکروا شیئاً من القرآن او حدثوا به صعق احدهم حتی یری ان احدهم لو قطعت یداه او رجلاه . . .

جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان کو غش آجاتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں ان کے

لو شعی بذلك فقال سبحان الله ذلك من الشيطان ما بهذا نعتوا انما هو اللين والرقة والدمعة والوجل۔

ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں۔ تو ان کو خبر نہ ہو۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے۔ ان کا وصف نرمی طبیعت رقت قلب۔ اشک باری اور خوف خدا سے ہونا چاہیئے۔

★ عبداللہ بن الحکم نے جابر سے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۱
قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

۱۔ **قلت** لابی عبد الله علیه السلام اقرء القرآن فی لیلة قال لا یعجبنی ان تقرأه فی اقل من شهر۔

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا مجھے یہ پسند نہیں، کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ **عن** علی بن ابی حمزة قال دخلت علی ابی عبد الله فقال له ابو بصیر جعلت فداك اقرأ القرآن فی شهر رمضان فی لیلة فقال لا قال ففی لیلتین قال لا قال ففی ثلاث قال ها واشار بیده ثم قال یا ابا محمد ان لرمضان حقا وحرمة لا یشبهه شیء من الشهور وكان اصحاب محمد یقرأ احدهم القرآن فی شهر او اقل ان القرآن لا یقرأ هذرمة ولكن یرتل ترتیلا واذا مررت بآیة فیها ذكر الجنة فقف عندها وتعوذ بالله من النار۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات ختم کروں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا بڑا حق ہے۔ اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم میں قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو رک جاؤ۔ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له فی كم اقرء القرآن فقال اقرأه اخماسا او اسباعا اما ان عندی مصحفا مجزی اربعة عشر جزءا۔

راوی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں قرآن کو ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں۔ میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو۔ (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار دو سو چھتیس آیتیں ہیں۔ اور ہم اہل بیت کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

۴۔ عن علی بن المغیرہ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت لہ ان ابی سأل جدک عن ختم القرآن فی کل لیلۃ فقال لہ جدک فی کل لیلۃ فقال لہ فی شہر رمضان۔ فقال لہ جدک فی شہر رمضان فقال لہ ابی نعم ما استطعت فکان ابی یختمہ اربعین ختمۃ فی شہر رمضان ثم ختمتہ بعد ابی فربما زدت و ربما نقصت علی قدر فراغی وشغلی ونشاطی وکسلی فاذا کان فی یوم الفطر جعلت لرسول اللہ ختمۃ ولعلی اخری ولفاطمۃ علیہا السلام اخری ثم للائمۃ علیہم السلام حتی انتہیت الیک فصیرت لک واحدۃ منذ صرت فی ہذا الحال فای شیء لی بذلک قال لک بذلک ان تکون معہم یوم القیامہ قلت اللہ اکبر فلی بذلک قال نعم ثلاث مرات۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات میرے باپ نے کہا ماہ رمضان کی ہر رات

آپ نے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت۔ جوش اور سستی کے عید الفطر کو میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسول کی ہدیہ کرتا تھا دوسرے کا حضرت علیؑ کو تیسرے کا حضرت فاطمہ کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہوگا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہوگے۔ میں نے کہا اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں (تین بار)

۵۔ سأل ابو بصیر ابا عبد اللہ علیہ السلام وانا حاضر فقال لہ جعلت فداک اقرء القرآن فی لیلۃ فقال لا فقلت فی لیلتین فقال لا حتی بلغ ست لیال فاشار بیدہ فقال ہا ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا محمد ان من کان قبلکم من اصحاب محمد کان یقرء القرآن فی شہر واقل ان القرآن لا یقرأ ہذرمۃ ولکن یرتل ترتیلا اذا مررت بآیۃ فیہا ذکر النار وقفت عندہا وتعوذ باللہ من النار فقال ابو بصیر اقرأ القرآن فی رمضان فی لیلۃ فقال لا فقال فی لیلتین فقال لا فقال فی ثلاث فقال ہا واومأ بیدہ نعم شہر رمضان لا یشبہہ

راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں فرمایا نہیں (یہ بہت زیادہ ہے) میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نوبت چھ راتوں تک پہنچی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو پھر فرمایا اے ابو محمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمد تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا قرآن کو جلدی نہ پڑھو۔ بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو۔ تو ٹھہر جاؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو۔ ابو بصیر نے کہا کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں فرمایا نہیں۔ انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں انہوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے ماہ رمضان کے برابر

شیٔ من الشهور له حق وحرمة اکثر من الصلاة ما استطعت۔

کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرمت نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہیئے۔ سعدی نے خوب کہا ہے ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

اول تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو۔ اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو مخارج سے ادا نہ کیا جائے گا۔ تو معنی بدل جائیں گے۔ مثلاً اگر کوئی صَلِّ (درود بھیج) کی صاد کو اس کے مخرج سے ادا نہ کرے گا۔ اور سَلِّ زبان سے نکالے گا۔ تو اس کے معنے ہو جائیں گے تلوار کھینچ لہٰذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو۔ اور ترتیل سے پڑھو۔

باب ۱۲

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال النبیؐ ان الرجل الاعجمی من امتی لیقرأ القرآن بعجمیته فترفعه الملائکة عربیة

فرمایا حضرت ابو عبد السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الٰہی میں پہنچائیں گے۔

۲۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال قلت له جعلت فداك انا نسمع الآیات فی القرآن لیس هی عندنا کما نسمعها ولا نحسن ان نقرأها کما بلغنا عنکم فهل نأثم فقال لا اقرؤوا کما تعلمتم فسیجیئکم من یعلمکم۔

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ نہیں۔ اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

باب ۱۳

فضیلت قرآن

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال من قرأ قل هو الله احد مرة بورك علیه ومن قرأها مرتین

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورہ قل ہو اللہ بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی۔ اور جو دو مرتبہ پڑھے گا

بورک علیه وعلیٰ اهله وعلی جیرانه ومن قراها
اثنی عشر مرة بنی له اثنا عشر قصراً فی الجنة فیقول
الحفظة اذهبوا بنا الی قصور اخینا فلان فننظر الیها
ومن قراءها مائة مرة غفرت له ذنوب خمسة
وعشرین سنة ماخلا الدماء والاموال ومن
قرأها اربعمائة مرات کان له اجر اربعمائة
شهید کلهم قد عقر جواده واریق دمه ومن
قراءها الف مرة فی یوم ولیلة لم یمت حتی یری
مقعده فی الجنة اویری له

تو اس پر اور اس کے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا۔ اور
اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کے
لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ
بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی
کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے۔ اور جو سو
مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔
سوائے قتل اور غصب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا
تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ ایسے شہید جن کے گھوڑوں
کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو۔ اور ان کا خون بہایا گیا ہو۔ اور جو
رات اور دن میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا۔ یا فرشتے اس کو دکھائیں گے

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما امر الله عز وجل
هذه الآیات ان یهبطن الی الارض تعلقن بالعرش و
قلن ای رب الی این تهبطنا الی اهل الخطایا والذنوب
فاوحی الله عز وجل الیهن ان اهبطن فوعزتی
وجلالی لایتلوکن احد من آل محمد وشیعتهم
فی دبر ما افترض علیه الا نظرت الیه۔ یعنی المکتوبة
فی کل یوم سبعین نظرة اقضی له فی کل نظرة سبعین
حاجة وقبلته علی ما فیه من المعاصی وهی امّ
الکتاب وشهد الله انه لا اله الا هو والملائکة و
اولوا العلم وآیة الکرسی وآیة الملک۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ
نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا۔ تو وہ پایہ عرش سے
لپٹ کر کہنے لگیں۔ اے رب ہمیں کہاں اتریں۔ اہل خطا و
ذنوب پر ؟ خدا نے ان کو وحی کی۔ کہ تم اترو۔ اپنے عزت و
جلال کی قسم آل محمدؐ اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریضہ
تم کو پڑھے گا۔ تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات
کے ساتھ۔ ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے
گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا۔ اور
اس کے گناہ معاف کردوں گا۔ اور وہ چار آیات یہ ہیں:۔

(۱) هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات
محکمات هن ام الکتاب۔
(۲) اشهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولو العلم قائماً بالقسط۔
(۳) آیه الکرسی
(۴) اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من
تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

۳۔ عن جابر قال سمعت اباجعفرؑ یقول من
قراء المسبحات کلها قبل ان ینام لم یمت حتی یدرک

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام
مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو وہ حضرت حجتؑ کی زیارت

القایم وان مات کان فی جوار محمد النبی صلعم

کئے نہ مرے گا۔ اور اگر مر جائے گا تو جوار پیغمبر میں جگہ پائے گا

مسبحات سے مراد وہ آیتیں ہیں۔ جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان۔ سبح۔ یسبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع میں سبح اللہ ہے جیسے سورہ حدید۔ سورہ حشر۔ سورہ صف۔ سورہ جمعہ جس کا یسبح سے ہے اسی طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سبحان الذی اسریٰ بعبدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

۴۔ عن عبد اللہ بن طلحۃ عن جعفر قال قال رسول اللہ من قرا قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ حین یاخذ مضجعہ غفر اللہ لہ ذنوب خمسین سنۃ۔

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی سونے سے پہلے سورہ قل ھو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ عن عمرو بن جمیع رفعہ الی علی بن الحسین علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قرأ اربع آیات من اول البقرۃ وآیۃ الکرسی وآیتین بعدھا وثلاث آیات من آخرھا لم یر فی نفسہ ومالہ شیئاً یکرھہ ولا یقربہ شیطان ولا ینسی القرآن۔

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورہ بقر کی ابتدائی چار آیتیں۔ آیۃ الکرسی اور جو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا۔ تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا۔ اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا۔ اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قرأ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یجھر بھا صوتہ کان کالشاھر سیفہ فی سبیل اللہ ومن قرأھا سراً کان کالمتشحط بدمہ فی سبیل اللہ ومن قرأھا عشر مرات غفرت لہ علی نحو الف ذنب من ذنوبہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ باآواز بلند پڑھے۔ ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کوئی تلوار کھینچے۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہ خدا میں زخمی ہونے والا۔ اپنے خون میں لوٹے۔ اور جو دس مرتبہ پڑھے۔ اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی صلوات اللہ علیہ یقول قل ھو اللہ احد ثلث القرآن وقل یا ایھا الکافرون ربع القرآن۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قل ھو اللہ احد ثلث قرآن ہے اور قل یا ایھا الکافرون چوتھائی قرآن ہے۔

۸۔ عن ابی الحسن علیہ السلام یقول من قرأ آیۃ الکرسی عند منامہ لم یخف الفالج ان شاء اللہ ومن قرأھا دبر کل فریضۃ لم یضرہ ذو حمۃ وقال من قدم قل ھو اللہ احد بینہ وبین جبار منعہ اللہ عزوجل منہ یقرأھا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ فاذا فعل ذلک رزقہ اللہ عزوجل

فرمایا حضرت رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اسے انشاء اللہ فالج نہ ہوگا۔ اور جو ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اسے ستا نہ سکے گا۔ اور جو قل ھو اللہ کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا۔ جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا۔ تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا۔ اور

خيره ومنعه من شره وقال اذا خفت امراً فاقرأ مائة آية من القرآن من حيث شئت ثم قل اللهم اكشف عني البلاء ثلاث مرات

شر کاموں سے بچالے گا۔ اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو۔ تو اُسے چاہیئے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے۔ اور پھر کہے خداوندا میری بلا کو دور کر دے تین بار یہ کہے۔

۹- عن ابي عبد الله عليه السلام قال من قرأ مائة آية يصلي بها في ليلة كتب الله عز وجل له بها قنوت ليلة ومن قرأ مائتي آية في غير صلاة لم يحاجه القرآن يوم القيامة ومن قرأ خمسمائة آية في يوم وليلة في صلاة النهار والليل كتب الله عز وجل له في اللوح المحفوظ قنطاراً من الحسنات والقنطار الف ومائتا اوقية والاوقية اعظم من جبل احد

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے۔ تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو بخضوع و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دو سو آیتیں پڑھیں۔ تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانسو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا۔ تو خدا اس کے لئے لوح محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا۔ اور قنطار ایک ہزار دو سو وقیہ کا ہوگا۔ اور ایک وقیہ کوہ احد سے بڑا ہوگا۔

۱۰- عن ابي عبد الله عليه السلام قال من مضى به يوم واحد فصلى فيه بخمس صلوات ولم يقرأ فيها بقل هو الله احد قيل له يا عبد الله لست من المصلين۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گذرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو۔ تو اس سے کہا جائے گا اے بندہ خدا تو نماز گذاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدع ان يقرأ في دبر الفريضة بقل هو الله احد فانه من قرأها جمع الله له خير الدنيا والآخرة وغفر له ولوالديه وما ولد

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو خدا اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا۔ اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲- قال ابو عبد الله عليه السلام ان سورة الانعام نزلت جملة شيعها سبعون الف ملك حتى انزلت على محمد فعظموها وبجلوها فان اسم الله عز وجل فيها في سبعين موضعاً ولو يعلم الناس ما في قراءتها ما تركوها۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ سورۂ انعام جب کل کی کل نازل ہوئی۔ تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایعت کی پس اس کی تعظیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو۔ اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے۔ تو اسے ترک نہ کرتے۔

توضیح: ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے۔ جیسے اس آیت میں ان تستغفر لهم سبعين مرة میں بکثرت استغفار مراد ہے۔

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان النبی صلی علی سعد بن معاذ فقال لقد وافی من الملائکۃ سبعون الفاً وفیھم جبرئیل یصلون علیہ فقلت لہ یا جبرئیل بما یستحق صلاتکم علیہ فقال بقرائتہ قل ھو اللہ احد قائماً وقاعداً وراکباً وماشیاً وذاھباً وجائیاً

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ من قرأ الھٰکم التکاثر عند النوم وقی فتنۃ القبر۔

۱۵۔ عن عبد اللہ بن الفضل النوفلی رفعہ قال ماقرئت الحمد علی وجع سبعین مرۃ الا سکن۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو قرأت الحمد علی میت سبعین مرۃ ثم ردت فیہ الروح ماکان ذلک عجیباً۔

۱۷۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سمعتہ یقول مامن احد فی حد الصبی یتعھد فی کل لیلۃ قراءۃ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس کل واحد ثلاث مرات وقل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ فان لم یقدر فخمسین الا صرف اللہ عز وجل عنہ کل مرض او عرض من اعراض الصبیان والعطاش وفساد المعدۃ وبدور الدم ابداً ماتعوھد بھذا حتی یبلغہ الشیب فان تعھد نفسہ بذلک او تعوھد کان محفوظاً الی یوم یقبض اللہ عز وجل نفسہ۔

۱۸۔ قال سمعت ابا ابراھیم یقول من استکفی بآیۃ من القرآن من الشرق الی الغرب کفی اذا کان بیقین۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذ کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبرئیل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبرئیل سے کہا۔ کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے مستحق ہوا۔ انہوں نے کہا اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر سواری میں اور پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جو کوئی سورہ الہٰکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

عبداللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورہ حمد کسی درد کی جگہ پر پڑھی جائے گی تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر سورہ حمد ستر مرتبہ مردہ پر پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین تین بار پڑھے۔ اور قل ہو اللہ احد سو بار اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا۔ اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پیاس فرو ہی نہ ہو) اور معدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی۔ اور جب یہ کرتا رہے تو خون رگوں میں ہمیشہ گردش کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے۔ اگر برابر ایسا کرتا رہے۔ اور اس کی حفاظت میں لگا رہے۔ تو وہ قبض روح کے دن سختی سے محفوظ رہے گا۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی قرآن کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

۱۹۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی العوذة قال تاخذ قلة جدیدة فتجعل فیها ماء ثم تقرأ علیها انا انزلناه فی لیلة القدر ثلاثین مرة ثم تعلق و تشرب منها و تتوضأ و یزاد فیها ماء ان شاء الله

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مٹکا لو۔ اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر دم کرے۔ پھر اس سے چاہے چھڑکا ؤ کرے۔ چاہے پیئے یا وضو کرے۔ انشاء اللہ اس میں پانی کم نہ ہوگا۔

۲۔ عن مفضل بن عمر قال ابو عبد الله علیه السلام یا مفضل احتجز من الناس کلهم ببسم الله الرحمن الرحیم و بقل هو الله احد اقرأها عن یمینك و عن شمالك و من بین یدیك و من خلفك و من فوقك و من تحتك فاذا دخلت علی سلطان جائر فاقرأها حین تنظر الیه ثلاث مرات و اعقد بیدك الیسری ثم لا تفارقها حتی تخرج من عنده.

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفضل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے۔ اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو۔ تو یہی دم کرے۔ جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرا ور جب تک اس کے پاس سے نہ ہٹے۔ ان کو بند رکھ۔

۔ عن امیر المومنین علیه السلام انه قال والذی بعث محمداً بالحق و اکرم اهل بیته ما من شیء تطلبونه من حرز من حرق او غرق او سرق او افلات دابة من صاحبها او ضالة او آبق الا و هو فی القرآن فمن اراد ذلك فلیسألنی عنه قال فقام الیه رجل فقال یا امیر المومنین اخبرنی عما یؤمن من الحرق و الغرق فقال اقرء هذه الآیات.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفےٰ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کے اہلبیت کو صاحب عزت و اکرام بنایا۔ اگر کوئی پناہ چاہے جلنے سے ڈوبنے سے چوری سے یا چوپایہ کا اپنے مالک سے بھاگ جانا۔ یا انسان یا چوپایہ کا گم ہو جانا۔ یا غلام کا بھاگ جانا تو ان سب کے حرز قرآن میں موجود ہیں۔ جو معلوم کرنا چاہے وہ مجھ سے معلوم کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے امیر المومنینؑ مجھے وہ چیز بتایئے جس سے جلنے اور ڈوبنے سے امن ملے آپ نے فرمایا۔ ان آیات کو پڑھو۔

الله الذی نزل الکتاب و هو یتولی الصالحین قد روا الله حق قدره الی قوله سبحانه و تعالی یشرکون. فمن قرأها فقد امن الحرق و الغرق قال فقرأها رجل و اضطرمت النار فی بیوت جیرانه و بیته وسطها فلم یصبه شیء ثم قام الیه آخر فقال یا امیر المومنین ان دابتی استصعب علی و انا منها علی وجل فقال اقرأ فی اذنها الیمنی و له

ان ربی الله الذی نزل الکتاب و ہو یتولی الصالحین سے لے کر سورہ اعراف کے آخیر تک (۱۲۔ آیتیں) اور سورہ زمر کی یہ آیت ما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون۔

امام علیہ السلام نے فرمایا ایک شخص نے اس وقت پڑھا۔ جب کہ پڑوس میں آگ لگ رہی تھی۔ اور اس کا گھر بیچ میں تھا لیکن اسے کوئی ضرر نہ پہنچا۔ ایک اور شخص نے کہا۔ اے امیر المومنینؑ میرا

اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرھاً والیه
یرجعون۔

فقراھا فذلت له دابته وقام الیه رجل
آخر فقال یا امیرالمومنین ان ارضی ارض مسبعة
وان السباع تغشی منزلی ولا تجوز حتی تاخذ فریستھا
فقال اقرأ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه
ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ فان
تولوا فقل حسبی الله لا اله الا ھو علیه توکلت وھو
رب العرش العظیم فقراھما الرجل فاجتنبته السباع
ثم قام الیه آخر فقال یا امیرالمومنین ان فی
بطنی ماءً اصفر فھل من شفاء فقال لا درھم ولا دینار
ولکن اکتب علی بطنک آیة الکرسی وتغسلھا و
تشربھا وتجعلھا ذخیرة فی بطنک فتبرأ باذن
الله عزوجل ففعل الرجل فبرأ الرجل باذن الله۔
ثم قام الیه آخر فقال یا امیرالمومنین اخبرنی
من الضالة فقال اقرأ یس فی رکعتین وقل یا ھادی
الضالة رد علی ضالتی ففعل فرد الله عزوجل علیه
ضالته۔
ثم قام الیه آخر فقال یا امیرالمومنین اخبرنی
عن الآبق فقال اقرأ او کظلمات فی بحر لجی
یغشاه موج من فوقه موج الی قوله ومن لم یجعل
الله له نوراً فما له من نور فقالها الرجل فرجع
الیه آبقه۔
ثم قام الیه آخر فقال یا امیرالمومنین اخبرنی
عن السرق فانه لا یزال قد یسرق لی الشیء بعد الشیء
لیلاً فقال له اقرأ اذا اویت الی فراشک قل ادعوا

گھوڑا سرکش ہے۔ میں اس پر سواری کرتے ڈرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے داہنے کان میں یہ آیت پڑھو لہ اسلم من فی السموٰت والارض طوعاً وکرھاً والیه یرجعون۔

اس نے پڑھا اور اس کا گھوڑا سرکشی سے باز آیا۔ ایک اور شخص نے کہا اے امیرالمومنین میری زمین درندوں کی زمین ہے درندے میرے گھر میں آجاتے ہیں۔ اور بغیر شکار کئے نہیں ہٹتے حضرت نے فرمایا یہ دو آیتیں پڑھا کرو۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا ھو علیه توکلت وھو رب العرش العظیم (توبہ) اس نے ان دونوں آیتوں کو پڑھا تو درندے بھاگ گئے۔

پھر ایک اور شخص نے کہا: اے امیرالمومنین میرے شکم میں زرد پانی ہے۔ اس سے صحت کی کوئی صورت ہے فرمایا بغیر پیسہ روپیہ خرچ کئے تم اپنے شکم پر آیت الکرسی لکھواؤ۔ اس کو پانی سے دھو کر پی لو۔ اور چند بار ایسا کرو۔ باذن خدا اچھے ہو جاؤ گے اس نے ایسا ہی کیا۔ اور بحکم خدا اچھا ہو گیا۔

پھر ایک اور شخص نے کہا۔ اے امیرالمومنین مجھے گم شدہ کے ملنے کے لئے بتایئے۔ فرمایا دو رکعت نماز میں سورہ یٰس پڑھو اور بعد ختم نماز کہو۔ یا ہادی الضالة رد علی ضالتی اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس کی گم شدہ اس کی طرف لوٹا دی۔

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جائے اس کے واپس آنے کے لئے بتایئے۔ فرمایا سورہ نور کی یہ آیت پڑھو۔ او کظلمات فی بحر لجی یغشاه ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل الله له نوراً فما له من نور۔ اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے پڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا۔ کہ میرے گھر سے ہر رات کو کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیات پڑھو۔ قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ایا ما

الله وادعوا الرحمٰن الی قوله وکبره تکبیرا۔

تلک افضل الاسماء الحسنیٰ ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذٰلک سبیلاً وقل الحمد للّٰہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔

ثم قال امیرالمومنین علیه السلام من بات بارض قفر فقرأ هذه الآية ان ربکم الله الذی خلق السمٰوات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش الی قوله تبارک الله رب العالمین حرسته الملائکة وتباعدت عنه الشیاطین قال فمضی رجل فاذا هو بقریة خراب فبات فیها ولم یقرأ هذه الآية فتغشاه الشیطان واذا هو آخذ بخطمه فقال له صاحبه انظره واستیقظ الرجل فقرأ الآية فقال الشیطان لصاحبه ارغم الله انفک احرسه الآن حتی یصبح فلما اصبح رجع الی امیرالمومنین علیه السلام فاخبره وقال له رایت فی کلامک الشفاء والصدق ومضی بعد طلوع الشمس فاذا هو باثر شعر الشیطان مجتمعاً فی الارض۔

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابہ میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استویٰ علی العرش یغشی الیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین (سورۂ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے۔ وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک رات ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔ شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا۔ اور اس نے یہ آیت پڑھ لی شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت صبح تک کریں گے۔ صبح کو وہ شخص امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سچائی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خرابہ میں گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پکڑ کر نوچے تھے)

توضیح اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آجانا بسبب کرامت امیرالمومنین علیہ السلام تھا۔

۲۲۔ **عن** سلمان بن محرز قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول من لم یبرأه الحمد لم یبرأه شیء۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی۔ اسے کسی چیز سے بھی شفا نہ ہوگی۔

۲۳۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام انه قال من قرأ اذا اوی الی فراشه قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد کتب الله عزوجل له براءة من الشرک۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے گا۔ اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

۲۴۔ **عن** ابی عبد الله علیه السلام انه قال لا تملوا من قراءة اذا زلزلت الارض زلزالها فانه من کانت قراءته بها فی نوافله لم یصبه الله عزوجل بزلزلة ابدا ولم یمت بها ولا بصاعقة ولا بآفة من آفات

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا۔ اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا۔ اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا۔ اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا۔ اور نہ دنیا کی کسی آفت میں

الدنیا حتی یموت واذا مات نزل علیه ملك کریم من عند ربه فیقعد عند راسه فیقول یا ملك الموت ارفق بولی الله فانه کان کثیراً ما یذکرنی ویذکر تلاوة هذه السورة وتقول له السورة مثل ذلك ویقول ملك الموت قد امرنی ربی ان اسمع له واطیع ولا اخرج روحه حتی یامرنی بذلك فاذا امرنی اخرجت روحه ولا یزال ملك الموت عنده حتی یامره بقبض روحه واذا کشف له الغطاء فیری منازله فی الجنة فیخرج روحه من الین ما یکون من العلاج ثم یشیع روحه الی الجنة سبعین الف ملك یستبدرون بها الی الجنة.

مبتلا ہو گا۔ مرتے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا۔ تو ایک نیک طبع فرشتہ خدا کی طرف سے آئے گا۔ اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا۔ اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر یہ اکثر اوقات میرا ذکر کرتا تھا۔ اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا۔ اور یہی وہ سورہ کہے گا۔ اور ملک الموت کہے گا۔ میرے رب نے حکم دیا ہے۔ کہ میں اس کی بات سنوں۔ اور اس کو مانوں۔ اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے۔ اس کی روح قبض نہ کروں۔ جب کہے تب قبض کروں۔ وہ فرشتہ اس کے پاس اس وقت تک رہے گا۔ جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا۔ اور جنت کے منازل اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا۔ اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے۔ جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

باب ۱۴

النوادر

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال قُرّاء القرآن ثلاثة رَجُل قرأ القرآن فاتخذه بضاعة واستدر به الملوك واستطال به علی الناس ورجل قرأ القرآن فحفظ حروفهُ وضیع حدوده واقامهُ اقامة القدح فلا کثر الله هؤلاء من حملة القرآن ورجل قرأ القرآن فوضع دواء القرآن علی داء قلبه فاسهر به لیله واظمأ به نهاره وقام به فی مساجده وتجافی به عن فراشه فباولئك یدفع الله العزیز الجبار البلاء وباولئك یدیل الله عزوجل

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ ہے جس نے قرآن کو دولت کمانے کا ذریعہ بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہا ہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار رہا ہے۔ دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ کیا ہے اور اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے۔ اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملان قرآن کو زیادہ نہ بنائے۔ تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے۔ وہ راتوں کو تلاوت کے لیے جاگا ہے۔ اور دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے۔ مسجدوں میں نماز ادا کی ہے۔ اور اپنے فرش پہ

من الاعداء و باولئک ینزل الله عزوجل الغیث من السماء فوالله لهولاء فی قراء القرآن اعز من الکبریت الاحمر۔

یا وخدا میں پہلو بدلتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقہ میں اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے۔ اور دشمنان دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ قاریانِ قرآن سرخ گندھک سے زیادہ کمیاب ہیں

۲۔ عن الاصبغ بن نباتة قال سمعت امیر المومنینؑ یقول نزل القرآن اثلاثا ثلث فینا وفی عدونا وثلث سنن وامثال وثلث فرائض واحکام۔

اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک حصہ سنن و امثال میں ہے۔ اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان القرآن نزل اربعة ارباع ربع حلال وربع حرام وربع سنن واحکام وربع خبر ما کان قبلکم ونبأ ما کان بعدکم وفصل ما بینکم۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں۔ ایک چوتھائی میں حلال ہے ایک میں حرام ایک چوتھائی میں سنن و احکام ہیں۔ اور ایک چوتھائی میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں۔ اور خبریں ان کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل القرآن اربعة ارباع ربع فینا وربع فی عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحکام۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک چوتھائی ہمارے بارہ میں ہے ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے۔ اور ایک چوتھائی سنن و امثال کے بارہ میں اور ایک چوتھائی فرائض و احکام میں۔

۵ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اول ما نزل علی رسول الله بسم الله الرحمن الرحیم اقرا باسم ربک واخر اذا جاء نصر الله۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورہ اقراء باسم ربک نازل ہوا ہے۔ اور سب سے آخر میں اذا جاء نصر اللہ۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن قول الله عزوجل شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن وانما انزل فی عشرین سنة بین اوله واخره فقال ابوعبد الله علیه السلام نزل القرآن جملة واحدة فی شهر رمضان الی البیت المعمور ثم نزل فی طول عشرین سنة ثم قال قال النبیؐ نزلت صحف ابراهیم فی اول لیلة من شهر رمضان وانزلت التوراة لست مضین من شهر رمضان وانزل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا۔ کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن ماہ رمضان میں تو بیت المعمور میں نازل ہوا تھا۔ پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسول خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے۔ اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی

الانجیل لثلاث عشرة لیلة خلت من شهر رمضان وانزل الزبور لثمان عشر خلون من شهر رمضان و انزل القرآن فی ثلاث وعشرین من شهر رمضان.

انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو۔ زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۲۳ ماہ رمضان کو۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تفأل بالقرآن۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تفاؤل نہ کرو۔ (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں)

۸۔ عن محمد بن وراق قال عرضت علی ابی عبد الله کتاباً فیه قرآن مختم معشر بالذهب وکتب فی آخر سورة بالذهب فاریته ایاه فلم یعب فیه شیئاً الا کتابة القرآن بالذهب وقال لا یعجبنی ان یکتب القرآن الا بالسواد کما کتب اول مرة۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ آیت کے آخری علامت اور دسویں آیت کے آخری علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی۔ حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ ان کتابت قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا۔ کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

۹۔ عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام قال تاخذ المصحف فی الثلث الثانی من شهر رمضان فتنشره وتضعه بین یدیك وتقول اللهم انی اسئلك بكتابك المنزل وما فیه وفیه اسمك الاعظم الاكبر واسماؤك الحسنى وما یخاف ویرجى ان تجعلنی من عتقائك من النار وتدعو بما بدا لك من حاجة

زرارہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ دے کر تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ ہیں۔ اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے۔ کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

۱۰۔ عن ابی جعفر قال لكل شیء ربیع وربیع القرآن شهر رمضان۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے فصل بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

۱۱۔ قال سألت اباعبد الله عن القرآن والفرقان اهما شیئان او شیء واحد فقال علیه السلام القرآن جملة الكتاب والفرقان المحكم الواجب العمل به

راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا۔ قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات محکم ہیں۔ جن پر عمل واجب ہے۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان القرآن واحد نزل من عند واحد ولكن الاختلاف یجیء من قبل الرواة

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے اور ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے

۱۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یقولون ان القرآن نزل علی سبعة احرف فقال کذبوا اعداء اللہ نزل علی حرف واحد من عند الواحد۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر فرمایا دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں۔ ایک ہی حرف پر ایک معبود کی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال نزل القرآن بایاک اعنی واسمعی یا جارہ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے۔ کہ میری مراد تجھ سے ہے۔ اور سنانا مقصود ہے پڑوسی کو۔

آخری جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری سے پہلو دار کلام کرتی تھی، یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنانا مقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطب نبی سے اور مقصود ہیں دوسرے۔

وفی روایة اخری عن ابی عبد اللہ قال ما عاتب اللہ عز وجل بہ علی نبیہ صلعم فھو یعنی بہ ما قد مضی فی القرآن مثل قولہ لولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئاً قلیلاً عنی بذلک غیرہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے۔ اس سے مراد دوسرے ہیں۔ جیسے فرمایا ہے اگر ہم اے رسول تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے۔ تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵۔ سألت اباعبد اللہ عن تنزیل القرآن قال اقرؤا کما عُلمتم۔

راوی نے حضرت صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا اسی طرح پڑھے جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی ہے۔

۱۶۔ عن محمد بن نصیر قال دفع الی ابوالحسن مصحفاً وقال لا تنظر فیہ ففتحتہ وقرأت فیہ لم یکن الذین کفروا فوجدت فیھا سبعین رجلاً من قریش باسمائھم واسماء آباءھم قال فبعث الی ابعث الی بالمصحف۔

راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا۔ اور کہا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا۔ میں نے اسے کھولا اور پڑھا اس میں سورہ بینہ (یعنی لم یکن الذین کفروا) میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے۔ پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا۔ کہ یہ قرآن مجھے واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے۔ نہ کہ اصل قرآن آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی، کہ مبادا لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

۱۷۔ عن القاسم بن سلیمان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ابی علیہ السلام ما ضرب رجل القرآن بعضہ ببعض الا کفر۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرار دیا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمات کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸۔ عن جابر قال سمعت عن ابی جعفر یقول وقع مصحف فی البحر فوجدوہ وقد ذھب ما فیہ الا ھذہ الآیة الا الی اللہ تصیر الامور۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا۔ لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی، آگاہ ہو کہ اللہ ہی کی طرف امور کی بازگشت ہے مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا۔ اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمد ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہوگا۔ جبکہ تمام اختلاف مٹ جائیں گے۔

۱۹۔ عن میمون القداح قال قال لی ابوجعفر اقرأ قلت من ای شیء اقرأ قال من السورة التاسعة قال فجعلت التمسها فقال اقرأ من سورة یونس قال فقرأت للذین احسنوا الحسنی وزیادة ولا یرهق وجوههم قتر ولا ذلة قال حسبک قال قال رسول الله انی لاعجب کیف لا اشیب اذا قرأت القرآن۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا کچھ پڑھو میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورہ یونس پڑھو جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخرت میں بھی بھلائی ہے۔ بلکہ کچھ بڑھ کر اور نہ گنہگاروں کی طرح ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی، اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لیے یہی کافی ہے رسول اللہ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح:- قرآن میں سورہ یونس دسواں سورہ ہے بشمول سورۃ الحمد اور نواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورہ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

۲۰۔ عن احدهما علیهما السلام قال سألته عن قول الله عزوجل بلسان عربی مبین قال یبین الالسن ولا تبینه الالسن۔

راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے۔ فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

۲۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما من عبد یقرأ آخر الکهف الا تیقظ فی الساعة التی یرید۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورہ کہف کی آخر آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا۔ ہو جائے گا

۲۲۔ عن سعید بن یسار قلت لابی عبد الله علیه السلام سلیم مولاک ذکر انه لیس معه من القرآن سورة یٰس فیقوم من اللیل فینفد ما معه من القرآن ایعید ما قرأ قال نعم لا بأس

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سوائے سورہ یٰسین کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو کیا اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ عن سالم بن سلمة قال قرأ رجل علی ابی عبد الله علیه السلام وانا استمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقرأها الناس فقال ابو عبد الله کف عن هذه القراءة اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم علیه السلام قرأ کتاب الله عزوجل علی حده واخرج المصحف الذی کتبه علی علیه السلام وقال اخرجه علی علی الناس حین فرغ منه وکتبه فقال لهم هذا کتاب

راوی کہتا ہے ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا۔ اس کی قرات عام لوگوں کی قرات کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس طرح نہ پڑھو۔ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو۔ جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کو صحیح صورت میں تلاوت کریں گے۔ اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔ اور فرمایا جب حضرت علیؑ جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے۔ تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا،

اللہ عزوجلّ کما انزلہ علی محمد وقد جمعتہ من اللوحین فقالوا ھوذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لاحاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ماترونہ بعد یومکم ھذا ابداً انما کان علیّ ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤوہ۔

۲۴ عن سعید بن عبداللہ الاعرج قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن الرجل یقرء القرآن ثم ینساہ ثم یقرء ثم ینساہ اعلیہ فیہ حرج فقال لا۔

۲۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال ابی ماضرب رجل القرآن بعضہ ببعض الاکفر۔

۲۶ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سورۃ الملک ھی المانعۃ تمنع من عذاب القبر وھی مکتوبۃ فی التوراۃ سورۃ الملک ومن قرأھا فی لیلتہ فقد اکثر واطاب ولم یکتب بھا من الغافلین وانی لارکع بھا بعد عشاء الاخرۃ وانا جالس وان والدی علیہ السلام کان یقرؤھا فی یومہ ولیلتہ ومن قرأھا اذا دخل علیہ فی قبرہ ناکر ونکیر من قبل رجلیہ قالت رجلاہ لھما لیس لکما الی ماقبلی سبیل قد کان ھذا العبد یقوم علیّ فیقرء سورۃ الملک فی کل یوم ولیلہ واذا یتاہ من قبل جوفہ قال لھما لیس لکما الی ماقبلی سبیل قد کان ھذا العبد اوعا فی سورۃ الملک واذا اتیاہ من قبل لسانہ قال لھما لیس لکما الی ماقبلی سبیل قد کان ھذا العبد یقرء بی فی کل یوم ولیلۃ سورۃ الملک۔

یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح حضرت رسول خدا پر نازل ہوتی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

راوی نے صادق آل محمدؐ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا۔ پھر پڑھا پھر بھول گیا۔ آیا اس پر اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵ نہیں دیکھا

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورہ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے۔ یہ سورہ توریت میں بھی ہے (یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورہ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے) جس نے یہ سورہ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا۔ تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورہ عشاء آخر (نماز وتر) کے بعد بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ اور میرے والد ماجد اس سورہ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے۔ اس کے پڑھنے والے کی قبر میں جب ناکر ونکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے۔ تو ان کے دونوں پیر کہیں گے۔ کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص ہر رات وہر دن نماز میں کھڑے ہوکر سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے۔ تو وہ کہے گا۔ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ اس نے سورہ ملک کو اپنے دل میں جگہ دی تھی۔ اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے۔ تو وہ کہے گی ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب وروز میں سورہ الملک کو پڑھا کرتا تھا۔

٢٧۔ عن عبد الله بن فرقد ۔ المعلى بن خنيس قالا كنا عند ابي عبد الله ومعنا ربيعة الرأي فذكرنا فضل القرآن ۔ فقال ابو عبد الله عليه السلام ان كان ابن مسعود لا يقرأ على قراءتنا فهو ضال فقال ربيعة ضال فقال نعم ضال ثم قال ابو عبد الله عليه السلام انما نحن فنقرء على قراءة ابي۔

عبداللہ بن فرقد اور معلی بن خنیس نے بیان کیا ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور ہمارے ساتھ ربیعہ رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی فضیلت کا ذکر ہوا۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ ربیعہ نے تعجب سے کہا۔ کیا وہ گمراہ ہے حضرت نے فرمایا بے شک وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ ہم اسی طرح قرارت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرارت کیا کرتے تھے۔

٢٨۔ عن هشام بن سالم عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان القرآن الذي جاء به جبرئيل الى محمد صلى الله عليه وآله وسلم سبعة عشر الف آية۔

ہشام بن سالم نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جو قرآن جبرائیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح۔ اس حدیث میں آیات کی تعداد سترہ ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے اور طبرسی علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے۔ کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے۔ یہ اختلاف آیات کی حد معین کرنے کی بنا پر غالباً پیدا ہوا ہے۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کا امکان ہے کہ سترہ ہزار میں احادیث قدسیہ کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

(کتاب العشرہ)

از جناب ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی الرازی

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نقوی الامروہوی

باب ۱

معاشرت میں واجب ہے

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام علیکم بالصلاۃ فی المساجد وحسن الجوار للناس واقامۃ الشہادۃ وحضور الجنائز انہ لابد لکم من الناس ان احداً لا یستغنی عن الناس حیاتہ والناس لابد لبعضہم من بعض

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا سچی گواہی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم قرار دو۔ تم کو لوگوں کے ساتھ مِل جُل کر رہنا لازم ہے کیوں کہ کوئی شخص بنی نوع انسان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اپنی زندگی کے معاملات میں ایک کو دوسرے سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ عن معاویۃ بن وھب قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام کیف ینبغی لنا ان تصنع فیما بیننا وبین قومنا وفیما بیننا وبین خلطائنا من الناس قال فقال تؤدون الامانۃ الیھم وتقیمون الشہادۃ لھم وعلیھم وتعودون مرضاھم وتشھدون جنائزھم۔

معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو۔ ان کی سچی گواہیاں دو۔ خواہ موافق ہوں یا مخالف ان کے مریضوں کی عیادت کرو۔ اور ان کے جنازوں میں حاضر رہو۔

۳۔ عن حبیب الخثعمی قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول علیکم بالورع والاجتھاد واشھدوا الجنائز وعودوا المرضی واحضروا مع قومکم مساجدکم واحبوا للناس ما تحبون لانفسکم اما یستحیی الرجل منکم ان یعرف جارہ حقہ ولا یعرف حق جارہ۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو۔ اور امر نیک بجا لانے کی کوشش کرو۔ اور جنازوں میں حاضر رہو۔ اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو۔ جیسی اپنے نفسوں سے کرتے ہو۔ کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی۔ کہ پڑوسی تو تمہارا حق پہچانے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہچانو۔

۴۔ عن معاویہ بن وھب قال قلت لہ کیف ینبغی لنا ان تصنع فیما بیننا وبین قومنا وبین خلطائنا من الناس فمن لیسوا علی امرنا قال تنظرون الی ائمتکم الذین تقتدون بھم فتصنعون ما یصنعون فواللہ انھم لیعودون مرضاھم ویشھدون جنائزھم ویقیمون الشہادۃ

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیئے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں۔ فرمایا اپنے ان آئمہ پر نظر کرو جن کی تم اقتدا کرتے ہو۔ جیسا عمل وہ کرتے تھے تم بھی کرو۔ واللہ وہ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے۔ اور ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے۔ اور سچی گواہیاں دیتے تھے۔ چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی

لهم وعليهم ويؤدون الامانة اليهم.

۵۔ عن ابی اسامة زيد الشحام قال قال لی ابو عبد الله اقرأ على من ترى انه يطيعنى منهم ويأخذ بقولى السلام واوصيكم بتقوى الله عز وجل والورع فی دينكم والاجتهاد لله وصدق الحديث واداء الامانة وطول السجود وحسن الجوار فبهذا جاء محمد ادوا الامانة الى من ائتمنكم عليها برا او فاجرا فان رسول الله كان يامر باداء الخيط والمخيط صلوا عشائركم واشهدوا جنائزهم وعودوا مرضاهم وادوا حقوقهم فان الرجل منكم اذا ورع فی دينه وصدق الحديث وادى الامانة وحسن خلقه مع الناس قيل هذا جعفری فيسرنی ذلك ويدخل علی منه السرور وقيل هذا ادب جعفر واذا كان على غير ذلك دخل علی بلاؤه وعاره وقيل هذا ادب جعفر فوالله حدثنی ابی ان الرجل كان يكون فی القبيلة من شيعة علی فيكون زينها اداهم للامانة واقضاهم للحقوق واصدقهم للحديث اليه وصاياهم وودائعهم تسأل العشيرة عنه فتقول من مثل فلان انه لاداهم للامانة واصدقهم للحديث۔

امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

راوی کہتا ہے۔ کہ مجھ سے حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے فرمایا جس کو تم میری اطاعت کرنے والا اور میری بات ماننے والا دیکھو۔ اس سے کہو اور میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربتاً الی اللہ جدوجہد کرنے سچ بولنے امانت ادا کرنے سجدے کو طول دینے اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے محمد مصطفیٰ یہی لے کر آئے۔ جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے۔ نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسولِ خدا نے ایک تاگے اور ایک سوئی تک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرو۔ ان کے جنازوں میں شریک ہوں۔ ان کے مریضوں کی عیادت کرو۔ ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے۔ اور سچی بات کہتا ہے۔ اور امانت ادا کرتا ہے۔ اور حسنِ خلق سے پیش آتا ہے۔ تو اس کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ جعفری ہے۔ میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں۔ اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے۔ دراں حالیکہ یہ کہا جاتا ہے۔ یہ آداب جعفری ہیں۔ اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے۔ تو میرے اوپر غم و عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفری ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علی ایسا ہوگا۔ جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا۔ یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ امانت کا ادا کرنے والا ہوگا۔ سب سے زیادہ ادائے حقوق ادا کرنے والا ہوگا۔ سب سے زیادہ راست گو ہوگا۔ جب لوگوں کی وصیتیں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا۔ تو کہا جائے گا۔ کون ہے۔ اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

باب ۲
حسن المعاشرت

۱۔ عن محمد بن مسلم قال قال ابو جعفر علیہ السلام

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول

من خالطت فان استطعت ان تكون يدك العليا عليهم فافعل۔

ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو۔ تو ایسا ضرور کرو۔

۲۔ عن ابی الربیع الشامی قال دخلت علی ابی عبد الله والبیت غاص باهله فیه الخراسانی والشامی ومن اهل الآفاق فلم اجد موضعاً اقعد فیه فجلس ابو عبد الله وكان متكئا ثم قال یا شیعة آل محمد اعلموا انه لیس منا من لم یملك نفسه عند غضبه ومن لم یحسن صحبة من صحبه ومخالقة من خالقه ومرافقة من رافقه ومجاورة من جاوره وممالحة من مالحه یا شیعة آل محمد اتقوا الله ما استطعتم ولا حول ولا قوة الا بالله۔

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس میں خراسانی اور شامی لوگ اور ادھر ادھر کے لوگ تھے۔ میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعان آل محمدؐ یہ جان لو۔ کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے۔ جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے۔ اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے۔ اور حسن معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور رفیق دمدار پیش نہ آئے۔ اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے۔ اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے۔ جو اس سے ہم کلام ہو۔ اور مواکلت روا نہ رکھے۔ جو اس کے ساتھ کھانا چاہے۔ اے شیعیان آل محمدؐ اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے ڈرو۔ اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل انا نراك من المحسنین قال كان یوسف یوسع المجلس ویستقرض للمحتاج ویعین الضعیف۔

راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یوسف علیہ السلام زندان میں اس طرح رہے۔ کہ اگر جگہ تنگ ہوئی۔ تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنجائش پیدا کر دی۔ اور امیر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو قرضہ دلایا۔ اور کمزوروں کی مدد کی۔

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال كان ابو جعفر علیه السلام یقول عظموا اصحابكم ووقروهم ولا یتقحم بعضكم علی بعض ولا تضاروا ولا تحاسدوا وایاكم والبخل كونوا عباد الله المخلصین۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو۔ اور ان کے وقار کو قائم رکھو۔ اور ایک دوسرے پر چڑھائی نہ کرو۔ اور نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور حسد نہ کرو۔ اور اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے مخلص بندے بنو۔

۵۔ عن احدهما علیهما السلام قال الانقباض من الناس مكسبة للعداوة

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں سے کھچا رہنا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

باب ۳

دوستی و مصاحبت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام لا علیک ان تصحب ذا العقل وان لم یحمد کرمہ ولکن انتفع بعقلہ واحترس من سئ اخلاقہ ولا تدعن صحبۃ الکریم وان لم تنتفع ولکن انتفع بکرمہ بعقلک وافرر کل افرار من اللئیم الاحمق۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کوئی حرج نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو۔ اگرچہ اس کا کرم قابل تعریف نہ ہو تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو۔ اور اس کی بداخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو۔ اگرچہ اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو۔ اور کنجوس احمق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲۔ عن ابی العدیس قال قال ابوجعفر ع یا صالح اتبع من یبکیک وھو لک ناصح ولا تتبع من یضحکک وھو لک غاش وستردون علی اللہ جمیعاً فتعلمون۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو۔ اس کا جو تمہیں رلائے درآنحالیکہ وہ تمہیں نصیحت کرنے والا ہو۔ اور پیروی نہ کرو جس کی جو تمہیں ہنسائے۔ درآنحالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو۔ اور تم سب کے سب اللہ کی طرف جانے والے ہو۔ تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳۔ عن ابی الزعلی قال قال امیر المومنین قال رسول اللہ انظروا من تحادثون فانہ لیس من احد ینزل بہ الموت الا مثل لہ اصحابہ الی اللہ ان کانوا خیاراً فخیاراً وان کانوا اشراراً فشراراً ولیس احد یموت الا تمثلت لہ عند موتہ۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو۔ ان کو اچھی طرح دیکھ بھال لو۔ جو کوئی مرتا ہے بصورت مثالی اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے۔ اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے۔ اور اگر برے ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہ یہی بجسم مثالی اس کے پاس آتا ہے۔ اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پاتا ہے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

۴۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام علیک بالتلاد یاک وکل محدث لا عھد لہ ولا امان ولا ذمۃ ولا میثاق وکن علی حذر من اوثق الناس عندک۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم وآزمودہ کی اور بچو بد کلام و فحش گو سے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان۔ نہ ذمہ داری نہ میثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

۵۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام احب اخوانی

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب

علی من اھدی الی عیوبی۔

سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ ہے جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کردے

۶۔عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لاتکون الصداقۃ الا بحدودھا فمن کانت فیہ ھذہ الحدود او شئ منھا فانسبہ الی الصداقۃ ومن لم یکن فیہ شئ منھا فلا تنسبہ الی شئ من الصداقۃ فاولھا ان تکون سریرتہ وعلانیتہ لک واحدۃ و الثانی ان تری زینک زینہ وشینک شینہ والثالثۃ ان لاتغیرہ علیک ولایۃ ولامال والرابعۃ ان لایمنعک شیئا تنالہ مقدرتہ والخامسۃ وھی تجمع ھذہ الخصال ان لایسلمک عند النکبات۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی۔ مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں یہ حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو۔ تو وہ صداقت سے منسوب ہوگا۔ ورنہ نہیں اول یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جانے تیسرے تم سے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور بحالت دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو۔ اس کو تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

باب ۴

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے

۱۔عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین اذا صعد المنبر قال ینبغی للمسلم ان یتجنب مواخاۃ ثلاثۃ الماجن الفاجر الاحمق و الکذاب فاما الماجن الفاجر فیزین لک فعلہ و یحب انک مثلہ ولایعینک علی امر دینک و معادک ومقاربتہ جفاءٌ وقسوۃ ومدخلہ و مخرجہ عارٌ علیک واما الاحمق فانہ لایشیر علیک بخیر ولایرجی لصرف السوء عنک ولو اجھد نفسہ وربما اراد منفعتک فضرک فموتہ خیر من حیاتہ وسکوتہ خیر من نطقہ وبعدہ خیر من قربہ واما الکذاب فانہ لایھنئک معہ عیش ینقل حدیثک وینقل الیک الحدیث

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اول لغو علوم کے بدکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفہ) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو۔ پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر اچھا ثابت کرے گا اور چاہے گا کہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ۔ وہ امر دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا۔ اس کی قربت جفا و ظلم ہوگی۔ اور اس کا آنا جانا تمہارے لئے عار ہوگا۔ اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ نہ دے گا۔ اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا۔ اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے بسا اوقات تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا۔ اس کا مرنا اس کی زندگی بہتر ہوگا۔ اور اس چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہوگا۔ اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی۔ اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے

كلما انقضى احدوثة مطها باخرى مثلها حتى انه يحدث بالصدق فما يصدق ويفرق بين الناس بالعداوة فينبت السخائم في الصدور فاتقوا الله عزوجل وانظروا لانفسكم۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین لا ینبغی للمرء المسلم ان یواخی الفاجر فانه یزین له فعله و یحب ان یکون مثله ولا یعینه علی امر دنیاه ولا امر معاده ومدخله الیه ومخرجه من عنده شین علیه۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا ینبغی للمرء المسلم ان یواخی الفاجر ولا الاحمق ولا الکذاب۔

۴۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال قال عیسی بن مریم ان صاحب الشر یعدی وقرین السوء یردی فانظر من تقارن۔

۵۔ عن عمار بن موسی قال قال ابو عبد الله علیه السلام یا عمار ان کنت تحب ان تستتب لك النعمة وتكمل لك المروة وتصلح لك المعيشة فلا تشارك العبيد والسفلة في امرك فانك ان ائتمنتهم خانوك وان حدثوك كذبوك وان نكبت خذلوك وان وعدوك اخلفوك۔

۶۔ سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول حب الابرار للابرار ثواب للابرار وحب الفجار للابرار فضیلة للابرار وبغض الفجار للابرار زین للابرار وبغض الابرار للفجار خزی علی الفجار۔

مکدر ہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا۔ اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا۔ وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا۔ اور ظاہر کرے گا۔ وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی۔ وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرکے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے۔ کیوں کہ وہ اپنے عمل کو بنا سجا کر دکھائے گا۔ اور چاہے گا۔ کہ وہ بھی اسی جیسا ہو جائے وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمد و رفت اس کے لئے باعث شرم ہوگی۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیئے۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ یا امام رضا علیہ السلام نے کہ صاحب شر (بدعت پسند آدمی) چاہتا ہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے۔ اور بد ہمنشین ہلاکت کا باعث ہوتا ہے پس اس پر غور کرو۔ کہ تم اپنا ہم نشین کسے بنا رہے ہو۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے عمار اگر تم چاہتے ہو۔ کہ نعمت دیرپا رہے اور مروت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درستی ہو۔ تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کرو۔ اگر تم ان کو امین بناؤ گے۔ تو خیانت کریں گے۔ اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے۔ اور اگر تو سختی میں مبتلا ہوگا۔ تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے۔ تو اس کے خلاف کریں گے۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے ثواب ہے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی ہے بدکاروں کی۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام عن ابیه علیهما السلام قال قال لی ابی علی بن الحسین صلوٰت الله علیهما یا بنی انظر خمسة فلا تصاحبهم ولا تحادثهم ولا ترافقهم فی طریق فقلت یا ابت من هم عرفنیهم قال ایاك ومصاحبة الكذاب فانه بمنزلة السراب یقرب لك البعید ویبعد لك القریب وایاك ومصاحبة الفاسق فانه بایعك باكلة او اقل من ذلك وایاك ومصاحبة البخیل فانه یخذلك فی ماله احوج ما تكون الیه وایاك ومصاحبة الاحمق فانه یرید ان ینفعك فیضرك وایاك ومصاحبة القاطع لرحمه فانی وجدته ملعوناً فی كتاب الله عز وجل فی ثلاثة مواضع قال الله عز وجل فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم وقال عز وجل الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار وقال فی البقرة الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئك هم الخاسرون۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے نہ تو مصاحبت کرو۔ اور نہ ان سے بات کرو۔ اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو میں نے کہا بابا جان وہ کون ہیں۔ مجھے بتائیے۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کرے گا۔ اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو۔ وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور بخیل کی صحبت سے بچو۔ وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا۔ اور احمق کی مصاحبت سے بچو۔ کہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پہنچا دے گا نقصان۔ اور قاطع رحم کی مصاحبت سے بچو۔ کہ میں نے کتاب خدا میں تین جگہ اس پر لعنت کو پایا ہے اول تو یہ ہے۔ کہ تم حکومت پانے ہی روئے زمین پر فساد کرو گے۔ اور قطع رحم کرو گے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ اور اندھا بنا دیا ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدائی عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں۔ ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے۔ وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں۔ اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے۔ اسے قطع کرتے ہیں۔ اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں۔ یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام عن ابائه علیهم السلام قال قال رسول الله ثلاثة مجالستهم تمیت القلوب مع الارذال والحدیث مع النساء والجلوس مع الاغنیاء

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کرکے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مردہ بنا دیتی ہے۔ ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے ہو دوسرے عورتوں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹۔ قال قال لقمان لابنه یا بنی لا تقترب فتکون ابعد لک ولا تبعد فتهان کل دابة تحب مثلها وان ابن آدم یحب مثله ولا تنشر بزک الا عند باغیه کما لیس بین الذئب والکبش خلة کذلک لیس بین البار والفاجر خلة من یقترب من الزفت یعلق به بعضه کذلک من یشارک الفاجر یتعلم من طرقه من یحب المراء یشتم ومن یدخل مداخل السوء یتهم ومن یقارن قرین السوء لا یسلم ومن لا یملک لسانه یندم

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو۔ ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ رہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔ ہر حیوان اپنے جنس کو محبوب رکھتا ہے۔ ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھتا ہے اور باغی سے نیکی نہ کرو بھیڑیے اور مینڈھے میں دوستی کیسی۔ اسی نیک میں اور بدکار میں دوستی کیسی۔ جو تارکول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اس سے لگ جائے گا۔ اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا۔ اور جو جھگڑالو ہو گا۔ تو ضرور گالیاں کھائے گا۔ اور جو برے مقامات پر داخل ہو گا۔ وہ ضرور متہم ہو گا۔ اور جو برے شخص کے پاس بیٹھے گا۔ وہ ضرور نقصان اٹھائے گا۔ اور جس کو زبان پر قابو نہ ہو گا۔ وہ ضرور نادم ہو گا۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال لا تصحبوا اهل البدعة ولا تجالسوهم فتصیروا عند الناس کواحد منهم قال رسول الله صلعم المرء علی دین خلیله وقرینه

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے مصاحبت و مجالست نہ کرو۔ ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

۱۱۔ قال ابو عبد الله علیه السلام ایاکم ومصادقة الاحمق فانک اسر ما تکون من ناحیته اقرب ما یکون الی مساءتک۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو احمق کی صحبت سے بچاؤ۔ کیوں کہ تمہاری انتہائی خوشی بھی اسی کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

باب ۵

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

۱۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان اعرابیاً من بنی تمیم اتی النبی فقال له اوصنی فکان مما اوصاه تحبب الی الناس یحبوک۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو۔ وہ تم سے محبت کریں گے۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام مجاملة الناس ثلث العقل۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہائی عقل ہے۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم ثلاث یصفین ود المرء لاخیہ المسلم یلقاہ بالبشر اذا لقیہ و یوسع لہ فی المجلس اذا جلس الیہ و یدعوہ باحب الاسماء الیہ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں۔ اول جب اس سے ملے کشادہ روئی سے ملے۔ دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

۴۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال التودد الی الناس نصف العقل۔

فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۵۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم التودد الی الناس نصف العقل

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۶۔ سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام قال من کف یدہ من الناس فانما یکف عنھم یداً واحدۃ و یکفون عنہ ایدیا کثیرۃ

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا۔ لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحسن بن علی علیہما السلام القریب من قربتہ المودۃ وان بعد نسبہ والبعید من بعدتہ المودۃ وان قرب نسبہ لاشی اقرب شی من ید الی جسد وان الید تغل فتقطع وتقطع فتحسم۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعث قربت ہے اگرچہ نسباً بعید ہو اور بُعد باعث دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو۔ کوئی چیز بہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں لیکن اگر ہاتھ میں مادی فساد پیدا ہو جائے۔ تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے۔

باب ۶

اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا

۱۔ قال لی ابوعبد اللہ علیہ السلام اذا احببت احداً من اخوانک فاعلمہ ذلک فان ابراہیم علیہ السلام قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال او لم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں سے کسی سے محبت کرو تو اسے جتا دو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پروردگارا مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا ضرور لایا ہوں لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں (یعنی اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی سے

احببت رجلاً فاخبره بذلك فانه اثبت للمودة بينكما۔

دوستی رکھو تو اس کو آگاہ کر دو، کہ اس سے دونوں کے درمیان محبت قائم رہے گی۔

باب،
تسلیم

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلعم السلام تطوع والرد فریضة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سلام مستحب ہے۔ اور جواب سلام واجب

۲۔ وبهذا الاسناد قال من بدا بالکلام قبل السلام فلا تجیبوه وقال ابدءوا بالسلام قبل الکلام فمن بدء بالکلام قبل السلام فلا تجیبوه

انہی اسناد کے ساتھ فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو قبل سلام کلام کرے۔ اس کا جواب نہ دو۔ اور قبل کلام سلام کی ابتدا کرو۔ جو کوئی قبل سلام کلام کرے۔ اس کا جواب نہ دو۔

۳۔ وبهذا الاسناد قال قال رسول الله صلعم اولی الناس بالله وبرسوله من بدء بالسلام

انہی اسناد سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو ابتدا بہ سلام کرے وہ خدا و رسول کے نزدیک بہترین آدمی ہے۔

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال کان سلمان رحمه الله یقول افشوا سلام الله فان سلام الله لا ینال الظالمین۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ سلام خدا کو شہرت دو۔ کیوں کہ سلام خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

۵۔ عن ابی جعفر علیه السلام ان الله عز وجل یحب افشاء السلام

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله عز وجل قال البخیل من یبخل بالسلام۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے۔ بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا سلم احدکم فلیجهر بسلامه یقول سلمت فلم یردوا علیّ ولعله قد سلم ولم یسمعهم فاذا رد احدکم فلیجهر برده ولا یقول المسلم سلمت فلم یردوا علیّ ثم قال کان علی یقول لا تغضبوا ولا تغضبوا افشوا السلام واطیبوا الکلام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام ثم تلا علیهم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو۔ تو باآواز بلند کرو۔ اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا۔ اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا ممکن ہے کہ انہوں نے سلام کیا ہو۔ اور اس نے نہ سنا ہو۔ اور جب کوئی رد سلام کرے۔ تو باآواز بلند کرے۔ اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے۔ کہ میں نے سلام کیا۔ اور انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیر المومنین فرمایا کرتے تھے۔ غصہ نہ کرو غصہ نہ کرو۔ اور سلام کو پھیلاؤ۔ اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو۔ اور جب

قول الله عزوجل السلام المومن المهيمن

رات کو لوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گئے پھر یہ آیت پڑھی السلام المومن المہیمن۔

۸۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال البادی بالسلام اولی بالله ورسوله

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

۹۔ قال سمعت اباعبد الله علیہ السلام یقول من قال السلام علیکم فهی عشر حسنات ومن قال السلام علیکم ورحمة الله فهی عشرون حسنة ومن قال السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فهی ثلاثون حسنات۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

۱۰۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ثلاثة ترد علیهم رد الجماعة وان کان واحداً عند العطاس یقال یرحمکم الله وان لم یکن معه غیره والرجل یسلم علی الرجل فیقول السلام علیکم والرجل یدعو للرجل فیقول عافاکم الله وان کان واحداً فان معه غیره۔

فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اول کسی کو چھینک آئے تو دوسرا کہے یرحمکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام علیکم تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافاکم اللہ اگرچہ کوئی اور نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔

۱۱۔ کان ابو عبد الله علیہ السلام یقول ثلاثة لا یسلمون الماشی مع الجنازة والماشی الی الجمعة وفی بیت حمام۔

فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے۔ اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرت غم واندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو۔ تیسرے جو حمام میں ہو۔ (اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے)

۱۲۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال من التواضع ان تسلم علی من لقیته۔

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

۱۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال مر امیر المومنین بقوم فسلم علیهم فقالوا علیک السلام ورحمة الله وبرکاته ومغفرته ورضوانه فقال لهم امیر المومنین لا تجاوزوا بنا مثل ما قالت الملائکة لابینا ابراهیم انما قالوا رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت۔

فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انھوں نے جواب میں کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ جتنا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا۔ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان من تمام التحیۃ للمقیم المصافحۃ وتمام التسلیم علی المسافر المعانقۃ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ مصافحہ ہے۔ اور مسافر کے لئے معانقہ

۱۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنینؑ یکرہ للرجل ان یقول حیاک اللہ ثم یسکت حتی یتبعها بالسلام۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ آدمی کے لئے یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیاک اللہ (اللہ تجھے زندہ رکھے) کہہ کر خاموش ہو جائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے)

باب ۸

جس کے لئے ابتدا السلام محبوب ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ چلنے والا بیٹھے کو۔ اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال القلیل یبدؤن الکبیر بالسلام والراکب یبدء الماشی واصحاب البغال یبدؤن اصحاب الحمیر واصحاب الخیل یبدؤن اصحاب البغال۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں۔ زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر۔ خچر پہ سوار ابتدا کریں گدھے والوں پہ اور گھوڑے والے خچر والوں پہ۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد واذا لقیت جماعۃ جماعۃ سلم الاقل علی الاکثر واذا لقی واحد جماعۃ سلم الواحد علی الجماعۃ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام کرے راکب پیادہ پر۔ اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دو سرے سے ملو۔ تو کم والے زیادہ پر سلام کریں۔ اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے۔ تو ان پر سلام کرے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کان قوم فی مجلس ثم سبق قوم فدخلوا فعلی الداخل الاخیر اذا دخل ان یسلم علیہم۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو۔ پھر دوسرا گروہ داخل ہو۔ ان کو چاہیئے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

باب ۹

جب کسی جماعت کا ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دیدے تو کافی ہے

۱۔ عن ابیعبد اللہ قال اذا مرت الجماعۃ بقوم اجزاھم ان یسلم واحد منھم واذا سلم علی القوم وھم جماعۃ اجزاھم ان یرد واحد منھم۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے۔ اور اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲۔ قال اذا سلم الرجل من الجماعۃ اجزا عنھم

جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے۔ تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال اذا سلم من القوم واحد اجزا عنھم واذا رد واحد اجزا عنھم۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے۔ تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

باب ۱۰

عورتوں پر سلام

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ یسلم علی النساء ویردون علیہ السلام وکان امیر المومنین یسلم علی النساء وکان یکرہ ان یسلم علی الشابۃ منھن ویقول اتخوف ان تعجبنی صوتھا فیدخل علی اکثر مما اطلب من الاجر۔

فرمایا ہے ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں۔ اور امیر المومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے۔ لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنے میں کراہت کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں۔ کہ ان کی اچھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

باب ۱۱

سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر

۱۔عن ابی جعفر علیہ السلام قال دخل یہودی علی رسول اللہ وعائشہ عندہ فقال السام علیکم فقال رسول اللہ علیکم ثم دخل آخر فقال مثل ذلک فرد علیہ کما رد علی صاحبہ ثم دخل آخر فقال مثل ذلک فرد رسول اللہ کما رد علی صاحبیہ فغضب عائشہ فقالت السام علیکم والغضب واللعنۃ یامعشر الیہود یااخوۃ القردۃ والخنازیر فقال لہا رسول اللہ یاعائشہ ان الفحش لوکان ممثلاً لکان مثال سوء ان الرفق لم یوضع علی شیٔ قط الازانہ ولم یرفع عنہ قط الاشانہ قالت یارسول اللہ اما سمعت قولہم السام علیکم فقال بلی اما سمعت مارددت علیہم قلت علیکم فاذاسلم علیکم مسلم فقولو سلام علیکم واذا سلم علیکم کافر فقولوا علیک۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلعم کے پاس آئے عائشہ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا تمہارے اوپر سام ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسول اللہ نے اسی طرح جواب دیا عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں تم پر ہلاکت ہو۔ لعنت ہو لے یہودیو! اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ فحش بات اگر مجسم ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعث زینت ہوگی جہاں ہو۔ اور باعث عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ اور عائشہ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول السام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا جب مرد مسلمان سلام کرے۔ تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

۲ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام لاتبدؤا اہل الکتاب بالتسلیم واذا سلموا علیکم فقولوا وعلیکم۔

فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتداء بہ سلام نہ کرو۔ اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف علیکم کہہ دو۔

۳۔عن سماعہ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الیہودی والنصرانی والمشرک اذا سلموا علی الرجل وھوجالس کیف ینبغی ان یرد علیہم فقال یقول علیکم

سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو۔ اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے۔ تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہو علیکم۔

۴۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا سلم علیک الیہودی النصرانی والمشرک فقال علیک۔

حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نصرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک۔

۵. **عن** ابی جعفر قال اقبل ابوجهل بن هشام ومعه قوم من قریش فدخلوا علی ابی طالب فقالوا ان ابن اخیك قد آذانا واذا الهتنا فادعه و مره فلیکف عن الهتنا ونکف عن الهه قال فبعث ابوطالب الی رسول الله فدعاه فلما دخل النبی لم یر فی البیت الا مشرکا فقال السلام من اتبع الهدیٰ ثم جلس فخبره ابوطالب بما جاؤوله فقال او هل لهم فی کلمة خیر لهم من هذا یسودون بها العرب ویطاؤن اعناقهم فقال ابوجهل نعم وما هذه الکلمة فقال تقولون لا اله الا الله قال فوضعوا اصابعهم فی اذانهم وخرجوا هراباً وهم یقولون ما سمعنا بهذا فی الملة الاخرة ان هذا الا اختلاق فانزل الله تعالی فی قولهم ص والقران ذی الذکر الی قوله الا اختلاق.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوجہل قوم قریش کے ساتھ ابوطالب کے پاس آیا۔ اور انھوں نے کہا آپ کے برادر زادہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے۔ اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو۔ کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو برا کہنے سے باز رہیں گے۔ ابوطالب نے آنحضرت کو بلایا جب آپ آئے تو گھر کو مشرکوں سے بھرا پایا آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔ اور ابوطالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو۔ وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے۔ اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے۔ ابوجہل نے کہا وہ کلمہ کیا ہے؟ فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انہوں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں۔ یہ افترائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیا۔ ص والقرآن ذی الذکر الی قولہ الا اختلاق۔

۶. **عن** ابی عبد الله علیه السلام قال یقول فی الرد علی الیهودی والنصرانی سلام

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد سلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہیے۔ یعنے سلام علینا (ہمارے اوپر سلام ہو)

۷. **قلت** لابی الحسن موسیٰ ارایت ان احتجت الی متطبب وهو نصرانی ان اسلم علیه وادعوله قال نعم لاینفعه دعاوك.

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں۔ فرمایا کر لیکن تمہاری دعا اسے فائدہ نہ دے گی

۸. **قلت** لابی الحسن موسی ارایت ان احتجت الی الطبیب وهو نصرانی ان اسلم علیه وادعوله قال نعم لاینفعه دعاك.

۹. **عن** ابی الحسن الرضا قال قیل لابی عبد الله علیه السلام کیف ادعو الیهودی والنصرانی قال تقول له بارك الله فی دنیاك.

میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہو اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے

۱۰۔ **عن** ابی بصیر عن احدھما علیھما السلام فی مصافحۃ المسلم الیھودی والنصرانی قال من وراء الثوب فان صافحک بیدہ فاغسل یدک

ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے کیا جائے فرمایا ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱۔ **قلت** لابی عبد اللہ علیہ السلام القی الذمی فیصافحنی قال امسحھا بالتراب وبالحائط قلت فالناصب قال اغسلھا

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذمی کافر مجھ سے مصافحہ کرتا ہے۔ فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ دو۔ میں نے پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے۔ تو فرمایا ہاتھ طاہر کرو۔

۱۲۔ **عن** ابی جعفر فی رجل صافح رجلاً مجوسیاً قال یغسل یدہ ولا یتوضا

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجوسی سے مصافحہ کرے۔ تو اپنے ہاتھ کو دھولے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

باب ۱۲

مکاتبت اہل ذمہ

۱۔ **عن** ابی بصیر قال سئل ابو عبد اللہ عن الرجل یکون لہ الحاجۃ الی المجوسی او الی الیھودی او الی النصرانی او ان یکون عاملاً او دھقاناً من عظماء اھل ارضہ فیکتب الیہ الرجل فی الحاجۃ العظیمۃ ایبدأ بالعلج ویسلم علیہ فی کتابہ وانما یصنع ذلک لکی تقضی حاجتہ قال اما ان تبدأ بہ فلا ولکن تسلم علیہ فی کتابک فان رسول اللہ قد کان یکتب الی کسریٰ وقیصر۔

ابو بصیر نے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے۔ یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس سرزمین کے سرداروں میں سے ہو تو کوئی خاص ضرورت کا اس کو خط لکھا جائے۔ تو اس کافر کے نام سے شروع کر کے اس کو سلام لکھے۔ اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو۔ تو کیا یہ درست ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ابتدا تو اس کے نام سے نہ کی جائے۔ ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلعم قیصر و کسریٰ کو لکھا کرتے تھے۔

۲۔ **عن** عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یکتب الی رجل من عظماء عمال المجوس فیبدأ باسمہ قبل اسمہ فقال

عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا۔ جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے۔ الی فلاں من فلاں

باس اذا فعل لاختیار المنفعۃ۔

بجائے من فلاں الی فلاں کے) فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

باب ۱۳

چشم پوشی

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان عندہ قوم یحدثھم اذ ذکر رجل منھم رجلاً فوقع فیہ وشکاہ فقال لہ ابوعبد اللہ وانّیٰ لک باخیک کلہ وای الرجال المھذب۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی حضرت نے فرمایا دُنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو) اور کون ہے جس کے تمام اخلاق حمیدہ ہی ہوں۔ (لہٰذا برادر مومن کے عیبوں سے چشم پوشی کی جائے)

۲۔ عن ابی بصیر قال ابوعبد اللہ علیہ السلام لا تفتش الناس فتبقی بلا صدیق:

فرمایا حضرت ابو بصیر نے کہ حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ۔ ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔

باب ۱۴

نادر

۱۔ حماد بن عثمان قال سمعت ابا عبد اللہ یقول انظر قلبک فاذا انکر صاحبک فان احدکما قد احدث

فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو۔ اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے۔ تو ضرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے

۲۔ عن صالح بن الحکم قال سمعت رجلاً یسئل ابا عبد اللہ علیہ السلام فقال الرجل یقول اودک فکیف اعلم انہ یودنی

راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے۔ کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے

فقال امتحن قلبك فان كنت توده فانه يودك.

٣ حدثنا مسعدة بن اليسع قال قلت لابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام اني والله لاحبك فاطرق ثم رفع راسه فقال صدقت يا ابا بشر سل قلبك عما لك في قلبي من حبك فقد اعلمني قلبي عما لي في قلبك

٤ عن الحسن بن الجهم قال قلت لابي الحسن ع لا تنسني من الدعاء قال وتعلم اني انساك قال فتفكرت في نفسي وقلت هو يدعو لشيعته وانا من شيعته قلت لا لا تنساني قال وكيف علمت ذلك قلت اني من شيعتك وانك لتدعو لهم فقال هل علمت بشيء غير هذا قال قلت لا قال اذا اردت ان تعلم ما لك عندي فانظر الى ما لي عندك.

٥ عن ابي عبد الله عليه السلام قال انظر قلبك فان انكر صاحبك فاعلم ان احدكما قد احدث.

فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو۔ اگر تم اسے دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔

سعدہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر سر اٹھا کر کہا اے ابو البشر تم نے سچ کہا اپنے دل سے پوچھو۔ کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتائے گا۔ کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراموش نہ کریں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو۔ کہ میں تمہیں بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا۔ اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور میں ان کے شیعوں کے شیعوں میں سے ہوں تو میں نے کہا۔ آپ مجھے بھولتے نہیں۔ فرمایا تم نے یہ کیسے جانا میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں۔ اور آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو۔ کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو۔ اگر تم اپنے ساتھی کو برا جانتے ہو تو سمجھ لو۔ کہ تم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے۔ جو اس کا باعث ہے۔

باب ١٥

چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا

١ عن جراح المدائني قال قال ابو عبد الله عليه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان

السلام للمسلم علی اخیہ من الحق ان یسلم علیہ اذا لقیہ ویعودہ اذا مرض وینصح لہ اذا غاب ویسمتہ اذا عطس یقول الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ ویقول لہ یرحمک اللہ فیجیبہ فیقول لہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم ویجیبہ اذا دعاہ ویتبعہ اذا مات۔

بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔ اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے۔ اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے۔ اور جب کسی کو چھینک آئے۔ تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ۔ دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے۔ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہ بھی فرض ہے۔ کہ جب بندہ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے۔ تو اس کی دعوت قبول کرے۔ اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کی مشایعت کرے۔

۲ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا عطس الرجل فسمتوہ ولو کان من وراء جزیرۃ وفی روایۃ اخری ولو کان من وراء البحر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کسی کو چھینک آئے۔ تو یرحمک اللہ کہو۔ اگرچہ جزیرہ کے اس پار ہو۔ (اگر تم ایک کشتی میں ہو اور وہ دوسرا دوسری کشتی میں اور بیچ میں ٹاپو ہو) اور دوسری روایت میں ہے۔ اگر وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

۳ عن اسحاق بن یزید ومعمر بن ابی زیاد وابن رباب قالوا کنا جلوساً عند ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا عطس رجل فما رد علیہ احد من القوم شیئاً حتی ابتدأ ھو فقال سبحان اللہ الا سمتم ان من حق المسلم علی المسلم ان یعودہ اذا اشتکی وان یجیبہ اذا دعاہ وان یشھدہ اذا مات وان یسمتہ اذا عطس۔

راویوں نے بیان کیا۔ کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ ایک شخص کو چھینک آئی۔ ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا مسلمانوں کا مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے۔ اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے۔ اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

۴ عن صفوان بن یحییٰ قال کنت عند الرضا علیہ السلام فعطس فقلت لہ صلی اللہ علیک ثم عطس فقلت صلی اللہ علیک وقلت لہ جعلت فداک اذا عطس مثلک یقال لہ کما یقول بعضنا لبعض یرحمک اللہ او کما نقول قال نعم الیس تقول صلی اللہ علی محمد وال محمد قلت بلی قال

راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ کہ حضرت کو چھینک آئی۔ میں نے کہا اللہ کا درود ہو آپ پر۔ دوبارہ پھر چھینک آئی۔ پھر میں نے یہی کہا۔ اور عرض کیا جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یرحمک اللہ کہنا چاہیئے جیسے ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یرحمک اللہ یا جیسے میں نے کہا فرمایا کیا یہ بات نہیں۔ کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد وال محمد میں نے کہا ضرور کہتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ نہیں

ارحم محمدا وال محمد قال بلی وقل صلی الله علیه ورحمه وانما صلواتنا علیه ورحمة لنا وقربة.

کہتے ارحم علی محمد وآل محمد (غالباً سائل سکت ہوا کیوں کہ عبارت میں جواب ذکر نہیں) فرمایا کہو صلی اللہ علیہ ورحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

۵۔ سمعت الرضا یقول التثاؤب من الشیطان والعطسة من الله عزوجل.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جمھائی شیطان کی طرف سے ہے، اور چھینک خدا کی طرف سے۔

۶۔ عن صالح بن ابی حماد قال سألت العالم علیه السلام عن العطسة واما العلة فی الحمد علیها فقال ان الله نعمًا علی عبده فی صحة بدنه وسلامة جوارحه وان العبد ینسی ذکر الله عزوجل علی ذلک واذا نسی امر الله الریح فتجاوز فی بدنه ثم یخرجها من انفه فیحمد الله علی ذلک فیکون حمده عند ذلک شکرًا لما نسی.

راوی نے عالم اہل بیت (تقیۃً نام امام ذکر نہیں کر سکا) سے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں، بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یاد خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے، پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

۷۔ عن داود بن الحصین قال کنا عند ابی عبد الله علیه السلام فاحصیت فی البیت اربعة عشر رجلًا فعطس ابو عبد الله علیه السلام فما تکلم احد من القوم فقال ابو عبد الله الا تسمتون من حق المومن علی المومن اذا مرض ان یعوده اذا مات ان یشهد جنازته واذا عطس ان یسمته او قال یشمته واذا دعاه ان یجیبه

داود بن الحصین سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے۔ اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے۔ اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے، اور جب بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔

۸۔ عن جابر قال قال ابو جعفر علیه السلام الشئ العطسه تنفع فی الجسد تذکر بالله عزوجل قلت ان عندنا قومًا یقولون لیس لرسول الله فی العطسة نصیب فقال ان کانوا کاذبین فلا نالهم شفاعة محمد.

فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے، جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی (لہذا صرف حمد پر اکتفا کی جائے۔ درود نہ بھیجا جائے) فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں، تو ان کو شفاعت محمد نصیب نہ ہو۔

۹- عن بعض اصحابه قال عطس رجل عند ابی جعفر علیه السلام فقال الحمد لله فلم یسمته ابوجعفر علیه السلام وقال نقصنا حقنا ثم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی محمد واهل بیته قال فقال الرجل فسمته ابوجعفر

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا۔ اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا۔ حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا۔ اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا۔ اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد واہل بیتہ اس شخص نے ایسا ہی کہا۔ تب حضرت نے یرحمک اللہ کہا

۱۰- عن الفضل بن یسار قلت لابی جعفر علیه السلام ان الناس یکرهون الصلاة علی محمد وآله فی ثلاثة مواطن عند العطسة وعند الذبیحة وعند الجماع فقال ابوجعفر مالهم ویلهم نافقوا لعنهم الله۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ لوگ تین موقعوں پر محمد وآل محمد پر صلوٰت بھیجنے میں کراہت کرتے ہیں۔ اول چھینک کے وقت۔ دوسرے ذبح کے وقت تیسرے جماع کے وقت۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کے ہلاکت ہو۔ اور ان پر خدا کی لعن ہو۔

۱۱- کان ابوجعفر علیه السلام اذا عطس فقیل له یرحمك الله قال یغفر الله لکم ویرحمکم الله واذا عطس عنده انسان قال یرحمك الله عز وجل۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب چھینک آتی اور کوئی کہتا یرحمک اللہ تو فرماتے یغفر اللہ لکم ویرحمکم اللہ جب کوئی دوسرا چھینکتا تو فرماتے یرحمک اللہ عزوجل۔

۱۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال عطس غلام لم یبلغ الحلم عند النبی فقال الحمد لله فقال له النبیؐ بارك الله فیك۔

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس چھینکا اور کہا الحمد للہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ بارک اللہ فیک۔

۱۳- عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا عطس الرجل فلیقل الحمد لله رب العالمین لا شریك له واذا سمت الرجل فلیقل یرحمك الله واذا رددت فلیقل یغفر الله لك ولنا فان رسول الله سئل عن آیة اوشیٔ فیه ذکر الله قال کلما ذکر الله فیه فهو حسن۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی چھینکے تو اسے کہنا چاہیے۔ الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہٗ اور جب سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے متعلق پوچھا گیا۔ جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں بھی ذکر خدا ہو۔ وہی ٹھیک ہے۔

۱۴- قال عطس ابوعبد الله علیه السلام فقال الحمد لله رب العالمین ثم جعل اصبعه علی انفه فقال رغم انفی لله رغما داخراً۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کو چھینک آئی۔ تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین پھر اپنی انگلی ناک پر رکھ کر فرمایا۔ خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

۱۵- قال قال امیر المومنین علیه السلام من

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص چھینک

قال اذا عطس الحمد لله رب العالمين على كل حال لم يجد وجع الاذنين والاضراس.

آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ۔ تو اس کے کانوں اور داڑھوں میں درد نہ ہوگا۔

عن ابی عبد الله عليه السلام قال فی وجع الاضراس ووجع الاذن اذا سمعتم من يعطس فابدوه بالحمد.

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ داڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے۔ کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتدا کرو۔ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

قال ابو عبد الله عليه السلام من سمع عطسة فحمد الله عز وجل وصلى النبی واهل بيته لم يشتك عينه ولا ضرسه ثم قال ان سمعتها فقلها وان كان بينك وبينه البحر.

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے۔ اور محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجے۔ اس کو آنکھ اور داڑھ کی شکایت نہ ہوگی۔ اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا ضرور کہو۔ اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

عن ابی عبد الله عليه السلام قال عطس رجل نصرانی عند ابی عبد الله فقال له القوم هداك الله فقال ابو عبد الله ع فقولوا يرحمك فقالوا له انه نصرانی قال لا يهديه الله حتى يرحمه.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی لوگوں نے جو موجود تھے۔ ہداک اللہ (اللہ تجھے ہدایت کرے) حضرت نے فرمایا۔ یوں کہو۔ یرحمک اللہ۔ انہوں نے کہا یہ تو نصرانی ہے۔ فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا ہدایت نہ کرے گا۔

۱۹- عن ابی عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلعم اذا عطس المرء المسلم ثم سكت لعلة تكون به قالت الملائكة عنه الحمد لله رب العالمين فان قال الحمد لله رب العالمين قالت الملائكة يغفر الله لك قال وقال رسول الله العطاس للمريض دليل العافية وراحة البدن.

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہہ سکے۔ تو ملائکہ اس کی طرف سے کہتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اور اگر وہ خود کہے تو ملائکہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت بدن ہے۔

۲۱- عن ابی عبد الله عليه السلام قال قال العطاس ينفع فی البدن كله ما لم يزد على الثلاث فاذا زاد على الثلاث فهو داء وسقم.

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو۔ تو کل بدن کے لئے نافع ہے۔ اور اگر تین سے زائد ہو۔ تو بیماری کی علامت ہے۔

۱- قال سالت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل ان انكر الاصوات لصوت الحمير قال العطس القبيح.

میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے۔ فرمایا بھونڈی چھینک کہ وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بُری معلوم ہوتی

ہے۔

۲۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من عطس ثم وضع یدہ علی قصبۃ انفہ ثم قال الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمداً کثیراً کما ھو اھلہ و صلی اللہ علی محمد النبی والہ وسلم خرج من منخرہ الایسر طایر اصغر من الجراد واکبر من الذباب حتی یسیر تحت العرش یستغفر اللہ لہ الی یوم القیامۃ۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے بانسہ پر رکھ کر کہے۔ الحمدللہ رب العالمین۔ الحمدللہ حمداً کثیراً کما ھو اہلہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکلے گا۔ ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا۔ اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔

(علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے)

۲۳۔ قال کنت اجالس ابا عبد اللہ فلا واللہ رایت مجلساً انبل من مجالستہ قال فقال لی ذات یوم من این تخرج العطسۃ فقلت من الانف فقال اصبت الخطاء فقلت جعلت فداک من این تخرج فقال من جمیع البدن کما ان النطفۃ تخرج من جمیع البدن ومخرجہا من الاحلیل ثم قال اما رایت الانسان اذا عطس نفض اعضاءہ وصاحب العطسۃ یامن الموت سبعۃ ایام

راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا۔ واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی۔ ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے۔ فرمایا غلط ہے۔ میں نے کہا پھر آپ بتائیں۔ فرمایا۔ تمام بدن سے۔ اسی طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتا ہے۔ مگر خارج ہوتا ہے سوراخ ذکر سے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں۔ اور چھینکنے والے کو سات دن کے لئے موت سے امان مل جاتی ہے۔

۲۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم تصدیق الحدیث عند العطاس

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے۔ (یعنی جتنی بار وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی)

(علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

۲۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اذا کان الرجل یحدث بحدیث فعطس عاطس فہو شاہد حق۔

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو۔ اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

(ضعیف ہے)

۲۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ تصدیق الحدیث عند العطاس

ترجمہ پہلے ہی گذرگیا

۲۷۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا عطس الرجل ثلاثاً فسمّته ثم اترکہ۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یرحمک اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

باب ۱۶

سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کرنا

۱۔ عن عبد اللہ بن سنان قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام ان من اجلال اللہ عزوجل اجلال الشیخ الکبیر۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالت شان کے اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم من عرف فضل کبیر لسنّہٖ فوقرہ امنہ اللہ من فزع یوم القیامۃ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے بڑھے کی فضیلت کو پہچانا اس کی عزت کی خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے امن میں رکھے گا۔

۳۔ قال قال رسول اللہ من وقر ذا شیبۃ فی الاسلام امنہ اللہ عزوجل من فزع یوم القیامۃ۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا۔ خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلاثۃ لا یجہل حقہم الا منافق معروف بالنفاق ذو الشیبۃ فی الاسلام وحامل القرآن والامام العادل۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام تین کے حق سے جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل۔

۵۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من اجلال اللہ اجلال المومن ذی الشیبۃ ومن اکرم مومناً فبکرامۃ اللہ بدا ومن استخف بمومن ذی شیبۃ ارسل اللہ الیہ من یستخف بہ قبل موتہٖ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اجلال الٰہی سے ہے اجلال و عزت کرنا بوڑھے مومن کی۔ جس نے مومن کا اکرام کیا۔ اس نے کرامت الٰہی کو ظاہر کیا۔ اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کیا۔ خدا قبل موت کسی سے اسے ذلیل کرائے گا۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اجلال اللہ عزوجل اجلال ذا الشیبۃ

چھٹی حدیث ترک کی ہے مکرر

باب ۱۷

مرد کریم کی عزت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال دخل رجلان

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ دو شخص امیر المومنین

علی امیر المومنین فالقی لکل واحد منھما وسادۃ فقعد علیھا احدھما وابی الاخر فقال امیر المومنین علیہ السلام اقعد علیھا فانہ لا یابی الکرامۃ الا الحمار ثم قال قال رسول اللہ اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ

علیہ السلام کے پاس آئے۔ ان کے لئے فرش بچھایا گیا۔ ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا۔ اور دوسرے نے انکار کیا حضرت نے فرمایا تم بھی اس پر بیٹھو۔ عزت پانے سے انکار نہیں کرتا۔ مگر احمق۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ جب تمہارے پاس مرد کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۔ عنہ ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳۔ قال امیر المومنین علیہ السلام لما قدم عدی بن حاتم الی النبی ادخلہ النبیؐ بیتہ ولم یکن فی البیت غیر خصفۃ ووسادۃ من ادم فطرحھا رسول اللہؐ لعدی بن حاتم۔

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا۔ تو آپ نے اسے اپنے گھر میں بلا لیا۔ اور آپؐ کے گھر میں سوائے چمڑے کے ایک میلے فرش کے اور کچھ نہ تھا۔ آپؐ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا

باب ۱۸

آنے والے کا حق

۱۔ عنہ ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ ان من حق الداخل علی اھل البیت ان یمشوا معہ ھنیئۃ اذا دخل واذا خرج وقال قال رسول اللہؐ اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فی بیتہ فھو امیر علیہ حتیٰ یخرج۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے۔ تو گھر والوں کا یہ فرض کہ جب داخل ہو تو اس کی خوش آمدید کہتے آگے بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے۔ تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیافت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے۔ اس پر حاکم ہے۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیئے۔

باب ۱۹

مجالس میں رازداری

۱۔ عنہ ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی بار ہی

یقول المجالس بالامانۃ۔

نشستوں میں کسی کا بھید ظاہر نہ کرو۔

۲۔عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ المجالس بالامانۃ۔

(ایضاً)

۳۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المجلس بالامانۃ ولیس لاحد ان یحدث بحدیث یکتمہ صاحبہ الا باذنہ الا ان یکون ثقۃ او ذکر اللہ بخیر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجلس میں رازداری سے کام لو۔ کسی کے روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ کہ دانشوری سے کہے یا اس کا ذکر خیر کرے۔

باب ۲۰
سرگوشی

۱۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کان القوم ثلاثۃ فلا یتناجی منهم اثنان دون صاحبهما فان فی ذلك مما یحزنہ ویوذیہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا۔ اور اذیت دے گا۔

۲۔عن ابی الحسن الاول قال اذا کان ثلاثۃ فی بیت فلا یتناجی اثنان دون صاحبهما فان ذلك مما یغمہ۔

(حسب سابق)

۳۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم من عرض لاخیہ المسلم المتکلم فی حدیثہ فکانما خدش وجهہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کوئی مرد مسلمان کوئی تقریر کر رہا ہو۔ تو اس وقت کوئی سرگوشی کرنے لگے۔ تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ نوچ لیا۔

باب ۲۱
طریق نشست

۱۔عن عبد العظیم بن عبد اللہ بن الحسن العلوی رفعہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست کے تین

قال كان النبي يجلس ثلاثاً القرفصا وهو ان يقيم ساقيه ويستقبلهما بيديه ويشد يده في ذراعه وكان يجثو على ركبتيه وكان رجلاً واحده ويبسط عليها الاخرى ولم ير متربعاً قط

طریقے تھے۔ اول یہ کہ دو پنڈلیوں کو کھڑا کرتے۔ اور ان کے آگے ہاتھ رکھ کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے۔ اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے۔ چہار زانو نشست میں کبھی آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲۔ قال رأيت على بن الحسين عليهما السلام قاعداً واضعاً احدى رجليه على فخذه فقلت ان الناس يكرهون هذه الجلسة ويقولون انها جلسة الرب فقال اني انما جلست هذه الجلسة للملالة والرب لايمل ولاتأخذه سنة ولانوم۔

میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھے دیکھا۔ کہ ایک پیر کو اپنی ران پر رکھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا۔ لوگ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں۔ یہ خدائی نشست ہے یعنی متکبرانہ انداز ہے۔ حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں۔ اور اللہ کے لئے رنج نہیں۔ اور نہ اس کو اونگھ اور نیند ہے۔

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال من رضي بدون الشرف من المجلس لم يزل الله عز وجل وملائكته يصلون عليه حتى يقوم

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نیچی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا۔ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے۔ اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله اكثر ما يجلس تجاه القبلة۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

۵۔ جلس ابو عبد الله متوركاً رجله اليمنى على فخذه اليسرى فقال له رجل جعلت فداك هذه جلسة مكروهة فقال لا انما هو شي قالته اليهود لما ان فرغ الله عز وجل من خلق السموات والارض واستوى على العرش جلس هذه الجلسة ليستريح فانزل الله عز وجل الله لا اله الا هو الحي القيوم لاتاخذه سنة ولانوم و بقي ابو عبد الله عليه السلام متوركاً كما هو۔

راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے۔ کہ آپ کا داہنا پاؤں بائیں ران پر تھا۔ راوی نے کہا یہ طریقہ نشست تو ناپسندیدہ ہے۔ فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان و زمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے۔ نہ اس کو اونگھ ہے نہ نیند۔ اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھے تھے بیٹھے رہے۔

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله اذا دخل منزلاً قعد في ادنى المجلس اليه حين يدخل۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا جب کسی جلسہ میں آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (صدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

۷۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام سوق المسلمین کمسجدہم فمن سبق الی مکان فھو احق بہ الی اللیل قال وکان لا یاخذ علی بیوت السوق کراءً

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے۔ جو آگے ہے وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا کرایہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقت ضرورت ان کی درستی میں کلام کرتے۔

۸۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ینبغی للجلساء فی الصیف ان یکون بین کل اثنین مقدار عظم الذراع لئلا یشق بعضھم علی بعض فی الحر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو

۹۔رایت ابا عبد اللہ علیہ السلام یجلس فی بیتہ عند باب بیتہ قبالۃ الکعبۃ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قریب رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

باب ۲۲

تکیہ لگانا اور پشت و پنڈلیوں کے متعلق

۱۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الاتکاء فی المسجد رھبانیۃ العرب ان المومن مجلسہ مسجدہ وصومعتہ بیتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریاضت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

۲۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ الاحتباء فی المسجد حیطان العرب

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلانا عربوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

۳۔قال رسول اللہ الاحتباء حیطان العرب۔

۴۔سألت ابا عبد اللہ ع عن الرجل یحتبی بثوب واحد فقال ان کان یغطی عورتہ فلا باس۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس میں پشت اور پنڈلیاں چھپاتا ہے۔ فرمایا اگر شرمگاہ ڈھکی رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

۵۔عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یجوز للرجل ان یحتبی مقابل الکعبۃ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

باب ۲۳

مزاح و ہنسی

۱۔ سألت ابی الحسن علیہ السلام فقلت جعلت فداک الرجل یکون مع القوم فیجری بینہم کلام یمزحون ویضحکون فقال لاباس مالم یکن فظننت انہ عنی الفحش ثم قال ان رسول اللہ کان یاتیہ الاعرابی فیہدی لہ الہدیۃ ثم یقول مکانہ اعطنا ثمن ہدیتنا فیضحک رسول اللہ وکان اذا اغتم یقول ما فعل الاعرابی لیتہ اتانا۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ جو مزاح کرتے ہیں اور ہنستے ہیں آیا وہاں رہے یا نہ رہے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک ویسا نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشنام دہی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا۔ اور تحفے لاتا تھا۔ پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجئے۔ رسول اللہ اس بات پر ہنستے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے۔ تو فرماتے تھے۔ کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا۔ اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

۲۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال ما من مومن الا وفیہ دعابۃ قلت وما الدعابۃ قال المزاح

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعابہ ضروری ہے میں نے کہا دعابہ کیا ہے فرمایا مزاح۔

۳۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام کیف مداعبۃ بعضکم بعضا قلت قلیل قال فلا تفعلوا فان المداعبۃ من حسن الخلق وانک لتدخل بہا السرور علی اخیک ولقد کان رسول اللہ یداعب الرجل یرید ان یسرہ۔

راوی سے صادق آل محمد علیہ السلام نے کہا۔ تم لوگوں میں مداعبہ کی کیا صورت ہے۔ میں نے کہا بہت کم ہے۔ فرمایا کم نہ کرو۔ مزاح علامت حسن خلق ہے۔ تم مزاح سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلعم کی عادت تھی۔ کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے۔ تو اس سے مزاح کرتے تھے۔

۴۔ سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان اللہ عزوجل یحب المداعبۃ فی الجماعۃ بلا رفث۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاح کو دوست رکھتا ہے۔ جبکہ فحش باتیں نہ ہوں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ضحک المومن تبسم۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

۶۔ عن ابیعبد اللہ علیہ السلام قال کثرۃ الضحک تمیت القلب وقال کثرۃ الضحک تمیت الدین کما یمیت الماء الملح۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۷۔ عن اللہ علیہ السلام قال من الجہل

فرمایا صادق آل محمد نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے۔

الضحك من غير عجب قال وكان يقول لا تبدين عن واضحة وقد عملت الاعمال الفاضحة ولا يامن البيات من عمل السيئات

اور یہ بھی فرمایا کہ کھلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ۔ جب کہ تم نے بد اعمالی کی ہو اور گناہوں کے شب خون مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

۸۔ **قال** ابو عبد الله عليه السلام اياكم والمزاح فانه يذهب بماء الوجه۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ۔ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

۹۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال اذا احببت رجلاً فلا تمازحه ولا تماره

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو۔ تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۱۰۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال القهقهة من الشيطان۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قہقہہ عمل شیطان ہے۔

۱۱۔ **قال** سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول كثرة الضحك تذهب بماء الوجه

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا آبرو کو کھو دیتا ہے۔

۱۲۔ **قال** امير المومنين عليه السلام اياكم والمزاح فانه يجر السخيمة ويورث الضغينة وهو السب الاصغر۔

فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ۔ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے۔ اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

۱۳۔ **عن** ابی جعفر عليه السلام قال اذا قهقهت فقل حين تفرغ اللهم لا تمقتني۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفارہ اس کے کہو۔ یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

۱۴۔ **قال** ابو جعفر عليه السلام كثرة المزاح تذهب بماء الوجه وكثرة الضحك تمج الايمان مجاً۔

فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آبرو ریزی کا باعث ہے اور زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

۱۵۔ **قال** ابو عبد الله عليه السلام المزاح السباب الاصغر۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

۱۶۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال اياكم والمزاح فانه يذهب بماء الوجه ومهابة الرجال۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے۔ اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

۱۷۔ **قال** ابو عبد الله عليه السلام لا تمار فيذهب بهاؤك ولا تمازح فيجترا عليك

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جھگڑا نہ کرو، اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی۔ اور زیادہ مزاح نہ کرو۔ ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہو گی۔

۱۸۔ **عن** ابی عبد الله عليه السلام قال لا تمازح فيجترا عليك

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو۔ ورنہ تم پر لوگوں کو جرأت ہو گی۔

۱۹۔ **عن** ابی الحسن عليه السلام قال فی وصية

فرمایا حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے

له لبعض ولده او قال الی لبعض ولده ایاك والمزاح فانه
یذهب بنور ایمانك ویستخف بمروءتك

۲۰۔ عن ابی الحسن الاول قال کان یحیی بن زکریا یبکی
ولا یضحك وکان عیسی بن مریم یضحك ویبکی وکان
الذی یصنع عیسیٰ افضل من الذی کان یصنع یحییٰ ۔

ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ۔ ورنہ وہ نورِ ایمان سے تمہیں دور کر
دے گا۔ اور تمہاری مروت کو ہلکا بنا دے گا۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روتے تھے
اور ہنستے نہ تھے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روتے بھی تھے
اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

باب ۲۴

ہمسایہ کا حق

۱۔ عن عمرو بن عکرمة قال دخلت علی ابی عبد الله
فقلت جار یؤذینی فقال ارحمه فقال لا رحمه الله
فصرف وجهه عنی قال فکرهت ان ادعه فقلت یفعل
بی کذا وکذا ویفعل بی ویؤذینی فقال ارایت ان
کاشفته انتصفت منه فقلت بل اربی علیه فقال
ان ذا ممن یحسد الناس علی ما اتاهم الله من فضله
فاذا رای نعمة علی احد فکان له اهل جعل بلاءه
علیهم وان لم یکن له اهل جعله علی خادمه فان
لم یکن له خادم اسهر لیله واغاظ نهاره ان رسول
الله اتاه رجل من الانصار فقال انی اشتریت دارا
فی بنی فلان وان اقرب جیرانی منی جوارا من
لا ارجو خیره ولا امن شره قال فامر رسول الله
علیا وسلمان واباذر ونسیت آخر واظنه المقداد
ان ینادوا فی المسجد باعلی اصواتهم بانه لا ایمان
لمن لم یؤمن جاره بوائقه فنادوا بها ثلاثا
ثم اومأ بیده الی کل اربعین دارا من بین
یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن
شماله

راوی کہتا ہے میں نے صادق آلِ محمد علیہ السلام سے کہا کہ
میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے۔ فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں
تو رحم نہ کروں گا۔ یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس
حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ ایسا ایسا کرتا
ہے۔ اور ستاتا ہے۔ فرمایا اگر تم اس سے انتقام لیا۔ تو کیا برابری کو
قائم رکھو گے۔ میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا۔ فرمایا تو
ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے "وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں
اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ جب حاسد
لوگ کسی پر نزولِ رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت
نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے۔ تو نوکروں کو مبتلائے بلا کرتے
ہیں۔ اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بے چینی سے رات کو جاگتے ہیں۔
اور دن کو غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھاتے ہیں حضرت رسول
خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا۔ اور کہنے لگا میں نے
فلاں قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا قریب ترین پڑوسی ایسا ہے جس
سے نہ تو نیکی کی امید ہے۔ اور نہ میں اس کے شر سے محفوظ ہوں
یہ سن کر حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً
مقداد کو حکم دیا۔ کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں۔ کہ جس سے
اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے نفس سے خالی ہے ان حضرا

سے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا کہ پڑوس چالیس گھر ہے آگے پیچھے اور دائیں بائیں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابیہ علیہما السلام قال قرات فی کتاب علی ان رسول اللہ کتب بین المہاجرین والانصار ومن لحق بہم من اہل یثرب ان الجار کالنفس غیر مضار ولا اثم وحرمۃ الجار علی الجار کحرمۃ امہ الحدیث مختصر۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کی ایک تحریر میں یہ مضمون پڑھا۔ کہ رسول اللہ نے مہاجرین وانصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے۔ اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کرو۔ جیسے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے۔ جس کو مختصر بیان کیا گیا

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حسن الجوار یزید فی الرزق

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق کو بڑھاتا ہے۔

۴۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان یعقوب علیہ السلام لما ذہب منہ ابن یامین نادی یارب اما ترحمنی اذہبت عینی واذہبت ابنی فاوحی اللہ تبارک وتعالیٰ لو امتہما لاحییتہما لک حتی اجمع بینک وبینہما ولکن تذکر الشاۃ التی ذبحتہا وشویتہا واکلت وفلان الی جانبک صائم لم تنلہ منہا شیئاً۔

فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز مصر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت لے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا کیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان کو دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا۔ اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا وہ عمل تو یاد کرو۔ کہ تم نے بکری کو ذبح کیا۔ اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے ہمسایہ میں روزہ دار تھا۔ تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

وفی روایۃ اخری قال فکان بعد ذلک یعقوب ینادی منادیہ کل غداۃ من منزلہ علی فرسخ الا من اراد الغذاء فلیات الی یعقوب واذا امسیٰ نادی الا من اراد العشاء فلیات الی یعقوب۔

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہیے۔ وہ یعقوب کے پاس آئے۔ ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاءت فاطمۃ علیہا السلام تشکوا الی رسول اللہ بعض امرہا فاعطاہا رسول اللہ کریسۃ وقال تعلمی ما فیہا من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذی جارہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلعم کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ صلعم نے ایک لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیا ہے اس میں تحریر تھا۔ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جو اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے۔ کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت

فلیقل خیرا او یسکت.

۷۔ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام حسن الجوار زیادۃ فی الاعمار وعمارۃ الدیار۔

۸۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام حسن الجوار یعمر الدیار ویزید فی الاعمار۔

۹۔ عن عبد صالح قال قال لیس حسن الجوار کف الاذی ولکن حسن الجوار صبرک علی الاذی۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہؑ قال قال رسولؐ اللہ حسن الجوار یعمر الدیار وینسی فی الاعمار۔

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال والبیت غاص باھلہ اعلموا انہ لیس منا من لم یحسن مجاورۃ من جاورہ۔

۱۲۔ عن ابی حمزۃ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول المؤمن من امن جارہ بوائقہ قلت وما بوائقہ قال ظلمہ وغشمہ

۱۳۔ عن ابی جعفرؑ قال جاء رجل النبی فشکا الیہ اذی من جارہ فقال لہ رسول اللہ اصبر ثم اتاہ ثانیۃ فقال لہ النبی اصبر ثم عاد الیہ فشکاہ ثالثۃ فقال النبیؐ للرجل الذی شکا اذا کان عند رواح الناس الی الجمعۃ فاخرج متاعک الی الطریق حتی یراہ من یروح الی الجمعۃ فاذا سألوک فاخبرھم قال ففعل فاتاہ جارہ المؤذی لہ فقال لہ رد متاعک فلک اللہ علیّ ان لا اعود

۱۴۔ عن ابی جعفرؑ قال قال رسول اللہ ما امن بی من بات شبعان وجارہ جائع وما من اھل قریۃ یبیت وفیھم جائع ینظر اللہ الیھم یوم

پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ یا تو کلمۂ خیر کہے ورنہ چپ رہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کی تاخیر کا سبب ہے۔

فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے بوائق سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا بوائق کیا ہے؟ فرمایا ظلم و جور۔

ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی۔ فرمایا صبر کر۔ وہ دوسری بار آیا اور پھر شکایت کی فرمایا صبر کر۔ تیسری بار وہ پھر آیا۔ اور شکایت کی حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کے لئے جا رہے ہوں۔ تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے۔ جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ سامان لے کر اپنے گھر جا۔ اب تو میرا برتاؤ ویسا نہ پائے گا۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو شکم سیر ہو کر سوئے۔ اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔ اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ جو اس طرح سوئیں کہ ان

القیامۃ۔

درمیان بھوکا ہو۔ روز قیامت اللہ کی نظر رحمت ان پر نہ ہوگی۔

۱۵۔ عن ابیجعفر علیہ السلام قال من القواصم الفواقر التی تقصم الظہر جار السوء ان رای حسنۃ اخفاھا وان رای سیئۃ افشاھا۔

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ برا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا توڑنے والا ہے۔ اگر نیکی دیکھتا ہے۔ تو اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے۔ تو اسے ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اعوذ باللہ من جار السوء فی دار اقامہ تراک عیناہ و یرعاک قلبہ ان راک بخیر ساءہ وان راک بشیء سرّہ۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بدذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے اور دل میں تجھے رکھے۔ اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزردہ ہو۔ اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

باب ۲۵

حد الجوار

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ کل اربعین داراً جیران من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ چالیس گھر چاروں طرف ہمسایہ میں داخل ہیں۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال حد الجوار اربعون داراً من کل جانب من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسائیگی چالیس گھر ہیں۔ ہر طرف سے۔ آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

باب ۲۶

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

۱۔ قال اوصانی ابو عبد اللہ علیہ السلام فقال اوصیک بتقوی اللہ واداء الامانۃ وصدق الحدیث وحسن الصحابۃ لمن صحبت ولا قوۃ الا باللہ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو۔ اور قوت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من خالطت فان استطعت ان تکون یدک العلیا علیہ فافعل

فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط ضبط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ما اصطحب اثنان الا کان اعظمهما اجراً واحبهما الی اللہ عز وجل ارفقهما بصاحبه۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مصاحب ہوں۔ تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ حق المسافر ان یقیم علیه اصحابه اذا مرض ثلاثاً

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسافر کا حق یہ ہے۔ کہ اگر بیمار ہو۔ تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن آبائه علیهم السلام ان امیر المومنین علیه السلام صاحب رجلاً ذمیاً فقال له الذمی این ترید یا عبد اللہ فقال ارید الکوفة فلما عدل الطریق بالذمی عدل معه امیر المومنین فقال له الذمی الست زعمت انک ترید الکوفة فقال له بلی فقال له الذمی فقد ترکت الطریق فقال له قد علمت قال فلم عدلت معی وقد علمت ذلک فقال له امیر المومنین هذا من تمام حسن الصحبة ان یشیع الرجل صاحبه هنیئة اذا فارقه وکذلک امرنا نبینا فقال له الذمی هکذا قال قال نعم قال الذمی لاجرم انما تبعه من تبعه لافعاله الکریمة فانا اشهدک انی علی دینک ورجع الذمی مع امیر المومنین فلما عرفه اسلم

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہم سفر تھا۔ اس نے آپ سے پوچھا۔ آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے فرمایا کوفہ۔ جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے وہ راستہ چھوڑا۔ تو امیر المومنینؑ اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ جاتے تھے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا پھر آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے۔ کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہو تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا ایسا ہی ہے۔ فرمایا ہاں۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہوگا وہ جوان کے افعال کریمہ کی پیروی کرے۔ آپ گواہ رہیئے۔ کہ میں اس بارہ میں آپ کے دین پر ہوں۔ پس وہ حضرتؑ کے ساتھ کوفہ آیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔

باب ۲۷

باہم خط و کتابت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال التواصل بین الاخوان فی الحضر التزاور وفی السفر التکاتب۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بھائیوں سے ملنا چاہیئے۔ اور سفر میں خط و کتابت کرنی چاہیئے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال رد جواب الکتاب واجب کوجوب رد السلام والبادی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا۔ اور سلام کا جواب دینے سے اتم کے نزدیک

باب ۲۸

النوادر

۱۔ عن ابی عبد اللہ قال کان رسول اللہ یقسم لحظاتہ بین اصحابہ فینظر الی ذا وینظر الی ذا بالسویۃ قال ولم یبسط رسول اللہ رجلیہ بین اصحابہ قط وان کان لیصافحہ الرجل فما یترک رسول اللہ یدہ من یدہ حتی یکون ھو التارک فلما فطنوا لذلک کان الرجل اذا صافحہ قال بیدہ فنزعھا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلعم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے۔ اور صحابہ کے سامنے پیر نہیں پھیلاتے تھے۔ اور جب مصافحہ کرتے تھے۔ تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے۔ جب صحابہ کو یہ علم ہوا۔ تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال اذا کان الرجل حاضراً فکنّہ واذا کان غائباً فسمّہ

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو۔ تو اس کو کنیت سے یاد کرو۔ جب غائب ہو جائے۔ تو اس کا نام خط میں لکھو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اذا احب احدکم اخاہ المسلم فلیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ وعشیرتہ فان من حقہ الواجب وصدق الاخاء ان یسألہ عن ذلک والا فانہ معرفۃ حمق

رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو۔ تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کرو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ وہ دوستی حماقت ہے۔

۴۔ عن علی بن الحسین علیہ السلام قال قال رسول اللہ یوماً لجلسائہ تدرون ما العجز قالوا اللہ ورسولہ اعلم فقال العجز ثلاثۃ ان یبدر احدکم بطعام یصنعہ لصاحبہ فیخلفہ ولا یاتیہ والثانیۃ ان یصحب منکم الرجل او یجالسہ یحب ان یعلم من ھو ومن این ھو فیفارقہ قبل ان یعلم ذلک والثالثۃ امر النساء یدنو احدکم من اھلہ فیقضی حاجتہ وھی لم تقض حاجتھا

رسول اللہ صلعم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جانتے ہو۔ بیوقوفی کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے۔ اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ مہمان خلف وعدہ کرے اور نہ آئے۔ دوسرے وہ کہ کسی سے ہم نشینی کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے۔ کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے۔ اور اس کی بی بی اس میں حصہ نہ لے۔

فقال عبد اللہ بن عمرو العاص فکیف ذلک یا رسول قال یتحوس ویمکث حتی یاتی ذلک منھما جمیعاً قال وفی

عبداللہ بن عمرو نے کہا پھر کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر

يث اخر قال رسول الله ان من اعجز العجز رجلٌ رجلاً فا عجبه نحوه فلم يسأله عن اسمه ونسبه وضعه -

کام کرنے لگیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے۔ تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیا ہے اور مقام کہاں ہے۔

عن سماعہ قال سمعت ابا الحسن موسیٰ علیه السلام هب الحشمة بينك وبين اخيك ابق منها فان ذهابها ابُ الحياء

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خودداری کو قائم رکھو۔ کہ اس کا ترک حیا کا ترک ہے۔

عن عبد الله بن سنان قال ابو عبد الله علیه السلام ىو باخيك كل الثقه فان صرعة الاسترسال لن ىقال

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو۔ ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

قال ابو عبد الله علیه السلام اختبروا اخوانكم صلتين فان كانتا فيهم والا فاغرب ثم اغرب ثم ب محافظة على الصلوات فى مواقيتها والبر خوان فى العسر واليسر

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ۔ اگر وہ ان میں ہوں تو خیر ورنہ ان سے الگ رہو۔ الگ رہو الگ رہو۔ اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوشحالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

باب ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید

قال ابو عبد الله علیه السلام لا تدع بسم الله الرحمن الرحيم وان كان بعده شعر -

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد شعر ہی لکھنا ہو۔

عن سيف بن هارون قال ابو عبد الله علیه السلام اكتب م الله الرحمن الرحيم من اجود كتابك ولا تمد الباء حتى ع السين

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو۔ اور ب کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ س پڑھی جائے۔

عن الحسن بن السری عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تكتب بسم الله الرحمن الرحيم لفلان ولا بأس

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر

ان تکتب علی ظهر الکتاب لفلان

خط کی پشت پر لکھا ہے یہ خط فلاں کے لئے یعنے بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

۵ عن سماعه قال سالت اباعبد الله علیه السلام عن الرجل یبدء بالرجل فی الکتاب قال لاباس به ذلك من الفضل یبدء الرجل باخیه یکرمه۔

سماعہ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے۔ تو کوئی بات تو نہیں فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لئے لکھا جائے۔

۶۔ عن حدید بن حکیم عن ابی عبد الله علیه السلام قال لاباس بان یبدأ الرجل باسم صاحبه فی الصحیفة قبل اسمه۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ د جائے۔

۴۔ عن الحسن اسنوی عن ابی عبد الله قال لا تکتب داخل الکتاب لابی فلان واکتب الی ابی فلان واکتب علی العنوان لابی فلان۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو

۷۔ عن مرازم بن حکیم امر ابوعبد الله علیه السلام بکتاب فی حاجته فکتب ثم عرض علیه ولم یکن فیه استثناء فقال کیف رجوتم ان یتم هذا ولیس فیه استثناء انظروا کل موضع لایکون فیه استثناء فاستثنوا فیه۔

ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاءاللہ نہ تھا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاءاللہ کے انہیں حاجت براری کی کیسے امید ہے ہر موقع پر انشاءاللہ لکھنا چاہیئے۔

۸۔ عن علی بن عطیه انه رأی کتبا لابی الحسن علیه السلام متربة۔

علی بن عطیہ نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹی چھڑکی ہوئی دیکھی۔

۹۔ عن ابی نصر عن ابی الحسن الرضا انه کان یترب الکتاب وقال لاباس به۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک ڈالتے تھے اور فرماتے تھے "اس میں مضائقہ نہیں۔

باب ۳۰

مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

۱۔ عن عبدالملك بن عتبه عن ابی الحسن علیه السلام

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جبکہ کسی نے ایسے کاغذوں کے

قال سالتہ عن القراطیس تجتمع هل تحرق بالنار وفیها شیٔ من
ذکر اللہ قال لا تغسل بالماء اولاً قبل

۲۔ عن عبد اللہ بن سنان قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ
السلام یقول لا تحرقوا القراطیس ولکن امحوها
وحرّقوها۔

۳۔ عن زرارہ قال سئل ابو عبد اللہ عن الاسم
من اسماء اللہ یمحوہ الرجل بالتفل قال امحوہ باطهر
ما تجدون۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ امحو
کتاب اللہ تعالی وذکرہ باطهر ما تجدون ونهیٰ ان یحرق
کتاب اللہ ونهی ان یمحیٰ بالاقلام

۵۔ عن ابی الحسن موسیٰ فی الظهور التی فیها ذکر
اللہ عزوجل قال اغسلها۔

جلانے کے لئے پوچھا جن میں ذکر اللہ ہو۔ فرمایا ایسا کرو۔ جلانے
سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الٰہیہ ہوں۔ انھیں دھو ڈالو

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات
کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہو۔ اسے مٹا دو۔ اور پھر انھیں
پھاڑ ڈالو۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ کہ جن کاغذ پر
اسمائے الٰہیہ ہوں کیا انھیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک
سے پاک تر ہے۔ اس سے مٹاؤ (جیسے پانی، عرق گلاب وغیرہ)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ
نے فرمایا۔ کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے
جلانے کی نہی فرمائی اور قلم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ
خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو۔ اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا
اسے دھو ڈالو۔

تمام شد اصول کافی جلد دوم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ چار سال کی محنت شاقہ کے بعد میں ماہ مارچ ۱۹۶۷ء میں اصول کافی جلد اول و دوم
کے ترجمہ سے فارغ ہوا مجھے امید نہ تھی۔ کہ اس پیرانہ سالی میں جبکہ میں ۷۷ ویں سال میں داخل ہو چکا ہوں، اتنا اہم کام
میرے کمزور ہاتھوں سے ہو جائے گا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
جلد اول بحمد اللہ بہترین کتابت و طباعت و کاغذ اور مزین خوشنما سرورق کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو گئی بارگاہ الٰہی
میں دعا ہے کہ اسی شان سے یہ بھی چھپ جائے

خدا کا ناچیز بندہ
سید ظفر حسن نقوی الامروہوی
مقیم کراچی ناظم آباد نمبر ۲

فقیر الی اللہ محمد اسلم (رازسری) خوشنویس مقیم لاہور۔ اللہ عزوجل نے احقر کو اصول کافی جلد اول و دوم کی کتابت کی سعادت بخشی
۲۸ نومبر ۱۹۶۶ء